گزارش

ازانجا کہ یہ کتاب لاجواب سب کے واسطے خصوص والیان ملک ہند کے لیے سب کارآمد اور ہمیشہ کے واسطے والیان ملک اور اونکے وزیر و دیوان معتمد و کلا تک نہایت مفید ہے علی الخصوص اونکو جنکی سرحدیں دوسری ریاستوں سے ملتی ہے لہذا خریداس یوسف ہر دل عزیز کی جسکا زمانہ ایک مدت مدید اور عرصہ بعید سے مشتاق و آرزومند تھا بصرف کئی ہزار روپیہ کے انگریزی سے اردو مین ترجمہ ہوئی سب سے پہلے عالیجناب سری مہاراجہ بہادر والی ملک پٹیالہ دام اقبالہم سے ملازمان ریاست کے لیے کل مجموعہ یعنی ہر ہفت جلد بقدر ایک سو اجلاد جناب حکیم منشی عبد الغنی خانصاحب میر منشی سرکار ممدوح نے درخواست فرمائی جسکے شکریہ سے ہم فخر کرتے ہیں

معہذا شکرگزاری جناب معلی القاب مہاراجہ مانسنگہ صاحب بہادر قائم جنگ بھی قابل فخر ہے کہ جناب ممدوح الیہم کی توجہ خاص سے کل راجہ صاحبان و تعلقہ دار صاحبان ملک اودہ کے لیے قریب تین سو اجلاد مجموعہ ہر ہفت جلد بھی خرید فرما وینگے جس سے سب صاحبان مشتری خصال کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے جو کہ سرکار ہائی مشرح ذیل سے اوسکو عقیدت حاصل ہے لہذا گزارش ہے کہ واسطے کارآمد راج و دیوان و معتمد و وکلا کے جسقدر جلدین خریدتے ہوں انکی نسبت حکم فرمایا جاوے تا بعد اسکے ادای شکریہ سے اعزاز حاصل کیا جاوے یوسف دل عزیز عام کے اگر باقی نرہین تو ندامت کا خیال ہے فقط

رام پور ــــ حیدرآباد دکن ــــ بڑودہ ــــ گوالیار ــــ نابہہ

ٹونک ــــ جاورہ ــــ رتلام ــــ اندور ــــ میسور

ٹیپ ــــ سرمور ناہن ــــ بردوان ــــ ـــ ـــ

کارخانہ مطبع اودہ اخبار [illegible] لکھنؤ
۱۸۶۶ء

[illegible] سے توقع ہے [illegible] کا ذکر لکھا گیا فقط

ترجمہ جلد اول

کتاب نایاب

عہدنامجات و اقرارنامجات و عطایای سند سرکار شاہنشاہی انگلستان
و ہندوستان با والیان ملک و راجگان و نوابان و روسای اندرونی محدود
لفٹننٹ گورنری بنگال

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنو مین چھپا
۱۸۶۹ء

تجارت کیا کرین اور اوسکے مال پر محصول پرمٹ معاف ہو کر یہ قرار پایا کہ [illegible]
پنجم ماہ اگست

[illegible] سنہ ١٦٦١ع کے بادشاہ چارلس ثانی نے ایک حکمنامہ جدید کمپنی مذکور کو دیا
اوسکے اونکو اختیار حاصل ہوا کہ جس بادشاہ سے باستثنا بادشاہ عیسائی مناسب [illegible]
جنگ کرین یا صلح کرین اور جو کوئی بغیر اجازت تجارت کرتا ہو اوسکو گرفتار کر کے روانہ
انگلستان کا کرین سنہ ١٦٩٣ع مین ایک اور حکمنامہ اونکو ملا اور اونکو سب اختیار سابق
اکیس برس کی میعاد تک حاصل ہوا بیچ سنہ ١٦٩٨ع کے ایک اور کمپنی قرار پائی اور اوسکا نام
انگلش کمپنی ہوا سنہ ١٧٠٢ع مین یہ کمپنی جدید شریک کمپنی قدیم کے ہوگئی اور اون دونون کا
نام مشترک کمپنی تجاران مجاز تجارت ہند قرار پایا—

بیچ عہد شایستہ خان صوبہ دار بنگالہ کے انگریزون کو نہایت تکلیف اور دقت ہوئی
تھی شایستہ خان نے اونکی اجناس تجارت پر تین روپیہ آٹھ آنہ فیصدی لینا شروع
کیا اور اوسکے اہلکاران زبردستی بہت کچھ اونسے لیتے تھے اور کارخانہ داران انگریز ونکو
بہت تنگ کرتے تھے ناچار سنہ ١٦٨٦ع مین انگریزون نے ارادہ کیا کہ بزور شمشیر اونکی زیادتی
سے محفوظ رہین جب یہ خبر شاہنشاہ اورنگ زیب کو پہونچی کہ انگریز اس طرح اپنی فوج کے زور
سے صوبہ دار کا مقابلہ کیا چاہتے ہین تو وہ نہایت خفا ہوا اور [illegible] عالم [illegible]
اوسکے ملک سے نکال دیے جاوین مطابق اس حکم کے تمام کارخانے
ضبط اور غرق ہوگئے اور تمام کاروبار اونکا تباہ ہونے کو تھا کہ اس عرصہ
درمیان آیا اور پھر آشتی ہوگئی—

بیچ سنہ ١٦٩٨ع کے عظیم الشان پوتے اورنگ زیب نے جو اوسوقت صوبہ دار
بنگالہ تھا اجازت اس امر کی دی کہ وہ اگر چاہین مقامات چتانوتی وغیرہ
سند اس اجازت کی شاید موجود نہین ہے مگر یہ امر متعلق تاریخ [illegible]

بیچ سنہ ١٧٥٦ع کے سراج الدولہ صوبہ دار بنگالہ کے
انگریزوں کا تھا [illegible]

تصدیق گورنر ان کونسل کلکتہ نے کی۔

میر جعفر نے بیجا پال اداکرنے روپیہ موعودہ کے زیادہ ستانی شروع کی اور مصاحبین نالائق کی صلاح مین آگیا اب مناسب متصور ہوا کہ اوسکو خارج کرکے اوسکے داماد میر قاسم علیخان کو بجاے اوسکے حاکم مقرر کرین میر قاسم علی خان سے بتاریخ ۲۷ ستمبر سنہ ۱۷۶۰ء عہدنامہ نمبر ۶ قرار پایا اور اس عہدنامہ کی روسے مقامات بردوان اور مدناپور اور چٹاگانو قبضہ انگریزان مین آئے۔

اب میر قاسم اور انگریزون مین تکرار از حد اس امر پر ہوئی کہ کمپنی کے ملازم کیون تجارت بلاادائے محصول سرکاری کرتے ہین اور رفتہ رفتہ یہ تکرار جنگ تک پہونچی آخرکار بتاریخ ۱۰ ماہ جولائی سنہ ۱۷۶۳ء ایک صلحنامہ نمبر ۷ قرار پایا میر قاسم شکستہائے متواتر کھاکر اور انگریزان مقیدین کو قتل کرکے خود ملک اودہ کو فرار ہوگیا اور وہان سے دہلی کو گیا اور سنہ ۱۷۷۷ء مین مثل غربا فوت ہوا یعنے وہان کوئی کار نمایان اوس سے نہین ہوا اور اوسکی فوتیدگی مشہور نہوئی۔

بیچ سنہ ۱۷۶۳ء کے میر جعفر نے اقرارنامہ نمبر ۸ تحریر کیا اور وعدہ کیا کہ سواے مبلغان موعودہ سابق پانچ لاکھ روپیہ ماہواری انگریزون کو اوسوقت تک دیگا جب تک لڑائی وزیر اودہ سے جاری ہوگی۔

میر جعفر ماہ جنوری سنہ ۱۷۶۵ء فوت ہوا اور اوسکا ولد نجم الدولہ جانشین اوسکا ہوا نجم الدولہ سے عہدنامہ نمبر ۹ قرار پایا اوسکی روسے کمپنی نے تمام ملک کی حفاظت اپنے ذمے کرلی اور نواب نے بلکہ یہ بھی شرط کی کہ وہ بصلاح گورنر اور کونسل کے واسطے انصرام کاروبار ملک کے مقرر کریگا اور اوسکی تبدیلی بغیر منظوری کونسل نہوگی۔

بیچ سنہ ۱۷۶۴ء کے شجاع الدولہ وزیر ملک اودہ نے بحمایت مدد قاسم علیخان بمقام بہار حملہ کیا مگر شکست فاش پائی اور آخرکار آپ کو سپرد انگریزان کردیا تمام ملک اوسکا سواے مقامات الہ آباد اور کوراہ کے شجاع الدولہ کو واپس دیا گیا اور یہ دونون مقام شاہنشاہ دہلی کو دیے اور شاہنشاہ نے بالعوض اس خدمت کے دیوانی مقامات بنگالہ اور بہار اور اڑیسہ کے

عطا ہوئی ہین سہو اور فرمان اور حسب حکم کے تعین قرار واقعی ہو

کہ جو دیہات موجب احکام فرمان کے کمپنی کو عطا ہوئے ہین مگر اُن

صوبہ داروں نے نہین دیئے ہین اب دیئے جائین اور کوئی کسیطرح کی روک

ٹوک زمینداران پر نہ رہے

درخواست دوم

کہ تمام اجناس کمپنی انگریزان کا یا جسپر اونکی دستک ہو خشکی اور تری کے راستے

مقامات بنگالہ و بہار و اوڑیسہ مین بغیر دینے محصول یا کسیطرح کے جبر کے

گذر کیا کرین اور کوئی زمیندار یا چوکیدار یا گذربان وغیرہ اس امر مین اوس

سے مزاحم نہو

درخواست سوم

کہ کمپنی کو جو کارخانجات مقامات کلکتہ و قاسم بازار و ڈھاکہ وغیرہ جو اونسے

لے لیے گئے ہین مسترد ہون

کہ تمام مال و اسباب جو کمپنی کا یا اونکے کارخانہ داروں وغیرہ کا اور ملازمین کا اکثر

مقامات اور اورنگ سے لیا گیا ہے جیسی حالت مین لیا گیا ہے اوسی حالت مین

واپس ہو اور کہ جو مال اونکا تلف ہو گیا ہو یا خراب ہو گیا ہو [illegible]

سے دیا جاوے اور یہ روپیہ بموجب [illegible]

درخواست چہارم

کہ کمپنی کو اختیار رہے کہ مقام کلکتہ کو ایسا مستحکم بنائین جس سے اونکو اپنی حفاظت

کا اطمینان ہو اور آئین مزاحمت یا روک ٹوک نہو

درخواست پنجم

کہ تمام عملہ ٹکسال کلکتہ مین اوسی طرح روپیہ بنایا جاوے جیسا مرشد آباد مین بنتا ہے

اور کہ یہ روپیہ [illegible] اور ایسا ہی اچھا [illegible] جیسا مرشد آباد مین بنتا ہے اور

اس روپیہ پر [illegible] نہ لگے گا

درخواست ششم

کہ یہ سب درخواستین بعبارت مستحکم تصدیق کی جائین بحضوری خدا اور اوسکے
رسول کے اور انپر دستخط اور مہر نواب کی اور اوسکے چند جلیل القدر
اہلکارون کی ہووے —

درخواست ہفتم

اور اڈمیرل چارلس واٹسن اور کرنیل کلایو منجانب قوم انگریزان اور کمپنی
انگریزان وعدہ کرتے ہین کہ اس تاریخ سے تمام نزاع اونکا ملک بنگالہ سے
موقوف ہوا اور انگریز ہمیشہ آشتی اور دوستی سے ساتھ نواب کے پیش آئینگے
اوس وقت تک کہ جب تک شرائط مرقومہ بالا کی تعمیل ہوتی رہیگی اور کوئی
خلاف اونکے نہوگا —

اعزۃ الملک
مراد الدولہ نوازش علیخان بہادر تہور جنگ
غلام عالمگیر بادشاہ منصور

میر جعفر خان بہادر
غلام
عالمگیر بادشاہ منصور

راجہ دولبرام بہادر
غلام
عالمگیر بادشاہ منصور

اقرارنامہ منجانب کمپنی بدستخط گورنر اور کمیٹی مرقومہ ۹ ماہ فروری ۱۷۵۷ء مطابق ۱۹ جمادی الاول ۱۱۷۰ھ

ہم ایسٹ انڈیا کمپنی روبروے نواب منصور الملک سراج الدولہ شاہ قلیخان بہادر ہیبت جنگ ناظم بنگالہ
وبہار واڑیسہ بدستخط ومہر کونسل اور باقرار واثق اور قول راسخ بیان کرتے ہین کہ کاروبار کارخانجات
کمپنی درمیان علاقہ زیر حکم نواب ممدوح بطریق سابق جاری رہیگا اور کہ ہم ہرگز کسی شخص پر بابت
سختی اور تشدد نکرینگے اور کہ ہم ہرگز کسی شخص کو جسکے ذمے کچھ مطالبہ سرکار کا ہوگا اور کسی

تعلقدار یا زمیندار اور چوکی اور ڈاکو کو پناہ نہ دینگے اور کہ ہم کبھی خلاف شرائط مقبولہ نواب ممدوح نکرینگے اور کہ ہم اپنا کاروبار مثل سابق جاری رکھینگے اور کبھی کسی نہج شرائط مذکورہ سے انحراف نکرینگے —

پروانہ و دستک بتائید شرائط بالا

پروانہ دستک مجریہ سراج الدولہ مرقومہ ۹ ماہ رجب

انگریزی کمپنی کے اسباب کی آمد ورفت خشکی اور تری سے اضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ مین بحفاظت دستک و مہر کمپنی مذکور بمجواے فرمان شاہی ہے اور بمجواے فرمان ہم بھی منظور کرتے ہین خبردار کسی حیلے سے اونکے اسباب کی آمد ورفت مین چوکیات سے مزاحمت نہو اور بمجواے فرمان اونسے محصول کاٹ بارہ و منجھورہ وغیرہ نلیا جاوے اونکو اسباب لانے لیجانے دو اور اونکے آدمیون سے ایک حبہ نلو اور انگریزی کمپنی کے گماشتون سے کسی نہج پر مزاحم نہو بلکہ نگران رہو کہ اونکے کاروبار مین کسیطرح کا ہرج تمھارے علاقجات مین واقع نہونے پائے

کاٹ بارہ محصول کشتی

پندرہ قطعہ پروانجات قسم محررہ بالا ایک ہی تاریخ مین بمہر نواب سراج الدولہ بنام راجگان و زمینداران جاری ہوے —

پروانہ بمہر نواب منصور الملک سراج الدولہ بہادر ہیبت جنگ مرقومہ ۹ ماہ رجب مطابق ۳۰ ماہ مارچ ۱۷۵۷ء سنہ ۳ جلوس

تمام اسباب انگریزی کمپنی کا جو بمجواے فرمان شاہی بحفاظت دستک کمپنی مذکور خشکی اور تری کی راہ سے اضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ مین آمد ورفت رکھتا تھا ہم اسوقت سے بلا ادا ے محصول و حقوق عطیہ مثل سابق اسباب مذکور کی آمد ورفت منظور کرتے ہین اور مطابق اوسکے حکم دیتے ہین کہ اب ضرورت اسکی ہے کہ بنام اہلکاران سرکاری مقامات ڈھاکہ و چٹگانو و جلدیہ و اکبرنگر و ساٹ و رنگاماٹی و چھپرہ و مرشدآباد و پورنیا اجراے حکم ہو کہ وہ اپنے اپنے علاقے سے اسباب مذکور کو بلامزاحمت و طلبی کاٹ بارہ یعنی محصول کشتی و دیگر جو بموجب سرکار شاہی سے انکی نسبت ممنوع ہین گذر کرنے دین اور

(۷) اونسے ایک حبہ نہ لین اور کسی طرح اونکے گماشتگان اور ملازمین کو تنگ اور دق نکرین اور حسب الحکم کے عمل مین لائین —

دستخط بمہر نواب سراج الدولہ بہادر مرقومہ ۱۷ جمادی الثانی مطابق ۹ ماہ مارچ ۱۷۵۷ء سنہ جلوس

بنام جمیع فوجداران و زمینداران و چوکیداران و سرراہ کاران رستہ ضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ آنکہ —

تمام اسباب انگریزی کمپنی کا جو بموجب فرمان شاہی بحفاظت دستک کمپنی کے خشکی اور تری کی راہ سے اضلاع مذکورہ بالا مین آمدورفت رکھتا تھا ہم اسوقت سے مثل سابق اونکی نسبت حکم معافی محصول دیتے ہین اور اونکے حقوق سابق کو منظور کرتے ہین جو اسباب بحفاظت دستک انگریزی جاتا آتا ہو مثل سابق اوسکو گذر کرنے دو اور اوس سے مزاحم نہو اور نہ محصول کہ کاٹ بارہ یا اور کوئی محصول جو بموجب فرمان شاہی بنسبت اونکے ممنوع ہے اونسے وصول کرو اور نہ ایک حبہ بھی اونسے لو اور نہ اونکے ملازمین کو تنگ کرو اس بارہ مین تاکید جانکر حسب الحکم عمل مین لاؤ —

پروانہ نواب سراج الدولہ بنام جنرل کمپنی در تعمیر دار الضرب مقام کلکتہ

بکم ماہ شعبان سے چار آفتاب کا سکہ جاری ہوا ہے اور تمام ٹکسالون مین ہم چار آفتاب کا سکہ ڈھالا جاتا ہے خبردار ہو اور ایک دار الضرب مقام کلکتہ بنام علی نگر تعمیر کرو اور جو نقرہ اور طلا تمہارے قوم کے لوگ لاتے ہین اوسکی مہر اور روپیہ وہان ڈھالو مگر وزن اوسکا مطابق وزن مہر اور روپیہ دار الضرب مرشد آباد کے ہو بنام علی نگر یعنی کلکتہ تم اپنا روپیہ ڈھالو گے اور وہ بالعوض محصول زمین وغیرہ لیا جائیگا اور کوئی شخص اوسپر بٹہ نہ لگاوے گا اور نہ بٹہ طلب کرے گا صرف خیال رہے کہ دوسری قوم کے طلا اور نقرہ کا سکہ تم یہان نہ ڈھالو گے

نمبر ۲

اقرارنامہ جو مابین کرنیل کلایو صاحب اور نواب صاحب کے بتاریخ ۱۲ ماہ فروری ۱۷۵۷ء

مطابق ۲۲ جمادی الاول کے تحریر ہوا۔

مین کرنیل کلایو ثابت جنگ بہادر سپہ سالار فوج انگریزی مقیم بنگالہ قسمیہ بیان کرتا ہون بحضور خدا و حضرت مسیح کہ فیما بین نواب سراج الدولہ اور انگریزون کے صلح ہے انگریز مطابق شرائط عہدنامے کے جو نواب صاحب کے ساتھ کیا گیا ہے کاربند ہونگے اور جب تک نواب صاحب اپنی شرائط کے مطابق کام کرینگے اوس وقت تک انگریز اونکے دشمن کو اپنا دشمن تصور کرینگے اور جب کبھی طلب مدد کرینگے تو ہر قسم کی مدد جو جیطہ اختیار مین ہوگی دیجاے گی۔

نمبر ۳

عہدنامہ جو جعفر علیخان کے ساتھ ہوا

مین خدا و رسول کی قسم پر کہتا ہون کہ مین جب تک زندہ ہون اس عہدنامے کے مطابق کام کرونگا۔ یہ الفاظ جعفر خان کے خاص دستخط سے ہین۔

میر محمد جعفر خان بہادر غلام عالمگیر بادشاہ

عہدنامہ جو اڈمیرل اور کرنیل کلایو صاحب ثابت جنگ بہادر اور گورنر ڈریک صاحب اور مسٹر واٹسن صاحب کے ساتھ ہوا۔

شرط اول

یہ کہ جو شرائط بہنگام صلح ساتھ نواب سراج الدولہ منصور الملک شاہ قلیخان بہادر ہیبت جنگ کے قرار پاچکے ہین اون شرائط کے مطابق مین اقرار کرتا ہون کہ کاربند ہونگا۔

شرط دوم

یہ کہ دشمن انگریزون کے میرے بھی دشمن ہین خواہ ہندوستانی ہون اور خواہ یورپ والے

شرط سوم

یہ کہ تمام اسباب اور کارخانجات فرانس والون کے جو اضلاع بنگالہ کہ بہشت آدم ہے اور بہار اور اوڑیسہ مین واقع ہین سب قبضۂ انگریزان مین رہینگے اور ہم ہرگز اونکو ان تینون اضلاع مین قیام کرنے کی اجازت نہ دینگے —

شرط چہارم

یہ کہ بلحاظ نقصان جو انگریزی کمپنی کو بباعث نواب کے لے لینے اور اوسنے کلکتہ کے عائد ہوا ہے اور جو فوج کے رکھنے سے اونکا خرچ ہوا ہے ہم اونکو ایک کرور روپیہ دینگے —

شرط پنجم

یہ کہ بالعوض اسباب انگریزان مقیم کلکتہ جو لٹگیا ہے ہم اقرار کرتے ہین کہ پچاس لاکھ روپیہ اونکو دینگے —

شرط ششم

یہ کہ بالعوض اسباب ہندو و مسلمان اور دیگر رعایا سکنان کلکتہ کا غارت ہو گیا ہی بیس لاکھ روپیہ دیا جائیگا —

شرط ہفتم

یہ کہ بالعوض اسباب جو ارمنی لوگ ساکنان کلکتہ کا غارت ہوا ہے ہم اقرار کرتے ہین کہ سات لاکھ روپیہ دینگے اور تقسیم اس کل روپیہ کی جو بنا فرد اقوام انگریز اور ہندو اور مسلمان وغیرہ دیا جائیگا منحصر اوپر اڈمیرل اور کرنیل کلایو صاحب ثابت جنگ بہادر کی راے پر اور کونسل کی راے پر رہے گی وہ جسکو مناسب تصور کرینگے روپیہ دینگے —

شرط ہشتم

یہ کہ درمیان خندق کے جو گرد حدود کلکتہ کے واقع ہے اکثر قطعات زمین زمینداران کے ہین علاوہ اونکے ہم انگریزی کمپنی کو چھ سو گز زمین باہر خندق مذکور کے عطا کرینگے

شرط نہم

یہ کہ تمام زمین جو بجانب جنوب کلکتہ تا بمقام کلپی واقع ہے زمینداری انگریزی کمپنی کی مین تیار کی جائیگی اور تمام عمال اوس مقام کے زیر حکم اونکے تصور ہونگے اور محاصل اوسکا بمثل دیگر زمینداران کمپنی ادا کیا کرینگے —

شرط دہم

یہ کہ جب کبھی ہم انگریزی مدد طلب کرینگے تو ہم اونکے مصارف خورد و پوش کی متحمل ہونگے

شرط یازدہم

یہ کہ ہم کوئی قلعہ جدید نیچے ہوگلی کے متصل دریاے گنگ تعمیر نہ کرینگے —

شرط دوازدہم

یہ کہ جب مین حکومت ان تینون ضلاع پر مامور ہونگا تو مبلغان مذکورۂ بالا بلا عذر اور بلا ایماندار کے ساتھہ ادا کرونگا — مرقومہ ۱۵ ماہ رمضان سنہ جلوس

شرط مستزاد

شرط سیزدہم

یہ کہ بشرطیکہ میر جعفر خان بہادر تصدیق شرائط مذکورۂ بالا کی کرین اور قول و قسم سے تمام شرائط کے جو ہم منجانب بنوربیل ایسٹ انڈیا کمپنی کے قرار دیتے ہین پابندی منظور کرین تو ہم از روے انجیل اور از روبروے خدا کے وعدہ کرتے ہین کہ ہم میر جعفر خان بہادر کی مدد دیہی تمام فوج سے درباب حاصل کرنے صوبہ داری اضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ کے کرینگے اور یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ اوسکے دشمنون کے مقابلے مین بھی بشرط استدعا ہم اوسکی مدد کرینگے اگر وہ ہنگام خطاب پانے نوابی کے تمام شرائط مذکورۂ بالا پورا کرین —

یہ شرط کمپنی کے کاغذ مین نہین پائی مگر بصفحہ ۱۲ اپنڈکس کتاب طوح عمدبیل مین درج ہے اور چونکہ کوئی وجہ شبہ کی بنسبت صداقت اوسکے پائی نہین جاتی لہذا یہ شرط بھی اس عہدنامہ نواب میر جعفر کے درج کی گئی —

اسناد وپروانجات بتائید عہدنامہ بالا

اول سند عام مہر جعفر علیخان

بنام جمیع حاکمان و متصدیان حال و استقبال و جمیع نائبان و فوجداران زمینداران وچودہریان و قانونگویان وغیرہ ملازمین سرکار مقیم اضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ معلوم کرو کہ بموجب فرمان اور حسب الحکم شاہی کے انگریزی کمپنی تمام قسم کے محبوب اور محاصل سے مستثنا ہوئی ہے اسواسطے ہم بھی ارشاد کرتے ہین —

کہ جو کچھ اسباب تجارت کمپنی کے گماشتے اپنے کارخانجات یا دیگر مقامات سے لائین یا وہان لیجائین خواہ براہ تری یا خشکی اور اونکے پاس دستک کسی اونکے مالک کارخانہ کی ہو تم اونسے کچھ طلب نکرو اور نہ اونسے کچھ اوس اسباب کے عوض بنام محصول لو معلوم کرو کہ اونکو کل اختیار خرید و فروخت کا ہے تم اونکو مانع یا مزاحم ہونیکو نہین چاہیے کہ اونسے ستی یا — منکہان یا کوٹی اور محصول جو زمینداروں سے لیا جاتا ہے کمپنی کے گماشتون سے طلب کرو کمپنی کے گماشتے خود بلا مداخلت دلال لوگون کی خرید و فروخت کرینگے اور اگر اونکی مرضی ہوگی تو دلالون کو دخل دینگے تمکو لازم ہے کہ اونکی اعانت خرید و فروخت مین کرو جہان وہ خرید و فروخت کرین جو کوئی [illegible] احکام کے خلاف کرے جب [illegible] اونکو [illegible] بدر [illegible] اوس [illegible] اونکی سزا دہی کل اختیار انگریزون کو ہے اگر کچھ اسباب کمپنی کا چوری جائیگا [illegible] یا اوسکے [illegible] ت ادا کرنی ہوگی اگر کسی سوداگر یا کسی اور شخص کے ذمے واجبی [illegible] تمکو لازم ہے کہ روپیہ مذکور تم کمپنی کے گماشتون کو اونسے دلوا دو تمکو نہچاہیے [illegible] محصول کرنے کاٹ بارہ یا دیگر محاصل کشتی اور یہ بھی معلوم کرو کہ کشتہ [illegible] ہون یا اوسکے گماشتون نے بکرایہ لی ہون کسی پر محصول نہ لیا جائیگا اگر [illegible] کمپنی کے پاس ہو تو تم اوسکو معتبر سمجھو اور اصل سند اونسے طلب [illegible] روپوش یا فرار ہو جائے تو تم اوسکو اپنے [illegible] پناہ [illegible] اور [illegible] [illegible] بلکہ اوسکو گرفتار کرکے سپرد کمپنی کے گماشتون [illegible] فوجدار [illegible] زمینداران کی [illegible] جانب حضور بادشاہ سے ہے تم انگریزون سے یا اوسکے گماشتے [illegible]

پروانہ سوم بابت عطایات زمین

۱۱۷۰
عالمگیر شاہنشاہ غازی
فدوی
میر محمد جعفر علیخان بہادر شجاع الملک
حسام الدولہ مہابت جنگ سنہ جلوس ۲

زمیداران چودھریان تعلقداران مقدمان رعایا متوطنان چکلہ ہوگلی و دیگر مقامات بنگالہ بہشت زمین معلوم کرو کہ زمینداری چودھرایت اور تعلقداری مقامات مندرجہ فہرست ذیل کے بموجب عہدنامے کے مشہور اور نامی گرامی انگریزی کمپنی کو کہ شان اور رونق تجارت کی اونسے ہے عطا ہوئی کمپنی مذکور اسکا لحاظ رکھے گی کہ بموجب رسم اور رواج ملک کے حکمرانی کرین اور اونسے کسی درجہ بھی انحراف نکرین اور بہبودی رعایا مدنظر رہے تمپر فرض ہے کہ تم وجہ مالگذاری رعایا نے کمپنی کو ندوا اور وہ ایسی رعایت سے حکومت کرینگے کہ ہر روزہ ترقی کاشتکاری کی ہوگی اور تمام بدنظمی رفع ہوگی اور شراب خواری اور دیگر کردار زشت موقوف ہوینگے اور محاصل شاہی بروقت سرکار مین پہونچے گا اور اُنسے مقامات جو جو بجانب مغرب کلکتہ کے آنزوے دریاے گنگ واقع ہین وہ کمپنی سے علاقہ نہین رکھتے تمکو معلوم ہوا ہے زمیداران وغیرہ کو [illegible] جس طرح وہ تمسے پیش آئین خواہ بطور سناب پابند تمکو اوسی بموجب رہنا ہوگا

[illegible]

پرگنہ اکبر نگرا	پرگنہ [illegible] ساگر
پرگنہ خاصپور	[illegible] کلکتہ
سرادیہ پرگنہ مدنمل	حصہ پرگنہ پیکان
پرگنہ اختیارپور	حصہ پرگنہ مین پور
پرگنہ برجتی	حصہ پرگنہ امیرآباد
پرگنہ عظیم آباد	حصہ پرگنہ محمد امین پور
پرگنہ مدا گوچا	مانک محال
پرگنہ پچاکلو	پرگنہ ہتیاگڈہ
حصہ پرگنہ شاہ پور	پرگنہ [illegible]
شاہ نگر	حصہ پرگنہ اکبر پور
حصہ پرگنہ مگدرہ	حصہ پرگنہ پائی
پرگنہ کاری چوکی	حصہ پرگنہ بسندار[illegible]

تحریر ہین کہ زمینداری پرگنات مصرحۂ بالا بعوض مبلغ بست ہزار یکصد و یک روپیہ پیشکش وغیرہ سرکار شاہی
بموجب خلاصہ کے ماہ پوس سنہ ۱۱۶۲ بنگالہ ملک التجاران انگریزی کمپنی کو اس مطلب سے عطا ہوئی کہ
وہ مطابق رسم و رواج ملک حسب بندوبست کاربند ہونگے اور کسی وجہ سے اوسکی احتیاط اور
لحاظ سے پہلو تہی نکرینگے اور کہ وہ وقت مقررہ پر حق سرکار ادا کیا کرینگے اور ایسی خوش وضعی سے
رعایا اور اقوام رذیل سے پیش آئینگے کہ پرگنے کی بہبودی اور ترقی ہوگی اور وہ دزدان وغیرہ کو
اس علاقے مین رہنے نہ دینگے اور شارع عام کی ایسی حفاظت کرینگے کہ مسافر بلا وسواس اور
خلش کے آمد و رفت کیا کرین اور کہ اگر خدا نخواستہ کسی شخص کا مال چوری جائیگا تو وہ مال و مجرم کو پیدا
کرینگے اور مال مالک کو واپس کرا دینگے اور مجرم کو سزا کو پہونچا دینگے اور اگر اونسے مال و مجرم
پیدا نہوگا تو وہ ذمہ دار مال مسروقہ کے ہونگے اور کہ وہ نگہبانی اس امر کی کرینگے کہ کوئی مجرم کسی
جرم کا یا شراب خوری کا اونکے علاقے مین نہوگا اور حسب قاعدہ و بعد سال کے استعفا دینگے
اور کہ حساب زمینداری موافق قاعدہ کے سال بسال دفتر خانہ سرکاری مین دیا کرینگے اور جو
محاصل حضور شاہنشاہ پشت پناہ زمین فرمان سے ممنوع ہین اونکو وہ طلب نکرینگے۔
اب متصدی وغیرہ پر فرض ہے کہ وہ کمپنی مذکور کو زمیندار ذی حق علاقجات مذکورہ کا
تصور کریں اور جو حقوق زمینداری ہوتے ہین وہ اونکے متعلق سمجھین اور اس بارہ مین موافق اسکے
عمل و تعمیل کرین۔ محررہ یکم ربیع الثانی سنہ جلوس

اب خلاصہ محولہ تحریر ہذا مرتسم ذیل ہو

تفصیل خلاصہ

بلحاظ از سوال و دستخطی شان ریاست و انتظام شجاع الملک حسام الدولہ میر محمد جعفر خان بہادر
مہابت جنگ نائب ناظم صوبہ و فرد حقیقت و محلکہ و دستخطی مطابق اوسکے مضمون جسکا مفصل ذیل مین درج ہے
کار زمینداری قسمت پرگنہ کلکتہ وغیرہ سرکار ست گام متعلق بہشت زمین یعنی صوبہ بنگالہ بعوض بست ہزار
یکصد و یک روپیہ پیشکش وغیرہ سرکار شاہی ماہ پوس سنہ بنگالہ ۱۱۶۲ ملک التجاران انگریزی کمپنی کو عطا ہوا

موجب محال

محال قسمت	محال دربست
[illegible]	صہ

قسمت پرگنہ بیلیا بسندداری سرکار سلیم آباد بنام صاحب نگیسچ اضلاع چکلہ بردوان کے مشتمل اوپر موضع بہلا و تمام زمین بجانب شرق دریاے گنگ

تقسیم

۱

محال قسمتیہ

تعداد

۱ مالگذاری

۱۱ گنڈا ۲ کوڑی

دستخط خاص بدین مضمون کہ

بعد داخل ہونے مچلکہ اور ضامنی کے حسب ضابطہ سند عطا ہو

مضمون فرد تحقیقت

بلحاظ فرد سوال دستخطی شان ریاست و انتظام شجاع الملک حسام الدولہ میر محمد جعفر خان بہادر مہابت جنگ ناظم صوبہ مضمون جسکا اسمین مفصل مندرج ہے کہ زمینداری قسمت پرگنہ کلکتہ وغیرہ سرکار ست گام وغیرہ متعلق بہشت زمین یعنی صوبہ بنگالہ بعوض بست ہزار یکصد و یک روپیہ پیشکش وغیرہ سرکار شاہی ملک التجاران انگریزی کمپنی کو عطا ہوا اور کمپنی مذکور نے مچلکہ اور ضامنی داخل کیا اور درخواست واسطے سند کے گذرانی اسمین حضور کا حکم محکم کیا ہے۔

موجب محال

درو بست	قسمت
۱	۱

تعداد روپیہ بموجب فرد دستخطی قانونگو صوبہ کے

۱ مالگذاری

۱۰ گنڈا ۲ کوڑی

دستخط خاص بدین مضمون

مال گذاری بمیں گذرے

مضمون مچلکہ تاریخ ـــــ سنہ ـــــ

ہم انگریزی کمپنی اقرار کرتے ہین کہ چونکہ کار زمینداری قسمت پرگنہ کلکتہ وغیرہ سرکار
ست گام وغیرہ متعلق بہشت زمین یعنی صوبہ بنگالہ بعوض مبلغ بست ہزار یکصد و یک روپیہ پیشکش
وغیرہ سرکار شاہی ماہ پوس سنہ بنگالہ ۱۱۶۴ ہمکو اس مطلب سے عطا ہوا ہے کہ ہم مطابق رسم و
رواج ملک حسب مناسب کاربند ہون اور کسی وجہ سے اوسکی احتیاط اور لحاظ سے پہلو تہی نکرین
اور کہ وقت مقررہ پر حق سرکار ادا کیا کرین اور ایسی روش و صفی سے رعایا اور اقوام رذیل سے پیش
آئین کہ پرگنے کی بہبودی اور ترقی ہو اور کہ ہم دزدان وغیرہ کو اپنے علاقے مین رہنے ندین اور
شارع عام کی ایسی حفاظت کرین کہ مسافر بلا وسواس اور خلش کے آمد و رفت کیا کرین اور اگر خدا نخواستہ
کسی شخص کا مال چوری جاوے تو ہم مال و مجرم کو پیدا کر کے مال مالک کو دلا دین اور مجرم کو سزا کو
پہونچائین اور اگر ہمسے مال و مجرم پیدا نہو تو ہم ذمہ دار مال مسروقہ کے ہون اور ہم نگہبانی اس امر
کی کیا کرینگے کوئی شخص مجرم کسی جرم کا یا شراب خوری کا ہمارے علاقے مین نہو اور حسب قاعدہ
ہم بعد سال تمام کے استعفا دیا کرین اور حساب زمینداری موافق قاعدے کے سال بسال دفتر خانہ
سرکاری مین دیا کرین اور جو محاصل حضور شاہنشاہ پشت پناہ زمین و زمان سے ممنوع ہین اونکو ہم
طلب نکرین لہذا یہ چند کلمہ بطریق مچلکہ و اقرار نامہ لکھ دیے کہ وقت پر کام آوے

فقط

مہر سجال

در ولایت	قسمت
ده ـــ	کر ـــ

تعداد جمع

[illegible]

۱۰ ر ۳ گنڈہ ۱۳ کوڑی

بدستخط خاص بدین مضمون کہ منظور ہوا

تفصیل محالون کی علاحدہ بیان مین درج ہے

مضمون تمسک حاضر ضامنی بتاریخ

مسمی فلان

اقرار کرتا ہون کہ جو کار زمینداری قسمت پرگنہ کلکتہ وغیرہ سرکار ست گام وغیرہ متعلق بست زمین سے یعنی صوبہ بنگالہ ملک التجاران انگریزی کمپنی کو عطا ہوا ہے مین سرکار مین کمپنی مذکور کا ضامن ہوکر اقرار کرتا ہون اور لکھہ دیتا ہون کہ کمپنی مذکور حاضر رہکر کار زمینداری سرانجام دینگے اور اگر وہ حاضر نہون تو مین اونکو حاضر کرونگا اور اگر احیاناً حاضر نکرسکون تو مین ذمہ دار اونکے کام کا ہونگا اسواسطے یہ چند کلمے بطریق تمسک حاضر ضامنی لکھدیے کہ وقت پر کام آوے فقط

دستخط ضامن

مضمون اقرارنامہ پیشکش وغیرہ سرکار شاہی

حساب پیشکش وغیرہ موعودہ جو واسطے حاصل کرنے سند زمینداری قسمت پرگنہ کلکتہ وغیرہ سرکار ست گام وغیرہ بنام ہم انگریزی کمپنی کے بابت سنہ ۱۱۶۵ بنگالہ

پیشکش وغیرہ

[illegible]

پیشکش سرکار	نذرانہ صوبہ داری
[illegible]	[illegible]

حق وزیر

[illegible]

روپیہ زمینداری

[illegible]

۱۰ [illegible] ۲ گنڈے ۳ کوڑی

سند ششم بابت معافی مالگذاری شہر کلکتہ وغیرہ بنام

آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی بہادر از نواب علاء الدولہ میر محمد صادق خان بہادر اسد جنگ دیوان صوبہ بنگالہ

جمیع متصدیان حال و استقبال و زمینداران و چودہریان و تعلقداران و قانونگویان موضع گوبندپور وغیرہ متعلق اضلاع پرگنہ کلکتہ واقع بہشت زمین صوبہ بنگالہ معلوم کرو

کہ بلحاظ فرد سوال دستخطی شان ریاست و انتظام شجاع الملک حسام الدولہ میر محمد جعفر خان بہادر مہابت جنگ ناظم صوبہ و نیز بلحاظ فرد حقیقت و محلکہ دستخطی مذکور مضمون جنکے اسمین مفصل درج ہین آمدنی مواضع مذکورہ بالا کی جو متعلق کارخانجات ملک التجاران انگریزی کمپنی کے ہین جنکی تعداد آٹھ ہزار آٹھ سو چھتیس روپیہ کسرے زیادہ ہوتا ہے بکم ماہ ربیع الثانی بموجب حکم کے معاف اور واگذار ہوئی اس غرض سے کہ وہ اپنے کارخانجات اور لنگرگاہان متعلقہ کی حفاظت اور استحکام اوسکا کرین لہذا متصدیان وغیرہ کو لازم ہے کہ اوسنے مواخذہ زر آمدنی مذکورہ نکرین اور کسیطرح اور کسی حالت مین اونسے مزاحم نہوکر اونپر زیادتی نکرین تاکید ہے مرقومہ تاریخ بالا

خلاصہ تحریر ہو

یہ حکم دستخطی رائے رایان کا ہے

خلاصہ

بلحاظ فرد سوال دستخطی شان ریاست و انتظام شجاع الملک حسام الدولہ میر محمد جعفر خان بہادر مہابت جنگ ناظم صوبہ اور فرد حقیقت اور محلکہ دستخطی خان ممدوح مضمون جنکا اسمین مفصل درج ہے آمدنی مواضع گوبندپور وغیرہ واقع اضلاع پرگنہ کلکتہ وغیرہ متعلق بہشت زمین صوبہ بنگالہ اور متعلق خالصہ شریفہ اور جاگیر سرکار جو متعلق کارخانہ ملک التجاران انگریزی کمپنی کے ہے اور جسکی تعداد آٹھ ہزار آٹھ سو چھتیس روپیہ کسرے زیادہ ہے آخر فصل اودبیل یعنی شروع فصل خریف سنہ ۱۱۶۴ بنگالہ بنام ملک التجاران مذکور معاف و واگذار ہوئی

مواضع و محال

[illegible]

مواضع — محال [illegible]

تعداد آمدنی بموجب فرد دستخطی قانونگویان صوبہ کے

دستخط خاص بمضمون کہ

سند عطا ہو

نمونہ فرد سوال

ملک التجاران انگریزی کمپنی بیان کرتے ہین کہ جو کارخانہ تجارت پرگنہ کلکتہ متصل کنارہ دریاے شور کے واقع ہے اور ہمیشہ اندیشہ دستبرد دشمن اوسمین لگا رہتا ہے اسواسطے اونھون نے ایک تالاب پانی کا کارخانہ مذکور کے گرد بنا رکھا ہے اور ایک خندق چہار طرف بفاصلہ گولہ کے بنائی ہے اور مواضع گوبندپور وغیرہ واقع پرگنہ کلکتہ وغیرہ سرکار ستگام وغیرہ متعلق مہشت زمین صوبہ بنگالہ ماتحت خالصہ شریفہ و جاگیر سرکار متعلق اونکے ہے وہ چاہتے ہین کہ ایک سند معافی محاصل کی اونکو عطا ہو اسمین حضور کا کیا حکم ہے —

مواضع —— محال یعنی بازار

[illegible]

آمدنی بموجب فرد دستخطی قانونگویان صوبہ کے

[illegible]
۴ ر ۳ گنڈے ۲ کوڑی

موضع گوبندپور وغیرہ متعلق پرگنہ کلکتہ مواضع قسمتیہ [illegible]

سب ملکر چھہ و تین ثلث مواضع ہوتے ہین تعداد زر — ۱۴ ا ۲ گنڈے ۳ کوڑی

قریہ قسمت گوبندپور	موضع ہشت آنہ	تعداد زر	۱۱ ر ۱۶ گنڈے ۲ کوڑی	جاگیر میں ہے
قریہ قسمت مرزاپور	موضع ہشت آنہ	تعداد زر	۱۰ ر ۷ گنڈے ۳ کوڑی	
قریہ قسمت گنیش پور واقع سرکار بیگا	موضع ہشت آنہ	تعداد زر	۱۳ ر ۹ گنڈے ۲ کوڑی	
قریہ قسمت چورنگی جاگیر	موضع ہشت آنہ	تعداد زر	۸ ر ۲ گنڈے ۱ کوڑی	
قریہ قسمت ڈیہلانہ	موضع ہشت آنہ	تعداد زر	۲ گنڈے ۲ کوڑی	
قریہ قسمت جیلا گولندا	موضع ہشت آنہ	تعداد زر	۱۳ ۲ گنڈے	

بازار سوتا نوتی	محال خالصہ	تعداد زر	۸ روپیہ ۲ آنہ ۲ گنڈہ
بازار گوبندپور	محال خالصہ	تعداد زر	۸ روپیہ ۱۲ آنہ ۹ گنڈہ ۲ کوڑی
فرد یمنت ابواب فوجداری شہر کلکتہ وغیرہ		تعداد زر	۱۳ روپیہ ۱۳ آنہ ۱ گنڈہ ۱ کوڑی

دستخط خاص بدین مضمون

چونکہ یہ چلکہ حسب قاعدہ داخل ہوا سند عطا ہے

یہان فرد حقیقت اور چلکہ منجانب کمپنی کے لکھے ہین مگر چونکہ وہ بعینہ ویسے ہی ہین جیسے سابق ہر
سند زمینداری داخل ہو چکے ہین لہذا یہان پر دوبارہ لکھنا ضروری متصور نہوا فقط

نمبر ۳

بنام خداے پاک

تمام جنکو یہ متعلق ہے یا جنکو آیندہ اس سے کچھ غرض ہوگی معلوم کرین کہ
عمدۃ العمائد اور نہایت قابل ادب صاحب پریسیڈنٹ اور کونسل فورٹ ولیم اور
عمدۃ العمائد اور نہایت قابل ادب صاحب ڈائرکٹر اور کونسل فورٹ گسٹیوس واقع ممالک ہندا
نے بہ ترغیب خواہش دلی بنا بر رفع کرنے تمام فساد اور ہرج اور نا اتفاقی جو ملک بنگالہ مین واقع
ہوئی ہین اور بہ نیت دوبارہ قائم کرنے امن کلی اپنے اپنے علاقجات اور آبادی مین صاحبان
مندرجۂ ذیل کو اختیار کامل دیکر نامزد کیا کہ مقام گوارسٹی مین کہ مقام اجماع قرار پایا ہے جمع ہون
منجانب عمدۃ العمائد اور نہایت قابل ادب پریسیڈنٹ اور کونسل فورٹ ولیم کے
صاحبان رچارڈ بیچر اور جان کوک جو کونسل گورنمنٹ کے ہین
منجانب عمدۃ العمائد اور نہایت قابل ادب صاحبان ڈائرکٹر اور کونسل گسٹیوس کے
صاحبان جان بشیر اور جان چارلس گسٹ جو ممبر پولیٹکل کونسل کے اور ڈیپارٹمنٹ جسٹس کے ہین
ان صاحبان نے تمام مطالب جو اس عہدنامے مین ضرورا لاندراج ہونگے بخوبی تکرار باہمی

حکام بالادست سے تنقیح کرنے لیے ہین اور عرضداشت کرکے ایک تجویز قرار پائی نتیجہ جسکا رفع فساد خشکی وتری بموجب شرائط مندرجۂ ذیل کے ہوگا

درخواست منجانب انگریزان

شرط اول

صاحب ڈائرکٹر اور کونسل چنچوڑہ کے صاحب پریسیڈنٹ اور کونسل فورٹ ولیم کو بابت زیادتی کے جو حاکمان جہاز فرنچ سے اوپر جھنڈہ انگریزی کے ہوئی ہے اور بابت روکنے وسینہ جہاز انگریزی کے جنہین سے اکثر اونہون نے عبور دریا کرتے ہوئے گرفتار کرلیے ہین اور اکثر جہازونکو دریا مین عبور کرنے نہین دیا اور یہ امر خلاف عہدنامہ اور برعکس دوستی جو فیمابین دونون ولایتون کے جاری ہے واقع ہوا ہے اور بابت اکثر ہور بے اعتنائی کے جو جہازہای فرنچ سے ظہور مین آئی ہین بوجہ مناسب راضی کرین

جوابات منجانب فرنچ

جواب شرط اول

صاحب ڈائرکٹر اور کونسل چنچوڑہ بیان کرتے ہین چونکہ صاحبان موصوفین ہمیشہ راہ آشتی پر چلے آئے ہین جو کچھ زیادتی یا تکرار فیمابین واقع ہوئی ہے اور جسکا باعث رنجش خاطر دونون ولایتون کے ہوا ہے اوس سے اونکو نہایت رنج ہوا اور جو کچھ زیادتی یا بے اعتنائی جھنڈہ انگریزی کی نسبت ہوئی ہے وہ اونکی بغیر حکم ہوئی ہے اور اوسکا اونکو نہایت رنج وافسوس ہے یہ امر غالب ہے کہ سواران کشتی سے اور اونکی نادانی سے واقع ہوئی ہین اس اظہار افسوس اور بیان سے امید ہے کہ صاحبان گورنر اور کونسل سب راضی ہوجاوینگے

شرط دوم

صاحبان ڈائرکٹر اور کونسل چنچوڑہ کے سے نقصان کمپنی اور متعلقان کا بابت تمام نقصانی کے جو اونکے حاکمان جہاز سے خواہ اونکے حکم سے یا بغیر اونکے حکم کے ہوئی ہے ادا کرین اور جو تجارت کے جہاز یا سامان یا دیگر اسباب اونکے پاس موجود ہو اوسکو فوراً واپس دین—

جواب شرط دوم

چونکہ جہازہای فرنچ کا بھی بہت نقصان ہوا ہے معاوضۂ نقصانی پر بحث زیادہ موجب تلخی متصور ہے مگر جو اسباب وغیرہ موجود ہے وہ بخوشی واپس دیا جاویگا صاحبان گورنر اور کونسل اس جواب کو بنظر انصاف ملاحظہ کرین درصورت اونکے اصرار کے ہم اونکے راضی ہین کوشش کرینگے—

مقام گوارہٹی مرقومہ یکم دسمبر سنہ ۵۹ء

دستخط ارچابالڈ کیمپبل
جان کوک

دستخط جان لشہ راج
جان ہی کسٹو

درخواست منجانب ڈچ

شرط اول

صاحبان انگریز اپنے دوست نواب کو واپس پہنچا کرا دین اور یا اوسکو فہمایش کرین کہ اپنے مقام پر رہے اور ہمکو کچھ تکلیف نہ دے اور ہمارے شرائط آبادی کو قبول اور منظور اور دستخط نواب سے کرادین کیونکہ وہ حاکم ہے ورنہ اوسیقدر شرائط کو قبول اور منظور کرے جو متعلق اوس سے ہون اور آیندہ اوس سے تعلق رکھینگے —

شرط دوم

آیندہ فیمابین مین کچھ خیال تکالیف وغیرہ گذشتہ کا جو ایام فساد مین واقع ہوے ہین نرہے اور یقین واثق دوستی اور وفاداری کا ہوکر رسم تحریر بذریعہ حاکمان فیمابین جاری ہو اور کچھ خیال دشمنی یا عناد کا طرفین مین کسی حیلے سے باقی نرہے اور طرفین ایک دوسرے کی رضاجوئی اور بہبود مین کوشش کرینگے اور صریحًا یا حیلۃً کسی کی مدد نکرینگے جو اسمین سے کسی کی تکلیف کا باعث ہوتا ہو —

جواب منجانب انگریز

جواب شرط اول

ہمنے اول ہی ناظم کو بخوبی فہمایش کی ہے اور اب بھی کرینگے تاکہ وہ اپنی فوج یہانسے ہٹالے جب ملازمین ڈچ گورنمنٹ اونکے احکام کی تعمیل کردین —

شرائط جو فیمابین انگریز اور ڈچ کے قرار پائے ہین وہ شامل عہدنامے کے جو گورنمنٹ ہوگی ناظم کے ساتھہ حاکم تصور کرکے کیا چاہتے ہین نہین ہوسکتی —

جواب شرط دوم

اوس درجہ تک یہ منظور ہے کہ جس مین ہماری دوستی ناظم ملک مین رخنہ نہ پڑتا ہو اور اسکا لحاظ اوسوقت تک رہیگا جب تک دوستی فیمابین بادشاہان فریقین کے ملک یورپ مین قائم رہے —

شرط سوم

چونکہ جو کچھ سابق ہوا ہے بطریق جنگ نہین ہوا اسواسطے ہماری فوج اور ریلاح قیدیان جنگ تصور نہین کیے جا سکتے اور اسی سبب سے شرطیہ رہائی اونکی ہونی چاہیے بلکہ وہ لوگ بطور نظربند چند روز رہے اب اونکی رہائی باعزت و حرمت ہونی چاہیے —

شرط چہارم

ہم بلا مزاحمت اپنے مقامات مین رہین اور ہماری تجارت اور حقوق اور مراتب وغیرہ مین تخلل نہو —

شرط پنجم

تمام آدمی اور مقبوضات اور مقامات اور زمین اور مکانات اور کشتیان کمپنی کی اور اونکے متعلقین کی آزاد تصور کیجائین اور جس حالت مین لی گئی ہین اوسی حالت مین روبرو خاص عہدہ داران طرفین کے واپس کیجائین

شرط ششم

صداقت ان شرائط کی منظوری ڈائرکٹر یا حاکم بالادست طرفین کے بنوراونکے قابل عملدرامد ہونے کے ہوگی —

شرط ہفتم

آخر کار طرفین شرائط بالا کی تعمیل مین کاربند ہوں

جواب شرط سوم

ہم افسران اور سپاہیان فوج کو اپنے قیدی نہین سمجھتے بلکہ قیدیان ناظم اور ہم اوسوقت اونکی رہائی کرا دینگے جسوقت گورنمنٹ ہوگلی اپنا عہدنامہ ناظم سے ختم کر لینگے ہان مگر وہ لوگ رہا ہو کر واپس ہونگے جو ہماری نوکری منظور کرینگے یا خواستگار حفاظت انگریزی کے ہونگے —

جواب شرط چہارم

ہمنے کبھی صاحبان فوج کو اونکے حقوق اور مراتب واجبی مین ہرج نہین ڈالا ہے اور آیندہ بھی ہمارا ارادہ ایسا نہین ہے —

جواب شرط پنجم

تمام کشتیان وغیرہ جو ہمارے قبضے مین ہین اوسوقت فوراً واپس ہونگی جسوقت ہماری درخواستین سب پوری ہونگی یا اطمینان کلی اونکے پورے ہونے کا منجانب ڈائرکٹر ز کونسل ہوگلی کے دیا جاوے گا —

جواب شرط ششم

منظور ہے

جواب شرط ہفتم

اس دفعہ کی ضرورت نہین معلوم ہوتی

بتاریخ یکم دسمبر ۱۷۵۹ء : بمقام کوارہٹی بتاریخ ۳ ماہ دسمبر ۱۷۵۹ء

(مہر) دستخط بشیرچ صاحب (مہر) دستخط رچارڈ بیچر صاحب

(مہر) دستخط کسٹ صاحب (مہر) دستخط جان کوک صاحب

منظور ہوکر تجویز ہوا کہ جو زبان فرانسیس بعض نقول عہدنامجات مین لکھی گئی ہے اور بعد ازین نقل شرائط مذکورہ مین لکھی جاویگی تو اوس سے کوئی دلیل یا اظہار کمال کسی نہج کا حاکمان بالادست طرفین کے تصور نکرین بلکہ اس امر کو رواج حاکمان بالادست پر منحصر رکھین جنکا رواج ہے کہ سوائے زبان فرانسیس کے اور زبانون مین بھی اس قسم کے عہدنامجات اور شرائط تحریر کرتے ہین اور منظور کرتے ہین —

کوئی شرط جو علحدہ تحریر ہوکر اس عہدنامے مین نتھی ہوگی . وہ ویسی ہی تصور ہوگی جیسی شرائط مندرجۂ عہدنامہ ہین —

تصدیق

ہم سب جنکے دستخط ہوچکے ہین روبروے حاضرین کے اور معرفت افسران طرفین یعنے ایک جانب کے رچارڈ بیچر صاحب اور جان کوک صاحب کونسلی فورٹ ولیم کے اور دوسرے جانب کے جان لشیرچ صاحب اور جان چارلس کسٹ صاحب ممبران پولیٹکل کونسل اور ڈیپارٹمنٹ جینس قلعہ گسٹاوس کے شرائط مذکورہ بالا کو جو واسطے ان علاقات طرفین کے حاکمان بالادست کے قرار پائے ہین منظور کرتے ہین اور ہم منظور اور تصدیق اونکی بنا پر اور بمنظوری ہمارے طرفین کے حکام ولایت یورپ کے کرتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ شرائط مذکورہ کی تعمیل فورًا اور ایمانداری سے بجانب طرفین اس لئے سے ہوگی کہ جسقدر بدگمانی اور بدانتظامی اب تک واقع ہوئی ہین وہ رفع ہون اور ماورا اسکے ہم ان شرائط کو مشتہر کرینگے تاکہ جو ہمارے طرفین کے متعلق ہین بھی اوس سے آگاہ ہوکر ہر امر مین لحاظ رکھین تاکہ آیندہ جو کوئی امر مخل دوستی اور وداد کے جو اب طرفین مین قائم اور جاری ہے ہو اوس سے احتراز کرین

بگواہی اس تحریر کے ہمنے روبروے حاضرین مہر دونون کمپنیون کی اس کاغذ پر لگائی :

بمقام ہوگلی تاریخ چہارم ماہ دسمبر ۱۷۵۹ء بمقام کلکتہ تاریخ ۸ ماہ دسمبر ۱۷۵۹ء

مہر ڈچ

دستخط ای بسبڈوم صاحب
بی ایل ورنٹ صاحب
ایچ سنگنگ صاحب
جی ایل ڈی شلوبشیون صاحب
ایس ڈی ہوگ صاحب
بی ڈبلو فالک صاحب

مہر کمپنی

دستخط رابرٹ کلایو صاحب
سی منینگ ہیم صاحب
ڈبلو لیمن فرنک لنڈ صاحب
جی ریڈ ہولول صاحب
ڈبلو میکٹ صاحب
ٹامس بوڈیم صاحب
ڈبلو بی سمنر صاحب
ڈبلو سیک گوایر صاحب

نمبر ۵

عہدنامہ فیمابین ڈچ اور نواب کے ہوا بتاریخ ۲۳- ماہ اگست سنہ ۱۷۶۰ عیسوی

عہود اور شرائط جو افسران نامزد کردہ ڈائرکٹر اور کونسل ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی مقام بنگالہ کے منجانب کمپنی مذکور منظور کیے ہین اونکی اجازت نواب جعفر علیخان شجاع الملک بہادر مہابت جنگ نے اونکو دی اور با قرار طرفین منظوری اونکی صاحب پریذیڈنٹ اور کونسل فورٹ ولیم نے بھی کی—

شرط اول

ڈائرکٹر اور کونسل فوراً مقام چنسورا اور دیگر کارخانجات سے تمام ولایتی آدمی جو ایک سو پچیس نفر سے زیادہ ہوں روانہ اپنی ولایت کے کرین اور ایک سو پچیس نفر بموجب عہدنامے کے یہان رکھین اور جو لوگ زائد ہون وہ بمقام کلپی یا فلتا تا روانگی ولایت جہازون پر رہین اور جب اونکی روانگی کا موقع ہو فوراً روانہ کیے جاوین—

شرط دوم

اگر اونھون نے کوئی کارخانہ جدید بنایا ہو یا خندق وغیرہ کو زیادہ عریض یا عمیق عہدنامہ نواب سے کیا ہوگا تو وہ سب اصلی حالت پر کر دیے جاوینگے—

شرط سوم

اگر اونھون نے النواب اپنی زیادہ کرلین ہون یا سامان جنگ زیادہ ضرورت کارخانجات سے مجتمع کیا ہوگا تو وہ بھی اوسیطرح جیسا شرط اول مین نسبت ولایتی آدمیون کے درج ہے یہانسے روانہ کیا جائیگا —

شرط چہارم

سواے ایک جہاز یورپ کے دونسرا جہاز مقامات کلپی یا فلٹا یا میا پور سے آگے بغیر خاص اجازت نواب کے نلاینگے —

شرط پنجم

افسران ڈچ منجانب ڈائرکٹر اور کونسل اب مجدداً منظور اور تصدیق اون شرائط عہدنامہ کی کرتے ہین جو فیمابین انگریزان منجانب نواب اور ڈائرکٹر اور کونسل مذکور بتاریخ ۳ ماہ دسمبر سنہ ۱۷۵۹ء کے ہوئے ہین اور خاص کر اوس شرط کا زیادہ لحاظ رہیگا جو درباب تعداد نفری سپاہ قرار پائی ہے یعنی ملک بنگالہ مین اونکی سپاہ کی نفری ایک سو پچیس نفر ولایتی سے زیادہ نہوگا —

شرط ششم

ڈائرکٹر اور کونسل مذکور جب نواب کی مرضی ہوگی ایک اپنا افسر ہمراہ افسر انگریزی کے دیکر اپنی سپاہ اور سامان کا ملاحظہ مقامات چنسورا اور دیگر کارخانجات مین کرادینگے یا جو کوئی اور تدبیر فیمابین گورنر اور کونسل فورٹ ولیم اور ڈائرکٹر اور کونسل چنسورا کے قرار پائی جس سے نفری اور سامان مذکور کے موافق عہدنامے کے ہونے کا اطمینان ہو وہ کیا جائیگا تاکہ گورنر اور کونسل فورٹ ولیم جو نواب سے ذمہ دار امنیت ملک کے ہین اطمینان حاصل کرین اور اسی سبب سے نواب اصرار ملاحظہ نکرینگے —

شرط ہشتم

دیوان نواب راے رایان امیر راے منجانب نواب عہد کرتا ہے کہ اگر ڈائرکٹر اور کونسل مذکور شرائط مذکورہ بالا پر قائم رہینگے تو اونکی امداد درباب اونکی حقوق اور آزادی اور استحقاق تجارت مین بذریعہ فرمان شاہی کیجائیگی —

شرط ہشتم

آیندہ کوئی محصول یا رقم جدید اونسے نہ لیجائیگی بلکہ اوس پیشکش سے بھی وہ بری ہونگے جو صوبہ دار پٹنہ بنظر تجارت شورہ اونسے لیتا تھا کیونکہ یہ انصاف سے بعید ہے کہ ڈائرکٹر اور کونسل مذکور اوس شے کا محصول آپ دین جسکی وہ تجارت آپ نہین کرتے—

شرط نہم

اونکے جہاز اور کشتیان دریا مین بلا مزاحمت آمد و رفت کیا کرینگے مگر جو عہد شرط چہارم مین قائم ہوئی ہے اوسکا لحاظ رہیگا اور اونکے نرگاوان و گاڑیان اور قلی اور چپراسی اور قاصد وغیرہ سے بھی اونکے مقامات مقررہ تک بشرطا اونکے پاس ہونے پروانہ دستخطی و مہری کمپنی یا ڈائرکٹر یا کوئی عہدہ دار یا ملازم با اختیار کے کوئی فوجدار یا جاگیردار یا چوکیدار یا داروغہ یا کوئی اور افسر شاہی کوئی رقم نلیگا—

شرط دہم

بموجب فرامین شاہی جو ڈچ کمپنی کو حضور شاہنشاہ سے حاصل ہوئے ہین کمپنی مذکور سب اشیا کی تجارت اضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ مین بلا مزاحمت کریگی مگر شورہ ممنوع ہے کیونکہ تجارت شورہ نواب نے صرف انگریزون کے اختیار مین رکھی ہے—

شرط یازدہم

نواب کے حکم سے اونکے سکہ کا حساب ٹکسال کریم آباد مین ہوا کریگا اور جو زیادہ ہوگا وہ اونکو دیا جایا کریگا اور آیندہ کو اوسکا حساب کتاب ٹکسال مذکور سے بلا مزاحمت یا تکرار کے ہوگا اور جو اصلی آمدنی ہوگی وہ بلا تامل اور کسور کے اونکو ملا کریگی—

منمقام فورٹ ولیم بتاریخ ۲۳ ماہ اگست سنہ ۱۷۶۰ عیسوی

چونکہ شرائط مذکورہ بالا کی تصدیق نواب نے اور ڈائرکٹر اور کونسل چنسورا نے کی ہم بھی یعنے گورنر اور کونسل فورٹ ولیم اسے صحیح کرتے ہین—

منمقام فورٹ ولیم بتاریخ ۲۲ ماہ ستمبر سنہ ۱۷۶۰ عیسوی

دستخط ہنری وین سٹارٹ صاحب

دستخط جان کوبود صاحب

دستخط ولیم بی سمنر صاحب

دستخط ٹی ریڈ ہولویل صاحب

دستخط ڈبلیو منک کوایر صاحب

دستخط ایس ورلسٹ صاحب

دستخط ایس ایل سمسنتہ صاحب

دستخط کلنک سمسنتہ صاحب

نمبر ۶

عہدنامہ فیما بین نواب میر محمد قاسم خان اور کمپنی

مہر میر محمد قاسم خان بہادر — مہر کمپنی

دونقول عہدنامجات ایک ہی مضمون کے تحریر ہوئے اور طرفین مین تقسیم ہوئے اون مین شرائط مندرجہ ذیل تحریر ہین جو فیما بین میر محمد قاسم خان بہادر اور نواب شمس الدولہ وینسٹارٹ صاحب گورنر اور کونسل کے درباب کاروبار انگریزی کمپنی کے قرار پائین تا حین حیات میر محمد قاسم خان بہادر کے اور قیام کارخانجات انگریزی کمپنی کے اس ملک مین یہ عہدنامہ قائم رہیگا خدا شاہد درمیان ہمارے ہے کہ شرائط مشرحہ ذیل کے خلاف کسیطرح کوئی فریق نکریگا —

شرط اول

نواب میر محمد جعفر خان بہادر اپنے مرتبے پر قائم رہینگے اور تمام کاروبار اونکے نام سے سرانجام پائیگا اور آمدنی یعنی زرنقد معقول اونکے اخراجات کے واسطے دیا جائیگا —

شرط دوم

نیابت صوبہ داری بنگالہ اور عظیم آباد یا بہار اور اڑیسہ وغیرہ کی منیابت نواب کے میر محمد قاسم خان بہادر کو عطا ہوگی اور اونکو کل اختیار انتظام امور صلاح مذکورہ کا حاصل رہیگا اور بعد وفات

نواب کے صوبہ دار ہونگے —

شرط سوم

فیما بین ہمارے اور میر محمد قاسم خان بہادر کے دوستی اور یکجہتی صمیمی قائم ہوئی ہے
اونکے دشمن ہمارے دشمن ہین اور اونکے دوست ہمارے دوست تصور کیے جاینگے

شرط چہارم

ولایتی افسر اور تلنگان فوج انگریزی مستعد امداد کرنے نواب کے انتظام امور ملک مین رہینگے
اور ہر ایک کار متعلقہ نواب مین حتی الوسع کوشش اور رعایت کرینگے —

شرط پنجم

واسطے اخراجات کمپنی اور فوج کے اور نیز واسطے صرف جنگ وغیرہ کے زمین بردوان اور
مدنا پور اور چٹگانو علحدہ ہو کر دیجائیگی اور سند تحریر ہو کر ملے گی کمپنی ان تینون علاقجات کا
نفع نقصان برداشت کریگی اور ہم کچہ اور سوائے انکے طلب نکرینگے —

شرط ششم

نصف چونہ جو مقام سلہٹ مین پیدا ہوتا ہے تین سال تک گماشتگان کمپنی سرکاری لوگون سے
بموجب نرخ مقام مذکور کے خرید کرینگے اور کاشتکار اور ساکنان اضلاع مذکور کا کچہ نقصان نہوگا

شرط ہفتم

تنخواہ سابق جو چڑھی ہوئی ہے بموجب قسط بندی جو راجہ رایان کے ساتھہ قرار پائی ہی ادا ہوگی
اور جواہرات جو رہن ہین واپس لیے جاینگے —

شرط ہشتم

ہم کسی کاشتکار سرکاری کو انگریزی کمپنی کی زمین مین آباد ہونے دینگے اور نہ کاشتکار کمپنی کو
اجازت آباد ہونے کی زمین سرکاری مین دیجائیگی —

شرط نہم

ہم کسی متعلق سرکار کو زمین یا کارخانہ کمپنی مین حفاظت نہ دینگے اور نہ حفاظت کسی متعلق کمپنی کو
زمین سرکاری مین دیجائیگی اور جو فراری ہو کر طرفین کے پاس آئیگا وہ حوالہ کردیا جاویگا —

شرط دہم

تدابیر جنگ یا صلح شاہزادہ سے اور بہم پہونچانا روپیہ کا اور ختم کرنا ان دونون معاملونکا میزان عقل مین سنجیدہ ہوکر جو ضروری متصور ہوگا وہ کیا جائیگا اور اسطرح اوسکی تدبیر باتفاق رائے طرفین کے ہوگی کہ شاہزادہ اس ملک سے ہٹا دیا جاوے اور قدم آسمین آگے بڑھنے پاوے آیا شاہزادہ کے ساتھہ صلح ہو یا نہو ہمارا عہدنامہ جو میر محمد قاسم خان بہادر کے ساتھ ہوا ہے وہ بعنایت ایزدی ہم ملحوظ رکھینگے جب تک انگریزی کارخانجات اس ملک مین جاری ہین

مرقومہ ۱۷ ماہ صفر سنہ ۱۱۷۴ ہجری مطابق ۲۷ ماہ ستمبر سنہ ۱۷۶۰ عیسوی

دستخط میر محمد قاسم خان

اسپر بتاریخ ۱۸ ماہ صفر سنہ ۱۱۷۴ ہجری مہر ہوئی اور شرائط منظور ہوئین

سند بتائید عہدنامۂ بالا

بمہر نواب نصیر الملک امتیاز الدولہ نصرت جنگ میر محمد قاسم خان بہادر

بنام جمیع زمینداران و قانونگویان و تعلقداران کاشتکاران مزروعان و سرداران دیہات پرگنہ بردوان وغیرہ زمینداری راجہ تلک چند واقع ضلاع صوبہ بنگالہ معلوم کرین کہ

چونکہ شریر لوگون نے واسطے غارتگری اموال رعایا اور تباہی ملک شاہی کے دست درازی کی ہے اس سبب سے پرگنہ وغیرہ مذکور انگریزی کمپنی کو بابت جزو خرچہ کے اور واسطے ادائے تنخواہ پانصد سواران انگریزی اور دو ہزار پیادگان انگریزی اور آٹھہ ہزار سپاہ کی جو وہ لوگ واسطے حفاظت ملک ملازم رکھینگے عطا ہوئے ہین افسران مذکورۂ بالا کو چاہیے کہ بخوشی اور رضامندی اون لوگون کے پاس جنکو انگریزی کمپنی مقرر کرے حاضر ہوکر مالگذاری اپنی ادا کرین اور اونکے احکام کی تمام امور مین تعمیل کرین کارکنان انگریزی یہ ہوگا کہ وہ زمیندارون اور کاشتکاران کو برقرار رکھینگے اور محاصل زمین قسطوار وصول کرینگے اور ماہ بماہ اوسکو جمع کیا کرینگے تاکہ اوس سے اخراجات کمپنی اور اداے تنخواہ سپاہیان مذکورۂ بالا ہوا کرے اور وہ سب بخوشی تمام ہر وقت مستعد اور آمادہ بہبودی کار بادشاہ مین سرگرم رہین اسکی تعمیل تام ہو — مرقومہ ۳ ماہ ربیع الاول سنہ ۱۱۷۴ مطابق یکم ماہ کاتک سنہ ۱۱۶۷ بنگلہ

واضح ہو کہ سند چکلہ مدنی پور واقع اضلاع صوبہ اوڈیسہ اور سند تعلقہ اسلام آباد عرف چاٹگانو
متعلق صوبہ بنگالہ یعنی حرف بحرف مطابق سند مرقومہ بالا کے ہیں —

مہر نواب نصیر الملک بالقابہ

بنام داروغہ کارخانہ چونہ و نائب ... معلوم کرے

چونکہ انگریزی کمپنی ایک قلعہ بمقام کلکتہ تیار کرتے ہیں اور بباعث نہ ملنے چونہ سنگین کے تعمیر مذکور میں انکو نہایت دقت ہوتی ہے اس سبب سے حکم ہوتا ہے کہ جسقدر چونہ وہاں بنتا ہو اوسکا نصف بنرخ رائج المقام گماشتگان انگریزی کمپنی کو تین سال تک دیا کرو تاکہ بوقت تعمیر قلعہ مذکور میں ہو اور باقی نصف چونہ سرکار میں ارسال کیا کرو اس بارہ میں تاکید جانکر حسب الحکم عمل میں لاو فقط مرقومہ ۲۴ ربیع الاول سنہ یک مطابق یکم ماہ کاتک سنہ ۱۱۶۵ بنگالہ

مہر

عہدنامہ و شرائط جو فیمابین گورنر اور کونسل فورٹ ولیم کے منجانب انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کے اور نواب شجاع الملک حسام الدولہ میر محمد جعفر خان بہادر مہابت جنگ کے سنہ ۱۷۶۳ع میں منعقد ہوا —

مہر نواب میر محمد جعفر خان بہادر مہابت جنگ بالقابہ	کمپنی کی مہر کلان

منجانب کمپنی

ہم اقرار کرتے ہیں میر محمد جعفر خان بہادر کو دوبارہ صوبہ داری اضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ پر مقرر کرینگے اور میر محمد قاسم خان کو معزول کر کے منصوب کرینگے اور جو اسباب خزانہ جواہر وغیرہ میر محمد قاسم خان کا ہمارے ہاتھ لگیگا وہ ہم نواب ممدوح کے حوالہ کر دینگے —

منجانب نواب

شرط اول

جو عہدنامہ مین نے سابق بروقت اجلاس کرنے گدی نظامت پر کمپنی کے ساتھ کیا ہے اور جسمین شرط ہے کہ مثل اپنے کمپنی اور گورنر اور کونسل کی عزت اور شہرت رکھونگا اور بموجب جسکے پروانجات واسطے اجرای کاروبار کمپنی جاری ہوے تھے اب مین عہدنامہ مذکور کو منظور اور تصدیق کرتا ہون۔

شرط دوم

مین بھی کمپنی کو چکلہ ہاے بردوان و مدناپور وچٹ گانو جو سابق عطا ہوے ہین واسطے صرف اخراجات فوج عطا کرکے تصدیق اوسکی کرتا ہون۔

شرط سوم

مین تصدیق اور استحکام اون حقوق کا کرتا ہون جو بموجب فرمان و اکثر کواغذ حسب الحکم انگریزونکو بخشے گئے ہین یعنی اپنے دستکات کے ذریعے سے بلا ادا کسی طرح کے محصول یا صوبہ بنگالہ کے تمام قلمرو ہندوستان مین ہر ایک اشیا کی تجارت کرین صرف نمک کی جسپر محصول ڈھائی فیصدی کا اوپر رونوس کے بانرخ بازار ہوگلی کے لیا جاویگا۔

شرط چہارم

مین کمپنی کو نصف شورہ جو ضلع پورنیا مین پیدا ہوتا ہے دیتا ہون اور نصف ہمارے کام آویگا اور گماشتگان کمپنی اوس نصف کو بمقام کلکتہ لیجاینگے اور مین کسی دوسرے شخص کو خریداری اس جنس کی اوس ملک مین کرنے نہ دونگا۔

شرط پنجم

چونکہ سلہٹ مین پانچ برس تک شروع سنہ [illegible] بنگلہ سے ہمارے فوجدار اور کمپنی کے گماشتے متفق ہوکر چونہ تیار کرادینگے اور تیاری چونہ مین جو صرف ہوگا نصف نصف ادا کرینگے اور بعد تیاری جسقدر چونہ تیار ہوگا اوسکا نصف کمپنی کو ملیگا اور نصف ہمارے کام آویگا۔

شرط ششم

مین بارہ ہزار سوار اور بارہ ہزار پیادہ ان تینون اضلاع مین رکھونگا اور اگر ضرورت زیادہ فوج کی پڑیگی تو بمرضی گورنر اور کونسل حسب ضرورت فوج زیادہ رکھی جاویگی قطع نظر اسکے فوج کمپنی ہمیشہ بروقت طلب ہمارے ہمراہ رہے گی —

شرط ہفتم

جہان کہین ہمارا دربار مقرر ہوگا مرشدآباد یا کسی اور جگہ مین ہم گورنر اور کونسل کو اوسکی اطلاع دینگے اور جسقدر فوج کی ضرورت ہمکو واسطے بندوبست امور ضروری کے ہوگی اوسکی درخواست ہم کرینگے اور اوسیقدر فوج ہمکو اونسے ملے گی اور ایک انگریز ہمارے پاس واسطے امورات فیمابین ہمارے اور کمپنی کے رہیگا اور ایک شخص ہماری طرف سے گورنر اور کونسل کلکتہ کے پاس رہا کریگا —

شرط ہشتم

جو پروانجات سابق قاسم علیخان نے جاری کیے ہین کہ دو برس تک کسی تجارت سے محصول نہ لیا جائیگا وہ منسوخ ہون اور محصول مثل شداید قدیم تجارون سے لیا جاوے —

شرط نہم

مین روپیہ ٹکسال کلکتہ کو برابر روپیہ مرشدآباد کے بلا کسور بٹہ وغیرہ کے چلنے کا حکم دیتا ہون اور اگر کوئی اوسپر بٹہ طلب کریگا سزایاب ہوگا —

شرط دہم

تیس لاکھ روپیہ واسطے اخراجات اور نقصان کے جو اونکو جنگ اور موقوفی خرید و فروخت کے سبب سے عاید ہوا ہے دونگا اور دیگر اشخاص کا بھی نقصان مین دونگا بشرطیکہ روبروی گورنر اور کونسل اوسکا نقصان پایہ ثبوت کو پہونچے کہ اس ملک کی تجارت کے سبب اونکا نقصان ہوا اور اگر مین یہ روپیہ نقد نہ دے سکون تو مین زمین بالعوض روپیہ کے دونگا —

شرط یازدہم

جو مین نے سابق فرنچ کے ساتھ عہدنامہ کیا تھا اوسکو مین صحیح و منظور اور تصدیق کرتا ہون —

شرط دوازدہم

اگر فرانسیس لوگ اس ملک مین آئین تو مین اونکو اجازت قلعہ بنانے کی نہ دونگا اور نہ فوج رکھنے کی نہ زمین لینے کی اور زمینداری وغیرہ کی مگر وہ تجارت مثل سابق اگر کرین اور محصول سرکاری ادا کرین —

شرط سیزدہم

چند قواعد بعد ازین تجویز ہونگے جنکی رو سے تمام تکرار یا مقدمات جو انگریزی گماشتگان وغیرہ کے اور ہمارے اہلکارون مین مختلف مقامات اس ملک مین ہونگے فیصلہ پاوینگے —

بصداقت اسکے ہمنے یعنے گورنر اور کونسل نے ہمارے دستخط اور مہر کمپنی کی ایک جانب اسپر کر دی اور نواب مذکورۂ بالا نے اپنے دستخط اور مہر دوسری جانب کر دیے اور ہمنے فیمابین مین ایک ایک نقل لیکر ایک دوسرے کو دی — مقام کلکتہ تاریخ ۱۰ ماہ جولائی سنہ ۱۷۶۳ء

دستخط ہنری وینسٹارٹ صاحب

دستخط جان کارنیک صاحب

دستخط ولیم بلرز صاحب

دستخط وارین ہیسٹنگ صاحب

دستخط رینڈولف مریٹ صاحب

دستخط ہیو واٹس صاحب

درخواست جو جناب نواب میر محمد جعفر خان ہنگام تصدیق عہدنامۂ بالا گذری اور جسکو کونسل نے منظور کیا —

درخواست اول

میرے دستخطی شقہ سے جو کل ارسال ہوا ہے آپکو اطلاع دی ہے اور اوسکے جواب مین اکثر تحریرات پر اطمینان اور تسلیات میرے پاس آئے ابھی یہ درخواست کرتا ہون کہ آپ ہماری اس دوستی اور اتفاق کا حال بطور مناسب کمپنی کو اور شاہ انگلستان کو تحریر کرین

اور مجھے اونکے تحریری جوابات حاصل کراوین تاکہ میرا اوس جانب سے اطمینان کلی ہوجاے کہ آیندہ فیمابین ہمارے اور انگریزون سے کوئی امر شکستگی عہد کا نہوگا اور ہر ایک گورنر اور کونسل اور سردار انگریزی جو یہان موجود ہین یا جو آیندہ یہان آوینگے وہ سب مجھسے خوش اور راضی رہین اور میرے دوست بنے رہین—

درخواست دوم

چونکہ تمام صاحبان انگریز نے میری دوستی نسبت کمپنی کے تحقیق جانکر مجھے مستقل نظامت پر کیا ہے تو میری درخواست یہ ہے جو کچھ مین آیندہ اونکو تحریر کرون اوسکو وہ صحیح تصور کرکے اپنی رضامندی اوسپر دین اور سخنان غرض گویان پر میری نسبت گمان بد نکرین تاکہ تمام میرے امور بخوبی انصرام پائین اور فیمابین ہمارے کوئی امر نااتفاقی اور بدمزگی کا واقع نہو—

درخواست سوم

کسی میری رعایا کو جو پناہ گیری کے واسطے کلکتہ یا کسی اور مقام ولایت علاقہ تمہارے مین فرار ہوکر وارد ہوا ہو اوسکو کوئی صاحب انگریز پناہ ندے بلکہ بوقت طلب ہمارے حوالہ کردے اور مین اپنے فوجدارون کو اور عاملون کو تاکید تمام کرونگا کہ وہ ہر طرح کی مدد گماشتگان کمپنی کو بعجلت انجام امور کارخانجات کے دینگے اور اگر کوئی گماشتگان مین سے خلاف کام کرے تو اوسکو ایسی سزا ملے کہ اورون کو اوس سے عبرت ہو—

درخواست چہارم

مقامات متصلہ کلکتہ سے ہوگلی تک اور اکثر مقامات سرحدی ہردومقام مذکور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب کوئی نالش ہوتی ہے تو سپاہی پاس تعلقداران ورعیت وکاشتکاران ہمارے کے جاکر کارسرکار مین فتور ڈالتے ہین لہذا آپ حکم تاکیدی جاری کیجیے کہ ہرگز چپراسی وغیرہ نسبت نالش کسی شخص کی کلکتہ سے ہمارے تعلقداران وکاشتکاران کے پاس نپہنچے بلکہ اگر ایسا ہو یعنی کوئی نالش درپیش ہو تو اوسکی اطلاع ہمکو کیجاے یا ہمارے نائبان مقرر ہوگلی کو خبر دیجاے تاکہ ملک نقصان اور ابتلا نپاوے ... اور اگر کوئی شخص متعلق بخشی بندر یا عامل گنج جو اونکے کلکتہ مین رہتا ہو اور چاہے کہ ہوگلی مین واپس آکر آباد ہو

اور اپنا کارخانہ بطور سابق پھر ہوگلی مین قائم کرے تو کوئی اوس سے مزاحم نہو۔ بمقام چندرنگر اور
کارخانہ فرانس کریل کلاپو صاحب نے بیچ دیا اور پٹہ سپرد امیر بیگ خان کے کیا ہے اسواسطے
حکم جاری ہو کہ کوئی صاحب انگریز اون مقامون پر حکمرانی نکرین کیونکہ مثل سابق وہ پھر ہمارے
لوگون کے سپرد ہوا ہے۔

درخواست پنجم

جب کبھی مین درخواست فوج کی گورنر اور کونسل سے کرون فوراً وہ فوج مدد کے واسطے میرے پاس بھیجدی جاے
اور اونکے اخراجات مجھسے طلب ہون۔

یہ درخواستین نواب شجاع الملک حسام الدولہ میر محمد جعفر خان بہادر مہابت جنگ پانچ دفعات
مین درج ہوئین اور ہم یعنی پریسیڈنٹ اور کونسل انگریزی کمپنی کے منظور کرکے اپنی دستخط
کرتے ہین بمقام فورٹ ولیم بتاریخ ۱۰ ماہ جولائی سنہ ۱۷۶۳ع

دستخط ہنری وین سٹارٹ صاحب

دستخط ولیم بلیرز صاحب

دستخط جان کارنیئر صاحب

دستخط وارن ہیسٹینگ صاحب

دستخط رینڈولف میرسٹ صاحب

دستخط ہیو واٹس صاحب

نمبر ۸

تحریر نواب میر محمد جعفر خان بابت پانچ لاکھ روپیہ ماہانہ بنابر اخراجات فوج سنہ ۱۷۶۴ع
حساب مبلغان مقررہ بنابر اخراجات انگریزان و فوج و توپخانہ و بھرتی سواران کے جو بعد ازین
پس و پیش بموجب رقومات مفصلۂ ذیل شروع ماہ صفر سنہ ۵ جلوس مطابق اسماہ جولائی
سنہ ۱۷۶۴ع تا جنگ و فساد زر وغیرہ دیا جائیگا۔

ضلع بنگالہ مین بمقام مرشد آباد سے لکھا

ضلع بہار مین بمقام پٹنہ دولکھ

کل صالک

مرقومہ ۱۶ ربیع الاول سنہ ۶ جلوس مطابق ۱۶ ماہ ستمبر سنہ ۱۷۶۴ عیسوی

مکرر یہ کہ

جو روپیہ بابت حسابات سابق کے کمپنی کا میرے ذمے باقی رہیگا وہ بھی اس روپیہ مین شامل ہوجائیگا یعنی اسکے ساتھہ وہ بھی ملیگا —

شرائط عہدنامہ و اقرارنامہ جو فیمابین گورنر اور کونسل فورٹ ولیم منجانب انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کے اور نواب نجم الدولہ کے قرار پائے —

منجانب کمپنی

— ہم گورنر اور کونسل اقرار کرتے ہین کہ نواب نجم الدولہ کو صوبہ داری اضلاع بنگالہ و بہار و اڑیسہ کی دلوا دینگے اور اُنکے ساتھہ فوج کمپنی کی اونکی مدد بخلاف اونکے دشمنون کے کرینگی اور ہم ہر وقت اسقدر فوج تیار اور آمادہ رکھینگے جسقدر واسطے حفاظت اضلاع مذکورہ کے کافی متصور ہوگی اور چونکہ ہماری فوج بہ نسبت اور فوج کے جو نواب جمع کرسکتا ہے زیادہ تر معتبر ہوگی اور اونکا خرچ بھی اونکی فوج مین کم ہوگا اسواسطے اونکو ضرورت زیادہ فوج رکھنے کی نہوگی صرف اوسقدر فوج اونکی رہے جو دفاتر سرکاری کی حفاظت کے واسطے اور تحصیل مال کے واسطے کافی ہوگی —

اور ہم یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ بلحاظ اسکے کہ نواب اخراجات جنگ بمقابلہ شجاع الدولہ یعنی پانچ لاکھہ روپیہ ماہواری جو اوسکے والد نے مقرر کیا ہے دیتا رہیگا تو جو کچھہ روپیہ حضور بادشاہ سے واسطے ہماری مدد دہی کے ہمکو ملیگا وہ ہم نواب کو واپس کردینگے —

منجانب نواب

بلحاظ اسکے کہ گورنر اور کونسل نے وعدہ کیا ہے کہ وہ مدد کرنے کے ہمکو صوبہ داری اضلاع بنگالہ و بہار و اڑیسہ کی جواب تک ہمارے والد مرحوم نواب میر جعفر خان کے نامزد تھی دلوادینگے اور ہماری مدد بمقابلہ ہمارے دشمنوں کے کرینگے لہذا مین اقرار کرتا ہون کہ شرائط مندرجہ ذیل کی

تحصیل اور اوسکا حفظ بدل و ایمان کرونگا —

شرط اول

جو عہدنامہ میرے والد نے ہنگام آغاز نظامت کمپنی کے ساتھ کیا تھا اور اوسمین جو عہد کیا تھا عزت اور وقار کمپنی کا اور اونکے گورنر اور کونسل کا اوسیقدر رہیگا جیسا اوسکا آئین عزت اور وقار ہے اور کمپنی نے نوکروں کو پروانہ واسطے اجراے تجارت کے دیے تھے وہی عہدنامہ جہانتک شرائط ذیل سے متعلق ہے مین بھی تصدیق کرکے منظور کرتا ہون

شرط دوم

چونکہ بار انتظام بہت ہے اور بنظر رفاہ ملک اور اجراے کاروبار کمپنی مجکو لازم ہے کہ ایک شخص تجربہ کار میرے پاس ہر وقت واسطے صلاح اور مشورہ کے موجود رہا کرے اسواسطے مین اقرار کرتا ہون کہ بصلاح گورنر اور کونسل ایک ایسا شخص بطور نایب صوبہ میرے پاس مقرر رہیگا اور وہ ماتحت میرے رہ کر کل اختیار کاروبار کا رکھیگا اور چونکہ محمد رضا خان نائب ہوا کہ میرے پسند ہے اور گورنر اور کونسل نے بھی اوسکو پسند کیا ہے لہذا مین اقرار کرتا ہون کہ یہ منصب اوسکو دیا جاے اور مین بغیر مرضی صاحبان موصوفین کے اوسکو برطرف نکرونگا اور اگرچہ اوسپر کچھ تبدیلی اس عہدے مین مناسب متصور ہو تو محمد رضا خان بشرطیکہ اوسنے کاروبار انتظام متعلقہ اپنے کو بدیانت اور امانت سرانجام دیا ہو تو وہ ایسی حالت مین پھر اپنے علاقہ نیابت سے ہوا کہ رو بکفین اختیارات سے جواب اوسکو حاصل ہین مامور کیا جاے —

شرط سوم

کار تحصیل محاصل سرکار ماتحت نائب صوبہ کے دو یا کئی صیغون مین جیسا مناسب متصور ہوگا منقسم ہوگا اور چونکہ مجکو اعتبار اور اطمینان کلی اوپر محبت انگریزون کے ہے اور اونکی تصیر کے فائدے اور خیر خواہی کا شہادت خیال ہے اسواسطے میری مرضی یہ ہے کہ مین بھی بطیب خاطر اپنی رضامندی کے عہدیات نسبت اوسکے ظاہر کرون لہذا میری خوشی یہ ہے کہ ہر طرف کا اونکے بہالی منصبداران اور ان صیغہ جات تحصیل کی اور مامور کرنا اونکا اضلاع مختلفہ مین بمنظوری گورنر اور کونسل ہوا کریگا اور بدین خیال کہ میرے منصب کے آدمی اکثر اعتبار اپنے متعلقین اور متوسلین کی عرض

معروض پر کہا کرتے ہین اونہی سبب سے اکثر امور خلاف واقعہ اونسے سرزد ہوتے ہین
میری یہین خوشی ہے کہ گورنر اور کونسل کو اجازت عام اس امر کی ہو کہ اگر کوئی نالائق آدمی کو
کوئی کام سپرد ہو تو وہ اوسکی تقرری مین عذر پیش کرکے وجہ اوسکی بتاوین یا جہان کہین میرے
افسر یا رعایا پر کچھ سختی ہوتی ہو اوسکو ظاہر کرین اور مین اونکی ایسی بیانات پر لحاظ رکھونگا تاکہ کاروبار
ملک بخوبی عالی اور بآئین شایستہ سرانجام پاوین اور میری رعایا ہر جگہ خوش وخرم رہے اور
اونکی دادرسی ہو—

شرط چہارم

مین منظور کرتا ہون کہ بابت ادای خرچ اونکی سپاہ کے چکلہ بردوان ومدناپور وچٹگانو
جن حقوق کے ساتھ میرے والد نے دیے ہین اونھین حقوق کے ساتھ بطور مدد مقررہ
بنام کمپنی دیے جائین اور ماورا اسکے میرے والد نے پانچ لاکھ روپیہ ماہواری اونکی اخراجات
فوج کے واسطے قرار کیا ہے مین اوسکو بھی منظور کرتا ہون کہ اوسوقت تک خزانے سے ماہواری
دیا جاوے جبتک ضرورت اسقدر فوج کثیر کی رکھنیکی ہو اور جب کمپنی کو موقع کم کرنے فوج کا ملیگا
تو گورنر اور کونسل اہتمام کرکے اوسقدر روپیہ کی تخفیف مجکو دینگے جسقدر کی فوج مین جو واسطے
حفاظت اضلاع مختلفہ کے ضرور ہے ہوگی اور چونکہ فوج کمپنی کو مین برابر اپنی فوج کے تصور کرتا
ہون اور اسکا اعتبار بھی اوسیقدر میرے نزدیک ہے جسقدر اپنی فوج کا ہوتا ہے تو اپنے
صرف بقدر ضرورت ہمراہی اور تحصیل زر کے سپاہی رکھونگا اور باقی فوج انگریزی میری مدد و دولت
بس ہے—

شرط پنجم

مین تصدیق کرکے منظور کرتا ہون کہ بموجب فرامین اور حسب الحکم صدر متواترہ کے انگریزونکو
استحقاق تجارت بذریعہ اونکے ایسی دستکات کے دیا گیا ہے وہ قائم رہے اور اونکے
دستکات کی موجودگی مین کسیطرح کا محصول اشیاء تجارت پر نہ لیا جاویگا مگر نمک کی تجارت
مین دو روپیہ آٹھ آنا فیصدی اوپر تعداد مسندرجہ رونہ کے یا اوپر نرخ بازار ہوگی لیکے
لیا جاویگا—

شرط ششم

مین کمپنی کو اجازت دیتا ہون کہ نصف شورہ جو ملک پورنیا مین پیدا ہوتا ہے اپنے خرید کر کے معرفت اپنے گماشتگان کے بمقام کلکتہ بھیجین اور نصف باقیماندہ ہمارے فوجدار واسطے خرچ ہمارے عملہ وغیرہ کے رکھین اور مین کسی دوسرے کو اجازت خرید کرنے شورہ کی اس ملک مین نہ دونگا۔

شرط ہفتم

بیچ چکلہ سلہٹ کے سال [illegible] بنگالہ سے پانچ برس تک ہمارے فوجدار اور گماشتگان کمپنی دونون ملکر چونہ تیار کراوین اور جو کچھ تیاری چونہ مین ہو نصف نصف ادا کرین اور جب چونہ تیار ہوجاوے تو نصف چونہ کمپنی کو دیا جاوے۔

شرط ہشتم

ہر چند مجکو ضرورت سفر بمقامات دیگران اضلاع مین ہوگی مگر مین اقرار کرتا ہون کہ دفتر و کتب سرکار ہمیشہ بمقام مرشدآباد رہیگا اور کاروبار اسی مقام سے سرانجام پاویگا اور بمقام دارالحکومت مثل سابق رہیگا اور جہان مین جاؤن میری خوشی ہے کہ ایک انگریز ہمیشہ میرے ہمراہ رہا کرے اور جو کام یا امور کہ مابین ہمارے اور کمپنی کے ہو اوسکو طے کرے اور ہماری جانب سے بھی ایک رئیس ہمیشہ حاضر باش کلکتہ رہے اور گورنر اور کونسل سے ملاقات کرتا رہے۔

شرط نہم

مین حکم دیتا ہون کہ جو روپیہ کلکتہ مین ڈھلتا ہے وہ برابر ضرب مرشدآباد چلا کرے اور اوسپر کچھ بٹہ نہین لگیگا اگر کوئی بٹہ اوسپر طلب کرے تو اوسکو سزا دیجاویگی اور سالانہ نقصان ضرب جو بوقت اجراے سکہ جدید پڑتا ہے باعث نقصان عظیم ملک ہوگا اسواسطے بعد خوض و تامل بسیار جو کچھ آئندہ بصلاح گورنر اور کونسل اس باب مین قرار پائیگا اور اس نقصان کے رفع کرنے کے واسطے تجویز ہوگا وہ عمل مین آئیگا۔

شرط دہم

مین اجازت نہین دیتا کہ کوئی انگریزی میرا ملازم ہو اور اگر فی الحال کوئی ملازم سابق ہو تو وہ

برخاست کیا جائیگا —

شرط یازدہم

جو قسط بندی میرے والد نے بابت ادای زرنقصانی جو بنا دگذشتہ مین عاید ہوئی ہے مقرر کی ہے مین اوسکو بوقت مقررہ ادا کرونگا اور اس کام مین درنگ یا تساہل نہوگا —

شرط دوازدہم

مین منظور کرتا ہون کہ جو عہدنامہ میرے والد نے صاحبان فرنچ کے ساتھ کیا ہے مین اوسکے مطابق کاربند ہونگا —

شرط سیزدہم

اگر فرانس والے اس ملک مین آئین تو مین اونکو اجازت تعمیر قلعجات و ملازم رکھنے فوج کی اور لینے زمین و زمینداری وغیرہ کی ندونگا مگر مثل سابق وہ تجارت کرین او زرمحصول ادا کرینگا

شرط چہاردہم

واسطے رفع تنازعات فیمابین گماشتگان انگریزی اور رعایا سے ملازمین بمقامات مختلفہ کے بعد ازین کچھ قاعدہ تجویز ہوگا —

بتصدیق ان شرائط کے گورنر اور کونسل مذکورین نے اپنے دستخط ایک طرف شامل مع مہر کمپنی کردی اور نواب ممدوح نے ایک طرف اپنے دستخط اور مہر کردی —

نقل مطابق اصل
دستخط ڈبلیو بیچنبڈی کلرک

یادداشت

یہ عہدنامہ صاحب پریسیڈنٹ اور کونسل فورٹ ولیم نے بتاریخ ۲۰ ماہ فروری سنہ ۱۷۶۵ء کو تصدیق کیا اور نواب ممدوح نے تاریخ ۲۵ ماہ وسنہ مذکور —

نمبر ۱

فرمان اول شاہ عالم بادشاہ بابادۂ عطیۂ دیوانی صوبجات بنگالہ و بہار و اوڑیسہ بکمپنی سنہ ۱۷۶۵ع

درین اوان مسرت توامان فرمان واجب الاذعان شرف نفاذ پاتا ہے کہ بنظر اتحاد

وخدمات عالی ہمت عمدة العمائد نامدار جنگ اوران فدویان وفادار خیرخواہان دیانت دار لائق عنایات شاہی کمپنی انگریزی کے مابدولت نے دیوانی صوبجات بنگالہ وبہار واڑیسہ شروع فصل ربیع سنہ ۱۱۷۲ بنگالہ سے بطور معافی والطمغا بلاشرکت غیرے وبلا ادا سے محصول دیوانی جو دربار مین داخل ہوتا تھا اونکو عطا کی چاہیے کہ کمپنی مذکور اوس رقم ۲۶ لاکھ روپیہ سالانہ کے ضامن ہو جو محصول شاہی بابت صوبجات مذکور کے ہے اور جو نجم الدولہ بہادر نے مقرر کیا اور برقرار اس امر کا کرے کہ روپیہ مذکور بروقت مقررہ داخل سرکار شاہی ہوگا اور چونکہ اس امر کے سرانجام کے واسطے کمپنی کو فوج کثیر بنا بر حفاظت اضلاع وغیرہ رکھنی ہوگی ہم وہ روپیہ جو بعد ادا ے محصول شاہی وخرچ نظامت فاضل رہیگا اونکو عطا فرماتے ہین لازم کہ ہمارے اولاد شاہی ووزرا خطیب وامرایان عالی مرتبت وافسران جلیل ومتصدیان دیوانی ومنتظمان امور سلطنت وجاگیرداران وکروریان حال واستقبال ہمہ تن مصروف ہوکر تعمیل حکم شاہی کرین اور عہدہ مذکورہ قبضہ کمپنی مذکور مین نسلاً بعد نسل دوام واستدام رکھین اور اونکو معزولی وبرطرفی سے مصئون جانکر کسیطرح سد راہ اونکے نہون اور اونکو ادا سے تمامی رقومات دیوانی وپیشکش وغیرہ شاہی سے محفوظ جانین اس بارہ مین حکم شاہی محکم ومستحکم سمجھکر انحراف نکرین فقط —

تاریخ ۲۴ ماہ صفر سنہ ۶ جلوس مطابق ۱۲ اگست ۱۷۶۵ع

مضمون ضمن

بمطابق مضمون اوس کاغذ کے جسپر ہمارے دستخط خاص ہوے ہین احکام شاہی مابدولت کے شرف نفاذ پاتے ہین بنظر استحقاق خدمات عالی ہمت عمدة العمائد نامدار جنگ اوران فدویان وفادار وخیرخواہان دیانتدار لائق عنایات شاہی انگریزی کمپنی کے مابدولت نے دیوانی اضلاع بنگالہ وبہار واڑیسہ شروع فصل ربیع سنہ ۱۱۷۲ بنگالہ سے بطور معافی والطمغا بلاشرکت غیرے وبلا ادا ے محصول دیوانی جو دربار مین داخل ہوتا تھا اس شرط پر اونکو عطا کی کہ وہ اوس رقم ۲۶ لاکھ روپیہ سالانہ کے ضامن ہون جو محصول شاہی اضلاع مذکور کا ہے اور جو نجم الدولہ بہادر نے مقرر کیا ہے اور بعد ادا سے محصول شاہی واخراجات نظامت جو کچھ فاضل رہے وہ بھی مابدولت نے کمپنی مذکور کو عطا کیا —

دیوانی ضلع بنگالہ

دیوانی ضلع بہار

دیوانی ضلع اڑیسہ

ضمیمہ الف

فرمان شاہ عالم بادشاہ بابت دیوانی ضلع بنگالہ ۱۷۶۵ عیسوی

درین اوان مسرت توامان فرمان واجب الاذعان شاہی شرف نفاذ پاتا ہے کہ بنظر استحاد و خدمات عالی ہمت عمدۃ العمائد نامم آور جنگ آوران فدویان وفادار خیرخواہان دیانت دار لائق عنایات شاہی انگریزی کمپنی کے بادولت نے بطور معافی و التمغا بعوض اسے ضمن کے شروع ربیع ۱۱۷۲ھ بنگالہ سے خدمت دیوانی خالصہ شریفہ ضلع بنگالہ بہشت زمین مع جاگیر شرطیہ اوسکے بلاشرکت غیرے عطا کی لازم کہ ہماری اولاد شاہی وزرا و خطیب و امرایان عالی منزلت و افسران جلیل و متصدیان دیوانی و منتظمان امور سلطنت و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال ہمہ تن مصروف ہوکر تعمیل اس ہمارے حکم شاہی کی کرین اور خدمت مذکور نسلاً بعد نسل و بدوام و استدام قبضہ کمپنی مذکور مین رکھین اور اونکو معزولی و بیدخلی سے مصئون جانکر کسیطرح سدراہ اونکے نہون اور اونکو ادا سے جمیع رقومات محاصل دیوانی و پیشکش شاہی وغیرہ سے محفوظ جانین اس بارہ مین حکم شاہی محکم اور مستحکم جانکر انحراف نکرین فقط بتاریخ ۲۴ ماہ صفر سنہ ۱ جلوس مطابق ۱۲ ماہ اگست ۱۷۶۵ء

مضمون ضمن

برطبق مضمون اوس کاغذ کے جسپر بادولت کے دستخط خاص ہوے ہین بادولت نے خدمت دیوانی خالصہ شریفہ ضلع بنگالہ بہشت زمین کے مع جاگیر شرطیہ بطور معافی و التمغا عالی ہمت عمدۃ العمائد نامم آور جنگ آوران فدویان وفادار و خیرخواہان دیانت دار لائق عنایات شاہی انگریزی کمپنی کو بلاشرکت غیرے شروع ربیع ۱۱۷۲ھ بنگالہ سے عطا کی — مقام فورٹ ولیم بتاریخ ۳۰ ستمبر ۱۷۶۵ء

نقل مطابق اصل

دستخط الکزنڈر کیمبیل صاحب ایس ای سی

ضمیمہ ب

علیحدہ علیحدہ فرمان بعبارت بالا بابت عطیہ دیوانی اضلاع بہار و اوڑیسہ عطا ہوئی —

فرمان دوم شاہ عالم بادشاہ متعلقہ عطیہ بردوان و دیگر مقبوضات کمپنی بضلع بنگالہ سنہ ۱۷۶۵ع

درین آوان مسرت توامان فرمان واجب الاذعان شاہی شرف نفاذ پاتا ہے کہ چکلہ ہائے بردوان و مدناپور و چٹ گانو و نیز بست و چہار پرگنہ کلکتہ وغیرہ زمینداری عالی ہمت عمدۃ العمائد نامدار جنگ آوران فدویان وفادار و خیرخواہان دیانت دار لائق عنایات شاہی انگریزی کمپنی جو میر محمد قاسم مرحوم اور میر محمد جعفر خان مغفور کے وقت مین کمپنی مذکور کو عطا ہوے ہین بادولت بنظر اتحاد کمپنی مذکور خوشنود ہو کر شروع فصل ربیع سنہ ۱۱۷۲ بنگالہ سے بطور معافی و التمغا بلا شرکت دیگری منظور فرماتے ہین لازم ہے کہ ہماری اولاد شاہی و وزراء خلیب و امرایان عالی مرتبت و افسران جلیل و متصدیان دیوانی و منتظمان امور سلطنت و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال ہمہ تن مصروف تعمیل اس حکم شاہی کے ہوکر اضلاع و پرگنجات مذکورہ بالا قبضہ کمپنی مذکور مین نسلاً بعد نسل و دوام و استدام رکھین اور اونکو معزولی و برطرفی سے مصئون جانکر کسیطرح سد راہ اونکے نہون اور اونکو تمام قسم کے محاصل اور پیشکش وغیرہ سے محفوظ جانین اس بارہ مین حکم شاہی محکم اور مستحکم سمجھکر اس سے انحراف نکرین فقط بتاریخ ۲۴ ماہ صفر سنہ ۶ جلوس مطابق ۱۲ ماہ اگست سنہ ۱۷۶۵ع

مضمون ضمن

برطبق مضمون اوس کاغذ کے جسپر بادولت کے دستخط خاص ہوے ہین بادولت کے احکام شاہی شرف نفاذ پاتے ہین کہ چکلہ ہاے بردوان و مدناپور و چٹ گانو و نیز بست و چہار پرگنہ کلکتہ وغیرہ زمینداری انگریزی کمپنی جو میر محمد قاسم مرحوم اور میر محمد جعفر خان مغفور کے وقت مین کمپنی مذکور کو عطا ہوے تھے اب بنام کمپنی مذکور بطور معافی و التمغا بلا شرکت غیرے بادولت کی منظوری ہوئی —

چکلہ بردوان

چکلہ مہدناپور

چکلہ چیٹ گانون

بست وچہار پرگنہ کلکتہ وغیرہ زمینداری انگریزی کمپنی

مقام فورٹ ولیم ۱۶ ماہ ستمبر سنہ ۱۷۶۵ع

نقل مطابق اصل

دستخط الکزینڈر کیمپبل صاحب ایس ایس سی

سوم عہدنامہ فیما بین شاہ عالم بادشاہ و کمپنی

نواب نجم الدولہ اقرار کرتے ہین کہ وہ منجملہ آمدنی بنگالہ و بہار و اڑیسہ کے مبلغ ۲۶ لاکھ روپیہ سالانہ بلا کسور بٹہ وغیرہ بادشاہ کو باقساط ماہواری بتعدادی دو لاکھ سولہ ہزار چھ سو چھیاسٹھ روپیہ دس آنے آٹھ پائی ماہ بماہ ادا کیا کرینگے اور قسط اول یکم ماہ ستمبر سنہ حال سے شروع ہوگی اور انگریزی کمپنی بنظر اسکے کہ بادشاہ نے بخوشنودی مزاج دیوانی بنگالہ وغیرہ کی اونکو عطا فرمائی ہے وعدہ کرتے ہین کہ وہ ضامن اس روپیہ کے بوقت مقررہ ادا ہونیکے ہونگے یہ روپیہ ماہ بماہ کارخانہ پٹنہ سے راجہ شتاب رای کو یا جس کسیکو بادشاہ مناسب تصور فرماکر نامزد فرماوینگے دیا جائیگا اور وہ شخص مبلغان مذکورہ کو دربار مین ارسال کریگا لیکن درصورتیکہ کوئی دشمن بیگانہ علاقہ نواب مذکور پر حملہ آور ہوگا تو جسقدر روپیہ نقصانی کا بسبب اس حملہ کے ہوگا وہ اس آمدنی سے مجرا لیا جائیگا۔

بلحاظ اسکے کہ نجف خان شامل فوج انگریزی ہوگیا اور جنگ گذشتہ مین بادشاہ کی خدمتگاری کی ہے تو بادشاہ بخوشنودی مزاج دو لاکھ روپیہ سالانہ اوسکو عطا فرمائین اور یہ روپیہ ماہ بماہ بحصہ مساوی اوسکو دیا جاوے اور اول ماہ کا روپیہ اوسکو یکم ستمبر سنہ حال سے دیا جاوے اگر اوسکی ادا ہونے مین تفاوت واقع ہو تو انگریزی کمپنی جو مقرر اس ادا کے ہین آمدنی علاقہ بنگالہ سے جو بادشاہ کے یہان داخل ہوگا مجرا لیکر اوسکو دینگے اور اگر علاقہ بنگالہ پر حملہ کسیکا ہوا اور اوس باعث سے نقصانی مجرا لیجاوے اوس نقصانی کے موافق نجف خان کے روپیہ مین سے بھی کمی ہوگی فقط بتاریخ ۱۹ ماہ اگست سنہ ۱۷۶۵ع

مقام فورٹ ولیم ۱۶ ستمبر سنہ ۱۷۶۵ع

نقل مطابق اصل

دستخط الکزینڈر کیمبیل صاحب ایس ایس سی

چہارم عہدنامہ فیما بین نواب نجم الدولہ و کمپنی

بادشاہ نے بخوشی و خوشنودی مزاج انگریزی کمپنی کو دیوانی بنگالہ و بہار و اوڑیسہ مع آمدنی اضلاع مذکور بطور معافی ہمیشہ کے واسطے بشرائط چند عطا فرمائی ہے اور جنمین کی ایک شرط یہ ہے کہ جو کچھ خرچ نظامت کا ہوگا وہ آمدنی مذکور سے ادا ہوگا یہ امر معلوم ہو جنکو یہ تعلق رکھتا ہے کہ مین لکھدیتا ہون کہ بابت صرف سالانہ نظامت کی مبلغ [illegible] کافی ہوگا اور مین یہ روپیہ منظور کرتا ہون کہ حسب تفصیل ذیل مجھے ملا کرے یعنی مبلغ [illegible] بابت خرچ میرے خانگی اخراجات اور ملازمین وغیرہ کے اور مبلغ [illegible] بابت خرچ سواران و سپاہی و پیادہ و چپراسیان و برقندازان وغیرہ جو واسطے سواری و رتبہ وغیرہ کے ضروری ہونگی ملے گا بشرطیکہ یہ خرچ آیندہ ضروری متصور ہو مگر اس تعداد سے کبھی زیادہ خرچ نہوگا اور چونکہ مجکو کمال اعتبار معین الدولہ پر ہے مین چاہتا ہون کہ اس روپیہ کا خرچ تعلق اوسکے رہے یعنی یہ مبلغ [illegible] حسب تفصیل بالا اوسکی معرفت صرف ہوا کرے یہ اقرار نامہ ببرکت خدا ایتعالی مجھے امید ہے کہ بلا تفاوت اوسوقت تک جاری رہیگا جب تک کارخانجات انگریزی کمپنی ملک بنگالہ مین قائم رہین فقط

مقامات فورٹ ولیم ۳۰ ستمبر ۱۷۶۵ء

نقل مطابق اصل

دستخط الکزینڈر کیمبیل صاحب ایس ایس سی

نمبر ۱۱

شرائط عہدنامہ عاقرارنامہ فیما بین گورنر اور کونسل فورٹ ولیم منجانب انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی و نواب سیف الدولہ۔

منجانب کمپنی

ہم گورنر اور کونسل وعدہ کرتے ہین کہ نواب سیف الدولہ کو صوبہ داری اضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ دلوا دینگے اور کمپنی کی فوج سے اونکی حفاظت بخلاف اونکے دشمنون کے کرینگے

منجانب نواب

شرط اول

جو عہدنامہ میرے والد نے ہنگام شروع نظامت کمپنی سے کیا ہے اور اوسمین یہ اقرار ہے کہ عزت اور توقیر کمپنی اور گورنر اور کونسل کی مثل عزت اور توقیر اپنے کے تصور کرینگے اور جو عہدنامہ میرے بھائی نواب نظام الدولہ سے ہوا ہے وہ عہدنامجات جہان تک اصل مطلب اونکا ہے حرفاً و معناً مین تصدیق کرکے منظور کرتا ہون —

شرط دوم

بادشاہ نے بخوشنودی مزاج دیوانی بنگالہ و بہار اور اوڑیسہ کی بطور معافی دوامی انگریزی کمپنی کو عطا فرمائی ہے اور مجھے چونکہ اعتبار کلی اونکا اور اونکے ملازمین آبادان اس ملک کا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اونسے ہرگز کوئی امر ایسا نہوگا جس سے میرے مرتبہ یا عزت یا فائدہ مین یا ملک کی بہبودی مین تخلل واقع ہو لہذا مین بنظر حسن انتظام کار صوبہ داری و بخیال ترقی عزت و حرمت اپنے اور کمپنی کے اقرار کرتا ہون کہ حفاظت اضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ کی اور رکھنا فوج کا متعلق کا اونکے اختیار مین رہے بعوض اونکے ادا کرنے روپیہ مفصلۂ ذیل کے یعنی شاہ عالم بادشاہ کو بموجب قسط ماہواری مقررہ عہدنامہ کے [illegible] اور مجھہ سیف الدولہ کو مبلغ [illegible] سالانہ حسب تفصیل ذیل یعنی مبلغ [illegible] بابت میرے مصارف خانگی و ملازمین وغیرہ کے مصارف ضروری کے اور زر باقیماندہ مبلغ [illegible] بابت خرچ سپاہی و چپراسی و برقندازان وغیرہ ضروری سواری کے کہ کسی نہج سے اس قسم کے زیادہ خرچ نہوگا —

شرط سوم

نواب معین الدولہ جو بصلاح گورنر اور صاحبان کونسل کے نائب اضلاع مقرر ہوا ہے اور

اختیار انجام امور بشراکت واتفاق راے مہاراجہ دولب رائے اور جگت سیٹھ کا اوسکے تعلق ہے وہ اپنے عہدہ پر باختیار سابق بحال رہیگا اور چونکہ مجھے بھی اوسکے اوپر زیادہ تر اعتبار ہے مین یہ بھی اوسکے سپرد کرتا ہون جو مبلغ بموجب تفصیل مندرجہ نوعیت ثانی کہ خرچ نظامت مانگیگا وہ اوسکے معرفت مصارف مذکورہ بالا مین خرچ ہوا کرے

یہ عہدنامہ ببرکت خدا یتعالی مجھے امید ہے کہ جب تک کارخانجات انگریزی ملک بنگالہ مین قائم ہین بلاتفاوت جاری رہیگا فقط۔ بتاریخ ۱۹ ماہ مئی سنہ ۱۷۶۶ع

دستخط ڈبلیو بی سمنر صاحب

دستخط ایچ ورلسٹ صاحب

دستخط رینڈولف میریٹ صاحب

دستخط ایچ واٹس صاحب

دستخط کلاڈ رسل صاحب

دستخط ڈبلیو الڈرسی صاحب

دستخط طامس کاسال صاحب

دستخط چارلس فلویر صاحب

نمبر ۱۲

عہدنامہ مبارک الدولہ

مہر کمپنی

دستخط لی بیچر صاحب سکتر

بشرائط عہدنامہ و اقرارنامہ فیمابین گورنر اور کونسل فورٹ ولیم منجانب انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی و نواب مبارک الدولہ بتاریخ ۲۱ ماہ مارچ سنہ ۱۷۷۰ع

منجانب کمپنی

ہم گورنر اور کونسل وعدہ کرتے ہین کہ نواب مبارک الدولہ کو صوبہ داری اضلاع بنگالہ وبہار واوڑیسہ دلوا دینگے اور کمپنی کی فوج سے اونکی مدد بخلاف اونکے تمام دشمنون کے کرینگے —

منجانب نواب

شرط اول

جو عہدنامہ میرے والد نے ہنگام شروع نظامت کمپنی سے کیا ہے اور اوسمین یہ اقرار ہے کہ عزت اور توقیر کمپنی اور گورنر اور کونسل کی مثال عزت اور توقیر اپنی کے تصور کرینگے اور عہدنامجات میرے برادران نواب نظام الدولہ اور سیف الدولہ سے ہوے ہین وہ عہدنامجات جہان تک اصل مطلب اوسکا ہی حرفاً حرفاً ومعناً معناً مین تصدیق کرکے منظور کرتا ہون —

شرط دوم

بادشاہ نے بخوشنودی مزاج دیوانی بنگالہ وبہار واوڑیسہ کی بطور معافی دوامی انگریزی کمپنی کو عطا فرمائی ہے اور مجھے چونکہ اعتبار کلی اونکا اور اونکے سپاہ آبادان اس ملک کا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اونسے ہرگز کوئی امر ایسا نہوگا جس سے میرے رتبہ یا عزت یا فائدے مین یا ملک کی بہبودی مین تخلل واقع ہو لہذا مین بنظر حسن انتظام کار صوبہ داری وبخیال ترقی عزت وحرمت اپنے اور کمپنی کے اقرار کرتا ہون کہ حفاظت اضلاع بنگالہ وبہار واوڑیسہ کی اور رکھنا فوج ملکی کا اونکے اختیار مین ہے بعوض اونکے ادا کرنے روپیہ مفصلہ ذیل کے یعنی شاہ عالم بادشاہ کو بموجب قسط ماہواری مقررہ عہدنامہ کے [illegible] سالیانہ اور مجھہ مبارک الدولہ کو مبلغ [illegible] سالانہ حسب تفصیل ذیل یعنی مبلغ [illegible] بابت میرے مصارف خانگی وملازمین وغیرہ مصارف ضروری کے اور باقیماندہ مبلغ [illegible] لاکھ بابت خرچ سپاہی وچپراسی وبرقندازان وغیرہ ضروری سواری کے مگر کسی نہج سے اس رقم سے زیادہ خرچ نہوگا —

شرط سوم

نواب معین الدولہ جو بصلاح گورنر اور صاحبان کونسل کے نایب ضلع مقرر ہوا ہے اور اختیار سرانجام امور بشراکت و اتفاق راے مہاراجہ دولب رای اور جگت سیٹھ کے اوسکے تعلق نہین ہے وہ اپنے عہدے پر باختیارات سابق بحال رہیگا اور چونکہ مجھے بھی اوسکے اوپر زیادہ تر اعتبار ہے مین مصارف مبلغ عـہ لکھ روپیہ مذکورہ بالا کا بھی اوسکے سپرد کرتا ہون کہ وہ مصارف مذکورہ بالا مین یہ روپیہ صرف کیا کرے یہ عہدنامہ ببرکت خداے تعالی بلا تفاوت ہمیشہ جاری رہیگا بتاریخ ۲۱ ماہ مارچ سنہ ۱۷۷۰ع

دستخط جان کارٹیر صاحب

دستخط رچارڈ بیچر صاحب

دستخط ولیم الڈرسی صاحب

دستخط کلا ڈرسل صاحب

دستخط چارلس فلاویر صاحب

دستخط جان ریڈ صاحب

دستخط فرانسس ہیر صاحب

دستخط جارج وینکل صاحب

دستخط طامس لین صاحب

دستخط رچارڈ بارول صاحب

نقل مطابق اصل

دستخط ڈبلیو واین صاحب سکتر

نمبر ۱۳

عہدنامہ ساتھہ ڈنمارک کے مرقومہ ۲۲ - فروری سنہ ۱۸۴۵ عیسوی

عہدنامہ بابت انتقال علاقجات ڈنمارک واقع ملک ہندوستان فیمابین شاہ ڈنمارک

و ہنوریبل ایسٹ انڈیا کمپنی بتوسط ہنری بیتس صاحب کونسل اوف سٹیٹ گورنر علاقجات شاہ ڈنمارک
واقع ہندوستان نائیٹ اوف دی اورڈر اوف ڈنبرگ بذریعہ اختیارات جو اونکو تاریخ ۔۔ ماہ ستمبر
سنہ ۱۸۴۴ء شاہ ڈنمارک سے حاصل ہوئے تھے اور گورنر جنرل ہند باجلاس کونسل لفٹننٹ
جنرل دی رایٹ ہنوریبل سر ہنری ہارڈینج جی سی بی گورنر جنرل ہندوستان و ہنوریبل فریڈرک
ملٹ ممبر کونسل و ہنوریبل میجر جنرل سر جارج پالک جی سی بی ممبر کونسل بذریعہ اختیارات جو اونکو
ہنوریبل سیکرٹ کمیٹی اوف دی کورٹ اوف ڈائرکٹرز سے بتاریخ یکم ماہ جولائی سنہ ۱۸۴۴ء حاصل ہوئے
تھے واقع مقام کلکتہ تاریخ ۲۲ ماہ فروری سنہ ۱۸۴۵ء

بنام خدای پاک ولاشریک

شرط اول

شاہ ڈنمارک اقرار کرتے ہین کہ وہ تمام علاقجات ڈنمارک واقع ملک ہندوستان مع تمام
تعمیرات و مال شاہی جو اوسمین ہے ہنوریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کو بعوض مبلغ ۱۲ لاکھ روپیہ
سکہ کمپنی کے انتقال کر دینگے اور یہ روپیہ ہنوریبل ایسٹ انڈیا کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ
جب یہ عہدنامہ تصدیق ہو جاوے گا تو یا بمقام کلکتہ اور یا بمقام لندن بذریعہ بل میعادی
ایک ماہ کے سکہ ولایت مین بموجب نرخ بازار ولایت دو شلنگ فی روپیہ یا جسقدر نقد
اور جسقدر بل بشرح مذکورہ بالا شاہ ڈنمارک کو منظور ہوگا ادا کرینگے۔

شرط دوم

علاقجات اور مال شاہی مذکورہ بالا حسب تفصیل ذیل ہین۔
اول شہر ٹرنکبار واقع کنارہ کورومنڈل کوسٹ مع اضلاع متعلق اوسکے اس علاقہ کے
عوض دو ہزار پانچ سو سکہ طلا جو قریب [illegible] روپیہ سکہ کمپنی کے ہوتے ہین راجہ تنجور کو
سالانہ دیا جائیگا۔ تفصیل عمارات و مال شاہی آنمین حسب تفصیل ذیل ہین۔
۱۔ قلعہ ڈینسبورگ مع تعمیرات متعلقہ و سیزدہ ضرب اتواب برنجی جو قلعہ مذکورہ کے برج پر
چڑھی ہوئی ہین مع دیگر سامان موجودہ۔

ب مکان گورنمنٹ واقع روبروے قلعہ

ج مکان اسسٹنٹ گورنر بمقام موضع ... پارہ

د باغ گورنر مع بنگلہ باغ واقع موضع ... بالی

ر مکان ہسپٹل مع باغ ملحقہ واقع شہر

س مکان ڈاکٹر صاحب واقع شہر

ص مکان ماسٹر اٹنڈینٹ واقع کنارہ

ط دو مکان کشتی گودام

سواے جایداد مذکورہ بالا کے تمام شارع عام اور پل اور بدر رو اشجار و دیگر جایداد غیر منقولہ شاہی ہر قسم مع جایداد منقولہ متعلقہ مکانات و نا ... دیگر اسباب جو کارسرکار مین آتا ہے منتقل ہوسنگے مگر اسباب اور جایداد منقولہ مکان گورنمنٹ اس انتقال مین شامل نہین ہین۔

دوم شہر فرزنگ ناگر معروف سیرام پور واقع ضلع بنگالہ جسمین سے بنگالہ ضلع شامل ہے اور یہ بھی فرزنگ ناگر کہلاتی ہے اور اضلاع سیرام پور و اکنا دیبا پور جن اضلاع کی عوض مبلغ زر سکہ کمپنی سالانہ زمینداران ہیورا ہگلی کو دینا ہوگا ان اضلاع کے شامل جایداد حسب تفصیل ذیل ہے۔

ا مکان گورنمنٹ

ب مکان سکتر و دفتر خانہ

ج مکان کچہری مع جیلخانہ

د عبادتخانہ جو بنام عبادتخانہ ... مشہور ہے

ر بازار جسمین ... بیگہ ۱۳ اکٹھہ زمین کم و بیش ہے اور بجانب شمال مکانات گودام بنے ہین مع ۲ مکان گودام بجانب مغرب۔

سواے اسکے اور زمین جو ہے اوسمین گودام وغیرہ رعایا کے بنے ہین اور رعایا سالانہ محصول زمین ادا کرتے ہین۔

س دو مکان جشتی بہرہ واقع کنارۂ دریا —

سوا اسکے جایداد مذکورہ بالا کے شارع عام و پل وغیرہ و نہر جو موضع پیاری پور کے کھیتون سے نکل کر مواضع متصلہ مین گذر کر دریا مین شامل ہو جاتی ہے مع تمام جایداد غیر منقولہ شاہی ہر قسم و جایداد منقولہ جو واسطے کار دفاتر کے اور رفاہ عام کے ہے —

سیوم قطعہ زمین واقع بلاسور جو سابق کارخانہ تھا اسمین حد ۱۲ گز ۲ چھٹانک بیگہ زمین محصولی شامل ہے

شرط سوم

عبادتخانہ ہنود و عبادتخانجات جزو زمین و بیعلم واقع ٹرنگبار اور رومن کتیلک چرچ اور دیگر عبادتخانجات واقع مقام فریڈر نگر رومن کتیلک چرچ واقع سیرام پور و سیرام پور کا مدرسہ و ہسپتال ہندوستانی بذریعہ باشندگان تیار اور مقرر ہوئے ہین لہذا یہ مکانات مع اسباب و اشیاء متعلقہ منقولہ و غیر منقولہ از آن اون لوگون کے ہین اور اس انتقال مین شامل نہین

شرط چہارم

تمام ساکنین علاقجات مذکورۂ بالا خواہ ولایتی خواہ ہندوستانی جو اب اوسمین آباد رہینگے وہ زیر حمایت قوانین عامہ برٹش انڈیا کے شمار کیے جاینگے اور اونکے حقوق مذہبی خواہ ذاتی خواہ عارضی جیسے بتحت حکومت ڈنمارک کے تھے وہ سب اوسی حال مین شمار کیے جاینگے جس حال مین اوس قسم کے حقوق ہندوستان مین موجود ہین —

تمام مقدمات تنازعات جو ہنگام تکمیل اس عہدنامہ کے عدالتہاے ڈنمارک مین ہین اگر ہنوز ناتمام یا زیر تجویز ہون وہ اوسی قاعدے کے بموجب فیصلہ پاینگے جو جاری ہے تاوقتیکہ ضرورت اوسکے تبدیل کرنے کی پیدا نہو —

وہی قاعدہ بعد شروع عہدنامہ ہذا مقدمات اپیل مین بھی مرعی رکھے جاینگے مگر کوئی مقدمہ منفصلہ عدالت ڈنمارک جسکا اپیل بموجب قاعدہ مجاریہ کے میعاد مقررہ اپیل مین پیش نہوا ہوگا قابل سماعت تصور نکیا جائیگا اور نہ کوئی مقدمہ جسکا فیصلہ بموجب قاعدے کے ہو چکا ہو بعد شروع عہدنامہ ہذا پھر قابل سماعت متصور ہوگا —

شرط پنجم

بموجب عہدنامہ ہذا کے کچہ تخفل تجارت حال مین یا جو تجارت رعایا شاہ ڈنمارک آیندہ بیچ مقامات لنگرگاہ ہندوستان مین کوئی واقع نہوگا اور نہ تجارت زیادہ شرائط محدودہ پر بنسبت اوسکے قرار دیجائیگی جو درحالت جاری رہنے قبضہ شاہ ڈنمارک علاقجات منتقلہ پر قرار پائین —

شرط ششم

بورڈ پادریان مقام کو ہپگن کو اختیار حاصل رہیگا کہ کوشش درباب مشتہر کرنے انجیل کے اور تبدیل مذہب کرنے ہندوستانیون کے کرکے مذہب عیسائی جاری کرین اونکو امداد ملیگی جسقدر اس قسم کے پادریان انگریزی کو ہندوستان مین بموجب قاعدہ تجاریہ رواج ملک دی جاتی ہے اور جو استحقاق اور اختیارات بدریعہ سیرام پور کو بعجواے چارٹر یعنی حکم شاہی مرقومہ ۱۴ ماہ فروری سنہ ۱۸۲۷ع عطا ہوے ہین اونمین دست اندازی نہوگی بلکہ اوسی طور سے قائم و جاری رہینگی گویا وہ بعجواے چارٹر سرکار انگریزی عطا ہوے ہین الا بشرط قانون عامہ ہندوستان کے رہینگے —

شرط ہفتم

سرکار ڈنمارک وعدہ کرتے ہین کہ جو دعاوی پنشن وغیرہ اشخاص علاقجات مذکورہ کی ہونگے وہ خود سرکار موصوف ادا کریگی اور ایسٹ انڈیا کمپنی ایسے اخراجات کے متحمل نہوگی ہان البتہ زر سالانہ زمین بعجواے مضمون شرط دوم راجہ تنجور اور زمینداران سوبراپلی کو ادا کرینگے

شرط ہشتم

جو روپیہ کہ خزانہ شاہی کا نہین ہے مگر حکام کورٹ اور وارڈس کے پاس یا کسی اور حاکم ڈنمارک کے پاس موجود ہوگا وہ ایسے حکام انگریزی کے سپرد کیا جائیگا جنکو گورنر جنرل ہند با جلاس کونسل تجویز کرینگے اور وہ اوسی قاعدے کے بموجب صرف ہوگا جو بہ رواج ملک ایسے روپیہ کے واسطے ہوگا —

شرط نہم

عہدنامہ حال جسمین نو شرطین ہین تصدیق کیا جائیگا اور نقول مصدقہ بمقام کلکتہ بیچ عرصہ

چھہ مہینے کے یا اس سے بھی کم عرصے مین اگر ممکن ہوا تو ہر دو فریق کو حاصل ہونگے —

واقع مقام کلکتہ تاریخ ۲۲ ماہ فروری سنہ ۱۸۴۵ عیسوی

دستخط پی ہنس صاحب

دستخط ایچ ہارفیچ صاحب

دستخط الیف ملٹ صاحب

دستخط جارج پالک صاحب

اشخاص جنکے دستخط تحت مین درج ہین واسطے لینے نقول مصدقہ عہدنامہ فیمابین شاہ ڈنمارک اور ہنورابل ایسٹ انڈیا کمپنی کی بابت انتقال علاقجات ڈنمارک واقع ہندوستان مع تعمیرات و دیگر جایداد متعلق اونکے بنام ایسٹ انڈیا کمپنی بعوض ۱۲ لاکھ روپیہ بمقام کلکتہ تاریخ ۲۲ ماہ فروری سنہ ۱۸۴۵ء تحریر ہوا تھا جمع ہوے اور نقول مذکور تمام و کمال پڑھے گئے اور ہر دو فریق والے اپنی اپنی نقل دستخطی ایک دوسرے کو حسب قاعدہ مروجہ دی —

بگواہی اوسکے یہ سند دستخط اور مہر ہوئی

واقع مقام کلکتہ بتاریخ ۶ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۴۵ عیسوی

منجانب ایسٹ انڈیا کمپنی

دستخط ٹی ایچ میڈک صاحب (مہر)

دستخط الیف لاٹ صاحب (مہر)

دستخط سی ایچ کیمرن صاحب (مہر)

منجانب شاہ ڈنمارک

دستخط ایل لنڈہارڈ صاحب (مہر)

کچھار

راجہ گوبند چندر کچھار والہ ۱۸۱۳ء مین سجا سے اپنے بھائی کشن چندر کے گدی نشین ہوا اور ۱۸۱۸ء مین مرجیت سنگہ نے منی پور سے آکر حملہ کیا اور شروع ۱۸۲۳ء تک یہ مقام موقع فساد پسران جی سنگہ منی پور والہ کا رہا بعد ازان گمبھیر سنگہ غالب آیا بعد ازین عرصہ قلیل گذرا تھا کہ برہما والون نے آکر اس مقام کچھار پر حملہ کیا اور جنگ اول برہما مین جو انگریزوان سے ہوئی تھی برہما والے خارج اس مقام سے کیے گئے اور راجہ اصلی گوبند چندر حسب شرائط مندرجہ عہدنامہ نمبر ۱۴ اپنی گدی پر پھر قائم ہوا راجہ گوبند چندر کی حکومت علاقہ کوہی مین تولارام نے خلل ڈالکر خود حاکم اس نواح کا ہوا اس تولارام کا باپ کچھادین نامی خدمتگار راجہ کشن چندر مرحوم کا تھا راجہ مذکور نے اوسکو ایک خدمت کوہستان مین عطا کی تھی وہ شخص سرکش ہوکر منحرف ہوا اور گوبند چندر نے اوسکو ہلاک کیا اسوقت مین تولارام مذکور چپراسیون مین راجہ کا نوکر تھا یہ حال سنکر وہ فراری ہوکر کوہستان مین چلا گیا اور ہرچند گوبند چندر نے کوشش کی مگر اوسکو خارج از کوہستان نکر سکا ناچار ہوکر اوسنے واسطے رفع فساد ملک راجہ گوبند چندر نے وہ علاقہ کوہستان جسپر تولارام قابض تھا تولارام کے سپرد کیا۔

بیچ ۱۸۳۰ء کے گوبند چندر قتل ہوا اور چونکہ کوئی اولاد صلبی یا متبنی اوسکی نہ تھی تو علاقہ اوسکا سوائے اوسکے جو تولارام کے قبضے مین تھا شامل علاقہ انگریزی کیا گیا۔

بیچ ۱۸۳۲ء کے تولارام بجرم قتل گرفتار ہوا مقدمہ یہ تھا کہ اوسنے دو شخصون سے کہ جنھون نے اوسکے قتل کا ارادہ کیا تھا حکم قتل دیا تھا مگر اس جرم مین وہ مطیع حکومت انگریزی نہ تھا اور بیچ ۱۸۳۴ء کے اوس سے ایک عہدنامہ نمبر ۱۵ کیا گیا بموجب اوسکے تولارام نے مغربی علاقہ اپنا چھوڑکر علاقہ مشرقی اپنے پاس رکھا۔

بیچ ۱۸۴۲ء کے جب تولارام بہت مسن اور ضعیف ہوا تو اوسنے اپنا علاقہ سپرد اپنے دو بیٹون نکل رام اور برج ناتھہ نامی کے کردیا اور تولارام مذکور ۱۸۵۰ء مین فوت ہوا اور ۱۸۵۳ء مین نکل رام ایک لڑائی مین جو دشوبانا گو سے ہوئی تھی قتل ہوا اور ملک اور تسلط جو دراصل ہنگام وفات گوبند چندر کے نکل گیا تھا گورنمنٹ انگریزی نے دوبارہ لے لیا۔

اوپر سرحد جنوبی کچھار کے علاقہ لوشائی کوکی والون کا واقع ہے یہ قوم نہایت جنگ آور
ہے اور ۱۸۴۹ء مین کوکہ کے قوم کو جنوب سے نکال کر کچھار مین پہنچایا اسوقت مین تمام
کاروبار ملکی یعنی پولیٹکل اس نواح کا سپرد کرنیل لسٹر صاحب کے تھا اور اس صاحب نے ایسی
ہوشیاری سے قوم کوکی کو سپاہ مین نوکر رکھکر تالیف قلوب کی اور بمقابلہ قوم لوشائی کوکی
جنھون نے بعض موقع پر غارتگری کی تھی اور اونکی سزادہی جو واجب تھی لیجا کرایا اونکے
دلون پر اثر پیدا کیا کہ اوس روز سے پھر اونھون نے کبھی تکلیف حاکم کو نہین دی اور قوم کوکی
جو ہمارے علاقے مین آکر آباد ہوے تھے اب بآرام تمام یہان بسر کرتی ہین اور اون کے
لڑکے ہماری فوج مین بھرتی ہوتے ہین اور بہت کام کے اور ارزان یعنی کم تنخواہ کے سپاہی
پولیس اس ضلع مین ہین اور قوم لوشائی کو ایک اور قوم کوہی پوئی نامے جو اونسے قویتر ہین
بہت تنگ کر رہی ہے اور اونکو اور بھی شمال مین نکالتے جاتے ہین اب اکثر پیغام
اونکے راجہ کی طرف سے ہمارے پاس آتے ہین کہ اونکی مدد بندوق اور سامان جنگ سے
کیجاوے اور درخواست اونکی یہ بھی ہے وہ اگر ہمارے ملک مین بطور رعیت آباد ہون اونکے
پیغامبرونکی ہمیشہ خاطرداری ہوتی ہے مگر درخواست مدد مین ہمیشہ انکار رہتا ہے اور یہ وعدہ
ہوتا ہے کہ اگر وہ اپنا علاقہ چھوڑکر ہمارے ملک مین پناہ گیر ہونگے تو اون کی حفاظت
کیجاویگی بشرطیکہ وہ راضی اسپر ہون کہ مطیع ہمارے قوانین کا اونکو ہونا ہوگا آمد و رفت قوم
لوشائی سے اب اکثر ہوتی ہے بنگالی تجار اونکے علاقے مین جاتے ہین اور موم اور
عاج وہان سے بعوض نمک اور پارچہ وغیرہ کے لاتے ہین تجاران ہرسم بھی اب قطع
درختان جنگل مین اونسے مزدوری کراتے ہین اور درخت اونسے کٹوا کر براہ آب نالہ ہاے
کوہی بارک تک لاتے ہین یہ صورت بہت مدت تک رہنے والی نظر نہین آتی
چند سال گذرے کہ جنوبی علاقہ ہمارے مین بہت اندیشہ اونسے رہا کرتا تھا اور آمد و رفت
بالکل اونسے نہ تھی —

گورنمنٹ انگریزی کا کوئی عہدنامہ ٹپرا والون سے نہین ہوا ہے

راجہ ٹپرا ایک خاص حالت مین رہتا ہے یہان تک کہ ماورا سے علاقہ کوہی جو بنام

پٹرا آزاد مشہور ہے اوسکے پاس سبب زمینداری علاقہ پٹرا میدانی ہین بھی ہے اوسکی گدی نشینی
بحکم گورنمنٹ انگریزی ہوتی ہے اور وہ نذرانہ بالعوض دیتا ہے اور اوسکی گدی نشینی منحصر اوپر
تقرری جوب راج یعنی ولیعہد کے ہے اور تقرری ولیعہد کی راجہ خود اوسوقت تک نہین کرتا
جسوقت تک وہ خود معرفت گورنمنٹ انگریزی کے گدی نشین نہوا ہو راجہ حال کی گدی نشینی
معرفت گورنمنٹ انگریزی کے سنہ ۱۸۶۶ء مین ہوئی پٹرا آزاد جو مشہور ہے وہ گورنمنٹ انگریزی
سے یا اوسکے کسی سابق کے حاکم سے معاف اونکو نہین ملا ہے اور نہ بموجب کسی دستاویز
گورنمنٹ کے اونکے پاس ہے یہ لوگ کبھی بادشاہان مغلیہ کے بھی مطیع نہین ہوئے –

نمبر ۱۴

عہدنامہ قرارداد فیمابین ڈیوڈ سکوٹ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر بجانب ہنوریبل ایسٹ انڈیا کمپنی
وراجہ گوبند چندر نراین راجہ کچھار معروف ہرمبا –

شرط اول

راجہ گوبند چندر نراین اپنی طرف سے اور اپنے وارثان کیطرف سے عہد کرتے ہین
کہ وہ اتفاق ہنوریبل کمپنی کے ساتھ رکھینگے اور اپنی کچھار یعنی ہرمبا کو اونکی حفاظت مین
سپرد کرتے ہین –

شرط دوم

راجہ بذات خود انتظام ملک کرینگے اور حکومت عدالتہائے انگریزی کی اوسمین نہوگی مگر
راجہ مذکور عہد کرتے ہین کہ جو صلاح گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل درباب بہبودی رعایا اونکو
دینگے اوسکو وہ منظور کرکے جو بدنظمی امور ملک مین واقع ہوئی ہوگی اوسکو رفع کرینگے –

شرط سوم

ہنوریبل کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ وہ ملک کچھار کو دشمنان بیگانہ سے محفوظ رکھینگے اور جو
نااتفاقی فیمابین راجہ و دیگر ریاستہا روسے کار آئیگی اوسکو رفع کرینگے اور راجہ مذکور اقرار
کرتے ہین کہ وہ اونکی نصیحت پر کاربند ہونگے اور کسی دوسرے حاکم سے خط کتابت بجز وسیلہ

انگریزی جاری رکھینگے —

شرط چہارم

بتعلق وعدہ امداد و حفاظت کے جو شرط بالا مین درج ہے اور بلحاظ دیگر سبب کے راجہ اقرار کرتے ہین کہ شروع سنہ ۱۲۳۲ بنگالہ سے دس ہزار روپیہ سالیانہ وہ ہنوربل کمپنی کو دیا کرینگے اور کمپنی ممدوح وعدہ کرتے ہین کہ وہ تجویز پرورش رئیسان منی پور عرصہ قلیل گذرا کہ جو قابض ملک کچھار تھے کر دینگے —

شرط پنجم

اگر راجہ ایفا وعدہ مندرجہ شرط بالا پورا نکرے تو ہنوربل کمپنی کو اختیار حاصل ہوگا کہ وہ اسقدر آمدنی کا علاقہ ملک کچھار سے اپنے قبضے مین واسطے ہمیشہ کے کر لین کہ آیندہ نکاسی زر موعودہ کی ہوتی رہے —

شرط ششم

راجہ اقرار کرتا ہے کہ بصلاح حکام انگریزی مقیم ملک کے وہ تمام امور انتظام پولیس و فوجداری و نمک علاقہ سلہٹ مین کیا کرے گا —

بمقام بدرپور بتاریخ ۶ ماہ مارچ سنہ ۱۸۲۴ء مطابق ۱۴ ماہ پھاگن سنہ ۱۲۳۰ بنگالہ یہ عہدنامہ ہوا —

دستخط ڈی اسکوٹ صاحب

اجنٹ گورنر جنرل

مہر

راجہ گوبند چندر

نقل مطابق اصل

دستخط ڈی اسکوٹ صاحب

اجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۱۵

شرائط جو تولارام نے بتاریخ سوم ماہ نومبر حسب الحکم گورنمنٹ مرقومہ ۱۶ اکتوبر سنہ ۱۸۳۴ء منظور کین —

شرط اول

تولارام تمام دعاوی و حقوق علاقہ واقع درمیان ندی مہیر و ڈونگ و کپولی دریا سے

دست بردار ہوا کیونکہ اس علاقے سے اوسکو گوبند رام اور درگا رام نے خارج کر دیا تھا —

شرط دوم

تولارام کے پاس علاقہ مفصلہ حدود ذیل رہیگا جو سابق اوسکے قبضے مین تھا یعنی وہ علاقہ جسکی حد غربی دریاے ڈنیک ہے اور اسکی ایک لین یعنی حد بعد ازین بدستور پانگی جوباری فورڈ یعنی دریاے ڈنیک سے ایک مقام تک برلب دریاے جمن ہوگی اور یہ حد درمیان زراعت سیل دہرم پور اور ڈبوکا اور ہاجیپٹ کے ہوگی مگر یہ دونون مقام یعنی ڈبوکا اور ہاجیپٹ حد سے باہر ہونگی اور علاقہ مذکور کی حد شمالی دریاے جمن اور ڈنیک ہونگے اور شرقی حد ڈسیرا دریا ہوگا اور جنوب و مغرب کی حد کوہ ناکا اور دریاے موہر ہوگا اور وہ وعدہ کرتا ہے کہ یہ علاقہ وہ ماتحت گورنمنٹ انگریزی کے اپنے پاس بدستور رکھیگا اور سالانہ خراج چار جوڑہ دندان فیل دیا کرے گا اور ہر دندان فیل وزن مین پچیس سیر کا ہوگا — یہ خراج بعد ازین مبدل بزر نقد ہوکر چار سو نوے روپیہ سالانہ مقرر ہوا —

شرط سوم

تولارام اپنے حین حیات گورنمنٹ انگریزی سے پچاس روپیہ ماہانہ بعوض علاقہ خارج شدہ کے اور بعوض اسکے شرائط بالا کے پائیگا —

شرط چہارم

گورنمنٹ انگریزی کو اختیار حاصل ہوگا کہ جہان چاہین مقامات فوج علاقہ تولارام مین قرار دین اور اگر بضرورت گذر فوج اوسکے علاقے مین سے ہو تو تولارام وعدہ کرتا ہے کہ وہ بار برداری اور رسد وغیرہ فوج مذکور کو حتی الامکان بہم کردیگا اور اوسکو اجرت اور قیمت اسکی ملیگی —

شرط پنجم

تمام جرائم خفیفہ جو علاقہ تولارام مین واقع ہونگے اونکی تحقیقات اور سزادہی وہ خود کریگا مگر تمام جرائم سنگین جو سرزد ہونگے وہ تمام سپرد عدالت انگریزی قریب تر کے ہونگے اور تولارام وعدہ کرتا ہے کہ ایسے جرائم سنگین کی اطلاع دیا کرے گا اور

کوشش گرفتاری مجرمان مین بدل کرے گا—

شرط ششم

تولارام کوئی چوکی پرسٹ بزلب دریاہے حدودی اوسکے علاقے کے قائم نکریگا

شرط ہفتم

تولارام کسی رئیس قرب وجوار پر بلا اجازت گورنمنٹ انگریزی کے فوج کشی نکرے گا اور اگر اوسپر کوئی حملہ آور ہوگا تو اوسکی اطلاع وہ گورنمنٹ انگریزی کو دیگا اور اوسکی مدد ایسے موقع پر فوج انگریزی کرے گی بشرطیکہ حکام انگریزی پر یہ ثابت ہوگا کہ حملہ اوسکے اوپر بے وجہ ہوا ہے—

شرط ہشتم

رعایا کو ممانعت نہوگی اور اونکو اختیار ہوگا جہان چاہین حدود علاقہ کے اندر یا باہر جاکر آباد ہون—

شرط نہم

اگر ان شرائط کے موجب مین نکرون تو گورنمنٹ انگریزی کو اختیار ہوگا کہ میرے علاقے پر قابض ہون—

دستخط تولارام سیناپتی

دستخط گواہان

بابورام منتری براپچوکان

ہبی رام معلف دار لبودھا

مادہورام راجہ کن

دستخط فرانسس جنکنس صاحب

اجنٹ گورنر جنرل

جنیتیا و کوسیا اقوام کوہی

علاقہ کوہی کوسیا و جنیتیا کا اب تحت حکومت ایک اسسٹنٹ کمشنر ملک آسام کے ہے قریب تیس ہزار کے تجارت اجناس طرفین کی ملک آسام سے ہوتی ہے اور جو علاقہ میدان بنگالہ مین واقع ہے اوسمین قریب ساڑھے دس لاکھ کے ہوتی ہے منجملہ اوسکے سات لاکھ کی تجارت اون اجناس کی ہوتی ہے کہ یہان سے اور ملکون مین بھیجی جاتی ہین کل محاصل زمین و دیگر حبوب اور ٹکس وغیرہ ۱۸۶۸ء مین مد [illegible] روپیہ تھا۔

اول عہدنامہ نمبر۱۸ جنیتیا والون سے ۱۸۲۴ء مین ہوا تھا راجہ رام سنگہ نے کچہ مدد جنگ برہما مین نکی مگر اوسکے علاقے کی حفاظت کی گئی اور راجہ نے وعدہ کیا کہ وہ سرکار انگریزی کے ہمراہ رہیگا پیچ ۱۸۳۵ء کے تحقیق ہوا کہ راجہ راج اندر سنگہ نے بعالم ولیعہدی اپنے ۱۸۳۲ء مین انگریزی باشندگان علاقہ کے بچہ ہای خردسال واسطے قربانی کرنے کے چوری کرائے یا اونکے چوری جانے مین چشم پوشی کی اسواسطے گورنمنٹ نے اوسکا علاقہ جو میدان مین واقع تھا ضبط کرلیا بعدازین راجہ نے بخوشی علاقہ کوہی بھی حوالہ کرکے پنشن نقدی پانصدروپیہ ماہواری کی قبول کی۔

آبادی کوہستان جنیتیا کے سب زن و مرد قریب [illegible] نفری ہے اور کوہستان کوسیا کی [illegible] نفری ملک کوسیا مین [illegible] علاقہ خرد و کلان ہین منجملہ اونکی پانچ علاقہ مفصلۂ ذیل نصف آزاد کہلاتے ہین۔

تفصیل اون پانچون کی یہ ہے چراپونجی کھیرم نسٹنگ سنگر مسپونگ

جو رئیس ان پانچون علاقے کے ہین وہ خود کل اختیار ملکی و مالی و فوجداری اپنی رعایا پر رکھتے ہین اور سرکار انگریزی کا بجز دو علاقہ چراپونجی اور کھیرم کے اور کسی علاقہ کے رئیس سے عہدنامہ نہین ہوا ہے مگر یہ رئیس بھی مجرم پناہ گزیندہ کو حوالہ سرکار کردیتے ہین اور جو احکام جاری ہوتے ہین اونکی تعمیل کرتے ہین اور سرکار بھی اون رئیسون سے اوسیطرح پیش آتی ہے جسطرح راجہ چراپونجی سے آتی ہے۔

عہدنامہ نمبر ۱۷ دیوان سنگھ راجہ چیراپونجی سے بتاریخ دہم ماہ ستمبر سنہ ۱۸۲۹ع منعقد ہوا تھا اور اوسی تاریخ راجہ مذکور نے دوسرا عہدنامہ نمبر ۱۸ تحریر کرکے کچھ زمین واسطے چھاونی چیراپونجی کے سرکار کو دی اور اوسکی عوض زمین ضلع سلہٹ میں لینی قبول کی —

اوسی سال میں عہدنامہ نمبر ۱۹ سرداران مونگ پونجی سے قرار پایا اور اونھون نے وعدہ کیا کہ وہ مطیع دیوان سنگھ کے رہینگے —

بیچ سنہ ۱۸۳۳ع کے برادرزادہ راجہ مذکور صوبہ سنگھ نامی گدی نشین ہوا بعد اوسنے عہدنامہ نمبر ۲۰ تحریر کرکے کچھ زیادہ زمین واسطے چھاونی چیراپونجی کے دی اور سنہ ۱۸۵۰ع میں بموجب عہدنامہ نمبر ۲۱ و نمبر ۲۲ کے اوسنے ٹھیکہ استمراری کوہستان کولیہ کا سرکار انگریزی کو دونون مقامات چیراپونجی اور مونگ پونجی کا دیا بعد وفات صوبہ سنگھ کے رام سنگھ گدی نشین ہوا اور اس راجہ نے عہدنامہ نمبر ۲۳ تحریر کرکے تصدیق عہدنامجات سابق کی کی —

ہنگام وفات سنگ مانک راجہ کھیرم کے رئیسان اور سرداران علاقہ نے اوسکے برادرزادہ کے بیٹے مسمی ریون سنگھ کو گدی نشین کیا اور اوسکی منظوری بھی اونکو دی گئی اور سی ایک عہدنامہ بمضمون عہدنامہ نمبر ۲۶ کے جو رئیس علاقہ ننگکلاو سے لکھایا گیا تھا قرار پایا

باقیماندہ بیس علاقہ جو مطیع کہلاتے ہین حسب تفصیل ذیل ہین اور اونکا دارالحکومت ننگکلاو ہی

ننگکلاو — مولیم — مرلو — رام رائی و مو — چیلا — دوارا ننتلو پنجی — مکسی پور لام — مودن پونجی — مہارام — ملی پت — بہاول — نیمی پونجی — لنکہان پونجی — مویانگ — لوبو سوکہو — جیرنگ — شیانگ — منفلو پنگ پونجی — مولونگ پونجی — کلسم پونجی

علاقہ ننگکلاو

بیچ سنہ ۱۸۲۶ع کے بنظر جاری کرنے تجارت درمیان سلہٹ اور آسام کی عہدنامہ نمبر ۲۴ رئیس تیرتھ سنگھ سے قرار پایا اور جب راجہ مذکور نے دیکھا کہ اوسکو حمایت سرکار انگریزی کی حاصل ہوتی ہے اوسنے برضامندی اطاعت منظور کی —

بیچ سنہ ۱۸۲۹ع کے تیرتھ سنگھ نے علانیہ شرکت بیچ قتل دو افسران انگریزی اور قریب ساٹھ نفر رعایا انگریزی کے کی تھی اس سبب سے جنگ شروع ہوئی اور بعد جنگ عظیم بتابعی تیرتھ سنگھ اور

اوسکی ہمراہی رئیسان کوہستانی کی راجہ پرتھی سنگہ نے اپنے تئین حوالہ سرکار انگریزی کر دیا اور
سزائے حبس دوام پاکر چنار گڈھ مین مقید رہا اوسکے عوض اوسکے برادرزادہ رجن سنگہ کو
بتاریخ ۲۹ ماہ مارچ سنہ ۱۸۴۳ع گدی نشین ریاست کیا اور اوس سے ایک جدید عہدنامہ نمبر ۲۵
منعقد ہوا —

رجن سنگہ مذکور نے مقروض از حد ہو کر علاقہ سپرد جیدار سنگہ کے اس شرط پر کیا کہ قرض
اوسکا ادا کرے اور کچھ تنخواہ ماہواری اوسکو دیتا رہے —

جیدار سنگہ سنہ ۱۸۶۰ع مین فوت ہوا اب تکرار درباب گدی نشینی کے فیمابین رجن سنگہ مذکور و
اقدیہ سنگہ جو ایک رشتہ دار عورات خاندان جیدار سنگہ تھا واقع ہوئی اسی اثنا مین کہ مقدمہ ہنوز
فیصلہ نہین ہوا تھا کہ رجن سنگہ فوت ہوا اور چونکہ ... سنگہ کو اکثر روسا و سرداران نے اول ہی
منظور نہین کیا تھا اور اوسکا دعوی خاندان راجہ تک نہین پہونچتا تھا اسواسطے سرکار نے علاقہ
ضبط کیا حکام ولایت نے اس ضبطی کو نا منظور فرما کر حکم صادر فرمایا کہ بصلاح اہلکاران کے جنکی شہرت
کہتے ہین اور بصوابدید روسا خاندان کوئی راجہ ضرور گدی نشین کرنا مناسب ہے بموجب اس
حکم کے جب اور کوئی وارث قرار نہ پایا تو ناچار ریاست سپرد بیوہ ... سنگہ مذکور کے ہوئی اور اوسکے
اولاد کے واسطے نسلاً بعد نسل قرار پائی اور چند شرائط مندرجہ عہدنامہ نمبر ۲۶ فیمابین مقرر ہوئین

علاقہ مولیم

بعد فتح علاقہ مولیم سنہ ۱۸۲۹ع مین راجہ بربانک سنگہ نے کہ راجہ علاقہ کہرم مشہور تھا بموجب عہدنامہ
نمبر ۲۷ کے علاقہ جنوبی و شرقی او میان المعروف دریائے بوکا پانی سرکار انگریزی کے حوالہ
کیا بیچ سنہ ۱۸۴۳ع کے یہ تجویز قرار پائی تہی کہ علاقہ مذکور واپس راجہ فرپور کو دیا جاوے مگر
یہ تجویز عمل مین نہین آئی —

بیچ سنہ ۱۸۵۸ع کے رئیسان مولیم نے ایک درخواست بخلاف راجہ ہزار سنگہ کے گذرانی
چونکہ راجہ مذکور سے کوئی راضی نہ تھا اور اوسنے تمام رواج ملک کو خراب کر دیا تھا اور ہمیشہ
مدہوش بادہ نوشی سے رہتا تھا اسواسطے سنہ ۱۸۶۱ع مین اوسکو خارج کر کے بصلاح او پسند
رئیسان ملک کے بیلی سنگہ کو بجائے اوسکے گدی نشین کیا اس راجہ سے عہدنامہ نمبر ۲۸

لکھا یا گیا جیسے رئیس ننگلونت سے لیا گیا تھا

رئیسان نونپوسوہپا سیانگ موفلانگ پونجا لکسم پونجی سے کوئی عہدنامہ
نہین ہوا رئیس مویانگ سے بتاریخ ۲۴ ماہ جون سنہ ۱۸۲۹ع اور رئیس دوانا نورین سے بتاریخ
۵ ماہ جنوری سنہ ۱۸۳۳ع اقرارنامے ہوئے تھے عہدنامجات جو دیگر رئیسان سے عمل مین آئے
ہین نمبر ۲۹ سے نمبر ۴۲ تک مین درج ہین اور نیز ایک عہدنامہ رئیسان و سرداران سوپارپونجی
سے لکھا یا گیا تھا جب یہ علاقہ سنہ ۱۸۲۹ع مین فتح ہوا تھا بیچ سنہ ۱۸۶۲ع کے جب دھاربنسنگ راجہ
پھاول گدی نشین ہوا تو اوس سے بھی ایک عہدنامہ بمثال عہدنامہ ننگکلاو کے تحریر کرایا گیا تھا

بجانب مغرب کوہستان کوسیا کے علاقے کارو واقع ہے مگر آب و ہوا یہان کی
ایسی خراب ہے کہ کچھ رسم آمدورفت اوس سے نہین ہے جو کارو لوگ ہمارے علاقے سے
متصل ہین وہ بطور محاصل بالعوض جرمانہ جرائم سرکار کو کچھ دیتے ہین باقی علاقہ کارو کا آزاد و متصرف ہے

یہ کارو لوگ ہمیشہ ہمارے علاقہ سرحدی پر غارتگری کیا کرتے تھے اور جو اونکے ہاتھ
لگتا تھا اوسکا سر کاٹ کر لیجاتے تھے اور اپنے سرداران گذشتہ کے نام سے قربانی اونکی کرتے
تھے اسلیے اب یہ تجویز ہوئی ہے کہ اونکی سزادہی کے واسطے فوج بھیجی جاتی ہے اور جن
بازارون مین وہ آکر خرید و فروخت کرتے ہین وہ مسدود کیے جاتے ہین —

نمبر ۱۶

عہدنامہ جو راجہ رام سنگہ جینتیا والہ کے ساتھ ہوا تھا

عہدنامہ جو فیمابین ڈیوڈ اسکوٹ صاحب اجنٹ گورنر جنرل منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور
راجہ رام سنگہ حاکم جینتیا پور علاقہ جینتیا کے ہوا تھا —

شرط اول

راجہ رام سنگہ اقرار کرتا ہے کہ وہ اتفاق ہنوربل کمپنی کے ساتھ رکھیگا اور وہ علاقہ جینتیا کو
زیر حمایت اونکے کرتا ہے دوستی اور اتفاق ہمیشہ فیمابین ہنوربل کمپنی اور راجہ کے جاری رہیگا

شرط دوم

انتظام ملک کا سب باختیار راجہ کے رہیگا اور عدالتہاے انگریزی مقرر نہونگے راجہ ہمیشہ

بہبودی رعایا مد نظر رکھیگا اور جو قدیم رواج حکمرانی ملک سے ہے اوسکو قائم رکھیگا مگر در صورتیکہ کوئی بدنظمی اتفاقیہ ظہور مین آئے وہ اقرار کرتا ہے کہ اوسکی درستی حسب صلاح گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل عمل مین آئیگی —

شرط سوم

ہنوربل کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ وہ علاقہ جینتیا کو دشمنان بیرونی سے حفاظت مین رکھینگے اور جبکہ ارباب نزاع دیگر علاقجات سے واقع ہوگی اوسکا تصفیہ کر دینگے اور راجہ وعدہ کرتا ہے کہ اپنے فیصلے کے مطابق وہ کاربند ہوگا اور وہ سر خود کسی علاقہ غیر سے خط کتابت درباب امور ملکی کے بغیر رضامندی گورنمنٹ انگریزی نکریگا —

شرط چہارم

در صورت مصروفیت ہنوربل کمپنی کے بیچ لڑائی شرق دریائے برہم پتر کے راجہ اقرار کرتا ہے کہ وہ اپنی کل فوج سے مدد کریگا اور جو امر اعانت اوسکے حیطۂ اختیار مین ہوگا اور جس سے کسی قسم کی کمک جنگ مذکور مین ہوگی اوس سے وہ ہرگز دریغ نہین کریگا —

شرط پنجم

راجہ اقرار کرتا ہے کہ بمشورہ حکام انگریزی متعینہ ضلع سلہٹ وہ تمام تدابیر عمل مین لائیگا جو درباب انتظام سپاہ محالات جوڈیشل افیون و نمک کے ضروری متصور ہونگے یہ عہدنامہ بتاریخ ۱۰ ماہ مارچ سنہ ۱۸۲۴ء مطابق ۲۸ ماہ پھاگن سنہ ۱۲۳۰ بنگالہ بمقام راجہ گنج منعقد ہوا —

دستخط ڈی اسکوٹ صاحب

اجنٹ گورنر جنرل

(مہر) مہر و دستخط راجہ رام سنگہ جینتیا والہ

تتمہ شرط عہدنامہ جو فیما بین ہنوربل کمپنی اور راجہ رام سنگہ جینتیا والہ کے ہوئے تھے راجہ رام سنگہ وعدہ کرتا ہے کہ جو لڑائی اب ملک آسام مین درمیان ہنوربل کمپنی کے فوج اور راجہ آوا کے شروع ہوئی ہے اوسمین راجہ بذات خود فوجکشی کریگا اور دشمن بر جانب شرق

گواہتی سے حملہ آور ہوگا اور ہنوربل کمپنی اقرار کرتے ہین کہ جبکہ آسام فتح ہوگا تو اوسمین سے جسقدر علاقہ مکتفی بالعوض کوشش راجہ کے مناسب معلوم ہوگا دیا جائیگا —

دستخط ڈی سکوٹ صاحب — مہر — مہر و دستخط راجہ رام سنگھ
اجنٹ گورنر جنرل — جیتیا والہ

نمبر ۱۷

ترجمہ شرائط عہدنامہ جو سنہ ۱۸۲۹ع مین فیما بین دیوان سنگھ راجہ چیراپونجی مع اوسکے اہلکاران وغیرہ کے اور مسٹر ڈیوڈ سکوٹ صاحب اجنٹ گورنر جنرل اضلاع سرحدی مشرقی و شمالی کے منعقد ہوا —

چونکہ راجہ کی بصارت جاتی رہی اسواسطے راجہ صوبہ سنگہ نے اپنی نشانی بجانب راجہ دیوان سنگہ کے چپر کی ہے

بنام ہنوربل کمپنی

نمبر ۵
نقشہ چراپونجی بتاریخ ۱۲ ستمبر ۱۸۲۹ع عہدنامہ تحریری راجہ دیوان سنگہ مع اوسکے اہلکاران وغیرہ و دیگر قوم مطابق سنہ ۱۲۳۶ بنگالہ کے کو سیاسا کنین چراپونجی کا سنہ ۱۸۲۹ع مین بمضمون ذیل ہوا تھا پیش ہوا :

ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم تابعداری ہنوربل کمپنی کی کیا کرینگے بشرطیکہ حفاظت ہمارے ملک کی وہ کیا کرین اور اس اقرارنامے کو منظور کرکے لکہدیتے ہین کہ ہمارا ملک زیر حمایت ہنوربل کمپنی کے ہوا —

شرط اول

ہم اپنے ملک کا انتظام خود بمدد اہلکاران خود حسب رواج قدیم و رسم دیرین ملک کیا کرینگے

اور رعایا کو راضی اور خوش رکھینگے اس باب مین عدالتہای ہنوربل کمپنی کو کچہ مداخلت نہوگی مگر درصورتیکہ کوئی مجرم علاقہ گورنمنٹ انگریزی کا ہمارے ملک مین پناہ گزین ہوگا تو ہم حسب الطلب اوسکو فوراً گرفتار کرکے حوالہ گورنمنٹ مذکور کے کردینگے۔

شرط دوم

اگر ہم سے اور کسی راجہ علاقہ غیر سے کچہ تکرار ہوجائے اور اوسکی تحقیقات مناسب منظور ہو توجو صلاح اور راے گورنمنٹ کی طرف سے ہوویگی اوسکی تعمیل اور متابعت ہم کرینگے اور نیز ہم کسی راجہ سے جنگ بغیر اجازت ہنوربل کمپنی کے نکرینگے۔

شرط سوم

اگر اس ملک کوہستان مین کسی سے لڑائی کمپنی کی ہوگی تو ہم فوراً مع فوج کے وہان جاوینگے اور گورنمنٹ کی مدد کرینگے۔

مسٹر ڈیوڈ اسکاٹ صاحب اجنٹ گورنر جنرل بموجب اس تحریر کے وعدہ کرتے ہین کہ اگر تم بموجب شرائط بالا کے کاربند ہوگے تو گورنمنٹ بخوبی تمھارے ملک کی حفاظت کریگی اور اگر تکرار فیما بین تمھارے اور کسی راجہ علاقہ غیر کے واقع ہوگی تو گورنمنٹ اوسکا تصفیہ کراویگی اور بابت تمھارے خدمات مذکورہ شرائط کے تمکو انعام مناسب ملیگا اس مراد سے یہ عہدنامہ طرفین نے دستخط کیا۔

مرقومہ ۱۰ ستمبر مطابق ۲۶ ماہ بھادون سنہ ۱۲۳۶ بنگالہ

دستخط ڈبلیو کریکرافٹ صاحب

اسسٹنٹ اجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۱۸

ترجمہ عہدنامہ جو ۲۹ ستمبر ۱۸۲۹ع مین ساتھ دیوان سنگ راجہ چرا پونجی کے منعقد ہوا تھا

چونکہ راجہ کی بصیرت جاتی رہی تھی

اسواسطے راجہ صوبہ سنگہ نے بالعوض راجہ
دیوان سنگہ کے اپنے دستخط اسپر کیے

بنام ویوڈ سکاٹ صاحب اجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۶
بمقام چراپونجی بتاریخ ۱۱ استمبر سنہ ۱۸۲۹ء مطابق سنہ ۱۲۳۶ بنگالہ عہدنامہ تحریری دیوان سنگہ راجہ چراپونجی کا سنہ ۱۸۲۹ء مین بمضمون ذیل منعقد ہوا

کے پیش ہوا تھوڑی زمین مجھے واسطے تعمیر مکانات دفاتر وغیرہ سرکاری کے اور واسطے مکانات صاحبان کے درکار ہوئی مین اس زمین کو بھی شامل کر کے اس عہدنامے مین درج کرتا ہون —

شرط اول

واسطے تعمیر مکانات مذکورہ بالا کے مین زمین بجانب مشرق چراپونجی کے جسکی ایک جانب گھاٹی ہے اور دوسری جانب شاؤڈی دریا واقع ہے اور یہان بانس منجانب گورنمنٹ لگا دیے گئے اگر اور زمین درکار ہوگی تو اس مقام سے مشرق کیطرف دیجائیگی مگر جسقدر زمین اپنے علاقے سے مین دونگا اوسکے عوض اوسیقدر زمین متصل مقامات پنڈنا اور کمپنی گنج کے درمیان حدود ضلع سلہٹ کے مجھے ملیگی —

شرط دوم

مین ایک ہاٹ یعنی بازار بیچ موضع برایلی کے اوس مقام پر جو مین نے ضلع مذکور مین خرید کیا ہے مقرر کرونگا اور اوس ہاٹ مین کل اختیار میرا رہیگا اور وہان کے مقدمات سب مین حسب رواج اپنے ملک کے فیصلہ کرونگا اور اوسمین مجھے کچھ ضرورت استصلاح یا مشورہ عدالتہائے صوبہ بنگال کمپنی کے نہوگی اور اوسکے زمین مذکور ضلع مسطور سے خارج ہو کر بطور معافی شامل علاقہ کوسیا کے متصور رہیگی اور اگر کوئی مجرم جسنے کوئی جرم علاقہ گورنمنٹ کیا ہو اگر زمین

ذکور میں مقیم ہو تو میں حسب الطلب اونکے اوسے گرفتار کر کے حوالہ اونکے کرونگا۔

شرط سوم

اگر کبھی میرے علاقہ مقامات کوہستانی چراپونجی مین سنگ چونہ معلوم ہوگا تو مین بلا طلب کسی معاوضہ کے گورنمنٹ کو موافق ضرورت کے لینے دونگا۔

شرط چہارم

اگر کوئی تکرار یا نزاع فیما بین بنگالیون کے ہوگی تو اوسکا تصفیہ تم کروگے اور اگر کوسیا والون سے تکرار ہوگی تو مین اوسکا فیصلہ کرونگا اور اگر تکرار فیما بین بنگالی اور کوسیا والے کے ہوگی تو اوسکا فیصلہ باتفاق رای میرے اور ایک صاحب منجانب آنریبل کمپنی کے ہوا کریگا

اس امر اوسکے مین نے یہ عہدنامہ کیا ہی فقط بتاریخ ۱۰ ماہ ستمبر مطابق ۲۶ ماہ بھادون ۱۲۳۰ بنگالہ

دستخط ڈبلیو گرکیر وفٹ صاحب

اسسٹنٹ اجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۱۹

ترجمہ اقرارنامہ جو ۲۹ ۱۸ء مین مسمیان اوجی اور مان سنگہ اور دیگر ساکنین بیرنگ پونجی اور اوسکے ماتحت مواضع نے داخل کیا۔

دستخط اوجی کوسیا وارہ

دستخط مان سنگہ

دستخط جیرکھا کوسیا والہ

دستخط رام سنگہ

دستخط کول رای عرف مکد رای

دستخط رام رای

بنام آنریبل کمپنی

اقرارنامہ تحریری مسمیان اوجی اور مان سنگہ ساکنان بیرنگ پونجی اور جیرکھا اور رام سنگہ

ساکنان اونچیلی پونجی اور کلپ رای اور رام رائے ساکنان پامدہ پونجی بمضمون ذیل ۱۸۲۹ء مین داخل ہوا

ہم کو اختیار کوہستانی کوسیا والون کا نہین ہے وہ لوگ بخلاف گورمنٹ جنگ آرا ہوئے ہین ہم شامل آنریبل کمپنی ہوکر یہ اقرارنامہ داخل کرتے ہین

اول یہ کہ

ہمنے گورمنٹ سے جنگ نہین کی ہے اور نہ آئندہ ہم آنریبل کمپنی کے لوگون سے دشمنی کرینگے اور ہم جو کوسیا والہ کہ فراری ہوکر یہان آئیگا اور اوسکے گرفتاری کا اشتہار جاری ہوگا گرفتار کرکے حوالہ گورمنٹ کر دینگے ـــ

دوم یہ کہ

اگر کوئی کوسیا کا فراری اشتہاری آکر پناہ گیر ہمارے علاقے مین ہوگا اور ہم اوسکو گرفتار کرکے حوالہ گورمنٹ کے نکر دین یا ہم اونکو پوشیدہ اپنے پاس رکھین اور یہہ امر ثابت ہو جاوے تو ہم کچھ عذر نکرینگے اونکو اختیار ہے ہمارے علاقے کو جلا دین ـــ

مرقومہ ۱۸۲۹ء دوم ماہ نومبر (بعد ماہ کے صرف نون کا حرف لکھا ہے مگر چونکہ ماہ انگریزی ہونا چاہیے کہ ۱۸۲۹ء انگریزی ہین اسلیے غالب کہ ماہ نومبر ہو)

ہم یہی بیان کرتے ہین کہ ہم اطاعت احکام دیوان سنگہ راجہ چیرا پونجی کی کرینگے اور کوئی امر خلاف رضامندی اور منظوری اوسکے نکرینگے ـــ

دستخط ڈبلیو کر یکرافٹ صاحب
اسسٹنٹ اجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۲۰

ترجمہ اقرارنامہ جو مابین راجہ صوبہ سنگہ اور اہلکاران و سرداران و دیگر باشندگان کوسیا حال ساکنان چیراپونجی کے سنہ ۱۸۳۰ء مین تحریر ہوا

دستخط راجہ صوبہ سنگہ
و دیگر اہالی بارہ اقوام و سردار کوسیا والہ ساکنین چیراپونجی

بنام ہنوربل کمپنی

اقرارنامہ تحریری راجہ صوبہ سنگہ و اہلکاران و سرداران و دیگر کوسیا والہ ساکنان چراپونجی نے سنہ ۱۲۴۳ بنگالہ مین اس مضمون سے پیش کیا۔

چونکہ زمین جو راجہ دیوان سنگہ نے بحین حیات اپنے ہنوربل کمپنی کو بموجب عہدنامہ جو اوس سے کیا تھا واسطے تعمیر مکانات صاحبان و بیماران کے دی تھی اب بکفی نہین معلوم ہوتی اس وجہ سے کہ اب رعایا سرکار یہان آکر بکثرت آباد ہوئی ہے ہم اسواسطے موافق درخواست ڈیوڈ سکوٹ صاحب اجنٹ گورنر جنرل کے اور زمین منجانب جنوب و شرق زمین مذکور کے تا بہ دامن کوہ اور دریا بموجب شرائط سابق جو راجہ مرحوم کے منظور کیے تھے گورنمنٹ کو دیتے ہین اور یہ اقرارنامہ لکھدیتے ہین کہ ہم بموجب شرائط مندرجہ عہدنامہ راجہ مرحوم کے تعمیل کرینگے اس مرادسے یہ اقرارنامہ لکھدیا مرقومہ ۱۹ ماہ اکتوبر ۱۸۳۶ عیسوی مطابق ماہ کاتک سنہ ۱۲۴۳ بنگالہ۔

دستخط ٹی سی روبرٹسن صاحب

اجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۲۱

ترجمہ ٹھیکہ کوہستان کو یلہ یعنی انگشت کانی واقع چراپونجی جو صوبہ سنگہ راجہ نے سنہ ۱۸۳۵ء مین سرکار انگریزی کو دیا۔

بنام پولیٹکل اجنٹ چراپونجی

ٹھیکہ استمراری بمضمون ذیل صوبہ سنگہ راجہ چراپونجی نے دیا تھا۔

مین بموجب اس تحریر کے ٹھیکہ استمراری واسطے آیندہ کے کوہستان اور سیدر وادکسان و لوکریم نامی کا جو میرے علاقہ چراپونجی مین ہین اور جہان انگشت کوہی پیدا ہوتا ہے حسب شرائط مندرجہ ذیل کے گورنمنٹ کو دیتا ہون اس کے مطابق تعمیل ہونی چاہیے۔

اول یہ کہ

مین بطریق خراج ایک روپیہ فیصدمن کوئلے کے واسطے جو کہ پہاڑ سے مذکورہ بالا سے
نکلیگا گورنمنٹ سے لیا کرونگا اس تعداد سے زیادہ مین کبھی طلب نکرونگا اور میری رعایا سے
کو سہاڑ کو کوئلہ نکالنے سے گورنمنٹ منع نکرینگے اور نہ گورنمنٹ کچھ خراج نہ لینگے اور وہ لوگ
جیسے قربانب اپنے خراج کے طے کرینگے مگر سواے رعایاے مذکور کے اور کسیکو اجازت
کوئلہ نکالنے کی ان پہاڑون سے بغیر اجازت گورنمنٹ کے نہ دیجائیگی اور نہ مین کسی غیر کو
اجازت کوئلہ نکالنے کی دینے کا اختیار رکھتا ہون —

دوم یہ کہ

گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ بعد اس تحریر کے جہانسے چاہین بموجب شرائط اس پٹہ
کے کوئلہ نکالین کوئی عذر جدید اس بارہ مین پیش نہوگا اور اگر ہوگا تو وہ رد ہونے کے
قابل ہوگا —

سوم یہ کہ

سواے مقامات مذکورہ بالا کے گورنمنٹ کو اختیار ہے جہان میرے علاقے
مین کوئلہ معلوم ہو وہان سے بموجب شرائط اس پٹہ کے نکالین — اس مراد سے مین نے
یہ ٹھیکہ استمراری دیا ہے مرقومہ ۲۰ ماہ اپریل سنہ ۱۸۴۳ع مطابق ۹ بیساکھ سنہ ۱۲۴۹ بنگالہ

مہر راجہ　دستخط راجہ سوبہ سنگھ

گواہان　سوبیر سنگھ کوسیا ساکن چیرا پونجی
چترا سنگھ کوسیا ساکن ایضاً
چاندراے دیاشیا ساکن ایضاً
بنسی سنگھ برشتہ دار دفتر

نمبر ۲۳

ترجمہ کاغذ ٹھیکہ انگشت بیرنگ پونجی جو سنہ ۱۸۴۸ع مین سرداران موضع مذکور نے

گورنمنٹ انگریزی کو دیا تھا اور صوبہ سنگھ راجہ چراپونجی نے اوسکی تصدیق کی

مین صوبہ سنگھ راجہ ساکن چراپونجی اس کاغذ کے مضمون سے آگاہ ہوکر شرائط مصرحہ پٹہ جو سرداران بیرنگ پونجی نے دیا تصدیق کرتا ہون — مرقومہ ۲۰ ماہ اپریل سنہ ۱۸۴۰ء مطابق ۹ ماہ بیساکھ سنہ ۱۲۴۷ بنگالہ

(مہر راجہ) دستخط راجہ صوبہ سنگھ

بنام پولیٹکل اجنٹ چراپونجی

ٹھیکہ استمراری مضمون ذیل بیراہ سنگھ اور رام رائے سرداران کوسیا ساکن بیرنگ پونجی متعلق علاقہ چراپونجی نے دیا —

ہم بموجب اس تحریر کے ٹھیکہ استمراری واسطے آیندہ کے تمام مقامات اس پونجی کے جنمین کویلہ پیدا ہوتا ہے اور جنمین بعد ازین موجودگی کویلہ کی معلوم ہوگی بموجب شرائط اس پٹہ کے دیتے ہین —

اول یہ کہ

ہم گورنمنٹ سے بحساب فی صد من کویلہ جو اس پونجی کے مقامات سے وہ نکالین گے ایک روپیہ لیا کرینگے اور اس سے زیادہ کبھی طلب نکرینگے اور خاص علاقے کے کوسیا لوگونکو گورنمنٹ کو کویلہ نکالنے سے منع نکرینگے وہ لوگ گورنمنٹ کو کچھ خراج نہ دینگے اور ہمسے بابت خراج کویلہ کے طی کرینگے مگر کوئی غیر شخص بغیر رضامندی یا اجازت گورنمنٹ کے کویلہ یہان سے نہ نکالے گا اور نہ ہمکو اختیار حاصل ہے کہ کسی غیر شخص کو اجازت کویلہ کھودنے کی دین —

دوم یہ کہ

گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ بعد ازین جہانسے چاہین بموجب شرائط پٹہ کے کویلہ نکالین اور ہم کوئی عذر حیلہ پیش نکرینگے اور اگر پیش کرین تو وہ قابل پذیرائی نہونگے

سوم یہ کہ

سواے مقامات مذکورہ بالا کے گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ موجب شرائط پٹہ کے جہان

اور کہین اونکو یہ معلوم ہووے کہ ہم لوگ سکالین اس مراد سے ہٹنے یہ ٹھیکہ استمراری دیا —

مرقومہ ۲۰ اپریل سنہ ۱۸۳۳ء مطابق ۹ ماہ بیساکھ سنہ ۱۲۴۰ بنگالہ —

دستخط ہیرا سنگھ و رام رای

سرداران کوسیا

گواہان سومیر سنگھ کوسیا ساکن چراپونجی

چیرا سنگھ ساکن ایضاً

چاند رای دباشیا ساکن ایضاً

بنسی سنگھ برقنداز دفتر

نمبر ۲۳

ترجمہ اقرارنامہ جو رام سنگھ راجہ چراپونجی نے ۱۸۳۵ء مین داخل کیا

(مہر راجہ) دستخط راجہ رام سنگھ

بنام منہور بل کمپنی

اقرارنامہ تحریری راجہ رام سنگھ اور اوسکے اہلکاران اور سرداران اور دیگر امرا قوم کوسیا ساکن چراپونجی سنہ ۱۸۳۵ء مین بمضمون ذیل داخل ہوا —

جو مین ہنگام وفات عمو سے راجہ صوبہ سنگھ مرحوم راجہ اس علاقے کے جانشین اوسکا ہوا اور اوسکے راج پر قابض اور متصرف ہوا پرنسپل اسسٹنٹ کمشنر چراپونجی کے مجھسے اقرارنامہ جدید بمضمون عہدنامجات جو میرے بزرگون نے تحریر کیے ہین طلب کیا اور چونکہ تمام شرائط جو میرے ماسبق راجاون نے یعنی راجہ دیوان سنگھ مرحوم نے بتاریخ ۱۰ ستمبر سنہ ۱۸۲۹ء اور راجہ صوبہ سنگھ مرحوم نے بتاریخ ۱۹ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۳۳ء منظور کیے ہین وہ مجھے بھی قبول اور منظور ہین لہذا مین اونکی تعمیل کرتا رہونگا — مرقومہ ۱۹ ماہ مئی سنہ ۱۸۳۵ء مطابق ۸ جیٹھ سنہ ۱۲۴۲ بنگالہ

بقلم بھیرون ناتھ دہان

آج کی تاریخ رادھا کشن دت مختار اور بھیرون ناتھ دہان نے منجانب راجہ رام سنگھ کے بذریعہ خط راجہ مذکور کے پیش کیا — تاریخ ۱۶ ماہ مئی سنہ ۱۸۳۵ء مطابق ۴ ماہ جیٹھ سنہ ۱۲۴۲ بنگالہ

دستخط سی کی ہڈسن صاحب

پرنسپل اسسٹنٹ کمشنر

معینہ کوہستان کوسیا وجینتیا

نمبر ۲۴

شرائط عہدنامہ جو فیما بین مسٹر ڈیوڈ سکوٹ صاحب اجنٹ گورنر جنرل منجانب آنریبل کمپنی وتیرتھ سنگہ اسیلی معروف دہولہ راجہ یعنی راجہ سفید سردار ننگلو کے منعقد ہوے تھے۔

شرط اول

راجہ تیرتھ سنگہ حاکم ننگلو مع اوسکے توابعین علاقجات کے بصلاح ورضامندی اپنے سرداران اور لشکری اور سرداران وغیرہ کے جو کونسل مین جمع ہین بخوشی ورضامندی اپنے اقرار کرتا ہے کہ مین تابع آنریبل کمپنی کے رہونگا اور اپنے ملک کی محافظت کمپنی کے سپرد کرتا ہے

شرط دوم

راجہ مذکور اقرار کرتا ہے کہ وہ فوج کو بلا مزاحمت کسی قسم کے درمیان آسام اور سلہٹ کے اپنے علاقے مین سے آمدورفت کرنے دیگا۔

شرط سوم

راجہ اقرار کرتا ہے کہ جو مصالح واسطے تیاری شارع عام کے اوسکے علاقے مین درکار ہوگا وہ قیمت لیکر سرانجام کردیگا اور بعد تیاری کے جو ضرورت اوسکی مرمت کی ہوا کرے گی وہ کیا کرے گا۔

شرط چہارم

اجنٹ گورنر جنرل منجانب آنریبل کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ وہ اوسکے علاقے کو دشمنان بیرونی سے محفوظ رکھینگے اور اگر کوئی رئیس اوسکو تکلیف یا ایذا پہونچائیگا وہ اوسکی تحقیقات کرینگے اور اگر دریافت ہوگا کہ رئیس مذکور نے بلاوجہ یہ امر کیا ہے تو راجہ کو مدد کامل ملے گی اور راجہ اقرار اس امر کا کرتا ہے کہ جو فیصلہ صاحب کردینگے وہ اوسکو منظور کریگا اور کسی رئیس غیر سے امورات ملکی مین بغیر رضامندی گورنمنٹ انگریزی کے تحریرات نکریگا۔

شرط پنجم

راجہ اقرار کرتا ہے کہ درصورتیکہ ہنوربل کمپنی کسی حاکم سے جنگ آور ہونگے تو وہ مع اپنے ہمراہیونکے خدمتگزاری تا بمقام کلیا بار علاقہ آسام کریگا اور گورمنٹ سے اونکو صرف خوراک کا خرچہ ملے جب وہ کوہستان سے باہر یعنے صاف میدان مین خدمتگزاری کرین —

شرط ششم

راجہ وعدہ کرتا ہے کہ وہ اپنی رعایا پر بموجب آئین ملک کے حکمرانی کریگا اور اونکو خوش اور راضی رکھیگا اور کاروبار ملک کو حسب رواج قدیم بلا مداخلت گورمنٹ انگریزی سرانجام دیگا اور اگر کوئی شخص علاقہ ہنوربل کمپنی مین مصدر کسی جرم کا ہوکر اوسکے علاقے مین پناہ گیر ہوگا تو وہ اقرار کرتا ہے کہ اوسکو گرفتار کرکے سپرد اونکے کردیگا —

مرقومہ مقام گواہٹی ۳۰ ماہ نومبر ۱۸۲۶ء مطابق ۱۶ اگھن سنہ ۱۲۳۳ بنگالہ

ترجمہ مطابق اصل کے ہے

دستخط ڈی اسکوٹ صاحب

اجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۲۵

۱۸۳۴ء مارچ

ترجمہ شرائط اقرارنامہ جو راجہ رجن سنگہ نے ہنگام گدی نشینی راج ننگکلو بتاریخ ۲۹ ماہ مارچ روبروے اجنٹ گورنر جنرل سرحد شمالی ومشرقی کے پیش کیا —

بنام کپتان فرنسس جنکنس صاحب

اجنٹ گورنر جنرل سرحد شمالی ومشرقی

منجانب ہنوربل کمپنی

نمبر ۱

اقرارنامہ تحریری رجن سنگہ ساکن ننگکلو نے بمضمون ذیل لکھا

جو گورمنٹ نے مجکو راج راجہ تیرتھ سنگہ مرحوم پر قائم کیا اسواسطے مین شرائط ذیل تحریر کرکے اقرار کرتا ہون کہ مین ہرگز خلاف ورزی اوسکی نہ کرونگا اور میرے منتری یعنی اہلکار کبھی اونکے

مطابق کاربند ہونگے—

شرط اول

مجھے کچھ عذر نہین جسقدر زمین جہان ہنورابل کمپنی پسند کرے واسطے بنانے رستے کے درمیان ضلع سلہٹ اور زمین سطح ملک آسام کے لین—

شرط دوم

مجھے کچھ عذر نہین جہان ہنورابل کمپنی ضرورت سمجھے زمین واسطے تعمیر پلٹن و بنگلہ ہای صاحبان اور مکانات گودام اور فصیل اور بروج وغیرہ سپاہیان کے واسطے زمین دے اور یہ سب تعمیرات تیار کرے—

شرط سوم

مین اور میرے منتری مزدور اور کاریگر واسطے تعمیر اور مرمت تعمیرات مذکورہ بالا کے بلا عذر بروقت ضرورت بہم کردینگے—

شرط چہارم

جب کبھی ضرورت تعمیر کی اس علاقے مین ہوگی جو مجھے گورنمنٹ نے دیا ہے تو مین اور میرے منتری فوراً اسباب مفصلہ ذیل اونکو سرانجام کردینگے اور کچھ عذر اس باب مین نکرینگے

تفصیل اسباب

لکڑی تعمیر — پتھر — سل — چونہ — ہمیہ سوختنی — اور جو کچھ اس علاقے مین ممکن ہوگا فوراً بہم کردیا جائیگا—

شرط پنجم

مین اور میرے منتری مکان اور کاہ وغیرہ واسطے گائے اور بیلون کے جو ہنورابل کمپنی ہمارے علاقے مین پہنچینگے بہم پہونچایا کرینگے اور مین ذمہ دار اونکے نقصان کا ہونگا—

شرط ششم

اگر کوئی مجرم علاقہ ہنورابل کمپنی سے مفرور ہوکر میرے علاقے مین آئیگا مین فوراً اوسکی گرفتاری مین مدد کرونگا—

شرط ہفتم

مین مطابق شرائط بالا کے عمل کرونگا اور اگر کچھ خلاف ورزی اوسنے ہوگی تو جو جرمانہ اجنٹ گورنر جنرل مناسب تصور کرینگے اور جب اور جیسے منتریون پر کرینگے وہ منظور ہوگا

شرط ہشتم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین شرائط بالا کے مطابق عمل کرونگا اور ایک سال تک تیس روپیہ مہینا لیا کرونگا یہ روپیہ باعث میری رعایا کے اکثر پھر آباد ہونے کا بلا وقت صرف کسی قسم کے ہوگا اور یہ ماہواری میری بعد ایک سال کے موقوف ہوجائیگی بعد ازان مین انتظام اپنی بسر کرنے کا جیسے سابق تھا کرلونگا۔ مرقومہ ۲۹ ماہ مارچ ۱۸۳۴ء مطابق ۱۹ ماہ چیت ۱۲۴۰ بنگالہ

ہم راسے من اور اوجر سا ساکنین ننگ بری اور اورام ساکن میرنگ اور اوتیب ساکن موتھر اور اوبوشان ساکن سنگ ہینیک اور اوسیب لنگ دیو ساکن کنجی اور اوپہان ساکن مونی اور اوبیت ساکن نونگ سے منتری راجہ کے مقرر ہوے ہین ہم شرائط مقبولہ راجہ کو منظور کرتے ہین اور ہم ذمہ دار اونکے تعمیل کے اور جوابدہ اونکی خلاف ورزی کے ہونگے۔

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط ایچ انگلس صاحب

اسسٹنٹ پولٹکل اجنٹ کوسیا ہستان

نمبر ۲۶

شرائط جو راجہ ننگ کلاو اور اوسکے مابعد جانشینون کے واسطے مقرر ہوئین

شرط اول

کہ راجہ اپنے تئین زیر حکم و اختیار افسر پولیٹکل مقیم چراپونجی تصور کرے اور جو تکرار یا نزاع فیمابین اوسکے اور دیگر سرداران کوسیا کے واقع ہو وہ اوسکو افسر مذکور کے سپرد کرے اور اوسکو بخوبی سمجھنا چاہیے کہ اوسکی تقرری بذریعہ گورنمنٹ انگریزی کے ہوئی ہے اور گورنمنٹ کو اختیار حاصل ہے کہ اگر وہ اونکو اور اپنی رعایا کو خوش اور راضی نرکھیگا تو وہ اوسکو

معزول کرکے دوسرے کو اوسکی عوض مامور کرسکتے ہین۔

شرط دوم

راجہ کو ضلع ننگکلو مین رہنا چاہیے اور اوسکو اجازت دی جاتی ہے کہ وہ دربارہ عام مین تمام مقدمات اپنے علاقہ ننگکلو کی رعایا کے بامداد اور صلاح اپنے منتریون اور سرداروں اور دیگر بڑے آدمیون کے حسب رواج ملک فیصلہ کرے اور یہ مقدمات باختیار پولیس کے ہونگے اور تمام مقدمات جنمین انگریز اور ساکنان میدان یا دیگر علاقجات کوسیا کے شامل ہون اونکا فیصلہ اور تحقیقات معرفت پولیٹکل افسر مقیم چراپونجی کے ہوگی۔

شرط سوم

راجہ کو تمام احکام پولیٹکل افسر مقیم چراپونجی کی تعمیل کرنی ہوگی اور بہ ہنگام طلب تمام مجرمان پناہ گرفتہ مقدمات سول اور پولیٹکل جو ضلع ننگکلو مین پناہ گیر ہون یا رہتے ہون حوالہ کردینگے۔

شرط چہارم

راجہ کو چاہیے کہ جب افسران انگریزی طلب کرین تو وہ کیفیت مفصل ضلع ننگکلو اور اوسکے باشندون کی داخل کرے اور ہر طرح کی مدد بیچ ظاہر کرنے پیداوار علاقہ کے کرے اور ہر قسم کی مدد اور حفاظت جو اوسکے اختیار مین ہو افسران گورنمنٹ کو اور مسافران اور ساکنین انگریزی کو جو اوسکے علاقے مین گذر کرین دیا کرے اور اوسکو چاہیے کہ کوشش بلیغ بیچ تسہیل اور ترقی خط کتابت اور تجارت فیمابین باشندگان علاقہ اور رعایاے انگریزی اور باشندگان دیگر علاقجات کوسیا کے کرے۔

شرط پنجم

گورنمنٹ انگریزی تقرری مقامات چھاونی و آسایش بیماران فوج اپنے اختیار مین رکھتے ہین کہ جہان مناسب ہو قرار دین اور جو زمین مقامات مذکور کے واسطے یا کسی کار سرکار کے واسطے مطلوب ہو اوسکو بطور خراجی اپنے قبضے مین لائین اور جہان ضرورت ہو راستہ اور شارع عام تیار کرین اور ان سب امور مین وقت ضرورت راجہ مدد کامل کرے

شرط ششم

راجہ اپنے علاقے کی زمین جنگل اوس جمع پر یا اون شرائط پر لوگون کو دی جو اوسوقت مین علاقۂ انگریزی مین رائج ہون۔

نمبر ۲۷

ترجمہ شرائط قبولیت جو ہنوربل کمپنی کو بہ بانک راجہ کھیرم سنے ۱۸۲۹ع مین دی۔

دستخط برمانک

راجہ کھیرم

بنام ڈیوڈ اسکوٹ صاحب

اجنٹ گورنر جنرل

میرا ملک ہنوربل کمپنی سنے بباعث میری لڑائی کرنے کے اور اونکا نقصان عظیم کرنیکے ضبط کر لیا مین اب حاضر ہوکر اپنے تئین حوالہ ہنوربل کمپنی کے کرتا ہون اور اقرار کرتا ہون کہ مین اونکی تابعداری کیا کرونگا اور شرائط ذیل جو اونھون سنے میری نسبت تجویز کیے ہین اونکو مین منظور کرتا ہون۔

شرط اول

اوس قطعۂ زمین کو جو بجانب جنوب اور مشرق دریاے اومیام کے واقع ہے ہنوربل کمپنی کو دیتا ہون اور اقرار کرتا ہون کہ بغیر حکم اجنٹ گورنر جنرل کے وہان کی رعایا سے مین متعرض نہونگا۔

شرط دوم

مین برضامندی باقیماندہ علاقہ کو موجب سند عدلیہ ہنوربل کمپنی کے بطور اونکے متوسل اور فرمانبردار کے اپنے قبضہ مین رکھونگا اور وہانکے امورات کو حسب رواج قدیم سرانجام دونگا مگر مقدمات قتل مین مجھے اختیار اجراے حکم کا بغیر اجازت اجنٹ گورنر جنرل کے نہوگا اور ایسے مقدمات کی رپورٹ صاحب موصوف کو مین کیا کرونگا۔

شرط سوم

جب کوئی فوج ہنوربل کمپنی کی میرے علاقے مین گذر کرے تو مین رسد جو اس علاقے مین بہم پہونچتی ہے اونکو دونگا تاکہ اونکو کسیطرح کی تکلیف نہو اور اوسکی قیمت گورنمنٹ سے مجکو ملے گی اور مین پل وغیرہ جب حکم ہوگا بنوا دونگا اور مصارف اوسکا مجھے ملیگا۔

شرط چہارم

درصورتیکہ کوئی سردار کوہستانی ہنوربل کمپنی سے لڑائی کرے تو مین اپنی ہمراہی سپاہ ملک کی لیکر گورنمنٹ کی فوج کے ساتھہ رہونگا اور گورنمنٹ میری سپاہ کو خرچ خوراک دیگی۔

شرط پنجم

مین نے اپنا دعوی سرحد قدیم ولشیں ڈوموار ہانسکا چھوڑا اور اقرار کرتا ہون کہ آیندہ میرے علاقے کی سرحد اوس ندی تک قائم رہیگی اور مجھے کچھ زمین متصل بازار سونا پور کے بغرض تجارت کے ملیگی۔

شرط ششم

مین اقرار کرتا ہون کہ مبلغ ضہ روپیہ جرمانہ ہنوربل کمپنی کو بابت خرچہ کے جو اونکو سابق ہوا تھا اور اب پیچ سر کرنے میرے علاقے کے ہوا ہے دونگا۔

شرط ہفتم

اگر تیرتھہ سنگہ راجہ یا اوسکے کوئی ہمراہیون مین سے جو ہنوربل کمپنی کے دشمن ہین میرے علاقے مین آویگا تو مین فوراً گرفتار کرکے حوالہ کمپنی کے کردونگا اور یہ بھی مین اقرار کرتا ہون کہ کوئی مجرم علاقہ ہنوربل کمپنی کا اگر میرے علاقے مین اگر پناہ گیر ہوگا تو مین اوسکو بھی گرفتار کرکے حوالہ کردونگا۔

آج مرادست مین نے اس اقرارنامے کو دستخط کیا مرقومہ ۱۵ جنوری سنہ ۱۸۳۰ع مطابق سوم ماہ ماگھہ سنہ ۱۲۳۶ بنگالہ۔

نمبر ۲۸

اقرارنامہ ملی سنگہ جو سنہ ۱۸۳۰ع مین ہوا تھا

مین ملی سنگہ راجہ مولیم واقع کوہستان کوسیا جو حاکم مولیم کا مقرر ہوا ہون بموجب اس تحریر کے

منظور کرتا ہون اور اقرار کرتا ہون کہ مین حسب شرائط مندرجہ ذیل کاربند ہونگا۔

شرط اول

مین اپنے تیئن زیر حکم اور اختیار پولیٹکل افسر مقیم چراپونجی کے تصور کرتا ہون اور جو تکرار فیمابین میرے اور دیگر رئیسان کوسیا کے واقع ہوگی اوسکی اطلاع افسر مذکور کو مین کرونگا اور مین بخوبی سمجھتا ہون کہ میرا قیام اور حکومت کے باختیار گورنمنٹ انگریزی کے ہے اور اونکو اختیار حاصل ہے کہ وہ مجھے معزول کرکے دوسرے رئیس کو بجائے میرے مامور کرین اگر مین اپنی رعایا کو راضی اور خوش نہ رکھون۔

شرط دوم

مجھے ہمیشہ علاقہ مولیم مین رہنا ہوگا اور مین تمام مقدمات سول اور حقیقت مقدمات فوجداری جو حد اختیار پولیس سے باہر ہون اور میری رعایا مین ہونگے حسب رواج ملک اور بصلاح میرے منتریون اور سردارون اور دیگر بڑے آدمیون کے فیصلہ کرونگا مگر جن مقدمات مین کوئی انگریز یا ساکن سطح میدان یا ساکن علاقہ کوسیا ایک فریق ہوگا اونکا فیصلہ پولیٹکل افسر مقیم چراپونجی کرینگے

شرط سوم

جو احکام پولیٹکل افسر مقیم چراپونجی میرے نام صادر کرینگے اونکی تعمیل مین کیا کرونگا اور جو کوئی سول یا پولیٹکل مجرم میرے علاقہ مولیم مین آکر پناہ گیر ہوگا یا سکونت اختیار کریگا اوسکو بروقت طلب گرفتار کرکے حوالہ حکام مقیم مقام طلب کردونگا۔

شرط چہارم

جب کبھی افسران گورنمنٹ طلب کرینگے تو مین مفصل کیفیت علاقہ مولیم اور اوسکے باشندونکی داخل کرونگا اور مین ہمیشہ کوشش بیچ تزاید رفاہ و آسایش رعایا کرونگا اور جسقدر میرے اختیار مین ہوگا امداد اور حفاظت افسران گورنمنٹ و مسافران و ساکنین کے جو میرے علاقے مین آمدورفت کرینگے کیا کرونگا اور مین جہانتک ممکن بیچ تسہیل خط کتابت اور تجارت فیمابین باشندگان اس علاقے کے اور رعایا انگریزی و ساکنین دیگر علاقجات کوسیا کے کرونگا۔

شرط پنجم

گورنمنٹ کو اختیار رہے کہ جہان ضرورت ہو مقامات چھاونی سپاہ و قیام سپاہیان سپاہ و دیگر مقامات ضروری بطور لا خراجی میرے علاقے کی زمین پر تیار کرین اور جو زمین واسطے کام سرکار کے ضرورت ہو وہ لین اور جہان مناسب ہو شارع عام میرے علاقے مین بنوا دین اور ان سب امور مین مین مدد کا حسب ضرورت ہونگا —

شرط ششم

مین زمین جنگل وغیرہ غیر آباد علاقہ لیمہ مین اوسی جمع پر دونگا جو جمع اوسوقت مین علاقہ گورنمنٹ انگریزی مین مقرر ہو گی —

گواہان دستخط بورجوم منتری مولیم
دستخط جاتا گوسیا ساکن موہن کر سنگ پونجی
دستخط بور کھاتا گو تواز ساکن چیرا پونجی

دستخط سلمان مترجم

نمبر ۱۳۳

باجلاس مسٹر جی بی شیڈول قائم مقام پرنسپل اسسٹنٹ کمشنر

چونکہ یہ اقرارنامہ بذات خود اون لوگون نے جنکے یہ متعلق تہا پیش کیا لہذا

حکم ہوا کہ

ایک نقل اس اقرارنامے کی کتاب اقرارنامجات مین رکھی جاوے اور یہ اصل اقرارنامہ شامل مثل کے رہے مرقومہ ۱۹ مارچ سنہ ۱۸۶۱ع مطابق ۷ چیت سنہ ۱۲۶۸ بنگالہ

دستخط جی بی شیڈول
اسسٹنٹ کمشنر

نمبر ۲۹

ترجمہ اقرارنامہ جو اودہ سنگہ راجہ مرنوئی سنہ ۱۸۲۹ عیسوی مین تحریر کیا
دستخط اودہ سنگہ راجہ مرنو

بنام ڈیوڈ اسکوٹ صاحب اجنٹ گورنر جنرل

چونکہ مین اوگلو سنگہ راجہ میرولی بسابق سرکشی بخلاف رعایا ہونربل کمپنی کی تھی اور مین اونکے ساتھہ لڑتا تھا اب مین خود بنظر بہبودی اپنے حاضر ہوکر یہ اقرارنامہ پیش کرتا ہون کہ مین پھر کبھی آیندہ سرکشی یا تکرار یا لڑائی گورنمنٹ کے لوگون کے ساتھہ نکرونگا اور اگر ایسا نکرون تو مستوجب اوس سزا کا ہونگا جو سرکشون کی بنسبت تجویز ہوئی ہے —

شرط اول

میرا علاقہ اب زیر حکومت گورنمنٹ کے رہیگا اور مین رعایا کو راضی رکھونگا اور امور ملکی حسب دستور سرانجام دونگا —

شرط دوم

جو مقدمات میرے علاقے مین ہونگے اونکا تصفیہ حسب رواج مستمرہ کرونگا لیکن اگر کوئی مقدمہ سنگین مثل قتل وغیرہ واقع ہوگا تو مین اوسکی اطلاع آپ کو دونگا اور دیگر امور مین حسب الحکم آپکے تعمیل اور کارروائی کرونگا —

اس مراد سے مین یہ اقرارنامہ لکھدیتا ہون واقع ۱۲ اکتوبر ۱۸۲۹ء مطابق ۲۷ آسون یعنی کوار ۱۲۳۶ بنگالہ —

گواہان　رام سنگہ دیاشیا ساکن چیراپونجی
دیوان سنگہ دیاشیا ساکن ایضاً

نمبر ۳۰

نمبر ۱۴
بمقام سنگلو مت تاریخ ۱۲ ماہ اکتوبر ۱۸۲۹ء مطابق سنہ ۱۲۳۶ بنگالہ کے داخل ہوا

ترجمہ اقرارنامہ زبیر سنگہ راجہ رام رائی جو سنہ ۱۸۲۹ء مین تحریر ہوا

دستخط زبیر سنگہ

راجہ علاقہ پاٹن

اقرارنامہ تحریری زبیر سنگہ راجہ علاقہ رام رائی مضمون ذیل ۱۸۲۹ء مین تحریر ہوا —

مین اور میرے اہلکار اور رعایا تابعداری ہونربل کمپنی منظور کرکے اقرار کرتے ہین کہ جو احکام

نسبت ہمارے علاقے کے وقتاً فوقتاً جاری ہونگے اونکی تعمیل ہم کیا کرینگے۔

شرط اول

بباعث ہمارے لوگون کے برسر پرخاش ہونے کے فوج گورنمنٹ نے آکر ہمارا ملک لے لیا اسواسطے مین اقرار کرتا ہون کہ جو خرچ اوسکا اس مہم مین ہوا ہی وہ مین اپنی رعایا کو ہی سے تحصیل کرونگا۔

شرط دوم

مین تمام مقدمات خفیفہ جو میرے علاقہ مین واقع ہونگے اونکا فیصلہ حسب رواج ازروے پنچایت کے کیا کرونگا مگر تمام مقدمات قتل وغیرہ جو ہونگے اونکی رپورٹ کیا کرونگا اور جو مجرم گرفتار ہوکر سپرد ہونگے اونکی تحقیقات ازروے قاعدہ مستمرہ کوہستان ہوا کریگی۔

شرط سوم

مین اپنی رعایا پر ظلم و زیادتی نکرونگا اور اونکو خوشحال اور راضی رکھونگا۔

شرط چہارم

مین اور میرے ماتحت ہرگز لڑائی یا تکرار اہموزبل کمپنی سے نکرینگے اور اگر ہم کرین تو جو سزا سرکش لوگون کو ملتی ہے اوسکے ہم مستوجب ہونگے۔

شرط پنجم

مین اپنے لنگ دیؤون کو اونکی منظوری اور رضامندی سے بحال اور برطرف کرونگا اور تمام امور مین بصلاح رعایا کارروائی کرونگا۔

شرط ششم

جب کبھی کوئی لڑائی درمیان کوہی لوگون کے اور گورنمنٹ کے ہوگی تو مین مدد گورنمنٹ کی مع اپنی فوج کے کرونگا۔

اس اقرار سے مین نے یہ اقرارنامہ تحریر کیا مرقومہ ۲۷ ماہ اکتوبر سنہ حال مین سے علیحدہ بند اخراجات کا جو مین ادا کرونگا داخل کیا ہے۔

دستخط ڈبلیو کرٹیکہ وفٹ اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۱۳۱

ترجمہ اقرار نامہ جو ۱۸۳۵ء مین اوہان سردار اور اوکیانک لنگدیو اور اوہان سردار اور اومی سردار علاقہ رام ری نے داخل کیا۔

دستخط اوہان سردار

دستخط اوکیانک لنگدیو

دستخط اوہان سردار

دستخط اومی سردار

علاقہ رام ری

بنام اجنٹ گورنر جنرل بہادر

نمبر ۳۴ ۱۸۳۵ء
بتاریخ ۱۴ فروری ۱۸۳۵ء
داخل ہوا

اقرار نامہ تحریری اوہان سردار ساکن سوجور پونجی اور اوکیانک لنگدیو ساکن نونات کلنک پونجی اور اوہان سردار ساکن کہندرنگ اور اومی سردار ساکن اوم شام کا درباب رام ری کے بمضمون ذیل داخل ہوا۔

آج کی تاریخ روبروے صاحب کمانڈنگ افسر کپتان لسٹر صاحب کے حاضر ہو کر ہم بموجب اس تحریر کے برضا و رغبت خود یہ اقرار نامہ بشرائط مندرجہ ذیل داخل کرتے ہین۔
مرقومہ ۱۲ ماہ جنوری ۱۸۳۵ء مطابق ۹ ماہ ماگھہ ۱۲۴۱ بنگالہ

شرط اول

ہم زیر حمایت گورمنٹ کے ہین اپنی تابعداری کا اقرار کرتے ہین۔

شرط دوم

اگر کوئی مقدمہ قتل یا اور سنگین مقدمہ اس ملک مین واقع ہو تو اوسکی تحقیقات گورمنٹ کرینگے اسمین ہم راضی اور خوش ہین اور جو سزا اوسمین ہوگی وہ بھی بتجویز گورمنٹ ہوگی۔

شرط سوم

اگر کوئی علامت نزاع کے فیمابین ہمارے لوگون کے اور دیگر اقوام کے ظاہر ہو تو

ہم بموجب ہدایت گورنمنٹ کے کاربند ہونگے اور اگر ہم مین اور دیگر اقوام مین کچھ تکرار ہوگی تو جو فیصلہ گورنمنٹ کر دینگے وہ ہمکو منظور ہوگا —

شرط چہارم

جو قرضہ گورنمنٹ کا تعدادی مبلغ ہمارے ذمہ تھا وہ آج کی تاریخ ادا ہوگیا اور ہم اب وعدہ کرتے ہین کہ مبلغ ۱۱۰ر سالانہ بماہ کاتک جہان گورنمنٹ تجویز کرے ادا کیا کرینگے اور بعد ادخال زر مذکور رسید حکام گورنمنٹ سے حاصل کرینگے —

شرط پنجم

اگر ہم کسی ان شرائط مین سے انحراف کرین تو گورنمنٹ جو مناسب اور واجب تصور کرے ہماری نسبت عمل مین لائے ہمکو اوسمین کچھ عذر نہوگا —

اس مراد سے ہمنے یہ اقرارنامہ برضا و رغبت خود تحریر کیا

گواہان رام سنگہ جمعدار

بوربجورام دباشیا

نمبر ۳۲

ترجمہ اقرارنامہ جو گورنمنٹ کو واہادادارن یعنی سرداران جیلاپونجی نے ۱۸۲۹ء مین دیا

دستخط شمنی واہادادار

دستخط ہرسنگہ واہادادار

دستخط سومین اور اوکسان دو واہاداران

ساکنین جیلاپونجی

بنام صوبہ بل کمپنی

اقرارنامہ تحریری منشی ہرسنگہ سومین اور اوکسان دو واہاداران جیلاپونجی و دیگر بارہ دیہات متعلقہ کا —

چونکہ ایک جنگ کوہستان مین ہوئی اور ہم شامل گورنمنٹ نہین ہوے اور نہ حاضر ہوے اسواسطے فوج ہمارے ملک کو بھی روانہ ہو کر آئی اب ہم حاضر ہو کر یہ اقرارنامہ دیتے ہین اور اسکے موجب کاربند ہونگے۔

شرط اول

چونکہ ہمسے یہ قصور ہو گیا اسواسطے ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم باقساط گورنمنٹ کو اپنے بارہ دیہات سے تحصیل کر کے مبلغ للعہ ادا کرینگے اور اوسکی ادائی کے ہم چارون شخص ذمہ دار ہین۔

شرط دوم

جو سنگ چونہ دریاے بوکاہ کے کنارے پر جو ہمارے علاقے مین واقع ہی موجود ہے اوسکو گورنمنٹ بلاقیمت جہان چاہے اور جسقدر چاہے لیجاے مگر کسی اور مقام سے سنگ چونہ وہ نلینگے۔

شرط سوم

اگر کوئی شخص کسی معاملے مین ہو مقام سلہٹ یا کسی اور مقام پر اور اگر یہان پناہ گیر ہو تو بوقت طلبی حکام ضلع ہم اوسکو گرفتار کر کے حوالہ اونکے کر دینگے۔

شرط چہارم

ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم کبھی ہو بول کمپنی سے تکرار یا لڑائی نکرینگے اور نہ اون راجاؤن سے جو دوستی گورنمنٹ سے رکھتے ہین۔

شرط پنجم

اگر احیاناً ہم مین اور اون راجاؤن مین کچھ تکرار باہم ہو جاے تو گورنمنٹ اوسکی تحقیقات اور تصفیہ کریگی۔ اس مراد سے ہمنے یہ اقرارنامہ تحریر کیا۔

مرقومہ ۳ ستمبر مطابق ۱۹ تاریخ بھادون سنہ ۱۲۳۶ بنگالہ۔

نمبر ۲۳

ترجمہ عرضی واہاداداران اعنی رئیسان چیلاپونجی بنام پولیٹکل اجنٹ کوہستان کوسیا

مرقومہ ۱۸۵۱ء بدرخواست امداد بیچ حاضر ہونے اون شخصون کے اونکے دربار مین جو اونکی حکومت سے انحراف کرتے ہین اور کبھی کہ اپیل مین جو حکم بنا راضی اونکے حکم کئے ہوتا ہے صاحب موصوف دینگے اوسکی تعمیل کرینگے اور نیز امداد بیچ اون نالشات کے جو بخلاف اونکی کارروائی کے لوگ کرتے ہین ـ

دستخط مشنی واہا دادار
دستخط مرسنگہ داہادادار
دستخط لارسنگہ اورسونارای واہادادار
دستخط اوکا انک اور ہیمی داہادادار
ساکنان چیلاپونجی

مہر
مہر چہار واہادادار ان
چیلاپونجی

بعرض سیاند بمیر کہ قبل از تصرف کرنے ہنوربل کمپنی کے

اس کوہستان کو ہم چارون شخص چارون عہدہ واہادادار موضع چیلاپونجی پر مقرر تھے اور جو مقدمہ ہمارے روبرو پیش ہوتا تھا اوسکی تحقیقات کرکے حق رسی مظلوم کی کرتے تھے اور جب ہنوربل کمپنی نے قبضہ اس علاقے پر کیا تو ہمکو بدستور سابق مسٹر ڈیوڈ اسکوٹ صاحب مرحوم نے بحال رکھا اور ہم حسب دستور قدیم حق رسی مظلومون کی کرتے رہے لیکن عرصہ دو یا تین سال کا گذرتا ہے کہ بعضے کوسیا لوگ جو نافرمانبردار اور بدنیت ہین اور کچھ مقدرت بھی رکھتے ہین باہم متفق ہوکر اپنی مطلب براری کرتے ہین اور غربا پر ظلم اور زیادتی کرتے ہین اور اگر مظلوم ہمارے پاس نالشی ہوتے ہین اور ہم اپنی سپاہ وغیرہ کی معرفت اونکو طلب کرتے ہین تو وہ علانیہ بمقابلہ پیش آتے ہین اور ہمکو سخت سست اونکے روبرو کہتے ہین اور اگر ہم اوکسی مدعا علیہ کو بھی طلب کرتے ہین تو جنکے مقدمے ہمارے روبرو زیر تجویز ہوون تو وہ لوگ اونکی حمایت کرکے ہمارے آدمیون کو مارکر نکال دیتے ہین اور مدعا علیہما کو چھین لیتے ہین اور اس طرح غریب مظلومان پر نہایت سختی ہوتی ہے اسکا حال سابق بھی ہمنے کئی مرتبہ عرض کیا ہے اور خود ایسے لوگ ہین کہ غربا کو تنگ کرتے ہین حضور کو بھی معلوم ہین المطلب یہ ہے کہ اگر اسکا انسداد

اور کچہہ تدارک نہوا تو آیندہ حملہ مجرمانہ اور قتل اکثر واقع ہونگے اور ملک مین خرابی اور بدنظمی واقع ہوگی جسکی جوابدہی ہمسے غیر ممکن ہوگی اور اگر ایسا ہوا تو ناحق ہم چارون مستوجب عذاب الیم درگاہ خداوندی سے ہونگے کیونکہ جو کام غربا کی حق رسی کا ہمارا ہے وہ اگر باعث چند لوگون کے جنکے دست دراز رشتہ دار اس علاقے مین بہت ہین نہوسکتا تو سوائے عذاب کے اور کیا نتیجہ ہمکو ملیگا اور چونکہ حق رسی غربا اور امنیت ملک بغیر حضور کی اعانت کے نہین ہوسکتا ہم اسواسطے عرض سا ہین اور یہ عرضی باتفاق رضامندی باہمی پیش کرتی ہین کہ حضور اون لوگون کو جو ہمارے علاقے مین ہین اور ہمارے احکام کا مقابلہ کرتے ہین طلب فرماکر تحقیقات اسکی فرماوین اور حسب خواہش ہمارے جنکو ہم طلب کرتے ہین اور وہ باغوائے اون لوگون کے یا خود متمردی سے حاضر نہین ہوتے اونکے احضار دربار مین مدد فرمائے اور اگر کوئی شخص ہمارے حکم سے ناراض ہوکر حضور مین اپیل یا استغاثہ دائر کرے یا اگر ہم کسی پر ظلم اور زیادتی کرین اور وہ حضور مین نالشی ہو تو ہم اقرار کرتے ہین کہ حضور تحقیقات فرماکر جو حکم اس بارہ مین صادر فرمائینگے ہم اوسکے برعکس کبھی کاربند نہونگے بلکہ بلا عذر اوسکی تعمیل کرینگے اور بغیر اعانت اور مدد حضور کے ہمارے علاقے مین صورت حق رسی ناپیدا ہوگی آیندہ حضور کے اختیار ہے —

مرقومہ ۲۳ ماہ بیساکھ سنہ ۱۲۵۸ بنگالہ موافق ۴ مئی سنہ ۱۸۵۱ع

باجلاس کرنیل اسلٹر صاحب پولیٹکل اجنٹ پیش ہوکر

حکم ہوا کہ

درخواست بابادا داران منظور کیجاے اور پروانہ اس مضمون کا بنام اونکے جاری ہو کہ اگر کوئی شخص بعد ازین کسی پر ظلم یا زیادتی کرے اور مظلوم بابادا داران کے روبرو نالشی ہوا اور مدعا علیہ جسنے ظلم کیا ہو حسب الطلب اونکے از راہ متمردی یا نافرمانبرداری اونکے دربار مین حاضر نہو تو اونکو لازم ہے کہ اوسکو مع گواہان جنکے روبرو وقوع اوسنے مقابلہ اونکے حکم کا کیا ہوا اور مدعی کو مع اوسکے گواہان کے ہمراہ چپراسی کچہری مین روانہ کرین اوسوقت حکم مناسب جاری ہوگا فقط

المرقوم ۶ ماہ مئی سنہ ۱۸۵۱ع مطابق ۲۳ بیساکھ سنہ ۱۲۵۸ بنگالہ

دستخط ایف جی لسٹر صاحب

پولیٹکل اجنٹ

نمبر ۳۴

ترجمہ اقرارنامہ مدخلہ اہدورسنگہ راجہ موسنام پونجی واقع ۱۸۳۱ع

دستخط اہدورسنگہ راجہ

بنام پولیٹکل اجنٹ شمالی و مشرقی سرحد

اقرارنامہ تحریری راجہ اہدورسنگہ ساکن موسنام پونجی بمضمون ذیل

میرا گانو منجانب گورنمنٹ انگریزی تاراج اور خاک سیاہ ہوگیا اور اب ویرانہ ہے مین اب اقرار کرتا ہون کہ مین فرمانبرداری گورنمنٹ کی کرونگا اور یہ اقرارنامہ اس مراد سے داخل کرتا ہون کہ پھر اپنے گانو مین آباد ہون اور اپنے اپنے مکانات پھر تعمیر کرکے بطور رعایا ے گورنمنٹ سکونت کرین اور جو احکام وقتاً فوقتاً نسبت ہمارے حضور صادر فرمادینگے اونکی تعمیل کیا کرینگے۔

اگر کوئی دشمن گورنمنٹ میرے علاقے مین یا قریب میرے علاقے کے آئیگا اور مجھے خبر اوسکی ہوگی تو مین تدابیر اوسکی گرفتاری کی کرونگا اور اسی موقع پر مین اطلاع کپتان لونسہنڈ صاحب کو کیا کرونگا اور اگر کوئی خبر لائق تحریر ایک مہینے کے عرصے تک نہوا کریگی تو مین بعد ماہ خود صاحب کے پاس حاضر ہوا کرونگا۔

اگر اس عہدنامہ کے خلاف ورزی کرون تو جو حکم حضور میری نسبت مناسب متصور فرمائین اوسکی تعمیل بلاحجت او رعذر کے کرونگا۔

مرقومہ ۱۷ دسمبر ۱۸۳۱ء مطابق ۳ پوس ۱۲۳۸ بنگلہ

گواہان دیوان سنگہ و باشیا ساکن چراپونجی

اومی کوسیا ساکن ایضاً

نمبر ۳۵

ترجمہ اقرارنامہ مدخلہ سوبہا کا ون راجہ علاقہ مہرام روبروے پولیٹکل اجنٹ چراپونجی واقع ۱۸۲۹ء

بنام مسٹر اسکاٹ صاحب پولیٹکل اجنٹ گورنر جنرل

بمقام کچہری

مین راجہ سونگاف بساکن علاقہ جھرالم نے بلا وجہ بنہوریبل کمپنی سے لڑائی کی اور اونکے بہت آدمی ضائع ہوگئے اور اونکا خرچ بھی بہت ہوا اور مین بخوف جان فراری ہوکر جنگل مین متواری ہوا تھا اقبال کرتا ہون کہ مجھسے بڑا قصور ہوا مگر اب مین عذر خواہی قصورات سابقہ کی اپنی طرف سے اور اپنے کوسیا والون کی طرف سے کرکے یہ اقرارنامہ لکھدیتا ہون امید یہ ہے کہ مجھے اجازت پھر اپنے علاقے مین بطور رئیس رہنے کی ہو جاوے تو مین شرائط ذیل پورے کرونگا۔

شرط دوم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین تابعداری گورنمنٹ کی کرونگا اور اپنے علاقے مین بطور سردار مامور گورنمنٹ رہونگا مین حسب رواج قدیم اپنے علاقے کے مقدمات فیصلہ کرونگا مگر کسی کی نسبت حکم قصاص نہ دونگا۔

شرط سوم

اگر فوج گورنمنٹ میرے علاقے مین گذر کرے تو مین اوسکے ہمراہ رہ کر سامان رسد ضروری اوسکے واسطے کردونگا اور قیمت واجبی لونگا۔

شرط چہارم

اگر کچھ فساد ملک کوہستان مین ہو تو مین بشرط حکم بنام اپنے کوسیا والون کو ہمراہ لیکر گورنمنٹ کے ساتھ رہونگا اور جب تک ضرورت میری ہمراہی کی ہوگی ہمراہ رہونگا اس عرصے مین میری سپاہ صرف زرخوراک گورنمنٹ سے لیگی۔

شرط پنجم

اگر کوئی مجرم قتل یا ڈکیتی میرے علاقے مین آکر پناہ گیر ہوگا تو مین حسب الحکم اوسکو گرفتار کرکے حوالہ کرونگا۔

شرط ششم

بعوض قصور سابق کے مین دو ہزار روپیہ بطور جرمانہ گورنمنٹ کو دونگا مگر یہ روپیہ ایک مہینے کے عرصے مین تاریخ امروزہ سے داخل کرونگا۔

شرط ہفتم

مین راجہ چاندمانک اور راجہ برمانک علاقہ مولیم پونجی کو اپنی طرف سے ضامن دیتا ہون کہ شرائط اس عہدنامہ کے پورے کرونگا اور نیز مین اپنے برادرزادہ راجہ سونونگ کو مولیم پونجی مین رکھونگا اور وہ وہان نسے تمام احکام جو میرے علاقے کی نسبت جاری ہوا کرینگے اونکی تعمیل کیا کریگا —

اس مرادسے مین نے یہ اقرارنامہ لکھدیا

المرقوم ۱۲ فروری ۱۸۳۹ء مطابق ۳ پھاگن ۱۲۴۵ بنگالہ

نمبر ۲۶

ترجمہ پروانہ پولیٹکل اجنٹ کوہستان کوسیا بنام اوسینگہ راجہ درباب تقرری اوسکے اوپر راج علاقہ مہرام بنام دہولہ راجہ واقع ۱۸۵۲ء

دستخط الیف جی لسٹر صاحب

مہر دفتر

پولیٹکل اجنٹ

بنام اوسینگہ دہولہ راجہ ساکن رونگ تھونگ پونجی علاقہ مہرام معلوم کرو

واضح ہوتا ہے کہ اوبر سنگہ دہولہ راجہ علاقہ مہرام کا مرگیا اور بہتنے درخواست دی تھی کہ ہم اوس علاقے مین راجہ مقرر ہوا سوجہ سے کہ علاقہ زیر حکومت تمہارے عموے سونگا وف دہولہ راجہ مرحوم کے تھا اور تمہاری درخواست کے ہمردیف عرضی ادمن منتری اور راجہ اولارسنگہ اور دیگر لوگون کی تھی کہ وہ اس امر مین راضی اور خوش ہین مگر حکم اخیر اس سبب سے ملتوی تھا کہ رام سہاے کالا راجہ لونگ اینگ پونجی والے نے بھی کہ وہ بھی اوسی علاقے مین واقع ہے دعوی اسکا مبنی اوپر اوسکے عموے رام سنگہ کالا راجہ مرحوم کے قابض ہونے کے پیش کیا تھا اور اوسکے دعوی کی اعانت اوجیت لنگاریو اور اوکسان سردار اور بعض بعض اور شخصون نے کیا تھا اور اپنی رضامندی اوسکے راجہ ہونے کی نسبت بذریعہ عرضی کے ظاہر کی تھی مگر چونکہ اب تم اور راجہ رام سہاے دونون آپسمین راضی ہوگئے اور دونون

نے راضی نامہ اس مضمون کا پیش کیا کہ دونون راجہ ہای مہرام یعنی کالا راجہ اور دہولہ راجہ مین کالا راجہ ماتحت دہولہ راجہ کے رہیگا اور تحقیقات اور تصفیہ مقدمات راج کے دونون باتفاق کیا کروگے اور جو نفع علاقے مین سے ہوگا وہ دونون تقسیم کر لوگے اور تمنے اوسمین یہ بھی لکھا ہے کہ تم راجہ بجای دہولہ راجہ کے رہوگے اور کالا راجہ کو اپنے ماتحت رکھوگے اور جو امور راج طی ہونگے وہ تم اور کالا راجہ دونون باتفاق راے کیا کروگے اور اگر ایسا کوئی مقدمہ باتفاق راے دونون کے فیصلہ نہوگا تو اوسکا فیصلہ ناجائز متصور ہوگا اور رام سہا کالا راجہ مذکور نے اپنی رضامندی درباب اپنے ماتحت رہنے کے ظاہر کی ہے اور یہ بھی تحریر کیا ہے کہ مثل سابق تمام مقدمات ریاست باتفاق دونون کے فیصلہ پائینگے اور جو امر اس بموجب نہوگا وہ ناجائز تصور کیا جائیگا ماسوا اسکے تم دونون حسب دستور قدیم نفع علاقے کو آپسمین تقسیم کر لوگے اور جو نقصان ہوگا وہ بھی دونون منظور کروگے اور تمنے اوسکے بیان سے اپنی رضامندی ظاہر کی اور یہ درخواست کی کہ ایک پروانہ تقرری راج کا تمکو ملے اسواسطے تمکو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم راجہ بجای دہولہ راجہ علاقہ مہرام مقرر کیے گئے اب تمکو لازم ہوگا کہ بموجب شرائط اقرارنامہ فریقین کے تمام امور راج کا فیصلہ کیا کرو اور جو تمہاری راے مین قرین انصاف ہوا کرے وہ کیا کرو اور رام سہا کالا راجہ کو اپنے ماتحت تصور کرو اور دونون ملکر جو کام ہوا کرے اوسکا سرانجام کیا کرو سوای اسکے تمکو متابعت احکام سرکار کمپنی جو وقتاً فوقتاً بنام تمہارے صادر ہونگے ضرور کرنی ہوگی اور شرائط مندرجہ عہدنامہ فریقین پر تمکو لحاظ رکھنا ہوگا۔

المرقوم ۲۸ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۵۲ء مطابق ۱۴ ماہ آسون یعنی کوار سنہ ۱۲۵۹ بنگلہ

نمبر ۳۷

ترجمہ اقرارنامہ مدخلہ اوکسان راجہ اور اوہان لوکا راجہ ملک بھوٹان واقع سنہ ۱۷۳۲ء

دستخط اوکسان راجہ

دستخط اوہان لوکا راجہ

بنام اجنٹ گورنر جنرل

ہم او کسان راجہ اور اوہان ہوکا راجہ ساکن ملی پونجی پانچ روبرو مسٹر ہاوی انگلس صاحب کے اوپر کنارہ دریاے جادو کاتا کے حاضر ہوکر اپنی رضامندی اور خوشی سے یہ اقرارنامہ بمضمون مندرجہ ذیل داخل کرتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ ان شرائط کے خلاف کوئی امر نہوگا اور حکام کے احکام کی تعمیل کیا کرینگے ـ

شرط اول

اگر کوئی کوسیا والہ کسی ہنوربل کمپنی کے آدمی کو قتل کرے یا اور کسیطرح کی اذیت پہونچائے درمیان دریاے دہولی بجانب مغرب اور مقام کھاگوراہ چراہ بجانب مشرق ہم فوراً مجرم کو گرفتار کرکے حاضر کردینگے اور معاوضہ نقصان کا کرینگے ـ

شرط دوم

ہم اقرار کرتے ہین کہ دشمنان ہنوربل کمپنی کو پناہ اور مدد اور رسید ندینگے اور اگر ہمکو اطلاع کسی ایسے دشمن کی ملے گی تو ہم اوسکی اطلاع افسران گورنمنٹ کو بذریعہ دوارہ داران کے کرینگے ـ

شرط سوم

ہم دشمنان گورنمنٹ کو اپنے بازارہ و کھوریا بر نگراہ مین جواب پھر مقرر ہوگا آنے ندینگے

شرط چہارم

جب کبھی ہمکو کوئی صاحب یاد کریگا فوراً آبروقت اطلاع پاتے ہی اوسکی خدمت مین حاضر ہونگے اور اگر ہم کوئی شرط اسکی ادا نکرین تو جو حکم ہماری نسبت حکام تجویز کرین اوسکو ہم منظور کرینگے اس مراد سے ہمنے یہ اقرارنامہ تحریر کردیا ـ

المرقوم ۱۲ ماہ نومبر سنہ ۱۸۳۲ع مطابق ۷ اگھن سنہ ۱۲۳۹ بنگالہ

گواہان محمد منصور ساکن موضع نئی گنگ پرگنہ مہرام

بوبارام ساکن پرگنہ بوراکھیا ضلع موگرگنگ

بوٹی دیباشیا ساکن پرگنہ چور گنگ

نمبر ۳۸

ترجمہ اقرارنامہ مدخلہ اودیہار راجہ بہادل پونجی واقع سنہ ۱۸۳۲ عیسوی

مہر
اودیہار راجہ

بنام اجنٹ گورنر جنرل

مین اودیہار راجہ ساکن بہادل پونجی نے آج کی تاریخ برضا ورغبت اپنے اور بغیر جبر و تعدی کے یہ اقرارنامہ روبرو کپتان ٹونسہنڈ صاحب کے مقام چراپونجی مین بمضمون مندرجہ دفعات ذیل داخل کیا اور وعدہ کرتا ہون کہ اوسکی کسی شرط کے خلاف نہوگا اور جو صاحب حکم دینگے اوسکی تعمیل کرونگا ـــ

شرط اول

اگر کوئی کوسیا والہ کسی آنریبل کمپنی کے آدمی کو درمیان حدود علاقہ جسکے ازہان چرا یا ہاتھی کھیدا مغرب کے جانب اور دہولی ندی یا کنارہ غربی دونگدنگیا مشرق کی طرف واقع ہے قتل کرے یا کسیطرح ایذا پہونچاوے تو مین فوراً مجرم کو پیدا کرونگا اور معاوضہ نقصانی کا کرونگا ـــ

شرط دوم

مین کسی دشمن آنریبل کمپنی کو پناہ یا مدد یا رسد ندونگا اور جب کبھی مجھے خبر اونکی ملیگی تو اوسکی اطلاع گورنمنٹ کو بذریعہ دوارہ دارون کے کرونگا ـــ

شرط سوم

مین کسی دشمن آنریبل کمپنی کو سیمی کے ابرنگ مین آمد و رفت نکرنے دونگا جب ابرنگ پھر قائم ہوگا ـــ

شرط چہارم

جب کوئی صاحب مجھے طلب کریگا مین فوراً بوصول حکم تحریری حاضر ہونگا اور

اگر مین خلاف شرائط ہذا عمل کرون تو جو حکم حکام لائق میری نسبت صادر فرماینگے مین اوسکی متابعت کرونگا۔ اس مراد سے مین نے یہ اقرارنامہ لکھدیا۔

مرقومہ ۱۱ ماہ دسمبر ۱۸۳۲ء مطابق ۲۷ اگہن ۱۲۳۹ بنگالہ

گواہان۔ کربی رام حال ساکن چتر کوناہ
اصغر محمد ساکن پرگنہ مہرام موضع توتی گنج
رحمت دوارہ دار ساکن گہاسی گنج
رمضان دوارہ دار ساکن پرگنہ مہرام موضع قاضی گنج
رباعی دوارہ دار ساکن دو پرگنج

نمبر ۳۹

ترجمہ اقرارنامہ مدخلہ رئیانگ کوسیا ساکن سینی پونجی اور اہول سنگہ کوسیا ساکن لنکھوم پونجی اور لالو کوسیا ساکن موڈرون پونجی واقع ۱۸۳۲ء

دستخط رئیانگ کوسیا
دستخط اہول سنگہ کوسیا
دستخط لالو کوسیا

ضامن بابت اس اقرارنامے کے

مین صوبہ سنگہ کوسیا ساکن تجوبہ پونجی اس اقرارنامہ کو برضامندی اپنے پیش کرتا ہون اس مراد سے کہ مین ضامن بابت تعمیل ان شرائط کے ہون اور ذمہ دار ہون کہ کسی شرط کے خلاف نہو گا۔

دستخط صوبہ سنگہ کوسیا

بنام اجنٹ گورنر جنرل

ہم رئیانگ کوسیا ساکن سینی پونجی اور اہول سنگہ ساکن لنکھوم پونجی اور لالو کوسیا ساکن

موڈودن پونجی آج کی تاریخ روبرو مسٹر ہاریکلس صاحب کے بمقام چام ٹولہ حاضر ہو کر برضامندی اور خوشی اپنے یہ اقرارنامہ داخل کرکے اقرار کرتے ہین کہ ہم ذمہ دار ہین اگر کوئی کوسیا کسی ہنوربل کمپنی کی رعایا کو درمیان سلیمان پور علاقہ چام ٹولہ بجانب مغرب اور کسما نیر گنج اور آلو کھائی علاقہ بہیرون گنج بجانب مشرق کے قتل کرے اور اگر وہ کوئی امور زیادتی کرینگے تو ہم مجرم کو حاضر کردینگے۔

ہم کسی دشمن ہنوربل کمپنی کو پناہ یا مدد یا رسد نہ دینگے اور اگر ہمکو اونکی اطلاع ملیگی تو ہم اوسکی اطلاع افسران گورنمنٹ کو کرینگے۔

ہم کسی ہنوربل کمپنی کے دشمن کو اپنے بازار موڈودن مین آنے نہ دینگے۔

جب کوئی صاحب ہمکو طلب کریگا ہم بلا عذر حاضر ہوا کرینگے اور اگر ہم کسیطرح ان شرائط کے خلاف کرین تو جو حکم ہماری نسبت حکام مناسب تجویز فرمائینگے وہ ہمکو منظور ہوگا۔
اس مراد سے ہمنے یہ اقرارنامہ لکھدیا۔

مرقوم ۲۶۔ نومبر سنہ ۱۸۳۲ء مطابق ۱۲ ماہ اگہن سنہ ۱۲۳۹ بنگالہ
گواہان پران کشت نوسوم ساکن موضع کوریا موضع پردیا کاموپ
ہری پرشاد داس ساکن قصبہ سلہٹ محلہ ادکھوبیا
دودوال چند داس ساکن سلہٹ حال داروچپاک

نمبر ۴۴

ترجمہ اقرارنامہ جو سنہ ۱۸۳۳ء مین چھوٹا ساد ہوسنگر راجہ ضلع جینتیا نے داخل کیا
اقرارنامہ تحریری چھوٹا ساد ہوسنگر راجہ علاقہ جینتیا پونجی جو سنہ ۱۲۴۰ بنگالہ مین بمضمون ذیل داخل ہوا۔

بباعث میری اجازت چاہنے کے کہ مین اپنے دیہات بر جیرنگ اور چھوٹا جیرنگ اور پھلور کھاٹی پر جو میرے قبضے مین ہین قائم رہون اور اوسمین وعدہ یہ مینے کیا تھا کہ مین اونکا اور پل جو کوہستان مین ہین اونکی حسب الحکم مرمت کرونگا میرے نام پروانہ نمبری ۹۴۴ مرقومہ ۱۷ ماہ چیت سنہ گذشتہ کے صادر ہوا کہ ایک اقرارنامہ داخل کرو لہذا بتابعت حکم مذکور مین اب یہ اقرارنامہ داخل کرکے وعدہ کرتا ہون کہ مین پل اور رستہ اور گھاٹ وغیرہ کوہستان اور دیگر مقامات کی مرمت بغیر لینے قیمت کے کرونگا اور بالعوض اس خدمت کے تینون مواضع مذکورہ بالا میرے قبضے مین رہینگے اور اگر مین غفلت سے یہ کام نکرون اور پل اور رستہ وغیرہ مرمت سے درست نرہین تو جو حکم حضور میری نسبت مناسب متصور کرین اوسکی متابعت مین کرونگا اس مراد سے مین نے یہ اقرارنامہ داخل کیا — مرقومہ ۱۰ ماہ جون ۱۸۴۱ء مطابق ۲۷ جیٹھ ۱۲۴۸ بنگالہ

چونکہ ساوہوسنگہ راجہ نے بذات خود آکر یہ اقرارنامہ داخل کیا لہذا

حکم ہوا کہ

اقرارنامہ منظور ہوکر داخل دفتر ہو — المرقوم ۱۰ جون ۱۸۴۱ء مطابق ۲۷ جیٹھ ۱۲۴۸ بنگالہ

نمبر ۱۴

ترجمہ پروانہ جو صاحب پرنسپل اسسٹنٹ کمشنر انچارج کوہستان کوسیا و جینتیا نے بنام اوجی سنگ وچونگ لالسنگ کے ۱۸۴۲ء مین اس مضمون سے جاری کیا کہ دونون ایک ایک سال تک کاروبار جوسرداران مولونگ پونجی کا پیش ہو بطور جانشین اپنے والد ظفر لسکر مرحوم کے جو سردار مقام مذکور کا تھا کیا کرین —

دستخط سی کی ہڈسن صاحب
پرنسپل اسسٹنٹ کمشنر
انچارج کوہستان کوسیا و جینتیا

مہر دفتر

بنام اوجی لسکر و چنگ الالسکر ساکن مدلونگ پونجی معلوم کہ

چونکہ تمنے ہنگام وفات ظفر لسکر سردار علاقہ مدلونگ کے اپنے تینون پسران سردار مرحوم بیان کیا اور یہ درخواست گذرانی کہ ہم دونون بھائیون کو اجازت ہو کہ کاروبار وہان کا ایک ایک سال تک اپنی اپنی باری سے کیا کرین لہذا تمکو بجاے ظفر لسکر مرحوم کے مقرر کیا جاتا ہے اگر کوئی اور دعوی مضبوط لائق سماعت بابت علاقہ مذکور کے پیش ہوا در تمکو اطلاع پہنچائی ہے کہ بموجب شرائط اقرارنامہ کے جو تمنے سابق داخل کیا ہے تم سردار مرحوم کا کام جو تمپر فرض ہے باری باری سے ایک ایک سال کیا کرو اسمین غفلت نکرو —

المرقوم ۲۵ ماہ مارچ ۱۸۵۸ء مطابق ۱۳ چیت ۱۲۶۳ بنگالہ

نمبر ۴۲

ترجمہ اقرارنامہ جو سرداران ورئیسان ساکنان علاقہ مفتوحہ سوپار پونجی مع دیہات متعلقہ نے ۱۸۲۹ء مین داخل کیا —

دستخط اومت کہتی ساکن سوپار پونجی

دستخط اوہن کہئی ساکن نوگرونگ

دستخط اودورکو سیا ساکن نوسکن

بنام مسٹر ڈیوڈ اسکوٹ صاحب اجنٹ گورنر جنرل

اقرارنامہ سرداران ورئیسان وساکنان سوپار پونجی ونوگرونگ پونجی اور نوسکن پونجی نے ۱۸۲۹ء مین بمضمون ذیل داخل کیا —

نمبر ۱۹ بمقام گواہٹی بتاریخ ۱۲ ماہ نومبر ۱۸۲۹ء کو داخل ہوا۔

ہمارے دیہات کے لوگون نے دشمنی کر کے سرکار ہنرایبل کمپنی کی رعایا کو قتل کیا اور گورنمنٹ نے ہمارے دیہات پر قبضہ کر لیا ہم اب اسواسطے بمقام موسمی پونجی حاضر ہو کر یہ اقرارنامہ اپنی طرف سے اور اپنے اون دیہات کے لوگون کیطرف سے اس مراد سے داخل کرتے ہین کہ ہم تابعداری ہنربل کمپنی کی بطور اونکی دیگر رعایا کے کیا کرینگے اور ہم یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ جو احکام ہماری نسبت صادر ہونگے اونکی ہم تعمیل کیا کرینگے —

شرط دوم

ساکنان دیہات مذکورہ بالا نے بلا سبب رعایا سے گورنمنٹ سے لڑائی کرکے اونکو قتل کیا ہم بجا سے دینے جرمانہ نقد کے بموجب اس تحریر کے نصف چونہ کا پتھر اچھا اور برا جسطرح کا اون تینوں دیہات مین ہوتا ہے تقسیم کر دیتے ہین نصف ہم لیا کرینگے اور نصف حصہ گورنمنٹ کو دیتے ہین اس مراد سے ہمنے یہ اقرار نامہ لکھدیا —

المرقوم ۲۹ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۲۹ع مطابق ماہ کاتک سنہ ۱۲۳۶ بنگالہ

گواہان

سومیر گوہی ساکن چیراپونجی

رام دولا ساکن ایضاً

لال سنگہ گوہی ساکن ایضاً

دستخط ڈبلیو کریکرافٹ صاحب

اسسٹنٹ اجنٹ گورنر جنرل

منی پور

قریب سنہ ۱۷۱۴ء تک کے تاریخ منی پور مین کوئی امر زیادہ تر دلچسپ نہین مگر سنہ مذکور مین غریب نواز حاکم ہوا اور اوسنے کئی مرتبہ برہما والون پر حملہ کامیابی کیا مگر کوئی فتح ایسی نہین کی کہ وہان اونکا قیام اوسکو ہوتا —

غریب نواز کے تین بیٹے تھے ایک شام ساہی دوسرا اوگت ساہی اور تیسرا بھرت ساہی مسمی اوگت ساہی نے اپنے والد اور برادر کلان کو قتل کیا مگر اوسکے برادر کوچک بھرت ساہی نے اوسکو نکال دیا اور خود حاکم ہوگیا اور دو سال تک حکومت کی اوسکے بعد گور شام پسر شام ساہی گدی نشین ہوا گور شام نے اپنے بھائی جی سنگہ کو اپنے ہمراہ متفق کیا اور دونون حکمرانی ایک بعد دوسرے کے کرتے تھے تاوقتیکہ قریب سنہ ۱۷۶۴ء کے گور شام نے فوت کی اور اوسکا بھائی جی سنگہ حاکم کل ہوا —

بعد مرگ غریب نواز کے برہما والون نے منی پور پر حملہ کیا اور جی سنگہ نے مدد انگریزون سے طلب کی اور ایک عہدنامہ بتاریخ ۱۴ ماہ ستمبر سنہ ۱۷۶۲ء قرار پایا جسمین دوست اور دشمن ایک کے دوست اور دشمن دوسرے کے قرار پائے جو فوج منی پور کی مدد کے واسطے بھیجی گئی تھی وہ واپس طلب ہوگئی اور ماہ اکتوبر سال دوم گور شام نے بھی اوس عہدنامے کی جو جی سنگہ نے کیا تھا تصدیق کی اور عہدنامہ کو جزوی تبدلات کرکے منظور کیا ان عہدنامون کی نقل موجود نہین ہے —

اس سال سے معلوم ہوتا ہے کہ رسم خط کتابت فیمابین انگریزون کے اور منی پور کے موقوف ہوگئی ہنگام وفات جی سنگہ کے سنہ ۱۷۹۹ء مین علاقہ پچیس سال تک باعث نزاع اور پرخاش فیمابین پسران جی سنگہ کے خراب اور تباہ رہا مگر جب اول مرتبہ جنگ برہما شروع ہوئی اسوقت ایک عہدنامہ گمبھیر سنگہ پسر جی سنگہ کے ساتھہ قرار پایا اور اس عہدنامہ کی رو سے جو مشہور بنام عہدنامہ یاندابو تھا اور جسکا حال عہدنامہ آوا مرقومہ ۲۴ ماہ فروری ۱۸۲۶ء جو حصہ دوم کتاب ہذا مین درج ہے تحریر ہے گمبھیر سنگہ مذکور حاکم مطلق قرار پایا دونون پہاڑ جو درمیان شرقی اور مغربی کنارہ دریا سے مارگ پر واقع ہین شامل علاقہ منی پور سنہ ۱۸۳۳ء مین جب

شرائط عہدنامہ نمبر ۴۳ سکے ہوگئی اور بعد جنگ برہما کے دریائے ننگھٹی سرحد مشرقی گمبھیر سنگہ
قرار پائی مگر برہما والون نے اسپر تکرار کی اور گورنمنٹ انگریزی نے بنظر رضا جوئی برہما والون کے
کبولو کی گھاٹی واپس برہما والون کو دلادی اور مشرقی سرحد منی پور کے دامن شرقی کوہ یوماڈونگ
قرار دی اور راجہ کو بموجب عہدنامہ نمبر ۴۴ کے پانصد روپیہ ماہواری بطور معاوضہ نقصانی دینا
منظور کیا — بعد وفات گمبھیر سنگہ کے سنہ ۱۸۳۴ء مین اوسکے لڑکے معصوم کو نرسنگہ نامی نے
گدی نشین کیا اور خود بطور کاربردار رہا پیچ سنہ ۱۸۴۴ء کے رانی نے تجویز قتل نرسنگہ مذکور کی مگر یہ
تجویز قبل از وقوع ہونیکے ظاہر ہوگئی اس سبب سے رانی مع اپنے معصوم لڑکے کے علاقے
سے بھاگ گئی اور نرسنگہ گدی نشین ہوا اور سنہ ۱۸۵۰ء تک حکمران رہکر مرگیا —

اوسکی جگہہ اوسکا بھائی دیوچندر سنگہ گدی نشین ہوا انکو چندر کیرت سنگہ پسر گمبھیر سنگہ نے
جواب سن تمیز کو پہونچ گیا تھا نکال دیا ان دونون مین نزاع اور پرخاش قائم ہوئی جس سے ملک
کی امنیت مین تخلل واقع ہوا اور انگریزی مداخلت بھی معرض خلل مین ہونے کو تھی کہ گورنمنٹ نے
وعدہ حقیقی اعانت چندر کیرت سنگہ کا اور سزادہی فریق ثانی کا جو بخلاف اوسکے ہوگیا —

رقبہ منی پور کا تخمیناً [illegible] میل مربع کا ہے اور باشندے اوسمین [illegible] آدمی آ
علاقے کی [illegible] سالانہ ہے اور اسمین سے کچہ گورنمنٹ انگریزی کو نہین ملتا —

خط وکتابت گورنمنٹ انگریزی کی منی پور سے بذریعہ ایک پولیٹکل ایجنٹ کے قائم ہے
اول تقرری ایجنٹ کی سنہ ۱۸۳۵ء مین ہوئی تھی —

نمبر ۴۳

ترجمہ شرائط جو راجہ گمبھیر سنگہ منی پور والے نے منظور کین جب انگریزی گورنمنٹ نے
وعدہ کیا کہ وہ علاقہ منی پور کے شامل دونون پہاڑ جو درمیان مشرقی اور مغربی کنارہ دریائے
بارک پر واقع ہین — مرقومہ ۱۸ ماہ اپریل سنہ ۱۸۳۳ء

گورنر جنرل اور سوپریم کونسل ہندوستان تحریر ذیل کرتے ہین کہ نسبت دونون پہاڑون کے
جنکا نام کالا ناگا پہاڑ اور نونجی پہاڑ ہے اور جو درمیان کنارہ مشرقی اور مغربی دریائے بارک کے

واقع ہیں بطور حل کمپنی اپنا دعوی چھوڑتے ہیں اور یہ دونون پہاڑ راجہ کو دیتے ہیں اور جو علاقہ
درمیان دریاے جیری اور مغربی کنارہ دریاے بارک سے ہے اوسپر راجہ کی سرحد قائم کرتے ہیں بشرطیکہ
راجہ تمام شرائط مندرجہ ذیل کو قبول اور منظور کرے —

اول یہ کہ راجہ بعد حصول کرنے تحریر کے اپنا تھانہ مقام چندراپور سے برخاست کرکے
بکنارہ مشرقی دریاے جیری کے قائم کرے —

شرط دوم

راجہ سند راہ تجارت جو فیمابین دونون ملکون کے تجاران بنگالی اور منی پوری کرتے ہیں
نہون وہ زیادہ محصول تجارت نلین اور خود کسی شے تجارت سے متمتع نہو —

شرط سوم

راجہ ناگون کو جو کالا ناگا اور قون جی پہاڑون پر رہتے ہین علاقہ کچھار مین بازاران لکھی پور
اور راودہرن مین اپنے ملک کی اجناس مثل ادرک اور روئی اور سیاہ مرچ وغیرہ لانے
سے جو وہ ہمیشہ لاتے ہین مانع نہو —

شرط چہارم

بنسبت رستون کے جو مشرقی کنارہ دریاے جیری سے شروع ہوکر براہ کالا ناگا
اور کوپون گھاٹی منی پور تک ہے بعد اونکے تیار ہوجانے کے راجہ مرمت اونکی کرتا رہے
تا کہ لشکر گاوان باربرداری بلا وقت موسم گرما و سرما مین آمد و رفت کرسکین سواے اسکے اگر
افسران انگریزی اثناے تیاری رستہ مین واسطے اہتمام کے جائین تو راجہ اونکی تحریرات پر
عمل کرے —

شرط پنجم

بہ نسبت آمد و رفت کے جو فی الحال درمیان گورنمنٹ انگریزی اور راجہ کے جاری ہے
اگر اسمین ترقی ہو تو باعث بہتری رعیت اور ملک اور راجہ کے واسطے بھی مفید ہے اسواسطے
بغرض اسکے کہ اسکا اہتمام جلدی ہو راجہ سے جب گورنمنٹ انگریزی طلب کرین تو وہ ناگا فوج

واسطے امداد طیاری راستہ کے دین ۔

شرط ششم

درصورت ہونے لڑائی برہما والون سے اگر فوج انگریزی منی پور کو روانہ ہو خواہ بغرض حفاظت ملک مذکور خواہ واسطے جانے پیشتر مقام گنگھٹی سے تو راجہ حسب الطلب گورمنٹ انگریزی کے پہاڑی مزدور واسطے لیجانے اسباب اور سامان جنگ کے دین ۔

شرط ہفتم

درصورت واقع ہونے کسی واردات کے اوپر سرحد مشرقی علاقہ انگریزی کے راجہ حسب درخواست گورمنٹ انگریزی کی مدد فوج سے کرینگے ۔

شرط ہشتم

راجہ ذمہ دار تمام سامان جنگ کا ہے جو اوسکو گورمنٹ انگریزی سے ملیگا اور واسطے اطلاع گورمنٹ انگریزی کے ایک بند اوسکا سامان کا جو خرچ ہوا ہو ہر مہینے پاس افسران انگریزی متعلقہ فوج مذکور بھیجا کرینگے ۔

مہر

مین سری جوت گمبھیر سنگہ منی پور والہ تمام شرائط مرقومہ کاغذ ہذا کو جو سوپریم کونسل نے بھیجا ہی منظور کرتا ہون

مرقومہ ۱۸ ماہ اپریل ۱۸۳۳ء

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جورج گورڈن صاحب لفٹنٹ

اجنٹ فوج گمبھیر سنگہ

چونکہ واسطے فوج منی پور اور دینا سامان کا فوج مذکور کو اب موقوف ہوگیا اس واسطے اب شرط ہشتم اس شرائط نامہ کے کارآمد نہین ۔

نمبر ۴۴

اقرارنامہ بابت معاوضہ کبو گھاٹی کے

میجر گرنٹ صاحب اور کپتان پمبرٹن صاحب نے حسب ہدایت رائٹ ہنوربل گورنر جنرل باجلاس کونسل کبو گھاٹی کو حوالہ کمشنران ملک برہما جو علاقہ آوا سے گئے تھے کر دی اور اب مضمون ذیل تحریر کرتے ہیں —

شرط اول

یہ کہ یہ ارادہ سوپریم گورنمنٹ کا ہے با مصدر روپیہ سکہ ماہواری راجہ منی پور کو دیا کرینگے اور یہ مہینا تاریخ ۹ ماہ جنوری سنہ ۱۸۳۴ء سے شروع ہوگا کیونکہ اس تاریخ کو کھاٹی کبو حوالہ کی گئی اور یہ تاریخ عہدنامہ دستخطی کمشنران انگریزی اور برہما سے واضح ہوتی ہے —

شرط دوم

یہ کہ یہہ بخوبی سمجھنا چاہیے کہ اگر کسی وجہ سے بعدازین یہ علاقہ جو حوالہ آوا کے ہوا ہے پھر منی پور کو دیا جاوے تو یہہ جو ماہواری گورنمنٹ انگریزی سے دی گئی ہے وہ تاریخ واپسی سے موقوف ہو جائیگی —

دستخط ایف جی گرنٹ میجر | کمشنران
دستخط آر بی پمبرٹن کپتان |

مقام لنگھتا بال منی پور تاریخ ۲۵ ماہ جنوری سنہ ۱۸۳۴ء

مہر

آسام

اول عہدنامہ جو کسی منجملہ رئیسان آسام کے ساتہ ہوا تھا وہ راجہ سورگ دیو کے ساتھہ سنہ ۱۷۹۳ع مین نمبر ۴۵ درباب تجارت کے ہوا تھا مگر گورنمنٹ نے ہرگز اوسکو تصدیق اور مشہور نہین کیا اس سبب سے کہ راجہ کی حکومت اسقدر مضبوط نہ تھی کہ اوسکے شرائط کی تعمیل ہوتی بعد ازین ملک مین سبب بے انتظامی اور بدنظمی ایسی ہوئی کہ کسی سے ضبط اور ربط ملک کا ہوسکتا لہذا برہما والون نے اوسپر تسلط کرلیا جب اول جنگ برہما شروع ہوئی تو انگریزون نے اوسپر حملہ کیا برہما والون نے اول نہایت تظلم اور تعدی یہان کی تھی مگر اب تمام علاقے سے نکال دیئے گئے اور علاقہ اب بالکل ویران تھا اور تسلط انگریزان مین اوسی حالت ویرانی مین آیا —

بیچ سنہ ۱۸۳۳ع کے علاقہ اپر آسام راجہ پورندر سنگہ کو حسب عہدنامہ نمبر ۴۶ کے دیا گیا اس راجہ کی حکومت ملائم اور کم زور تھی اور اوس سے ادای خراج سرکاری علاقہ کی آمدنی سے ادا نہوسکا اور اس سبب سے مقروض ہوگیا اور ناچار ہوکر اوسنے ظاہر کیا کہ وہ شرائط پورے نہین کرسکتا گورنمنٹ نے اس سبب سے علاقہ ضبط کرکے لے لیا —

اقوام کلان اوپر سرحد اپر آسام کے مٹوک اور کہامپتی اور سنگپہو ہین —

برسیناپتی یعنی سردار قوم مٹوک نے ماہ مئی سنہ ۱۸۲۶ع عہدنامہ نمبر ۴۷ کیا اور بعجوای اوسکے اوسنے بزرگی اور حکومت گورنمنٹ کی منظور کی اور وعدہ کیا کہ جب لڑائی کہین ہوگی تو وہ تین سو سوار دیا کریگا کل انتظام ملک اوسکے اختیار مین رہا مگر جرائم سنگین کی تحقیقات اوسکے اختیار مین ندی — بماہ جنوری سنہ ۱۸۳۵ع جو شرط دینے سواران کی ہنگام جنگ قرار پائی تھی اوسکے عوض بموجب عہدنامہ نمبر ۴۸ کے بقدر روپیہ ۱۸۰۰ سالانہ تحریر ہوا —

بماہ نومبر سنہ ۱۸۳۹ع جب برسیناپتی مرگیا تو اوسکے جانشین نے انکار تعمیل شرائط عہدنامہ سے کیا اور گورنمنٹ انگریزی نے ملک کو ضبط کرکے پنشن واسطے اہالیان خاندان کے تجویز کردی —

بیچ سنہ ۱۸۲۶ع کے جیسا مٹوک والون سے عہدنامہ ہوا تھا ویساہی عہدنامہ نمبر ۴۹ رئیس کہامپتی مقیم سدیا سے ہوا بماہ جنوری سنہ ۱۸۳۹ع کہامپتی والون نے دغابازی سے مقام سدیا پر حملہ کیا اور اگرچہ شکست کھائی اور منتشر ہوئے مگر بالکل قلع قمع اونکا اوسوقت تک نہین ہوا

جب تک اکثر سپاہی انگریزی قتل ہوئے اور خصوصاً کرنیل وایٹ صاحب پولیٹکل ایجنٹ مارے گئے چند کہامپتی والون نے سنہ ۱۸۴۳ع مین حاضر ہوکر عہدنامہ نمبر ۵۰ داخل کیا۔

بماہ مئی سنہ ۱۸۳۹ع مین عہدنامہ نمبر ۱۵ قوم سنگپھو کے ساتھ بھی ہوا تھا یہ قوم بھی سنہ ۱۸۳۹ع مین ہمراہ کہامپتی ہوکر آمادہ سازش اور فساد ہوئی تھی۔ مگر اوسکی نسبت حکم ہوا تھا کہ شرائط معقول کرنے کے حاضر ہون کوئی عہدنامہ تحریری اونسے پھر نہین لیاگیا اکثر اقوام سنگپھو نیست اور نابود ہوگئے ہین اور اصلی قوم آسام سے فراری ہوکر تمام ہوکونگ علاقہ ابر برہما مین آباد ہوئے—

نمبر ۴۵

ترجمہ انتظام جدید تجارت جو مہاراجہ شرگ دیو آسام والے نے بتاریخ ۲۸ ماہ فروری سنہ ۱۸۲۴ع مین منظور کیا

مہاراجہ شرگ دیو جو بخوبی واقف اون فوائد کا ہے جو اوسکو بامداد گورنمنٹ انگریزی حاصل ہوئے ہین اور چاہتا ہے کہ نہ صرف قیام دوستی اور اتحاد طرفین کا جیسا کہ ہے رہے بلکہ وہ فوائد ترقی پاکر رعایای بنگالہ اور آسام کو بھی نصیب ہون اسواسطے باصلاح کپتان رتلش صاحب سفیر گورنمنٹ انگریزی مقیم دربار مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ جو ترکیب بد تجارت کی اب تک جاری ہے وہ موقوف ہوکر اوسکی عوض ترکیب مصرحہ دفعات ذیل اختیار کیے جائین اور یہ دفعات آئندہ وقتاً فوقتاً حسب ضرورت رفاہ رعایای طرفین ترمیم اور تبدیل ہوا کرینگے۔

شرط اول

آئندہ فیمابین رعایاے بنگالہ اور آسام کامل آزادی تجارت ہوگی اور سب قسم کا اسباب اور اجناس غریبہ کی تجارت حسب شرائط اور ترکیب مندرجہ دفعات ذیل ہوا کرنگی—

شرط دوم

واسطے تسہیل اس تجارت کے فیمابین رعایاے طرفین کے رعایاے بنگالہ کو بنظر تعمیل شرائط مندرجہ ذیل اجازت ہوکہ اپنی کشتیان محمولہ اجناس تجارت لیکرتا بہ آسام آیا کرین اور اجناس کو جہان چاہین اور جس طرح چاہین فروخت کیا کرین اونسے محصول سواے مندرجہ دفعات ذیل کے اور کچھ نلیا جاے

شرط سوم

محصول مقررہ واسطے تمام اجناس کے جو یہان آدین یا یہانسے جائین لیا جاے

۴

اور محصول حسب ذیل قرار دیا جاوے۔

بابت اجناس جو یہان آوین

اول یہ کہ ملک بنگالہ پر محصول دس روپیہ فیصدی بحساب قیمت تخمینی لیا جاوے اور یہ محصول خواہ مخواہ بحساب چار سو روپیہ فیصدی من وزنی ملوٹ سکہ فی سیر سنگے ہوگا۔

دوم یہ کہ بانات یورپ کے پارچہ سوتی بنگالہ کا اور قالین یا بانات سیسہ آہن انگریزی قرابین اسلحہ جواہرات مصالح و دیگر اجناس جو ملک آسام مین آئین اون پر بھی وہی محصول دس روپیہ فیصدی زر قیمت بیجک پر لیا جائیگا۔

سوم یہ کہ اسلحہ جنگی اور دیگر سامان جنگی ناجائز تصور ہوگا اور قابل ضبطی کے گردانا جائیگا مگر جو سامان جنگی واسطے فوج کمپنی مقیم آسام کے آئیگا یا اور جو شی خوردنی یا پوشیدنی واسطے آرام فوج مذکور کے آئیگی وہ سب بلا محصول آئیگی۔

بابت اجناس جو یہان سے باہر جاوین

اول یہ کہ محصول تمام اجناس پر جو یہان سے باہر جائین باستثنا اون اجناس کے جنکا ذکر بعد ازین ہوگا بحساب دس روپیہ فیصدی مطابق حساب ذیل کے لیا جائیگا۔

دہوتی مگہا کی فی من ملوٹ سکہ فی سیر کے		—	[illegible]
سوت مگہا	ایضاً	ایضاً —	[illegible]
سیاہ مرچ	ایضاً	ایضاً —	+
عاج یعنی ہاتھی دانت	״	״ —	[illegible]
کٹنا لاکھہ فی من بحساب ملوٹ سکہ فی سیر		—	[illegible]
چپڑا اور چوری یعنی لال لاکھہ	ایضاً	ایضاً —	[illegible]
مجیٹھہ	ایضاً	ایضاً —	[illegible]
روئی	ایضاً	ایضاً —	+

دوم یہ کہ تمام اجناس پر جو یہان سے باہر جائین اور فرد بالا مین جسکا ذکر نہین ہے باستثنا اجناس مفصلہ ذیل کے اوسیقدر محصول لیا جائیگا جسقدر اوپر ذکر ہو چکا ہے اور یہ محصول وسی

اجناس مین لیا جائیگا نقد نہین لیا جائیگا اور جنکا محصول اوپر مذکور ہو چکا ہے اوسکا محصول اسطرح
تجاران کو بہتر معلوم ہو لیا جائیگا یعنی خواہ نقد دین خواہ جنس دین اور اگر ایسا اتفاق ہو کہ بنگالہ یا آسام
مین قحط غلہ کا ہو جاوے تو چانول اور ہر قسم کا غلہ جو آوے یا جائیگا اوسکا محصول نلیا جائیگا

شرط چہارم

اگر کوئی شخص یا اشخاص کا فریب درباب مغالطہ دہی محصول سُرگ دیوکی پایا جاوے تو وہ
مستوجب ضبطی اجناس جنکا محصول ہضم کیا چاہتا تھا ہوگا اور آئندہ ہمیشہ کے واسطے تجارت
کرنے سے محروم کیا جائیگا۔

شرط پنجم

واسطے تحصیل محصول کے مختار مقرر ہون اور چوکیات محصول فی الحال دو مقام پر ایک چوکی
قندھار اور دوسری چوکی گواہٹی پر مقرر ہون۔

شرط ششم

مختاران مقررہ قندہار چوکی کا یہ کام ہوگا کہ وہ محصول تمام اجناس کا جو باہر سے آوین اور
جو یہانسے باہر جاوین یعنی پیداوار ملک جو جانب مغرب گواہٹی کے جائین لیا کرینگے اور اوسکی
ذمہ دار رہینگے اور وہ تمام کشتیان جو یہان کو آوین یا یہانسے باہر جاوین اونمین جا کر تمام
اجناس کو دیکھین اور اونکے مالکون سے محصول قرار دیکر اونکو روانہ دین اور روانہ مین تعداد
اور وزن ہر شے کا درج ہوگا اور اوسکی ایک نقل فی الفور مختاران چوکی گواہٹی کے پاس بھیجدینگے
پھر وہ کشتیان بذریعہ اوس روانہ کے گواہٹی اور اوس سے آگے تک جاسکین گی۔

شرط ہفتم

مختاران مقررہ گواہٹی کا یہ کام ہوگا کہ وہ بھی محصول تمام اجناس کا جو باہر جائین اور پیداوار
ملک شمالی اور جنوبی مین لیا کرینگے اور نہ محصول تمام اجناس کا جو باہر جائین اور پیداوار ملک
شرقی تا بمقام نوگونگ ہون لیا کرینگے اور وہ بھی ذمہ دار زر محصول کے ہونگے اور تمام کشتیان
جو وہان آئین اونمین جا کر وہ بھی اجناس دیکھکر روانہ مالکون کو دینگے اور اوسکی نقل مختاران مقررہ
قندہار چوکی کے پاس فوراً بھیجدینگے اور یہ مختاران قندھار چوکی بروقت آنے اسباب کے پھر

اجناس کا ملاحظہ کرینگے تاکہ ایسا نہو کہ تجاران گواہٹی سے قندھار تک آتے راستے مین سے کچھ اور اسباب جو روانہ مین داخل نہو رکھہ لین —

شرط ہشتم

تاکہ مختاران کو ترغیب توجہ اپنے کام کی ہو اونکو معاوضا بلحاظ آمدنی محصول دیا جاے اور بالفعل بارہ روپیہ فیصدی زر آمدنی پر اونکا مقرر کیا جاے اسمین اونکا سب خرچ ضروری ہونا ممکن ہے —

شرط نہم

مختاران آپسمین ایک دوسرے کے ضامن ہون اور اونمین ایک زنجیرہ ہو جاے اور ضمانت نامہ سرگ دیو کے پاس رہن اور اسکی ہی صرف اونسے ضمانت نہ لی جاے کہ وہ کوئی بدعنعی درباب زر محصول کے نکرینگے بلکہ یہ بھی اوسمین درج ہوگا کہ وہ کسیطرح تجارت مین شرکت نکرینگے —

شرط دہم

نقل حساب مختاران بتاریخ ۱۰ انہرہ یا قبل اسکے پیش ہوا کرین اور زر محصول اوس شخص کو ہر چہارم حصہ ماہ مین یعنی ہر ہفتہ مین دیا جائیگا جسکو سرگ دیو مقرر کرے —

شرط یازدہم

بعد ازین بابت وزن کرنے اجناس آمد و رفت کے یعنی جو جنس یہاں سے باہر جاے اور جو یہاں باہر سے آوے اوسکے وزن کرنے کے واسطے چالیس سیر کا من اور ملاوے سکہ کا سیر مقرر رہے —

شرط دوازدہم

چونکہ اکثر وقت پولیٹکل یعنی متعلق ملک ہر دو گورنمنٹ کو باعث حکم عام دینے بابت آباد ہونے رعایاے بنگالہ کے ملک آسام مین ہوگی اسواسطے کوئی انگریزی تجار آباد ہونیوالا کسی قسم کا بغیر اجازت گورنمنٹ انگریزی اور سرگ دیو کے ملک آسام مین آکر آباد نہوگا —

شرط سیزدہم

چونکہ کپتان ولش صاحب سفیر انگریزی نے سنبھال اسکے کہ سرگ دیو نے تمام سد راہ تجارت

جواب تک بھی دور کیے اپنی رای اسطرح ظاہر کی ہے کہ جو کوئی باشندۂ بنگالہ خلاف وزری قواعد آسام کرےگا یا ان شرائط کے خلاف کریگا تو وہ اوسکو سزا دینگے اور اس بموجب سرگ دیو بھی وعدہ کرتا ہے کہ اگر اوسکی رعایا مین سے کوئی خلاف اسکے کریگا یا تجارت کا سدراہ ہوگا یا ان قواعد کے خلاف جو واسطے ترقی تجارت کے تجویز ہوے ہین کاربند ہوگا تو وہ بھی اوسکو سزا دےگا۔

شرط چہاردہم

نقول ان شرائط کے ہر ایک شارع عام ملک آسام مین چسپان کی جاے تاکہ کوئی شخص بعد ازین ناواقفیت اپنی ظاہر نکر سکے اور کپتان ولش صاحب سے درخواست کی جاے کہ وہ ایک نقل اسکی بذریعہ اپنے دفتر کے بخدمت گورنمنٹ ارسال کرین۔

مہر مہاراجہ سرگ دیو

دستخط طامس ولش صاحب کپتان

نمبر ۳۶

عہدنامہ و شرائط جو فیما بین مسٹر طامس کیمپبل روبرٹسن صاحب اجنٹ گورنر جنرل سرحد شمالی و مشرقی منجانب آنریبل کمپنی اور راجہ پورندر سنگہ حال ساکن گواہٹی علاقہ آسام کے قرار پائین

شرط اول

سرکار کمپنی راجہ پورندر سنگہ کو وہ جزو علاقہ آسام دیتے ہین جو اوپر کنارۂ جنوبی دریای برہم پتر کے اور بجانب شرق دریاے دہن سری کے واقع ہے اور کنارۂ جنوبی سے بجانب مشرق ایک نالہ کے جو ٹھیک بجانب مشرق بسوناتہ کے واقع ہے۔

شرط دوم

راجہ پورندر سنگہ اقرار کرتا ہے کہ وہ ۵۰۰۰۰ روپیہ سکہ راجہ مہری سالیانہ آنریبل کمپنی کو دیا کریگا۔

شرط سوم

راجہ پورندر سنگہ اقرار کرتا ہے کہ وہ اوس علاقے مین جواب اوسکو ملا ہے مثل راجگان آسام سزای گوش تراشی و بینی بریدگی وچشم برآوری کی اور دیگر سزاہای انقطاع اجسام ندیگا اور جرائم خفیفہ کے واسطے سزاے سنگین کبھی تجویز نکریگا بلکہ اکثر اوسیطرح کا انتظام اور سزا دیا کریگا جیسا ملک عملداری کمپنی مین جاری ہے اور راجہ یہ بھی وعدہ کرتا ہے کہ وہ عورت کو اپنے علاقے مین ستی ہونے نہ دیگا۔

شرط چہارم

راجہ پورندر سنگہ اقرار کرتا ہے کہ وہ فوج انگریزی کو اپنے علاقے مین سے گذر کرنے دیگا اور قیمت واجبی لیکر اونکی رسد وغیرہ ضروریات کا بھی سرانجام کر دیگا۔

شرط پنجم

مقام جورہات یا کسی اور مقام مین جہان چھاونی دائمی فوج انگریزی کی قرار پائی گی اوس مقام کے انتظام مین راجہ کچہ دست اندازی نکریگا تمام مقدمات چھاونی کے صاحب افسر انگریزی فیصلہ کرینگے۔

شرط ششم

درصورتیکہ کوئی دستہ فوج مقام سدیا یا کسی اور مقام مین مقرر ہو تو راجہ پورندر سنگہ اقرار کرتا ہے کہ جو ضرورت رسد و باربرداری وغیرہ وہان درکار ہوگی اوسکا بندوبست کر دیگا۔

شرط ہفتم

راجہ اقرار کرتا ہے کہ وہ اپنے ملک کے انتظام کے باب مین صلاح اور مشورہ پولیٹکل اجنٹ مقیم زیر آسام پر اور نیز صلاح اجنٹ گورنر جنرل پر حسب شرائط اس اقرارنامے کے کاربند ہوگا

شرط ہشتم

راجہ وعدہ کرتا ہے کہ وہ کسی رئیس علاقہ غیر سے خط و کتابت یا کسی اور طرح کی آمد و رفت نکریگا اور نہ اوسنے کچہ کوئی ٹھیکہ یا اقرار کریگا ہر ایک ایسے امر مین وہ پولیٹکل اجنٹ یا اجنٹ گورنر جنرل سے مشورہ لیگا اور وہ اوسکو اپنی راے اور مشورہ دینگے۔

شرط نہم

راجہ اقرار کرتا ہے کہ جب اجنٹ گورنر جنرل یا پولٹیکل اجنٹ کسی مجرم فراری کو جو اوسکے علاقے مین پناہ گیر ہوا ہوگا اوس سے طلب کرینگے وہ فوراً حوالہ اونکے کر دیگا اور اگر کوئی اوسکا مجرم عمل کمپنی کے علاقے مین یا کسی اور علاقے مین فراری ہو کر پناہ گیر ہوگا تو وہ اوسکی اطلاع صاحبان موصوفین کو کیا کریگا —

شرط دہم

اس عہدنامے سے یہ امر صاف معلوم ہوتا ہے کہ راجہ پورندر سنگھ کو کچھ اختیار اوپر علاقہ مواریا یا تحت حکومت بڑا سینا پتی کے حاصل نہین ہے —

شرط یازدہم

یہ امر مشہور ہے کہ پیداوار افیون جو آسام مین کثرت سے ہوتی ہے اوس سے بہت قباحت باشندون کو ہوتی ہے اسواسطے راجہ اقرار کرتا ہے کہ جو تدابیر اس قباحت کے دور کرنے کو علاقہ سرکار کمپنی مین عمل مین آئیگی ویسی ہی تدابیر وہ بھی اپنے علاقے مین کریگا درصورتیکہ راجہ ان شرائط پر قائم رہیگا گورنمنٹ انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ راجہ کی حمایت بمقابلہ دشمنان بیرونی کے کرینگے لیکن اگر خدانخواستہ وہ اسسے انحراف کریگا یا باشندگان علاقہ کو جو اوسکو تفویض ہوا ہے تنگ کریگا یا اونپر ظلم کریگا تو گورنمنٹ کو اختیار حاصل ہوگا کہ چاہین تو راجہ کے عوض دوسرا شخص مقرر کرکے علاقہ اوسکے سپرد کرین یا علاقہ کو اپنے قبضے مین لائین —

مرقومہ دویم ماہ مارچ سنہ ۱۸۳۳ء مطابق ۲۰ ماہ پھاگن سنہ ۱۲۳۹ بنگالہ

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ٹی سی روبرٹسن صاحب

اجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۷۴

بتاریخ ۱۳- ماہ مئی سنہ ۱۸۲۶ء

ترجمہ قبولیت بر سینا پتی

بر سینا پتی نے بحضور مسٹر اسکاٹ صاحب قبولیت ذیل کو منظور کیا

مین متی بر سینا پتی مٹوک کا جو ذیل مین ہے لکھتا ہون

پایک جو متعلق پھوکن اور بروا اور برہمن اور راور اونکے ماتحت ہوئے ہین ایک سو ساٹھ

گوت ہین اور میرے اپنے دو سو ساٹھ گوت ہین منجملہ انکے ۸۰ گوت میرے اپنے لکسو کی ہین

اور گیارہ ہزاری کیا ہون گے ہین—

۵- سیکیا

۱۵- برا کیبنی

۲۴- راج سمیلیا　(یہ چانول لاتے ہین)

۵　ناوک

کل ۱۲۰

بعد منہا انکے تین سو گوت باقی رہے منجملہ اونکے ماص جنگی ہین اور ماص مزدور

اور حسب رواج ملک مین یہ حاضر کرونگا مال دوال تیال اور درخواست سرکار طلب کرینگے

اوسکی قیمت لیکر وہ بھی بہم کرونگا ان لوگون پر میری حکومت رہیگی انکے مقدمات کی تحقیقات

اور فیصلہ کرونگا لیکن مقدمات قتل و ڈکیتی اور مجروحی شدید و ورد سے زیادہ ص مین مین

تحقیقات کرکے حضور مین بھیجدونگا اور جو حکم ہوگا اوسکی تعمیل کرونگا یہ قبولیت جبتک

دوسری قبولیت داخل نہو قائم رہیگی—

دستخط بر سینا پتی

گواہان

جنوڑتی دوالیا گدادھر

دستخط مختصر مسٹر اسکاٹ صاحب

سند بر سیناپتی کی

از طرف ایجنٹ گورنر جنرل بنام متی بر بر سیناپتی —

بنام تمھارے نفاذ حکم ہے کہ تم اپنے اور سپاہ کے کام کے واسطے پیک رکھکر تین سو پنیک سپرد سرکار کردو مگر منجملہ اُنکے مین سکو بیس نفر واسطے تمھارے ذاتی کام کے اوپر تمھارے عیال واطفال وغیرہ کے دیتا ہون اور باقی ۸۰ نفر تم ہمیشہ تیار رکھو —

المرقوم ۱۳ ماہ مئی سنہ ۱۸۲۶ء

ایک اور سند اسی تاریخ اور اسی مضمون کی موجود ہے اور اوسمین بیس نفر کوت مستثنا نہین ہین مگر سند بالا آخر کی ہے —

نمبر ۴۸

ترجمہ اقرارنامہ جو متی بر بر سیناپتی نے بتاریخ ۲۳ ماہ جنوری سنہ ۱۸۳۵ء روبرو پولیٹکل ایجنٹ زیر آسام کے منظور کیا —

شرط اول

مین اقرار کرتا ہون کہ مین اپنے دعوی بابت موضع سکھواسی جو بابت نزاع فیما بین سدیا کھاوا گوہائین اور میرے تھا دست بردار ہوتا ہون اور مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ میرے علاقے کے حدود حسب تفصیل ذیل ہونگے بجانب شمال دریاے برہم پتر بجانب مغرب دریاے پورہی ڈیہنگ جو سرحد فیما بین میری اور راجہ پورندر سنگہ کے علاقے کے ہے بجانب مشرق دریاے دبرو اور نالہ ڈانگری جو اوسمین شامل ہو جاتا ہے اس نالہ کے شروع سے ایک لین تراشی جاے تا کہ اوسکو دریاے پورہی ڈیہنگ سے شامل کردے اس لین تراشی کے واسطے لفٹنٹ سارجن صاحب کسیکو مقرر کرین اور مین بھی ایک شخص مقرر کردونگا —

جو زمین درمیان نالہ ڈبل جان اور نالہ گورو جان کے جو دونون نالہ نالہ ڈانگری مین شامل ہوتے ہین واقع ہے وہ میرے قبضہ مین تصور کیجاے گی اور جو شخص لین تراشی مذکورہ بالا کے واسطے مقرر ہونگے وہ ان دونون نالون کے درمیان بھی ایک لین تراشینگے

نمبر ۴۹

ترجمہ قبولیت سدیا کھاوا گوہین

سالان سدیا کھاوا گوہین اقرار ذیل کرتا ہی

مین کھاوا تہ اموضع سدیا کا اسواسطے مقرر کیا گیا ہون کہ خدمت کمپنی کی کرون اور اس تحریر سے مین اسے منظور کرتا ہون جو بارہ سرنگ ماتحت میرے ہین اونمین سے لعہ گوت تین پھکون کے ہین اور کھامپتی کے یہان لعہ ہین اور ایک پوا اور ڈوم کے بارہ گوت اور ایک پوا ہین کل اسکا ۵لعہ گوت اور دو پوا ہوے منجملہ اونکے سرنگ بروا کے پاس ایک گوت اور ایک پوا سے ہے اور آٹھ گوت سکسو کے اور میرے اپنے دس گوت اور ایک پوا واسطے رنت سوراکے ہین اور نیز کھامپتی اور ڈوم کے براکے پاس چار گوت ہین اب باقی رہے ہوے گوت انکین کے لعہ جنگی ہین اور عہ مزدوری کے اور عہ ماہی گیر حسب رواج ملک ہال دیوالی تپوال سے حاضر رہینگے اور مین اپنے ماتحت رعایا کی داد دہی کرونگا مگر مقدمات مقتل مجروحی آتش زنی اور دزدی سواے تعدادی صہ کے مین تحقیقات اور تکمیل کر کے مع کو گواہان اور مجرمان کے ارسال حضور کرونگا اور جو حکم حضور سے ہوگا اوسکی تعمیل کرنے مین آمادہ رہونگا اور جو رسد درکار ہوگی وہ قیمت لیکر بہم کرونگا اسواسطے یہ کاغذ روبرو سب کے تحریر ہوا

دستخط سالان سدیا کھاوا

گواہان

سواگ سدر فتری

سندی سنگ چیترا

دستخط مختصر مسٹر سکاٹ صاحب

المرقوم ۱۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۲۶ع

نمبر ۵۰

ترجمہ اقرارنامہ جو راین اکتیان گوہین اور چوٹانگا گوہین اور کورومونگ کا گرلی گوہین اونکی

پھوکن سونگ گات و دیگران نے بتاریخ ۲ ماہ دسمبر ۱۸۴۲ء مین تحریر کیا۔

ہم سابق ساکنان وراک اور سدیا مقام ثانی پر حملہ آور ہوئے تھے اور مفرور ہوکر علاقہ مشمی مین متواری ہوگئے تھے ہمنے وعدہ حاضر ہونے کا کیا تھا بشرطیکہ ہمارے خطا ی سابقہ معاف ہوں اور اب ہم بموجب حکم پولیٹکل اجنٹ کے مع اپنے ہمراہیان مفصلہ ذیل کے حاضر ہوئے ہین

اسامی ہمراہی چودنگ — چاڈنگ — لونگ فونگ پولی چولی — چالان — شام — پوم — ستونگ — چولاہ — مگر تمام گھانپٹی والے بالفعل حاضر نہین ہوسکتے اسواسطے کہ اونکی زراعت درو نہین ہوئی ہے مگر وہ بھی اسی تحریر کے ذریعہ سے وعدہ کرتے ہین کہ مع اپنے عیال و اطفال کے حاضر ہونگے جب اونکی زراعت درو ہوکے کھلیانون مین رکھی جائیگی یعنی قریب ڈیڑھ مہینے کے عرصے مین وہ بھی حاضر ہونگی

شرط اول

یہ کہ ہمکو زمین کافی واسطے ہماری بسر کے خواہ مقام چونپورہ خواہ مقام نوادہنگ مین پانچ سال تک معاف اور بلا ادای مالگذاری ملیگی بعد انقضاے اوس عرصہ کے ہم مالگذاری خفیف دینگے اور ٹیکس مکانات کا دینگے جسکا حکم گورنمنٹ سے ہوگا اور جو احکام درباب آبکاری کے جاری ہونگے اونکی تعمیل کرینگے۔

شرط دوم

یہ کہ ہم وعدہ کرتے ہین کہ ہم تدبیر ایسی کرینگے کہ غارتگری اقوام سنگپھو یا مشمی کی اوپر رعایا سدیا کے ہونے نپاویگی اور جو احکام حکام سول یا پولیٹکل مقیم سرحدات صادر ہونگے اونکی تعمیل کرینگے۔

شرط سوم

یہ کہ ہم وعدہ کرتے ہین کہ بخلاف قانون سرکاری ہم تجارت غلامان نکرینگے۔

شرط چہارم

یہ کہ تمام مقدمات خفیفہ جو ہم لوگون مین واقع ہونگے اونکا فیصلہ پیسان پنچایت کرینگے مگر مقدمات دزدی و قتل و ڈکیتی و مجروحی و قلب سکہ سازی کے سبب ہم وعدہ کرتے ہین کہ

مع گواہان بخدمت پولیٹکل اجنٹ روانہ کیے جائینگے اور جو نزاع فیمابین سرداران دیہات واقع ہوگی اوسکا تصفیہ بھی صاحب موصوف کرینگے —

شرط پنجم

یہ کہ بعد انقضای دس سال کے یہ عہدنامہ حسب تجویز نورتھ صاحب بہادر ترمیم اور تبدیل کیا جائیگا

شرط ششم

یہ کہ اگر ہم یا کوئی باشندہ کہامپتی اس عہدنامہ سے خلاف ورزی کرے یا کوئی فعل زیادتی کا کرے تو ہم مستوجب اخراج ضلع ہونگے اور اسمین ہمارا کوئی عذر پیش یا مسموع نہوگا

ترجمہ صحیح ہے

دستخط فرانسس جنکنس

اجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۱۵

ترجمہ اقرارنامہ جو سرداران سنگپھو نے کیا

ہم بیسا کوم ساکن بیسا جوبی ساکن سوکھانگ سیجانگ ساکن واکھت جاؤ ساکن ننگنو چوکیو ساکن کوتا چوراساکن جبکھانگ جودو ساکن لیچو جاؤ ساکن نلنگ چنگلنگ ساکن نلنگ نیم گونگ ساکن گراو تامرآنگ ساکن کاسان جاوان ساکن سیلا جا ننگ ساکن بیسیٹ جاو ساکن کام کوچوراساکن ننگکھو جو وہ گام والے یہ اقرارنامہ تحریری گورنمنٹ انگریزی کے ساتھ ۱۸۳۶ع اسا کیا ہین کرتے ہین ہم تابعداری گورنمنٹ انگریزی کی منظور کرتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ شرائط ذیل کی تعمیل جو دیو انکا صاحب پولیٹکل اجنٹ آسام نے منظور فرمائے ہین کرینگے —

اول

یہ کہ ہم اور ہمارے تابعین سنگپھو والے سابق رعایای گورنمنٹ آسام تھی اور اب جو کہ ذیل کمپنی حاکم اوس ملک کے ہوے ہم اونکی متابعت منظور کرتے ہین اور کچھ علاقہ برہما والے یا کسی دوسرے بادشاہ سے ہم نہین رکھینگے درباب معاملات پولیٹکل کے ہم کسیطرح کا سلسلہ

غیرہ نہ رکھینگے اور موجب حکم گورنمنٹ انگریزی کے کاربند ہونگے۔

شرط دوم

یہ کہ اگر کوئی دشمن علاقہ غیر سے آکر ملک آسام پر حملہ آور ہو تو ہم فوج انگریزی کو چانول وغیرہ ضروریات بہم پہنچا دینگے اور ہم راستہ اور گھاٹ تیار کر دینگے اور جو مقابلہ ہم سے ہو سکیگا وہ بھی ہم کرینگے اگر ہم موجب اسکے کاربند ہونگے تو مستوجب حمایت گورنمنٹ انگریزی ہونگے

شرط سوم

یہ کہ اگر ہم موجب ان شرائط کے کاربند ہونگے تو ہم سے کچھ مالگزاری طلب نہوگی اور اگر بعد ازین کوئی سپاہی آسام اپنی خوشی سے آکر ہمارے علاقے مین آباد ہوگا تو ہم اوسکی عوض ٹکس معمولی دینگے۔

شرط چہارم

یہ کہ ہم اقرار کرتے ہین کہ جسقدر قیدیان آسام ہمارے پاس ہین یا ہمارے تابعین کے پاس ہین اونکو ہم رہا کر دینگے مگر جو اونمین کا چاہے کہ ہمارے علاقے مین رہے اوسکی خوشی ہے اوس سے مزاحمت نہین ہوگی۔

شرط پنجم

یہ کہ اگر بعد ازین کوئی ساکن سنگپھو علاقہ آسام مین جا کر غارتگری کریگا تو ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم اوسکو گرفتار کر کے واسطے سزا پانے کے حوالہ کر دینگے اور اگر ہم سے ایسا نہو سکے تو ہم سب وعدہ کرتے ہین کہ ہم سب ذمہ دار نقصانی آسام واقعہ مذکور ہونگے۔

شرط ششم

یہ کہ ہم اپنے اپنے کام مین داد دہی رعایا کی کرینگے جو تکرار فیما بین اونکے ہوگی اوسکا تصفیہ کرینگے لیکن اگر تکرار فیما بین ریاست ہوگی تو ہم اوسکو کام مین نہ لاکر اوس مقدمی کو رجوع صاحب کام انگریزی کرینگے۔

شرط ہفتم

یہ کہ ہم سب ملکر وعدہ کرتے ہین کہ ہم شرائط مندرجہ بالا پر کاربند ہونگے اور واسطے اطمینان کے

ہم وعدہ کرتے ہین کہ جسے پولیٹکل اجنٹ منظور کرین ہم اپنے فرزند یا برادر زادہ یا برادر کو بطریق اول اونکے پاس رکھینگے —

ہم سب ان شرائط کو منظور کرتے ہین مرقومہ ۲۸ مئی بیساکھ سنہ ۱۸۴۸ع

	علامت دستخط
دستخط بور	
دستخط کوم جوئی	+
دستخط میجانگ	+
دستخط جاؤ	+
دستخط جوکیو	+
دستخط جورا	+
دستخط جودو	+
دستخط جاؤ	+
دستخط چینگاپینگ	+
دستخط نیم کونگ	+
دستخط نامرانگ	+
دستخط جام نانگ	+
دستخط جودو	+
دستخط جورا	+
دستخط جائن	+

اس قسم کا اقرار نامجات کوم زنگ ساکن لٹولی اونیاڈ گوبرت نی بجنید تبدلات کی تحریر کیے تھے بیچ اقرارنامہ شخص ثانی کے شرط چہارم مین اوسکو باعث اسکی کہ اوسنے جو شرائط اول و سے لفٹنٹ نیوفول صاحب کے کہین تھین منظور کین تھین اجازت اوسقدر غلام کہنے کی ہوئی تھی جو اوسکے پاس قبل فتح قلعہ رنگپور کے تھی —

ترجمہ صحیح ہی
دستخط ڈی اسکاٹ صاحب اجنٹ گورنر جنرل

بوٹان

ملک بوٹان مین حکومت امور دنیوی مین ایک شخص کی ہے جسکو دیوراج کہتے ہین اور امور دینی مین ایک اور شخص ہے جسکو دہرم راج کہتے ہین —

اول تحریک گورمنٹ انگریزی مین ساتھہ ملک بوٹان کے اوس مہم سے شروع ہوئی تھی جو ۱۷۷۲ء مین واسطے مدد راجہ کوچ بہار کے کی گئی تھی اس مہم مین بوٹیا لوگ کوچ بہار سے نکالے گئے تھے اور کوہستان تک اونکا تعاقب ہوا تھا کوہستان مین جاکر اونھون نے حمایت تبت کی طلب کی اور تشو لاما نی جو اوسوقت مین منصرم کار تبت کا اور پیشکار لاما کلان لاسا کا تھا گورمنٹ ہند کو اونکے باب مین تحریر کی اوسکی تحریر منظور ہوئی اور ایک عہدنامہ صلح نمبر ۵۲ تاریخ ۲۵ ماہ اپریل ۱۷۷۴ء مین منعقد ہوا —

اسوقت سے فتح آسام تک صرف دو مرتبہ تحریر بوٹان سے ہوئی تھی ایک مرتبہ ۱۷۸۳ء مین اور دوسری مرتبہ ۱۸۱۵ء مین اور یہ تحریرات امورات تجارت کے باب مین تھین اور کچھہ کارگر نہین ہوئی تھین مگر جب سے آسام فتح ہوا اور سرحد ملک انگریزی اور بوٹان ملحق ہوگئین تب اوسوقت سے بوٹان والے ہمیشہ ملک انگریزی پر حملہ کرتے رہے اوسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اونکو ہمیشہ سزا ہوتی رہی اور اونکے تمام دوار یعنی رستہ جو دامن کوہ بوٹان مین واقع تھے سب تصرف انگریزی مین آگئے —

درمیان تیستا کے جو مشرقی سرحد سکم پر واقع ہے اور منّاس کے گیارہ دوار مفصل ذیل ہین منجملہ اونکے کوئی سرحد علاقہ انگریزی پر اور کوئی سرحد ملک کوچ بہار پر واقع ہے تفصیل دوار یہ ہے

۱ دالمکوٹ	۲ امرکوٹ	۳ چمرچی	۴ لکھی	۵ بکسا	۶ بلکا
۷ بارا	۸ گوما	۹ ریپو	۱۰ جیرنگ یا سدلی	۱۱ باغ یا بجنی	

منجملہ ان دوارون کے چہہ اول کے دوارونکا حال بخوبی معلوم نہین اسواسطے کہ وہان صوبہ سند یافتہ دیوراج کے حکمران ہین اور دوار بجنی اور سدلی زیر حکم راجگان کے ہین جو خراج بوٹان کو دیتے ہین اور راجہ بجنی کے پاس دو پرگنہ علاقہ انگریزی مین بھی ہین اور اونکی مالگذاری وہ گورمنٹ کو دیتا ہے —

شمالی سرحد کامروپ پر پانچ دوار ہین اور علاقہ درنگ کے شمال مین دو ہین تفصیل اونکی یہ ہے ۱ گھرکولا ۲ باک بابا لنکا ۳ چاپاگوری ۴ چاپا کہاہار ۵ بجنی ۶ بوری گوما ۷ کلنگ کامروپ کے دوار ماتحت گورنمنٹ آسام کے زیر حکم بوٹان کے تھی اور حکومت بوٹان کی اونپر بعد فتح آسام بفوج گورنمنٹ انگریزی بھی قائم اور جاری رہی مگر درنگ کے دوار سال مین چار مہینے تحت حکم گورنمنٹ انگریزی رہتے تھے اور آٹھ مہینے زیر حکم بوٹان ۱۸۴۱ء مین بباعث مکرر غارتگریون اور بے انتظامی ملک کے تمام یہ دوار علاقہ انگریزی مین شامل ہوئے اور بالعوض انکے دس ہزار روپیہ تجویز ہوا کہ بطور معاوضہ حاکمان دوار ہائے مذکورین کو سالیانہ دیا جاوے اور یہ رقم برابر ایک ثلث آمدنی دوار ہائے مذکور کامروپ اور درنگ کے تصور کی گئی تھی مگر اس اقرار کی کوئی تحریر نہین ہوئی تھی۔

ایک ایسا ہی عہدنامہ تحریری نمبر ۵۳ ۱۸۴۴ء مین بوٹیون کے ساتھ ہوا تھا جو توانگ زیر حکم تبت پر حکمرانی کرتے تھے اس عہدنامے سے مبلغ پانچ ہزار روپیہ بابت کوریا پارا دوار کے تجویز ہوا اور یہہ بھی ایک ثلث آمدنی اوسکا متصور ہوا تھا بجانب مشرق ملک توانگ کے آزاد اقوام بوٹیا اور پری اور شیرکہپاتا می رہتے ہین اونکی عادت یہ تھی کہ وہ چار دوار اور نو دوار مین جو متصل ملک آسام سے قبضہ گورنمنٹ انگریزی مین آگئے ہین اکثر زبردستی روپیہ تحصیل کرتی تھی اور یہ تحصیل بزبردستی کی عوض آخر کار سالیانہ اوسکا مقرر ہوگیا دونون اوپری اور شیرگاپیا اقوام جو عہدنامہ نمبر ۵۴ کے حاشیہ سالیانہ پاتے ہین ایسا ہی کا روپیہ تھنگیا بوٹیا کے قوم کا بھی مقرر ہوا تھا مگر اونھون نے کوئی تحریر نہین کرائی۔

انسے اور بھی مشرق کی جانب وحشی اقوام اکاس نامی تہی ہین انکے ساتھ بھی ایسے ہی عہدنامجات نمبر ۵۵ اور نمبر ۵۶ تحریر ہوئے ہین اور اقوام دفلا اور میرس اور ابوبرا اور بھی اسیطرح بعوض تحصیل زبردستی کے کچھ روپیہ پاتے ہین مگر اونسے کچھ عہدنامہ نہین ہوا۔

نمبر ۵۲

شرائط عہدنامہ جو فیما بین عزتمند ایسٹ انڈیا کمپنی اور دیو راج یعنی راجہ بوٹان کے منعقد ہوا

شرط اول

یہ ہنوربل کمپنی نے صرف بخیال شکایت جو بوٹان والون نے اپنی ظاہر کی اور بغرض رکھنے دوستی اپنے ہمسایون سے تمام علاقہ جو دیوراجہ کے قبضہ مین قبل از شروع جنگ راجہ کوچ بہار کے تھا یعنی مشرق کی جانب زمین چشاکوٹا اور پنگولاہات کے اور بجانب مغرب زمین کیرنتی اور بارا کھا اور لکھی پور کے فروگذاشت کرتے ہین —

شرط دوم

یہ کہ بابت قبضہ ضلع چشاکوٹا کے دیوراجہ پانچ راس ٹانگن سال بسال ہنوربل کمپنی کو دیا کریگا جو وہ راجہ بہار کو حسب عہدنامہ دیتا تھا —

شرط سوم

یہ کہ دیوراجہ درجندر نراین راجہ کوچ بہار کو اور اوسکے برادر دیوان دیو کو جو اوسکے پاس قید مین رہا کریگا —

شرط چہارم

یہ کہ چونکہ بوٹان والے تجارت پیشہ ہین اسواسطے وہ وہی استحقاق تجارت بلا ادائے محصول رکھینگے جو وہ پیشتر رکھتے تھے اور اونکے کاروان کو اجازت ہر سال رنگپور جانیکی حاصل ہوگی —

شرط پنجم

یہ کہ دیوراجہ کبھی تاخت اوس علاقے مین نہ کریگا اور نہ وہان کی کسی رعیت کو ایذا پہنچائیگا جو ہنوربل کمپنی کے رعایا ہو گئے ہین —

شرط ششم

یہ کہ اگر کوئی رعایا سے ہنوربل کمپنی کے فراری ہو جاوے تو دیوراج بروقت طلب فوراً حوالہ کر دے گا —

شرط ہفتم

یہ کہ درصورتیکہ بوٹان والون کو یا کسی اور رعایاے دیوراجہ کو کوئی دعوی کسی باشندہ علاقہ

ہنوربل کمپنی پر ہو یا کوئی نزاع اونسے ہو تو وہ اوسپر نالش صرف بذریعہ درخواست بحضور صاحب مجسٹریٹ کر سکتے ہین اور ایک صاحب مجسٹریٹ خاص کر اس تصفیہ کیواسطے یہان مقیم رہا کریگا

شرط ہشتم

یہ کہ چونکہ سنیاسیون کو انگریز دشمن تصور کرتے ہین لہذا دیوراج اونکے کسی گروہ کو اوس علاقے مین جو اوسکو اب ملا ہے پناہ گیر ہونے دیگا اور نہ اونکو ہنوربل کمپنی کے علاقے مین رہنے دیگا اور نہ کسی جانب گذر کرنے دیگا اور اگر بوٹان والے اپنے تئین قابل اس تدارک کے تصور نکرسینگے تو وہ اوسکی اطلاع صاحب رزیڈنٹ کوچ بہار کو کرینگے اور انگریزی فوج اس کام کے واسطے وہان سے آویگی اور اس فوج کشی کو بوٹان والے کسیطرح انفساخ عہد تصور نکرینگے

شرط نہم

یہ کہ اگر ہنوربل کمپنی کو ضرورت لکڑی کاٹنے کی جنگل دامن کوہ سے ہوگی تو وہ بلا ادائے محصول لکڑی کاٹینگے اور جو آدمی وہ اس کام کے واسطے بھیجینگے اونکی حفاظت ہوگی

شرط دہم

یہ کہ طرفین سے رہائی قیدیان ہوگی —

اس عہدنامہ پر دستخط ہنوربل رزیڈنٹ اور کونسل بنگالہ وغیرہ کے ہونگے اور ہنوربل کمپنی کی مہر ایک جانب ہوگی اور دوسری جانب دستخط اور مہر دیوراج کے ہونگے —

یہ کاغذ دستخط اور تصدیق بمقام کلکتہ بتاریخ ۲۵ ماہ اپریل سنہ ۱۷۷۴ع ہوا

دستخط وارین ہسٹنگ

دستخط ولیم ایلدرسی

دستخط پی ایم ڈاکرس

دستخط جے لاریل

دستخط ہنری گودون

دستخط جی گریہم

مہر

دستخط جارج وینسٹارٹ

نقل مطابق اصل کے ہی

دستخط جی پی ادویل

اسسٹنٹ سکرٹری

نمبر ۵۳

اقرارنامہ جو چانگ چوی ست راجہ اور سرنگ بت راجہ اور چینگ وندوست راجہ نارنگون اور رتنگ دیبی راجہ اور چانگ وندو براامی اور پوجی براامی تکتھال توڑدوم نے بتاریخ ۲۴۔ ماہ ماگھ سنہ ۱۲۵۰ بنگالہ تحریر کیا۔

حسب الحکم گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل جو اس مضمون سے ہی کہ ہمکو ایک ثلث آمدنی گوربا پارا دوار کی یعنی صہ سالانہ ملا کریگا ہم بخوشی تمام اقرار کرتے ہین کہ ہم شرائط مرقومہ ذیل کو ہمہ تن مصروف ہو کر پورا کرینگے۔

شرط اول

یہ کہ ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم اب اور آئندہ ہمیشہ مبلغ صہ پر راضی اور خوش ہین اور تمام استحقاق آمدنی جو دوار سے وصول ہوگا ہم چھوڑتے ہین۔

شرط دوم

یہ کہ اپنی تجارت مین ہم وعدہ کرتے ہین کہ سوائے مقامات مقررہ یعنی ادوال گوری اور منگل دوئی کے اور کہین تجارت نکرینگے اور کسی رعیت سے مزاحم کسی امر کے نہونگے اور نہ اپنے بوٹان والون کو کوئی جرم زیادتی کرنے دینگے۔

شرط سوم

یہ کہ ہمنے اپنا اختیار کل دوار سے اوٹھالیا اور اب ہم کچھ محصول رعیت سے وصول نہین کرسکتے

شرط چہارم

یہ کہ ہم وعدہ کرتے ہین کہ ہم اپنے داورسی علاقے انگریزی مین عدالت انگریزی مقام

مشکل دئی سے چاہینگے —

شرط پنجم

یہ کہ اگر ہم کوئی شرط شرائط مذکورہ بالا سے فسخ کرین تو ہمارا استحقاق سلطان مذکورہ بالا ضبط ہوگا

ترجمہ صحیح ہے
دستخط فرانسس جنکینس
اجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۵۴

اقرارنامہ جو درجی راجہ دوڑنا گجوگ راجہ دور دکپاہ راجہ اور جو پو راجہ اروچینگ کہانگدو آجہ اور ساگیا راجہ اور روب رامی گیاہ اور توتنگ بھنگدو راجہ سرگیاہ لوٹان والے نے بتاریخ ۲۹ ماہ ماگھہ سنہ ۱۲۰۵ بنگالہ کے تحریر کیا —

بخیال اسکے کہ ہم نیپو جو راجہ اور کاڈی پوت اور رلو کاہوت کے ساتھہ شریک قتل مدو سکیا ساکن او انک واقع چار دوار تھے اور اسی سبب ہمارے نام حکم ہوا تھا کہ مجرمون کو گرفتار کرکے حوالہ کردین اور ہمسے یہہ نہو سکا اس سبب سے دوار ہمارے ضبط ہوگئی تھے اور ہمکو ممانعت اوسمین جانے کی ہوئی تھی اور اب جو حکم ہوا کہ ہمکو کچہہ روپیہ بطور پنشن بعوض ہمارے تحصیل جبریہ کے ملیگا اور ہمکو اجازت ہوئی ہے کہ ایک اقرارنامہ تحریری قسمیہ بتصدیق کرکے ہم پھر آمد و رفت دوار ہاے مذکور مین کیا کرین تاکہ رعیت کو ہماری زیادتی کی طرف سے اطمینان ہو جاے لہذا ہم بذریعہ اسکے اقرار کرتے ہین کہ ہم بموجب شرائط ذیل کے کاربند ہونگے اور اس امر کی قسم حسب رواج خود کرتے ہین یعنی نمک تلوار پر رکھکر کھاتے ہین اور پوست شیر اور خرس کا دانت سے کاٹتے ہین —

شرط اول

یہ کہ ہم اقرار کرتے ہین کہ جب ہم پہاڑ کے نیچے اوترینگے تو اپنی آنے کی اطلاع پٹنگیر والون کو کرینگے اور کچہہ فریب یا دزدی رعیت پٹنگیر والون کے ساتھہ تجارت مین نکرینگے

اور نہ کوئی اور فعل زیادتی کا کرینگے اور نہ ہم اپنے آدمیون کو یہ جرائم کرنے دینگے ورنہ ہم استحقاق
پہاڑ سے نیچے آنیکا بھی معدوم کردینگے۔

شرط دوم

یہ کہ ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم کسی شخص یا اشخاص دشمن گورنمنٹ انگریزی سے شرکت نکرینگے
بلکہ ماورا اسکے اگر ہمکو اطلاع ہوتی تو ہم فوراً اونکے ارادہ فاسد بخلاف گورنمنٹ کا سد راہ کرینگے
اور بشرائط اطلاع ہم راست راست حال کسی سرکشی کا جو بخلاف گورنمنٹ ہونے والی ہوگی لکھا
کرینگے اور ہم یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ جو احکام ہمارے نام افسران گورنمنٹ نفاذ کرینگے اونکی تعمیل
کیا کرینگے اگر یہ امر کبھی ظاہر ہو کہ ہم کسی سرکشی کے شریک ہوے ہین تو ہم استحقاق پہاڑ سے
نیچے آنے کا معدوم کرینگے۔

شرط سوم

یہ کہ ہم ہرگز مسلح نیچے پہاڑ کے نہ آوینگے اور تجارت صرف مقامات مقررہ لاہا باری
بیلی بارا اوبنگ اور رنسزلور مین کیا کرینگے اور رعیت کے ساتھ داد و ستد
اونکے خانگی مقامات مین نکرینگے اور نہ کسی اپنے آدمی کو خلاف اسکے کرنے دینگے۔

شرط چہارم

یہ کہ بنام ہمارے سول مقدمات مین ہم اپنے تئین مطیع احکام عدالتہاے گورنمنٹ تصور
کرینگے۔

شرط پنجم

یہ کہ مین درجی راجہ عہ ماہواری پر راضی ہون اور اپنے آدمیون کے واسطے فی نفر
عہ بالعوض تحصیل جبریہ کے یعنی کل مبلغ عہ پر ہم سب راضی ہین اور اپنا کل استحقاق چارہ دوار کا
چھوڑتے ہین۔

یہہ مبلغ عہ ۱۸۶۲ع مین ایزاد ہوکر مبلغ عہ سالانہ ہوا۔

شرط ششم

یہ کہ جسوقت ہم یہہ سنینگے کہ کسی ہمارے آدمی نے کوئی جرم نیچے پہاڑ کے کیا ہے تو

ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم اوسکو فوراً حوالہ کر دینگے۔

شرط ہفتم

یہ کہ ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم بموجب شرائط مرقومہ بالا کے کاربند ہونگے ورنہ زر پنشن ہمارا ضبط ہوگا۔

ترجمہ صحیح ہے
دستخط فراسن جنکنس
اجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۵۵

اقرارنامہ جوتا گے راجہ آکا پربتنلے بتاریخ ۲۶ ماہ ماگھ سنہ ۱۲۵۱ بنگالہ مین منعقد کیا

اگرچہ مین نے ایک اقرارنامہ بتاریخ ۲۸ ماہ جنوری سنہ ۱۸۴۲ء مین تحریر کیا تھا اوسمین یہ شرط تھی کہ مین رعیت سے داد و ستد کرنے مین اونکو کسیطرح کی ایذا نہ دونگا اور بعوض اوسکے سالانہ ۱۸۴۲ء مبلغ عسہ بطور پنشن ملتا ہے اور مین چار دوار کے ہر موضع مین تجارت کرتا ہون اب یہ تحقیق ہوا کہ میری اسطرح تجارت کرنے مین بھی رعیت پر زیادتی کا گمان ہے اور اس نظر سے مجھپر ممانعت اسطرح تجارت کی ہوتی ہے لہذا مین اقرار کرتا ہون کہ مین آیندہ تجارت صرف مقامات لاہاری اور بالی پارہ مین کیا کرونگا اور شرائط ذیل کی تعمیل کرونگا۔

شرط اول

یہ کہ مین اور میری قوم والے صرف مقامات لاہاری اور بالی پارہ اور [illegible] مین تجارت کرینگے اور جیسا اب تک کرتے تھے رعیت کے خانگی مکانات مین داد و ستد نکرینگے۔

شرط دوم

یہ کہ مین نگران رہونگا کہ کوئی میرا آدمی کوئی دخل جبر کا علاقہ گورنمنٹ مین نکرنے پاے۔

شرط سوم

یہ کہ ہم عدالتہاے گورنمنٹ مین رجوع دادرسی کا کرینگے اور خود کسیکو سزا نہ دینگے۔

شرط چہارم

یہ کہ تاریخ تحریر اس عہدنامہ سے مین اقرار کرتا ہون کہ شرائط مرقومہ بالا کی تعمیل کرونگا بشرطیکہ پنشن مفصلہ ذیل ہر وقت ملتی رہے —

سکولی راجہ آکا کو [illegible]

سومو راجہ کو [illegible]

بلسورا انبر کو [illegible]

کل [illegible]

شرط پنجم

یہ کہ اگر مین کوئی شرائط بالا مین کی شرط فسخ کرون تو مین مستوجب ضبطی اپنی پنشن تعدادی [illegible] کا ہونگا اور نیز اپنا استحقاق پہاڑ سے نیچے آنے کا ضبط کرونگا —

ترجمہ صحیح ہے

دستخط فرانسس جنکنس

ایجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۵۶

اقرارنامہ جو چانگ جو اور ہزاری کہواہ آکا راجہ اور چانگ شلی ہزاری کہواہ اور قبولو ہزاری کہواہ آکا راجہ اور پنجم کیا سورا آکا راجہ نے بتاریخ ۲۶ ماہ ماگہ سنہ ۱۲۵۰ بنگالہ منظور کیا —

ہم اسبابجب اپنے ملک کے رواج کے پوست شیر اور پوست خرس اور فیل بیدیل ہاتھ مین لیکر اور ایک جانور کا شکار کرکے قسمیہ بیان کرتے ہین کہ ہم کبھی جرم جرم زیادتی اور تعدی کے نسبت رعایا سے گورنمنٹ انگریزی کے نہون گے اور شرائط ذیل کی تعمیل بصدق دل کیا کرینگے —

شرط اول

یہ کہ جب کوئی ہم مین سے پہاڑ سے نیچے چاردوار مین آئیگا وہ فوراً اپنے آنے کی

اطلاع جلد کاریونکو کریگا اور داد و ستد صاف صاف کریگا اور فریب اور دغا کسیطرح رعیت کیساتھ نکریگا اوسکی بھی ہم بخوبی نگرانی رکھینگے کہ کوئی ہمارا آدمی کسی جرم کا مصدر علاقہ متعلق کمپنی مین نہوگا

شرط دوم

یہ کہ ہم یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ ہم کسی گورنمنٹ انگریزی کے دشمن سے سازوسازش نکرینگے بلکہ حتی المقدور اوسکا مقابلہ کرینگے اور اگر ہمکو اطلاع کسی سرکشی کی بخلاف گورنمنٹ انگریزی ہوگی تو ہم اوسکی کیفیت اونکو لکھینگے اور جو احکام ہمارے نام جاری ہونگے اونکی تعمیل کرینگے اگر یہ امر ثابت ہو کہ ہمنے کسی سرکشی مین شرکت کی ہے تو ہمارا استحقاق علاقہ انگریزی میں پنشن کا ضبط ہوگا

شرط سوم

یہ کہ جب ہم نیچے پہاڑ کے آئینگے تو ہرگز اپنے اسلحہ ہمراہ نہ لائینگے اور تجارت بھی صرف مقامات لاہاری اور بالی پارہ اور اودلگ ماتیر پور مین کیا کرینگے اور کسی رعیت کے مکان خانگی مین داد و ستد نہ کرینگے جیسا ہم اب تک کرتے تھے اور نہ اپنے کسی آدمی کو ان ممنوعات کا مصدر ہونے دینگے۔

شرط چہارم

یہ کہ تمام دعاوی قرضہ کا فیصلہ بذریعہ عدالت کے ہوگا کیونکہ ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم جب تک علاقہ گورنمنٹ انگریزی مین مقیم رہینگے اوسوقت تک مطیع قوانین انگریزی رہینگے۔

شرط پنجم

یہ کہ مین کپاسورا آکا راجہ اقرار کرتا ہون کہ مین بالعوض تحصیل جبوا پہنا کے مبلغ سالانہ لونگا اور مین ہزاری کہواہ آکاہ راجہ ما عسہ لونگا اس سے ہمارا کل تعلق چاردوار سے معدوم ہوگا اور وہانکی رعیت سے تحصیل کرنا بھی موقوف ہوگا

ہم اقرار کرتے ہین کہ شرائط بالا کی تعمیل بخوبی ہوگی ورنہ ہمارا استحقاق پنشن ضبط ہوگا

ترجمہ صحیح ہے

دستخط فرانسس جنکینس اجنٹ گورنر جنرل

کوچ بہار

اول رسم گورنمنٹ انگریزی کا ساتھ کوچ بہار کے سنہ ۱۷۷۲ع مین شروع ہوا تھا جب راجہ وہانکا خردسال اور مقید بوٹیون کا تھا اور اوسنے معرفت اپنے نائب ناظر دیو کے پیغام بھیجا کہ اگر کمپنی اوسکی مدد کرکے بوٹیون کو نکالدین تو وہ نصف آمدنی ملک کی گورنمنٹ کو دیگا —

راجہ کا پیغام منظور ہوا بوٹیے نکالدیے گئے اور عہدنامہ نمبر ۵ تحریر ہوا اسکے بموجب راجہ نے متابعت گورنمنٹ انگریزی اختیار کی اور اقرار کیا کہ کوچ بہار شامل ملک بنگالہ کے کیا جائیگا اور خرچ مہم ادا ہوگا اور نصف آمدنی ملک دیجائیگی —

راجہ دریندرنراین سنہ ۱۷۷۵ع مین مرگیا اور اوسکا والد دہجندرنراین پھر قابض اور حاکم ہوا اوسکو بوٹیون نے گرفتار کرکے قید کیا تھا مگر بسبب تاریخ ۲۵ ماہ اپریل سنہ ۱۷۷۴ع اونسے عہدنامہ گورنمنٹ کا ہوا تھا جب اونہون نے اوسکو رہا کیا تھا راجہ دہجندرنراین بھی سنہ ۱۷۸۳ع مین مرگیا اور بجای اسکے اوسکا بیٹا صغرسن ہرندرنراین نامی گدی نشین ہوا اور سنہ ۱۸۳۹ع مین فوت ہوا اور اوسکا بیٹا سیوندرنراین جانشین اوسکا ہوا اسکے بعد سنہ ۱۸۴۷ع مین اوسکا برادرزادہ اور پسر متبنی نرندرنراین راجہ حال گدی نشین ہوا

ہمارا دخل کوچ بہار مین ویسا ہی ہے جیسا سنہ ۱۷۷۲ع مین تھا درمیان صغرسنی ہرندرنراین کے کوچ بہار مین ایک رزیڈنٹ مقرر ہوا تھا بعد ازان اکثر کمشنر واسطے درستی انتظام کے مقرر ہوئے مگر سنہ ۱۸۶۴ع سے کوئی کمشنر رزیڈنٹ مقرر نہین ہے اور کل اجرای کار تفویض راجہ اور اوسکے اہلکارون کے ہوا ہے —

نمبر ۵

عہدنامہ راجہ کوچ بہار

شرائط عہدنامہ فیمابین ہنوریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور دریندرنراین راجہ کوچ بہار

دریندرنراین راجہ کوچ بہار نے اپنا حال زار اور ملک کا حال زبون پیشگاہ ہنوریبل پریسیڈنٹ اور کونسل کلکتہ کے بیان کیا اور یہ حال اوسکا اور اوسکے ملک کا باعث تاراجگان قرب وجوار جو کسیکے زیر اطاعت نہین ہوا ہے اور وہ یہ چاہتے ہین کہ سب متفق ہوکر اوسکو راج سے نکالدین لہذا ہنوریبل پریسیڈنٹ

اور کونسل نے بنظر نصفت پروری اور خواہش چارہ گری بیچارگان وعدہ کیا ہے کہ وہ فوج مفصلہ ذیل یعنی چار کمپنی سپاہیون کی اور ایک ضرب توپ اوسکی مدد کے واسطے بخلاف اوسکے دشمنون کے دیجائینگی اور شرائط ذیل اس سبب سے طرفین نے منظور کین —

شرط اول

یہ کہ راجہ فوراً مبلغ ؎۔۔۔ روپیہ صاحب کلکٹر رنگپور کے پاس روانہ کرین تاکہ اخراجات فوج کمک اوس سے کیا جاوے —

شرط دوم

یہ کہ اگر اس ؎۔۔ سے زیادہ خرچ ہوگا تو راجہ جو روپیہ زیادہ ہوگا وہ بھی ہنوریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کو ادا کر دیگا اور اگر کچھ روپیہ اسمین سے باقی بچیگا تو وہ واپس راجہ کو کیا جائیگا —

شرط سوم

یہ کہ بروقت خلاص ہونے ملک راجہ کی دشمنونکی دست برد سے راجہ متابعت انگریزی اختیار کریگا اور ملک کوچ بہار کو شامل ملک بنگالہ کر دیگا —

شرط چہارم

یہ کہ راجہ یہ بھی وعدہ کرتا ہے کہ وہ ہنوریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کو نصف آمدنی کوچ بہار کی ہمیشہ دیتا رہیگا

شرط پنجم

یہ کہ نصف دوم آمدنی کا ہمیشہ راجہ اور اوسکے وارثون کے واسطے رہیگا بشرطیکہ وہ ہنوریبل ایسٹ انڈیا کمپنی سے متعلق رہینگے —

شرط ششم

یہ کہ بنظر اسکے کہ آمدنی ملک کوچ بہار بخوبی متحقق ہو راجہ اپنے کاغذ آمدنی ملک اوس شخص کے تفویض کرینگے جسکو ہنوریبل پریسیڈنٹ اور کونسل تجویز کرینگے اور ان کاغذ سے مالگزاری اصلی معلوم ہوگی اور تعداد روپیہ بھی جو راجہ اونکو دیگا قرار دیا جاویگا —

شرط ہفتم

یہ کہ تعداد مالگزاری جو شخص مذکورہ بالا کی تجویز سے مقرر ہوگی وہ دائمی اور واسطے ہمیشہ کے

مشتہر ہوگی —

شرط ہشتم

یہ کہ آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی ہمیشہ راجہ کی مدد بوقت ضرورت فوج سے کیا کرینگے اور خرچہ اس فوج کا راجہ کو دینا ہوگا —

شرط نہم

یہ کہ یہ عہدنامہ دو برس تک قائم رہیگا یا اوس وقت تک رہیگا جب تک حکم کورٹ آف ڈائرکٹرز سے نسبت اسکے تصدیق اور منظور کرنیکے حاصل نہو اور جب حکم مذکور حاصل ہوگا تو اوسکے بموجب یہ عہدنامہ واسطے ہمیشہ کے تصدیق اور منظور کیا جائیگا —

یہ عہدنامہ آنریبل پریسیڈنٹ اور کونسل نے بمقام کلکتہ ایک جانب دستخط اور مہر اور منظور کیا بتاریخ ۵ اپریل ۱۷۷۳ء اور دوسری جانب دھیندر نراین راجہ کوچ بہار نے بمقام قلعہ [illegible] بتاریخ ۷ ماہ ماگھ سنہ ۱۱۷۹ بنگالہ کے اسیطرح صحیح و منظور کیا

سکم

یہ حال داکٹر کمپبیل صاحب سپرنٹنڈنٹ مقام دارجلنگ کی رپورٹ سے نقل ہوا ہے

سکم جسکو باشندے دہان کے اور گرد نواح کے لوگ دیجونگ کہتے ہین محدود بحدود ذیل ہے

بجانب شمال تبت بطرف مشرق بوٹان بسمت مغرب نیپال در جنوب کو ماہ اور دریا ہے کلان رنجیت

جو سکم کو علاقہ کوہی دارجلنگ سے جدا کرتا ہے رقبہ اسکا قریب [illegible] میل مربع ہے اور باشندے

پانچ نفر فی میل مربع سے یعنی [illegible] نفر ہین تفصیل یہ ہے

قوم لیچا [illegible]

بوٹیا [illegible]

[illegible]

اس علاقے مین محصول اور نقد نہین ہوتا اور جو پیداوار زمین کی بٹائی سے اور اموال تجارت

سے جنس ملتی ہے اگر اوسکی قیمت لگائی جاوے تو [illegible] روپیہ سے زیادہ نہین اس

علاقے مین جنگل جھاڑی اکثر مقامات مین ہین اور وہان سفر بھی دشوار ہوتا ہے راجہ یہان کا مقام

ٹملونگ مین ماہ نومبر سے ماہ مئی تک رہتا ہے اور باقی مہینون مین وہ مقام چمبی علاقہ تبت مین

رہتا ہے اسواسطے کہ سکم مین بارش بہت ہوتی ہے اور کوئی رہ نہین سکتا راجہ یہانکا خراج گزار

چین کا ہے اور اپنا خراج معرفت حاکم لاسہ کے ادا کرتا ہے اور بوجہ قلیل سب سے بباعث

اوسکی بدوضعی کے ملک اوسکا ضبط کیا ہے اور اوسکو [illegible] روپیہ تک کا سالانہ ملتا ہے

ہمارا واسطہ سکم سے شروع جنگ نیپال سے جو ۱۸۱۴ع مین ہوئی تھی پیدا ہوا ہے

گورکھون نے اس ملک مین لوٹ مار ۱۷۸۸ع مین شروع کی تھی اور جب جنگ شروع ہوئی اور دست درازی

اونکی علاقے انگریزی مین بھی ہونے لگی تو اونھون نے علاقہ سکم کو بجانب مشرق دریا ے تستا تک

غارت کیا اسمین علاقہ مورنگ یعنی ترائی دامن کوہ کی بھی آگئی تھی اب غرض گورنمنٹ انگریزی کی

یہ تھی کہ راجہ سکم کو بدستور قرار واقعی دیجاوے تاکہ وہ اپنے علاقے مین سے گورکھون کو نکال دے

لہذا جب جنگ نیپال ختم ہوئی تو علاقہ درمیان میچی اور تستا کے جو انگریزون نے نیپال والے سے

چھین لیا ہے بموجب عہدنامہ نمبر ۵ کے راجہ سکم کو دیا گیا اصل مطلب جس عہدنامہ کا یہ تھا کہ

نیپال والے بجانب مشرق ترقی نہ پکڑین ــ

سنہ ۱۸۱۷ء سے سنہ ۱۸۲۵ء تک کوئی کاروبار فیما بین راجہ سکم اور گورنمنٹ انگریزی کے ظہور مین نہین آیا قریب سنہ ۱۸۲۵ء کے وزیر راجہ بلجیت رئیس لیپچا قتل ہوا اور اوسکے تمام ہمقوم بسرداری ایکلدھی قاصی کے مفرور ہوکر نیپال مین پناہ گیر ہوئے عرصہ قلیل کے بعد لڑائی سرحد سکم اور نیپال پر شروع ہوئی اور اسکی اطلاع اجنٹ گورنر جنرل سرحدات شمالی اور مشرقی اور رزیڈنٹ نیپال تک پہونچی ــ بیچ سنہ ۱۸۲۸ء کے کپتان لوئڈ صاحب کو حکم ہوا کہ سرحد سکم پر جاکر تجویز مناسب کرین صاحب موصوف ایک سوداگر مقام مالداجی ڈبلیو گرینٹ نامی کو ہمراہ لیکر پہاڑ مین مقام رنجیت پور چلے گئے ان صاحبون کو مقام دارجلنگ بہت پسند آیا اور اسکی اطلاع اونھون نے گورنر جنرل بہادر کو کی اور یہ ارادہ گورنمنٹ ہوا کہ جب موقع مناسب ملے راجہ سکم سے موافقت کرکے اس مقام دارجلنگ کو اوس سے لین اور اوسکے مساوی آمدنی کا ملک یا روپیہ نقد اسکو دین اور یہی موقع سنہ ۱۸۳۵ء مین ملا جب مفرورین لیپچا نے نیپال سے ترائی سکم مین آکر غارتگری شروع کی اور کرنیل لوئڈ صاحب کو حکم ہوا کہ جاکر تحقیقات سبب فساد دریافت کرین صاحب موصوف کے وہان جانے سے مفرورین مذکورین نیپال مین واپس چلے گئے اور ایسا اتفاق ہوا کہ راجہ سکم نے بلاشرط دارجلنگ انگریزون کو دے دیا اور بخشش نامہ نمبر ۹۵ مرقومہ ماہ فروری سنہ ۱۸۳۵ء تحریر ہوا ــ

بیچ سنہ ۱۸۴۱ء کے گورنمنٹ نے تین ہزار روپیہ سالانہ بعوض دارجلنگ کے دینا قبول کیا اور سنہ ۱۸۴۶ء مین تین ہزار روپیہ اور دیا یعنی چھ ہزار روپیہ سالانہ دینا منظور کیا ــ

آبادی دارجلنگ کی خوب ترقی پر ہوئی یہان تک کہ سنہ ۱۸۳۹ء مین وہان صرف ایک سو نفر تھے اور سنہ ۱۸۴۹ء مین دس ہزار نفر ہوسے اور اسمین اکثر وہ لوگ تھے جو نیپال اور سکم اور بوٹان سے آکر آباد ہوسے ان سب ملکون مین غلامی جاری تھی یہان دارجلنگ مین مزدوری خوب ملتی تھی اور تجارت ہر شے کی ہوتی تھی اور زمین جنگل کافی واسطے آبادی کے تھے اور جو نو آباد ہوتے تھے اونکو ترغیب اور دلجمعی دیجاتی تھی ترقی دارجلنگ جہان کسی طرح کے علاقے نہ تھے اور سب طرح لوگ آزادانہ بسر کرتے تھے باعث رشک اور رنجش دیوان راجہ کے ہوسے اسواسطے کہ وہ خود نفع تمام تجارت سکم کا لیا کرتا تھا اور لاما وغیرہ اور لوگ رئیس بھی اوسکے شریک نفع تھے

اور اب جو اونکے غلام علاقہ انگریزی مین آکر آباد ہوتے تھے اونپر اونکی حکومت نہین چلتی
تھی پس اونھون نے یہ تدبیر کی کہ خفیہ اون لوگون کو کہلا بھیجنے لگے اور دھمکانے لگے کہ
جو غلام وہان جاکر آباد ہوا ہے وہ واپس اونکے مالکان سابق کو دلوا دیا جائیگا اور سکم کے لوگون
کو منع کرنے لگے کہ دارجلنگ مین جاکر تجارت نکرین اور سوائے اسکے وہ حصہ رعایا سے انگریزی
مین سے کسی کسی کو جبراً پکڑ لیجانے لگے اور اونکو بطور غلام فروخت کرنے لگے اور جو مدد اونسے
دربابِ گرفتاری اور سپردگی مجرمان طلب ہوتی تھی اوسمین انکار کرنے لگے اور ہمین اوسکا حال
یہ تھا کہ فیمابین سکم اور یونان کے یہ رسم تھی کہ وہ آپسمین غلامان کی تبدیلی کرلیا کرتے تھے اسواسطے
راجہ سکم اور دیوان نے اب ڈاکٹر کیمبل صاحب سپرنٹنڈنٹ دارجلنگ کو کہنا شروع کیا کہ رسم
یہان کی دربابِ غلام کے جو ہے وہ صاحب بھی جاری رکھین کیونکہ رواج ملک قائم رکھنا ضرور ہے
مگر اونھون نے ہمیشہ اوس سے انکار کیا —

۱۸۴۹ع مین جب ڈاکٹر ہوکر صاحب اور ڈاکٹر کیمبل صاحب حسب منظوری گورنمنٹ اور اجازت
راجہ کے ملک سکم مین سیر کرتے تھے اونکو اتفاقاً قید کرلیا غرض اس سے یہ تھی کہ اونکو قید کرکے
ڈاکٹر کیمبل صاحب سے یہ منظور کرالین کہ وہ آئندہ مجرمان کو طلب نکرین اور جو دیوان دربابِ واپس
دینے غلامان کے کہتا ہے اوسکو منظور کرین اور جب تک منظوری گورنمنٹ ان دونون امور مین نہ آوے
اوسوقت تک اونکو محبوس رکھین مگر اونکو ناامیدی اجرائے اشتہار سے ہوئی جسمین گورنر جنرل
نے لکھا کہ بمنظوری حالت حبس مین وہ کرا لینگے وہ ہرگز منظور گورنمنٹ نہوگی اور اگر ایک بال کو
بھی ڈاکٹر کیمبل صاحب یا ڈاکٹر ہوکر صاحب سے اذیت پہونچے تو راجہ کا پسر معرض جوابدہی مین
آویگا اور راجہ نھون نے بتاریخ ۲۴ ماہ دسمبر ۱۸۴۹ع دونون صاحبون کو رہا کردیا —

بماہ فروری ۱۸۵۰ع فوج عوض لینے دریائے رنجیت سے عبور کرکے ملک سکم مین پہونچی اسکا
نتیجہ یہ ہوا کہ جو چھہ ہزار روپیہ سالانہ راجہ کو ملتا تھا وہ موقوف ہوا اور علاقہ سکم حسب تفصیل ذیل شامل
ملک انگریزی ہوگیا یعنے ترائی سکم اور وہ علاقہ کوہستانی سکم جسکے شمال کو دریائے ایام جاری ہے
اور دریائے رنجیت اور محدود جانب مشرق اور سرحد نیپال جانب مغرب ہے —

یہ علاقہ جدید بھی باہتمام صاحب سپرنٹنڈنٹ دارجلنگ کے سپرد ہوا اور بباعث ترقی

آبادی جو ہوئی تھی اور زمین کی لیاقت بابت پیداوار چاول کے یہ علاقہ بہت فائدہ مند ہو گیا
دیوان اپنے عہدے سے برطرف ہوا اور چند سال تک سب کاروبار فیما بین سکم اور گورنمنٹ
انگریزی کے اچھی طرح جاری رہے مگر دیوان نے پھر بذریعہ اپنی زوجہ کے جو اولاد بد اصل راجہ کی
ہی کچھ اختیار حاصل کیا اور دزدی انسان رعایاے انگریزی کی پھر ہونے لگی اور اوسکی دادرسی ناممکن ہوئی
بماہہاے اپریل و مئی سنہ ۱۸۶۰ء دو مقدمہ سنگین دزدی انسان کے گورنمنٹ تک بذریعہ رپورٹ
کے پہونچے اور تمام کوشش درباب واپسی رعایاے دزدیدہ اور سپردگی مجرمان جو رفیقان دیوان مین
سے تھے کچھ فائدہ بخش نہوئی تو گورنر جنرل بہادر نے باجلاس کونسل یہ حکم دیا کہ علاقہ راجہ کا جو
بجانب شمال دریاے رام کے اور بسمت مغرب دریاے کلان رنجیت کے واقع ہے ضبط کر لیا
جاوے اور اوسوقت تک واپس نہ ملے جب تک وہ ہماری رعایا کو جو وہ چرا کر لیگئے ہین واپس
نکرین اور مجرمان کو حوالہ نکرین اور یہ اقرارنامہ لکھین کہ آیندہ پھر ایسا جرم نہوگا بتاریخ یکم ماہ نومبر ۱۸۶۰ء
سپرنٹنڈنٹ دارجلنگ کا مع تھوڑی فوج کے دریاے رام کو عبور کر گیا اور مقام رنجیک پوٹنگ تک
پہنچا مگر آخر کار لاچار ہو کر پھر مقام دارجلنگ مین واپس آیا اور دوسری مرتبہ فوج کثیر سرکردگی لفٹنٹ
کرنیل گالو صاحب روانہ ہوئی اونکے ہمراہ ہنوریبل آشلی ایڈن صاحب بطور سفیر اور اسپشل کمشنر بھیجے
گئے فوج دریاے ہسٹانگ پہونچی تھی کہ سکم والے نے شرائط گورنر جنرل کو منظور کیا اور عہدنامہ
نمبر ۹ جسمین تیئیس دفعہ ہین سفیر موصوف اور راجہ کے درمیان مین قرار پایا اور بتاریخ ۲۸ ماہ مارچ ۱۸۶۱ء
تحریر ہوا —

نمبر ۵۸

عہدنامہ و اقرارنامہ جو فیما بین کپتان بارکر صاحب اجنٹ منجانب ہز اکسلنسی یعنی رائٹ ہنوریبل
ارل میرا کے جی گورنر جنرل اور ناظر چینیا تنجن اور راجاہ تینشاہ اور لاما دحیم لونگدو مرسلہ راجہ سکم کے جو
علیحدہ علیحدہ مقرر ہوئے تھے اور مطلب خاص عہدنامہ سے یہ تھا —

شرط اول

ہنوریبل ایسٹ انڈیا کمپنی شامل کرتے ہین اور حوالہ کرتے ہین اور دیتے ہین کل حکومت

سکم پتی راجہ کو اوسکے ورثا کو اور جانشین کو تمام علاقے کو ہی کی جو بجانب مشرق دریاے مینچی کے اور بسمت مغرب دریاے تسیا کے واقع ہے اور جو علاقہ سابق قبضۂ راجہ نیپال مین تھا مگر بموجب عہدنامہ صلح سگولی کی ملک ہنوبل ایسٹ انڈیا کمپنی مین شامل ہوگیا تھا —

شرط دوم

راجہ سکم پتی منجانب خود و جانشینان خود اقرار کرتا ہے کہ وہ کوئی امر زیادتی یا دشمنی کا بابت گورکھیون کے یا کسی اور علاقے کی نہ کرینگے —

شرط سوم

وہ رجوع بعدالت گورمنٹ انگریزی لائیگا اگر کوئی تکرار یا نزاع فیمابین اوسکی رعایا کے اور رعایاے نیپال کے واقع ہوگی اور جو فیصلہ اوسکا گورمنٹ انگریزی کرینگے اوسکی متابعت کریگا —

شرط چہارم

وہ منجانب خود اور جانشینان خود اقرار کرتا ہے کہ وہ مع اپنے تمام فوج کے ہمراہ فوج انگریزی کے ہوگا اگر کوہستان مین فوج کشی ہوگی اور عموماً مدد اور آرام فوج انگریزی کو حتی المقدور دیا کریگا —

شرط پنجم

وہ کسی رعایاے انگریزی کو یا رعایا سے دیگر بادشاہان یورپ یا امریکا کو اپنے علاقے مین بغیر اجازت گورمنٹ انگریزی کے آباد ہونے دیگا —

شرط ششم

وہ فوراً ڈاکو یا مجرم سنگین کو جو اوسکے علاقے مین پناہ گیر ہوسے گرفتار کرکے حوالہ کردیگا

شرط ہفتم

وہ کسی باقیدار سرکار کو یا قرضدار کو پناہ ندیگا اگر گورمنٹ انگریزی اوسکو بذریعہ اپنے معتبر اجنٹ کے طلب کرینگے —

شرط ہشتم

وہ سوداگران اور تجاران علاقہ کمپنی کی حفاظت کریگا اور وعدہ کرتا ہو کہ سواے محصول مقررہ بازاران معینہ زیادہ محصول اونسے نلیگا —

شرط نہم

ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی راجہ سکم پتی اور اوسکے جانشینان کو قبضہ کلیتہً اوس علاقہ کوہی کا دیتے ہین جسکی تصریح شرط اول عہدنامہ ہذا مین ہوچکی ہے —

شرط دہم

یہ عہدنامہ راجہ سکم پتی ایک مہینے کے عرصے مین بعد تصدیق کرنے کے دینگے اور نقل اوسکی بعد منظوری ہزاکسلنسی رائٹ ہنوربل گورنر جنرل کے راجہ کو دیجاے گی —

مقام ٹیتالیا ۱۰ ماہ فروری ۱۸۱۷ء مطابق ۹ ماہ پھاگن سمبت ۱۸۷۳ اور ۳۰ ماہ ماگھ ۱۲۲۳ سنہ بنگالہ

مہر کلان	بار سٹر صاحب
مہر کلان	ناظر چیتا بھنجن
مہر کلان	ماچا سیا
مہر کلان	لاباوچم لوکا دو

گورنر جنرل کی مہر — کمپنی کی مہر

دستخط میرا صاحب
دستخط این بی ادمنسٹن صاحب
دستخط آرچیر وسٹن صاحب
دستخط جارج رد وسول صاحب

تصدیق گورنر جنرل بہادر کی باجلاس کونسل بمقام کلکتہ تاریخ ۱۵ ماہ مارچ ۱۸۱۷ء کو ہوئی —

دستخط جی آدم صاحب
اکٹنگ چیف سکرٹری گورنمنٹ

مسودہ سند بنام راجہ سکم مرقومہ ۷ ماہ اپریل ۱۸۱۷ عیسوی

ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی بنظر خدمتگذاری جو اقوام کوہی نے زیر حکم راجہ سکم کے ہے اور بباعث

ارتباط جو راجہ مذکور نے نسبت گورنمنٹ انگریزی کے ظاہر کیا ہے راجہ سکم پتی اور اوسکے ورثا اور جانشینان کو تمام علاقہ دامن کوہ جو بجانب مشرق دریای مینچی کے اور سمت مغرب مہاندی کے واقع ہے اور جو علاقہ سابق قبضہ راجہ نیپال مین تھا مگر بموجب عہدنامہ سگولی کے ملک ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی مین شامل ہوا تھا دیتے ہین راجہ مذکور علاقہ مزبور کو بطور ماتحت یعنی زیر حکومت گورنمنٹ انگریزی کے اپنے قبضے مین رکھے اور بموجب شرائط ذیل کے کاربند ہو —

قوانین اور آئین انگریزی علاقہ مذکور مین جاری نہون گے اور راجہ سکم پتی کو اختیار ہے کہ ایسے قانون اور آئین واسطے انتظام ملک کے ترتیب دے جو موافق عادات اور رواج باشندون کے ہون یا جو اوسکے اور علاقے مین جاری ہون —

شرائط اور عہود جو عہدنامہ متالیا واقع تاریخ ۱۰ ماہ فروری ۱۸۱۷ء جنکو ہزاکسی لنسی رایت ہنوربل گورنر جنرل بہادر نے با جلاس کونسل تباریخ ۱۵ ماہ مارچ سنہ آیندہ تصدیق کیا ہے اس علاقے سے بھی جو اب راجہ سکم پتی کو دیا جاتا ہے علاقہ رکھینگے مگر اوسقدر کہ جسقدر علاقہ مذکور کے حالات سے مناسب معلوم ہونگی —

یہ امر راجہ سکم پتی اور اوسکے اہلکاران پر واجب اور فرض ہوگا کہ جب کوئی افسر ہنوربل کمپنی کسی مجرم جرم فوجداری یا قیدار سرکار کو جس نے اوسکے علاقہ مین آکر پناہ لی ہوگی طلب کرین فوراً حوالہ کردین اور عملہ پولس گورنمنٹ انگریزی کو ایسے اشخاص کے تعاقب مین اوسکے علاقے مین آنے سے مزاحم نہون —

بنظر اسکے کہ راجہ سکم پتی علاقہ انگریزی سے بہت فاصلہ پر رہتا ہے جو احکام گورنر جنرل بہادر کے یا جلاس کونسل بسبب ضرورت شدید بابت حفاظت یا امنیت ملک کے جاری ہون اونکو اہلکاران راجہ مذکور بطور احکام راجہ سکم پتی تصور کرکے اوسکی تعمیل بلا تامل کیا کرین —

تاکہ درباب حدود زمین کے جو راجہ سکم پتی کو دیا گیا ہے تکرار واقع نہو ایک افسر انگریزی واسطے حدبندی کے تجویز ہوگا اور صاحب موصوف پیمایش کرکے حد مقرر کردینگے —

نمبر ۵۹

ترجمہ بخشش نامہ جسکی روسے دارجلنگ ایسٹ انڈیا کمپنی کو ملا۔

مرقومہ ۲۹ ماہ ماگھ سمبت ۱۸۹۱ مطابق یکم فروری ۱۸۳۵ع

گورنر جنرل بہادر نے خواہش نسبت لینے دارکوہ جلنگ کی نسبت اوسکے سپرد ہونے کی ظاہر کی کہ اونکے حکام ماتحت جو بیمار ہوں وہاں رہکر آرام پائین لہذا مین راجہ سکم بسبب دوستی گورنر جنرل موصوف کوہ دارجلنگ کو نذر ایسٹ انڈیا کمپنی کرتا ہوں حدود اوسکے حسب تفصیل ذیل ہونگے یعنی تمام علاقہ بجانب جنوب دریای کلان رنجیت اور بجانب مشرق بلاسورا اور کاہیل اور دریای خورد رنجیت اور بجانب مغرب رنگنو اور دریاے مہاندی فقط

ترجمہ ہوا
دستخط ای کیمبل صاحب
سپرنٹنڈنٹ دارجلنگ
انچارج امور پولیٹکل علاقہ سکم

مہر راجہ اصل لگائی گئی تھی

نمبر ۶۰

عہدنامہ واقرارنامہ جو فیمابین آنریبل اشلی ایڈن صاحب سفیر اور اسپشل کمشنر منجانب گورنمنٹ انگریزی حسب اختیارات جو اونکو رایٹ آنریبل جارج ارل کیننگ گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل عطا ہوئے تھے اور مہاراجہ سکیونگ کنرو مہاراجہ سکم کے منعقد ہوا۔

چونکہ بباعث متواتر غارتگری اور بدوضعی اہلکاران اور رعایای مہاراجہ سکم کی اور بسبب غفلت مہاراجہ کے درباب رضاجوئی بوجہ بدوضعی اوسکی رعایا کے سالہا سال تک دوستی جو سابق فیمابین گورنمنٹ انگریزی اور گورنمنٹ سکم کے جاری تھی موقوف ہوگئی تھی اور آخرکار اوسکا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ فوجکشی ملک سکم پر ہوئی اور اوسکو فتح کیا اب جو مہاراجہ سکم نے اپنا افسوس درباب بدوضعی اوسکی رعایا اور ملازمین کے ظاہر کی اور اپنا عزم قوی درباب رفع کرنے اوسکے بیان کیا خواہش دوستی و موافقت ساتھ گورنمنٹ انگریزی کے ظاہر کی لہذا دفعات ذیل منظور ہوئین

شرط اول

تمام عہدنامجات جو سابق فیمابین گورنمنٹ انگریزی اور گورنمنٹ سکم کے قرار پائے تھے اس عہدنامے سے سب منسوخ ہوئے —

شرط دوم

تمام علاقہ سکم جو اب فوج انگریزی نے فتح کیا واپس مہاراجہ سکم کو دیا جاتا ہے اور آیندہ صلح و دوستی فیمابین سرکارین کے قائم ہوئی —

شرط سوم

مہاراجہ سکم منظور کرتے ہین کہ بیچ عرصے ایک مہینے کے تحریر اس عہدنامہ سے تمام اسباب گورنمنٹ جو دستہ فوج انگریزی بمقام رینجن گوپک کے چھوڑ آئے تھے واپس ہوگا —

شرط چہارم

بابت معاوضہ اخراجات کے جو سنہ ۱۸۶۱ء مین گورنمنٹ انگریزی کو بیچ قبضہ کرنے اوس حصہ علاقہ سکم کے بنابر انصاف دہی رعایا جو عہد حکومت سکم مین اونکو نہین ملتی تھی ہوا ہے اور بالعوض معاوضہ نقصانی رعایائے انگریزی جنکو رعایائے سکم نے لوٹا اور چرایا تھا گورنمنٹ سکم وعدہ کرتے ہین کہ مبلغ [illegible] روپیہ باقساط ذیل حکام انگریزی مقام دارجلنگ کے خزانہ مین ادا کرینگے —

یکم ماہ مئی سنہ ۱۸۶۱ء — مبلغ [illegible]

یکم ماہ نومبر سنہ ۱۸۶۱ء — مبلغ [illegible]

یکم ماہ مئی سنہ ۱۸۶۲ء — مبلغ [illegible]

اور یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ اگر اقساط مذکورہ بالا حسب وعدہ ادا نہوون تو گورنمنٹ سکم وہ علاقہ اپنے ملک کا جسکی حدود حسب ذیل ہین حوالہ گورنمنٹ انگریزی کے کرینگے اور یہ علاقہ اونکے پاس اوس وقت تک رہیگا جب تک تمام روپیہ باقیماندہ مع زر اخراجات علاقہ داری و تحصیل نیز رقم سود بحساب شش روپیہ سالانہ ادا نہو اوسکا حدود یہ ہے جانب جنوب دریائے رام [illegible] جانب مشرق دریائے کلان رنگیت جانب شمال دریائے کلان رنگیت کو [illegible] مقامات [illegible]

اور جانگاپلنگ شامل ہین اور بجانب مغرب کوہ سنگہ لیلا —

شرط پنجم

گورنمنٹ سکم وعدہ کرتے ہین کہ آیندہ اونکی رعایا ہرگز غارتگری یا دزدی انسان یا کسی اور طرحکی تکالیف رعایای انگریزی کو نہ دیگی اور اگر ایسی واردات ہوگی تو گورنمنٹ سکم وعدہ کرتے ہین کہ مجرمان کو مع اہلکاران یا سرداران جو چشم پوشی یا پہلوتہی تدارک مین کرینگے حوالہ کردینگے —

شرط ششم

گورنمنٹ سکم ہمیشہ مجرمان اور باقیداران ودیگر روپوشان کو جو اونکے علاقے مین آکر متواری یا روپوش ہونگے درصورت ثانی ایک تحریری حکم کسی حاکم انگریزی سے حوالہ کردینگے اور اگر اسمین توقف ہو تو اہلکاران پولس انگریزی کو اختیار ہے کہ تعاقب مجرمان مین علاقہ سکم مین آئین او وہ اگر وہ پروانہ دستخطی کسی حاکم انگریزی کا دکہائینگے تو اہلکاران راج سکم حتی المقدور بمدد گرفتاری مجرمان ندکورہ دینگے

شرط ہفتم

ازانجاکہ نااتفاقی اور منافقت جو فیمابین سرکارین سابق ہوئی تہی وہ سب باعث دیوان معزول نامگوئی نامے کے ہوئی تہی لہذا گورنمنٹ سکم وعدہ کرتے ہین کہ نہ نامگوئی مذکور اور نہ کوئی اوسکی اولاد مین سے ملک سکم مین آنے پائیگا اور نہ صلاح ومشورے مین شامل ہوگا اور نہ کوئی علاقہ یا اسامی راجہ یا اوسکے کسی عزیز کے پاس جو میں مین پائیگا —

شرط ہشتم

گورنمنٹ سکم آج کی تاریخ سے تمام روک ٹوک مسافرون کی اور فائدہ تجارت جو درمیان علاقہ انگریزی اور سکم کے ہوتی تہی موقوف کرتے ہین آیندہ بلا مزاحمت آمدورفت اور تجارت دونون علاقون مین ہوا کریگی اور رعایای انگریزی جہان چاہین اگر علاقہ سکم مین رہین یا مسافرت کرین اور اپنی اجناس کو جسطرح اور جس جگہہ چاہین اپنے منافع پر فروخت کرین اور کچہ محصول سوائے اونکے جو بموجب اس عہدنامے کے قرار پائینگے نلیا جائیگا —

شرط نہم

گورنمنٹ سکم وعدہ کرتے ہین کہ جملہ مسافرین اور تجاران وسوداگران ممالک مختلفہ کی حفاظت کیا کرینگی

خواہ وہ علاقہ سکم مین رہتے ہون یا تجارت کرتے ہون یا مسافرت کرتے ہون اور اگر کوئی تجار یا
مسافر یا سوداگر انگریزی ولایت نزا کوئی فعل خلاف آئین یا رواج ملک سکم کے کریگا تو اوسکی تجویز اور سزا
حکام مقیم دارجلنگ کیا کرینگے اور گورنمنٹ سکم ایسے مجرم کو فوراً احکام انگریزی کے سپرد کرینگے کسی حیلہ
یا عذر سے اوسکو اپنے پاس نہ رکھینگے سوائے ولایت نزا کے اور کوئی رعایائے انگریزی جو بود و باش
علاقہ سکم مین کرتا ہوگا وہ قوانین سکم کے تابع ہوگا مگر ایسے شخص کو سزائے قطع اعضا یا شدائد سخت کی
نہ دیجائیگی اور ہر ایک مقدمہ سزائے رعایائے انگریزی کی کیفیت مقام دارجلنگ کی اطلاع کیواسطے
بھیجی جائیگی —

شرط دہم

کوئی محصول یا ابواب اجناس پر جو سکم سے علاقہ انگریزی مین بھیجے جاینگے یا علاقہ انگریزی
سے سکم مین آئینگے لیا جائیگا —

شرط یازدہم

تمام اجناس جو تبت یا بوٹان یا نیپال مین جائین یا اوس راہ سے گذرینگے اونپر گورنمنٹ
سکم کو اختیار ہے محصول واجبی جو وہ وقتاً فوقتاً مشتہر کرین لیا کرین کچھ تخصیص مقام روانگی کی نہوگی
مگر واضح رہے کہ یہ محصول کسی صورت مین پانچ روپیہ فیصدی قیمت اجناس سے زیادہ نہ لیا جائیگا اور جب یہ
محصول ادا ہوگا تو روانہ اجناس مذکور کا دیا جائیگا جسکے ذریعہ سے اور کوئی محصول اونپر نہ لیا جائیگا

شرط دوازدہم

اس نظر سے کہ قیمت کی کمی بنا اگر گورنمنٹ سکم سے کوئی فریب نکرے یہ وعدہ ہوا ہے کہ اہلکاران
پرمٹ کو اختیار ہے کہ جس جنس کو مناسب تصور کرین واسطے ضرورت گورنمنٹ کے قیمت مظہرہ
مالک پر خریدا کرین —

شرط سیزدہم

درصورتیکہ گورنمنٹ انگریزی کوئی شارع عام واسطے ترقی تجارت کے بنایا چاہین گورنمنٹ
سکم اوسمین کچھ عذر پیش نکرینگے بلکہ جو اہلکار اوسکی تیاری کے واسطے مامور ہونگے اونکی حفاظت
اور مدد کرینگے اور جب شارع عام مذکور تیار ہو جائیگا تو گورنمنٹ سکم وعدہ کرتے ہین کہ وہ اوسکی

مرمت کیا کرینگے اور رستہ پر مقامات قیام مسافران تیار کرا دینگے۔

شرط چہاردہم

اگر گورنمنٹ انگریزی کی یہ رای ہو کہ علاقہ سکم مین پیمایش و دیگر تحقیقات دیہات اور جمادات علاقے کی کرین تو اسمین بھی گورنمنٹ سکم کچہ عذر نکرینگے اور جو اہلکار اس کام کے واسطے مقرر ہونگے اونکی مدد اور حفاظت کرینگے۔

شرط پانزدہم

از انجا کہ نا اتفاقی سابق جو ہوئی تھی اس سبب سے تھی کہ علاقہ سکم مین بردہ فروشی جاری تھی لہذا گورنمنٹ سکم وعدہ کرتے ہین کہ آیندہ جو کوئی بردہ فروشی کریگا یا کسی انسان کو بغرض اوسکے غلام بنانے کے فروخت کریگا اوسکو وہ سزای سخت دینگے۔

شرط شانزدہم

اس جہت سے رعایای سکم اب بلا مزاحمت اور روک ٹوک کے جہان چاہین جاسکینگے اور گورنمنٹ سکم کو اختیار حاصل ہوگا کہ جو کوئی باشندہ کسی اور علاقہ کا وہان آکر آباد ہوا گر وہ سیطر کا مجرم یا باقیدار نہین ہے تو اوسکو اجازت سکونت کی دینگے۔

شرط ہفتدہم

گورنمنٹ سکم وعدہ کرتے ہین کہ وہ کوئی امر زیادتی یا دشمنی کا نسبت ریاستہای ہمسایہ کے جو اتفاق گورنمنٹ انگریزی سے رکھتے ہین نکرینگے اگر کوئی نزاع یا تکرار فیمابین گورنمنٹ سکم اور علاقجات ہمسایہ کے واقع ہوگا تو اوسکا فیصلہ سپرد گورنمنٹ انگریزی کے ہوگا اور گورنمنٹ سکم وعدہ کرتے ہین کہ جو فیصلہ گورنمنٹ انگریزی کر دینگے وہ اونکو منظور ہوگا۔

شرط ہجدہم

تمام فوج سکم شامل فوج انگریزی کے بخلاف کسی کوہی علاقے کے ہو گی اور اونکی مدد اور آسایش مین ہمہ تن مصروف رہیگی۔

شرط نوزدہم

گورنمنٹ سکم اپنے علاقے کا کوئی جزو کسی دوسرے علاقے کے شامل بلا اجازت

گورنمنٹ انگریزی کے نکرینگے۔

شرط بستم

گورنمنٹ سکم وعدہ کرتے ہین کہ کسی دوسرے علاقے کے آدمی مسلح اونکے علاقہ سے بلا اجازت گورنمنٹ انگریزی کے گذر نکرنے پائینگے۔

شرط بست ویکم

سات نفر مجرم جنکی طلبی گورنمنٹ انگریزی سے ہوئی تھی اور جو سکم سے فراری ہوکر علاقہ بوٹان مین پناہ گیر ہوئے ہین اونکے نسبت گورنمنٹ سکم وعدہ کرتے ہین کہ گورنمنٹ بوٹان سے جسطرح ممکن ہوگا واپس لادینگے اور اگر کوئی منجملہ اونکے پھر سکم مین آئیگا تو اوسکو فوراً گرفتار کرکے حوالہ حکام انگریزی مقیم دارجلنگ کے کردینگے۔

شرط بست ودوم

بنظر اسکے کہ مقام سکم مین انتظام قرار واقعی قائم ہوا اور بلحاظ بخیال اسکے کہ واسطہ دوستی گورنمنٹ انگریزی سے خوب مربوط ہو راجہ سکم وعدہ کرتا ہے کہ وہ اپنی دارالحکومت تبت سے منتقل کرکے مقام سکم مین قرار دیگا اور وہان نو مہینے ہر سال مین رہا کریگا اور گورنمنٹ سکم اقرار کرتے ہین کہ ایک شخص بطور وکیل اونکی طرف سے حاضرباش حکام دارجلنگ رہا کریگا۔

شرط بست وسوم

یہ عہدنامہ بست و سہ دفعات کا قرار پاکر فیما بین ہنوزبل اشلی ایڈن صاحب صفیر انگریزی اور ہزہائی نس سکھونگ کزد سکم پتی مہاراجہ کے بمقام تملونگ بتاریخ ۲۸ ماہ مارچ ۱۸۶۱ء مطابق ۱۰ دادہنور ۶۱ کے منعقد ہوا اور ایڈن صاحب نے ایک نقل اوسکی انگریزی مین مع ترجمہ بزبان ناگری اور بوٹان کے بمہر اور دستخط ہنوزبل اشلی ایڈن صاحب ممدوح اور ہزہائی نس مہاراجہ کے مہاراجہ سکم پتی کو دیا اور مہاراجہ سکم پتی نے اسیطرح ایک نقل انگریزی مین مع ترجمہ ناگری اور بوٹانی کے بمہر اور دستخط مہاراجہ ہنوزبل اشلی ایڈن صاحب کے ہنوزبل اشلی ایڈن صاحب کو دیا صفیر مذکور وعدہ کرتا ہے کہ وہ ایک نقل اوسکی مصدقہ ہز اکسلنسی وسیرائی اور گورنر جنرل بہادر ہند باجلاس کونسل عرصہ چھہ ہفتے مین مہاراجہ کو منگادیگا مگر یہ عہدنامہ بلا انتظار دوسرے

مصدقہ کے تعمیل ہوا کریگا۔

(مہر) و دستخط سکیونگ کرو سکم پتی

دستخط ایشلی ایڈن صاحب صفیر (مہر)

دستخط کننگ صاحب (مہر)

ہز اکسلنسی ویسرامی اور گورنر جنرل ہند اجلاس کونسل نے بمقام کلکتہ بتاریخ ۱۶۔ ماہ اپریل سنہ ۱۸۶۱ء تصدیق کیا۔

دستخط سی بو ایچن سن
انڈر سکرٹری گورنمنٹ ہند

سرحدات جنوبی و مغربی

یہ حال میجر ولٹن صاحب کمشنر چھوٹا ناگپور کی رپورٹ سے انتخاب کیا گیا ہے

اسمین لعت م مفصلہ حاشیہ ہین اون سکو سرحدات جنوبی و
مغربی کہتے ہین اور وہ سب چار تعلقو نمین منقسم ہین سنبلپور
پٹنا سرگوجا اور سنگ بھوم علاقجات سنبلپور اور پٹنا
بموجب عہدنامہ سنہ ۱۸۰۳ع کے جو راگھوجا بھونسلا سے ہوا تھا
شامل گورنمنٹ انگریزی کے ہوا تھا مگر علاقہ رئی گرہا جسمین
شامل نہین تھا کیونکہ رئیس وہان کا وفادار اور خدمتگزار
رہا تھا اور اوسکے جلدو مین اوسکا علاقہ خاص حفاظت
گورنمنٹ انگریزی مین آگیا تھا مگر یہ تمام علاقجات
دوبارہ سنہ ۱۸۰۶ع مین مرہٹہ نکو واپس دیا گیا تھا
اور مرہٹون نے پھر اوسکو بموجب عہدنامہ سنہ ۱۸۲۶ع کے
سرکار انگریزی کے سپرد کردیا تھا
اس انتقال سے جسکی بموجب سنبلپور اور پٹنا اور
اونکے متعلق محال شامل ہوئے تھے یہ فائدہ مترتب ہوا
کہ ماتحتی دیگر رئیسان محالات کے ان دونون سرکار و نسے
جدا کیے گئے اور سنہ ۱۸۴۲ع مین علیحدہ علیحدہ پٹہ جات
زمینداران کو دیے گیے اور اوسکی قبولیت علیحدہ علیحدہ
لی گئی گورنمنٹ نے اول سے جاری کرنا قاعدہ عام کا مناسب تصور نکیا اور قاعدہ سرسری تجویز
ہوا جو حقوق متحقق ہوکر ثابت ہوئے وہ راجہ اور رعایا کے مقرر ہوئے اور تمام رواج ملک جو
خلاف قاعدہ اقوام ذی لیاقت کے تھے وہ بھی جاری اور قائم رہے اور درباب مالگذاری کے
وہ قاعدہ تجویز ہوا کہ جس سے کمی نسبت محصول گورنمنٹ مرہٹا کے پائی جاے صرف نسبت
مقام رئی گدہ کے جسکی بابتہ عہدنامہ نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۱۹ع مین قرار پاکر بندوبست استمراری ہوگیا تھا

تعلقہ سنبلپور
۱ سنبلپور خاص
۲ برگڈہ
۳ رئی گڈہ
۴ سکتی
۵ گنگ پور
۶ سارن گڈہ
۷ بنی
۸ نہرا
۹ رراکول
۱۰ سونا پور

تعلقہ پٹنا
۱ پٹنا خاص
۲ پھول جہر
۳ سراسا تیر
۴ کہریار
۵ بندرا نواگڈہ

تعلقہ سرگوجا
۱ سرگوجا خاص
۲ جشپور
۳ ددہی پور
۴ کوریا
۵ چانگ بہکار

تعلقہ سنگ بھوم
۱ سنگ بھوم

[illegible]

باقیماندہ محالون کا بندوبست میعادی ہوا اور وہ پھر ۱۸۲۷ء مین بربروے کار آیا گو اس سن مین بندوبست پنجسالہ ہوا تھا مگر دوبارہ بندوبست ہانکا نہین ہوا اور وہی قائم رہا ایک اقرارنامہ بطور نمونہ اسکا بھی نمبر ۵۲ مین درج ہوتا ہے—

علیحدہ عہدنامہ جو متفرق رئیسون سے لیا گیا تھا وہ بھی نمبر ۵۳ پر درج ہے اسکے رو سے اول رئیسون نے عہد کیا تھا کہ وہ لوگ بانصاف اور راست معاملگی کار جوڈیشل اور پولیس انجام دینگے ان رئیسون کے اختیارات سزا دہی حبس ہفت سالہ تک ہین—

سنبھل پور خاص ۱۸۲۹ء مین ضبط سرکار ہوگیا تھا اور ۱۸۳۳ء مین زمیندار برگدہ پر علت سرکشی کی ثابت ہوئی اور اوسکا علاقہ ضبط ہوکر راجہ رئی گدہ کو عنایت ہوا—

باقیماندہ محال اوسیطرح پر رہے جسطرح بندوبست ۱۸۲۶ء مین قائم ہوئے تھے

باستثنا گنگ پور اور بنی کے تمام محالات سنبل پور اور پٹنا کے زیر حکومت سپرنٹنڈنٹ محالات کٹک کے ہوئی—

علاقجات سرگوجا کے ۱۸۱۷ء مین حوالہ سرکار ہوئے اور ۱۸۱۸ء مین گورنمنٹ نے ایک سپرنٹنڈنٹ واسطے انتظام ملک کے سرگوجا روانہ کیا اس ملک مین باعث فساد فیمابین بدنظمی جاری اور ساری تھی ۱۸۲۰ء اور ۱۸۲۵ء مین عہدنامجات نمبر ۶۴ و نمبر ۶۵ رئیس سرگوجا کے ساتھ منعقد ہوئے اور ۱۸۱۹ء مین عہدنامجات نمبر ۶۶ و نمبر ۶۷ رئیس جشپور اور کوریا سے لیگئے اور کوریا کے ماتحت اسوقت مین چانگ سرکار تھا لیکن ۱۸۴۸ء مین ایک عہدنامہ جداگانہ نمبر ۶۸ کوریا اور چانگ سرکار کے ساتھ قرار پایا—

علاقہ اودی پور اس سبب سے بطور منضبطہ متصور کیا جاتا تھا کہ دہرج سنگہ رئیس کی نسبت جرم قتل ثابت ہوا تھا سنہ ۱۸۵۶ء مین یہ علاقہ سپرد لعل بندہشیری پرشاد سنگہ دیو بہادر کے ہوا اور عہدنامہ نمبر ۶۹ اوس سے منعقد ہوا—

ملک سنگ بھوم کبھی مفتوحہ نہوسکا نہین ہوا اور بطور قدیم خراج گزار کسیکا نہ تھا مگر ۱۸۱۸ء مین راجہ گھنسیام سنگہ نے دوستی گورنمنٹ انگریزی کی استدعا کی غرض اصل استدعا دوستی سے یہ تھی کہ اوسکی رفاقت سے اپنے رشتہ داران راجہ سرکلا اور ٹھاکر کھرسوان سے ثابت ہوا اور کچھ غرض

یہ بھی تھی مدد حاصل کر کے قوم سرکش لرکاکول کی سرکوبی کرے اور اونکو مطیع اپنا گردانے مگر راجہ مذکور کی بزرگی اوپر اوسکے دونون رشتہ داران مذکورہ بالا ثابت اور منظور نہین ہوئی۔ اور اوس سے عہدنامہ نمبر ۷ صرف بنسبت اوسکے اپنے علاقہ کے لکھا گیا اور تحقیق معلوم ہوتا ہے کہ عہدنامجات علیحدہ علیحدہ راجہ سرسیکلا اور ٹھاکر کھرسوان سے ہوئے تھے مگر وہ موجود نہین ہین۔

علاقہ راجہ سنگ بھوم جو بعد ازین بنام راجہ پوراہاٹ مشہور ہوا بجرم بلوہ ۱۸۵۷ء ضبط سرکار ہوگیا اقوام لرکاکول ۱۸۲۱ء مین سر ہوئی اور عہدنامہ نمبر ۱۲ اونسے لکھا گیا بموجب اوسکے اونھون نے عہد کیا کہ وہ تابعداری گورنمنٹ انگریزی کے کیا کرینگے اور اپنے ائیسون کو محصول مقررہ ادا کیا کرینگے مگر چونکہ وہان غارتگری اکثر ہوتی تھی لہذا ۱۸۳۶ء مین فوج کشی اونپر ضرور متصور ہوئی اور اب دوبارہ قول وقسم زبانی ہوئی کہ وہ تابعداری گورنمنٹ کی کیا کرینگے اور محصول ادا کیا کرینگے بسال آئندہ ہر ایک رئیس کے ساتھ پٹہ اور قبولیت ہوئی اور پٹہ مین بہت شرائط جو اونھون نے مستمیئہ بالی کین تھین تحریر ہوئین ترجمہ اوسکا ذیل مین تحریر ہوتا ہے۔

آئندہ جب کوئی رئیس جدید مقرر ہوتا ہے تو اوسکے ساتھ پٹہ جدید ہوتا ہے اور عہود وشرائط مجدداً ہوتے ہین اور اوس سے قبولیت اور قسم نامہ لکھا لیا جاتا ہے ۱۸۵۷ء مین اکثر اقوام لرکاکول جانبدار راجہ پوراہاٹ کے ہوگئے تھے مگر جب انتظام ہوگیا تو وہ پھر وہی کاروبار اطاعت مین مصروف ہوئے کل آمدنی ضلع کی قریب [illegible] کے ہے اور اخراجات مع خرچ پلٹن پولیس قریب [illegible] کے ہے

ترجمہ سند یعنی پٹہ جو کپتان ٹکل صاحب نے راؤ رای مانگی کوسلا پونسی والے کو جو نمبر پیر مین واقع ہے بتاریخ ۱۰ ماہ دسمبر ۱۸۳۷ء دیا تھا۔

راؤ رای مانگی کوسلا پونسی والہ علاقہ بریر معلوم کرو

کہ علاقہ مانگی بریر مین تمکو دیا جاتا ہے لہذا یہ سند حسب الحکم صاحب اجنٹ گورنر جنرل مرقومہ ۱۰ ماہ دسمبر ۱۸۳۷ء تمکو دیجاتی ہے اسکے مطابق تم کاربند ہو حسب وعدہ تمھارے جو تمنے روبرو اجنٹ گورنر جنرل اور اسسٹنٹ کمشنر بہادر کے کیا ہے تمپر ذمہ داری تمام جرائم کی مثل دزدی قتل یا ڈکیتی قطاع الطریقی غارتگری وغیرہ جو تمھارے علاقے مین واقع ہوں ہوگی اور اگر تاریخ مقدمہ

تمھارے علاقے کا محصول وصول نہوا تو تم بذات خود ذمہ دار اوسکے تصور کیے جاؤگے اور مالگذاری سرکار جمعبندی حال یا جو آیندہ جمعبندی ہو تحصیل ہوگا تم اپنا کار متعلقہ ہوشیاری کرو اور مجرمان کو گرفتار کرکے تمکو حوالہ کرنا ہوگا تمکو مناسب نہوگا کہ تم کسی مجرم کو چشم پوشی کرکے مفرور ہونے دوگے گو وہ تمھارا رشتہ دار ہو یا تمکو کچھ نفع بطور رشوت ملا ہو اگر کوئی مجرم علاقۂ غیر تمھارے علاقے مین آکر پناہ گیر ہو تو تم اوسکو فوراً گرفتار کرکے سپرد عدالت کرو اگر تم اونکی نسبت کچھ رعایت کروگے یا اونکو مخفی رکھوگے تو تمھاری ہوشیاری سے بعید ہوگا اگر کوئی دزدی قتل ڈکیتی قطاع الطریقی غارتگری وغیرہ تمھارے علاقے مین واقع ہو تو تم اوسکی رپورٹ عدالت کو کروگے اور تمکو اختیار دیا جاتا ہے کہ مقدمات خفیفہ مثل تکرار زبانی دشنام دہی وغیرہ تم خود فیصلہ کرکے اوسکی کیفیت عدالت مین مرسل کیا کرو —

تمکو ہمیشہ وفادار رہنا چاہیے اور جو احکام ہماری اجلاس سے نافذ ہون یا بعد ہمارے ہمارے قائم مقام سے صادر ہون اونکی تعمیل کرنی ہوگی تمھاری مدد کے واسطے تمھاری علاقے کے ہر ایک موضع مین ایک مونڈا مقرر ہوا ہے وہ تمھارے حکم کی تعمیل کرینگے اور وہ اقرار دینگے اجنٹ گورنر جنرل اور اسسٹنٹ کمشنر اس بات کا کرینگے کہ وہ اپنی مالکی کے حکم کی تعمیل کیا کرینگے اور اوسکی مدد کرینگے جو کچھ نیک و بد اونکے علاقے مین واقع ہوگا اوسکی کیفیت وہ مالکی کو دیا کرینگے اور اگر مالکی اوسوقت وہان نہونگے تو وہ نائب مالکی کے پاس کیفیت مذکور روانہ کیا کرینگے اگر تم بیمار ہوکر یا کسی اور وجہ سے کسی اور مقام کو جاؤنگا تو بجاے میرے دوسرا صاحب اس کام کے انجام دہی کے واسطے تجویز ہوکر مقرر ہوگا سواے اسکے اگر تمکو حکم درباب گرفتاری کسی مجرم کے اسسٹنٹ کمشنر یا اکٹنگ اسسٹنٹ کمشنر کے اجلاس سے دیا جاے تو تمکو لازم ہے کہ اوسکو گرفتار کرکے حاضر عدالت کروگے اور اگر مجرم تمھارے علاقے سے بھی فراری ہوکر کسی اور مقام پر چلا جاے تو تمکو لازم ہوگا کہ اوسکا سراغ لگاکر اوسکو وہان سے گرفتار کرو اور اگر کوئی اور مالکی علاقہ غیر کا واسطے گرفتاری کسی مجرم کی تم سے مدد چاہے تو تمکو لازم ہے کہ فوراً تم اوسکی مدد کرو کچھ حیلہ یا عذر نکرو تاکہ مجرم گرفتار ہو اگر تم بیمار ہوجاؤ یا کسی اور مقام پر کار ضروری کے واسطے جاؤ تو تمکو چاہیے کہ بہانے کے کام کے واسطے اختیار اپنے نائب کو دے جاؤ اور نائب کو گورنمنٹ نے ان امور کے

واسطے مقرر کیا ہے سوای اسکے اگر ہمکو معلوم ہو کہ کسی مقام پر تمکو عرصہ لگے گا تو تمکو لازم ہے کہ اپنے وہان جانے کی اطلاع عدالت کو کرو تاکہ تمکو بھی فکر ہو اگر کوئی راجہ یا زمیندار یا کارپرداز تمکو کچھ تحریر کرے تو تم کسی حیلہ یا عذر سے اپنے عہد سے انحراف نکرنا بخلاف اسکے تمکو لازم ہوگا کہ تم آرندہ تحریر کو گرفتار کر کے بخدمت صاحب اسسٹنٹ کمشنر یا کسی اور افسر کے روبرو جو کار فرما ہو حاضر کروگے اگر کوئی شخص تمہارے علاقے میں مفسدہ برپا کرے تو تم اپنی فوج جمع کر کے اوسکو گرفتار کر کے سپرد عدالت صاحب اسسٹنٹ کمشنر کرو اگر مفسدہ پرداز مذکور تمہارے علاقے سے مفرور ہو کر دوسرے علاقے میں چلا جائے تو تم وہان جا کر اوسکو گرفتار کر کے سپرد عدالت کرو اور کسی حیلہ اور عذر سے اوسکو فراری ہونے دو تمکو لازم ہے کہ ہمیشہ بموجب شرائط مذکورہ بالا کے کاربند ہو تمکو پٹہ جداگانہ ملے گا اور تمکو دس روپیہ فیصدی مالگزاری سرکاری آمدنی علاقہ سے ملیگا اگر تم ادای مالگزاری سرکار مین غفلت کروگے تو جو دس روپیہ فیصدی تمکو دینے کا وعدہ ہوا ہے وہ تمکو نہ ملیگا اور پٹہ مالکی ہونے کا تمسے واپس لیا جائیگا اور دوسرے کے نام ہو جائیگا لہذا اس تحریر کو تم اپنے پاس بطور سند رکھو۔

ترجمہ پٹہ جو کپتان ہیکل صاحب نے راو راجی مالکی کوسلیا پوسی والہ واقع اپیر کو بتاریخ ۱۹ ماہ مارچ سنہ ۱۸۳۹ع کو دیا۔

باو ریا مالکی کوسلیا پوسی والہ واقع سینٹھ پور یا معلوم کرو دیہات مفصلہ ذیل تمہارے سپرد ہوئے ہین اور تم مالکی ان دیہات کے مقرر ہوئے لازم کہ ان دیہات کی رعایا کو تم راضی اور آباد رکھو تمکو لازم ہے کہ احکام گورنمنٹ کی تعمیل مین ہمہ تن مصروف رہو اور اس علاقے کی مالگزاری بموجب جمعبندی کے تحصیل کر کے خزانہ داخل کرو جو آمدنی کسی موضع کی داخل ہوگی منجملہ اوسکے ششم حصہ مونڈا کو دیا جائیگا اور جو باقی رہیگا اوسکا دہم حصہ تمکو ملیگا اسواسطے یہ پٹہ تمکو دیا جاتا ہے

یہان تفصیل دیہات درج ہے

نمبر ۶۱

قبولیت مقبولۂ راجہ جوجہار سنگہ رای گدہ والہ بتاریخ ۲۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۱۹ عیسوی

چونکہ بندوبست استمراری تمام رای گدہ کا مع اوسکے پٹہ دیپکا تارا پورا اور خاص رای گدہ سنہ ۱۲۲۶ فصلی اور سمبت ۱۸۷۵ سے میرے ساتہ ہوا ہے مین راجہ جوجہار سنگہ رای گدہ والہ بخوشی منظور کر کے اقرار کرتا ہون کہ بلا عذر سالانہ محصول ۲۰۰ مہر کا گورنمنٹ انگریزی کو بطور نذرانہ دیا کرونگا اور یہ مالگذاری ایک ہی قسط مین بماہ چیت ادا ہوگی—

نمبر ۶۲

قبولیت مقبولۂ مہاراجہ بہوپال دیو پٹنا والہ مرقومۂ تاریخ ۱۷ ماہ فروری سنہ ۱۸۲۷ ع

چونکہ تمام خالصہ پٹنہ کا جو میری زمینداری ہے میرے ساتہ بندوبست پنجسالہ سنہ ۱۲۳۶ سے سنہ ۱۲۴۰ سال ناگپور مطابق سنہ ۱۸۲۶ ـ ۲۷ ع سے سنہ ۱۸۳۰ ـ ۳۱ ع تک بجمع سالانہ سکہ روپیہ ۹۰۰ جو برابر ۸۰۰ ارکاٹ کے ہوتا ہے مع مال و ابواب معمولی و دیگر حبوب اور باستثنا زمین لاوارث و خیرات و جاگیر بشنو پرت مین مہاراجہ بہوپال دیو پٹنا والہ بخوشی و بلا تقسیم غیری اس قرارنامہ کو منظور کرتا ہون اور اقرار کرتا ہون کہ اقساط مقررہ بلا عذر خشکی و غرقی تاریخ مقررہ پر سال بسال سنبہل پور مین ادا کیا کرونگا مین اپنی رعایا کو راضی اور خوش رکہونگا اور ایسی تدابیر کرونگا کہ جس سے میرے علاقے کی بہتری ہو مین کسی مجرم کو مثل مجرم قطاع الطریق ڈکیتی و دزدی وغیرہ اپنے علاقے مین پناہ نہ دونگا اور اگر کسی ایسے مجرم کو مین اپنے علاقے مین گرفتار کرون تو مین اوسکو عدالت سے سزا دلواؤنگا اور کچہ میرے علاقے مین واقع ہوگا اوسکی کیفیت حکام کو دیا کرونگا—

یہان تفصیل دیہات کی درج ہے

نمبر ۶۳

ترجمۂ قبولیت جو مہاراجہ مہاراج سہا سنبہل پور والہ نے درباب درست کارروائی اختیارات پولیس و فوجداری بتاریخ ۲۲ ماہ فروری سنہ ۱۸۲۷ ع داخل کیا—

چونکہ مین مہاراجہ مہاراج سہاے سنبھل پور والہ کو اختیارات دادرسی اور پولیس اپنے علاقے کے گورنمنٹ سے ملے ہین اور مین نے بخوشی اوسکو منظور کیا ہے لہذا مین اقرار کرتا ہون ایمانداری اور ہوشیاری سے کار مفوضہ اپنا سرانجام دونگا اور تمام مقدمات دیوانی بلا پاسداری یا جانب داری کے بدل فیصلہ کیا کرونگا جو مقدمات میرے روبرو پیش ہونگے اونکی سماعت اور تحقیقات مناسب کیا کرونگا اور ایسی کوشش کرونگا کہ کسی فریق کو باعث نارضامندی کا نہو گا اگر فریقین پنچایت پر راضی ہونگے تو مین پنچایت اوسکی منظور کرونگا اور پنچون کو ہدایت کرونگا کہ ازروی انصاف اور بلا جانب داری فیصلہ کرین مین فوراً تحقیقات مقدمات سنگین مثل ڈکیتی غارتگری مجروحی قتل نقب زنی دزدی قطاع الطریقی وغیرہ جو واقع ہونگے کرونگا مجرمونکو گرفتار کرکے اظہارات اونکے قلمبند کرکے فیصلہ بے رو رعایت جاری کرونگا اور جو کچھ میرے علاقے مین واقع ہوگا اوسکی کیفیت حکام کو کیا کرونگا اور بتاریخ پنجم ہر ماہ نقشہ جرائم ارسال کیا کرونگا اور ہرگز مجرم اخفاے واردات کا نہونگا مین خود کسی رعیت پر زیادتی نکرونگا اور نہ کبھی اپنے عملے کو اجازت زیادتی کرنے کی دونگا اور مین کبھی سے سختی کرکے یا قید کرکے کچھ نذرانہ ممنوع تحصیل کرونگا اور مال لاوارث مین نہ لونگا کیونکہ ایسا اسباب مال سرکار گورنمنٹ ہے جب کبھی ایسا مال مجھے دستیاب ہوگا مین اوسکی کیفیت گورنمنٹ کو لکھکر منتظر حکم کا رہونگا اگر کوئی شرائط مرقومہ بالا مین سے فروگذاشت ہوئے تو مین بذات خود ذمہ دار اوسکی تعمیل کا ہونگا اور اگر میری نسبت انحراف شرائط سے ثابت ہو تو مین مستوجب اوس سزا کا ہونگا جو میری نسبت واسطے ایسے جرم کے مناسب متصور ہوگا فقط

نمبر ۶۴

تعہد لنبیت راجہ امر سنگہ زمیندار سرگوجی واقع تاریخ ۱۵ ماہ جون سنہ ۱۸۲۰ء

چونکہ بحکم خاص جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل مین راجہ امر سنگہ گدی نشین راج سرگوجی ہوا مین وعدہ کرتا ہون مین بدل متابعت گورنمنٹ انگریزی کی کیا کرونگا اور کبھی اونکی اطاعت سے انحراف نہ کرونگا جو مالگزاری ادا کرنیکا وعدہ کیا ہے وہ ادا کرونگا اور کوئی عذر کبھی کا پیش نکرونگا

نمبر ۶۵

پٹہ جو راجہ امر سنگھ سرگوجی والے کو بتاریخ ۲۴ ماہ فروری ۱۸۲۵ء کو دیا گیا

چونکہ حسب منظوری گورنمنٹ تمام پرگنہ سرگوجی مع زمین خالصہ و پٹہ کا بندوبست ساتھ راجہ امر سنگھ کو واسطے پانچ سال کے ۱۸۲۲ سے ۱۸۲۶ تک بجمع سالتمام سکہ روپیہ تین ہزار اور ایک روپیہ مع مال و سائر و ابواب معمولی و محصول پرمٹ و جلکر و بنکر تا ڑ و مہوا و باغ باستثناء زمین لاخراج لاوارث و نیز ایسے ابواب جو گورنمنٹ سے ممنوع ہوئے ہوا ہے اور راجہ مذکور نے وعدہ ادا کرنے مالگذاری کا باقساط بلا عذر خشکی و آفات ارضی و سماوی کیا ہے اب راجہ کو لازم ہے کہ اپنے علاقے کی بہبودی میں کوشش کرے اور اپنے زمینداران و جاگیرداران و رعیت اور تمام باشندگان کو خوش اور راضی کردے و زر مالگذاری سرکار تاریخ مقررہ پر خزانہ گورنمنٹ میں باقساط موعودہ داخل کرے اوسکو چاہیے کہ جسکی غرقی یا مفروری رعایا کا عذر پیش کرے اوسکو لازم ہے کہ زمین آباد کا تردد کرا کر کاشتکاری کو ترقی دے اور اپنے علاقے میں کسی دزد یا قطاع الطریق وغیرہ مجرم کو پناہ نہ دے تمام آدمیان مشتبہ کو گرفتار کر کے سزا کو پہنچاوے اور جو احکام بنام اوسکے افسران گورنمنٹ صادر کریں اونکی تعمیل کیا کرے اور جو واردات اوسکے علاقے میں ہوا کرے اوسکی اطلاع گورنمنٹ کو بلا تامل کیا کرے

یہاں تفصیل اقساط درج ہے

نمبر ۶۶

قبولیت راجہ رام سنگھ زمیندار جشپور مرقومہ تاریخ ۸ جون ۱۸۱۹ء عیسوی

چونکہ بندوبست تمام پرگنہ جشپور اور اوسکے متعلق کوریا کا جو پرگنہ سرگوجی میں واقع ہے سرکار گورنمنٹ انگریزی نے میرے ساتھ کیا ہے کہ میں گورنمنٹ کو ایک ہزار سکہ رائج الملک یعنی ناگپور روپیہ جو برابر سکہ کمپنی لمامعہ کے ہوتا ہے ادا کیا کروں میں راجہ رام سنگھ زمیندار پرگنہ جشپور بخوشی اور رضامندی اور بلا ترغیب کے اقرار کرتا ہوں کہ روبرو کپتان سنوک صاحب سپرنٹنڈنٹ سرگوجی کا کہ میں ہرگز عذر کسیطرح کا بابت ادا کرنے مالگذاری کے نہ کرونگا بلکہ بموجب قسط بندی مفصلہ ذیل کے میں سال بسال بموجب اقساط کے سمت ۱۸۷۶ سے ادا کرنا شروع کرونگا اور روپیہ

خزانہ رانی شیو کنور زمیندار سرگوجی مین معرفت لعل ہرناتھ سنگھ تحصیلدار رانی صاحبہ کے ادا کرتا رہونگا

یہان تفصیل اقساط درج ہے

نمبر ۶۷

قبولیت راجہ غریب سنگھ کوریا والہ مرقومہ تاریخ ۲۴ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۱۹ عیسوی

چونکہ بندوبست پرگنہ کوریا کا جو میرا علاقہ ہے کپتان سنوک صاحب سپرنٹنڈنٹ سرگوجی نے میرے ساتھ کیا کہ مین سالانہ جمع اماری بر سنہ ۱۲۲۷ فصلی سے ادا کرون مین بلا عذر غیب احدے اور بخوشی اور رضامندی اپنے اقرار کرتا ہون کہ مالگزاری مذکورہ بالا سال بسال گورنمنٹ انگریزی کو قسط بقسط بموجب اقساط مفصلہ ذیل کے ادا کیا کرونگا اور عذر کسیطرح کا بیچ ادا کرنے مالگزاری مذکور کے پیش نکرونگا ۔

یہان تفصیل اقساط درج ہے ۱

نمبر ۶۸

قبولیت راجہ امول سنگھ مالک پرگنہ کوریا مرقومہ تاریخ ۳ ماہ جنوری سنہ ۱۸۶۹ء

چونکہ بمنظوری گورنمنٹ مندرجہ چٹھیات صاحب سکرٹری نمبر ۲۷ مرقومہ ۱۷ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۷ عیسوی و نمبر ۴۳ مرقومہ ۵ ماہ جولائی سنہ مذکور مین اجنٹ گورنر جنرل بمقام رانچی واقع چھوٹا ناگپور نے تم راجہ امول سنگھ زمیندار اور مالک پرگنہ کوریا کے ساتھ بندوبست پرگنہ مذکور کا جسمین سائر اصلی اور داخلی شامل ہین کیا ہے اور تمام زمین مزروعہ و غیر مزروعہ جنگل پہاڑ جھیل پل چشمہ تالاب چاہات پختہ اور خام جاکر بنگر تالاب خام باغات تاڑ و مہوہ و انبہ مثمر اور غیر مثمر بجمع سالانہ اماری بابت دس برس کے سنہ ۱۲۷۵ فصلی سے سنہ ۱۲۸۴ فصلی تک باستثنا زمین لاخراج خیرات بشنو پریت انبہ برہموتر و سب اور ابواب و سائر و گنجیات تہ بازاری دان و دیگر ابواب بازار دیا ہے تمکو لازم ہے کہ تمام رعایا اور پاہی کاشت اسامیون کو اور علاقہ داران پرگنہ کو راضی اور خوش رکھو اور تدابیر مناسبہ واسطے بہبودی علاقہ و تحصیل مالگزاری عمل مین لاؤ تمکو لازم ہے کہ ترقی زراعت کی کرو اور ثمرہ اپنی کوشش کا

نمایان کرو اور تمکو چاہیے کہ مالگزاری سرکار بموجب بندوبست اور جمع بندی علاقہ کے سال بسال و
قسط بقسط بلا عذر ادا کیا کرو اور تمکو بعد سال تمام رسید ملا کریگی اور تمکو لازم نہین کہ ابواب مفصلہ ذیل جو
گورنمنٹ نے منع کیے ہین تحصیل کرو یعنی رقم سائر زکات گنجیات تہ بازاری و دیگر ابواب اور تم اپنے
عملے کو بھی منع کرو کہ یہ ابواب تحصیل نکرین تم کسیکو ہین معافی بغیر منظوری گورنمنٹ ندو گے اور تمکو کچہہ
اختیار اوپر پیداوار طلا و نقرہ و کوئلہ و الماس وغیرہ معدنیات کے جو پرگنہ کوریا مین ہین حاصل نہین ہے
یہ سب بال سرکار منصور ہین تم ہرگز عذر خشکی و غرقی و مفروری رعایا کا بہ نسبت ادا کرنے مالگزاری مجوزہ کے
پیش نکرو گے ایسے عذرات تمھارے مسموع نہونگے اپنے علاقے کے ہر ایک گوشے کی نگرانی
رکھو کہ کوئی فعل قبیحہ واقع نہو راستون کی نگہبانی کرو اور مسافرین کو بلا مزاحمت آمد و رفت کرنے دو تم
اپنے علاقے مین کسی دزد یا ڈاکو یا ٹھگ یا قزاق یا دیگر قسم کے بدمعاش کو پناہ گیر نہونے دو اور تم
ایسی ہوشیاری اور تدابیر مناسبہ کے ساتھہ کارروائی کرو کہ کوئی اپنے ہمسایہ پر زیادتی نکرنے پاوے
اور جرائم سنگین مثل ڈکیتی راہزنی ٹھگی دزدی وغیرہ مسدود ہون اور جو کچہہ منافع تم ترقی زراعت سے
حاصل کرو گے وہ تمھارا ہوگا تمکو بلا تامل اطاعت گورنمنٹ کرنی چاہیے اور ہرگز کسیطرح کوئی نشان
نافرمانی ظاہر نہو اور جب تک کہ کوئی حاکم منجانب گورنمنٹ مقرر ہو تم کار پولس سرانجام دو گے تمام
مقدمات پولس و فوجداری خفیف خواہ سنگین سب تم تحقیقات حسب منظوری حکام کرکے تجویز اور تصفیہ
کرو گے اور رپورٹ اسکی ارسال کیا کرو گے تم بمثل دیگر زمینداران کے کار پولیس انجام دو گے
اور جب وقت تقرری حاکم انگریز آئیگا تو وہ نگرانی پولس اور تحقیقات مقدمات دیوانی و فوجداری کیا
کریگا مگر اوس وقت مین بھی تم کار پولس سرانجام کیا کرو گے تم ذمہ دار واردات کے جو تمھارے
علاقے مین ہونگی متصور ہو گے اور تمکو وہی اختیارات پولس حاصل ہونگے جو علاقہ داران جبل پور اور
ساگر کو حاصل ہین اور تمھاری ذمہ داری بھی اوسی قسم کی ہوگی جیسے اونکی ہے تم کسی مقدمے کو
مخفی نکرو گے بلکہ فیصلہ بلا جانب داری کیا کرو گے تم اپنے نقشجات و رپورٹ ہائے مقدمات
فوجداری بخدمت اجنٹ گورنر جنرل بہادر کے ارسال کیا کرو گے اگر تم مالگزاری سرکار ادا نکرو گے
اور اگر یہ امر ثابت ہوگا کہ تم غفلت کار پولس مین کرتے ہو یا نافرمانی احکام کرتے ہو یا امور تعدی اور
ظلم کے نسبت اپنی رعایا کے کرتے ہو یا کسیکو صلاح اور مشورہ بد اور زبون دیتے ہو تو تمام زمینداری

پرگنے کی ضبط سرکار ہوگی اور تمکو کچھ تعلق اوس سے نرہیگا اسس بارہ مین تاکید ہے تمکو لازم ہے
کہ ہر امر مین بہت ہوشیار اور نگران رہو۔

اور اسی تحریر کے مطابق ایک تحریر زمیندار بہکر کے ساتھہ بھی ہوئی ہے۔

نمبر ۶۹

ترجمہ سند جو راجہ بند ہیشری پرشاد سنگہ دیو بہادر اودے پور والے کو صاحب کمشنر چھوٹا ناگپور
نے بتاریخ ۱۲ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۶۰ع دی۔

چونکہ بالعوض خدمات و فاداری و نمک حلالی جو تمنے کی ہین تمکو پرگنہ اودے پور مع خطاب
راجہ بہادر اور ایک قبضہ شمشیر اور سند دستخطی والسرای اور گورنر جنرل بہادر کشور ہند عطا ہوا اور
چونکہ مبلغ عہ سیہ پائی مالگزاری پرگنہ مذکورہ ادا سے سرکار قرار پائی اور مبلغ پانصد روپیہ آمدنی پرگنہ مذکور
سے رانی مان کنور و بیوہ نر سنگہ دیو راجہ معزول اودے پور کو دیا جاتا ہے اور چونکہ مبلغ یک روپیہ
فی یوم گورنمنٹ سے خاندان دہراج سنگہ و شیوراج سنگہ کو بطور مدد خرچ کے دیا جاتا ہے تو یہ
رقوم بھی سب تمہارے ذمہ عائد ہوتے ہین لہذا تمکو ضرور ہے کہ خزانہ سرکار مین تین قسط کرکے
مبلغ عہ سیہ پائی بابت مالگزاری پرگنہ ادا کیا کرو اور مبلغ عاہ بابت پنشن رانی مان کنور کی تا حین حیات
اوسکے دیتے رہو اور بالفعل ایک روپیہ فی یوم بطور مدد خرچ کے خاندان دہراج سنگہ و شیوراج سنگہ
کے دیا کرو اور بعد آیندہ اونکے خرچ کی نسبت تجویز ہوگا اوسکی تعمیل بلا عذر تمکو کرنی ہوگی اور تم علاقہ پر
قابض رہو اور جو اولاد ذکور اس خاندان کی ہوگی وہ آیندہ بھی قابض رہیگی اور جو خدمت
گورنمنٹ تمہارے لائق متصور کریگی وہ تمکو کرنی ہوگی اور رفاقت مین ثابت قدم رہنا ہوگا۔

دستخط اسی ٹی دالٹن صاحب
کمشنر چھوٹا ناگپور

ترجمہ قبولیت جو راجہ چندیشری پرشاد سنگہ بہادر اودی پور والے نے بتاریخ ۱۲ ماہ دسمبر
۱۸۶۰ء مطابق ۱۰ ماہ اگہن سنہ ۱۲۶۸ ف کے داخل کیا۔

چونکہ مجہ چندیشری پرشاد سنگہ بہادر کو مہربانی گورنمنٹ پرگنہ اودی پور عطا ہوا ہے اور خطاب
راجہ بہادر اور نیز ایک قبضہ شمشیر اور سند دستخطی ہز اکسیلنسی والسرائی اور گورنر جنرل بہادر کشور ہند
عنایت ہوا اور چونکہ سالانہ محصول ادائے پرگنہ مذکور کا مبلغ ۵۰۰ سکہ قرار پایا اور نیز چونکہ مبلغ
پانصد روپیہ آمدنی پرگنہ سے رانی مان کنور بیوہ نرسنگہ دیو راجہ معزول اودی پور کو دیا جاتا ہے
اور مبلغ ایک روپیہ فی یوم گورنمنٹ خاندان دہراج سنگہ اور شیوراج سنگہ کو بطور مدد خرچ دیتی
ہیں تو یہ مجہ پر فرض عین اور ہمیں فرض ہے کہ یہ سب روپیہ میں دیا کروں میں اسواسطے اقرار
کرتا ہوں اور لکہہ دیتا ہوں کہ ہر سال مبلغ ۵۰۰ میں اقساط میں ادا کیا کرونگا اور مبلغ پانصد روپیہ
رانی مان کنور کو تا حین حیات دیا کرونگا اور بالفعل میں ایک روپیہ فی یوم واسطے پرورش خاندان
دہراج سنگہ اور شیوراج سنگہ کے دونگا اور آیندہ جو روپیہ اونکی پرورش کے واسطے صاحب
کمشنر بہادر چہوٹا ناگپور تجویز کرینگے وہ میں بلا عذر منظور کرونگا اور جو علاقہ مجہے عطا ہوا ہے
وہ میں اپنے قبضے میں رکہونگا اور میری اولاد ذکور کے قبضے میں بعد میرے رہیگا اور میں
ہمیشہ نمک حلالی اور وفاداری بدل نسبت گورنمنٹ انگریزی کے کیا کرونگا اور آمادہ خدمتگزاری
رہونگا جس کار خدمت کا مجہے حکم ہوگا وہ میں تعمیل کیا کرونگا لہذا یہ چند کلمہ بطور اقرارنامہ
لکہہ دیے کہ وقت پر کام آوے

دستخط چندیشری پرشاد سنگہ دیو

راجہ اودے پور

ترجمہ عہدنامہ جو راجہ چندیشری پرشاد سنگہ دیو بہادر اودے پور والے نے درباب انتظام پولس
بتاریخ ۲۲ ماہ دسمبر ۱۸۶۰ء مطابق ۱۵ ماہ اگہن سنہ ۱۲۶۸ ف داخل کیا۔
چونکہ کاروبار پولس پرگنہ اودے پور کے گورنمنٹ نے میرے سپرد کیے اور میں نے
بلا ترغیب اور رضامندی اپنی کے منظور کیے اسواسطے میں اقرار کرتا ہوں اور لکہہ دیتا ہوں

کہ مین کاروبار مذکور ایمانداری اور دیانت داری سے انجام کرونگا اور جو کوئی مقدمہ قرضہ وغیرہ کا ہوگا مین بلاجانب داری اور بدیانت فیصلہ کرونگا اور جو عذرات پیش ہونگے اونکی سماعت کرونگا اگر فریقین راضی اسپر ہونگے کہ اونکا مقدمہ پنچایت سے فیصلہ ہو تو مین پنچ مقرر کرونگا اور اونکو ہدایت کرونگا کہ بلاجانب داری فیصلہ کرین مقدمات سنگین فوجداری مثل ڈکیتی و غارتگری و قتل و مجروحی و نقب زنی و دزدی و قطاع الطریقی وغیرہ جو میری حکومت مین واقع ہونگے مین اونکی تحقیقات کماحقہ کرکے اور مجرمان کو گرفتار کرکے بلا پاسداری احدے تجویز کرونگا اور تمام ان مقدمات کی رپورٹ مین صاحب کمشنر بہادر کی خدمت مین ارسال کیا کرونگا اور وہ مقدمات جنمین سزای حبس دو سال سے زیادہ میری راے مین مناسب ہوگی اونکی تحقیقات قرار واقعی کرکے واسطے حکم کے بخدمت صاحب کمشنر بہادر ارسال کرونگا کیونکہ یہی رواج اس کمشنری مین ہے اور کاغذ ماہواری مین دوسرے مہینے کی پانچ تاریخ کو روانہ کیا کرونگا اور کسی جرم کا اخفا نکرونگا اور اپنے پرگنہ کے باشندون کی نسبت مین ہرگز جبر و زیادتی یا تشدد کا نہونگا اور اپنے عملے پر بھی نگرانی رکھونگا کہ وہ بھی کوئی امر تشدد و یا زیادتی کا رعایا پر نکرین اور مین کسیکو بابت ابواب ممنوعہ کے تنگ اور قید نکرونگا اور مال لاوارثہ پر میرا کچھ دعوی نہین ہے یہ مال سرکار گورنمنٹ کا ہے اور جو مال لاوارث مجھے ملیگا اوسکی رپورٹ صاحب کمشنر کے پاس بھیجی جائیگی اگر مین بخلاف شرائط مذکورہ بالا کام کرونگا تو مین جوابدہ اوسکا متصور ہونگا اور اگر اس سے انحراف میری نسبت ثابت ہوگا تو جو حکم میری نسبت صادر ہونگے مین اوسکی تعمیل کرونگا لہذا یہ چند کلمہ بطریق اقرارنامہ لکھدیے کہ وقت پر کام آوے فقط

دستخط بندہ ہیری پرشاد سنگہ بہادر

راجہ اودے پور

نمبر ۷

ترجمہ قبولیت جو راجہ گھنشیام سنگہ دیو ساکن بہرا پاٹ واقع سنگبہوم سے لی تباریخ یکم فروری سنہ ۱۸۲۱ع داخل کی —

چونکہ ہز اکسلنسی موسٹ نوبل گورنر جنرل بہادر با اجلاس کونسل نے مجھ پر مہربانی و عنایت

اور حفاظت سنوریبل کمپنی کی میری نسبت مضبوط فرمائی اور مجھے بھی سرکار انگریزی کے توابعین میں کر دیا تھا۔ میں اپنی طرف سے اور اپنے اولاد کی جانب سے اقرار کرتا ہوں کہ جو کار خیر خواہی سرکار جدید میرے کا ہوگا وہ ہم کیا کرینگے اور جو احکام میرے نام یا میری اولاد کے نام وقتاً فوقتاً کسی حاکم متعہد سے صادر ہونگے اونکی تعمیل ہوگی اور اپنی متابعت کے ثبوت کے واسطے میں اقرار کرتا ہوں کہ سنہ ۱۲۲۶ یکم بھادون سے یعنی سنہ ۱۸۱۸ع سے ایک سو ایک ۱۰۱ عدد روپیہ سکہ بطور خراج سرکار میں دیا کرونگا اور یہ روپیہ بجاہ پوس جسکو سر لوبرشب با جلاس کونسل تجویز فرمائیں ادا کیا جائیگا۔

اگر میں یا میری اولاد دانستہ مصدر کسی امر منافی شرائط مذکورہ ہونگے تو میں بیان کرتا ہوں کہ میں اور میری اولاد مستوجب اوس سزا کے ہونگے جو اوس وقت گورنمنٹ انگریزی ہماری نسبت تجویز کریں۔

ترجمہ پٹہ جو راجہ گھنشیام سنگھ دیو ساکن پوراہات واقع سنگ بھوم کو بتاریخ یکم فروری سنہ ۱۸۲۱ع دیا گیا۔

بعوض اوس اقرارنامہ کے جو تمنے لکھکر کپتان رفل صاحب کو دیا ہے مجھے گورنمنٹ انگریزی نے ہدایت فرمائی ہے اور اختیار دیا ہے کہ میں تمھاری اطمینان کروں کہ حفاظت اور حمایت سنوریبل کمپنی کی تمپر اور تمھاری اولاد پر مضبوط رہیگی جسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ جو حقوق اور ابواب اور منفعات تمھارے ہیں وہ سب تمھارے اور تمھاری اولاد کے نام اوس وقت تک قائم اور جاری رہینگے جب تک تم اور وہ بموجب شرائط مذکورہ بالا کے کاربند رہوگے۔

نمبر ۱۷

اقرارنامہ اقوام لرکا کول واقع سنہ ۱۸۲۰ع

شرط اول

یہ کہ ہم اپنے تئیں رعایا ہی گورنمنٹ انگریزی قرار دیتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں کہ نمک حلال اور وفادار اونکے حکام کے رہینگے۔

شرط دوم

یہ کہ ہم اقرار کرتے ہین کہ اپنی سردار یا زمیندار کو مرادنی ۸ سیر فی ہل پانچ سال تک سال
آیندہ سے دینگے اور بعد اوسکے اگر ہماری حیثیت درست ہوگی تو ایک روپیہ فی ہل دینگے

شرط سوم

یہ کہ ہم اقرار کرتے ہین کہ تمام سڑک اپنے پرگنے کی ہم محفوظ اور نا قدر رکھینگے جس قسم کا
مسافر جانے اون پر گذر کرے اور اگر کوئی دزدی واقع ہوگی تو دزد کو سزا دلوائینگے اور ذمہ دار
اسباب مسروقہ کے ہونگے —

شرط چہارم

یہ کہ ہم ہر قوم کے لوگون کو اپنے دیہات مین آباد ہونے دینگے اور اونکی مدد کرینگے
اور ہم اپنے لڑکونکو زبان اردو یا ہندی سیکھنے کی ترغیب دینگے —
آخری یہ کہ اگر ہمارا زمیندار ہمپر ظلم کرے گا تو ہم رجوع باسلحہ نہووینگے بلکہ نالش روبروی
کمان افسر فوج ہماری سرحد پر ہوگا کرینگے یا جو کوئی اور حاکم مجاز اسکا ہوگا اوسکے روبرو نالش
دائر کرینگے —

محالات کٹک

ماتحت صاحب کمشنر کٹک کے جسکو صاحب سپرنٹنڈنٹ کہتے ہین اٹھارہ محال ہین جنکو متعلق کٹک کے تصور کرتے ہین مفصل حاشیہ پر درج ہے دو محال انگول اور بانکی بباعث بدوضعی راجہ سرکار گورمنٹ نے اپنے علاقے کے شامل کر لیے ہین اور باقی سولہ علاقے اپنے اپنے رئیس کے ماتحت ہین اونمین رئیس دیوانی و فوجداری وغیرہ کے اختیار حاصل رکھتا ہی اور سواے صاحب سپرنٹنڈنٹ کے اور کسی کے ماتحت نہین ہین علاوہ گدی نشینی بموجب قانون ۱۱ سنہ ۱۸۱۶ع کے فیصل ہوتے ہین —

نہایت طاقت داران رئیسون مین سے دو رئیس ہین یعنی راجہ مہر بھنج اور راجہ کونجھر اور ان دونون راجاؤن نے بلوے مین خوب خدمت سرکار کی کی ہے —

جو عہدنامجات ان سب رئیسون کے ساتھ ہوے ہین اور جنکی نمبر ۷۲ سے ۷۹ تک ہین اونسے حال معلوم ہوگا کہ سرکار گورمنٹ اور اونمین کیسی کیسی نسبت قائم ہے —

۱ مہر بھنج
۲ کیونجھر
۳ نیل گڈھ
۴ ڈھنکانال
۵ انگول
۶ دسپلا
۷ تالچیر
۸ ہنڈول
۹ نرسنگپور
۱۰ تگریا
۱۱ بارمبہ
۱۲ کنڈیاپاڑہ
۱۳ نیاگڈہ
۱۴ رنپور
۱۵ اٹھگڈہ
۱۶ بانکی
۱۷ بوادہ
۱۸ اودت ملک

نمبر ۷۲

عہدنامہ جو راجہ قلعہ مہر بھنج کے ساتھ جو محال ماتحت کٹک کے واقع صوبہ اوڑیسہ ہے قرار پایا —

مین راجہ جدونات بھنج بہادر راجہ قلعہ مہر بھنج واقع کٹک ان شرائط کو جو مین نے گورمنٹ آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے ساتھ کیے ہین اور جو ذیل مین درج ہین بتحقیق اور بدل منظور اور قبول کرتا ہون —

شرط اول

مین ہمیشہ سے اپنے تئین ماتحت آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے گورمنٹ کا تصور کرونگا اور

نمک حلال رہونگا۔

شرط دوم

یہ کہ مین اقرار کرتا ہون کہ مین اور میری اولاد و جانشین ہمیشہ بلا حجت او تکرار کے مبلغ [illegible] بطور پیشکش سالانہ باقساط مفصلہ ذیل گورمنٹ مذکور کو ادا کیا کرونگا۔

شرط سوم

یہ کہ اگر کوئی باشندہ صوبہ اڑیسا فرار ہوکر میرے علاقے مین آئیگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ بوقت طلب اوسکو فوراً گرفتار کرکے حاکم وقت کے پاس روانہ کرونگا۔

شرط چہارم

یہ کہ اگر میری رعایا مین سے کوئی شخص جرم سرحد مغلبندی مین کریگا اور اوسکی طلب ہوگی تو مین اقرار کرتا ہون کہ ایسے مجرم کو گرفتار کرکے واسطے تحقیقات کے حوالہ حاکم کے کرونگا اور اگر میرا کوئی دعوی کسی باشندہ مغلبندی پر ہوگا تو مین خود اپنا بھی دعوی اوس سے نہ لونگا بلکہ حاکم کو کیفیت دعوی سے اطلاع کرکے جیسا وہ حکم دینگے اوس کے مطابق تعمیل کرونگا۔

شرط پنجم

یہ کہ مین اقرار کرتا ہون کہ جب کبھی فوج ہونربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے گورمنٹ کی میرے علاقے مین سے گذر کریگی تو مین اپنے اہلکاران قلعہ کو ہدایت کرونگا کہ حتی الوسع رسد وغیرہ بقیمت مناسب بہم پہونچا دین سوا اسکے مین کسیطرح یا کسی حیلہ سے کسی شخص رعایا ہونربل کمپنی کی گورمنٹ کے یا کسی اور شخص کو جو براہ خشکی یا تری اسباب یا کوئی حکم لیکر یا کوئی پروانہ وغیرہ لیکر میری سرحد مین گذر کریگا نہ روکونگا اور نہ کسیطرح کی روک ٹوک اوسپر ہونے دونگا بلکہ یہ احتیاط کرونگا کہ کسیطور نقصان جان و مال یا تکلیف اوسکو نہونے پاوے۔

شرط ششم

یہ کہ اگر کوئی راجہ قرب و جوار یا کوئی اور شخص گورمنٹ مذکور سے بمقابلہ پیش آویگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ بوقت طلب بلا حجت کنٹنجنٹ فوج اپنے سپاہیون کی گورمنٹ مذکور کی فوج کے ساتھ ہمراہ دونگا تاکہ مفسد مذکور کو مطیع و فرمانبردار گورمنٹ مذکور کا کرین اور یہ سپاہ سوا خوراک اپنے

خوراک کی جب تک اونکے ہمراہ رہینگے اور کچھ اونسے نہ لینگے مگر خوراک لینے کی رسم قدیم ہے

شرط ہفتم

یہ کہ چونکہ میرا دعوی چھہ آنے کا بابت کھونٹا گھاٹ کے اوپر گورمنٹ کے ہے وہ دعوی مین اب بخوشی اور رضامندی فروگذاشت کرتا ہون اور اقرار کرتا ہون کہ اگر ایسا دعوی مین یا میرے وارثان و جانشین بعد ازین پیش کرین تو وہ باطل متصور ہو کر خارج کیا جاوے۔

تفصیل اقساط

بماہ چیت	[illegible]
بماہ جیٹھ	[illegible]
بماہ اساڑھ	[illegible]

دستخط راجہ

مرقومہ یکم جون سنہ ۱۸۰۳ع

گواہان مسمی سادھو کھونٹیا ساکن موضع گونتیا پور واقع مہر پنج

گواہ مسمی رام جنا ساکن طوطا بارا واقع قسبہ مہر پنج

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ولیم ایل ڈیبی

مترجم زبان اوریا ملازم گورنمنٹ

نمبر ۱۳

عہدنامہ جو راجہ قلعہ کیونجھر مین محالات کٹک کے ساتھہ مسٹر ہارکورٹ صاحب اور مسٹر ملول صاحب اسپشل کمشنران صوبہ اوڑیسا منجانب معزز ایسٹ انڈیا کمپنی کے قرار پایا۔

مین راجہ جنارڈھن بھنج راجہ قلعہ کیونجھر واقع صوبہ اوڑیسا بایمان و صدق دل اقرار کرتا ہون کہ موافق شرائط مندرجہ ذیل جو مین نے ساتھہ معزز ایسٹ انڈیا کمپنی کے کیے ہین کاربند ہونگا۔

شرط اول

یہ کہ مین ہمیشہ دوست وفادار ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کا رہونگا اور ماتحت اونکے اپنے تئین تصور کرونگا اور نمک حلال رہونگا اور اونکے دشمنون کو اپنا دشمن تصور کرونگا۔

شرط دوم

یہ کہ مین ہمیشہ بلاحجت سال بسال بموجب تین اقساط مفصلہ ذیل کے ہنوربل کمپنی کو بارہ ہزار کاہن کوڑی دیا کرونگا۔

شرط سوم

یہ کہ مین بروقت طلب کسی شخص کو جو باشندہ کسی صوبہ علاقہ ہنوربل کمپنی کا ہوگا اور فرار ہوکر میرے علاقے مین آگیا ہوگا گرفتار کرکے حوالہ گورنمنٹ کردونگا۔

شرط چہارم

یہ کہ اگر کوئی شخص میرے علاقے کا کوئی جرم بیچ سرحد علاقہ مغلبندی کے کریگا تو بروقت طلب مین اقرار کرتا ہون کہ گرفتار کرکے اوسے حوالہ حکام گورنمنٹ کردونگا اور یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ اگر میرا کچھ دعوی کسی باشندہ علاقہ مغلبندی پر ہوگا تو مین خود حاکمی نکرونگا بلکہ کیفیت دعوی حاکم مجاز کے روبرو پیش کرکے بموجب حکم کے تعمیل کرونگا۔

شرط پنجم

یہ کہ مین ایسی تدابیر کرونگا کہ اپنے علاقے مین راہ کسی فوج دشمن کمپنی مذکور کو نہ دیجائیگی فوج سوارون کی ہو خواہ پیدل کی ہو مین اپنے علاقے مین سے گذر کرنے نہ دونگا۔

تفصیل اقساط

بماہ چیت [illegible] کاہن

بماہ جیٹھ [illegible] کاہن

بماہ اساڑھ [illegible] کاہن

مرقومہ ۱۶ دسمبر ۱۷۹۶ء مطابق یکم رمضان سنہ ۱۲۱۱ھ

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ولیم ایل فریسٹے

مترجم زبان اوریا ملازم گورنمنٹ

نمبر ۴۴

قولنامہ جو منجانب گورنمنٹ بدستی پرشادی واس وکیل کو واسطے جنار دہن بہنج راجہ قلعہ کیونجھر کے بتاریخ ۱۶ دسمبر سنہ ۱۸۰۴ع دیا گیا۔

ہم لفٹنٹ کرنیل جارج ہارکورٹ صاحب کمانڈنگ فوج نصرت موج ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور کمشنر صوبہ اوڑیسا اور جان ملول صاحب کمشنر صوبہ مذکور جسکو موسٹ نوبل مارکوس ولسلی گورنر جنرل بہادر نے واسطے بندوبست اور انتظامی صوبہ مذکور کے مقرر کیا ہے منجانب ایسٹ انڈیا کمپنی قول مندرجہ دفعات ذیل راجہ جنار دہن بہنج راجہ قلعہ کیونجھر واقع صوبہ مذکور سے کرتی ہیں

دفعہ اول

یہ کہ ہم اقرار کرتے ہیں کہ تمام زمین اور علاقہ جو بنام مغلبندی یا کسی دوسرے دوسرے نام سے مشہور ہے اور جو عہد مرہٹا میں قبضہ راجہ کیونجھر میں تھا وہ تمام واسطے ہمیشہ کے راجہ مذکور کے پاس رہیگا اور ہم یہ بھی اقرار کرتے ہیں کہ سوای پیشکش مذکورہ دفعہ ذیل کے اور کچھ راجہ مذکور سے طلب نہوگا اور نہ لیا جائیگا۔

دفعہ دوم

یہ کہ پیشکش سالانہ جو بابت راجگی قلعہ مذکور کے تعدادی یک کاہن کوڑی ہے اور کچھ جز اسکے رقم بھی بطور نذرانہ یا رسد کبھی اور نام سے نہ طلب کیا جائیگا اور نہ لیا جائیگا۔

دفعہ سوم

یہ کہ کوئی راست امر جو منجانب راجہ مذکور بیان ہوگا اوسکا جواب حسب مراتب دوستی راجہ کے منجانب گورنمنٹ ہنوربل کمپنی کے دیا جائیگا۔

دستخط جارج ہارکورٹ لفٹنٹ کرنیل

دستخط جان ملول

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ولیم ایل فیسی مترجم زبان اوریا ملازم گورنمنٹ

نمبر ۷۵

عہدنامہ جو راجہ قلعہ برسنگہ پور من محالات کٹک نے ساتھ بارکورٹ صاحب اور ملولی صاحب کمشنران صوبہ اوڑیسا منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے کیا۔

مین بان سنگہ ہری چندن راجہ قلعہ برسنگہ پور واقع صوبہ اوڑیسا بصدق دل و براستی نیت اقرار کرتا ہون کہ مین مطابق شرائط مندرجہ ذیل کے جو فیما بین میرے اور ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے قرار پائے ہین کاربند ہونگا۔

شرط اول

یہ کہ مین ہمیشہ مطیع اور فرمانبردار ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کا رہون گا۔

شرط دوم

یہ کہ مین ہمیشہ ایک پیشکش سالانہ سما عہ کاہن کوڑی کا بموجب اقساط مندرجہ ذیل تین قسطونمین گورنمنٹ مذکور کو ادا کرتا رہونگا۔

شرط سوم

یہ کہ مین بروقت طلب کسی باشندہ صوبہ ہنوربل کمپنی مذکور کو جو فرار ہوکر میرے علاقے مین آیا ہوگا فوراً گرفتار کرکے حوالہ گورنمنٹ مذکور کردونگا۔

شرط چہارم

یہ کہ اگر کوئی باشندہ میرے علاقے کا کوئی جرم علاقہ متعلقہ بندی مین کر آئیگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ بروقت طلب ایسے شخص کو گرفتار کرکے حوالہ حاکم گورنمنٹ کردونگا اور مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ اگر میرا کچھ دعوی کسی باشندہ علاقہ متعلقہ بندی پر ہوگا تو مین خود حاکمی نکرونگا بلکہ کیفیت دعوی کی حاکم مجاز کے روبرو پیش کرکے بموجب حکم کے کاربند ہونگا۔

شرط پنجم

یہ کہ مین اقرار کرتا ہون کہ جب کبھی فوج گورنمنٹ ہنوربل کمپنی میرے علاقے مین گذر کریگی تو مین اپنے قلعہ کے آدمیون کو حکم دونگا کہ وہ رسد حتی الوسع بقیمت واجبی اونکو دینگے اور نیز مین کسیطرح

یا کسی حیلے سے کسی شخص رعایاے ہنوربل کمپنی کے گورنمنٹ کو یا کسی اور شخص کو جو براہ خشکی یا تری
اسباب یا کوئی حکم لیکر یا کوئی پروانہ وغیرہ لیکر میری سرحدین گذر کریگا نہ روکونگا اور نہ کسیطرح کی
روک ٹوک اوسپر ہونے دونگا بلکہ یہ احتیاط کرونگا کہ کسیطرح سے نقصان جان ومال یا تکلیف اوسکو
ہونے نپائے —

شرط ششم

یہ کہ اگر کوئی راجہ قرب وجوار یا کوئی اور شخص گورنمنٹ مذکور سے بمقابلہ پیش آئیگا تو مین
اقرار کرتا ہون کہ بروقت طلب بلا حجت کنٹنجنٹ فوج اپنے سپاہیون کی گورنمنٹ مذکور کی فوج کے
ساتھ ہمراہ دونگا تاکہ مفسد مذکور کو مطیع اور فرمانبردار گورنمنٹ مذکور کا کرین اور یہ کنٹنجنٹ سپاہ
سواے خوراک یا قیمت خوراک کے جب تک اونکے ہمراہ رہینگے اور کچھ اونسے نہ لینگے مگر
خوراک لینے کی رسم قدیم ہے —

تفصیل اقساط پیشکش

بماہ چیت	[illegible] کاہن
بماہ جیٹھ	[illegible] کاہن
بماہ اساڑھ	[illegible] کاہن

المرقوم ۴ ماہ نومبر سنہ ۱۸۰۳ء
مطابق ۹ شعبان سنہ ۱۲۱۸ ہجری

یادداشت

راجگان مقامات مفصلۂ ذیل جو متعلق علاقۂ کٹک کے ہین اونکے ساتھ بھی عہدنامجات
مضمون بالا قرار پائے ہین اسواسطے اونکے نام اور تعداد پیشکش ذیل مین درج ہوتا ہین
مگر واضح ہو کہ تعداد پیشکش بعض بعض مقام کے بعد ازین تبدیل ہو گئے ہین —

۱ قلعہ آنگر — راجہ سری کرن گوپی ناتھ بھبر باتپناپک — تعداد پیشکش [illegible] کاہن
۲ قلعہ بارمبا — راجہ بندک سکراج — ″ [illegible] کاہن

۳ قلعہ تالچیر — راجہ بھاگی رتھی بیر ہر ہری چندن — تعداد پیشکش [illegible] کاہن
۴ قلعہ تگریا — یا راجہ چمپت سنگہ — // [illegible] کاہن
۵ قلعہ ہنڈول — راجہ کشن چندر مردراج جگدیو — // [illegible] کاہن
۶ قلعہ کہاندیو پور — راجہ بھوربر راے — // [illegible] کاہن
۷ قلعہ دہین کنال — راجہ رام چندر مہندر بہادر — // [illegible] کاہن
۸ قلعہ رہپور — راجہ بجر ادھر نراندر — // [illegible] کاہن
۹ قلعہ بناگڈہ — راجہ مان دھاتا // [illegible] کاہن
۱۰ قلعہ نیلگری — راجہ رام چندر مہندر مردراج ہری چندن — // [illegible] کاہن

نمبر ۶۷

قولنامہ جو راجہ مان سنگہ ہری چندن راجہ نرسنگہ پور سے آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے کمشنران صوبہ کٹک نے کیا —

ہم لفٹننٹ کرنیل جارج ہارکورٹ صاحب کمانڈنگ فوج نصرت موج آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور کمشنر صوبہ اوڑیسا اور جان ملوِل صاحب کمشنر صوبہ مذکور جنکو موسٹ نوبل مارکوس ویلسلی گورنر جنرل بہادر نے واسطے بندوبست اور تشفی صوبہ مذکور کے مقرر کیا ہے منجانب ایسٹ انڈیا کمپنی قول مندرجہ دفعات ذیل راجہ مان سنگہ ہری چندن راجہ قلعہ نرسنگہ پور واقع صوبہ اوڑیسا مذکور سے کرتے ہیں —

دفعہ اول

یہ کہ پیشکش اداے سالانہ راجہ مذکور کی بابت اپنے راجگی قلعہ مذکور کے واسطے ہمیشہ کے [illegible] کاہن کے قرار پائی ہے —

دفعہ دوم

یہ کہ سواے اسکے اور کوئی رقم کم از کم بنام نہا دنذرانہ یا رسد وغیرہ طلب نکیجائیگی اور نہ راجہ سے لیجائیگی —

دفعہ سوم

یہ کہ گورنمنٹ ہنوربل الیسٹ انڈیا کمپنی کے یہ خوب معلوم ہے کہ ہمیشہ مہربان اون راجگان پر رہتی ہے جو ہمیشہ نمک حلال اور فرمانبردار رہتے ہین اور اپنی رعایا پر انصاف گستری یکسان کرتے ہین اور نیز وہ بھی اوسیطرح اون راجگان پر بلا پاسداری احدے انصاف گستری کرتی ہے اور جو یا اونکی بہتری اور امنیت کی رہتی ہے اسواسطے کوئی راست امر یا نالش جو راجہ نرسنگہ پور گورنمنٹ کو تحریر کرینگے اوسکا فیصلہ از روی انصاف ہوگا المرقوم ۲۲ ماہ نومبر سنہ ۱۸۰۳ع مطابق ۶ شعبان سنہ ۱۲۱۸

دستخط جارج ہارکورٹ لفٹنٹ کرنیل ⎫ کمشنران
دستخط جان ملول ⎭

اسیطرح کے قولنامہ راجہ ہا و زمینداران مفصلۂ ذیل کو دیے گئے تھے

۱	راجہ قلعہ کانیکا	۱۲	راجہ قلعہ تلچری
۲	راجہ قلعہ کیونجھر	۱۳	راجہ قلعہ جورمو
۳	راجہ قلعہ خوردا	۱۴	راجہ قلعہ آٹھگر
۴	راجہ قلعہ نگھریا	۱۵	راجہ قلعہ ہرسپور
۵	راجہ قلعہ ڈول	۱۶	راجہ قلعہ بشن پور
۶	راجہ قلعہ دہن کنال	۱۷	راجہ قلعہ مرک پور
۷	راجہ قلعہ رنپور	۱۸	راجہ قلعہ نیلگری
۸	راجہ قلعہ بارمبا	۱۹	راجہ قلعہ بنیا
۹	راجہ قلعہ کھاندپارا	۲۰	راجہ قلعہ ہنڈول
۱۰	راجہ قلعہ نیاگڈہ	۲۱	راجہ قلعہ رنگون
۱۱	راجہ قلعہ بنکی	۲۲	راجہ قلعہ سوگندا

ترجمہ صحیح ہے
دستخط ولیم اول ونٹی مترجم زبان اوریا ملازم گورنمنٹ

نمبر ۷۷

عہدنامہ جو گوری چرن بھنج راجہ قلعہ دسپلا ملک کوہی متعلق کٹک نے ساتھ مسٹر ہارکورٹ اور مسٹر ملول صاحب آنریبل کمپنی کے اسپشل کمشنران صوبہ اوڑیسا کے کیا —

مین راجہ گوری چرن بھنج راجہ قلعہ دسپلا واقع صوبہ اوڑیسا بصدق دل و راستی نیت کے اقرار کرتا ہون کہ مین مطابق شرائط مندرجہ ذیل کے جو فیما بین میرے اور آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے قرار پائے ہین کاربند ہونگا —

شرط اول

یہ کہ مین ہمیشہ مطیع اور فرمانبردار آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کا رہونگا —

شرط دوم

یہ کہ مین بموجب اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین بانیت تمام گھاٹی معروف بنام بیرمول کے حفاظت کرونگا اور اگر کسی وقت مین فوج سوار یا پیادہ بغیر حکم گورنمنٹ کمپنی مذکور کے ارادہ گذر کرنے گھاٹی مذکور مین کرے تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین اونکو ایسا کرنے سے روکونگا درصورتیکہ فوج کثیر ایسا ارادہ کرے اور زبردستی گھاٹی مذکور سے گذر کرنا چاہے تو مین فوراً اطلاع اسکی حاکم مجاز کو کرونگا اور جب تک کہ فوج گورنمنٹ نہ پہونچے اوسوقت تک مین اپنی تمام فوج سے اوس سے زبردستی گذر کرنے مین مقابلہ کرونگا —

شرط سوم

یہ کہ بروقت طلب مین کسی باشندہ صوبہ آنریبل کمپنی مذکور کو جو فرار ہو کر میرے علاقے مین آیا ہوگا فوراً گرفتار کر کے حوالہ گورنمنٹ مذکور کر دونگا —

شرط چہارم

یہ کہ اگر کوئی باشندہ میرے علاقے کا کوئی جرم علاقہ متعلقہ کمپنی مین کریگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ بروقت طلب ایسے شخص کو گرفتار کر کے حوالہ حاکم گورنمنٹ کرونگا اور یہ بھی مین اقرار کرتا ہون کہ اگر میرا کچھ دعوی کسی باشندہ علاقہ متعلقہ کمپنی پر ہوگا تو مین خود حاکمی نکرونگا بلکہ کیفیت دعوی کی حاکم مجاز کے روبرو پیش کر کے بموجب حکم کے کاربند ہونگا —

شرط پنجم

یہ کہ مین اقرار کرتا ہون کہ جب کبھی فوج گورنمنٹ معزز بل کمپنی میرے علاقے مین گذر کرے گی تو مین اپنے قلعے کے آدمیون کو حکم دونگا کہ وہ رسد حتی الوسع بقیمت واجبی اونکو دینگے اور نیز کسیطرح یا کسی حیلہ سے کسی شخص عمایاے معزز بل کمپنی کے گورنمنٹ کو یا کسی اور شخص کو جو براہ خشکی یا تری اسباب یا کوئی حکم لیکر یا کوئی پروانہ وغیرہ لیکر میری سرحد مین گذر کرے گا نہ روکونگا اور نہ کسیطرح روک ٹوک اوسپر ہونے دونگا بلکہ یہ احتیاط کرونگا کہ کسیطرح سے نقصان جان و مال یا تکلیف اوسکو پہونچنے پاوے ـ

شرط ششم

یہ کہ اگر کوئی راجہ قرب وجوار یا کوئی اور شخص گورنمنٹ مذکور سے بمقابلہ پیش آویگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ بروقت طلب بلا حجت کنٹنجنٹ فوج اپنے سپاہیون کے گورنمنٹ مذکور کے فوج کے ساتھ ہمراہ دونگا تاکہ مفسد مذکور کو مطیع اور فرمانبردار گورنمنٹ مذکور کا کرین اور یہ کنٹنجنٹ سپاہ سواے خوراک یا قیمت خوراک جب تک اونکے ہمراہ رہیگی اور کچھ اوسسے نہ لے گی مگر خوراک لینے کی رسم قدیم ہے

ترجمہ صحیح ہے
دستخط ولیم ایل ٹیسے
مترجم زبان اوریا ملازم گورنمنٹ

قولنامہ جو منجانب گورنمنٹ راجہ گوری چرن بھنج راجہ قلعہ دسپلا کو معزز بل کمپنی کے اسپیشل کمشنران صوبہ کٹک نے دیا ـ

ہم لفٹننٹ کرنیل جارج ہارکورٹ صاحب کمانڈنگ فوج ظفر موج معزز بل ایسٹ انڈیا کمپنی اور کمشنر صوبہ اڑیسہ و جان ملحول صاحب کمشنر صوبہ مذکور جنکو موسٹ نوبل مارکوس ویلسلی گورنر جنرل بہادر نے واسطے بندوبست اور تشخیص صوبہ مذکور کے مقرر کیا ہے منجانب ایسٹ انڈیا کمپنی فوج مندرجہ دفعات ذیل راجہ گوری چرن بھنج راجہ قلعہ دسپلا واقعہ صوبہ اڑیسا مذکور سے کرتے ہین ـ

دفعہ اول

یہ کہ جب تک راجہ مذکور مطیع اور نمک حلال گورنمنٹ ایسٹ انڈیا کمپنی سے رہیگا کچھ پیشکش یا نذرانہ وغیرہ یا کوئی اور رقم اوس سے نہ لیجائیگی اور نہ طلب کیجائیگی بابت راجگی اوسکے قطعہ مذکور کے —

دفعہ دوم

یہ کہ گورنمنٹ ایسٹ انڈیا کمپنی کو یہ خوب معلوم ہے کہ ہمیشہ مہربان اون راجگان پر رہتی ہے جو ہمیشہ نمک حلال اور فرمانبردار رہتے ہین اور اپنی رعایا پر انصاف گستری یکسان کرتے ہین اور نیز وہ بھی اوسیطرح اون راجگان پر بلا پاسداری احدے انصاف گستری کرتی ہے اور جویا اونکی بہتری اور امنیت کی رہتی ہے اسواسطے کوئی راست امر کی نالش جو راجہ دسپلا گورنمنٹ کو تحریر کرینگے اوسکا فیصلہ ازروی انصاف ہوگا فقط

دستخط جارج ہارکورٹ لفٹنٹ کرنیل
جان ملول صاحب
کمشنران

تاریخ نقل مین درج نہین ہے

ترجمہ صحیح ہے
دستخط ولیم ایل ڈیسے
مترجم زبان اوریا ملازم گورنمنٹ

نمبر ۷۸

عہدنامہ جو راجہ بودا ورآ تملک متعلقہ محالات صوبہ کٹک نے ساتھ معزز ایسٹ انڈیا کمپنی کے اسپشل کمشنران ہارکورٹ صاحب اور ملول صاحب کے کیا —

مین راجہ بھیم دیو راجہ بودا ورآ تملک واقع صوبہ اڑیسا بصدق دل و براستی نیت کے بموجب اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مطابق شرائط مندرجہ ذیل کے جو فیما بین میرے اور معزز ایسٹ انڈیا کمپنی کے قرار پائے ہین کاربند ہونگا —

شرط اول

یہ کہ مین ہمیشہ مطیع اور فرمانبردار ہنوریبل ایسٹ انڈیا کمپنی مذکور کا رہونگا۔

شرط دوم

یہ کہ بروقت طلب مین کسی باشندہ صوبہ ہنوریبل کمپنی مذکور کے جو فرار ہوکر میرے علاقے مین آیا ہوگا فوراً گرفتار کرکے حوالہ گورنمنٹ مذکور کرونگا۔

شرط سوم

یہ کہ مین اقرار کرتا ہون کہ جب کبھی فوج گورنمنٹ ہنوریبل کمپنی میرے علاقے مین گذر کریگی تو مین اپنے قلعہ کے آدمیون کو حکم دونگا کہ وہ رسد حتی الوسع بقیمت واجبی اونکو دینگے اور نیز مین کسیطرح یا کسی حیلے سے کسی شخص رعایای ہنوریبل کمپنی کے گورنمنٹ کو یا کسی اور شخص کو جو براہ خشکی یا تری میری سرحد مین گذر کریگا نہ روکونگا اور نہ کسیطرح کی روک ٹوک اوسپر ہونے دونگا بلکہ یہ احتیاط کرونگا کہ کسیطرح سے نقصان جان ومال یا تکلیف اوسکو ہونے نپائے۔

شرط چہارم

یہ کہ اگر کوئی شخص قرب وجوار کا گورنمنٹ مذکور سے بمقابلہ پیش آئیگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ بروقت طلب بلاحجت کنٹنجنٹ فوج اپنی سپاہیون کی گورنمنٹ مذکور کے ساتھ ہمراہ دونگا تاکہ مفسد مذکور کو مطیع اور فرمانبردار گورنمنٹ مذکور کا کرین اور یہ کنٹنجنٹ سپاہ سوای خوراک یا قیمت خوراک کے جب تک اونکے ہمراہ رہینگی اور کچھ اوسے نلیگی مگر خوراک لینے کی رسم قدیم ہے المرقوم سوم ماہ مارچ سنہ ۱۸۰۴ء

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ولیم ایل ڈینیسے

مترجم زبان اوریا ملازم گورنمنٹ

قولنامہ جو منجانب گورنمنٹ راجہ بیسمبر دیو راجہ قلعہ نیودا دیا اُٹھمک کو دیا گیا

ہم لفٹننٹ کرنیل جارج ہارکورٹ صاحب کمانڈنگ فوج ظفرموج ہنوریبل ایسٹ انڈیا کمپنی

اور کمشنر صوبہ اڈیسا اور جان ملول صاحب کمشنر صوبہ مذکور جنکو موسٹ نوبل مارکوس ونسلی گورنر جنرل بہادر نے واسطے بندوبست و درستی صوبہ مذکور کے مقرر کیا ہے منجانب ایسٹ انڈیا کمپنی سندرپچہ وغیرہ ذیل راجہ ببہر دیو راجہ قلعہ پور اور اونکا واقع صوبہ مذکور سے کرتے ہین -

دفعہ اول

یہ کہ خوب معلوم ہے کہ وہ راجگان جو اطاعت اور دوستی گورنمنٹ مذکور کے ساتھ رکھتے ہین اونکے ساتھ گورنمنٹ اوسیطرح مہربانی سے پیش آتی ہے اور جو اوسکے دوست ہین وہ دوستانہ برتے جاتے ہین اسواسطے اگر تم بھی دوست اور خیر خواہ گورنمنٹ کے رہوگے تو وہ ہرگز دوستانہ طریق مین فرو گذاشت نکرےگی تم بلا خوف اور بہبود اپنی راجگی کے راجہ بھی رہوگے جو اپنے دل مین اطاعت اور فرمانبرداری گورنمنٹ مذکور کی رکھوگے -

دستخط جارج ہارکورٹ لفٹنٹ کرنیل
کمشنران
جان ملول

المرقوم سوم مارچ سنہ ۱۸۰۴ء مطابق ہشتم ذیقعدہ سنہ ۱۲۱۸ھ

ترجمہ صحیح ہے
دستخط ولیم ایل ڈیسی
مترجم زبان اوریا ملازم گورنمنٹ

نمبر ۹۰

اقرارنامہ جو اہلکاران کلان راجہ قلعہ نرسنگہ پور سے جنکے نام ذیل مین درج ہین بتاریخ ... اسداد رسمی ستی لیا گیا نام اہلکاران یہ ہین بال کرشن پٹنایک بابیرا یعنی وزیر اعظم راجہ مذکور گنگا دھر مہوکارن پٹنایک نیل بہاری جہاتی دسرتی پٹنایک اور لوکناتھ پٹنایک یہ لوگ اہلکار راجہ کے گہر کے ہین -

ہم بابیرتا و دیگر اہلکاران راجہ قلعہ نرسنگہ پور بموجب اس تحریر کے اقرار ذیل کرتے ہین

بموجب دفعہ ۲ قانون مجریہ صاحب سپریم نشین گورنمنٹ بہادر معاملات مین بیان کیا گیا ہے کہ حسب الحکم

ہم گورمنٹ یعنی گورمنٹ شاہی اور گورنر جنرل بہادر کے رسم ستی ہونے بیوہ کا کلیتہ ممنوع ہے اسیواسطے اور بموجب اس حکم کے کہ یہ رسم اپنے علاقہ قلعہ نرسنگہ پور مین منع کر دیا ہے اور ہم اقرار کرتے ہین کہ ہرگز بخوشی یا بجبر امداد اس رسم کو نہ دینگے جسکو صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر محالات نے منع کیا ہے اور نہ کسی دوسرے کو ایسی حرکت امداد کرنیکی کرنے دینگے —

سوا اسکے اگر ہنگام وفات کسی راجہ کے کوئی اوسکی رانیون مین سے بخوشی اپنے ستی ہونا چاہے گی اور ہماری ممانعت کو خیال مین نہ لائیگی تو ہم اوسکو ستی ہونے سے روک لینگے اور اس کیفیت کی اطلاع صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر کو کرینگے اور بموجب اوسکے حکم کے کاربند ہونگے بغیر حکم اور اجازت صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر کے ہم کسیکو ستی ہونے نہ دینگے اور ہم بلا تامل اس امر کا اقرار کرتے ہین کہ ہم اگر احیاناً خلاف ورزی اس اقرار سے کرین تو جو کچھ حکم صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر محالات ہماری نسبت صادر کرینگے ہم اوسکی اطاعت کرینگے

المرقوم چہارم ماہ بیساکہ سنہ ۱۲۴۹ مطابق ۴ ماہ اپریل سنہ ۱۸۴۲ ع

دستخط بالکرشن پٹنایک و دیگر اہلکاران

اسیطرح کے اقرار نامجات اور اسی عبارت کے بلا فرق لفظ و معنی اہلکاران محالات مفصلہ ذیل اور راجگان اور زمینداران مندرجہ ذیل سے اسی تاریخ لیے گئے —

۱ نیاگدہ ۲ ماریہا ۳ ہینڈول ۴ رنپور ۵ انگول
۶ دسپلا جورمنگ ۷ اتہگڈ ۸ ہنگمریا ۹ بود ۱۰ تالچیر
۱۱ ڈھینکانل ۱۲ نیلگری ۱۳ موہربہنج ۱۴ کیونجہر

اور زمینداران اتمک اور سربراہ کار پال لہارا سے بھی لیا گیا

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ولیم ایل ڈیسی مترجم زبان اوریا ملازم گورمنٹ

ختم شد حصہ اول

حصہ دوم

عہدنامجات اور اقرارنامجات جو برہما سے ہوئے

انتخاب رپورٹ کرنیل فیئر صاحب

اس امر کا یقین عام ہے کہ جب تک عہدنامہ مقام یانڈابو نہین جو بتاریخ ۲۴ ماہ فروری سنہ ۱۸۲۶ع منعقد ہوا تھا کوئی عہدنامہ پیشتر فیمابین برٹش گورنمنٹ ہندوستان اور راجہ برہما کے قرار نہین پایا تھا اوسوقت مین کہ جب انگریز ہندوستان مین بطور گروہ تجاران نہ باختیار شاہانہ بود و باش کرتے تھے اکثر حکام گورنران مقامات مختلف ملک بنگالہ و مدراس سے جہان انگریز مقیم تھے اس مضمون سے جایا کرتے تھے کہ تجارت اس ملک کی بھی قائم ہو اور کارخانجات مقام سرئیان متصل رنگون اور مقام نگراس مین مقرر ہوئے تھے —

یہ روایت ہے کہ سنہ ۱۶۸۷ع مین ایک عہدنامہ حاکم برہما سے ہوا تھا سردار کارخانہ نگراس نے اپنا این لسٹر صاحب کو دار السلطنت برہما مین پیغام لیکر روانہ کیا تھا اور صاحب موصوف کی ملاقات راجہ الیپر امورث اعلی خاندان حال سے ہوئی تھی اور راجہ موصوف نے مقام نگراس اور تھوڑی زمین متصل شہر بسین کے ایسٹ انڈیا کمپنی کو دی تھی اس عہدنامے کی نقل کہین ملتی نہین بعد ازین انگریزان مقیم نگراس بفریب قتل ہوئے مگر بعد اسکے پھر تھوڑی زمین مقام بسین مین واسطے تعمیر کارخانے کے راجہ برہما سے عطا ہوئی —

اول تحریرات پولیٹکل فیمابین انگریزی و برہما گورنمنٹ کے اوسوقت مین معلوم ہوتی ہے جب کپتان مکیل سایمس صاحب کو گورنر جنرل بہادر نے بطور سفیر ۱۷۹۵ع مین دربار آوا مین روانہ کیا تھا اس غرض سے کہ توسط مہمات ملکی و تجارت کا فیمابین گورنمنٹ انگریزی اور دربار آوا کے مضبوط ہو اور دخل فرانس والون کا برہما مین نہونے پاوے کپتان سایمس کو حسب کار حکم شاہی بمہر حاصل ہوا جسکے بموجب اجازت حاصل ہوئی کہ ایک ایجنٹ انگریزی یا سپرنٹنڈنٹ بمقام رنگون رہا کرے تاکہ کوئی ہرج بیوقت رعایاے انگریزی کو نہو اور انتظام حفاظت

تجارت کا عمل مین آیا —

حسب منشاء اس انتظام کے کپتان کوکس سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوکر ماہ اکتوبر ۱۷۹۶ء رنگون پہنچا وارد ہوا یہ صاحب یہان سے دار السلطنت آوا کو گیا تاکہ چند تحائف جو کپتان سائمس صاحب نے بھیجنے کا وعدہ کیا تھا شاہ برہما کو پیش کرے صاحب کی وہان بہت خاطر داری ہوئی آخرکار وہ واپس رنگون مین آیا اور آخر ۱۷۹۷ء مین روانہ بنگالہ ہوا —

اس عرصے مین کچھ تکرار فیمابین اراکان اور چٹگانو کے ہوئی اہالیان برہما نے ۱۷۸۲ء مین اراکان کو فتح کیا تھا اب اراکان والون نے سرکشی شروع کی اور اکثر باشندے مفرور ہوکر ضلع چٹگانو مین آباد ہوتے ۱۷۹۵ء مین حاکم اراکان نے ایک تحریر بھیجی اور گستاخانہ طلب مفرورین کی اسپر مارکوس ویلسلی گورنر جنرل نے ایک اور سفیر بھیجنے کی تجویز دربار آوا مین کی اور کپتان سائمس جواب کرنیل ہین واسطے اس امر کے تجویز ہوئے اور روانہ ہوکر یہ صاحب دار السلطنۃ کو گئے وہان اونکو زبانی وعدہ ملا کہ آیندہ طلب مفرورین اراکان کی نہوگی مگر شاہ نے کچھ عذرخواہی گستاخی گذشتہ کی نہ کی اور نہ کوئی عہد و پیمان جدید مقرر کیا کرنیل سائمس صاحب مقام رنگون مین آئے وہان اونکی کچھ بھی خاطرداشت یا مدارات حاکم نے نہ کی اور وہ ماہ جنوری ۱۸۰۳ء بنگالے کو چلے گئے —

بعد ازین کپتان کیننگ صاحب بطور مختار کرنیل سائمس صاحب روانہ رنگون ہوئے اس غرض سے کہ کسطرح دربار برہما کی جانب سے عذرخواہی گستاخی گذشتہ کی ہوا اور نیز اس امر کی تحقیقات کے واسطے کہ آیا فرانس والے کچھ رسائی دربار برہما مین رکھتے ہین یا نہین مگر کپتان کیننگ صاحب قبل اس مطلب کے حاصل ہونے کے بباعث گستاخانہ طریق حاکمان رنگون کے یہ ملک چھوڑ کر مجبوری سے چلے گئے —

۱۸۰۹ء مین کپتان کیننگ صاحب پھر بطور اجنٹ گورنر جنرل مقرر ہوکر روانہ رنگون ہوئے تاکہ کیفیت فتح کرنے جزیرہ فرانس کی جو سدراہ تجارت رنگون ساتھ جزیرہ مذکور کے ہوتا تھا بیان کریں کپتان کیننگ صاحب دار السلطنت کو گئے اور وہان بہت خاطرداری ہوئی مطلب اصلی حاصل کرکے صاحب واپس بنگالہ کو آئے —

بیچ ۱۸۱۱ء کے اراکان والون نے دوبارہ سرکشی شروع کی اور اکثر اونمین سے ضلع چٹگانو
مین آکر آباد ہوئے اور فساد سرحد پر شروع ہوا ایک سردار اراکان نے ضلع کوہی چٹگانو مین اپنے
ہم وطن بہت سے جمع کیے اور اراکان کو روانہ ہوا کہ برہما والون پر حملہ آور ہو کپتان کیننگ صاحب کو
پھر دربار آوا کو روانہ کیا کہ جا کر بیان کرین کہ یہ فوج کشی ترغیب یا مدد گورنمنٹ انگریزی سے نہین ہوئی
اور یہ بھی بیان کرین کہ باجازت و منظوری حاکمان اراکان کے رعایا انگریزی پر بہت بدعت ہوتی
ہے اس اثنا مین فوج برہما مقیم اراکان نے تعاقب سرکشان اراکان کا علاقہ انگریزی مین کیا اور
دربار برہما سے گورنر یعنی حاکم رنگون کے نام یہ حکم آیا کہ کپتان کیننگ صاحب کو قید کر کے بطور اول
رکھے اور جب تک سرکشان اراکان اوسکے سپرد نکیے جائین صاحب کو رہا نکرے مگر خوش نصیبی سے
صاحب ایک جہاز جنگی پر تھے اور دوسرا جہاز جنگی اوسکے ہمراہ تھا اسوجہ سے وہ قید ہونے سے
بچکر بماہ اگست ۱۸۱۱ء رنگون سے روانہ ہوئے ۔

بعد اس سال کے اہلکاران برہما مقیم اراکان نے کئی مرتبہ طلب مفرورین اراکان کی کی
اور نیز دعوی بادشاہت بنگالہ کا تا بمقام مرشد آباد کیا اسوجہ سے کہ یہان تک سب علاقہ ریاست
اراکان کا ہے اور ۱۸۱۹ء مین اونھون نے دست اندازی علاقہ آسام مین شروع کی اور ۱۸۲۲ء
مین علاقہ کچھار پر حملہ آور ہوئے ۔

اس عرصے مین برہما والون نے اراکان کی طرف دست درازی کرنی شروع کی
جو سرکار انگریزی کی طرف سے ہاتھی پکڑنے جاتے تھے اونکو گرفتار کرنا شروع کیا اور آخر کار
دعوی جزیرہ شیوپوری کا جو وہان دریای نعاف پر واقع ہے کیا ۔

تاریخ ۲۴ ستمبر ۱۸۲۳ء کی شب کو فوج کثیر برہما نے جزیرے پر قبضہ اپنا کر لیا اور جو کچھ
سپاہ پلٹن ملکی وہان موجود تھی اونکو قتل کیا گورنر اراکان نے یہ بھی مشہور کیا کہ جزیرہ اونکا ہے
اور وہ اوسکو اپنے قبضے مین رکھنا چاہتے ہین گورنر جنرل بہادر نے دربار آوا کو تحریر بھیجی کہ حاکم
اراکان کو موقوف کرین اسکا جواب چند ماہ تک نہ آیا آخر کار جو جواب اوسکا آیا اوسکا مضمون یہ تھا
اور یہ جواب بطور [illegible] یعنی مصاحب شاہی کی طرف سے تھا کہ گورنران سرحدی کو کل اختیار اپنے کام
مین حاصل ہے ۔

اسیطرح ہر ایک مقام پر جو علاقۂ انگریزی یا علاقۂ محفوظان انگریزی سرحدی تھے وہان افسران برہما
زیادتی اور گستاخی کرتے تھے اور جو درخواست معاوضہ یا حق رسی کی کیجاتی تھی اوسکا جواب یا تو خاموشی
ہوتا تھا اور یا زیادہ تر الفاظ گستاخی جواب مین آتے تھے اس سبب سے گورنر جنرل بہادر نے بتاریخ پنجم
ماہ مارچ ۱۸۲۴ء حکم جنگ بمقابلہ برہما صادر فرمایا بتاریخ ۱۱ ماہ مئی سنہ مذکور فوج انگریزی نے بسر کردگی
سر آرچیبالڈ کیمپبل صاحب جاکر قبضہ رنگون کا کرلیا اور بعد دو مہم کے صلح بمقام یانڈابو جو بفاصلہ چالیس
میل دار السلطنت سے واقع ہے بتاریخ ۲۴ ماہ فروری ۱۸۲۶ء قرار پائی۔

اس صلح نمبر ۱ سے علاقۂ اراکان اور اضلاع تناسرم کے شامل علاقۂ انگریزی کیے گئے
اور یہ قرار پایا کہ ہر ایک گورنمنٹ کی طرف سے ایک اجنٹ دوسرے گورنمنٹ کے دربار مین حاضر
رہا کرے گا اور عہدنامہ تجارت بعد ازین تحریر ہوگا۔

بابت درستی عہدنامہ تجارت کے مسٹر جان کرافورڈ صاحب امرپورا کو گئے اور بتاریخ
۲۳ ماہ نومبر ۱۸۲۶ء اونہوں نے عہدنامہ تجارت پر جسمین چارگانہ شرط قرار پائی دستخط کیے۔

حسب منشاء عہدنامہ یانڈابو کرنیل ایچ برنی صاحب رزیڈنٹ دربار آوا مین مقرر ہوئے اور
صاحب موصوف بماہ اپریل ۱۸۳۰ء وہان پہونچے اور تا ماہ جون ۱۸۳۷ء صاحب وہان دربار
برہما مین رہے اور اسی سن مین روانہ ہوکر بمقام رنگون وارد ہوئے اور آخر کار واپس بنگالہ کو
چلے گئے وجہ صاحب کے یکایک روانہ ہونے کی یہ تھی کہ ملک برہما مین ایک سرکشی پیدا ہوئی تھی
اور شاہ حال کو خارج کرکے اوسکے بھائی شاہزادہ تھراوڈی کو بجاے اوسکے گدی نشین کیا
بیچ ۱۸۳۴ء کے ایک عہدنامہ نمبر ۲ اس غرض سے منعقد ہوا تھا کہ تیو گھاٹی جو شامل علاقہ منی پور
ہوگئی تھی دوبارہ برہما کے شامل ہوجاے۔

۱۸۳۸ء مین کرنیل بنسن صاحب کو اس غرض سے روانہ دربار برہما کیا کہ جاکر پھر رسم دوستی
کو جو موقوف ہوگئی تھی دوبارہ قائم کرین اور یہ صاحب بماہ اکتوبر ۱۸۳۸ء داخل دار السلطنت برہما ہوگئے
مگر بباعث گستاخانہ طریق دربار برہما کے صاحب موصوف ۱۸۳۹ء امرپورا سے چلے آئے اور
اس سن سے کئی سال تک پھر کوئی نامہ و پیغام فیمابین گورنر جنرل بہادر ہند اور شاہ برہما کے
جاری نہین ہوا۔

بماہ جولائی ۱۸۵۱ء لفٹننٹ کرنیل بوگل صاحب کمشنر علاقہ تناسرم نے ایک عرضی استغاثہ کی ایک جہاز کے مالک کی طرف سے سوپریم گورنمنٹ کو روانہ کی اوسمین زیادتی حاکم رنگون کی درج تھی بماہ نومبر سنہ مذکور کموڈر ولیم برنٹ صاحب کو مع ایک چٹھی بنام بادشاہ کے اس مراد سے روانہ کیا کہ حق رسی مظلومان کی ہو مگر کچھ حق رسی نہوئی اس وجہ سے گورنر جنرل بہادر نے ایک فوج رنگون پر بسر کردگی میجر جنرل گودون صاحب کے روانہ کی اور بتاریخ ۱۴ ماہ اپریل سنہ ۱۸۵۲ء رنگون قبضہ فوج مذکور مین آگیا مگر اس وقت سے تاریخ ۲۷ ماہ جنوری سنہ ۱۸۵۳ء تک کوئی تحریر گورنمنٹ برہما کی بنام حاکمان فوج انگریزی کے نہین آئی اس عرصے مین فوج انگریزی مقام میاڈی تک جو دو صد پنجاہ میل کے فاصلے پر ہے رنگون یعنی ملک برہما مین براہ دریا پہونچ گئے تھے کہ ایک عہدہ دار برہما ایک خط لیکر حاضر ہوا اور اوسنے بیان کیا کہ اب شاہ جدید گدی نشین امر پورا ہے اور وہ صلح کی خواہش رکھتا ہے اور شروع ماہ اپریل مین دو لگا کی برہما یعنی عہدہ دار برہما باختیارات کلی مقام پروم مین وارد ہوا مگر اوسنے دستخط کرنے عہدنامے اس مضمون کے سے انکار کیا کہ ضلع پیگو علاقہ انگریزی تصور کیا جاے اسوجہ سے صلح ملتوی رہی مگر طرفین کے خیال مین یہ تھا کہ جنگ موقوف ہوگی —

بآخر سنہ ۱۸۵۴ء گورنمنٹ برہما نے دو عہدہ داران کلان بطور سفیر اور چند عہدہ داران خورد ہمراہ اونکے مع خط دوستانہ و تحائف منجانب شاہ برہما پاس موسٹ نوبل مارکوس ڈلہوسی صاحب بہادر کے روانہ کیا ان سفیرونکا باعزاز تمام مقام کلکتہ مین استقبال ہوا اور شروع سنہ ۱۸۵۵ء مین واپس برہما کو گئے گورنمنٹ ہند نے ایک اپنا سفیر بقاعدہ مستمرہ بجواب سفیران برہما دربار برہما مین بموسم برشکال سنہ ۱۸۵۵ء روانہ کیا پھر سفیر میجر فیر نامی وہان پہونچا اور اوسکا استقبال دوستانہ شاہ اور اہالیان دربار برہما نے کیا مگر تاہم شاہ مذکور نے اپنی نارضامندی درباب دستخط کرنے عہدنامے کے جس سے ضلع پیگو اونکے علاقے سے خارج ہوتا تھا ظاہر کی اسوقت سے خط کتابت ساتھ دربار برہما کے جو اب دار السلطنت جدید منڈیلی ناسے مقام جاری ہے ہمیشہ دوستانہ رہی ہے —

آبادی ملک برہما کی جو زیر حکم شاہ برہما کے ہے مع علاقہ مشمولہ شان سٹیٹس کے غالباً

زیادہ پینتیس لاکھ آدمیون سے ہوگی اور رقبہ تمام ملک کا قریب ایک لاکھ بانوے ہزار میل مربع
کے ہے شاہ حال کی آمدنی زیادہ تر فائدہ تجارت سے ہے اور متاصل زمین بہت کم ہوتا ہے
آمدنی ملک کی قریب اسی لاکھ روپیہ سالانہ ہے اور تجارت اور دیگر اہل حرفہ سے چہارم اس سے
زیادہ ہے —

صرف ایک علاقہ سرحد پیگو پر جو آزادانہ رہتے ہین گورنمنٹ انگریزی کے ساتھ خط کتابت
پولیٹکل رکھتا ہے یہان بہت سے علاقے شان اسٹیٹ و بجانب شمال و مشرق واقع ہین مگر
یہ فرمانبرداری شاہ برہما کی قبول کرتے ہین —

سرحد شمالی و مشرقی علاقہ پیگو کی اور جو علاقہ کنارہ دریاے سالوین پر واقع ہے ایک
قوم رہتی ہے جسکا نام کایا ہے اور برہما والے اونکو کاریتی یعنی کارن سرخ کہتے ہین یہ قوم
اول گورنمنٹ انگریزی کو سنہ ۱۸۳۶ع مین معلوم ہوئی تھی اور کمشنر اضلاع تناسرم نے اوس وقت
ایک صاحب ڈاکٹر رچاردس نامے کو اونکے پاس اس غرض سے روانہ کیا تھا کہ تجارت اونکے
ساتھ شروع ہو اوسوقت مین معلوم ہوتا تھا کہ کل قوم ایک رئیس کی تابعدار ہے اور وہ رئیس
آزادانہ رہتا تھا یعنی کسیکو خراج نہین دیتا تھا عرصہ آٹھ سال کے اندر یہ قوم دو حصہ کلان مین منقسم
ہوگئی یعنی ایک تو شرقی اور دوسرا غربی کاریتی مین اور رئیس تھے اونکے اب دو کلان ہوگئے
اور بہت سے خورد رئیس اونکے ماتحت قرار پائے مگر اونکی حکومت رئیسان ماتحت پر یقینی
نہین ہے چند سال گذرے کہ رئیس شرقی کاریتی نے عہد دوستی و اتفاق ساتھ شاہ برہما کے
کرلیا اب وہ حصہ علاقے کا ماتحت شاہ برہما متصور ہوتا ہے —

رئیس غربی کاریتی کا بہت مسن ہے نوے سال کی عمر سے کم نہین اس رئیس نے
مع اوسکے ماتحت رئیسان کے خواہش دوستی و اتفاق شروع سے بنسبت گورنمنٹ انگریزی
کے ظاہر کی ہے سنہ ۱۸۵۵ع مین ایک اجنٹ منجانب گورنمنٹ انگریزی اوسکی ریاست کو گیا
اس غرض سے مقرر ہوا تھا کہ جو حالات قرب و جوار کا ہو اوسکا نگران رہے اور کیفیت ماہواری اوسکی
ارسال کرتا رہے اور جابرو جبر کرے کہ جنگ اور حملہ جو واسطے گرفتار کرنے لوگون کے بہ نیت
فروخت کرنے بطور غلام کے واقع ہون اوسکا انسداد کرے بماہ جنوری سنہ ۱۸۵۷ع عیسوی

مسٹر ایی اوودی صاحب ڈپٹی کمشنر تونگو کاریین کو گئے اور وہان رئیسون سے دوستی اور اتفاق کا عہد کیا اور عہد اس طرح پر ہوا کہ ایک نر گاو مارا گیا اور اوسکا گوشت جلسہ عام مین کھایا گیا اور ایک ایک شاخ اوسکی طرفین نے اپنے پاس رکھی یہ گویا دال اوپر استحکام عہد کے طرفین مین تھا اوسوقت سے اس سردار نے ہمیشہ اپنے تئین ماتحت اور زیر حفاظت گورمنٹ انگریزی کے تصور کیا ہے اور اگرچہ اقرار حفاظت کا بیان نہین آیا ہے مگر بوجہ عہد دوستی اور اتفاق اور اجینٹ کے اوسکے شہر مین اوسپر کوئی حملہ آور نہین ہوتا —

ملک کاریین سرخ کا کوہی ہے رقبہ اوسکا قریب سات ہزار دو سو میل مربع ہے مگر یہ رقبہ اوریلی صاحب نے بیان کیا ہے اور ظاہرا بہت مبالغہ کے ساتھ ہے علاقہ شرقی کاریین جو دریاے سالوین تک ہے اوسمین آبادی قریب ایک لاکھ اسی ہزار آدمی کے ہے اور علاقہ غربی مین قریب چھتیس ہزار آدمی ہین —

نمبر ۹۰

کپتان سائیس صاحب کا بندوبست تجارت جو ساتھ شاہ آوا کے سنہ ۱۷۹۵ع یا سنہ ۱۷۹۶ع مین قرار پایا —

ترجمہ حکم شاہی جو ہمرہ ردیف خط اسمی گورنر جنرل مرقومہ ماہ ستمبر سنہ ۱۷۹۵ع کے تھا —

بنام جمیع قلعداران و گورنران لنگرگاہ و علی ہذا القیاس بنام سیوین شہر اوودی کے منبع عظمت و شان آسمانی جنکا آستانہ مثل فردوس برین کے ہے اور جنکی زلف نواز جب عقدوم طلائی بادشاہ اوسکے سر نحوش نصیب پر رکھا جاتا ہے تو مثل لالہ شگفتگی و اطمینان کلی حاصل کرتے ہین اور ایسے ہی ارکان عالی مرتبت و محافظان سلطنت ہین جنہین کا عالی اقتدار بند نیر وزارت یہہ احکام صادر فرماتا ہے —

بنام گورنر شہر اوودی جسکا خطاب مین لا نور تہا ہے اور گورنر دریا جسکا خطاب یا اون یاراون ہے اور کلکٹر تحصیل شاہی جسکا خطاب آکاؤن ہے اور کلکٹر پرمٹ جسکا خطاب اکون ہے

اور سپہ سالار فوج جسکا خطاب چپکا ہے —

اول

یہ کہ چونکہ تجاران انگریزی لنگرگاہ رنگون مین واسطے تجارت کے بجنیال رستی و وفاداری و اطمینان حفاظت شاہی آتے ہین اسواسطے جب تجاران مذکور لنگرگاہ رنگون مین وارد ہون تو محصول گودام و تلاشی و دیگر ابواب جسقدر ہین تمام بموجب قاعدہ مقررہ سابق اونسے لیے جائین اور کسی حیلے سے اوس سے زیادہ نلیا جاوے —

دوم

یہ کہ تمام تجاران انگریزی کو جنھون نے محاصل لنگرگاہ ادا کردیا ہے اجازت دیجاوے کہ جہان چاہین اس ملک مین جائین اور اونکو ایک روانہ یا حکم منشی یعنی گورنر ضلع کا ملجاوے اور جب تجاران انگریزی بعوض اپنی اجناس کے یہان خرید کرنا چاہین تو کوئی معترض یا فراحم ہو اور نہ کسیطرح کی روک ٹوک اونکی داد وستد و نفع و خرید مین ہو اور اگر ضرورت اس امر کی ہو کہ ایک شخص منجانب کمپنی انگریزی مقام رنگون مین واسطے تجارت اور پیش کرنے خطوط و تحائف بخدمت شاہ کے بود و باش کرے تو ایسے شخص کو اجازت سکونت کی دیجاتی ہے —

سوم

یہ کہ اگر کسی انگریزی سوداگر کو تکلیف پہونچے یا اوسکے نزدیک اوسپر زیادتی ہوتی ہو تو وہ نالش اپنی بذریعہ عرضی نام شاہ کے حاکم ضلع کے حضور کرے یا خود بذات حاضر ہوکر نالشی ہو اور چونکہ تجاران انگریزی اکثر زبان برہما سے ناواقف ہین لہذا اونکو اختیار ہے کہ جسکو وہ چاہین بطور مترجم ملازم رکھین مگر ایسے شخص کی اطلاع اول مترجم شاہی کو دین —

چہارم

یہ کہ اگر کوئی جہاز انگریزی طوفانی ہوکر کسی لنگرگاہ ملک برہما مین پہونچے اور مرمت اوسکی درکار ہو تو جسوقت اطلاع ایسے تکالیف کی اہلکار سرکار کو پہونچے فوراً ایسے جہاز پر کاریگر اور لکڑی اور لوہا اور ہر ایک ضروریات پہونچنی چاہیے اور کام اور رسد وغیرہ ضروریات بموجب نرخ مروجہ ملک کے دیجاویگی —

پنجم

یہ کہ چونکہ انگریز اس قوم سے تجارت مدت سے کرتے ہین اور اونکی خواہش ہے کہ ترقی اونکی تجارت کی ہو اسواسطے اونکو اجازت ہو کہ بلا مزاحمت جب چاہین آمد و رفت کرین اور بنابر اسکے کہ گورنر جنرل نامی گرامی کلکتہ واقع بنگالہ نے منجانب شاہ انگلستان تحائف دوستی قدر و مرطلائی کے واسطے ارسال کیے ہین اسواسطے یہ حکم واسطے نفع اور آسایش اور حفاظت انگریز لوگون کے جاری ہوئے —

اصل اسکی زبان برہما مین ہے اور اوسپر مہر کلان چھاپی ہے

ترجمہ صحیح ہے

دستخط مکیبل سائمس

اجنٹ بدربار آوا

تفصیل محاصل جو جہاز بروقت پہونچنے مقام رنگون کے بموجب قاعدہ سابق کے ادا کرتے ہین

محاصل سرکاری

ایک تھان پھولام

ایک تھان سیدرپاک

اور جو شخص یہ پارچہ لیجاسے لے اوسکو اٹھارہ کیوبٹ پارچہ موٹا اور ایک رومال سوتی رنگ سرخ اور ڈھائی ٹکال نقد —

اور جب جہاز پہونچے تو محاصل مفصلہ ذیل اہلکاران حاکم ضلع کو دیجاتے ہین

	پھولام	سیدرپاک
میون کو —	تین تھان	دو تھان
راؤن کو —	ایضاً	ایضاً
آکون کو —	"	"
شاہ بندر یعنی اکاؤن کو —	"	"

	تھان چھولام ایک	تھان ہیرا ایک
نائب شاہ بندر یعنی اکاؤن کو		
چوکی	״	״
ناکھان اول کو	״	״
ناکھان ثانی کو	״	״
سارودوکی اول کو	״	״
سارودوکی ثانی کو	״	״

جب جہاز لنگرگاہ سے روانہ ہوتا ہے تو یہ رسم ہے کہ دو دو تھان سیلی کے ہر ایک اہلکار مذکورۂ بالا کو یعنی چوبیس تھان بطور نذر دیتا ہے۔

چونکہ یہ رسم ہے کہ جہاز وقت آمد و ہنگام رفت اہلکاران ضلع کو پارچہ چھولام وغیرہ دیوے اور ایسے اجناس کی قیمت کم و بیش ہوتی ہے اور اسی سبب سے زرقیمت میں فرق واقع ہوتا ہے تو یہ تجویز قرار پائی کہ بجائے دینے ان اجناس کے ایک مرتبہ بابت آمد و رفت کے پانچ سکہ نقرہ جسکو راونا کہتے ہیں ادا کر دیا کرے۔

اور ہر ایک جہاز بابت تنخواہ زباندان کے اسی تکال ادا کرتا ہے اور بابت چوکیدار کے جو گھاٹ پر مقرر رہیں یا ہر جہاز کے ساتھ جاتے ہیں پینتیس تکال ادا کرے۔

بابت اجرت چپراسیون کے جو خبر وغیرہ پہونچائیں	پانچ تکال
اور شخص ہمراہ جہاز کے چوکی تک جاتا ہے	دس تکال
بابت اجرت محرران اور چوکیداران گودام کے	دس تکال
بابت انعام دربان قلعہ کے	دس تکال
بابت چوکی کے جسکو دنیو کاند کہتے ہیں اور بابت چوکی کے جسمیں اولنی رہتی ہے	دس تکال
بابت اجرت اوس محرر کے جو رونہ لکھتا ہے وقت روانگی	پانچ تکال
بابت محاسب سرکاری	پندرہ تکال

بابت جہاز رانی کے اگر جہاز تین مستول کا ہے تو دو سو تکال اگر دو مستول کا ہے تو ڈیڑھ سو تکال اور اگر ایک مستول کا ہے تو ایک سو تکال

بابت لنگر ڈالنے کے اگر جہاز تین مستول کا ہے تو تیس تکال اور اگر دو مستول کا ہے تو
بیس تکال اور اگر ایک مستول کا ہے — تو دس تکال —

اور یہ بھی رسم ہے کہ جو اجناس آمد اوسمین سے دہ یک یعنی سو مین دس محصول سرکاری ہوتا ہے
اور نیز مالک جہاز پانچ تھان اول بدری مین سے جو وہ کنارے پر لاتا ہے دیتا ہے اور ہر ایک
شخص جو جہاز مین بطور تجارت آویگا اور اوس جہاز سے وہ تعلق نہین رکھتا تو وہ ایک تھان دیگا —
اور تلاشی کرنے والے کو فیصدی ڈیڑھ ملیگا —

چھاپہ کرنے والے کو اگر وہ تین سو ساٹھ تھان پر چھاپہ کریگا تو وہ مستحق ایک تھان کا ہوگا —
محرر یا محاسب کو جو جہاز پر رجسٹری کرنے جاتا ہے وہ پانچ سو تھان مین ایک تھان پاتا ہے
اور جب جہاز وہان سے روانہ ہو تو ایک افسر سرکاری واسطے تلاشی اور روانہ کرنیکے جہاز پر جاتا ہے
یہ افسر سات تھیلہ سکر اور ایک سو چالیس رکابی چینی کی پاتا ہے —

کوئی جہاز جو کسی جگہ سے علاقہ برہما مین آکر لنگر ڈالیگا اوس سے محصول اس سے زیادہ
نہ کم لیا جائیگا اور اس امر مین حکم بادشاہ جاری ہو چکا ہے —

حساب التصدیق ہوتا ہے اور کیفیت تحریر ہوتی ہے اور بنظر دوستی جو انگریزون کے ساتھ
مرعی ہے اسواسطے جو کوئی جہاز اجناس انگریزی لیکر آوے یا جاوے تو اوسکا محصول لنگر گاہ و
دیگر ابواب آنے اور جانے کے لنگرگاہ رنگون مین بحساب سکہ پچیس فیصدی کے جسکو زبان برہما مین
موا ورو کہتے ہین اور معنی اسکے پچیس فیصدی سکہ نقرہ ہے ادا کیے جائینگے —

اصل اسکی مہر دلیفہ خط وزیر بنام گورنر جنرل بہادر کے ہے —

ترجمہ صحیح ہے
دستخط ایم سائمس
اجنٹ دربار آوا

ترجمہ حکم وزیر ہنزاودی بنام کونسل ماتحت مقام رنگون
بنام اکوہم وچوکی وناکہام وچیرکی ہنزاودی

چونکہ گورنر جنرل بنگالہ نے کپتان میکیل سائمس صاحب کو مع تحائف بنظر ترقی دوستی قدیمہ جو فیمابین برہما اور انگریزان کے ہے قدوم طلائی مین بھیجا ہے اور بادشاہ اونسے بہت خوش ہوئے اور حکم دیا کہ جو کپتان میکیل سائمس بیان کرے اوسکی منظوری ہو اسواسطے دوستی جو فیمابین دونون اقوام کے تھی مستحکم اور ترقی پذیر ان تحائف سے ہوئی جو کوئی جہاز انگریزی بعد ازین رنگون کو آئے تو وہ جہاز محاصل لنگرگاہ اوس سکہ کا مواد جو یعنی پچیس فیصدی ادا کریگا جس سکہ مین جنس فروخت ہوتی ہیں

دستخط ہنزاودی میون میودون سیچپا

یعنی گورنر بہتیس اضلاع ہنزاودی

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ایم سائمس

اجنٹ بدربار آوا

ترجمہ حکم شاہی درباب تجویز محصول پرمٹ اوپر چوکیات متفرقہ واقع فیمابین امراپور رنگون بنام زمینداران وچوکیداران ومحافظان گھاٹہائے متفرقہ تابہ کنارہ دریائے شور ——

چونکہ گورنر جنرل نے براہ دوستی کپتان میکیل سائمس صاحب کو کلکتہ واقع بنگالہ سے بطور وکیل اس دربار مین بھیجا اور اونسے ایک یادداشت گذرانی اور کیفیت بیان کی پس اوسکے بیان پر لحاظ کیا گیا ——

جن سوداگرون نے محصول مقررہ اپنے مال کا ادا کیا ہوا اور تمام مال مقام فرودگاہ مین فروخت نکر کے عزم لانے اسباب مذکور کا دار السلطنت یعنی قدوم طلائی مین رکھتے ہون خواہ خود لائین یا اپنے اجنٹ کی معرفت روانہ کرین ایسے تجاران سے کسی حیلے سے محصول راستے مین نہ لیا جائیگا اور نہ طلب کیا جائیگا مگر جب سوداگر یہانسے واپس مال دوسرا عوض مین اپنے مال کے خرید کر کے جائین تو وہ سوداگر ایسے اسباب نوخریدہ پر محاصل بموجب قاعدے کے جو دربار جمال طلائی سے سنہ ... مین جاری ہوا ہے ادا کرینگے اسواسطے احکام بنام چوکیات متفرق ونیز بنام میون ہنزاودی کے جاری ہوتے ہین اور جو مراتب ارکین سلطنت نے پیش کیا

بادشاہ معروض کیے وہ بھی تجارتی ہوں —

ماوراء اسکے بیچ ۱۲۵۰ء برہما کے اور ۲۶ ماہ ساندکوب برہما کے جو مطابق ۲۶ ربیع الاول کے ہے حکم شاہی بمضمون ذیل صادر ہوا —

اوپر چوکی کیوتیاپوم نامی کے جو کشتیان دارالسلطنت سے واپس جاتی ہون ایک میا یعنی ا۔ ایک و نیم آنہ ادا کرینگے —

اوپر چوکی مگوئی نامی کے اگر عرض کشتی کا چار کیوبٹ ہے تو فی کیوبٹ ۱۲ یا تین تکال ادا کرینگے اور اگر چار کیوبٹ سے عرض کم ہے تو ایک تکال فی ہزار بوجھ اسباب کے دینگے اور اگر کشتی خالی ہے تو ایک میاپایم فی نفر آدمی لیا جائیگا —

اوپر چوکی پلوئی نامی کے اگر عرض چار کیوبٹ ہے تو میا یعنی ۱۰ فی کیوبٹ دیا جاے اور اگر عرض اس چار کیوبٹ سے زیادہ ہے یا کم یہی محصول لیا جائیگا اور اگر کشتی مین مال سنگین بھرا ہوا ہے تو فی ہزار بوجھ مال کے ایک تکال لیا جائیگا —

اوپر چوکی پیوٹائی کے فی کیوبٹ عرض کے زیادہ تین میا یا ۱۲ —

اوپر چوکی کیونزلی نامی اور چوکی نوالی نامی کے کچھ محصول نلیا جائیگا مگر کچھ بطور نذرانہ ادا ہونا چاہیے مگر کشتی روکی نجائیگی —

اوپر چوکی ٹونامی کے جہان سابق مین محصول تانبہ کا سکہ لیا جاتا تھا نقرہ کا سکہ لیا جائیگا یعنی فی ہزار بوجھ اسباب کے ایک تکال —

اوپر چوکی تروگ متونامی کے اگر کشتی چار کیوبٹ عرض مین ہے تو دو صد پنجاہ تکال تانبہ یعنی قریب و نیم آنہ کے فی کیوبٹ ادا ہوگا اور اگر کشتی چار کیوبٹ سے عرض مین کم ہے تو کل تین دس اور تیس تکال تانبہ یعنی قریب ایک روپیہ کے لیا جائیگا —

اوپر چوکی بامن نامی کے کشتی سے فی کیوبٹ عرض کے چھ میا یا ۱ تکال لیا جائیگا

اوپر چوکی اکوئی نامی کے کچھ محصول مقررہ نہین ہے مگر جس کشتی مین چانول نمک مچھلی ناپی وغیرہ بار ہوتا ہے وہ کچھ جزوی دیدیتا ہے —

اوپر چوکی ہمرادا نامی کے اگر کشتی مین دس ملاح سوا سے برہما کے ہین تو فی نفر کی عوض

پینتیس تکال تانبہ دیا جائیگا مگر راستے سے کچھ نہ لیا جائیگا اور اگر کشتی مین چانول دال پیدی روئی وغیرہ ہے تو اسیے مال کی چوتھائی ٹوکری دیجائیگی اور اگر مال وزنی مثل نمک مچھلی پالی ہے تو ایسی جنس کے چار بوجہ فی کشتی لیے جائینگے اور جب کشتی مین جاتے وقت محصول دیدیا ہے تو آتے وقت اوس سے نہ لیا جائیگا اور اگر آتے وقت اوسنے دیا ہے تو جاتے وقت اوس سے نہ لیا جائیگا مگر کچھ بطور نذر دیا جائیگا-

اور چوکی دیوبیون نامے کہ اگر عرض کشتی کا چار کیوبٹ ہے تو اوس سے دوصد پنجاہ تکال تانبہ لیا جائیگا اور اگر اس سے عرض کم ہے تو فی نفر ملاح پچاس تکال لیا جائیگا-

اور چوکی پانگانسکا نامے اور چوکی بانگلانگ نامے بجانب شمال کے کچھ محصول نہ دیا جائیگا مگر کچھ تر یعنی جزوی نذر دیجائیگی اور یہ زیادہ ایک روپیہ سے نہین-

بیچ سنہ ۱۲۱۳ برہما کے ایک حکم بمہر محال طلائی سے جاری ہوا تھا کہ سوداگران ملک غیر کو اجازت واسطے آنے دار السلطنت یعنی قدوم طلائی کے بلا ادائے محاصل دیجائے مگر وقت واپسی وہ لوگ محصول مقررہ حکم شاہی جو دربار محال طلائی سے جاری ہوا ہے ادا کرینگے اور اوس سے زیادہ اونسے نہ طلب کیا جائیگا اور نہ لیا جائیگا لیکن اور چوکی پانگانسکا بجانب شمال اور چوکی بانگلانگ بجانب شمال اور چوکی کوبنجی اور چوکی پوبجی کے اجازت لینے محصول کی پیشگاہ محال طلائی سے نہین ہے اور کسی حیلے سے کچھ طلب نہونا چاہیے اور نہ کچھ لینا چاہیے-

دستخط وون ونگ میوزا

وزیر اعظم

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ایم سائس

اجنٹ بدربار آوا

ترجمہ حکم شاہی درباب محصول چوب

بنام محافظان وچوکیداران واشخاص با اختیار بابت کنارہ دریائے ...

چونکہ گورنر جنرل کمپنی کلکتہ واقع بنگالہ نے کپتان میکیل ہاسن صاحب کو بمقام سٹانٹ قصبہ و علاقہ
مین بھیجا اور انکی درخواست یہ ہے کہ تجاران کو اجازت ہو کہ لکڑی خرید کرکے باہر کے لیجاوین اور
محصول مقررہ ادا کرین اسواسطے تجاران قوم انگریز کو جو خواہشمند لیجانے لکڑی کے ہین اجازت دیجاتی
کہ شہر اور دیہات سے لکڑی مطلوبہ لیجاوین اور چونکہ بیچ سنہ ۱۱۸۲ کے تحقیقات اس امر کی ہوئی تھی کہ
سابق کیا محصول چوکیات پر لیا جاتا تھا اور پہر حکم شاہی شرف نفاذ پایا تھا کہ کچھ محصول سوا مندرجہ
کے نلیا جائیگا اسواسطے اب حکم ہوتا ہے کہ چوکیات پر اب محصول لکڑی کا جو لی جاتی نلیا جائیگا
اور محصول درآمد لیا جائیگا صرف پانچ فیصدی مقام رنگون مین بموجب قاعدہ سابق کے ادا ہوگا۔

دستخط دون ونگ

وزیر اعظم

عہدنامہ جو فیمابین آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی ایک فریق اور شاہ آوا فریق ثانی کے بوساطت
میجر جنرل سر ارچبالڈ کیمبل کی سی بی اور کی سی ٹی ایس کمانڈنگ مہم اور کمشنر اعلی پیگو اور آوا اور طامس
کیمبل رابرٹسن صاحب کمشنر سول پیگو اور آوا اور ہنری ڈیوسی چینڈس صاحب کپتان کمانڈنگ فوج شاہی
و فوج جہاز کمپنی برلب دریاے ایراودی منجانب آنریبل کمپنی اور مینگی مہا مین ہلہا کا ہن مین وونگی اور
حاکم لیکینگ اور مینگی مہا ہلہا تہو تشاو اتون وون حاکم مال منجانب شاہ آوا قرار پایا تھا اور ان اشخاص
نے اپنے اپنے اختیارات کلی بیان کیے اور بمقام یندابو واقع ملک آوا یہ عہدنامہ منعقد ہوا
بتاریخ ۲۴ ماہ فروری ۱۸۲۶ء مطابق ۴ شب تاریخ ماہ تاپونگ سنہ ۱۱۸۷ کا دیا۔

شرط اول

صلح و دوستی ہمیشہ فیمابین آنریبل کمپنی ایک طرف اور شاہ آوا دوسری طرف جاری رہیگی

شرط دوم

شاہ آوا اپنے دعوی علاقہ آسام مع متعلقات علاقہ کچار اور علاقہ جنتیا کا جار و چہپیا سے
دست بردار ہوتے ہین اور ہرگز دخل ان علاقہ جات مین نکرینگے اور دربارہ منی پور کے یہ شرط
قرار پائی کہ اگر گمبیر سنگہ دوبارہ اس علاقہ مین آوے تو شاہ آوا اسکو راجہ وہانکا منظور کرینگے—

شرط سوم

واسطے انسداد تکرار در باب حد و د فیمابین ہر دو اقوام بزرگ کے یہ شرط ہے کہ گورنمنٹ انگریزی اضلاع مفتوحہ اراکان کو جسمین چار علاقے اراکان اور رامری اور چیدوبا اور سندوی شامل ہین اپنے قبضے مین رکھینگے اور شاہ آوا تمام حقوق اونکے فروگذاشت کرتے ہین اور علاقہ انوپکتومین یعنی اراکان کوہی جسکو اراکان مین یومتونگ یا پوکھنگلونگ کے پہاڑ کہتے ہین حد ود ہر دو اقوام بزرگ کے قرار دیا گیا اگر اسمین کوئی شبہ واقع ہوگا تو اوسکے فیصلے کے واسطے فریقین ایک ایک کمشنر مقرر کرینگے اور یہ کمشنر طرفین تہہ اور عزت مساوی کے قرار دینگے —

شرط چہارم

شاہ آوا اضلاع مفتوحہ یہہ اور تواے اور مرگوی اور تناسرم مع اونکے متعلق جزائر وغیرہ گورنمنٹ انگریزی کو دیتے ہین اور دریاے سالون اوس طرف کی حد قرار دیتے ہین اسکی تکرار کے دفعہ کرنے کے واسطے بھی وہی طریق ملحوظ رہیگا جو شرط سوم کے آخر فقرہ مین درج ہے —

شرط پنجم

ثبوت وفاداری منجانب گورنمنٹ برہما در باب قایم رکھنے امن اور دوستی فیمابین اقوام کے اور نیز بادای جزوی معاوضہ اخراجات جنگ جو گورنمنٹ انگریزی کا ہوا ہے شاہ آوا اقرار کرتے ہین کہ ایک کرور روپیہ ادا کرینگے —

شرط ششم

کسی شخص سے خواہ ساکن علاقہ ہو یا ساکن علاقہ غیر ہو بعد ازین مزاحمت فریقین سے نہوگی گو اوسے کسی وجہ سے شمولیت جنگ حال مین کی ہو —

شرط ہفتم

بنظر پیدا کرنے اور ایزاد کرنے واسطے یکجہتی اور امنیت کے جو اب فیمابین دونون گورنمنٹ کے قائم ہوا ہے یہ شرط ہوتی ہے کہ لیتق اہلکار طرفین کے ہمراہی پچاس نفر سپاہی کے دربار فریق ثانی مین رہا کرینگے اور اونکو اختیار حاصل ہوگا کہ اپنے واسطے مکانات معقول اور مضبوط خرید کرین یا تعمیر کرین اور ایک عہد نامہ تجارت بشرائط مفید فریقین دونون اقوام بزرگ سے قرار دیا جائیگا —

شرط ہشتم

تمام زر قرضہ سرکار یا رعایا جو دونون گورنمنٹ نے یا دونون گورنمنٹ کی رعایا نے قبل از جنگ کے لیا ہوو ہ اوسیطرح مقبول ہوکر ادا ہوگا گویا جنگ طرفین مین ہوئی نہ تھی اور اوسکا فائدہ واسطے عرصہ جنگ کے نہ لیا جائیگا اور بموجب قاعدہ عامہ کے یہ بھی شرط کیجاتی ہے کہ اگر کوئی رعایا سرکار انگریزی جو علاقہ شاہ آوا مین لاوارث مرجائیگا اوسکا مال رزیڈنٹ انگریزی یا کونسل مقیم علاقہ مذکور کے سپرد ہوگا اور صاحب ممدوح حسب قاعدہ آئین انگریزی کے نسبت اوسکے کاربند ہونگے اور اسیطرح مال رعایا نے برہما جسکا یہ حال ہوگا وہ سپرد اوس اہلکار کے کیا جائیگا جو شاہ برہما نے سوپریم گورنمنٹ ہند کے پاس تعینات کیا ہوگا —

شرط نہم

شاہ آوا تمام ابواب اور محاصل جہاز ہای انگریزی سے کہ جو لنگرگاہ برہما مین آوینگے چھوڑ دینگے جو ابواب جہاز ہاے برہما سے لنگرگاہ انگریزی مین نہین لیے جاتے اور نہ یہ ضرور ہوگا کہ جہاز ہاے انگریزی ہنگام آنے دریاے رنگون مین یا دیگر لنگرگاہ برہما مین اپنے اتواب اونار دین یا مستول اوتار دین یا کوئی اور ایسی حرکت کرین جو جہاز ہاے برہما کی نسبت لنگرگاہ انگریزی مین مرعی نہین ہوتی

شرط دہم

دوست دلی گورنمنٹ انگریزی کا یعنی شاہ آسام جو اس جنگ حال مین شریک تھا جہان تک یہ شرائط اثر پذیر ہونگے اور جہان تک متعلق شاہ اور اوسکی رعایا کے ہے شامل ان شرائط کے تصور کیا جائیگا —

شرط یازدہم

اس عہدنامے کی تصدیق اہلکاران برہما جو مجاز اسکے ہون کرین اور تصدیق اوسکی تمام انگریزون کے ہمراہ مین ہوگی خواہ یورپ زاہون یا ہندوستان زاامریکن یا دیگر مقیدین جو حوالہ کمشنران انگریزی کیے جائینگے اور کمشنران انگریزی یہ وعدہ کرتے ہین کہ عہدنامہ مذکور کی تصدیق رایٹ ہونربل گورنر جنرل باجلاس کونسل کرینگے اور تصدیق مذکور شاہ آوا کو بیچ عرصہ چار مہینے کے یا اگر ممکن ہوگا کہ اس سے بھی پہلے ہی دیجائیگی اور تمام مقیدین برہما بطریق مذکورہ بالا بفور پہونچنے نکالے سے حوالہ

گورنمنٹ مذکور کی جائیگی۔

دستخط آرچی بالڈ کیمبیل (مہر)
لارگین میوعجا
وونگھی

دستخط ٹی سی رابسن (مہر)
سول کمشنر

مہر گورٹو

دستخط ہنری ڈی چادس (مہر)
کپتان جہاز شاہی
شواگم ودن
آٹا وودن

شرط ملحقہ

چونکہ کمشنران انگریزی کی عین خواہش دلی واسطے صلح اور امنیت کے ہے اور وہ یہ چاہتے ہین کہ تعمیل شرط پنجم جسقدر ممکن ہو سکے بغیر دقت اور ناموافق شاہ آوا کو ہو لہذا تجویز ذیل پر اپنی رضامندی ظاہر کرتے ہین کہ رقم موعودہ تقسیم اقساط پر ہو جائے یعنی جب پچیس لاکھ روپیہ یعنی چہارم کا ادا ہو جاوے اور دیگر شرائط کی تعمیل بھی ہو جائے تو فوج انگریزی رنگون کو واپس آجاویگی اور اگر دوسرا چہارم بیچ عرصہ سو روز کے اس تاریخ سے ادا ہو جاوے جیسا اوپر شرط ہوا ہے تو بلا تامل فوج انگریزی ملک شاہ آوا کو خالی کر کے چلی آویگی اور باقی نصف کی دو قسط دو سال مین ادا ہو یعنی ہر سال مین ایک ربع ادا ہو اس تاریخ ۲۴ ماہ فروری سنہ ۱۸۲۶ع سے اور یہ روپیہ بذریعہ کونسل یا رزیڈنٹ مقیم آوا یا پیگو کے جو منجانب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے مقرر ہوں ادا ہو فقط —

دستخط آرچی بالڈ کیمبیل (مہر)
لارگین میوسجا
وونگھی

دستخط الی سی رابنسن (مہر)

سول کمشنر

مہر لوٹو

دستخط ہنری ڈی چیڈس (مہر)

کپتان جہاز شاہی

سوا لگم وون

اتا وون

تصدیق اسکی گورنر جنرل باجلاس کونسل بمقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ آج تاریخ ۱۱ ماہ اپریل سنہ ۱۸۲۶ء کرتے ہین —

دستخط ایمہرسٹ

دستخط کومبرمیر

دستخط جے ایچ ہرنگٹن

دستخط ڈبلیو بی بیلی

نمبر ۸۲

عہدنامہ تجارت ساتھ آوا کے

ایک عہدنامہ تجارت جسپر بمقام شہر طلائی رتن پورہ کے بتاریخ ۲۳ ماہ نومبر سنہ ۱۸۲۶ء مطابق ۴ عشرہ تاریک ماہ مون تین سونگ ہونگ سنہ ۱۱۸۸ برہما انوری کرافورڈ صاحب جانب انگریزیا کمپنی کے جو حاکم ہند ہین اور کمشنران اشوین ون منگالی تتی ری مہا تھین کیتین حاکم اور اٹون ون منگالی مہا مین لہا تھی پا تھو حاکم حمائل جانب آفتاب تابندہ برن برہما کے جو حکمران اور تھونا پارن تا تا ناماو چی پا اور دیگر شہرہای کلان کے ہے دستخط اور مہر ہوئی —

بموجب شرائط عہدنامہ صلح جو فیما بین ہر دو اقوام بزرگ کے بمقام یانڈابو واسطے ترقی بہبودی دونون سلطنتون کے منعقد ہوا اور بخواہش اسکے کہ اعانت اور حفاظت تجارت

طرفین سے کہ جو صاحب کمشنر الوائی کرافورڈ صاحب منجانب انگریزی برن کمپنی جو حاکم ہند ہین اور کمشنران اُون ون منگائی مہی راجہا نندا تھیہن کپتان حاکم ساڈاور اُون ون مہا مین لماکھی ہاتہو جا کم دہ محاصل منجانب آفتاب تابندہ برن شاہ برہما نے جو حکمران اوپر تہونا پارانام پادی یا دیگر شہر ہاے کلان سے کے ہے ان تینون نے خیمہ شورہ مین جو بمقام ضیا پارہ بجانب شمال شہر طلائی رتن پورہ کے واقع ہے برضامندی فیما بین اس عہد نامے کو ختم کیا۔

شرط اول

چونکہ صلح فیما بین سلطنت بزرگ جسمین حکم انگریزی شاہزادہ انڈیا کمپنی برن کا جاری ہے اور سلطنت رتن پورہ جسکی حکومت اوپر تہونا پارانام پادی یا دیگر شہر ہاے کلان پر جاری ہے حسب سوداگر بذریعہ رونقہری انگریزی کے علاقہ شاہزادہ انگریزی سے اور تجاران ملک برہما ایک ملک سے دوسرے مین جا کر خرید و فروخت مال تجارت کرین تو سپاہی جو گذرگاہون پر مامور ہین اور جو سپاہی دروازہاے ملک کے محافظ ہین وہ حسب قاعدہ مستمرہ تلاشی لینگے مگر کچہ مطالبہ نکرینگے اور جو تجاران درحقیقت واسطے سوداگری کے مال تجارت لاوینگے اونکی مزاحمت اور روک ٹوک نہوگی اور گورمنٹ ہر دو ملک کے جہازون کو اجازت دینگے کہ مال تجارت لیکر اونکے لنگرگاہ مین آوین اور تجارت کرین اور ہر طرح کی امنیت اور حفاظت اونکی کرینگے اور در باب محصول کے یہ ہے کہ سواے محاصل معمولی بمقامات فرودگاہ اور محصول اونسے نہ لیا جاے گا۔

شرط دوم

وہ جہاز جنکا عرض اندر سے آٹہ برہما کیوبٹ سا ہی جو فی کیوبٹ ۱۹ او سولھوان حصہ انگریزی انچہ کا ہوتا ہے اور تمام جہاز اِس سے چہوٹے مقدار کے خواہ وہ تجاران ملک برہما کے ہون اور انگریزی لنگرگاہ مین جہنڈہ برہما کا لیکر جاتے ہون اور خواہ تجاران ملک انگریزی کے ہون اور اونکے ساتہ روشہر انگریزی کا ہو اور لنگرگاہ برہما مین جہنڈہ انگریزی لیکر جاتے ہون اونسے سواے محصول معمولی کے اور نہ لیا جائیگا اور وقت روانگی وہان سے دس نکال یعنی فیصدی یعنی دس روپیہ سکہ محصول چوکی لیا جاے گا اور محصول راہنما لینے

یا پلوت کا نہ لیا جائیگا اگر وہ کوئی پا پلوت ہمراہ نہ لین بہرحال جب جہاز جسکا عرض آٹھ کیونٹ برہما شاہی سے زیادہ ہو وارد ہو تو اوس اہلکار کو جو مقام شروع سمندر پر تعینات ہے اطلاع دیجائیگی اور وہ بموجب شرائط مندرجہ شرط نہم عہد نامہ یانڈا بو کے بغیر ادا تارسے مستول اور اوتارنے اسباب کے قیام کریگا اور کوئی مزاحم اوسکا نہوگا جب سے جہاز جائے برہما کا لنگرگاہ انگریزی مین نہین ہوتا سوائے محاصل شاہی کے اور کوئی محصول بجز معمولی کے نہ لیا جائیگا۔

شرط سوم

تجاران ایک ملک کے جو دوسرے ملک مین جا کر قیام کرین جب وہ واپس جانا چاہین بلامزاحمت یا روک کے جس جہاز پر چاہین اور جہان چاہین جا سکتے ہین جو مال اونکا ہو اوسکو وہ جہان چاہین فروخت کرین اور اگر کچھ مال اونکا فروخت ہونے سے بچ رہے اوسکو اور اپنے خانگی اسباب کو وہ بلامزاحمت اور بغیر ادا کرنے کسی صرف کے لیجانے کے مجاز ہونگے۔

شرط چہارم

انگریزی اور برہما کے جہاز اگر باد مخالف اوسکے ہو یا اونکا نقصان شکستگی مستول وغیرہ سے ہو یا جہاز اونکا طوفانی یا شکستہ ہو کر کنارے پر آجاوے تو بقاعدہ سخاوت اون کو مدد باشندگان قرب وجوار سے ملے گی اور مالک جہاز طوفانی مدد کرنے والون کو معاوضہ مناسب دیگا اور جو کچھ مال طوفان سے بچیگا وہ مالک کو واپس دیا جائیگا۔

دستخط جی کرافورڈ

دستخط اٹون ون منگائی تھی ہا مہا ننذ نہمین کیان مہر

حاکم ساڈ

دستخط اٹون ون منگائی مہاہین لیا تھی یا تھو

حاکم بال

نقل صحیح ہے

دستخط جی کرافورڈ

تصدیق اسکی رایٹ ہنوربل گورنر جنرل نے بتاریخ یکم ستمبر ۱۸۲۶ء کی

دستخط ای اسٹرلنگ سکریٹری گورنمنٹ

نمبر ۸۲

عہدنامہ درباب گھاٹی قنو کے

اول

کمشنران انگریزی میجر گرانٹ اور کپتان پمبرٹن صاحب حسب ہدایت رایٹ آنریبل گورنر جنرل باجلاس کونسل اقرار کرتے ہین کہ وہ شہر تھانوا ورکیمبا اور سرجال اور دیگر دیہات واقع گھاٹی قنو کو جو کو پتال انگوجنگ اور رستہ گھاٹی جو درمیان دامن کوہ شرقی اور کنارہ مغربی دریاے ننگھا کھنڈوان کے واقع ہے مواذاک مہامنگاین راجہ کو اور شارو انگلس میو کیان تھا وکشنران باموزہ شاہ آوا کو حوالہ کردینگے۔

دوم

کمشنران انگریزی تھانہ منی پورا کو جو اب اس ملک مین قائم ہے برخاست کرکے چند شرائط پر فوراً قبضہ کمشنران برہما کا وہان کرادینگے۔

سوم

شرائط یہ ہین کہ جو حدود کمشنران انگریزی قائم کرین اونکو وہ منظور کرین جو لوگ بجانب منی پورا ان حدود کے رہتے ہین اونسے صریحاً اور حیلۃً مزاحمت نکرین۔

چہارم

حدود مفصلۂ ذیل قرار پائین

اول حصہ شرقی اون پہاڑون کا جو متصل جانب غربی میدان گھاٹی قنو سے نکلتے ہین اس خط حدبندی مین موریخ اور تمام علاقہ جانب مغربی اوسکے شامل ہے۔

دوم بجانب جنوب ایک خط دامن شرقی پہاڑ مذکور سے اوس مقام تک جہان دریاے جسکو برہما والے مین لساذنک کہتے ہین اور منی پورا والے تم لساانگ کہتے ہین میدان مین آتا ہے اور اوسکے ابتدا تک درمیان کوہستان کے جو خاص مغرب کہتے ہین لمیاتک دریاے منی پورا سے ہے۔

سوم بجانب شمال خط حدبندی اونھین پہاڑون کے دامن سے جہان گھاٹی قنو بجانب شمال

ختم ہوتی ہے شروع ہوگا اور وہان سے خاص شمال کو اول قطار پہاڑ تک چلکر بجانب مشرق اوس مقام تک پہونچیگا جہان دیہات جواتا و نونگوئی اور نوانگاہ اوس قوم کے واقع ہین جسکو منی پورا والے کوبیوپا اور برہما والے لاگمسائی کہتے ہین اور جواب ماتحت منی پور اسکے ہین —

پنجم

کمشنران برہما وعدہ کرتے ہین کہ وہ اہلکاران برہما کو جو ماموراوس علاقے مین ہونگے جواب حوالہ اونکے کیا جاتا ہے حکم دینگے کہ کسیطرح وہ مزاحم کہین یا دیگر باشندگان جو بجانب منی پورا خط حد بندی سے رہتے ہین نہونگے اور کمشنران انگریزی بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ منی پورا والون کو حکم دینگے کہ وہ کسیطرح مزاحم کہین یا دیگر باشندگان کسی قسم کے جو بجانب علاقہ برہما از روے حد بندی کے رہتے ہوں نہونگے —

کمشنران
دستخط ایف جی گرانٹ میجر (مہر)
دستخط آر بی پیمبرٹن کپتان (مہر)

مقام سیناپیل گھاٹ نگتھی ۹ جنوری سنہ ۱۸۳۴ عیسوی

ختم شد حصہ دوم

حصہ سوم

عہدنامجات واقرارنامجات جو درمیان علاقہ ملائن پنیشولا اور جزیرہ سماترا و علاقہ سیام کے ساتھہ منعقد ہوئے

ملائن پنیشولا

یہ حال رپورٹ کرنیل کیونیا صاحب سے و دیگر کاغذ سرکاری سے استنباط ہوئے

باستثنا ایک یا دو علاقجات خرد جو خودسر ہین باقی علاقہ ملائن پنیشولا کا منقسم درمیان

انگریزان اور سیام والون کے ہے اقرارنامجات ساتھہ علاقہ قیدہ کے جو ماتحت سیام کے ہے

اور ساتھہ خودسر علاقجات پیراک اور سلنگور اور علاقجات متعلقہ ریمبو وغیرہ اور جوہور کے ساتھہ ہوئے ہین

اور علاقجات ترنگانو اور کلنتان بھی محفوظ گورنمنٹ انگریزی کے حسب منشاے عہدنامہ بنکوک کے ہین

جس عہدنامے کی روسے عام تدبیر گورنمنٹ انگریزی کی بیچ سمندر شرقی کے مترتب ہوئی

وہ عہدنامہ ساتھہ قوم ڈچ کے بتاریخ ۱۷ ماہ مارچ سنہ ۱۸۲۴ء نمبر ۴۴ ہوا تھا جسکے شرط دہم سے تعلق

ڈچ کا ملاکا پنیشولا سے علاحدہ ہوا۔

راجہ سکندر شاہ سنکاپور والے نے قریب وسط تیرہ صدی کے ملاکا کو آباد کیا تھا کہ

بیچ سنہ ۱۵۱۱ء کے اپرچوکیس نے ماتحت ابوکرک کے آکر اسکو لیا اور سنہ ۱۶۴۱ء مین ڈچون کے ہاتھہ آیا

اور سنہ ۱۷۹۵ء تک اونکے پاس رہا اس سال مین انگریزون نے مع دیگر علاقجات ڈچ واقع شرق اسکو فتح

کیا اور سنہ ۱۸۱۸ء تک اونکے قبضے مین رہا اس سال مین دوبارہ ڈچ کو دیا گیا اور آخرکار سنہ ۱۸۲۴ء مین جو

عہدنامہ ڈچون کے ساتھہ ہوا اوسمین یہ علاقہ پھر انگریزون کو ملا۔

د سجانب شمال ملاکا کے علاقہ نانگ واقع ہے جو عہد تسلط ڈچ علاقہ ملاکا مین زیر حکم چار سردار کے

تھا اور ان چارون سردارون نے عہد ڈچ کے ساتھہ کیا تھا سردار پاپانگھلو ہمیشہ ڈچ مقرر کرتے تھے

بعد تسلط انگریزی علاقہ ملاکا اور نانگ مین ایک عہدنامہ نمبر ۵۸ اون سردارون کے ساتھہ سنہ ۱۸۰۱ء مین

قرار پایا تھا مگر سنہ ۱۸۳۱ء مین اور سردارون نے شور شر اوٹھایا جسکے باعث ضرور ہوا کہ علاقہ مذکور

بزور شمشیر فتح کیا جاسکے —

قیدہ — ہم یہ کہہ سکتے ہین کہ ہماری اول رسم معتبدات پولیٹکل اس علاقہ کے ساتھ اوس رسم رسل ورسائل کے ساتھ شروع ہوئی تھی جو کپتان فرانسس لایٹ صاحب نے ساتھ راجہ قیدہ کے شروع کی تھی اور جسکا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ ایک اقرارنامہ نمبر ۶ سنہ ۱۷۸۶ء مین منعقد ہوا جسکی رو سے جزیرہ پنانگ جو بعد ازان بنام جزیرہ پرنس اوف ویلس کے مشہور ہوا شامل کیا جاوے اور اس جزیرہ پر قبضہ باقاعدہ بتاریخ ۱۱ ماہ اگست سنہ ۱۷۸۶ء مین کیا گیا —

بتاریخ یکم ماہ مئی سنہ ۱۷۹۱ء ایک عہدنامہ نمبر ۷ کپتان لایٹ صاحب نے قرار دیا جسکی رو سے یہ شرط ہوئی کہ فریقین غلامان مفرورین اور قرضداران اور مجرمان جعل وقتل حوالہ کردیے جائین اور یہ کہ رسد وغیرہ بلا محصول ملک سے ساکنان جزیرہ اور کشتیان جہاز بمقام لنگرگاہ پہونچائی جاسکے اور یہ کہ راجہ قیدہ کو جو بنام ینگ دی پرتوان مشہور ہے چھ ہزار دولرس سالانہ دیے جائین اور راجہ پر یہ واجب آیا کہ وہ کسی غیر قوم ساکن یورپ کو ملک مین رہنے کی اجازت نہ دیگا —

بتاریخ ۶ جون سنہ ۱۸۰۰ء سر جارج لیتھ صاحب نے جو لفٹننٹ گورنر جزیرہ پرنس اوف ویلس کے مقرر ہوئے تھے حاکم قیدہ سے ایک اور عہدنامہ نمبر ۸ قرار دیا اسکی رو سے ایک بڑا ملک جو بنام ضلع ویلسلی مشہور ہوا اور جو اوس ملک مین واقع ہے شامل کیا گیا یہ عہدنامہ تا ماہ نومبر سنہ ۱۸۰۲ء منظور نہین ہوا —

یہ دونون عہدنامے اس خیال سے راجہ قیدہ کے ساتھ منعقد ہوئے تھے کہ اوسکو سر خود تصور کیا گیا تھا مگر وہ ماتحت سیام کے معلوم ہوا —

پہلے سنہ ۱۸۲۰ء کے راجہ قیدہ نے کورٹ بنکاک کو باعث نہ دینے خراج معمولی طلائی اور نقرئی پھولوں کے اور نامرعی رکھنے دیگر رسم معمولی وفرمانبرداری کے قبضہ کیا پس کورٹ مذکور نے ارادہ مصمم لے لینے اوسکے علاقہ مقبوضہ کا کیا اور سیاہ نومبر سنہ ۱۸۲۱ء راجہ لیگور کی جو محکوم سیام ہے فوج جرار لیکر قیدہ پر حملہ آور ہوا اور راجہ کو نکال دیا راجہ مفرور اس شرط پر آکر پنانگ مین فروکش ہوا جب تک وہ وہان قیام پذیر رہیگا اوسوقت تک (۱۵) ورنہ اوسکا کوئی ہمراہی کسیطرح کی خط کتابت پولیٹکل بلا اطلاع ومنظوری گورنمنٹ انگریزی نکرے گا اس عہد کو اوسنے

ہوا اور چونکہ گورنمنٹ کا واسطہ بھی اوسکے دوبارہ علاقہ پانے مین کارگر نہوا تو حسب مجوزہ عہدنامہ بینکوک یہ شرط قرار پائی کہ وہ پیانگ سے چلا جاے اور بموجب منشاء عہدنامہ مذکورہ بالا کے راجہ معزول بمجبوری ملاکا مین جاکر قیام پذیر ہوا اور وہان ایک پنشن معقول سرکار انگریزی سے اوسکے واسطے مقرر ہوئی اور حسب منشاء عہدنامہ مذکورہ بالا کے حکومت انگریزی بمقامات جزیرہ پیانگ اور ضلع ویلیسلی کو سیام والون نے منظور کیا۔

راجہ معزول نے کئی مرتبہ ارادہ دوبارہ لینے اپنے ملک کے رئیس لگورسی کیا مگر سود مند نہوا آخرکار سنہ ۱۸۴۲ء مین اوسکا پسر کلان بمقام بینکوک گیا اور اپنے والد کیطرف سے تابعداری سیام کی منظور کی اور بسفارش اور توسط گورنر سٹریٹ سٹل منٹ کے راجہ معزول واسطے علاقہ قیدہ پر جو ایک حکومت گا تین مین سے ہے جنمین علاقہ قیدہ منقسم ہے حاکم قرار دیا گیا اور اسلیے شرط سیزدہم عہدنامہ بینکوک کی ترمیم ہوئی بیچ سنہ ۱۸۴۳ء کے راجہ قیدہ نے زبردستی ضلع کریان واقع علاقہ پراک کو چھین لیا وہان کے حاکم نے استغاثہ پیشگاہ گورنر سٹریٹ سٹل منٹ مین کیا اور بباعث اختیار گورنر مذکور کے راجہ نے اپنے ملازمین اوس علاقے سے اوٹھا لیے مگر اوسکی پنشن ایک سال کی ضبط ہوئی اور یہی سزا اول مرتبہ اوسکے واسطے کافی متصور ہوئی۔

اوپر وفات راجہ کے اوسکا پسر کلان تو انکو عبداللہ نامے کو کورٹ بینکوک نے بجاے راجہ مرحوم کے مقرر کیا اوسکے بعد اوسکا بھائی تو انکو دئی نامے جانشین ہوا یہ بھی بتاریخ ۸ ماہ مئی سنہ ۱۸۵۰ء مرگیا اور اوسکا بیٹا راجہ حال تو انکو احمد نامے حکومت علاقہ پر سرفراز ہوا۔

پراک

دراصل علاقہ پراک ماتحت ملاکا کے تھا اور قریب وسط سولہ صدی کے بتدا اول راجہ ہوکا سلطان پراک بنام مظفر شاہ مقرر ہوا اوسکا بیٹا منصور شاہ قریب سنہ ۱۵۶۷ء کے شاہ آچین ہوا اور پراک جب سے ماتحت اوسکے اور اوسکے جانشینون کے رہا جنکو بنگا ماس یعنی طلائی پھول معمولی خراج کے ملا کیے حسب ضعف حکومت آچین مین ہوا تو ہر ایک سر خود ہوگیا اور ڈچون کی حفاظت مین آگیا سنہ ۱۶۹۵ء مین پیانگ سے معلم ہوئی اور جو فوج جزوی ڈچ کی قلعہ پراک مین تھی

وہ مغلوب ہوئی اور پیراگ فوج مظفر کو ملا اس سبب سے ہماری تجارت کو بھی ترقی ہوئی اور
تمام ٹین یعنی لوہا وہان کی کانون کا پنانگ مین آنے لگا اوسوقت مین محمد تاج الدین سلطان
وہانکا تھا اور وہ سنہ ۱۸۱۰ع مین مرگیا اور اوسکا بیٹا سلطان منصور شاہ نامے اوسکا جانشین ہوا
سنہ ۱۸۱۸ع مین ایک عہدنامہ نمبر ۸۹ گورنر جزیرہ پرنس اوف ویلس نے راجہ پراگ سلطان عبداللہ
کے ساتھ کیا جسکی روسے رعایاے انگریزی کو اجازت تجارت کی بلامزاحمت حاصل ہوئی
بیچ سنہ ۱۸۲۵ع کے تکرار فیمابین حاکمان پراگ اور سلینگور کے پیدا ہوئی اور اندرسن صاحب
واسطے فیصلہ کے بھیجے گئے اسمین عہدنامہ نمبر ۹۰ مرقومہ ۶۔ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۲۵ع قرار پایا اس عہدنامہ
کی روسے سرحدات دونون کی تنقیح ہوئی اس عہدنامے مین راجہ پراگ نے یہ بھی وعدہ کیا کہ
وہ کبھی مداخلت حکومت سلینگور مین نہین کرنے کا اور نیز یہ کہ وہ تجاران علاقہ غیر کو اجازت تجارت
بلامزاحمت دیگا۔

حسب منشاء شرط چہاردہم عہدنامہ بینکاک کے سرخود ہونا پراگ کا قائم رہا ہے مگر اوسکو اجازت
دی گئی ہے کہ اگر وہ چاہے خط کتابت دوستانہ سیام سے رکھے بلکہ بطور سابق پھول طلائی و نقرہ
بھی دیا کرے اس شرط مین یہ بھی وعدہ ہوا ہے کہ گورنمنٹ انگریزی حفاظت پراگ کی بخلاف فوج
سلینگور کے کریگی بماہ ستمبر سنہ مذکور کے اطلاع اس امر کی گورنر جزیرہ پرنس اوف ویلس کو پہونچی
کہ راجہ لگور نے کچھ فوج پراگ مین بھیجی ہے اور سب اختیار راجہ پراگ کا چھین لیا ہے اس اطلاع
کے مطابق کچھ فوج انگریزی بھیجی گئی تھی کہ اونسے جاکر کہے کہ عہدنامہ کی شرائط کی تعمیل قرار واقعی
کرین سیام والون نے جو مقام اونکے پاس برلب دریا تھا خالی کردیا اور اوسوقت سے آزاد
ہونا یعنی سرخود ہونا پراگ کا اونکی حکومت سے کلیتہ منظور ہوا۔

بموجب عہدنامہ نمبر ۹۱ مرقومہ ۱۸۔ اکتوبر سنہ ۱۸۲۶ع کے راجہ پراگ نے بعذر اسکے کہ
اوس سے وزدی دریا جو اون دنون مین بہت جاری تھی مسدود نہین ہو سکتی جزیرہ ڈنڈنگ
اور جزائر پنکور اور دیگر جزائر جو پراگ کے متعلق تھے سب سپرد انگریزون کے کردیے اور مطابق
دوسرے عہدنامے نمبر ۹۲ کے جو اوسی روز منعقد ہوا تھا راجہ نے وعدہ کیا کہ وہ کچھ سروکار
شاہ سیام سے نہین رکھنے کا اور نہ اوسکے سردارون سے خط کتابت کریگا اور نہ راجہ سلینگور سے

اور وہ بنگاہ کسی اور قسم کا بھی خراج نہ دیگا اور نہ اونکے قاصدون کو اپنے یہان آنے دیگا
اور اگر کوئی سردار غیر اوسکے علاقے مین دست انداز ہوگا تو اوسکو پھیر دینا صرف امداد گورنمنٹ
انگریزی کا ہے اس مدد اور حفاظت کا وعدہ اوس سے اس شرط پر ہوا کہ وہ اپنے عہود کی تعمیل
کرتا رہے بتاریخ ۲۰ اکتوبر ایک تتمہ عہدنامہ نمبر ۹۳ دستخط ہوا جسکا منشا یہ ہے کہ انتظام ملک
اچھا ہوگا اور دزدی دریا مسدود ہوگی اور حفاظت تجارت کی کیجائیگی ۔

اگرچہ راجہ ہی صرف بارے تریک سردار با اختیار پراک مین ہے مگر ظاہر ہوگا کہ حکومت
وہانکی منقسم اوپر اہلکاران دربار راجہ مذکور کے ہے یعنی راجہ مدام اور بندہارا اور اورنگ کایا بسار اور
تمونگونگ کیونکہ اونکی مہر بھی ہر ایک عہدنامے پر ہے اول شخص انمین کا ولیعہد تخت ہے اور
یہ عہدہ یہان پسند پر موقوف ہے موروثی نہین ہے گو پسند اسکی متعلق خاندان شاہی کے ہے ۔

شلینگور

بیچ ۱۷۸۶ کے راجہ سرغود شلینگور کو مجبوری اطاعت ڈچ کی منظور کرلی پڑی اوسوقت مین
وہ قابض ملاکا پر تھے اور جب دوبارہ ڈچ ۱۸۱۸ مین قابض ملاکا پر ہوئے تو اونھون نے پھر
چاہا کہ جو رسوم اونکے اور شلینگور کے سابق تھے وہ پھر قائم ہون مگر راجہ کو پاسداری انگریزونکی
بہت تھی اور اونکی ساتھ اوسنے عہدنامہ تجارت نمبر ۹۴ قرار دیا تھا اس وجہ سے اوسنے
اب انکار کیا ۔

جب اندرسن صاحب واسطے خط کشی حدود شلینگور اور پراک کے گئے تھے تو عہدنامہ
نمبر ۹۵ راجہ کے ساتھ ہوا تھا جسکی رو سے عہدنامہ سابق مستحکم ہوا تھا اور سوا اسکے
کہ حدبندی فیمابین شلینگور اور پراک کے ہو راجہ سلینگور نے عہد کیا کہ وہ ہرگز حکومت پراک مین
مداخلت نکریگا اور نہ اپنے سرحد سے باہر مع فوج کے جائیگا اور نیز یہ وعدہ کیا کہ وہ اپنے
کنارون پر دزدان دریا کو آمد و رفت کرنے نہ دیگا اور جو مجرم علاقہ انگریزی اوسکے علاقے مین
مثل دزدان دریا و دزدان خشکی و مجرمان قتل و دیگر مجرمان پناہ گیر ہونگے اونکے حوالہ کردیگا اور
پچھلی شرط جو فیمابین مین قرار پائی تھی از روئے شرط چہاردہم عہدنامہ مرقومہ ۲۰ ماہ جون ۱۸۲۶ع
نبو سیام کے ساتھ ہوا تھا وعدہ حفاظت شلینگور کا حملہ افواج سیام سے کیا گیا تھا اس نظر سے

یہ علاقہ بھی مثل براگ تحت حفاظت انگریزی تصور ہوسکتا ہے —

اگرچہ براے نام شلینگور ایک حاکم زیر حکم ہے مگر دربولا و منقسم پانچ علاقجات سے خود مین سے یعنی لوکوٹ اور لنگاٹ اور کالانگ اور شلینگور اور بزنام انمین کا بڑا لوکوٹ ہے وہانکا راجہ سنسے کیپ رجا و منظوری سلطان شلینگور بعوض قلیل سپرد گورنمنٹ انگریزی کے واسطے تعمیر مکان روشنی کے کیا ہے —

یہ شہرت صحیح ہے کہ راجہ لوکوٹ کو سلطان نے حکومت کل تمام شلینگور کی دیدی ہے مگر اس بارہ مین کوئی اطلاع سرکاری گورنمنٹ کو نہین دی گئی ہے —

علاقجات شملہ

سنگلی اچونگ اور رام بو اور جوہول اور مری سنانتی — یہ علاقجات اول مین ماتحت جوہور کے تھے قریب سنہ ۱۷۷۳ء کے اونھون نے شاہ جوہور کے اتفاق کو ترک کرکے ایک سردار جو تجویز کرکے اوسکا نام جنگ دی پرتوان اسبار رکھا اور اوسکے ماتحت چار سنگھو اور بطور کونسل مقرر کیے اور ان سنگھو لوگو اپنے اپنے علاقہ مفوضہ مین اختیار کل دیا اس سے پیدا ہے کہ کل اختیار ان سنگھو لوگو کا تھا اور جنگ دی پرتوان کا اختیار صرف براے نام تھا آخر کار سنہ ۱۷۹۹ء مین ایک اور سردار مقرر ہوکر ممبر کونسل مذکور تحریر ہوا اور اوسکا نام جنگ دی پرتوان مودا رکھا گیا —

بیچ سنہ ۱۸۱۲ء کے جنگ دی پرتوان مودا نے ایک اپیل صاحب رزیڈنٹ انگریزی مقیم ملاکا کو بخلاف ہر چہار سنگھو لوگ کے جنسے نااتفاقی رکھتا تھا دائر کیا اور استدعا سے مدد کی مگر یہ استدعا اسکی نامنظور ہوئی —

بتاریخ ۳۰ ماہ نومبر سنہ ۱۸۳۱ء جب راجہ علی جنگ دی پرتوان اسبار تھا اور اوسکا داماد شریف سید سبحان جنگ دی پرتوان مودا تھا ایک عہدنامہ نمبر ۹۶ فیمابین گورنمنٹ انگریزی اور علاقجات شملہ کے قرار پایا اسکا منشا یہ تھا کہ شہر ارطیب طرفین مجرمان کو حوالہ کردینگے اور جو تکرار فیمابین ہر دو سرکار یا اونکے متعلقین واقع ہو اوسکا فیصلہ ہوا اور حفاظت تجارت کی ملحوظ رہے اور دزدی دریا سد دد کیجاے ایک اسی قسم کا عہدنامہ نمبر ۹۰ رام بو سے جداگانہ بتاریخ ۲۸ ماہ جنوری سنہ ۱۸۳۲ء قرار پایا سر حد ملاکا جو ملحق رام بو اور جوہول سے تھی اوسکا تصفیہ جداگانہ عہدنامجات کی رو سے جو

حاکمان ہر دو علاقہ مذکورہ بالا کے ساتھ بتاریخ ۹ و ۱۰ اور ۱۵ ماہ جولائی ۱۸۳۳ء نمبر ۹۸ و نمبر ۹۹ ہوئے تھے کیا گیا۔

اگرچہ حاکمان مختلف علاقجات کے اب بھی گاہ گاہ واسطے تصفیہ امور عامہ ریاست جمع ہوتے ہین مگر تاہم چند عرصہ گذشتہ سے اشتمال ان علاقجات کا موقوف معلوم ہوتا ہے اور بنگ تنگی پرتوان سابق جو عہدہ بنگھولی سری ستانی کا بھی رکھتا تھا بہت کم اختیار دیگر سرداران پر رکھتا تھا اور اوسکے رتبے کا لحاظ کبھی گورنمنٹ انگریزی نے بھی ملحوظ نہین رکھا تمام تحریرات بنام اون سرداروں کے بلا لحاظ اوسکے ساتھ کے جاری ہوتی تھین اور یہی امر نسبت سرداران خورد لنگھی اور جیحی کے بھی جاری رہتا تھا لنگھی ماتحت سنگی اجونگ کے اور جیحی ماتحت جوہول کے ہے۔

علاقجات کوہ اور تامپنگ اگرچہ ایک جزو علاقہ رام بو کے ہین مگر بالفعل زیر حکم سید سجان کے ہین یہ شخص جب بنگ دی پرتوان مقرر ہوا تھا تو یہ علاقجات اوسکے سپرد ہوگئے تھے

جوہور

ہماری تحریرات پولیٹیکل اس علاقہ جوہور کے ساتھ ۱۸۱۸ء مین شروع ہوئی تھی اس سال کے ماہ اگست مین ایک عہدنامہ صلح و دوستی نمبر ۱۰۰ میجر فارکیوہار صاحب نے سلطان عبدالرحمن شاہ پسر کوچک سلطان محمد سے کیا تھا یہ شاہ بیچ غیر حاضری اپنے برادر کلان تو انکو حسین کے جو بمقام پاہانگ اپنی شادی کرکے ساتھ دختر بندا ہار کے گیا تھا تخت نشین ہوگیا تھا گو یہ مشہور ہے کہ یہ تجویز تخت نشینی بباعث مرگ اوسکے باپ کے چندروزہ ہوئی تھی۔

مشہور یہ ہے کہ سلطان عبدالرحمن شاہ نے اپنے بھائی کے واسطے تخت خالی کردیا اور اوسکے بھائی کی تخت نشینی مسٹر سٹیمفورڈ ریفل صاحب نے ۱۸۱۹ء مین مشتہر کی تھی بتاریخ ۶ ماہ فروری و ۲۶ ماہ جون سنہ مذکور دو عہدنامجات نمبر ۱۰۱ و ۱۰۲ ساتھ سلطان اور تمونگانگ کے واسطے قائم کرنے ایک کارخانہ انگریزی مقام سنگاپور کے اور حفاظت تجارت انگریزی کے درمیان علاقہ سلطان کے منعقد ہوئے۔

بیچ ۱۸۲۴ء اسکے خواہش ہوئی کہ مقام سنگاپور کلیتہ اختیار اور قبضہ مین آجاوے اور اس نیت سے ایک عہدنامہ نمبر ۱۰۳ سلطان اور تمونگانگ کے ساتھ قرار پایا جسکا منشا یہ تھا کہ جزیرہ

سنگاپور مع سمندر وغیرہ جو کچھ دس میل کے فاصلہ تک کنارے سے ہو سب انگریزی آبادی قرار دیجائی اور انتظام کیا جاوے کہ دزدی دریا مسدود ہوا اور کار و بار تجارت کے مقام جوہور مین ترقی ہو۔

سلطان اور تمونگانگ اور اونکے جانشین اس تاریخ تک سنگاپور مین رہتے ہین اور چونکہ درباب محاصل کے جو علاقہ جوہور سے حاصل ہوتا تھا فیمابین سلطان اور تمونگانگ کے تکرار ہوتی تھی اور ہر ایک اپنا اپنا حق ظاہر کرتا تھا اسواسطے حکام مقام سنگاپور کی یہ تجویز قرار پائی کہ یہ حق صرف ایک آدمی کا قرار دیا جاوے اور یہ شخص کل اختیار تمام ملک مین رکھے اور اس امر کے واسطے تمونگانگ پسند ہوا برضامندی گورنر جنرل باجلاس کونسل بتاریخ ۱۰ ماہ مارچ ۱۸۵۵ء ایک عہدنامہ نمبر ۱۰۴ درمیان اونکے اور سلطان کے قرار پایا اوسمین یہ شرط مندرج ہوئی کہ کچھ روپیہ اور ماہواری پنشن منظور کرکے شاہ مذکور کل حکومت جوہور کی اوسکے سپرد کردی اور ضلع مکانات یا موار جو ایک علاقہ خرد درمیان جوہور اور انگریزی علاقہ ملاکا کے واقع ہے سلطان نے یہہ علاقہ کبھی شامل جوہور کے نہین رکھا تھا مگر ایک علیحدہ سردار بنام تمونگانگ اوسمین ماتحت سلطان کے رہتا تھا اور یہ بھی اوسمین ایک شرط تھی کہ اگر سلطان موار کے جدا کرنے مین راضی ہو تو اول اوسکے لینے کا پیغام گورنمنٹ انگریزی کے پاس بھیجا جاوے۔

علاقہ پاہانگ اصل مین ماتحت جوہور کے تھا اور دربار سلطان کا ایک عہدہ دار بنام بندہارا کم وہان رہتا تھا اور یہ عہدہ موروثی شمار کیا جاتا تھا مگر عرصہ قلیل گذرا کہ بندہارا کی ماتحتی سے انکار کرکے اپنی خودسری اور آزادی ظاہر کی ہے۔

پاہانگ ایک طرح سے زیر حفاظت اس گورنمنٹ کے متصور ہو سکتا ہے کیونکہ گو کوئی عہدنامہ منعقد نہین ہوا ہے مگر جب کبھی کچھ تکرار باہمی یا فوج کشی سردار غیر ہوتی ہے تو وہ مدد اور صلاح گورنمنٹ سیٹلمنٹ سے طلب کرتا ہے اور ایسی مدد کے باعث سے اوسکے حال کی آزادی متصور ہو سکتی ہے۔

علاقجات جلابو آلو پاہانگ جسمین علاقہ سیگنگ اور جامپول شامل ہین اور علاقہ جلابے دونون شامل ہوکر علاقہ مشتملہ میلی پنشولا کے ہین اور متابعت سلطان جوہور کی قبول کرتے ہین

یہ متابعت کبھی اونکی بنکہولو نے ترک نہین کی کیونکہ اونھون نے بعد علیحدہ ہونے علاقجات سنگی اجونگ اور رامبو اور جوہول اور سری مناتی کے اقبال حکومت سلطان سے انحراف نہین کیا اس سبب سے گو علیحدہ اقرارنامجات یا عہدنامجات ان علاقون سے نہین قرار پایا مگر ہمارے معاملات پولیٹکل اونسے بھی اوسیطرح متصور ہو سکتے ہین جسطرح حسب منشا عہدنامجات جو ساتھ سلطان جوہور کے قرار پائے جنکے وہ اپنے تئین اب تک ماتحت گردانتے ہین گو سلطان اونپر کسیطرح حکمرانی نہین کرتا —

نمبر ۸۴

عہدنامہ فیمابین شاہ انگلستان و شاہ ندرلینڈ درباب علاقجات و تجارت ہندوستان جو بمقام لندن بتاریخ ۱۷ - مارچ سنہ ۱۸۲۴ع قرار پایا —

بنام خدای پاک و لاشریک

شاہ یونائٹیڈ کنگڈم اوف گرایٹ برٹن و آیرلینڈ اور شاہ نیدرلینڈ بخواہش اسکے کہ ایک طور پر جو فائدہ بخش طرفین ہو اونکے اپنے اپنے مقبوضات اور اونکی رعایا کی تجارت ملک ہند مین رکھی جائے تاکہ خوشنودی اور بہبودی دونون اقوام کی ہمیشہ ترقی پذیر ہو اور وہ تکرار و رشک جو سابق اوس استحاد کا مانع تھا جو باہم ہونا چاہیے اور نیز بدین مراد کہ تمام مواقعہ نااتفاقی فیمابین اونکے حتی المقدور مسدود ہون اور بمراد اسکے کہ جو سوالات معانقہ تاریخ ۱۳ ماہ اگست سنہ ۱۸۱۴ع بمقام لندن جو درباب شاہ نیدرلینڈ کے مقبوضات ہند کے ہوئے تھے وہ طی ہون ہر دو بادشاہون نے اپنے اپنے مختار کل تجویز کیے یعنی شاہ یونائٹیڈ کنگڈم اوف گریٹ برٹن و آیرلینڈ نے اپنی طرف سے رایٹ ہنوربل جارج کیننگ کو جو ممبر شاہ ممدوح کے موسٹ نوبل پریوی کونسل اور ممبر پارلیمنٹ اور شاہ ممدوح کے سکرٹری اعظم فورین افیرس ہین اور رایٹ ہنوربل چارلس واٹکن ولیمس وین کو جو ممبر شاہ ممدوح کے موسٹ نوبل پریوی کونسل اور ممبر پارلیمنٹ اور لفٹننٹ کرنل کمانڈنٹ منٹگمری شایر رجمنٹ یومنری کیولری اور پریسیڈنٹ شاہ ممدوح کے بورڈ اوف کمشنر نایب معاملات ہند کے ہین نامزد فرمایا اور شاہ نیدرلینڈ نے اپنی طرف سے برن ہنری فیگل کو جو ممبر اکوسٹرین کور ضلع ہولنڈ کے

اور کونسلر اوف سٹیٹ نایٹ گرینڈ کروس دی رویل اوڑدر اور دی بلجک لاڈون اینڈ اوف دی ریل
گافگاب اور درا وزانبا تا کستری اور دی ہنری اور پلینی پوٹینشیری شاہ ممدوح کے دربار شاہ گریٹ برٹن
کے ہین اور اعلیٰ ہین رینہار و فالک کو جو کمنڈر اوف دی رویل اور درا وف دی بلجک لاڈن اور شاہ
ممدوح کے منسٹر اوف دی ڈپارٹمنٹ اوف پبلک انسٹرکشن نیشنل اندسٹری اور کولونی کا ہین مامور کیا
اور ان صاحبون نے اپنے اختیارات کل بیان کرکے شرائط ذیل منظور کین —

شرط اول

معاہدین بزرگ وعدہ کرتے ہین کہ رعایا سے فریقین کو اجازت ہوگی کہ علاقجات مقبوضات
شرقی آرچیپلیگو مین اور ملک ہند اور سیلون مین بطور دوستانہ قوم کے جا کر تجارت کرین اور اونکی
رعایا قوانین ملک کی پابندی منظور رکھین گے —

شرط دوم

رعایا و ار جہاز ایک قوم کی آمد و رفت مین کسی لنگرگاہ شرقی مین محصول زیادہ دو چند سے جو
رعایا اور جہاز اوس قوم کا دیتا ہے جسکا وہ لنگرگاہ ہے نہ دینگے —
محصول آمد و رفت کا بیچ کسی لنگرگاہ انگریزی کے ہندوستان یا سیلون مین جہاز قوم مذکور پر
اوسقدر ہونا چاہیے کہ کسی حالت مین زیادہ دو چند اوس محصول سے نہ ہو جو رعایا اور جہاز انگریزی اوس
لنگرگاہ پر دیتے ہون —
درباب اون اشیا کے جنپر محصول اوس رعایا سے یا جہاز سے نہین لیا جاتا جو اوس قوم کے
ہون جنکے قبضے مین لنگرگاہ ہے تو ایسے اشیا پر دوسری قوم کی رعایا جہاز سے کسیطرح زیادہ
حد فیصدی سے نہوگا —

شرط سوم

ہر دو معاہدین بزرگ وعدہ کرتے ہین کہ کوئی عہدنامہ بعد ازین کسی جانب سے ساتھ
کسی حاکم شرقی سمندر کے نکیا جائیگا جسمین کوئی شرط علانیہ اس مضمون کی ہوگی یا جس سے محصول زیادہ
مقرر ہو تا کہ تجارت فریق ثانی معاہدہ کی اونکے لنگرگاہ مین مسدود رہے اور اگر قبل ازین کوئی عہدنامہ
ایسے مضمون کا ہو چکا ہوگا تو بعد ختم ہونے اس عہدنامہ کے وہ شرط ترمیم کیجائیگی —

یہ امر معلوم ہے کہ قبل ختم ہونے عہدنامہ حال کے ہر ایک فریق معاہدہ نے دوسری فریق کو اپنے اپنے عہدنامجات منعقدہ سے جو حکام سمندر شرقی کے ساتھ اونکے ہوئے ہین اطلاع دی ہے اور اسیطرح ہر ایک عہدنامہ کے جو بعد ازین قرار پاوینگے اونکی اطلاع بھی ہر فریق دوسرے فریق کو کرتا رہیگا۔

شرط چہارم

شاہ انگلستان و شاہ نیدرلینڈ اقرار کرتے ہین کہ وہ اپنے اپنے ملکی و فوجی عہدہ داران کو اور افسران جہاز جنگی کو حکم محکم دینگے کہ وہ آزادی تجارت کی ملحوظ رکھین جیسا شرائط اول و دوم و سوم سے قرار پایا ہے اور کسی حالت مین بیچ آمد و رفت یا خط کتابت ساکنان شرقی ارچیپیلیگو کے ساتھ لنگرگاہان ہر دو ولایت کے یا رعایائے ہر دو ولایت کے ساتھ لنگرگاہان شرقی حکومتون کے مزاحم اور معترض نہون۔

شرط پنجم

شاہ انگلستان اور شاہ نیدرلینڈ یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ باہم اتفاق کرکے سمندر شرقی مین انسداد دزدی دریا کا کرینگے اور وہ پناہ کشتیان دزدان کو نہ دینگے بلکہ حفاظت اور جہازونکی گزند دزدان دریائی کرینگے اور وہ کسی حالت مین جہازان بدزدی رفتہ کو اپنے علاقہ مقبوضہ مین آنے نہ دینگے اور نہ رہنے دینگے اور نہ فروخت ہونے دینگے۔

شرط ششم

یہ بھی وعدہ ہوا ہے کہ ہر دو گورنمنٹ اپنے اپنے افسران و اجنٹان مقیم علاقجات شرقی کو حکم دینگے کہ وہ بغیر اجازت اپنے اپنے گورنمنٹ یورپ کے کسی جزیرہ سمندر شرقی مین آبادی جدید قائم نکرینگے۔

شرط ہفتم

جزایر مالاکا اور خصوصاً امبوئینا و باندا و ٹرنیٹ اور اونکے ماتحتون سے شرائط اول و دوم و سوم و چہارم سے اوسوقت تک الگ رکھے جاوینگے جسوقت تک گورنمنٹ نیدرلینڈ مناسب سمجھکر مستاجری مصالحجات سے دست بردار نہوینگے اور اگر گورنمنٹ مذکور کسیوقت مین قبل یا دست بردار ہونے

سماٹرا جزیرہ مذکور سے کسی رعایا سے حاکم غیر یا سواے حاکمان ایشیا اجازت تجارت کی جزایر مذکور کے ساتھہ دینگے تو رعایاے شاہ انگلستان بھی اونسے مرتبون پر مجاز ہونگے اور جو رسوم جاری کرنیکی مقصور نہوگی —

شرط ہشتم

شاہ نذرلینڈ تمام اپنے علاقجات ہند کو شاہ انگلستان کے حوالہ کرتے ہین اور تمام حقوق و محاصل سے جو باعث اون علاقجات کے اونکو حاصل تھے دست بردار ہوتے ہین —

شرط نہم

کارخانہ فورٹ مارلبوڑا اور تمام مقبوضات انگریزی واقع جزیرہ سماترا اس شرط کے مطابق شاہ نذرلینڈ کے حوالہ ہوتے ہین اور شاہ انگلستان وعدہ کرتے ہین کہ کوئی آبادی انگریزی اوس جزیرے مین آیندہ نہوگی اور نہ کوئی صلح حکام انگریزی کسی شاہزادہ یا سردار یا رئیس وہان کے سے نہ کرینگے —

شرط دہم

شہر اور قصبہ ملاکا مع اوسکے متعلقین کے بموجب اس شرط کے حوالہ شاہ انگلستان کے کیے گئے اور شاہ نذرلینڈ وعدہ کرتے ہین کہ وہ اور اوسکے رعایا ہرگز کوئی آبادی اوس ملک مین نہ کرینگے اور نہ عہدنامہ کسی شاہزادے یا سردار یا رئیس وہان کے سے منعقد کرینگے —

شرط یازدہم

شاہ انگلستان اپنے عذرات کو جو در باب سکونت ابلیٹان گورنمنٹ نذرلینڈ پیش ہوے تھے مسترد کرتے ہین —

شرط دوازدہم

شاہ نذرلینڈ اپنے عذرات جو در باب سکونت رعایاے شاہ انگلستان بیچ جزیرہ سنگاپور کے پیش ہوے تھے مسترد کرتے ہین —

شاہ انگلستان یہ وعدہ کرتے ہین کہ کوئی آبادی انگریزی بیچ جزایر کاریمون یا جزایر باتام یا بنتان یا لینگن یا کسی اور جزیرہ جنوب سنگاپور کے نہوگی اور نہ کوئی عہدنامہ سرکار انگریزی کسی سردار وہان کے

سے کرینگے۔

شرط سیزدہم

تمام آبادیان اور مقبوضات اور مقامات جو شرائط مذکورہ بالا سے حوالہ ہوئے ہین عہدہ داران سرکار کے جنکو ملے ہین بتاریخ یکم مارچ سنہ ۱۸۲۵ع حوالہ ہونگے تعمیرات اور قلعجات اوسی حالت مین برقرار رہینگے جس حالت مین وہ ہنگام مشتہر ہونے اس عہدنامے کے ملک ہند مین موجود ہونگے مگر کچھ دعوی کسی جانب سے بابت سامان جنگی یا سامان رسد وغیرہ جو وہان رہ گیا ہو یا وہان سے پہونچایا گیا ہو نکیا جائیگا اور نہ دعوی بابت مالگذاری کے جو باقی رہے گی اور نہ کسیطرح کی مصارف ضروریہ انتظام ملک کے جو باقی ہوگا پیش کیا جائیگا۔

شرط چہاردہم

تمام ساکنان اوس علاقہ کو جو حوالہ دوسری سرکار کے ہوگا چھ برس کے عرصے تک تصدیق عہدنامہ ہذا سے اختیار حاصل ہوگا کہ وہ اپنے مال کو جو چاہے کرے یا خود انتقال دوسرے مقام مین بلا مزاحمت یا تکرار کے جہان اوسکی مرضی ہو کرے۔

شرط پانزدہم

ہر دو فریق معاہدین یہ وعدہ کرتے ہین کہ کوئی علاقہ یا مقام جسکا ذکر شرائط ہشتم و نہم و دہم و یازدہم و دوازدہم مین آیا ہے کسیوقت مین کوئی فریق کسی حاکم غیر کے سپرد نہین کرسکتا اگر کوئی فریقین معاہدین مین سے کوئی مقام مذکور چھوڑدے تو حق قبضہ فریق ثانی کا اوسپر فورا عائد ہوگا۔

شرط شانزدہم

یہ وعدہ ہوتا ہے کہ جو حساب کتاب یا دعوی ہنگام واپس کرنے علاقہ جاوا و دیگر مقامات کے جو افسران شاہ ندرلینڈ کے سپرد ہوئے تھے باقی پڑے ہین اور جو حساب کتاب کہ بباعث جمع ہونے کمشنران ہر دو اقوام بمقام جاوا بتاریخ ۲۴ ماہ جون سنہ ۱۸۱۷ع ہوا تھا اور بالقصد فیصلہ اور جو اور حساب ہوگا وہ سب طے ہوکر بیباق الصور ہوگا بشرطیکہ ندرلینڈ بمقام لندن قبل ختم ہونے سنہ ۱۸۲۵ کے ایک لاکھ پونڈ سٹرلنگ جمع کردین۔

شرط ہفدہم

عہدنامہ حال تصدیق ہوکر بیچ عرصہ تین مہینے کے اگر ہوا تو قبل اوسکے فریقین کو مقام لندن

نقول دیے جاوینگے —

بگواہی اس عہدنامے کے فریقین کے مختاران کل نے جنکو پلنی پوٹنشیری کہتے ہین اپنے اپنے

دستخط کر دیے اور مہر اپنی اپنی عہدے کی لگا دی —

بمقام لندن بتاریخ ۱۷ ماہ مارچ سنہ ۱۸۲۴ء ختم ہوا

(مہر) دستخط جارج کیننگ — دستخط ایچ فیگل (مہر)

(مہر) دستخط چارلس واٹکن ولیمس ون — دستخط اے آر فانکسا (مہر)

یادداشت جو مختاران کل انگلستان نے بنام مختاران کل نذرلینڈ کے تحریر کی

جو عہدنامہ اب قرار پایا ہے مختاران کل شاہ انگلستان کو نہایت خوشی اس امر کے

معلوم کرنے سے ہے اور لکھنے سے ہوتی ہے کہ مختاران کل شاہ نذرلینڈ نے بیچ دستخط کرنے

اوسکے ایک دوستانہ اور صادق نیت ظاہر کی اور نیز اونکے اپنے یقین سے کہ یہان طرفین

مین یکسان خواہش اور نیت اسکی ہے کہ ساتھ دیانت اور ایمانداری کے شرائط عہدنامہ کا نشا

عمل مین آوے —

جو تکرار اور نااتفاقی کہ باعث اس عہدنامے کی ہوئی ہے اسی قسم کی ہین کہ اونکا

دفعیہ شرائط تحریری معمولی سے ہونا نہایت مشکل ہے کیونکہ وہ بسبب شک اور شبہے کے جو کارروائی

اجنبیان سے پیدا ہوتی ہے ہین پس وہ صرف باظہار مکنون اور فہمید اصل ماہیت ہمدگر کے

رفع ہو سکتے ہین —

نامنظوری روبکاری نے جس سے تعمیل نشاء اجتماع ماہ اگست سنہ ۱۸۱۴ء ملتوی رہا مختاران

کل نذرلینڈ کا اطمینان اس امر سے کر دیا ہوگا کہ انگلستان کسطرح اپنے اقرار پورے کرتی ہے

مختاران کل انگلستان کے ساتھ خوشی کی تحریر اوس ضمیمہ نامنظوری کا کرتے ہین جو منجانب

گورنمنٹ نذرلینڈ درباب خواہش بزرگی پولیٹکل یا نفع تجارت کی مشرقی آرچیپلیگو مین اونکون سے

ظاہر کی ہے اور بروے خواہش دل شکرگزاری اوس سبب تابلی کی کرتے ہین جس سے مختاران کل

نذرلینڈ نے پھر شرائط جنسے آزادی مطلق تجارت ہر دو سلطنت کی رعایا کو اونکے ماتحت علاقون کو درمیان دنیا کے حاصل ہوئی منظور کی ہین —

دستخط کنندگان اس کاغذ کے یعنی مختاران کل انگلستان کے مجاز اظہار اس امر کے ہین کہ شاہ انگلستان براے نذر ہین شاہ نذرلینڈ اتفاق کرتے ہین —

بباعث آگہی اوسوقت کے جو یکایک مطابق کرنے قواعد تجارت ہین جو اس مین درج ہے ساتھ اوس تجارت کے جو قدیم سے جاری ہے عائد ہوگی دستخط کنندگان کاغذ ہذا مجاز اس امر کے ہین کہ وہ اپنی رضامندی درباب مستثنا کرنے جزائر ملاکا کے اس عام شرائط آزادی تجارت سے دین اور اونکو یقین ہے کہ چونکہ ضرورت اس استثنا کے صرف بوجہ وقت فی الحال ممنوعی مستاجری مصالحجات سے واقع ہوئی تو اوسکی تعمیل کامل منحصر اوس ضرورت تک رہے گی —

مختاران کل انگلستان کے لفظ ملاکا سے وہ اجتماع جزائر تصور کرتے ہین جنکے مغرب کی جانب جزیرہ سیلیب واقع ہے اور شرق کی طرف نیوگینی اور جنوب کی سمت تورنگر واضح ہو کہ تینون جزایر اوس مستثنا مین شامل نہین ہین اور نہ جزیرہ سرام مستثنا تصور ہوتا اگر وہ اسی موقع پر بسبب دونون جزائر کلان مصالحجات امبوینیا اور بنڈا نامے کے واقع نہوتا جس سے ممانعت آمد و رفت اوسمین تاریخی مستاجری مصالحجات ضروری متصور نہو تی —

بباعث تبدیلی علاقجات جو بنظر جدا کرنے فریقین کے امور کو ضروری متصور ہوئے تھے مختاران کل انگلستان پر واجب آیا کہ کچھ بیان ماتحتیان اور دوستان انگلشیہ کا جو اون علاقجات متعلقہ مین رہتے ہین کرین اور ویسے ہی بیان کی استدراک مختاران کل نذرلینڈ سے کرین —

ایک عہدنامہ جو ۱۸۱۹ء مین جنٹ انگریزی نے شاہ آچین سے کیا ہے وہ موافق شرط سوم عہدنامہ حال کے نہین ہے مختاران کل انگلستان اس واسطے منظور کرتے ہین کہ عہدنامہ آچین جسقدر جلد ممکن ہوگا ترمیم ہو کر صرف ایسا انتظام اونکے ساتھ کیا جائیگا کہ جس سے لیکر آچین مین جہاز و رعایای انگریزی کی مدارات واجبی ہوا کرے مگر چونکہ چند شرائط عہدنامہ مذکور کے جنکی اطلاع مختاران کل نذرلینڈ کو ہو چکی ہے ایسے ہین کہ جنسے عام نفع یورپ سمندر شرقی مین متصور ہے اسواسطے امید یہ ہے کہ گورنمنٹ نذرلینڈ ایسی تدبیر کرین کہ جنسے وہ اونکے فائدے اونکو ہو کر

اور مختاران کل انگلستان کو اعتبار ہے کہ قابضان حال قلعہ ماربیرو کوئی تدبیر مضر شاہ آچین عمل مین نہ لاوینگے۔

یہ بھی مختاران کل انگلستان پر فرض ہے کہ وہ گورنمنٹ ندرلینڈ سے سفارش باشندگان آباد و ان تابع کارخانہ قدیم انگلستان واقع بنکولین کی کرین تاکہ حفاظت مربیانہ و دوستانہ اونکی ہوا کرے۔

یہ درخواست بہت ضروری ہے کیونکہ ۱۸۱۸ء سے عہدنامی اونکے رئیسون سے ہوئے تھے اور اونکی باعث اونکی نہایت بہبودی ہوئی ہے طریق جبریہ زراعت اور چھین لینا سیاہ مرچ کا موقوف کیا گیا اور ترغیب زراعت بہنچ دی گئی اور نسبت ماحقوق کاشتکاران نسبت اونکے سرداران ضلع کے اقتضیہ ہوئی اور حقوق ملکیت رئیس نسبت زمین کے منظور ہوا اور تمام مداخلت انتظام علاقہ اسطرحپر موقوف ہوئی کہ یورپ کے باشندون کو بیرو نجات سے تبدیل کیا اور بجاے اونکے اہلکاران ملک مقرر کیے اور یہ تمام تدابیر واسطے بہبودی اور بہتری ساکنین کے مناسب متصور ہوئی تھین۔

ان امور کی سفارش گورنمنٹ ندرلینڈ سے کرنے مین دستخط کنندگان کا غذ ہذا کی التماس مختاران کل ندرلینڈ سے یہ ہے کہ وہ اپنے گورنمنٹ کی اطمینان کرین کہ ایسا ہی لحاظ منجانب حکام انگریزی نسبت باشندگان ملاکا اور دیگر مقامات منتقلہ کے مرعی رہے گا۔

القصہ مختاران کل انگلستان کی مبارکباد مختاران کل ندرلینڈ کو دیتے ہین کہ ان امور نے بخوبی سرانجام پایا اور اونکو یقین ہے کہ جو انتظام اب ہوا ہے اوس سے تجارت دونون اقوام کی خوب ہوگی اور یہ کہ دونون دوست ملک ایشیا مین اور نیز یورپ مین وہ رسم اتحاد بلا دغدغہ مرعی رکھینگے جو قدیم مین اونمین جاری تھی اور چونکہ نزاع اب ختم ہوئی جو دو صد سال گذشتہ مین گاہ گاہ باعث دغدغہ ہوتی تھی اب آیندہ رشک فیمابین انگریزان و ڈچ کے ملک شرقی مین نہ ہیگا ہان مگر پیچ قائم کرنے اون قواعد کے جنسے بہبودی متصور ہوا اور جواب طرفین نے روبرو تمام جہان کے بیان کیے ہین۔

دستخط کنندگان کا غذ ہذا کی التماس مختاران کل شاہ ندرلینڈ سے یہ ہے کہ وہ اطمینان تعمیل شرائط لائقہ منظور کرین۔

دستخط جارج کیننگ

دستخط چارلس ولیم ونِن

مقام لندن ۱۷ مارچ سنہ ۱۸۲۴ع

ترجمہ جواب یادداشت منجانب مختاران کل نیدرلینڈ بنام مختاران کل انگلستان

دستخط کنندگان کاغذ ہذا یعنی مختاران کل شاہ نیدرلینڈ نے اوس یادداشت مین جو اونکو مختاران کل انگلستان نے دی ہے ایک درست اعادہ اوس تقریرات کا دریافت کیا جو اوسوقت بمیان آئین بعضی جب وجوہات خلاف مرضی مصلحت کنندگان باعث التواے گفتگوی مصلحت آمیز ہوئے تھے اب جو دوبارہ اوس کام کے اختیار کرنیکو طلب ہوئی جسکا اختتام مین خواہش دلی فریقین تھا تو دستخط کنندگان کاغذ ہذا نے اوس کار مرغوب مین اپنے ہم پیشہ مین وہ نیت درست اور مصلحت آمیز دیکھی جس سے بسہولیت انتظام او رسرانجام نہایت سنجیدہ سوالات کا ہوگا اور اوس نیت کی داد وہ اس سے بہتر اورکسی وقت مین نہین دے سکتے جب منظوری اوسکی بذریعہ دستخط کرنے اوس صلحنامہ کے ہوتی ہے جسکے شرائط جو نہایت ہوشیاری سے ترتیب پائے ہین نہایت کارآمد واسطے رکھنے اتحاد فیمابین کم رتبہ اجنٹان حکومتہاے معاہدین کے ہین —

یہ خاص مدعا اور اصل نشا عہدنامہ کا اون سب پر روشن ہوگا جو اوسکی شرائط بغور ملاحظہ کرینگے اور جو امور اوسمین صاف صاف مشروط ہین وہ واسطے رفع کرنے ہر صنف عام تمام بے اعتباری کے جو آخر مین ظاہر ہو کافی متصور ہونگے مگر چونکہ مختاران کل انگلستان نے یہ بھی ضروری تصور کیا کہ کچہ تفصیل درج کرین اسواسطے دستخط کنندگان کاغذ ہذا بھی اپنی طرف سے آگاہ اوس ضروری امر سے ہوکہ کوئی امر اس معاملے عظیم مین مشتبہ رہ جاوے اونکی پیروی کرنے مین کچہ دقت معلوم نہین کرتے یعنی اپنی طرف سے وہ بھی تفصیل کرتے ہین اور نیز اپنے نشا کو ظاہر کرتے ہین اور جواب یادداشت مذکورہ بالا مختاران کل انگلستان کے تحریر کرنے مین کچہ دقت تصور نہین کرتے —

شرط ہفتم مین ایک استثنا عام قواعد آزادی تجارت درج ہے اوسمین استثنا کی ضرورت جسکو

انگلستان نے بھی اپنی تقاریر سنہ ۱۸۲۴ میں تسلیم کیا ہے منحصر اوپر انتظام تجارت مصالحجات بلاشرکت
غیرے ہے پس اگر ارادہ مصمم گورنمنٹ نیدرلینڈ کا راجع ترک کرنے اوس انتظام تجارت بلاشرکت
کا ہوگا تو استحقاق آزادی تجارت فوراً قائم ہوگا اور تمام وہ ارچیلیگو جسکی حدود نہایت صحت سے
بیان ہوئی ہین یعنی جو حدود سیلیبس تیمور اور گینی جدید پر محدود ہے تمام مجاز طریق بیع وشرا کا
واسطے اون طریقوں پر جو قواعد متقاضی قائم کرین اور خاص رعایائے شاہ انگلستان کے واسطے
اون قاعدوں پر بحسب شرائط حکومتہائے معاہدین کے تمام مقبوضات ملک ایشیا کے واسطے
ہین موجود رہیگا —

اگر ارادہ ترک کرنے کا نہو تو جب تک آشنائی قائم رہے تو جو جہاز ملاکا مین آمد و رفت کرین
تو اونکو اون لنگرگاہون مین جنکی اطلاع چند سال گذرے حکام سمندر کو دیگئی ہے آیا یا اونکے
نزدیک آ پہنچا ہے صرف بوقت مصیبت جسوقت مین یہان بیان کرنا فضول ہے کہ وہ
ہر جگہہ جہان جہنڈہ نیدرلینڈ مبسوط ہوگا وہ بالضرور دست نیک و بد پا ینگے جو انسان مصیبت زدہ کو ملنی
لازم ہے —

بتائید اطلاع مندرجہ آخر یادداشت مختاران کل انگلستان منعقدہ نیگولین کے مختاران معدود جانبین کے
پاس دستخط کنندگان کاغذہذا دو عہدنامے ایک مرقومہ ۲۳ ماہ مئی اور دوسرا ۱۴ ماہ جولائی سنہ ۱۸۱۸ع
جو فیما بین لفٹنٹ گورنر مقام مذکورا اور چند رئیسان اقوام قرب وجوار منعقد ہوئے تھے مرسل کیے ہین
اونھون نے ایک مراسلہ گورنر جنرل باجلاس کونسل مرقومہ فورٹ ولیم ۹ ماہ مئی سنہ ۱۸۲۰ع بھی
مرسل کیا ہے جسکے مطابق گورنمنٹ انگریزی نے ٹہیک سیاہ مرچ مقام قلعہ مارلبورہ ترک کیا اور ترغیب
زراعت برنج دی ہے اور بسبب مختلف اقسام باشندگان ساتھ اونکے رہتا اور اونکے رئیسون
کے قرار دی ہے مگر جہان تک دستخط کنندگان کاغذہذا خیال کرسکتے ہین تو مطلب ان تمام تدابیر کا
بیشک اور لاریب واسطے حفاظت بہبودی زراعت آبادی مذکور کے ہے اور منع کرنے اوس
وقت کے جو اکثر معاملات باشندگان مین باعث مداخلت حکام گورنمنٹ غیر کے
واقع ہوتے ہین اس نظر سے وہ باطمینان تمام بیان کرسکتے ہین کہ بخلاف اندیشہ خوف
خلاف ورزی معاملات کے جو لوگ شریک حال ہوئن اونکو اسیدر کہنی چاہیے کہ گورنمنٹ جب ایسا

اونکے حقوق ملحوظ رکھے گی اور اونکی بہبودی مدنظر اور دستخط کنندگان کاغذ ہذا اور تمام امور کے بخواہش دلی اقرار کرتے ہین کہ جو شرائط عہدنامہ مذکورہ بالا مین مندرج ہے اوسکا لحاظ رہے گا اگر باشندگان باسما الاناتا و دیگر آبادیہا جس عہد و پیمان سے اونھون نے حکومت اور حفاظت ایسٹ انڈیا کمپنی انگریزی کی منظور کی ہے اوسمین وفادار رہینگے صرف اختیار اسکا رہیگا کہ حسب ضرورت برضامندی فریقین تبدلات شرائط مین کیا جائیگا —

درباب ارادہ درست اور واجبی گورمنٹ انگریزی کے نسبت باشندگان ملاکا و دیگر آبادیہای ڈچ جو بجواے عہدنامہ اونکے زیر حکومت ہوتے ہین مختاران کل شاہ ندرلینڈ اونکی اطمینان کو باعتبار تمام منظور کرتے ہین اور اوسی نیک نیتی کے خیال سے وہ اصرار ان امر مین نہین کرسکتے کہ جو ہدایات اور احکام بنام حکام انگریزی متعینہ ہند درباب حوالہ کردینے قلعہ مارلبورڈ کے جاری ہون وہ اونسے صاف اور درست اور مستحکم ہون کہ کوئی امر بے اعتباری کا یا عذر توقف کا اونسے پیدا ہو اور اونکو یہ بھی یقین ہے کہ مختاران کل انگلستان جنھون نے اپنے کام کو ایسی راستی اور اعتدال سے سرانجام دیا ہے وہ اس مین جہد کرینگے کہ اونکی شفقت کا نتیجہ کسی غرض ماتحت کے سبب یا خیالات فضول سے برعکس ہوجاے اور اس نتیجہ کو مختاران کل انگلستان نے خود اپنی یادداشت کے آخر مین بیان کردیا ہے پس اب یہ واسطے دستخط کنندگان کاغذ ہذا کے باقی رہا ہے کہ وہ اپنے تئین مبارکباد دین کہ اونھون نے مدد اوسمین کی اور اپنی خواہش شریک آرزوی ان صاحبون کے کرین کہ اجنٹان مقیم مقبوضات ایشیا ہمیشہ قدرشناس اون امور کے رہین جو دو اقوام دوستی شعار بخیالات بزرگ باہم مرعی رکھینگے اور بسبب اون اقوام کے فروگذاشت نکرینگے جو حسب منشاء عہدنامہ اور اتفاق وقت سے اونکے زیر حکم آگئے ہین —

دستخط کنندگان کاغذ ہذا اس موقع وقت کو غنیمت تصور کرکے مختاران کل انگلستان کو اطمینان جدید نسبت اونکے پسندیدہ وجوہ کے کرتے ہین —

دستخط ایچ فیجل
دستخط اے آر فالک

المرقوم مقام لندن ۱۷ مارچ سنہ ۱۸۲۴ عیسوی

نمبر ۸۵

عہدنامۂ نانِنگ

عہدنامہ جو سنہ ۱۸۰۱ع مین صاحب رزیڈنٹ ملاکا لفٹننٹ کرنیل ٹیلر نے ساتھ پنگھولو نانِنگ کے کیا

شرائط اور عہود مجوزہ لفٹننٹ کرنیل الاول ٹیلر صاحب گورنر اور کمانڈنٹ ملاکا نے بالعوض اور منجانب ہنوریبل گورنر فورٹ سنٹ جارج ساتھ راجہ میر اکپتان پنگھولو مشہور بنام دہول سعید اور لیلا الا . بیلنگ اور مونلن حاکم معروف سابق اورنگ کیوا اور کیچل معروف موسی اور مینو نجکیا معروف کوچل اور مہاراجہ اکیا معروف منا اور ملاہنا گاران اراکین اور سرداران نانِنگ اور دیہات ملحقہ کے جنھون نے منظور کرکے قسم شرائط ذیل کی نسبت یاد کی۔

شرط اول

کپتان مذکور یعنی پنگھولو اراکین اور سرداران منجانب تمام ساکنین نانِنگ اقرار کرتے ہین اور قسم کھاتے ہین کہ وہ وفادار اور تابعدار ہنوریبل گورنر باجلاس کونسل مقام فورٹ سنٹ جارج کے اور گورنر اور کمانڈنٹ شہر اور قصبہ ہذا کے اور تمام کمانڈنٹ جو موجود ہین اور آئندہ اونکے تحت ہوکر آوینگے رہینگے اور سوا اسکے ازین ہمہ تن مصروف ہوکر تمام معاملات مین فرمانبردار احکام انگریزی کے رہینگے جیسا کہ رعایائے تابعدار کو لازم ہے اور ہرگز فرداً یا جماعتاً کوئی ارادہ بخلاف گورنر ممدوح حیلةً یا صریحاً نکرینگے اور بلحاظ شرائط ذیل کا بایمانداری اور استحکام رہیگا اور تمام عہود و مواثیق جو قبل اسکے دیگر اقوام سے ہوئے ہین وہ بخیال بدگمانی انگریزان منسوخ کیے جائینگے

شرط دوم

درحالیکہ کوئی شخص بمقام نانِنگ جو اولاً مقیمین کا بان اور مسیلے کا ہوکر خلاف ورزی مضامین عہدنامہ ہذا کریگا یا نافرمانبرداری گورنر یا اونکے عہدہ داران کی کریگا تو پنگھولو اور سرداران حسب الطلب گورنر اوسکو واسطے سزایابی مناسب کے حوالہ کر دینگے۔

شرط سوم

پنگھولو اور سرداران اور ساکنان نانِنگ اور رہنمان کا بان اور مسیلے پر فرض ہے کہ دہم حصہ پیداوار برنج اور فواکہ اپنے ایسٹ انڈیا کمپنی کو ادا کیا کرین مگر بلحاظ کم سامانی اور افلاس کے کمپنی

مذکور نے تجویز کی ہے کہ پنگہولو ہر سال خود حاضر ہوکرے یا کسی اپنے سردار کو ملاکا مین بھیجا کرے کہ اگر کمپنی کا شکریہ ادا کرجایا کرے اور اپنی فرمانبرداری کی وجہ سے وہ کمپنی کو فصل کے اول میوے کا لطف کوین پیدے یعنی چار صد کا ٹا اگ دیا کرے۔

شرط چہارم

ساکنان پانگ جب اپنا وطن چھوڑ کر ملاکا جائین تو اونکو ایک اجازت نامہ اس مضمون کا مہر و دستخط پنگہولو روبروے شاہ بندر پیش کرنا ہوگا اور اسیطرح اگر کوئی ملاکا سے پانگ جاوے تو اوسکو بھی ایسا ہی اجازت نامہ بمہر و دستخط شاہ بندر سجواز حکم گورنر وہان پیش کرنا ہوگا اور اگر ایسا نہو تو طرفین ایسے شخصون کو یعنے جنکے پاس اجازت نامہ حسب تفصیل بالا موجود نہین ہے گرفتار کرکے واپس بھیجدینگے لیکن جب کوئی شخص ایسا اجازت نامہ پیش کرے تو اوسکو اجازت ہوگی کہ پانگ یا کسی اور مقام ملحقہ مین آباد ہو اور اپنے مزدوری بذریعہ کاشتکاری و نصب کرنے درختہائے سپاری وغیرہ کے پیدا کرے بشرطیکہ وہ رسم و رواج ملک مثل باشندگان اختیار کرے۔

شرط پنجم

پنگہولو اور سرداران اقرار کرتے ہین کہ جسقدر ٹین یعنی آہن انگریزی مقامات سری مین ٹی اور سینگکی اجونگ اور رام پورا اور دیگر مقامات سے اس ضلع مین بمقام پانگ آویگا وہ فوراً روانہ ہوکر حوالہ کمپنی کے ہوگا اور اوسکے عوض اونکو ۳۴ سکس دولر نقد ہر ایک بار ٹین سوکتنی صورت کے سکہ مین ملیگا۔

شرط ششم

اور وہ یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ سیاہ مرچ اور پانگ اور دیگر اضلاع متصلہ کی جب زیادہ کثرت سے دستیاب ہوگی تو وہ بھی کمپنی کو دی جاوے گی اور اوسکی عوض ۱۲ سکس دولر فی بار اونکو ملیگا۔

شرط ہفتم

پنگہولو اور سرداران اور ساکنان پانگ اسبات کا اختیار نہین رکھتے کہ کسی قوم غیر سے اتفاق یا تجارت کرین بلکہ تمام اسباب اپنا براہ دریا سے ملاکا کو لاوینگے اور کسی حیلہ سے

کوئی اور راستہ اختیار نکرینگے اور نہ کسی قوم بری سے براہ دریاے پناک کے اتفاق کرینگے اور
اگر ایسا کرین تو اونکا جان و مال معرض خطر مین پڑے گا —

شرط ہشتم

بنگہولوا ور سرداران اقرار کرتے ہین کہ منجانب تمام ملک مانگ کہ جب کبھی کوئی سردار اپنی
حکومت ترک کرنے یا کوئی مصیبت اوسپر آکر پڑے تو وہ ایسی حالت مین کسی اپنے قریب رشتہ دار
کو اور یا جو اونکے خاندان مین لئیق ہوگا اوسے اپنی جانشینی کے واسطے روبروے گورنر کے
پیش کرینگے مگر واضح ہو کہ یہ فرض نہین کہ گورنر ہر ایک ایسے شخص پیش شدہ کو منظور کرے بخلاف
اسکے اوسکو اختیار حاصل ہوگا کہ جسکو وہ مناسب تصور کرین اوسے مقرر کرین —

شرط نہم

کوئی غلام ہو خواہ ہنور بل کمپنی کا ہو خواہ کسی ساکن ملاکا کا ہو اگر فرار ہو کر بمقام مانگ یا کسی
موضع ملحقہ مین جا کر متواری ہو تو بنگہولو اور سرداران اور ہر ایک باشندے پر فرض ہوگا اور کوئی
اس سے مستثنا متصور نہین ہوگا کہ ایسے مفرور کو گرفتار کر کے فوراً شہر مین بھیجدے تا کہ وہ سپرد
اپنے مالک کے کیا جاے اور دس سکہ ڈولر بطور انعام مالک سے لیا جائیگا اور اس سے
سوا نہین لیا جائیگا —

شرط دہم

کوئی غلام مذکر یا مونث جو ترغیب کے ساتھ کوئی ملاکا مین لے آوے اس نیت سے کہ
اوسکو مذہب عیسائی مین لاوے تو مالک غلام کو معاوضہ نصف قیمت غلام مذکور کا ملیگا اور قیمت اوسکی
ایک کمیٹی منجانب گورنمنٹ تجویز ہو کر تنقیح کرے گی —

شرط یازدہم

لیکن اگر کوئی شخص کسی غلام عیسائی کو یا آزاد ساکن ملاکا کو کسی اہل اسلام کے یا ہندو کے ہاتھ
خواہ با ستر ضا خواہ بترغیب اور خواہ بزبردستی اونکے مالک کے پاس سے لا کر فروخت کرین اور خصوصاً
وہ لوگ جو ایسے غلام عیسائی کو یا آزاد ساکن ملاکا کو ترغیب مسلمان ہونے کی دین یا بتعدی اونکو مجبور
مسلمان ہونے پر کرین اوسکا جان و مال ضبط اور باختیار سرکار منصور ہوگا —

شرط دوازدہم

اور چونکہ مدعا ہین شرائط مذکورہ کا لحاظ بلا تفاوت رہے اسواسطے پنگھولو اور سرداران وعدہ کرتے ہین اور قسم کھاتے ہین منجانب تمام باشندگان کہ وہ فوراً ھونبل گورنر کو تمام ایسے غلامان مفرور جو مقام نانگ مین یا دیگر مقامات مین ہونگے واپس اور حوالہ کر دینگے —

شرط سیزدہم

آخرا قرار یہ بھی پنگھولو اور سرداران کرتے ہین اور قرآن کی قسم کھاتے ہین کہ منجانب تمام باشندگان نانگ کہ وہ با یمانداری لحاظ اور تعمیل احکام مندرجہ شرائط کی کرینگے اور اپنے اوپر فرض کر لینگے کہ جو کوئی خلاف ورزی اس سے کریگا اوسکو واسطے سزا یابی کے حوالہ ایسٹ انڈیا کمپنی کے کر دینگے —

واسطے تعمیل کلی اون سب امور کے جسکا وعدہ اور اقرار اسمین ہوا ہے مین اپنے دستخط معمولی اسپر کرتا ہون —

یہ تیار ہوا اور اسکی قسم کھائی گئی بمقام شہر و قلعہ ملاکا بتاریخ ۱۶ ماہ جولائی سنہ ۱۸۳۲ عیسوی

دستخط اے سیلر

پنگھولو اور سرداران نانگ نے قسم کھائی اور کہا

ہم کپتان یعنی پنگھولو اور سرداران اقرار کرتے ہین اور قسم کھاتے ہین منجانب اپنے اور تمام باشندگان نانگ کے کہ ہم سب وفادار اور دیانت دار گورنر باجلاس کونسل فورٹ سینٹ جارج کے اور گورنر اور کمانڈنٹ ملاکا کے اور تمام کمانڈنٹ اوسکے جو موجود ہین اور جو بعد ازین اونکی ماتحت مقرر ہونگے رہینگے اور سوای اسکے مستعد اور مصروف بیچ تعمیل احکام کے جو جاری ہوتے ہین یا آیندہ جاری ہونگے رہین گے اور بنسبت ایسٹ انڈیا کمپنی کے اوس طور سے رہینگے جیسے نمکحلال اور وفادار رعایا اور برایا پر لازم ہے —

علامات دستخط دہول سید بلال مورین کارنٹ جویل ستو مورین اور مولانا گنان

نمبر ۸۶

آرچپیلگو شرقی

قیدہ

عہدنامہ جو شاہ قیدہ کے ساتھ درباب دینے جزیرہ پرنس اوف ویلس کے سنہ ۱۷۸۶ع مین ہوا

درخواست شاہ قیدہ — جوابات درخواست شاہ قیدہ منجانب گورنر جنرل وکونسل

درخواست اول

ہنوربل کمپنی محافظ سمندران رہینگی اور جو کوئی دشمن شاہ پر حملہ آور ہوگا وہ دشمن ہنوربل کمپنی کا بھی متصور ہوگا اور تمام مصارف کا ہنوربل کمپنی کو متحمل ہونا ہوگا —

یہ گورنمنٹ ہمیشہ ایک جہاز جنگی واسطے حفاظت جزیرہ پنانگ کے اور واسطے کنارہ متصدرہ کے جو شاہ قیدہ کا ہوگا مقرر رکھینگے —

درخواست دوم

تمام قسم کے جہاز اور کشتی وغیرہ جو غرب سے خواہ شرق سے لنگرگاہ قیدہ کو آتے ہون اونکو ہنوربل کمپنی کے اجنٹ نہ روکین گے مگر اونکی مرضی پر چھوڑدین کہ وہ اپنی مرضی سے چاہین خرید و فروخت ہمارے ساتھ کرین اور چاہین ہنوربل کمپنی کے ساتھ بمقام پلوپنانگ کرین جیسا اونکو مناسب معلوم ہو —

تمام جہاز وغیرہ جو قیدہ کو آتے ہونگے اونکو ہنوربل کمپنی کے اجنٹ نہ روکینگے اور نہ کوئی ملازم وغیرہ کمپنی کا اونکے سدراہ ہوگا بلکہ کلیتہً اونکی مرضی پر موقوف رہیگا چاہین شاہ قیدہ کے ساتھ خرید و فروخت کرین اور چاہین ساتھ اجنٹ اور رعایای ہنوربل کمپنی کے خرید و فروخت کرین —

درخواست سوم

چونکہ اشیای مفصلۂ ذیل مثل افیون اور ٹین اور قسم پارچہ اونی ایک جزو ہمارے محاصل کا ہے اسواسطے اونکی ممانعت ہوئی اور یہ اشیا

گورنر جنرل اور کونسل منجانب انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کے اعتبار کرینگے کہ شاہ قیدہ کا نقصان باعث قیام کرنے انگریزان کے جزیرہ پنانگ مین نہوگا

چونکہ مقامات کیوپیلا اور سودا اور پری اور کریان
مین پیدا ہوتے ہین اور وہ پیوستہ مقام پنانگ
کے ہین اور جب رزیڈنٹ ہنوریبل کمپنی کا وہان رہا
تو ہمیشہ اس مخالفت کے خلاف وقوع مین آویگا
لہذا اوسکو سطے کرنا چاہیے گورنر جنرل ہمارا نفع
یعنی بیس دولر سپین کے سالانہ ہمکو دین —

درخواست چہارم

اگر ہنوریبل کمپنی کا اجنٹ کسی وسطہ دار یا وزیر
یا اہلکار یا رعیت شاہ کو قرض دیگا تو اجنٹ
مذکور دعوی اوسکا شاہ سے نکریگا —

اجنٹ ہنوریبل کمپنی کا یا کوئی شخص ساکن جزیرہ پنانگ
زیر حفاظت کمپنی دعوی شاہ قیدہ پر بابت
زر قرضہ کے جو کوئی رشتہ دار یا وزیر یا اہلکار
یا رعیت شاہ مذکور اوسکا نکرینگے مگر قرض خواہ کو
اختیار رہیگا جو کوئی شاہ مذکور کی رعایا مین سے
اوسکا قرضدار ہوگا اوسکو اور اوسکی جائداد کو
بموجب رسم اور رواج ملک کے گرفتار کرین —

درخواست پنجم

کوئی شخص اس ملک کا اگر ہمارا فرزند اور برادر
بھی ہے اور ہمارا دشمن ہو تو وہ دشمن ہنوریبل
کمپنی کا ہوگا اور ہنوریبل کمپنی کے اجنٹ اوسکو
پناہ نہین دے سکتے بغیر انفساخ اس عہدنامے
کے جب تک آفتاب اور ماہتاب قائم ہین
بحال اور برقرار رہیگا —

ہر شخص جو ملک شاہ قیدہ مین رہتا ہے اگر
شاہ کا دشمن ہوگا یا کوئی جرم خلاف ملک کریگا
اوسکی حفاظت انگریز نہین کرینگے —

درخواست ششم

اگر کوئی دشمن بری اگر ہمارے ملک پر حملہ آور ہو

یہ درخواست یا سند عام ہے وہ حکم بیشگاہ انگریزی

ہوگا اور ہم درخواست مدد کی مثل سپاہ و اسلحہ ایسٹ انڈیا کمپنی کے مع دیگر خاص مراتب درخواست
وسامان جنگ ہنوربل کمپنی سے کرینگے تو شاہ قیدہ جو بغیر دریافت کرنے مرضی کمپنی
ہنوربل کمپنی انکو وہ مدد دینگے اور جو خرچ ہوگا ممدوح سے کے منظور نہیں ہوسکتی بھیجی جائیگی
ہم ادا کرینگے

نمبر ۷۹

عہدنامہ ساتھ شاہ قیدہ کے جو ۱۷۹۱ء میں ہوا

سنہ ۱۲۰۵ ہجری سال ولایت بتاریخ ۱۷ ماہ شعبان درست

مہر توانکو شریف محمد

اسکی تاریخ اس تحریر سے واضح ہے کہ گورنر پیلو پنانگ یعنی جزیرہ پرنس اوف ویلس و وکیل انگریزی کمپنی نے صلح اور دوستی شاہ قیدہ اور تمام اوسکے اہلکاران جلیل القدر اور رعایا ہر دو ملک کے ساتھ اقرار کیا کہ وہ صلح کے ساتھ بحر و بر میں رہیں جب تک کہ آفتاب اور ماہتاب روشن رہیں شرائط عہدنامہ ذیل میں تحریر ہیں —

شرط اول

انگریزی کمپنی شاہ قیدہ کو چھ ہزار روپیہ میں سال بسال واسطے انکے دینگے جب تک وہ قابض پیلو پنانگ پر رہینگے —

شرط دوم

مہر توانکو ابراہیم

شاہ قیدہ اقرار کرتے ہیں کہ تمام رسد واسطے پیلو پنانگ یا جہاز جنگی کمپنی کے ودیگر جہاز کو مطلوب ہوگا وہ قیدہ میں بلا مزاحمت خرید ہوگی اور اوسپر محصول بھی نلیا جاوے گا —

شرط سوم

تمام غلام جو قیدہ سے پیلو پنانگ کو اور پیلو پنانگ سے قیدہ کو فرار ہو کر آئینگے وہ اونکے مالکان کو واپس کیے جاوینگے —

شرط چہارم

مہر داتو ینگا داتایل تون

تمام قرضدار آدمی جو اپنے قرض خواہون سے بھاگ کر قیدہ سے پیلو پیانگ کو یا پیلو پیانگ سے قیدہ کو بھاگ کر جائین اور قرضہ اپنا ادا نکرین وہ گرفتار ہو کر سپرد قرض خواہون کے کیے جاوینگے۔

شرط پنجم

شاہ کسی اور قوم یورپ کو اس ملک مین آکر آباد ہونے کی اجازت ندینگے۔

شرط ششم

مہر ایف لایٹ سپرنٹنڈنٹ

کمپنی کسی ایسے شخص کو نہ لیگی جسنے جرم خلاف شاہ کیا ہو یا سرکشی خلاف شاہ کی ہو۔

شرط ہفتم

تمام مجرمان جرم قتل جو قیدہ سے پیلو پیانگ کو یا پیلو پیانگ سے قیدہ کو مفرور ہو کر آئین گرفتار ہو کر بجرات واپس روانہ کیے جاوینگے۔

شرط ہشتم

تمام مجرمان دزدی چھاپ یعنی مہر (جعلسازی) اسیطرح حوالہ کیے جاوینگے۔

شرط نہم

تمام دشمنان ہنوربل کمپنی کو شاہ قیدہ رسد ندینگے۔

تو ۹ شرائط مذکورہ بالا قرار پائین اور طے ہوچکین اور صلح فیمابین شاہ اور انگریزی کمپنی کے کی گئی قیدہ اور پیلو پیانگ گویا ایک ملک ہو گیا۔

یہ سب ٹونکو شریف محمد اور ٹونکو الونگ ابراہیم اور داتو ینگا داتایل بون وکیلان منجانب شاہ نے ترتیب و تکمیل ختم کی اور جو الگوزنر پیلو پیانگ وکیل انگریزی کمپنی کے کی اس عہدنامے مین جو کوئی کسی عہد مندرجہ بالا سے انحراف کرے گا اوسکو خدا سزا دیگا اور خراب کرے گا اور اوسکی مغفرت نہوگی۔

مہر شریف محمد اور ٹونکو الونگ ابراہیم اور داتو ینگا داتایل بون کے اسپر ہوئین اور اونکے ہاتھ کے دستخط بھی ہوئے۔

نقل سب اسکی حاکم بندر پولوپنگ پیانگ نے کی
دستخط اور مہر اور ترتیب اسکی بمقام قلعہ کارنوالس واقع جزیرہ پرنس اوف ویلیس تاریخ یکم مئی سنہ ۱۷۹۱ء
مین ہوئی —

ترجمہ صحیح ہے
دستخط ایف لایٹ

نمبر ۹۸
عہدنامہ ساتھ شاہ قیدہ کی بیچ سنہ ۱۸۰۲ء کی

مہر تنگ دی پرتوان راجہ موڈا

بیچ سنہ ۱۲۱۵ ہجری آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سال ہین بتاریخ ۱۲ ماہ محرم روز اور ہری یعنی چہارشنبہ آج کے روز اس تحریر سے واضح ہے کہ سر جارج لیتہ بارونٹ لفٹنٹ گورنر پلو پیانگ یعنی جزیرہ پرنس اوف ویلیس نے اقرار کیا اور عہدنامہ دوستی واتحاد ساتھ تنگ دی پرتوان راجہ موڈا پرلیز اور قیدہ کے اور بنام اونکے اہلکاران اور سرداران ہردو ملک کے ترتیب دیا اور یہ بحر و بر مین اوس وقت تک قائم رہیگا جب تک آفتاب اور ماہتاب موجود اور روشن ہین شرائط اس عہدنامہ کے ذیل مین مندرج ہین —

شرط اول

انگریزی کمپنی سالانہ تنگ دی پرتوان ملک پرلیز اور قیدہ کو دس ہزار ڈالر اوس وقت تک دینگے جب تک انگریز قبضہ پلو پیانگ پر اور علاقہ واقع دوسرے کنارے پر جسکا ذکر بعد ازین ہوگا قائم رہین —

شرط دوم

تنگ دی پرتوان وعدہ کرتا ہے کہ وہ انگریزی کمپنی کو واسطے ہمیشہ کے تمام وہ علاقہ کنارہ سمندر دیگا جو درمیان کوالا کریان اور دریا کی جانب کوالا موڈا کے واقع ہے اور زمین سمندر

کی جانب سے ساختہ آرلونگ اور یہ سب پیا پش وہ لوگ کرینگے جنکو نیگ دی پرتوان اور کمپنی مقرر کرین اور انگریزی کمپنی اس کنارے کی حفاظت تمام دشمنان اور دزدان اور دزدان دریائی کریگی اگر کوئی قصد براہ سمندر شمال یا جنوب سے کرے۔

شرط سوم

نیگ دی پرتوان اقرار کرتا ہے کہ ہر قسم کی رسد وغیرہ جو واسطے پلو پنانگ اور جہازہای جنگی اور دیگر جہازہای کمپنی کے درکار ہوگی پرلیز اور قیدہ مین بلا مزاحمت خرید ہوگی اور محصول بھی اوسپر نہ لیا جائیگا اور جو کشتیان واسطے خرید کرنے رسد کے پلو پنانگ سے پرلیز یا قیدہ کو جائینگی اونکو روک نہ لیجائینگے تاکہ فریب واقع نہو۔

شرط چہارم

تمام غلام جو پرلیز اور قیدہ سے پلو پنانگ کو یا پلو پنانگ سے پرلیز اور قیدہ کو مفرور ہوکر جائینگے وہ اپنے مالکون کے پاس واپس بھیجدیے جائینگے۔

شرط پنجم

تمام قرضدار جو اپنے قرض خواہون سے پرلیز اور قیدہ سے پلو پنانگ کو یا پلو پنانگ سے پرلیز اور قیدہ کو بھاگ آوینگے اگر وہ قرض ادا نکرین تو سپرد اونکے قرضخواہون کے کیے جائینگے

شرط ششم

نیگ دی پرتوان کسی اور قوم یورپ کو اپنے ملک مین آباد ہونے کی اجازت ندینگے

شرط ہفتم

کمپنی کسی ایسے شخص کو جو مجرم سرکشی یا جرم خلاف شاہ نیگ دی پرتوان کا ہوگا نہ رکھیگی

شرط ہشتم

تمام مجرمان قتل جو پرلیز یا قیدہ سے مفرور ہوکر پلو پنانگ چلے جائین یا پلو پنانگ سے بھاگ کر پرلیز اور قیدہ مین آئین گرفتار ہوکر واپس بحراست بھیجے جائینگے۔

شرط نہم

تمام شخص جو چھاپ یا مہر چرائین یا جعلسازی کرین وہ بھی اسیطرح حوالہ کیے جائینگے۔

شرط دہم

تمام وہ لوگ جو دشمن کمپنی کے ہونگے اونکو ٹنگک دی پرتوان رسد وغیرہ نہ دیگا

شرط یازدہم

تمام اشخاص ٹنگک دی پرتوان کے جو اوس پاس دریا کے لاوینگے اونسے کمپنی کے ملازم مزاحم نہونگے

شرط دوازدہم

جس چیز کی ضرورت ٹنگک دی پرتوان پلو پناننگ سے طلب کرینگے ہوگی وہ چیز کمپنی کے اجنٹ اونکو منگا دینگے اور اونکی قیمت زرسالانہ سے مجرا ہوگی —

شرط سیزدہم

جسقدر جلد ممکن ہو بعد تصدیق ہونے اس عہدنامہ کے جسقدر روپیہ اب بموجب عہدنامجات سابق کے ٹنگک دی پرتوان کو لینا ہے وہ فوراً ادا ہوگا —

شرط چہاردہم

بعد تصدیق ہونے اس عہدنامہ کے تمام عہدنامجات سابق جو فیمابین دونوں گورنمنٹ کے ہوے تھے منسوخ ہونگے —

یہ چودہ شرائط فیمابین ٹنگک دی پرتوان اور کمپنی انگریزی کے ترتیب پاکر طے ہوئیں اور ممالک پرلیز اور قیدہ اور پلو پناننگ گویا ایک ملک ہوگئے جو کوئی کسی شرط عہدنامہ ہذا سے انحراف کریگا خدا اوسکو سزا دیگا اور تباہ کریگا اور کبھی اوسکی بہتری نہوگی —

جب یہ ترتیب پایا اور طے ہوا تو دو نقول اسی مضمون اور تاریخ کے تیار ہوکر فیمابین ٹنگک دی پرتوان اور گورنر پلو پناننگ کے باہم دیے گئے اور اونپر مہر اہلکاران ٹنگک دی پرتوان کی روبرو شاہ مذکور کے کام کرتے تھے کی گئی تاکہ آیندہ تکرار کسی امر مین نہو

حاکم ابراہیم ابن سری راجہ مود اسے حسب الحکم ٹنگک دی پرتوان جلیل القدر کے لکھی گئی

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی سوین مترجم زبان مروڈا

تا کہ تکرار آیندہ درباب اوسکے پیدا نہون بلکہ یہ عہدنامہ مستحکم اور واسطے ہمیشہ کے ہوے

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جی ڈبلیو سالمنڈ

رزیڈنٹ کونسلر جزیرہ پرنس اوف ویلس

نمبر ۹۰

ترجمہ اقرارنامہ پدوکا سری سلطان عبداللہ معظم شاہ جو ملک پراگ کا تخت نشین ہوا تھا اور یہ جو مسٹر جان اندرسین اجنٹ ہنوریبل رابرٹ فولرٹن گورنر پلوپینانگ منجانب ہنوریبل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کو دیا گیا تھا بطور دلیل اتفاق اور دوستی جو ہرگز تبدیل نہوگا جب تک آفتاب اور ماہتاب قائم ہین تا کہ دوستی اور اتفاق قائم رہے اور آج کی تاریخ سے واسطے ہمیشہ کے جاری رہے۔

شرط اول

شاہ پراگ اقرار کرتا ہے کہ وہ حدود درمیان ملک پراگ اور سالنگو واقع دریای برنام کے مقرر کریگا اور طرفین سے دست اندازی خلاف اوسکے نہوگی اور شاہ مذکور اقرار کرتا ہے کہ گورنمنٹ سالنگو مین مداخلت نہین کرے گا اور نہ فوج کشی اوپر اوس ملک کے کریگا مگر رعایاے پراگ کو اجازت وہان جاکر تجارت کرنے کی مطابق رسم و رواج تجاران دیگر ممالک جو وہان آمد و رفت کرتے ہین ہوگی۔

شرط دوم

درباب عہدنامے کے جو فیما بین شاہ سالنگو اور مسٹر جان اندرسین اجنٹ ہنوریبل رابرٹ فولرٹن گورنر پلوپینانگ قرار پایا اور یہ شرط ہوئی کہ راجہ حسن ملک پراگ سے خارج کیا جاے شاہ پراگ اپنی خوشنودی ظاہر کرتے ہین اور وعدہ کرتے ہین کہ وہ راجہ حسن کو اپنے پاس نہ آنے دینگے اور نہ اپنے علاقہ پراگ مین فروکش ہونے دینگے اور شاہ پراگ یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ مستاجری کسی غیر کو نہ دینگے اور نہ کسی غیر کو آیندہ اپنا تحصیلدار مقرر کرینگے تا کہ

ملک مین کچہ فساد ہوا ور محصول ٹین کا جو ملک پراگ سے باہر جائیگا چہ دولر فی بار مقرر کرتے ہین تاکہ تجارت ملک خوب کثرت سے زیادہ ہوا ور ترقی آبادی مین ہوا ور ہر ایک سوداگر مثل رعایاے گورنمنٹ انگریزی و سیام و سالنگور وغیرہ کو حوصلہ پراگ مین آنے کا پیدا ہوا ور وہ آمد و رفت بآسایش کر سکین اور بلا وسواس ہر ایک لنگرگاہ اور مقام علاقہ مذکور مین آمد و رفت کرین اور تجارت بلا مزاحمت واسطے ہمیشہ کے کرتے رہین —

یہ عہد نامہ ترتیب ہوا اور اوسپر بطور تصدیق چھاپ شاہ پراگ کی کی گئی اور حوالہ مسٹر جان اندرسین اجنٹ ہنوربل رابرٹ فولرٹن گورنر پلو پنانگ کے کیا گیا —

المرقوم ۶ ماہ ستمبر ۱۸۲۵ء مطابق ۲۰ ماہ محرم روز دوشنبہ ۱۲۴۱ ہجری

نقل مطابق اصل کے ہی

دستخط جی ڈبلیو سالمنڈ

رزیڈنٹ کونسلر جزیرہ پرنس اوف ویلیس

چھاپ
پدیوکا سری سلطان
عبداللہ شاہ پراگ

نمبر ۹۱

اقرارنامہ پدیوکا سری سلطان عبداللہ معظم شاہ ولد جمال اللہ مرحوم جو حاکم اکبر ملک پراگ کا تھا اور یہہ اقرارنامہ ساتھہ کپتان جیمس لو اجنٹ ہنوربل رابرٹ فولڈرٹن گورنر کونسل جزیرہ پرنس اوف ویلس اور سنگ پور اور ملاکا کے ہوا تھا اور اوسکے حوالہ ہوا تھا اور یہہ اقرارنامہ واسطے ہمیشہ کے جب تک گردش آفتاب و ماہتاب قائم ہے قائم رہیگا —

چھاپ سلطان عبداللہ معظم شاہ بادشاہ پراگ

چھاپ راجہ مودا متعلق پراگ

چھاپ راجہ بنداہارا متعلق پراگ

چھاپ اورنگ کایا بسار پراگ

چھاپ اورنگ کایا ممن گنگ سری پدیوکا راجہ

سلطان جو حکمران تمام ملک پراگ اور اوسکے متعلقات پر ہے آج کی تاریخ ماہ و سال مذکورہ بآئین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی انگلستان کو اب سے واسطے ہمیشہ کے علاقہ پلو دیندنگ

اور جزائر سنگپور مع جمیع جزائر جو قدیم سے اب تک پراگ کے قبضہ مین ہین اور جو متعلق پراگ کے ہین سپرد کرتے ہین اس لحاظ سے کہ جزائر مذکور دزدان بحری و بری کو پناہ اور مامن دیتے ہین جو لوگ کہ ساکنان کنارہ دریا اور ساکنین ملک کو دق اور تنگ کرتے ہین اور اونکے سامان اور اسباب معیشت کو لوٹ لیتے ہین اور شاہ پراگ قوت اور سامان بنفسہ اسقدر نہین رکھتا کہ اون دزدان کو نکال دے اس سبب سے شاہ پراگ نے اپنی مرضی اور خوشی سے جزائر مذکورین کو حوالہ انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے کر دیے کہ اونکے ماتحت رہین اور جنکو وہ مقرر کرین اونکے زیر حکم رہین—

اس کاغذ پر بطور تصدیق آج کی تاریخ مہر یا چھاپ حاکم ملک پراگ پدیوکا سری سلطان عبداللہ معظم شاہ کی مع اوسکے ارکین سلطنت کے لگائی گئی—

المرقوم ۱۶ ماہ ربیع الاول بروز چہار شنبہ سنہ ۱۲۴۲ مطابق ۱۸ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۲۶ع

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جیمس لو کپتان

پولیٹکل اجنٹ انریبل گورنر با جلاس کونسل

جزیرہ پرنس اوف ویلس

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جی گارلنگ

رزیڈنٹ کونسل

مہر یا چھاپ شاہ پراگ
چھاپ راجہ مودا
چھاپ بندا ہارا
چھاپ اورنگ کیا سار
چھاپ لتن گرگب

نمبر ۹۲

عہدنامہ جو فیمابین شاہ پدیوکا سری سلطان عبداللہ معظم شاہ ابن جمال اللہ مرحوم کے جو حاکم اکبر اور حاکم ذی حق تمام ملک پراگ کا تھا اور کپتان جیمس لو اجنٹ انریبل رابرٹ فولٹن گورنر پیلو پنانگ سنگاپور اور ملاکا منجانب انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے قرار پایا

اور بقول اوسکے باہم تقسیم ہوئین اور یہ مثال آفتاب اور ماہتاب واسطے ہمیشہ کے قائم ہوا اور
اوسکے یہ ایک دلیل دوستی اور اتفاق فیمابین ہنوریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے اور شاہ پراگ کے
ہوا اور نیز فیمابین شاہ پراگ اور ہنوریبل رابرٹ فولرٹن صاحب کے شاہ پراگ اپنی رضامندی
اور خوشی سے اقرار کرتے ہین کہ وہ مطابق شرائط درباب حدود پراگ کے اور درباب تصفیہ دیگر
مقدمات کے جو ساتھ راجہ سالنگور کے مستر جان اندرسین اجنٹ ہنوریبل رابرٹ فولرٹن گورنر پیلو
پنانگ وغیرہ نے کیے ہین کاربند ہونگے اور پیچھے اون شرائط کے موافق تعمیل کرینگے جو شاہ نے
ساتھ مستر جان اندرسین مذکور کے بتاریخ ۲۰ ماہ محرم روز دوشنبہ ۱۲۴۱ ہجری مین کیے ہین تمام
اہل کو اخذ ونکو مقرر ہے اور ما قبل تبدیل ہونے کے بیان ہوئے علاوہ اسکے شاہ مذکور اب
اقرار کرتے ہین کہ وہ ہرگز ساتھ راجہ سیام کے یا اوسکے کسی رئیس یا سردار یا رعایا کے اور نہ
راجہ سالنگور اور نہ اوسکے کسی رئیس یا رعایا کے ساتھ ایسی تحریرات جاری رکھینگے جو متعلق پولیٹکل
امور کے ہون یا درباب انتظام اور انتساق اوسکے ملک پراگ کے ہون معین رکھینگے شاہ مذکور
کسی اپنی رعایا کی رعایت نکرینگے جو اتفاق اور سازش شاہ سیام سے یا کسی اوسکے سردار یا رعایا سے
یا ساتھ راجہ سالنگور یا کسی اوسکے سردار یا رعایا کے یا کسی اور سیام والے یا ملایا کے لوگون سے
رکھیگا جسکی نسبت علاقہ پراگ مین کسیقدر یا کسیطرح کا فساد پیدا ہو یا اوسکے گورنمنٹ یا انتظام
مین مداخلت ہو۔

شرط دوم

شاہ پراگ کچھ نذر بنام سنہا دینگا یا کسی اور نام کا خراج راجہ سیام یا کسی اوسکے گورنر یعنی حاکم
یا رعایا کو نہین دیگا اور نہ کبھی آئندہ راجہ سالنگور یا کسی سیام اور ملایا کے لوگون کو دیگا قطع نظر
اسکے شاہ مذکور اپنے علاقہ پراگ مین راجہ سیام یا کسی اوسکے سردار یا رعایا کی طرف سے کسی قاصد
یا فوج کو واسطے انتظام امورات ملکی کے نہ آنے دیگا اور نہ کسیطرح کی مداخلت اونکے امورات
انتظام ملک پراگ مین ہونے دیگا اور اسیطرح وہ اپنے علاقہ مین کسی قاصد یا فوج راجہ سالنگور
یا کسی اور سیام والے یا ملایا والے کے نہ آنے دیگا اور نہ وہ کسی گروہ اشخاص یا راجگان یا پایا
مذکورہ کا نمونہ اگر اسنے ملک مین آنے دیگا اگر اوسکی قوت صرف تین نفر کی یا زیادہ رہیگی مگر اور

ملک کے لوگون کو مثل سابق اجازت عام رہیگی کہ اگر تجارت بلا مزاحمت جس مقام لنگر گاہ اس علاقہ پراگ مین چاہین کرین اگر گروہ یا فوج از قسم مذکورہ بالا ملک پراگ مین منجانب راجگان وحاکمان وسرداران واشخاص مذکورہ بالا آوے گی یا کوئی راجگان وحاکمان وسرداران مذکورہ بالا رعایاے علاقہ پراگ کی ساتھہ اس سبب سے موافقت کرینگے کہ اوسکے ملک مین فساد واقع ہو یا کسیطرح کی مداخلت اوسکے انتظام ملک مین ہو تو ایسی حالت مین شاہ مذکور بھروسا اوپر دوستانہ مدد اور حفاظت ہنوریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور ہنوریبل گورنر باجلاس کونسل پلوپنانگ وغیرہ کی رکھیگا جیسی وہ اب رکھتا ہے اور آیندہ بھی رکھیگا اور یہ مدد اور حفاظت جسطرح اور جس قدر مناسب متصور ہوگی وہ دینگے ۔

شرط سوم

کپتان جیمس لو بحیثیت اجنٹ ہنوریبل گورنر باجلاس کونسل جزیرہ پرنس اوف ویلس عہدہ کرتی ہین کہ اگر شاہ پراگ با یانداری موافقت جزیرہ پرنس اوف ویلس کرینگے اور تمام اور ہر ایک شرط مندرجہ عہدنامہ ہذا پورا کرینگے تو اوسکو مدد انگریزی واسطے نکالدینے اوسکے ملک سے کسی سپاہ والے یا ملایا والے کو جو سبب مذکورہ بالا اسیوقت ملک پراگ مین بہ نیت پولیٹکل یا بارادہ کسیطرح مداخلت کرنے اوسکے انتظام ملک مین آوینگے دیجائیگی مگر درصورتیکہ وہ شرائط مندرجہ عہدنامہ جو اوسنے کیا ہے یا کسی شرط اوسکی پوری نکرینگے تو پھر فرض جو انگریزون پر اوسکی حفاظت اور مدد کا نکلا اوسکے دشمنان کے سے کالعدم متصور ہوگا اور اطمینان دوستی ہنوریبل گورنر باجلاس کونسل پلوپنانگ وغیرہ معدوم ہوگی ۔

یہ عہدنامہ جو شاہ مذکور نے بخوشی ورضامندی تمام منعقد کیا ہے مصدق ساتھہ چھاپ یا مہر شاہ مذکور کے اور مہر اور دستخط اجنٹ کپتان جیمس لو کے مع چھاپ اراکین ملک پراگ کے جو شریک اس عہدنامہ کے ساتھہ اجنٹ کے ہین ہوا اور اجنٹ مذکور کے حوالہ ہوا تاکہ سند دوستی اور اتفاق فیما بین شاہ پراگ اور سرکار انگریزی کے رہے ۔

المرقوم ۱۸ اکتوبر سنہ ۱۸۲۶ع مطابق ۱۷ ماہ ربیع الاول روز چہارشنبہ سنہ ۱۲۴۲ ہجری

دستخط اجنٹ کپتان جیمس لو

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جیمس لو کپتان

پولیٹیکل اجنٹ

مہر
ہنوریبل کمپنی

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جی گارلنگ

رزیڈنٹ کونسلر

نمبر ۹۴

تتمہ عہدنامہ راجہ پراگ جو بصورت ایک چٹھی کے منجانب راجہ مذکور بنام اجنٹ کپتان جیمس لو صاحب کے تحریر ہوا — بعد القاب معمولی

چھاپ شاہ پدیو کا
سری سلطان معظم شاہ
راجہ پراگ

وہ جو حکمرانی اوپر ملک پراگ کے کرتا ہے یعنی پدیو کا سری سلطان عبداللہ معظم شاہ اطلاع اپنے دوست کپتان جیمس لو اجنٹ ہنوربل رابرٹ فولرٹن گورنر با جلاس کونسل جزیرہ پرنس ویلس ملاکا اور سنگاپور کو درباب ان معاملات کے تحریر کرتا ہے جنکی گفتگو شاہ اور اجنٹ کے درمیان آئی ہے

اول یہ کہ شاہ مذکور دریا کی راہ آکر مقام کوٹا لموٹ قیام کریگا جہاں اوسکا ارادہ ہے کہ ایک قلعہ مستحکم تعمیر کرے اور اوسمین فوج مناسب واسطے حفاظت اوسکے رکھے تاکہ تمامی دشمنان اور دزدان بحری دور رہین اور یہ فوج مسلح رہیگی اور شاہ مذکور انکو بطور ایسی فوج کے رکھیگا کہ ہر وقت تیار رہین کہ بوقت ضرورت اوسکی حفاظت کرین اور اوسکے حکم کی تعمیل کیا کرین اور یہ بھی ارادہ ہے کہ ایک مکان روبرو اوسکے مکان کے اور تعمیر ہو کہ اوسمین جو کوئی صاحب اوسکی ملاقات کو آیا کرے وہ ایام قیام تک اوسمین فرودگش ہوا کرے —

دوم یہ کہ شاہ مذکور ایک کشتی ہمیشہ طیار رکھیگا کہ خبر ضروری پلوپنانگ کو پہنچایا کرے اور قطع نظر اسکے ایسی تدبیر کریگا کہ آمد و رفت براہ تری دریاے پراگ اور دریاے کریان سے پلوپنانگ تک جاری ہو —

سوم یہ کہ لکسمپیا اور شاہ بندر کو حکم ہوگا کہ جاکر کویلا پدور مین قیام کرین اوس مقام پر کہ جہان راجہ حسن سابق رہتا تھا اور ہر دو اہلکاران مذکورین حسب الحکم شاہ مذکور اوس مقام پر ایک قلعہ تیار کرا دینگے اور لوگون کو جمع کرکے اوس طرف آبادی کرائینگے اس وسیلے سے جو لوگ پراگ مین تجارت کرتے ہین اونکو اطمینان اور اونکی حفاظت بموجب قاعدہ سابق کے ہوا کریگی

چہارم یہ کہ شاہ مذکور اون اہلکاران کلان کو جو مقامات کورا ود لاروت اونترونگ اور سنگ کینگ اور پرواہمین رہتے ہین اور سازش دزدان بحری اور بری سے رکھتے ہین گرفتار کرکے نکال دیگا اور سب لوگون کو وہان اطلاع دیگا کہ اگر وہ دزدان بحری و بری کو اپنے پاس آکر رہنے دینگے اور اگر کوئی انگریزی تلاش دزدان مذکورین پیانگ سے آویگا تو بگیباہ بھی مجرمان کے ساتھ نقصان اوٹھائینگے۔

پنجم

یہ کہ تمام تجاران علاقہ پراگ کی پرورش رہیگی اور اونکی تجارت مین تساہل نہوگا بلکہ ہر طرح کی کوشش ہوگی کہ حساب بائع اور مشتری کا جلدی طے ہوجائے اور اگر کسی عایا یا کسی اور شخص کی نسبت تدابیر سخت درکار ہونگے تو شاہ مذکور وہ بھی عمل مین لائیگا تاکہ حساب تجاران جلدی طے ہوجاسے اور کوئی اس علاقے کا آدمی اونکو کسیطرح کی تکلیف نہ دے۔

ششم

یہ کہ شاہ پراگ ایسے شخص کو جو بفریب یا بزبردستی علاقہ انگریزی سے کسی شخص کو لے آئیگا ملک سے خارج کردیگا اور اگر وہ شخص جسکو وہ لے آئیگا دستیاب ہوگا تو اوسکی اطلاع بنام ریل گورنر پلوپنانگ کو دیجائیگی اور اوسکو روک رکھا جائیگا تاکہ یہ جرم کلیتہ موقوف ہوجائے۔

ہفتم

یہ کہ جب تک ملک کا بھی بندوبست ہوجائیگا تو شاہ مذکور اپنی رعایا کو حکم دیگا کہ بسنج

وسخنو با فراط بوئین اور مرغی اور مویشی بکثرت پرورش کرین تاکہ اوسکی رعایا اور باشندگان علاقہ انگریزی باہم فائدہ مند ہون —

ہشتم

یہ کہ شاہ قدکور کا ارادہ ہے بلکہ وہ ایک لایق آدمی واسطے تحصیل اشیا مثل ٹین و دیگر اجناس جو باہر جاتے ہین مقرر کرینگے —

اگر کوئی تجار رعایای شاہ مذکور مین سے لنگرگاہ انگریزی مین وارد ہو اور اوسکی پاس رونہ موجود نہوگا تو وہ بموجب رسم مستمرہ کے مشتبہ اسرکار ہوگا —

ہفتم

یہ کہ شاہ مذکور کی مرضی ہے کہ اپنے علاقے مین مدارس مقرر کرے اور نہایت خوش ہوگا اگر اوسکا دوست کپتان جیمس لو اچھے ہوشیار مدارس پلوپیانگ سے بھیجکر اسامر مین اوسکی مدد کرین اور اگر شاہ مذکور کسی لڑکی یا لڑکون کو واسطے تعلیم علوم ضروریہ کے بھیجے تو اوسکو یقین اور امید ہے کہ اونکی پرورش اور پرداخت اچھی ہوگی —

ان تمام امور کو شاہ مذکور بخوشی تمام منظور کرتے ہین

المرقوم ۲۲ ماہ ربیع الاول روز چہارشنبہ مطابق ۲۵ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۲۶ عیسوی

ترجمہ نقل کاغذ کا صحیح ہے

دستخط جیمس لو کپتان

پولیٹکل ایجنٹ

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جی گارلنگ

رزیڈنٹ کونسلر

نمبر ۹۳

سالنگور

عہدنامہ متعلق تجارت مابین آنریبل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور راجہ سالنگور رجونترو الکسید

کریکرافٹ صاحب نے باختیار عطیہ ہنوربل جان الگزنڈر بانرمن صاحب گورنر جزیرہ پرنس اوف ویلس اور اوسکے متعلقات کے قرار دیا بتاریخ ۲۰ شوال سنہ ۱۲۳۳ مطابق ۲۲ اگست سنہ ۱۸۱۸ء

شرط اول

صلح اور دوستی جواب فیما بین ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور راجہ سالنگور کے موجود ہے وہ واسطے ہمیشہ کے رہے گی۔

شرط دوم

جہاز اور اسباب تجارت از آن رعایاے انگریزی یا کسی دوسرے شخص کا جو زیر حفاظت ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی رہتا ہو تمام لنگرگاہان اور مقامات علاقہ راجہ سالنگور مین وہ حقوق اور فوائد حاصل کرینگے جو کسی رعایتی قوم کے لوگون کو حاصل ہوتا ہے یا آیندہ حاصل ہوگا۔

شرط سوم

جہاز اور اسباب تجارت رعایاے راجۂ سالنگور کو بھی وہی حقوق اور فوائد حسب منشاء شرط بالا اوسوقت تک حاصل ہونگے جب تک وہ لنگرگاہ قلعہ کارنوالس یا کسی اور مقام ماتحت گورنمنٹ انگریزی جزیرۂ پرنس اوف ویلس مین مقیم رہینگے۔

شرط چہارم

شاہ سالنگور وعدہ کرتا ہے کہ وہ کسی مستردیا منسوخ عہدنامہ کو جو کسی اور قوم کے ساتھ یا گروہ اشخاص کے ساتھ یا کسی خاص شخص کے ساتھ ہوا ہو تجدید نکرینگے جس سے کسیطرح کا فتور یا ہرج تجارت رعایاے انگریزی مین واقع ہوتا ہو بلکہ وہ لوگ کسیطرح کے محصول اور ابواب سے بری رہینگے جو کسی اور علاقہ کی رعایا سے نہین لیا جاتا۔

شرط پنجم

راجہ سالنگور یہ بھی وعدہ کرتا ہے کہ کسی حیلے سے متاجری کسی شے تجارت پیداوار ملک کی کسی اور شخص یا اشخاص کو جو ساکن یورپ یا امریکا یا کسی ملک غیر کا ہوگا نہ دے گا بلکہ وہ رعایاے انگریزی کو اجازت دیگا کہ آکر خرید ہر قسم کے اشیاے تجارت کی مثل اور لوگون کے کرین۔

شرط ششم

ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ وہ کوئی عہدنامہ یا اقرارنامہ ایسا مقرر نہین کرینگے جس سے ہرج یا فتور تجارت رعایاے راجہ سالنگور مین واقع ہو جو اکر پنانگ مین تجارت کرتے ہین اور نہ وہ کسی خاص شخص کو متاجری اشیاے تجارت کی دینگے جیسا شرط پنجم مین مذکور ہے بلکہ ساکن سالنگور کو اجازت دینگے کہ اکر ہر قسم کی اشیاے تجارت مثل اور لوگون کے خرید کرین —

شرط ہفتم

شاہ سالنگور وعدہ کرتا ہے کہ اگر کوئی شخص رعایاے انگریزی کمپنی کو پنانگ یا اوسکے متعلقات اضلاع سے واسطے فروخت کے ملک سالنگور مین لائیگا تو وہ اوسکو فروخت کرنے نہ دیگا اور ہنوربل کمپنی پر بھی فرض ہوگا بموجب ویسی ہی شرط کے نسبت رعایاے سالنگور کے کیونکہ قوانین انگریزی کسی وجہ سے ایسے فتبح کا رواج کسی اپنے ملک مین جائز نہین رکھتے

شرط ہشتم

یہ عہدنامہ بموجب شرائط بالا کے واسطے ترقی صلح و دوستی دو گورنمنٹ کے قرار پایا ہے اور واسطے محفوظ رکھنے آزادی تجارت و جہازرانی درمیان اوسکی رعایا کے بنظر فوائد فریقین اور اسکا ایک مسودہ راجہ سالنگور نے اپنے پاس رکھا اور ایک مسٹر والرسول کرکپاٹرک اجنٹ ہنوربل گورنر پنانگ نے اس کاغذ پہ مہر راجہ سالنگور کی واسطے تصدیق کے لگائی گئی کہ صداقت اوسکی ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی انگریزی پر ثابت ہو تاکہ آیندہ کچھ تکرار اس بارے مین پیدا نہو بلکہ یہ واسطے ہمیشہ کے ہو اور استحکام کے ساتھ ہمیشہ جاری رہے —

نقل مطابق اصل کے ہے
دستخط جی ڈبلیو سالنڈو
رزیڈنٹ کونسلر جزیرہ
پرنس اوف ویلس

نمبر ۹۵

عہدنامہ صلح و دوستی فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و سری سلطان ابراہیم شاہ راجہ سالنگور جو مسٹر جان اندرسین نے باختیارات عطیہ ہنوربل رابرٹ فولرٹن گورنر پلو پنانگ اور اوسکے متعلقات کے قرار دیا۔

بمقام قلعہ سالنگور تاریخ ۵ ماہ محرم ۱۲۴۱ ہجری مطابق ۲۰ ماہ اگست ۱۸۲۵ عیسوی

شرط اول

چونکہ واسطے دوستی و صلح فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و راجہ سالنگور مدت مدید سے جاری و قائم تھے اور اوسکا استحکام ایک صلحنامہ تجارت سے جسمین آٹھہ شرائط درج ہوئی تھین اور مسٹر والٹر پیول کریکرافٹ نے بتاریخ ۲۰ ماہ شوال ۱۲۳۳ مطابق ۲۳ ماہ اگست ۱۸۱۸ عیسوی بنا بر تسہیل امور تجارت فیمابین ہر دو اقوام کے قرار دیا تھا اب یہ وعدہ فیمابین راجہ سالنگور اور مسٹر جان اندرسین اجنٹ ہنوربل رابرٹ فولرٹن گورنر پلو پنانگ قرار پایا کہ صلحنامہ مذکور کی تائید دوبارہ ہوا اور یہ عہدنامہ واسطے ہمیشہ کے بلا مزاحمت قائم رہے۔

شرط دوم

راجہ سالنگور ساتھہ ہنوربل رابرٹ فولرٹن گورنر پلو پنانگ کے وعدہ کرتے ہین کہ تاریخ عہدنامہ حال سے ہمیشہ سرحد فیمابین علاقہ پراک اور سالنگور کے دریا ی برنام قرار پائے اور کوئی فوج بحری یا بری سالنگور کی علاقہ پراک اور اوسکے متعلقین مین نہ جائیگی اور نہ راجہ سالنگور کسیطرح کی مداخلت انتظام ملک پراک مین کرینگے کیونکہ وہ اب حوالہ راجہ پراک کے ہو گیا ہے بشرطیکہ جہاز سوداگری سالنگور کے جہاز جانے پراک کے واسطے تجارت کے بموجب رسم و دیگر تجارت جو وہان جاتے ہین تصور کئے جائین۔

شرط سوم

راجہ سالنگور وعدہ کرتا ہے کہ وہ راجہ حسن کو لکھیگا کہ وہ علاقہ پراک سے فوراً سنگی بدور جہان اب وہ مقیم ہے روانہ ہوا اور یہ بھی وعدہ کرتا ہے کہ وہ ہرگز راجہ حسن کو پھر وہان جانیکی اجازت نہین دیگا اور نہ کسیطرح انتظام ملک پراک مین مداخلت کرنے دیگا اور یہ بھی راجہ حسن کو

ممانعت ہوگی کہ وہ ملک مذکور سے کسی آدمی کو جبر اً بغیر رضامندی اوسکی اپنے ہمراہ لائے۔

شرط چہارم

اور راجہ سالنگور اقرار کرتے ہین کہ وہ دزدان بحری کو اپنی علاقہ کی کسی مقام پر آنے کی اجازت نہ دینگے اور پیلوپیانگ بھی ایسی ہی شرط اپنے علاقے کے واسطے کرتے ہین۔

شرط پنجم

راجہ سالنگور وعدہ کرتا ہے کہ وہ گرفتار کرکے واپس پیلوپیانگ کو بھیجدیگا اگر کوئی مجرم مثل دزد بحری وزددبری و مجرم قتل و دیگر مجرمان جرائم فراری ہوکر سالنگور مین آئیگا اور اگر کوئی ایسا مجرم سالنگور سے پیلوپیانگ مین فراری ہوکر جائیگا تو گورنر پیلوپیانگ بھی اوسکی نسبت ایسی ہی شرط مرعی رکھین گے۔

شرط ششم

یہ عہدنامہ فیما بین راجہ سالنگور اور ہونربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے برضامندی طرفین اس مراد سے قرار پایا کہ صلح اور دوستی باہم ترقی پر رہے اور یہ اوسوقت تک جاری رہے جب تک آسمان گردش مین ہے اور اوسپر آفتاب و ماہتاب دورہ کرتے رہین اور یہ عہدنامہ روبروے تمام حاضرین کے قرار پایا اور اوسپر چھاپ راجہ سالنگور کی اور مہر ہونربل ایسٹ انڈیا کمپنی کی لگائی گئی اور دونقول اسکی طیار ہوئین ایک راجہ سالنگور نے اپنے پاس رکھی اور دوسری ہونربل ایسٹ انڈیا کمپنی نے۔

ایسٹ انڈیا کمپنی
مہر مشترکہ

مہر
سلطان ابراہیم شاہ
راجہ سالنگور

دستخط جان اندرسین
پولیٹکل اجنٹ

نقل مطابق اصل کے ہے
دستخط جان اندرسین
پولیٹکل اجنٹ

المرقوم ۲۶ اگست سنہ ۱۸۲۵ع

نقل مطابق اصل کے ہی
دستخط جی ڈبلیو سالمونڈ
رزیڈنٹ کونسلر جزیرہ پرنس ویلیز

نمبر ۹۶

عہدنامہ انگریزی ساتھہ رام بوی کے بتاریخ ۳۰ ماہ نومبر سنہ ۱۸۳۱ع

عہدنامہ دوستی والفاق مدامی فیمابین سوپریم گورنمنٹ ہند اور راجہ علی پنگہولو واپیت سکس جو حاکم رام بوی اور اوسکے متعلقات کے ہین —

دفعہ اول

منجانب گورنمنٹ انگریزی کے رابرٹ ابٹسن صاحب رزیڈنٹ سنگاپور جزیرہ پرنس اوف ویلیس ملاکا اور اونکے متعلقات اور منجانب رام بوی اور اوسکے متعلقات کے راجہ علی مذکور اور پنگہولو اور اپت سکس —

بطور دلیل خوشنودی اور نیک نیتی سوپریم گورنمنٹ انگریزی ہند اور نیز وجہ عدم میلان طبع نسبت قبضہ کرنے اون علاقجات کے جو بواجبی حسب رواج اور رسم قدیم اونکے متدعویہ نہین ہو سکتے تمام دعوی فرمانبرداری بطور رعایاے انگریزی کے جو باشندگان رام بوی پر بموجب عہدنامجات کے جو فیمابین اونکے اور ڈچ کے قرار پائے ہین واجب تھا دست بردار ہوتے ہین اور براہ خوشنودی مزاج آج کی تاریخ سے منشار عہدنامجات مذکور کو منسوخ کرتے ہین اور حاکمان رام بوی اور اوسکے متعلقات کو بطور ریاست آزاد تصور کرینگے —

شرط اول

سوپریم گورنمنٹ انگریزی ہندوستان بموجب اسکے منظور کرتے ہین کہ راجہ علی اور پنگہولو اور اپت سکس سردار رام بوی اور اوسکے متعلقات کے ہین —

شرط دوم

انگریز اور رام پور والہ براہ دوستی باہمی راستی اور دیانت اور صفاے قلب سے اقرار کرتے ہین کہ رام پور والے مرتکب کسی بدوضعی کے کسیطرح بنسبت انگریزون کے نہونگے اور انگریز بھی کسیطرح مرتکب بدوضعی کے بنسبت رام پور والونکے نہونگے رام پور والون کو نچاہیے کہ کسی مقام مین یا علاقہ یا سرحد انگریزی مین یا کسی شہر مین جو انگریزون کے قبضے مین ہے مزاحمت یا حملہ کرین یا تخلل ڈالین یا کسی مقام پر قبضہ کرین اور انگریزون کو بھی نچاہیے کہ کسی مقام مین یا علاقہ یا سرحد ماتحت رام پور مین مزاحمت یا حملہ کرین یا تخلل ڈالین یا کسی مقام پر قبضہ کرین اور رام پور والے ہر ایک تنازع اپنی سرحد کے اندر کا جو بموجب اپنی مرضی اور مزاج ملک کے فیصلہ کرینگے

شرط سوم

اگر کوئی مقام یا شہر زیر حکم انگریزی کے کوئی ایسا امر کرین جس سے رنج رام پور والون کو ہو تو رام پور والے خود وہان جاکر اونکی تنبیہ نہین کرینگے بلکہ اول رپورٹ انگریزون کو کرینگے اور وہ اوسکی تحقیقات براستی و درستی کرینگے اور اگر تقصیر انگریزون کی ہوگی تو حسب حیثیت جرم خود سزا دینگے اور اگر کوئی مقام یا شہر زیر حکم رام پور والون کے کوئی ایسا امر کرین جس سے رنج انگریزون کو ہو تو انگریز خود وہان جاکر تنبیہ اونکی نکرینگے بلکہ اول رپورٹ رام پور والون کو کرینگے اور وہ اوسکی تحقیقات براستی و درستی کرینگے اور اگر تقصیر رام پور والون کی ہوگی تو حسب حیثیت جرم خود سزا دینگے اور اگر کوئی مقام یا شہر رام پور جو نزدیک ملک انگریزی کے واقع ہوا اور وہان کسیوقت مین اجتماع فوج بری یا بحری کا ہوا اور حاکم انگریزی سبب اوس اجتماع کا دریافت کرے تو رام پور والہ رئیس کو صاف سبب بیان کردینا چاہیے اور اگر کوئی مقام یا شہر انگریزی جو نزدیک ملک رام پور کے ہوا اور وہان کسیوقت اجتماع فوج بری یا بحری کا ہوا اور رئیس رام پور سبب اوس اجتماع کا دریافت کرے تو انگریزی رئیس کو صاف سبب بیان کردینا چاہیے

شرط چہارم

بیچ اون مقامات کے جو رام پور والون کے اور انگریزون کے سرحدی ہے اگر انگریز کو شبہہ واقع ہو کہ ابھی سرحد کی تحقیقات نہین ہوئی ہے تو سردار انگریزی ایک چٹھی مع چند آدمیون کے واسطے دریافت حال کے سردار رام پور والے کے پاس بھیجے اور یہ سردار بھی اپنے آدمی

اونکے ہمراہ کرکے تحقیقات اور تصفیہ اوس سرحد کا کرادیگا تاکہ طرفین سے دوستانہ یہ معاملہ طے ہوجاے اور اگر رام بوئی والون کو شبہہ واقع ہو کہ کسی سرحد کی تحقیقات نہین ہوئی ہے تو سردار رام بوئی ایک چھٹی مع چند آدمیون کے واسطے دریافت حال کے صدر انگریزی کے پاس بھیجے اور یہ سردار اپنے آدمی اونکے ہمراہ کرکے تحقیقات اور تصفیہ اوس سرحد کا کردیگا تاکہ طرفین سے دوستانہ یہ معاملہ طے ہوجاے —

شرط پنجم

اگر کوئی رعایا رام بوئی فراری ہوکر کسی علاقہ سرحد انگریزی مین جاکر رہے تو رام بوئی والے کو نچاہیے کہ زبردستی وہان جائین یا دست اندازی کرین یا گرفتار کرین یا مفرور مذکور کو پکڑکر سرحد انگریزی سے لیجائین بلکہ وہ کیفیت تحریر کرکے طلب اوسکی کرین پھر انگریزون کو اختیار رہے کہ ایسے شخص کو چاہین دین اور چاہین ندین اور اگر کوئی رعایاے انگریزی فراری ہوکر کسی علاقہ سرحد رام بوئی مین جاکر رہے تو انگریزون کو نچاہیے کہ زبردستی وہان جائین یا دست اندازی کرین یا گرفتار کرین یا مفرور مذکور کو پکڑکر سرحد رام بوئی سے لیجائین بلکہ وہ کیفیت تحریر کرکے طلب اوسکی کرین پھر رام بوئی والون کو اختیار رہے کہ ایسے شخص کو چاہین دین اور چاہین ندین —

شرط ششم

تجاران رعایاے انگریزی اور اونکی کشتیان آمد و رفت اور تجارت ہر جگہ علاقہ رام بوئی مین کرسکتے ہین اور رام بوئی والے اونکی رعایت اور حفاظت کرینگے اور اونکو اجازت خرید و فروخت کی بآسانی تمام دینگے اور تجاران رعایاے رام بوئی اور اونکی کشتیان آمد و رفت اور تجارت ہر جگہ علاقہ انگریزی مین کرسکتے ہین اور انگریز اونکی رعایت اور حفاظت کرینگے اور اونکو اجازت خرید و فروخت کی بآسانی دینگے اور رام بوئی والے جو علاقہ انگریزی مین جانے کی خواہش رکھتے ہون اور انگریز جو علاقہ رام بوئی مین جانے کی خواہش رکھتے ہون اونکو چاہیے کہ جہان چاہین وہان کی رسوم اور رواج کی پابندی کرین اگر اونکو واقفیت رسوم و رواج سے نہو تو افسران مقام خواہ انگریز ہون اور خواہ رام بوئی والے اونکو آگاہ کردینگے اگر کوئی رعایاے رام بوئی مین سے ملک انگریزی مین جاوے تو اوسکو چاہیے کہ موافق رسم اوس ملک کے بسر اوقات کرے

اور اگر کوئی رعایاہی انگریزی مین سے ملک رام بوئی مین جائے تو اوسکو چاہیے کہ موافق رسم اوس ملک کے بسر اوقات کرے۔

شرط ہفتم

راجہ علی اور پنگھولو اور ہپت سکس بنظر ترقی حفاظت تجارت اور جہاز رانی کے وزدان بحری کی حمایت نہین کرینگے بلکہ بخلاف اسکے وہ کوشش تمامتر درباب انسداد وزدی کے کرینگے اور مجرمان کو سزاے قرار واقعی دینگے تاکہ اورونکو عبرت ہو اور انگریز بھی ایسا ہی کرینگے۔

شرط ہشتم

اگر اونکو دریافت ہو کہ کہین ارادہ دشمنی ہو رہاہی تو وہ کوشش کرینگے کہ ارادہ دشمنون کا فسخ ہوجائے اور انگریزی سردار ملاکا کو فوراً اس امر کی اطلاع دینگے۔

آٹھ شرائط اس عہدنامے کی زبان ملایان تحریر ہوئین اور بتاریخ ۲۰ ماہ نومبر ۱۸۳۱ء ترتیب پاکر طی ہوئین اور دو نقول طیار ہوئین اور دونون پر مہر اور تصدیق رابرٹ ابٹسن صاحب کی منجانب انگریزی اور راجہ علی اور پنگھولو اور ہپت سکس منجانب رام بوئی اور اوسکے متعلقات کے ہوئین اور ایک اور نقل اسکی طیار ہوکر واسطے تصدیق گورنر جنرل بہادر بنگالہ کے مرسل ہوگی اور جب تصدیق ہوکر وہ نقل واپس آئےگی تو دونون نقول باقیماندہ مین اوسقدر عبارت اور درج ہوگی تاکہ اوس سے ظاہر ہو کہ وہ عہدنامہ اوسوقت تک جاری رہیگا جب تک زمین و آسمان قائم ہین مگر اس عہدنامے کی اسیوقت سے بلاتامل طرفین تعمیل کرینگے۔

اسکی تصدیق بعد ازین آگئی

نمبر ۹۷

عہدنامہ دوستی جوتا دور آفتاب و ماہتاب فیمابین حاکمان انگریزی ہند اور راجہ علی اور پنگھولو اور ہپت سکس کے جو حکمران اوپر رام بوئی اور اوسکے متعلقات کے ہین قائم اور مستحکم رہیگا۔

منجانب انگریزان کے معزز رابرٹ ابٹسن صاحب رزیڈنٹ سنگاپور پلو پینانگ اور ملاکا اور اونکے متعلقات کے اور منجانب رام بوئی اور اوسکے متعلقات کے راجہ علی اور پنگھولو

آٹھہ سکس کے وعدہ کرتے ہین کہ اس ملک کا یعنی جو زیر حکم انگریزون کے ہے اور جو ماتحت میان مذکور کے ہے بعد ازین انصاف کے ساتھہ انتظام کیا جائیگا اور ہر ایک اپنی اپنی رسوم اور رواج کے موافق حکمرانی کرینگے اور ایک دوسرے کے حق پر دست اندازی نکرینگے۔

گورنمنٹ انگریزی بموجب عہدنامہ حال کے تمام سابق کے عہود اور مواثیق کو جو فیمابین راجہ بوی اور گورنمنٹ ڈچ کے اور گورنمنٹ حال انگریزی کے ہوئے ہین اونکو منسوخ اور مستر فرکرکے یہ عہدنامہ گورنمنٹ رام بوی کے ساتھہ صرف قائم کرتے ہین اور دیگر گورنمنٹ کو اوس سے خارج تصور کرتی ہین

اول

یہ کہ منجانب گورنمنٹ انگریزی راجہ علی اور پنگھولو حال آٹھہ سکس کے حاکم رام بوی اور اوسکے متعلقات کے منظور ہوئے۔

دوم

یہ کہ اس عہدنامہ کے موجب گورنمنٹ انگریزی اور گورنمنٹ رام بوی دوستی قائم کرتی ہین جو ہمیشہ جاری رہے گی اور گورنمنٹ رام بوی ہرگز کوئی امر خلاف گورنمنٹ انگریزی کے نہین کریگی اور گورنمنٹ انگریزی اپنی طرف سے اوسیطرح دوست گورنمنٹ رام بوئی کے رہینگے اور نہ حملہ ایک دوسرے پر کرینگے اور نہ ایک دوسرے کے علاقے پر قبضہ کرینگے۔

گورنمنٹ رام بوئی کو اختیار ہوگا کہ اپنے علاقے مین حکمرانی بموجب اپنی رسوم اور رواج کے کیا کرین۔

سوم

یہ کہ اگر کسی مقام ماتحت گورنمنٹ انگریزی کے کسی رعایاے رام بوی کے نسبت بدوضعی ظہور مین آئیگی تو گورنمنٹ رام بوی اوس مقام پر حملہ آور ہونے سے بلکہ گورنمنٹ رام بوی اول گورنمنٹ انگریزی کو اوسکی کیفیت لکھینگے اور دادخواہی اوسکی کرینگے اگر تحقیقات مین ثبوت جرم نسبت رعایاے انگریزی کے ہوگا تو اوسکو سزا بموجب قواعد انگریزی کے ملیگی اور اگر ایسا امر نسبت رعایاے انگریزی کے کسی رعایاے گورنمنٹ رام بوئی سے ظہور مین آویگا تو گورنمنٹ انگریزی اپنے اختیار سے اوس مقام کو تخت و تاراج نکرینگے مگر اول گورنمنٹ

رام پوری کو اوسکی کیفیت سے اطلاع دینگے اور گورنمنٹ رام پوری تحقیقات اوسکی کرکے
انصاف کو کام مین لائینگے اگر جرم بنسبت رعایاے رام پوری کے ثابت ہوگا تو مجرم کو سزا
مطابق جرم کے ملیگی

اگر کسی مقام سرحدی متصلہ علاقۂ انگریزی مین طیاری جنگ کی مثل اجتماع فوج کشتی وغیرہ
ہوگی اور گورنمنٹ انگریزی دریافت حال اجتماع مذکور کرینگے تو سرداران رام پوری وجہ اوسکی بیان
کرینگے اور منجانب گورنمنٹ انگریزی بھی ایسا ہی وعدہ اطلاع دہی گورنمنٹ رام پوری کرتے ہین

چہارم

یہ کہ درباب سرحد کے جس سے تفریق علاقۂ رام پوری اور علاقۂ انگریزی کی ہوگی اگر انگریزوں کو
کوئی مقام سرحد بوضاحت معلوم نہوگا تو وہ ایک چھٹی رام پوری کو تحریر کرکے اپنے آدمیون کے
ہاتھہ روانہ کرینگے اور رام پوری کی طرف سے بھی افسر چند اونکے ہمراہ ہوکر مقام مشکوک پر جاکر
تصفیہ اوسکا بطریق دوستانہ کرینگے اور اگر گورنمنٹ رام پوری کو شبہہ درباب کسی سرحد اپنی کے
ہوگا اور وہ چاہینگے کہ درست اور صحیح سرحد اونکو معلوم ہو تو وہ بھی ایسا ہی کرینگے اور اپنے آدمی
افسران گورنمنٹ انگریزی کے پاس بھیجینگے اور وہ بھی اوسیطرح اونکے ہمراہ جاکر تصفیہ دوستانہ
مقام مشتبہ کا کرینگے

پنجم

یہ کہ اگر کوئی باشندۂ رام پوری مفرور ہوکر علاقۂ انگریزی مین پناہ گزین ہوگا تو رام پوری والے
مجاز اسکے نہونگے کہ اوسکا تعاقب کرکے اوسکو وہان گرفتار کرین بلکہ اوسکی اطلاع گورنمنٹ
انگریزی کو کرکے استدعا اوسکی واپس ملنے کی کرینگے پھر گورنمنٹ انگریزی کو اختیار حاصل ہوگا
کہ اگر مناسب تصور کرینگے تو واپس دینگے ورنہ ندینگے

اور اسیطرح اگر کوئی رعایاے انگریزی مفرور ہوکر علاقۂ رام پوری مین پناہ گزین ہوگا تو گورنمنٹ
انگریزی مجاز اسکے نہونگے کہ اوسکا تعاقب کرکے اوسکو گرفتار کرین بلکہ اوسکی اطلاع گورنمنٹ
رام پوری کو کرکے استدعا اوسکے واپس ملنے کی کرینگے پھر گورنمنٹ رام پوری کو اختیار حاصل
ہوگا کہ اگر مناسب تصور کرینگے تو واپس دینگے ورنہ ندینگے

ششم

یہ کہ انگریزی سوداگر اپنے جہازہاے سوداگری لیجا کر کسی مقام علاقہ رام بوئی مین جہان چاہین تجارت کر سکینگے اور گورنمنٹ رام بوئی ایسے تجار کی اعانت کرینگے کہ اوسکو وقت کسیطرح نہو اور تجاران رام بوئی بھی اپنے جہازہاے سوداگری لیجاکر لنگرگاہان انگریزی مین جہان چاہینگے تجارت کرینگے اور گورنمنٹ انگریزی اونکی حفاظت کریگی —

اگر کوئی ساکن رام بوئی چاہے کہ علاقۂ انگریزی مین جاے یا کوئی رعایاے انگریزی چاہے کہ علاقۂ رام بوئی مین جاے تو اونکو متابعت رسم ورواج ملک کی کرنی ہوگی اور اگر وہ لوگ ناواقف رسوم ورواج سے ہونگے تو حاکم مقام مذکور کا اوسکو آگہی اونسے دیگا اور اسلیے اگر کوئی ساکن رام بوئی کسی مقام علاقۂ انگریزی مین جائیگا تو اوسکو متابعت حکم حاکم مقام مذکور کی کرنی ہوگی اور اسیطرح ساکن علاقۂ انگریزی جو علاقۂ رام بوئی مین جائیگا اوسکو تعمیل حکم حاکم کرنی ہوگی —

ہفتم

یہ کہ راجہ علی اور پنگھولو آٹھون سکس کے دزدان بحری کو اپنے لنگرگاہون مین رہنے نہ دینگے بلکہ کوشش تمامتر بیچ حفاظت تجاران کے کرینگے اور اسطرح ان بدمعاشونکا قلع قمع کرینگے اور انگریز بھی اپنی طرف سے یہی وعدہ کرتے ہین —

ہشتم

یہ کہ اگر راجہ علی اور پنگھولو چارسکس کے کوئی فعل دشمن کا سنینگے تو وہ کوشش حتی الامکان ایسی کرینگے کہ وہ قوہ سے فعل مین نہ آسکے اور اوسکی اطلاع بہی دینگے —

یہ آٹھون شرائط زبان ملکی مین تحریر ہوئین اور آج کی تاریخ ٢٨ ماہ جنوری ١٨٣٢ء مطابق حساب ہجری کے ١٠ ماہ شعبان ١٢٤٧ھ کے تحریر ہوکر مقرر ہوئین اور دو نقول اسکی اوسی مضمون اور تاریخ کی طیار ہوکر مہر اور تصدیق رابرٹ ابٹسن صاحب کے منجانب گورنمنٹ انگریزی اور راجہ علی اور پنگھولو آٹھون سکس کے منجانب رام بوئی اور اوسکے متعلقات کی اوسپر ہوئی —

ایک اور نقل اسکی طیار ہوکر واسطے منظوری رایٹ ہنریبل گورنر جنرل کے بنگالہ کو بھیجی جائیگی اور جب وہ تصدیق ہوکر واپس آئیگی تو اوسکی اطلاع دیجائیگی اور ان دونون نقول پر تصدیق مذکور

درج ہونگے تا کہ آیندہ اوسمین کچہ تبدیلی نہو۔ اور اوسکا منشا صحیح معلوم ہو جبتک دنیا قائم ہے
یہ بھی درج ہوتا ہے کہ یہ شرائط بایمانداری ہر دو فریق سے تعمیل ہونگی

دستخط آر ابٹسن

رزیڈنٹ سنگاپور جزیرۂ پرنس اوف ویلس اور ملاکا

گواہان دستخط

دستخط ڈبلیو ٹی لو اس

اسسٹنٹ رزیڈنٹ

دستخط جی بی وشر ہوت

مہر: سید یار اجہ بن للا مہاراجہ عطیہ بنداراہ سری مہاراجہ سنہ ۱۲۱۶

مارانگ ستکپاہ مہاراجہ پنگہولو

للا مہاراجہ

سری مہاراجہ بنگسا بالانگ

منڈالکا اندہیہ کا

مہر: مہر سلطان علی بن سلطان احمد جلال معظم شاہ اولاد احمد شاہ مرحوم سنہ ۱۲۴۲

یہ مہر علی راجہ حاکم

رام بوبی کی ہے

جاگسوراہ

نمبر ۹۸

اقرارنامہ سرحد رام بوبی — ۹ جنوری ۱۸۳۳ء عیسوی

ہم رابرٹ ابٹسن صاحب گورنر ان کونسل پیلو پنانگ سنگاپور اور ملاکا اور سیمول گارلنگ صاحب رزیڈنٹ کونسل ملاکا منجانب انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور ابنگ دی پرتوان لسار رام بوبی اور راجہ علی اور اینگ دی پرتوان موڈا شریف شعبان بن ابراہیم القادری مع داتو پنگہولو للا مہاراجہ اور سید اراجہ اور دو توا گلہ مکس رام بوبی کے یعنی داتو گمپار مہاراجہ اور داتو ماران بانگسا اور داتو سانگسورا اور رالو بنگسا بلانگ اور داتو سابا راجہ اور داتو اندیکا اور داتو منڈالیکا اور داتو سنڈا مہاراجہ جو اب آجکی تاریخ

سوا اسطے مقرر کرنے سرحد فیمابین علاقجات ملاکا اور رام بوی کے تجویز ہوئے ہین سرحد مذکور تراضی طرفین مقرر ہوئی اور ذیل مین درج ہوتے ہین اول یہ کہ دریاے جبنی کے دہانے سے بکیت برنام تک اور وہان سے بکیت جلوتونگ پھر وہان سے بکیت پنوس تک اور وہان سے جگرات ماجنجی تک وہان سے لبھوتا لمان تک اور وہان سے دوسون پرنجی تک اور وہان سے دوبون کیپر تک اور وہان سے بولون سنگا تک اور وہان سے بکیت پنوس تک

مذکورہ بالا سرحد مابین رام بوی اور ملاکا کے ہین اور اونکو ہمنے باہیاندازی تحقیق کیا ہے اور یہ فیمابین انگریزی کمپنی اور رام بوی کے تا قیام آفتاب و ماہتاب قائم رہینگے یہ ہرگز تبدیل نہون گے اور نہ یہ اقرارنامہ تبدیل ہوگا —

آیندہ جو کوئی حاکم گورنمنٹ ملاکا کا ہوگا یا گورنمنٹ رام بوی کا ہوگا وہ اس اقرارنامے کو لحاظ رکھکر تعمیل اسکی کریگا —

اور سواے ازین ہم ہردو فریق معاہدین تمام اقرارنامجات اور تحریرات جو سابق درباب حدبندی علاقجات ملاکا اور رام بوی کے ہوئے ہین منسوخ کرتے ہین —

اس اقرارنامے کے دو پرت تیار ہوئے دونون کا ایک ہی مضمون اور تاریخ ہے ایک گورنمنٹ ملاکا کے پاس رہیگی اور دوسری پرت رام بوی کے پاس بنظر صداقت اقرارنامہ بالا کے ہردو فریق معاہدین نے اپنی مہر اور دستخط اسپر کردیے اور گواہان نے بھی دستخط کیے —

عبد الواحد عبد الرحیم ساکن ملاکا نے بمقام نانننگ موضع سنگی سوپوت مین بتاریخ ۹ جنوری سنہ ۱۸۳۲ء مطابق ۱۹ ماہ شعبان سنہ ۱۲۴۷ سالے کے تحریر کیا —

مہر اینک دمی پرتوان لیسا اور مونڈا رام بوی کی ہوئی —

مہر دو پنگھولو کی بھی ہوئی

+ نشانی داتو کیمبار

+ نشانی ماراپانگسا

+ نشانی سانگسورا

+ نشانی بانگسا نالاکا

+ نشانی ساہیاسرجہ

+ نشانی اندریکا

+ نشانی باندالیکا

+ نشانی سنڈا

دستخط میتھو پول لفٹنٹ
دفتر کوارٹر ماسٹر جنرل
دستخط ٹی جی نیولولڈ
متعلق ۲۳ رسمندر اس سپاہ کان
دستخط جی بی وسترہوٹ

نمبر ۹۹

اقرارنامہ حدبندی ساتھ جوہول کے بتاریخ ۱۵ ماہ جون ۱۸۳۲ عیسوی

ہم رابرٹ ابٹسن گورنران کونسل پلوپینانگ سنگاپورہ اور ملاکا کے اور سیمول گارلنگ رزیڈنٹ کونسل ملاکا کی منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور دا توپنگھولو جوہول سیاہ پرکاسا اسوقت حدود فیمابین علاقجات ملاکا اور جوہول کے روبرو اینگک دی پرتوان موڈا راجہ توبجی کے یعنی شریف شعبان اور داتو بنکاہولو للا مہارا جہ قرار دیکر طرفین حدود مفصلہ ذیل کو منظور کرتے ہیں

نام حدود یہ ہین اول بکت پتوس سے سالمیا کروہ تک اور وہانسے لوبو پلانگ اور وہانسے لوبوبنیاوان تک برابر کنارہ راست دریاسے بجانب ملاکا اور بجانب چپ کنارہ دریاسے مذکور کے علاقہ جوہول کا واقع ہے یہ حدبندی فیمابین ملاکا اور جوہول کے ہے یعنی رکان اور لودانگ اور کاڈاکا اور سیاتھہ تمام ماتحت حکومت جوہول کے ہین

ہمنے یہ مقرر کین اور منظور کین جب تک آفتاب اور ماہتاب قائم ہین عہد فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور جوہول کے منسوخ یا تبدیل نہوگا جیسا اوپر مذکور ہوا ہے

اور سواے اسکے جو کوئی حاکم ملاکا اور جوہول کا بعد ازین ہوگا وہ اسی کے مطابق

مطابق اپنا اپنے پر عمل کریگا۔

آج کی تاریخ سے ہم منجانب فریقین تمام تحریرات اور گفتگو جو درباب حد بندی ملاکا اور جوہور کے سابق ہوئی ہین منسوخ اور مسترد کرتے ہین۔

دو نقول اس عہدنامے کے تیار ہوئے ہین اب ایک ملاکا مین اور دوسری جوہور مین رہے گی۔

بنظر تصدیق عہدہ مذکورہ بالا کی مہر اور دستخط ہر ایک شخص کے اسپر لگائی گئی

المرقوم مقام ملاکا بتاریخ ۱۵ ماہ جون ۱۸۳۳ء مطابق ۲۷ ماہ محرم ۱۲۴۹ھ

نمبر ۱۰

عہدنامہ ساتھ جوہور کے

جو کرنیل فارکیوہار صاحب نے ساتھ عبدالرحمن شاہ راجہ جوہور کے ۱۸۱۸ء مین کیا

عہدنامہ امور تجارت فیمابین ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور سری سلطان عبدالرحمن شاہ راجہ جوہورہ پاہانگ مع متعلقات کے منعقد شدہ منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی بوساطت میجر ولیم فارکیوہار رزیڈنٹ ملاکا باختیارات مفوضہ ہنوربل جان الگزنڈر بانرمین صاحب گورنر جزیرہ پرنس اوف ویلس مع متعلقات اور منجانب سلطان جوہور پاہانگ وغیرہ بوساطت جعفر راجہ موڈا اسقام ریہو باختیارات عطیہ سری سلطان عبدالرحمن شاہ

شرط اول

صلح اور دوستی جو اب بخوشی طرفین فیمابین ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور سری سلطان عبدالرحمن شاہ راجہ جوہور پاہانگ وغیرہ کے جاری اور ساری ہے ہمیشہ رہے گی۔

شرط دوم

کشتیان اور اسباب تجارت جو رعایائے انگریزی کا یا کسی شخص محفوظ ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کا ہوگا اوسکی نسبت وہی فائدہ اور رعایت اور حقوق مرعی رکھے جائینگے جو اب کسی دوست کی اسباب وغیرہ کی نسبت مرعی ہین اور آئندہ مرعی ہونگے بیچ لنگرگاہان علاقہ جوہور اور پاہانگ اور لنجن اور ریہو اور

اور دیگر مقامات متعلقہ سری سلطان عبد الرحمن شاہ کے ـ

شرط سوم

کشتیان اور اسباب تجارت جو رعایاے سری سلطان عبد الرحمن شاہ کا ہوگا اوسکی نسبت بھی ویسے ہی فائدے اور رعایت اور حقوق لنگرگاہان قلعہ کورنوالس اور دیگر مقامات تحت گورنمنٹ جزیرہ پرنس اوف ویلس میں مرعی رہینگے ـ

شرط چہارم

سری سلطان عبد الرحمن شاہ ممدوح کوئی عہدنامہ مسترد شدہ یا ممنوع شدہ کی تجدید نہین کرینگا جو اوسنے سابق کسی قوم یا گروہ مردمان یا کسی خاص شخص کے ساتھہ کیا ہوا اور جس سے کسیقدر انسداد یا موقوفی تجارت رعایاے انگریزی متصور ہو سواے اسکے رعایاے انگریزی پر کوئی محصول یا ابواب جو کسی اور قوم کے لوگون سے نہین لیے جاتے ہین قائم نہونگے ـ

شرط پنجم

سری سلطان عبد الرحمن شاہ ممدوح یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ کسی حیلے سے متاجری کسی اشیاے تجارت کی جو پیداوار اوسکے ملک کی ہو کسی شخص ساکن یوروپ یا امریکا یا باشندہ ملک کو نہین دینگے ـ

شرط ششم

یہ صاف اور بشرح بیان کیا ہے کہ یہ عہدنامہ جو بموجب شرائط مذکورہ بالا کے قرار پایا ہے اس مراد سے ہوا ہے کہ صلح اور دوستی زیادہ ہو اور آزادی تجارت رعایاے طرفین کو نصیب ہو جسمین طرفین کا فائدہ متصور ہے تو یہ ہمیشہ کے واسطے منعقد ہوا ہے

یہ تصدیق صداقت اور اطمینان طرفین ہم اسپر اپنے اپنے دستخط اور مہر بمقام ریہو تاریخ ۱۹ ماہ اگست ۱۸۱۸ع مطابق ۱۶ ماہ شوال ۱۲۳۳ ہجری کرتے ہین ـ

چھاپ راجہ موڈا
یعنی ولیعہد ریہو

مہر میجر فارکیوھار

دستخط ولیم فارکیوہار
ریزیڈنٹ ملاکا
و کمشنر منجانب گورنمنٹ انگریزی
نقل مطابق اصل کے ہے
دستخط جان اندرسین
مترجم زبان ملیی ملازم گورنمنٹ

نمبر ۱۰۱

عہدنامہ دوستی و اتفاق منعقدہ فیمابین ہونربل مسٹر طامس اسٹیمفورڈ ریفل لفٹننٹ گورنر قلعہ مارلبورا مع متعلقات ایجنٹ موسٹ نوبل فرانسس مارکویس اوف ہیسٹنگ گورنر جنرل ہندوستان منجانب ہونربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی ایک فریق اور سلطان حسین محمد شاہ سلطان جوہور اور داتو تامنگونگ سری مہاراجہ عبدالرحمن رئیس سنگاپور مع متعلقات فریق ثانی

شرط اول

شرائط تمہیدی عہدنامہ جو بتاریخ ۳۰ ماہ جنوری سنہ ۱۸۱۹ع فیمابین ہونربل سر طامس اسٹیمفورڈ ریفل منجانب ہونربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور داتو تمنگونگ سری مہاراجہ عبدالرحمن رئیس سنگاپور مع متعلقات منجانب ذات خود و سلطان حسین محمد شاہ سلطان جوہور کے ہوا تھا اسے بموجب اس عہدنامہ کے اوسکی منظوری تصدیق اور اوسکا استحکام سلطان محمد شاہ مذکور کرتے ہین—

شرط دوم

ماورای منشا جو باعث عہدنامہ تمہیدی مذکور کے خیال مین تھے اور بنظر معاوضہ اون فائدونکے جو اب بالفعل ازین سلطان حسین محمد شاہ سلطان جوہور کو بتعمیل شرائط عہدنامہ ہذا ترک کرنے سے ہونگے ہونربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی وعدہ اور عہد کرتے ہین کہ وہ شاہ ممدوح کو پانچ ہزار دولرس کے سالانہ ادا کیا کرینگے اوس وقت تک کہ جب تک کمپنی مذکور بر عایت اس عہدنامے کے کارخانہ یا کارخانجات علاقہ موروثی سلطان مذکور کے قائم رکھینگے اور کمپنی مذکور یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ

کہ جب تک سلطان مذکور متصل علاقہ انگریزی کے رہیگا اوسوقت تک کمپنی مذکور حفاظت اوسکی کرتی رہینگی اور یہ امر بخوبی تفہیم اور مفہوم سلطان مذکور ہوا ہے کہ گورنمنٹ انگریزی جو یہ عہد کرتی ہین تو اس سے اونپر فرض نہین کہ وہ اوسکے اندرونی انتظام علاقہ مین مداخلت کرین یا اوسکی حکومت کا بیان اور قیام بذریعہ فوج کے کرین —

شرط سوم

دا تو تمنگونگ سری مہاراجہ عبدالرحمن رئیس سنگاپور مع متعلقات نے حسب منشاء عہدنامہ تمہیدی مذکورہ بتاریخ ۳۰ ماہ جنوری سنہ ۱۸۱۹ء قرار پایا تھا اجازت کلی ہونربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کو واسطے قائم کرنے کارخانہ یا کارخانجات سنگاپور اور دیگر مقامات ماتحت اوسکے دی ہے اور ہونربل کمپنی مذکور نے معاوضہ مین اقرار کیا ہے کہ بالعوض اجازت مذکور کے وہ تین ہزار دو کرس سالانہ اوسکو دینگے اور سلطان کو اپنے اتفاق اور حفاظت مین رکھینگے تو یہ عہدنامہ تمہیدی اسکی رو سے مستحکم اور مضبوط ہوا —

شرط چہارم

سلطان حسین محمد شاہ سلطان جوہور اور دا تو تمنگونگ سری مہاراجہ عبدالرحمن رئیس سنگاپور اقرار کرتے ہین کہ وہ مدد ہونربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کی بیچ حفاظت اونکے کارخانجات کے جو اونکے علاقجات مین قائم ہین اور مقرر ہونگے بخلاف اونکے دشمنون کے جو اونپر حملہ آور ہونگے کیا کرینگے —

شرط پنجم

سلطان حسین محمد شاہ سلطان جوہور اور دا تو تمنگونگ سری مہاراجہ عبدالرحمن رئیس سنگاپور اقرار اور وعدہ اور عہد کرتے ہین کہ وہ اور اونکے وارث اور جانشین اوسوقت تک کہ ہونربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اپنے کارخانجات کسی اونکے علاقے کے مقام مین جاری رکھینگے اور اونکی مدد اور حفاظت کیا کرینگے وہ ہرگز کوئی عہدنامہ کسی دوسری قوم کے ساتھ نکرینگے اور نہ یہ امر روا رکھینگے اور نہ اونمین اپنی استرضا ظاہر کرینگے کہ کوئی اور حکومت یورپ یا امریکا کی اونکے علاقے مین مقیم ہوے —

شرط ششم

تمام اشخاص جو تعلق کارخانجات انگریزی سے رکھتے ہین یا بعد ازین آکر اوسکی حفاظت مین رہینگے وہ رعایاے گورنمنٹ انگریزی تصور کیے جاینگے۔

شرط ہفتم

طریق دادرسی باشندگان بعد ازین تجویز ہوکر فیمابین ہر دو فریق معاہدین قرار پائیگا کیونکہ یہ ضرور تا منحصر اوپر قواعد اور رسم مختلف اقوام کے ہوگا جو متصل کارخانہ انگریزی کے آکر آباد ہونگے۔

شرط ہشتم

لنگرگاہ سنگاپور ماتحت حفاظت اور مطیع ضوابط گورنمنٹ انگریزی تصور کیا جائیگا۔

شرط نہم

درباب محصول کے جو بعد ازین واسطے اجناس اور اشیای تجارت کے اور کشتی اور جہازکے لینا مناسب متصور ہوگا داتو تمنگونگ سری مہاراجہ عبد الرحمن مستحق اوسکے نصف پانیکا ہوگا جسقدر وصول کیا جائیگا۔

اخراجات لنگرگاہ مذکور اور صرف وصول محصول گورنمنٹ انگریزی ادا کرینگے۔

المرقوم مقام سنگاپور تاریخ ۶ ماہ فروری ۱۸۱۹ء مطابق ۱۱ ماہ ربیع الآخر ۱۲۳۴ ہجری

دستخط ٹی ایس ریفل

اجنٹ مویسٹ نوبل گورنر جنرل

بابت علاقجات ریہو و سنگاپور و جوہور

نمبر ۱۰۲

اصل عہدنامہ فیمابین مسٹر اسٹیمفورڈ ریفل اور سلطان حسین محمد شاہ بابت سکونت سنگاپور جو ماہ جون ۱۸۱۹ قرار پایا تھا۔

خاص و عام کو معلوم ہوگا کہ ہم سلطان حسین محمد شاہ اور اتنگو تمنگونگ عبد الرحمن اور گورنر ریفل اور میجر ولیم فارکیوہار بموجب اس عہدنامے کے شرائط اور ضوابط ذیل واسطے ہدایت

باشندگان آبادی کے قبول کرتے ہین اور تمام مختلف اقوام کو علیحدہ علیحدہ مقام واسطے اونکے اور اونکے خاندان کے اور رئیسان گیتانگ کے سکونت کی تجویز کرینگے —

شرط اول

حدود زمین جو زیر حکم انگریزی رہے گی حسب ذیل ہونگے یعنی تانجونگ ملانگ جانب مغرب سے تانجونگ گیتانگ بجانب مشرق اور زمین کی جانب کارخانہ کے جہاز کیطرف ایک گولہ کی زدتک زیر حکم انگریزی رہے گی جسقدر اشخاص ان حدود زمین رہینگے اور سلطان اور تمنگونگ کے سرحد مین نرہینگے وہ سب زیر حکم رزیڈنٹ صاحب کے رہینگے اور جسقدر باغ اور باغچہ اب طیار ہوتے ہین یا آیندہ طیار ہونگے وہ باختیار تمنگونگ صدر امین تصور کیے جاینگے مگر یہ بھی مفہوم اس سے ہے کہ وہ اسکی اطلاع صاحب رزیڈنٹ کو کیا کریگا —

شرط دوم

اب ہدایت ہوتی ہے کہ تمام چین والے دوسری جانب دریا کے جاکر اپنی آبادی پل کلان سے بجانب دہان دریا ے مذکور بنائین اور تمام میلے والے جو متعلق تمنگونگ وغیرہ کے ہین وہ بھی دوسری جانب دریا کے جاکر اپنی آبادی پل کلان سے بجانب شروع یعنی چشمہ دریا ے مذکور قائم کرین —

شرط سوم

تمام مقدمات اس آبادی مین جو بدرخواست کونسل واقع ہونگے اسمین اول گفتگو اور مشورہ تینون صاحبان مذکورہ بالا کا ہوگا اور جب اوسکا فیصلہ وہ تجویز کرینگے تو اوسکی اطلاع باشندگان کو خواہ بآواز دہل خواہ بذریعہ اشتہار دیجایگی —

شرط چہارم

ہر دو شہر کو بوقت نواخت دہ گھنٹہ اور قبل دو پہر سلطان اور تمنگونگ اور رزیڈنٹ صاحب ہفتہ مین دوبار اجمع ہوا کرینگے اور اگر دونون مذکورہ اول یعنی سلطان اور تمنگونگ کو فرصت وہان آنے کی نہوا کرے گی تو وہ اپنی اپنی طرف سے نائب وہان بھیجا کرینگے —

شرط پنجم

ہر ایک کپتان یا رئیس قوم اور ہر ایک پنگھولو کپتان کو جو ہیمہ کا بھی مقام رہا ہے سارا مین آیا کریگا اور جو جو مقدمات یا واردات اوسکی آبادی مین ہوا کرینگے اوسکی رپورٹ پیش کیا کریگا اور جو استغاثہ ہوگا وہ بھی واسطے ملاحظہ کونسل کے ہر دوشنبہ کو پیش ہوا کریگا —

شرط ششم

درصورتیکہ رئیس قوم یا پنگھولو کپتان کو آبادی کا انصاف اپنے ماتحت سے پیش نہ آئیگا تو اوس ماتحت کو اجازت ہے کہ خود حاضر ہوکر اپنا استغاثہ روبرو بڑے صاحب بمقام رہا کیجائے پیش کرے اور اوسکی روسے اونکو اختیار تحقیقات اور فیصلہ کرنیکا دیا جاتا ہے

شرط ہفتم

کسو کوئی محصول یا پرمٹ نہ لیا جائیگا اور بستا جری اس آبادی مین نہ دی جائیگی بلا مرضی سلطان اور تمنگونگ اور میجر ولیم فارکیوہار کے اور بغیر مرضی ان تینون کے کوئی امر نہو سکیگا —

بمنظوری شرائط بالا ہم جنکے دستخط نیچے کیے ہوئے ہین اپنی مہر اور دستخط مقام سنگاپور بتاریخ ۲ ماہ رمضان ۱۲۳۴ مطابق ۲۶ ماہ جون ۱۸۱۹ء کرتے ہین —

مہر سلطان تمنگونگ

دستخط ٹی ایس رفلس

دستخط ڈبلیو فارکیوہار

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ڈبلیو فارکیوہار

رزیڈنٹ سابق

نمبر ۱۰۳

عہدنامہ دوستی و اتفاق فیما بین ہونربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی ایک فریق اور سلطان

اور تمنگونگ جوہور جو فریق ثانی جو بتاریخ ۲ ماہ اگست سنہ ۱۸۲۴ء مطابق ۶ ذی الحجہ سنہ ۱۲۳۹ ہجری کے
سلطان جوہور سلطان حسین محمد شاہ اور تمنگونگ جوہور داتو تمنگونگ عبد الرحمن سری مہاراجہ کے اپنی طرف
سے اور جان کرافورڈ صاحب ریذیڈنٹ انگریزی سنگاپور نے باختیار عطیہ رائٹ ہونربل ولیم پٹ
لارڈ امہرسٹ گورنر جنرل فورٹ ولیم واقع بنگالہ منجانب ہونربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی قرار دیا

شرط اول

صلح اور دوستی اور اتحاد ہمیشہ فیما بین ہونربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور سلطان اور تمنگونگ
جوہور اور اونکے ورثا اور جانشینون کے جاری رہیگا —

شرط دوم

سلطان حسین محمد شاہ اور داتو تمنگونگ عبد الرحمن سری مہاراجہ اسکی رو سے کل حکومت
اور ملکیت جزیرہ سنگاپور کی واقع سٹریٹ ملاکا کی مع اوسکے سمندر اور سٹریٹ اور جزائر جو فاصلہ
دس میل قطر رقبہ کنارہ جزیرہ سنگاپور سے واقع ہین ہونربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور اونکے
ورثا اور جانشینون کو واسطے ہمیشہ کے دیتے ہین —

شرط سوم

ہونربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اسبات کا وعدہ کرتے ہین بمقابلہ سپردگی جزائر مذکورہ شرط گذشتہ
کے کہ وہ سلطان حسین محمد شاہ کو تینتیس ہزار دو سو ڈالر اور تنخواہ ذاتی ایک ہزار تین سو
ڈالر ماہواری تا مدت حیات اور داتو تمنگونگ عبد الرحمن سری مہاراجہ کو چھبیس ہزار آٹھ سو
ڈالر اور تنخواہ ذاتی دو سو ڈالر ماہواری تا مدت حیات دیا کرینگے —

شرط چہارم

سلطان حسین محمد شاہ اقرار کرتے ہین کہ اونھون نے ہونربل ایسٹ انڈیا کمپنی سے بایفاے
وعدہ مندرجہ بہر دو شرائط گذشتہ تینتیس ہزار دو سو ڈالر اور اونکی ذاتی تنخواہ یکماہہ لغایت اوکی
ایکہزار تین سو ڈالر وصول پائی اور داتو تمنگونگ عبد الرحمن سری مہاراجہ بھی اقرار کرتے ہین
کہ اونھون نے ہونربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی سے بایفاے وعدہ مندرجہ بہر دو شرائط گذشتہ
چھبیس ہزار آٹھ سو ڈالر اور اونکی تنخواہ ذاتی یکماہہ تعدادی سات سو ڈالر وصول پایا

شرط پنجم

سہوزبل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ وہ سلطان حسین محمد شاہ اور داتو تمنگونگ عبدالرحمن سری مہاراجہ کے جب تک وہ جزیرہ سنگاپور مین رہینگے اور جب کبھی وہ جزیرہ مذکور مین آینگے وہی تواضع اور تعظیم اور تکریم اور خاطرداری اونکی ہوگی جو لائق اونکی شان کے ہے —

شرط ششم

سہوزبل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ درصورتیکہ سلطان اور تمنگونگ یا اونکے ورثا یا جانشین یہ چاہین کہ وہ بطور مددہی کسی اور مقام مین جو اونکے اپنے علاقے مین ہو جا کر سکونت کرین اور اس نیت سے سنگاپور سے روانہ ہون تو وہ سلطان حسین محمد شاہ یا اونکے ورثا یا جانشینونکو دیا جاوے بیس ہزار دولرس اور داتو تمنگونگ عبدالرحمن سری مہاراجہ کو یا اونکے ورثا یا جانشینون کو پندرہ ہزار دولرس دینگے —

شرط ہفتم

سلطان حسین محمد شاہ اور داتو تمنگونگ عبدالرحمن سری مہاراجہ بلحاظ اوس رقم کے جو شرط گذشتہ مین مندرج ہے اسکی رو سے وعدہ کرتے ہین کہ وہ یا اونکے ورثا یا جانشین تمام اسباب غیر منقولہ خواہ زمین خواہ مکان خواہ باغ خواہ باغ انگور خواہ درخت جو کچھ اونکے قبضے مین جزیرۂ سنگاپور اور اوسکے متعلقات مین ہوگا جب وہ وہانسے کسی اپنے علاقے اور مقام مین جا کر بدامی رہنے کا ارادہ کرینگے تو وہ سب جایداد سہوزبل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی یا اوسکے ورثا یا جانشین کو دیدینگے مگر یہ باہم سمجھنا چاہیے کہ اس شرط کا منشا نسبت جایداد ملازمین کے جاری نہوگا مگر اوسی جایداد پر ہوگا جو خاص اونکی مرکن ہوگی —

شرط ہشتم

سلطان حسین محمد شاہ اور داتو تمنگونگ عبدالرحمن سری مہاراجہ وعدہ کرتے ہین کہ جب تک وہ جزیرہ سنگاپور مین رہینگے یا جب تک وہ اپنی تنخواہ ماہواری سہوزبل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی سے وصول کرتے رہینگے اوسوقت تک وہ کسی دوسرے حکومت سے حسب منشاء اس عہدنامہ کے اتفاق یا خط کتابت بغیر اطلاع اور مرضی سہوزبل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی مذکور کے یا اونکے

ورثا یا جانشینون سے نکرینگے —

شرط نہم

مہوزبل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ درصورتیکہ سلطان حسین محمد شاہ یا داتو تمنگونگ عبدالرحمن سری مہاراجہ حسب بیان مندرجہ شرط ششم جزیرہ سنگاپور سے جاوین اور اپنے علاقہ مین اونکو تکلیف ہو تو وہ اونکو جاے آسایش و حفاظت سنگاپور یا جزیرۂ پرنس آف ویلس مین دینگے —

شرط دہم

فریقین معاہدین شرط کرتے ہین اور منظور کرتے ہین کہ کوئی مجبور اس امر کا نہین دوسری گورنمنٹ کے باطنی امور مین مداخلت کرے یا اوسپر فرض نہین کہ تکرار پولیٹکل جو اونکے علاقے مین واقع ہو اوسمین دست اندازی کرین یا بخلاف دشمن اپنی فوج سے دوسرے کی مدد کرین

شرط یازدہم

فریقین معاہدین وعدہ کرتے ہین کہ وہ ہر طرح کی کوشش حتی الامکان بابت انسداد دزدی بحری و بری آبنا ملاکا و دیگر مقامات دریائی اپنے اپنے علاقے مین عمل مین لاوینگے تہانتک کہ وہ اوسکو اپنی حکومت اور غرض سے شاہ اور داتو مذکورین متعلق متصور کرینگے —

شرط دوازدہم

سلطان حسین محمد شاہ اور داتو تمنگونگ سری مہاراجہ عبدالرحمن وعدہ کرتے ہین کہ وہ اپنے علاقے مین آزاد اور درست تجارت قائم رکھینگے اور تجارت قوم انگریزی کی اجازت تمام دینگے لنگرگاہان اور بندرگاہان مین دینگے اور نرخ محصول اوسے اوسیقدر لیا جائیگا جسقدر اور اقوام ان رعایتی سے لیا جاتا ہوگا —

شرط سیزدہم

مہوزبل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اقرار کرتے ہین کہ جب تک سلطان حسین محمد شاہ اور داتو تمنگونگ عبدالرحمن سری مہاراجہ جزیرہ سنگاپور مین رہینگے اگر کوئی اونکا ملازم اونکی نوکری چھوڑدیگا اوسکو جزیرہ سنگاپور اور اوسکے متعلقات مین رہنے نہ دینگے مگر واضح ہو کہ یہ امر بنسبت

اون ملازمین وغیرہ کے قرار پایا ہے جو خاص اون علاقون مین رہتے ہونگے جن پر حکومت اونکی قائم اور جاری ہے اور جنکے نام شروع ملازمی مین اس صراحت کے ساتھ ایک کتاب مین درج ہونگے جسکی نقل اس غرض سے حاکم مقام جو کوئی ہوگا وہی پاس اپنے رکھیگا۔

شرط چہاردہم

یہ شرط باہم ہوکر منظور ہوئی کہ شرائط تمام سابق عہدنامجات اور اقرارنامجات کے جو فیمابین ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور سلطان اور تمنگونگ جوہور کے ہوے ہون اس عہدنامہ سے مسترد اور منسوخ تصور کیے جائین اور اس سے اب ہم ہمیشہ کے واسطے منسوخ اور اونکو مسترد کرتے ہین باستثنا ایسے شرائط سابق کے جنکی روسے کوئی استحقاق یا ملکیت آبادی و قبضہ جزیرہ سنگاپور مع متعلقات ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کو ملا ہو۔

المرقوم مقام سنگاپور بتاریخ و سنہ مذکورہ بالا

مہر — دستخط سلطان حسین محمد شاہ — مہر رزیڈنسی

دستخط ٹی کرافورڈ

مہر — داتو تمنگونگ عبدالرحمن سری مہاراجہ

مہر مربع گورنر جنرل — دستخط امہرسٹ صاحب گورنر جنرل

دستخط ایڈورڈ پیجٹ

دستخط الیف فنڈال

مقدمہ ایسٹ ہنوربل گورنر جنرل با جلاس کونسل بمقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ بتاریخ ۱۹ ماہ نومبر سنہ ۱۸۲۴ع

دستخط جارج سونٹن
سکرٹری گورنمنٹ

نمبر ۱۰

عہدنامہ دوستی و اتفاق فیمابین سلطان علی اسکندر شاہ بن سلطان حسین محمد شاہ اور داتو تمنگونگ داینگ ابراہیم بن عبدالرحمن سری مہاراجہ جو دونون خواہشمند اس امر کے ہین کہ

نا اتفاقی و اختلاف جو سابق فیما بین اونکے درباب دعوی و بادشاہی جوہور کے تھا موقوف اور ختم ہوجاوے اور صلح و دوستی قائم ہوکر جاری رہے اور کلیتہً واسطے استحاد باہم آیندہ اور ہمیشہ قائم ہو

اول

یہ کہ سلطان علی اسکندر شاہ بن سلطان حسین محمد شاہ اپنی طرف سے اور اپنے ورثا اور جانشینون کی طرف سے اب تمام علاقہ جوہور واقع سیلی پنشولا مع اوسکے متعلقات کے باستثناء علاقہ کاسانگ جسکا ذکر بعد ازین ہوگا اور تمام حکومت اور ملکیت علاقہ مذکور کی داتو تمنگونگ داینگ ابراہیم سری مہاراجہ بن تمنگونگ عبد الرحمن سری مہاراجہ کو اور اوسکے ورثا اور جانشینون کو حوالہ کرتے ہین۔

دوم

یہ کہ بلحاظ سپردگی مذکورہ شرط بالا کے داتو تمنگونگ داینگ ابراہیم سری مہاراجہ بن تمنگونگ عبد الرحمن سری مہاراجہ وعدہ کرتے ہین کہ بعد طے ہونے اس عہدنامے کے وہ فوراً سلطان علی اسکندر شاہ بن سلطان حسین شاہ کو پانچ ہزار دالرس دینگے اور یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ یعنی داتو تمنگونگ داینگ ابراہیم سری مہاراجہ اور اوسکے ورثا اور جانشین شروع یکم ماہ جنوری ۱۸۵۵ع سے سلطان علی اسکندر شاہ اور اونکے ورثا اور جانشینون کو پانچ سو دالر ماہواری دیا کرینگے۔

سوم

یہ کہ داتو تمنگونگ داینگ سری مہاراجہ تمام دعوی اپنا علاقہ کاسانگ کا جو درمیان دریاے کاسانگ اور دریاے میوار کے واقع ہے ترک کرتے ہین اور جس علاقے کی سرحد شمالی پر دریاے کاسانگ مذکور اور سرحد جنوبی پر دریاے موار واقع ہے اور جو سابق جزو ملک جوہور تھا اور اپنی استرضا ظاہر کرتے ہین کہ سلطان علی اسکندر شاہ اور اونکے ورثا اور جانشین وہی حکومت اور ملکیت علاقہ مذکور کے واسطے ہمیشہ کے رکھینگے۔

چہارم

یہ کہ سلطان علی اسکندر شاہ اپنی طرف سے اور اپنے ورثا اور جانشینون کی طرف سے

اب وعدہ کرتے ہین کہ درصورتیکہ وہ اس علاقہ کاسانگ کو جدا کیا چاہینگے تو کسی شخص کو اول نہ دینگے بلکہ اول اوسکی درخواست ایسٹ انڈیا کمپنی کو کیجائیگی اور بعدازان واتو تمنگونگ دینگ ابراہیم سری مہاراجہ یا اوسکے ورثا یا جانشینون کو اور اوسی قدر کی درخواست دیجائیگی جس قدر وہ دوسرے شخص سے طلب کرین اور دوسرا اوسپر رضامندی اپنی بیان کرے۔

پنجم

یہ کہ رعایا سے ہردو فریق معاہدہ کو اجازت ہوگی کہ دونون علاقون مین جہان چاہین آمد و رفت کرین مگر درصورتیکہ کوئی جرم کسی سے سرزد ہوگا تو جہان سرزد ہوگا اوس مقام کے قواعد اور ضوابط کی پابندی اوسکو کرنی ہوگی اور فریقین اپنی اپنی طرف سے اور اپنے اپنے ورثا اور جانشینون کیطرف سے قسمیہ وعدہ کرتے ہین کہ کوئی اونمین کا کوئی امر ایسا نہین کریگا جس سے حیلتہً یا صریحاً ترقی فساد علاقۂ فریق ثانی مین ہو بلکہ ہر ایک بصدق دلی اور ایمانداری مطابق ان شرائط کے جو اونمین مقرر ہوے ہین کاربند ہونگے اور لحاظ اونکا ہمیشہ رکھینگے۔

ششم

یہ کہ ہردو فریق معاہدین اب اقرار کرتے ہین کہ اگر کوئی امر اختلاف رای یا ناموافقت کا فیمابین اونکے بہ نسبت مراتب مندرجہ شرائط چہارم و پنجم کے پیدا ہوگا تو وہ اوس امر کو واسطے تصفیہ کے سپرد گورنمنٹ انگریزی ہندوستان کے کرینگے جنکی رضامندی اور اقبال سے معاہدین نے یہہ عہدنامہ کیا ہے۔

ہفتم

یہ کہ جو شرائط اسمین مندرج ہین وہ باعث ترمیم یا تبدیل منشار عہدنامہ دوم ماہ اگست سنہ ۱۸۲۴ع جو فیمابین ایسٹ انڈیا کمپنی اور سلطان اور تمنگونگ مرحوم جوہور کے قرار پایا ہے متصور نہونگے

المرقوم مقام سنگاپور تاریخ ۱۰ ماہ مارچ سنہ ۱۸۵۵ع

گواہ منظوری روبرو منظوری ہوا

دستخط ڈبلیو جی بٹرورث گورنر جزیرہ پرنس اوف ویلس و سنگاپور و ملاکا

دستخط پی چرچ ریذیڈنٹ کونسل

مہر تمنگونگ

مہر سلطان

سماترا

جزیرہ سماترا منقسم بہت علاقجات خورد کے ہے مگر کلان اوسمین کے علاقہ آچین اور ڈلی اور لانگ کاٹ اور سیاک ہین ۔

ہماری تحریرات پولیٹکل آچین سے عرصہ دراز سے یعنی سنہ ۱۶۰۲ع مین شروع ہوئی تھی اور اکثر ارادہ جو دربارہ بنانے کارخانہ کے آچین مین ہوا وہ درست نہ بیٹھا ۔

سنہ ۱۸۱۵ع مین ایک سرکشی پیدا ہوئی جس سے جوہر شاہ کہ اوباش اور بدوضع تھا بادشاہت سے خارج کیا گیا اور اوسکی عوض سیف العالم شاہ جو لڑکا ایک سوداگر دولتمند کا تھا اور رشتہ خاندان شاہی سے رکھتا تھا تخت نشین ہوا بعد از مصالحہ و نا ابہر عرصہ دراز کے راجہ معزول بوساطت سر سٹمفورڈ ریفل کے دوبارہ تخت نشین ہوا اور اوس سے عہدنامہ نمبر ۱۰۵ قرار پایا ۔

جو تحریر وقتی یعنی اوفشل اوس عہدنامے کے ساتھ ہمر دیف ہے جو ڈچ کے ساتھ سنہ ۱۸۲۴ع مین قرار پایا تھا اوسکا منشا یہ تھا کہ عہدنامہ آچین ترمیم ہوکر صرف ایسی تجویز کیجاے کہ جس سے انگریزی جہاز اور رعایای انگریزی کی مدارات لنگرگاہ آچین مین اچھی طرح ہوا کرے مگر چونکہ ہمارا سروکار آچین سے صرف براے نام تھا اور یہ عہدنامہ سنہ ۱۸۱۹ع حکم تقویم پارینہ کا رکھتا تھا اور آمد و رفت لنگرگاہان آچین مین بلا مزاحمت ہوتی تھی لہذا کچھ ضرورت اسکی معلوم نہین ہوتی تھی کہ انتظام حسب قاعدہ کیا جاے ۔

بباعث اسکے کہ اکثر واردات سنگین انگریزی جہازون پر جو تجارت باشندگان سے کنارہ آچین پر کرتے تھے ہوا کرتی تھین لہذا سنہ ۱۸۳۱ع مین کپتان چیڈ صاحب فوج شاہی کو حکم ہوا تھا کہ آچین جاکر دادرسی چاہے سنہ ۱۸۴۲ع مین ایک فوج انگریزی بسرکردگی کپتان موزبل جی ایف ہیسٹنگس اوسی غرض سے پھر آچین کو بھیجا گیا اس مرتبہ باشندگان کوالا اور باتو اور مردو کو جو شریک واردات تھے جنکا استغاثہ کرنے صاحب موصوف گئے تھے خوب سزا دی گئی راجہ نے کچھ خلاف ورزی ظاہر نہین کی بلکہ بخلاف اسکے اوسنے اول کوشش کی ہے کہ اصل مجرمان حوالہ حکام انگریزی کیے جائین ۔

علاقجات ڈلی اور لانگ کاٹ اور سیاک سے عہدنامجات نمبری ۱۰۶ سے ۱۱۱ تک موجود ہین

موجود ہین مگر بعد از عہدنامہ مذکور جو ۱۸۲۴ء مین ہوا تھا واسطے عہد و پیمان جزیرہ سماترا سے موقوف ہو گیا —

نمبر ۱۰۵

عہدنامہ دوستی و اتفاق فیما بین ہونربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور آچین کے جو ہونربل مسٹر طامس ایمفورڈ ریفل نایٹ اور کپتان جان مونکٹن کومبس اجنٹ گورنر جنرل نے بنام اور منجانب موسٹ نوبل فرانسس مارکوئیس اوف ہسٹینگ نایٹ اوف دی موسٹ نوبل اورڈر اوف دی گارٹر شاہ انگلستان فارموسٹ نوبل پریوی کونسل گورنر جنرل ان کونسل تمام علاقجات انگریزی واقع ہندوستان کے ایک فریق اور سری سلطان علاء الدین جوہر عالم شاہ راجہ آچین منجانب ذات خاص و ورثا و جانشین فریق ثانی —

بلحاظ صلح و دوستی و اتفاق جو مدت دراز سے بلا تفاوت فیما بین ہونربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور راجہ مذکور کے بزرگون کے ساتھ جو راجگان آچین تھے جاری ہے اور بنظر اسکے کہ اونکی دوستی سے نتیجہ فائدہ مند اور بہتر واسطے علاقجات اور رعایا سے فریقین پیدا ہو شرائط مندرجہ ذیل تجویز اور منظور ہوئین —

شرط اول

فیما بین سلطنت اور رعایا سے ہر دو فریق معاہدہ صلح اور دوستی اور اتفاق ہمیشہ رہیگا اور کوئی فریق دشمن فریق ثانی کو مدد یا رعایت نہ دیگا —

شرط دوم

حسب درخواست سلطان ممدوح گورنمنٹ انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ سیف العالم کو کہینگے اور کوشش اسمین کرینگے کہ وہ سلطان ممدوح کے علاقے سے چلا جاوے اور گورنمنٹ انگریزی یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ وہ اوسکو اور اوسکے خاندان کو جہان تک اونکے اختیار ہوگا ممانعت کرینگے کہ وہ رخنہ حکومت سلطان مین کسی امر سے نڈالین اور سلطان وعدہ کرتا ہے کہ جو پنشن یا سالانہ گورنمنٹ انگریزی اوسکے واسطے مناسب تصور فرما کر تجویز کرین وہ سو پریم گورنمنٹ انگریزی کو دیا کریگا درصورتیکہ تین مہینے کے عرصے مین اس تاریخ سے سیف العالم پیانگ کو

واپس جاے اور وعدہ کرے کہ وہ دعوی سلطنت آچین ترک کریگا۔

شرط سوم

سلطان گورمنٹ انگریزی کو اجازت دیتا ہے کہ جہان چاہین بلا مزاحمت تمام لنگرگاہان علاقہ مین تجارت کرین اور جو محصول تجارت کی اشیا پر لیا جائیگا وہ مقرر ہو جائیگا اور اون سوداگرون سے لیا جائیگا جو سکونت رکھتے ہونگے اور سلطان یہ بھی وعدہ کرتا ہے کہ وہ مستاجری اشیاء پیداوار علاقہ کی اجازت کسی شخص کو نہ دیگا۔

شرط چہارم

سلطان یہ بھی وعدہ کرتا ہے کہ جب کبھی مرضی گورمنٹ انگریزی کی ہوگی تو وہ جس معتبر اجنٹ کو بھیجینگے اوسکی وہ مدارات اور حفاظت مع اوسکے ہمراہیون کے کریگا اور اوسکو اجازت ہوگی کہ دربار سلطان مین واسطے اجراے ہنوریبل کمپنی رہا کرے۔

شرط پنجم

بنظر نقصان تجارت انگریزی جو بہ نسبت ترک تجارت اون مقامات علاقہ سلطان سے ہوگا جو فی الحال زیر حکم اوسکے ہین سلطان اقرار کرتا ہے اور استرضا اپنی ظاہر کرتا ہے کہ جہازہاے انگریزی آمد و رفت تجارت کے واسطے لنگرگاہان آچین اور جاو سماتی مین حسب دستور قدیم کیا کرین جب تک کہ مسدودی ان لنگرگاہون کی کسی امنین سے لنگرگاہ ہونگی باسترضاے گورمنٹ انگریزی یا حاکم مقیم مقام نہو فریقین معاہدے پر روشن ہو کہ کسیطرح کے اسلحہ جنگی یا سامان جنگی رعایاے سرکش سلطان کے ہاتھہ فروخت نہونگے اور اگر کوئی ایسا کریگا تو اوسکا جہاز مع اسباب محمولہ کے ضبط ہوگا۔

شرط ششم

سری سلطان علاءالدین جوہر عالم شاہ اقرار کرتا ہے اور وعدہ کرتا ہے اپنی طرف سے اور اپنے ورثا اور جانشینون کی طرف سے کہ وہ رعایاے اور سلطنت یورپ کو اور رعایاے امریکا کو اپنے علاقے مین سکونت دوامی اختیار کرنے سے ممانعت کریگا اور وہ یہ بھی وعدہ کرتا ہے کہ وہ دوستی یا صلح کسی حکومت یا شاہ یا ذی اختیار کے ساتھہ بغیر اطلاع اور استرضا گورمنٹ انگریز کے

نکرے گا۔

شرط ہفتم

سلطان یہ بھی وعدہ کرتا ہے کہ جس رعایا سے انگریزی کی نسبت اجنٹ مقیم کوئی عذر بیان کریگا اوسکو وہ اپنے علاقے مین رہنے ندیگا۔

شرط ہشتم

گورنمنٹ انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ سلطان کو فوراً اوسقدر اسلحہ اور سامان جنگ دینگے جسقدر فرد منسلکہ عہدنامہ ہذا مین درج ہے اور یہ بھی گورنمنٹ انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ جسقدر روپیہ فرد مذکور مین درج ہے بطور قرض دینگے سلطان اوسکو بتدریج ادا کردیگا۔

شرط نہم

یہ عہدنامہ مشتمل اوپر نو شرائط کے ہر آج کے دن قرار پایا اور آجکی تاریخ سے چھہ مہینے کے عرصے مین اوسکی تصدیق گورنر جنرل کے پاس سے بھی وصول ہو جائے گی مگر واضح ہو کہ شرائط مندرجہ کی پابندی اور تعمیل بلا انتظار تصدیق مذکور عمل مین آئیگی۔

المرقوم مقام سری دیول متصل پدیر واقع ملک اچین بتاریخ ۲۲ ماہ اپریل ۱۸۱۹ء مطابق ۲۶ جمادی الآخر ۱۲۳۴ ہجری

مہر سلطان
سرچین

مہر — دستخط ٹی ایس ریفل
مہر — دستخط جان مانکٹن کومیش

مہر کوچک گورنر جنرل

دستخط ہیسٹنگس
دستخط جیمس سٹوارٹ
دستخط جی آدم
دستخط ای جی بورک

گورنر جنرل ان کونسل نے بتاریخ ۲۱ ماہ اپریل ۱۸۲۰ء تصدیق اسکی فرمائی
دستخط سی ٹی مٹکلف سکرٹری

فرد اسباب مذکورہ عہدنامہ ہذا جو آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی سری سلطان علاء الدین جوہر عالم شاہ کو بموجب شرط ہشتم کے دینگے

تفصیل اسلحہ و سامان جنگ

بارود	توپ پیتل کی برنجی	گولہ موافق توپ مذکور	گولہ گراب موافق توپ مذکور
سو کوپہ	معہ ضرب	اسمار	اسمار
بندوق	گولی بندوق	پتھری بندوق	
انالازال	سو گوپہ	پتھر	

تفصیل نقدی

پچاس ہزار ڈالرس

دستخط ٹی ایس راپل

دستخط جان پالمر کومس

المرقوم بمقام پدیر تاریخ ۲۲ اپریل سنہ ۱۸۱۹ء

نمبر ۱۰۶

ترجمہ اقرارنامہ سلطان پنگلیما ڈلی والہ

چھاپ سلطان پنگلیما ڈلی والہ

بمجواسطے بھیجنے گورنر پلوپنانگ جو مسٹر اندرسن یہان لائے ہین تانکو سلطان پنگلیما جو حکمران ڈلی اور اوسکی متعلقات لانگ کاٹ اور بولو چینا اور پرچو پٹ اور دیگر مقامات پر کرتا ہی بخواہش ڈلی چاہتا ہون کہ پلوپنانگ سے تجارت بہتر ہو اور گورنر مقام مذکور سے دوستی اور اتحاد پیدا ہو لہذا یہ شرائط گورنر پلوپنانگ سے کرتا ہون۔

اول

یہ کہ اگر ڈچ یا کوئی اور حکومت والے ڈلی مین یا کسی اور مقام میرے علاقے مین آباد ہونے کی درخواست دینگے مین اوسے منظور نہین کرونگا اور نہ مین اونسے کوئی قطعی عہد درباب تجارت کے کرونگا

میری مرضی یہہ ہی کہ حسب سابق مین تجارت پلو پنانگ سے کیا کرون۔

دوم

یہ کہ کوئی اور محصول سوای اوسکے جسکی فرد اجنٹ سابق گورنر پلو پنانگ سے کیا کرون نہ لیا جائیگا۔

سوم

یہ کہ تجارت ہر قسم پلو پنانگ کو اجازت کلی ہے کہ جو چیز چاہین یہان لائین اور جہان چاہین میرے علاقے مین بلا مزاحمت خرید و فروخت کرین اور بوقت ضرورت مین اونکی مدد بھی کیا کرونگا تاکہ تجارت یہانکی ترقی پذیر ہو اور تجاران بکثرت مقام ڈلی مین جمع ہون۔

چہارم

یہ کہ مین رواج سکہ ڈالرس خرد کا اس ملک مین دونگا۔

المرقوم ۷ ماہ جمادی الآخر ۱۲۳۸ ہجری مطابق ۱۹ ماہ فروری ۱۸۲۳ء

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جی ڈبلیو سالمونڈ

رزیڈنٹ کونسل

جزیرہ پرنس اوف ویلس

نمبر ۱۰۷

ترجمہ اقرارنامہ درباب اجرای سکہ بمقام ڈلی و علاقجات باٹا

چھاپ
تو انکو سلطان پنگلیما
مقام ڈلی

دستخط راجہ سبا پالنکا

ہم تو انکو سلطان پنگلیما جو حکمران اوپر علاقہ ڈلی کے ہین اور کلان باٹا راجہ سبایا لکھا یہہ اقرارنامہ مسٹر جان اندرسن اجنٹ گورنر پلو پنانگ کو دیتے ہین۔

درباب خواہش گورنر پنانگ کے ڈالر اس جزیرہ کا رواج دلی اور اوسکے متعلقات مین جاری کیا جاوے ہمنے قرار دیا کہ اونکا رواج آیندہ سے ہوگا اور ہم جانتے ہین کہ مستر جان اندرسین گورنر صاحب کو اسکی اطلاع دینگے جب وہ واپس پنانگ کو جائین اور وہان کے تجاران کو بھی آگہی اس امر کی ہو تاکہ وہ اپنے ہمراہ ڈالر اس خرد مقامات دلی اور بولوچینیا مین واسطے خرید سیاہ مرچ کے لایا کرین یا وہانسے یہی سکہ بھیجا کرین کیونکر رواج اس سکہ کا یہان مقرر اور جاری ہو گیا ہے۔

المرقوم ۷ جمادی الآخر سنہ ۱۲۳۸ ہجری روز دوشنبہ مطابق ۱۹ ماہ فروری سنہ ۱۸۲۳ع

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جی ڈبلیو سالمونڈ

ریذیڈنٹ کونسل

جزیرہ پرنس اوف ویلس

نمبر ۱۰۸

لانگ کاٹ

ترجمہ اقرارنامہ راجہ لانگ کاٹ

چھاپ

پنجزنیان مودا

راجہ لانگ کاٹ

برطبق مضمون چھٹی ہمارے دوست گورنر پنانگ کے جو اونکے اجنٹ مستر جان اندرسن صاحب پاس لائے ہمنے مضمون کو خوب سمجھا اور گفتگو درباب تجارت لانگ کاٹ کے مستر اندرسن سے بمیان آئی چونکہ خواہش ہماری دلی یہ ہے کہ گورنر پنانگ کے ساتھ رسم اتحاد ترقی پر ہو اور یہ کہ تجاران مقام مذکور کو ترغیب ہمارے لانگ کاٹ مین آنے کی ہو ہم گورنر پولو پنانگ کو عہدنامہ ذیل اس مراد سے بھیجتے ہین کہ دوستی مضبوط اور مستحکم ہو اور تجارت پولو پنانگ سے ترقی پکڑے

اول

یہ کہ مین کسی گورنمنٹ ڈچ وغیرہ سے جداگانہ عہدوپیمان نکرونگا میرا ارادہ اور میری غرض یہ ہے کہ مثل سابق تجارت پنانگ کے ساتھ رہے —

دوم

یہ کہ ہر ایک تجار پنانگ کا ہر طرح کی مدد ہم پایگا اونکو کچہ دقت عائد نہوگی اور اسباب تجارت آمد و رفت لانگ کاٹ اور پنانگ سے بلا مزاحمت ہوگی —

سوم

یہ کہ محصول لانگ کاٹ مین حسب تفصیل ذیل ہے یعنی سیاہ مرچ دو ڈالر فیصد گٹا ٹانگ پر دو ڈالر فی صد کتھہ پر پچاس فلوس یا نصف ڈالر فی صد بار نمک پر چار ڈالر فی کوین برنج آٹھہ ڈالر فی کوین اسکے سوا ان اشیا پر نلیا جائیگا اور سوا اسکے اور کسی شے پر محصول نہوگا پارچہ ولایتی پر اور افیون وغیرہ پر کچہ محصول نہوگا جسکی خوشی ہو لاکر لانگ کاٹ مین فروخت کرے اور میری خواہش یہ ہے کہ اونکی ضرورت زیادہ ہو —

چہارم

یہ کہ مین کوشش کرکے رواج دادوستد ڈالر اور روپیہ کے جاری کرونگا تاکہ تجارت مین تسہیل ہو مگر یہ ابھی منظور نہین ہوا ہے —

المرقوم ۴ جمادی الآخر سنہ ۱۲۳۸ ہجری مطابق ۱۶ فروری سنہ ۱۸۲۳ عیسوی

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جی ڈبلیو سالمونڈ

رزیڈنٹ کونسل جزیرہ پرنس آف ویلس

نمبر ۱۰۹

عہدنامہ درباب تجارت مابین معزز انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی و پادوکا سری سلطان عبدالجلیل جلیل الدین حسب سلطان عبدالجلیل سیف الدین حاکم سیاک وسری اندرپورا مع متعلقات منعقدہ میجر ولیم فارکیوہار رزیڈنٹ ملاکا باعتبار اختیارات عطیہ معزز جان الگزنڈر بانرمن گورنر جزیرہ پرنس آف ویلس و

مع متعلقات

شرط اول

صلح اور دوستی جو اب فیما بین ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور سلطان سیاک سری اندرپورا جاری ہے وہ دوامی اور مدامی ہوگی

شرط دوم

جہاز اور اسباب تجارت جو رعایاے انگریزی کا ہوگا یا کسی اور شخص کا جو بحفاظت ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی رہتا ہوگا اوسکی نسبت وہی رعایت اور استحقاق تمام لنگرگاہان اور علاقہ سلطان سیاک اور اندرپورا مین مرعی رہے گی جو کسی دوست کے ساتھہ اب تک ہوتی ہے یا آیندہ ہوگی۔

شرط سوم

جہاز اور اسباب تجارت جو رعایاے سلطان سیاک اور سری اندرپورا کا ہوگا اوسکی نسبت ویسی ہی رعایت اور استحقاق لنگرگاہ قلعہ کورنوالس اور دیگر مقامات ماتحت گورنمنٹ انگریزی جزیرہ پرنس اوف ویلس مین مرعی رہیگی۔

شرط چہارم

سلطان سیاک اور سری اندرپورا کوئی عہدنامہ مستردیا منسوخ کے جو کسی قوم کے ساتھہ یا گروہ اشخاص کے ساتھہ سابق ہوا ہو تجدید نکرینگے جس سے کسیطرح کا ہرج یا نقصان تجارت رعایاے انگریزی کا متصور ہوگا بلکہ سواے اسکے اونپر کسیطرحکا محصول جو دوسرے کسی علاقے کی رعایا سے نہین لیا جاتا نہ لگایا جائیگا۔

شرط پنجم

سلطان سیاک سری اندرپورا یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ کسی حیلے سے متاجری کسی شئے پیداوار علاقہ کی کسی دوسرے شخص کو خواہ یورپ یا امریکا یا اس علاقے کا باشندہ ہو نہ دینگے

شرط ششم

یہ تصریح بیان ہوچکا ہے کہ یہ عہدنامہ جو حسب منشا شرائط بالا مخصوص واسطے ترقی صلح و دوستی

باہمی اور نیز بغرض آبادی تجارت و جہازرانی درمیان رعایاے ہر دو فریق قرار پایا ہے اور جسمین نفع ہر دو فریق منصور ہے ہمیشہ قائم اور جاری رہیگا۔

بنظر صداقت و اطمینان فریقین ہم اسپر اپنی اپنی مہر اور دستخط بمقام بکٹ باٹو واقع علاقہ سیاک بتاریخ ۱۱۔ ماہ اگست ۱۸۱۸ء مطابق ۲۷۔ ماہ شوال ۱۲۳۳ھ کرتے ہین۔

چھاپ سلطان سیاک

مہر

دستخط ڈبلیو فارکیوہار میجر انجنیئر
رزیڈنٹ ملاکا
و کمشنر منجانب گورنمنٹ انگریزی
دستخط جی ڈبلیو سالمونڈ
رزیڈنٹ کونسل
جزیرہ پرنس آف ویلس

نقل مطابق اصل کے ہے

نمبر ۱۱

ترجمہ اقرارنامہ جو سلطان سیاک نے مسٹر جان اندرسن اجنٹ گورنر پلو پنانگ کو دیا

چھاپ سلطان سیاک

چٹھی معزز ولیم اڈورڈ فلیپس گورنر پلو پنانگ مصحوب مسٹر جان اندرسن اجنٹ کے سلطان حاکم سیاک کے پاس پہونچی اور جو اسمین درباب خوشنودی گورنر پلو پنانگ اور بہبودی اور ترقی تجارت فیما بین سیاک اور پلو پنانگ کے درج ہے اوس سے سلطان بہت خوش ہوا اس نظر سے کہ اس وسیلہ سے سیاک اور اوسکے متعلقات آباد ہو جاوینگے اور ہمیشہ آمد و رفت دوستانہ و مفید عام پنانگ سے جاری رہیگی اسلیے سلطان مع اپنے رئیسان مفصلہ ذیل یعنی تو انکو پنگلیان اور داتو سری پکا با راجہ اور داتو سری اجی وانگسا اور داتو مہاراجہ لیلا مونا اور تووان امام اوس عہدنامے کو منظور کرتی ہین

جو سابق کرنیل فارکیوہار اجنٹ گورنر پلو پنانگ کو دیا گیا تھا اور راجا اوسکے سلطان مین اپنے پانچون رئیسان مذکورہ بالا عہدنامہ ذیل تیار کرکے گورنر پلو پنانگ کے پاس اس مراد سے بھیجتے ہین کہ دوستی باہمی کو اور ترقی اور استحکام ہو اور کسیطرح کا اختلاف فیما بین سیاک اور پلو پنانگ کے ہرگز ہرگز نہو —

اول

یہ کہ سلطان اور پانچون رئیس یورپ یا کسی اور قوم کو جگہ آباد ہونے کو نہ دینگے اور نہ اونکو اجازت دینگے کہ اپنی جھنڈیان قائم کرین یا سیاک مین یا کسی اور مقام مین زیر حکم سلطان کے آکر آباد ہوین —

دوم

یہ کہ سلطان اور رئیسان سد راہ کسی جہاز یا تجار کے درباب جانی پنانگ کے نہونگی اور نہ اونکو اس قسم کا حکم دینگے کہ سواے ملاکا کے اور کہین تجارت نکرین بلکہ اونکو اختیار حاصل رہیگا جہان چاہین جائین اور پنانگ مین بھی مثل سابق جایا کرین —

سوم

یہ کہ رئیسان علاقہ سیاک کی نسبت بھی کچھ مخالفت نہوگی اور اونکو کل اختیار رہیگا کہ کوئی شرط یا عہد پنانگ کے ساتھ کرین اور سلطان اوسکی تبدیل یا ترمیم نکریگا اور رداتوا اور رئیسان کو اختیار ہوگا کہ وہ جسطرح چاہین پنانگ سے تجارت کرین —

چہارم

یہ کہ تمام تجار جو پنانگ سے سیاک مین آئینگے اونکی بنسبت کچھ روک ٹوک مقام سیاک مین نہوگی بلکہ اونکو اختیار رہیگا کہ جہان چاہین خرید و فروخت کرین —

پنجم

یہ کہ اگر کشتی یا جہاز کسی قسم کا تجاران کا ہوگا اور سیاک مین آئیگا اگر اوسپر کچھ صدمہ دریا مین یا یہان آکر پڑیگا تو سلطان اور رئیس اوسکی مدد حتی الامکان کرینگے کہ وہ واپس پنانگ کو جاسکے —

ششم

یہ کہ محصول جو اجناس پر بروقت داخلات پنانگ سے یا مخارجت سیاک سے لیا جائیگا اوسکی تفصیل جداگانہ فہرست جان اینڈرسن کو دی گئی ہے اور اوسمین اختلاف یا تبدیل نہوگی —

ہفتم

یہ کہ سلطان اور رئیس وزراں بحری پر مراعات نکرینگے اور نہ اونکو علاقہ سیاک مین اور اوسکی متعلقات مین رہنے دینگے بلکہ اونکو نکال دینگے تاکہ تجارت سیاک اور پیلو پنانگ کی ترقی کرے —

ہشتم

یہ کہ اگر سلطان یا اوسکے ملک پر کچھ خرابی عائد ہوگی تو وہ فوراً اوسکی اطلاع گورنر پیلو پنانگ کو کرکر درخواست امداد و صلاح کی کریگا اس مضمون کا عہدنامہ سلطان سیاک اور اوسکے رئیسون نے گورنر پنانگ کے پاس بھیجا المرقوم ۱۲ رجب ۱۲۳۵ھ مطابق ۲۶ ماہ مارچ ۱۸۲۳ع

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جی ڈبلیو سالمونڈ

رزیڈینٹ کونسل جزیرہ پرنس اوف ویلس

نمبر ۱۱۱

ترجمہ نقشہ محصول درآمد و برآمد مقام سیاک جو سلطان اور اوسکے رئیسون نے اجنٹ گورنر پیلو پنانگ کو دیا —

تاریخ ۱۲ ماہ رجب ۱۲۳۸ھ روز دوشنبہ

چھاپ
سلطان سیاک

چونکہ مسٹر جان اندرسن اجنٹ گورنر پیلو پنانگ سیاک مین آئے اور سلطان سے طلب ایک نقشے کی کی جسمین مقدار محصول جو اشیا ر تجارت پر مقام سیاک لیا جاتا ہو درج ہو اسواسطے سلطان نقشہ ذیل محصول درآمد و برآمد مقرر کرکے اونکو دیتے ہین —

محصول درامد		محصول برامد	
افیون —	۲۰ ڈالر فی صندوق	گیرو —	۲۵ ڈالر فی پکل
نمک —	۸ ڈالر فی کوین	موم —	۴ ڈالر فی پکل
نمک جاوا	۱۰ ڈالر فی کوین	گیامیر —	نصف ڈالر فی پکل
ابریشم خام	۵ ڈالر فیصدی	فش رور —	دو و نیم ڈالر فی ہزار
پارچہ سوتہا ہند و ولایتی	۵ ڈالر فیصدی	ماہی نمکدار	دو ڈالر فی ہزار
		ساگودانہ	۸ ڈالر فی کوین
دیگر اشیای جو اکثر جہازہا سے تجارت پر رہتا ہے —			۵ ڈالر فیصدی

سوای انکے اور سب اشیا محصول درامد و برامد سے بری ہین —

یادداشت دربابِ محصول

محصول مقامات اساہان اور ڈلی پر وہی جاری رہیگا جو نقشہ سابق مین جو گورنمنٹ مین بھیجا گیا ہے مذکور ہے اور جسکی نقل ہمارے پاس بھیجی گئی تھین —

مقام لانگ کاٹ مین وہی محاصل لیے جائینگے جو عہدنامہ راجہ نمبری ۵ مندرجہ تتمہ کتاب ہذا مین ہین (دیکھو نمبر ۱۰۸)

مقام سٹرانگ مین ابتک محصول کسی چیز پر سوا سیاہ مرچ اور غلام کے نہین لیا جاتا اول شے کا محصول ایک ڈالر فی صد کاٹیان ہے اور دوسری کا ایک ڈالر فی نفر اور یہ محصول سلطان بسار مقام کامپونگ بسار کی طرف سے ہے اور اب وہان کے رئیسون کی تجویز ہے کہ یہ محصول تبدیل کیا جاے اور کچھ زیادہ محصول درآمد اشیا تجارت پر جو دریا کے نیچے کی طرف جاتے ہین رئیسان کامپونگ اور دوریان اور کالیمبر لیا چاہتے ہین تجویز جدید بعد ازین تحریر ہوگی —

مقام پاتابرا جیسا سابق مذکور ہو چکا ہے لنگرگاہ بے محاصل ہے یعنی اس لنگرگاہ مین محصول نہین لیا جاتا —

دستخط جان اینڈرسن
اجنٹ گورنمنٹ

سیام

یہ کہہ سکتے ہیں کہ اولی تعلق سندی فیمابین گورنمنٹ انگریزی اور سیام کے شروع ساتھ سفارت مسٹر جان کرافرڈ کے سنہ ۱۸۲۱ع سے ہے اصل مطلب اس سفارت کا تجارت بلامزاحمت سیام کے ساتھ تھا مگر مسٹر کرافرڈ نامذکور کا ملاپ بے سود تھا —

سنہ ۱۸۲۶ع میں کپتان برنی نے ملاقات کرکے ایک عہدنامہ نمبر ۱۱۲ اس غرض سے قرار دیا کہ سیام والے شریک برہما والے بیچ جنگ اول برہما کے جسمیں گورنمنٹ انگریزی مصروف تھے نہوں اور یہ کہ علاقہ ملایان پنینسولا میں جسمیں فساد بباعث سیام والون کے علاقہ قیدہ کے لینے سے ہو رہا تھا دوبارہ امن وامان قائم ہوا ور اسی عہدنامہ مذکورہ بالا کپتان برنی صاحب نے ایک اور عہدنامہ نمبر ۱۱۳ سیام سے مقرر کیا شرائط اوسکی رفتہ رفتہ سیام والون نے مسترد کین اور چونکہ بموجب شرط ششم کے رعایائے انگریزی مطیع قوانین سیام تصور کیے گئے تھے اسواسطے اوسکا انفساخ بھی ضروری متصور ہوا

سنہ ۱۸۵۰ع میں مسٹر جیمس بروک سیام کو باختیارات کل عطیہ ملکہ معظمہ روانہ ہوئے مگر انکی کوشش بھی درباب قرار دینے عہدنامہ حسب مراد کے بے سود ہوئی پانچ سال بعد اسکے عہدنامہ نمبر ۱۱۴ دوستی اور تجارت کے باب میں فیمابین ملکہ معظمہ اور راجگان سیام بوساطت سر جان بورنگ صاحب قرار پایا اور بیچ سنہ ۱۸۵۶ع مسٹر پارکر تصدیق عہدنامہ مذکور کی منجانب ملکہ معظمہ سیام کو لیگئے اس مرتبہ ایک اقرارنامہ نمبر ۱۱۵ کمشنران سیام کے ساتھ قرار پایا اسمیں شرط ہوئی کہ عہدنامہ اور اوسکا منشا قرار دیا جائیگا —

علاقجات ماتحت سیام کے واقع پنینسولا ملایان کے یہ ہین قیدہ اور لگور اور ترنگانو اور کالانتان اور پتانی عہدنامجات قیدہ کا بیان سابق ہوچکا ہے (نمبر ۸۶ سے ۸۸ تک) بیچ سنہ ۱۸۳۱ع کے جب راجہ لگور نے راجہ معزول قیدہ کو جسنے ارادہ دوبارہ حاصل کرنے اپنے علاقہ قیدہ کا کیا تھا شکست دی تھی جسکا حال قیدہ کے حال میں درج ہے ریزیڈنٹ پنانگ اوس سے ملاقات کو بمقام قیدہ گئے اور عہدنامہ نمبر ۱۱۶ درباب حدبندی ضلع ولزلی کے اوسکے ساتھ بموجب شرط سوم عہدنامہ بانگ کاک کے قرار دیا —

اس حدبندی کی خط کشی آج کی تاریخ تک عمل میں نہیں آئی ہے اس سبب سے چند افسران انگریزی اور سیام جو اس کام کے واسطے مامور ہوئے تھے قبل اختتام کار ربائز ہوئے اور جلسہ

اونکا برخاست ہوا۔

نمبر ۱۱۲

عہدنامہ سیام ۱۸۲۶ء

حاکم قادر جو کل بہتری اور مرتبت پر قابض ہے اور اوتار بودہ جو ہر ایک شخص مالکن شہر پاک وبزرگ سیایوتھیا وغیرہ پر سایہ فگن ہے (یہ القاب راجہ سیام کا ہے) بیرون منہ عقل وکیاست رونق پاک محل شاہی ریست وبالتحقیق (یہ القاب وینگوا یعنی راجہ ثانی سیام کا ہے) حکم بنام اپنے اراکین بلند مرتبت کے جو تعلق راجہ بزرگ وپاک دوور سیایوتھیا سے رکھتے ہین صادر فرماتے ہین کہ یکجا ہوکر ایک عہدنامہ کپتان ہنری برنی سفیر انگریزی منجانب گورنمنٹ انگریزی کے ساتھ کرین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی نے جو حکمران ملک ہند پر جسقدر انگریزون کے پاس ہے باجازت یا عطیہ شاہ وپارلمنٹ انگریزی کے ہین اور رایٹ ہنوربل لارڈ امہرسٹ گورنر بنگالہ ودیگر افسران ذیشان نے اپنی طرف سے مختار کرکے بھیجا ہے کہ عہدنامہ اراکین بلند مرتبت کے ساتھ جو تعلق ملک پاک وبزرگ سیایوتھیا سے رکھتے ہین کرے اس مراد سے کہ سیامی اور انگریز دوست صادق ہوکر واسطے محبت واتحاد وصفائی دل طرفین سے مقرر ہو لہذا سیامی اور انگریز دو نقل ایک عہدنامہ کی کرین اس غرض سے کہ ایک نقل اوسکی ملک سیام مین رہے تاکہ ہر ایک ضلع خرد وبزرگ اوس سے واقف ہون اور دوسری نقل بنگالہ مین رکھی جاوے تاکہ ہر ایک ضلع خرد وکلان ماتحت گورنمنٹ انگریزی اوس ملک مین اوس سے آگاہی پیدا کرے اور دونون نقول پر تصدیق مہر شاہی اور مع مہر اراکین بلند مرتبت شہر پاک ملک وسیع سیایوتھیا کی اور مہر ہنوربل لارڈ امہرسٹ گورنر بنگالہ ودیگر افسران ذیشان انگریزی کی ہوگی۔

شرط اول

انگریز اور سیامی اقرار دوستی ومحبت واتحاد براتی وصداقت وصفائی باہمی کرتے ہین سیامی لوگ انگریزونکو جو ہین کہ ارادہ یا ارتکاب فعل بد نکرین جس سے انگریزونکو تکلیف کسیطرحکی ہو اور انگریزونکو چاہیے کہ ارادہ یا ارتکاب فعل بد نکرین جس سے سیامی لوگونکو تکلیف کسیطرحکی ہو سیامی انگریزونکو کہ وہ جاکر تکلیف دین یا حملہ کرین یا تصدیعہ دین یا گرفتار کرین یا چھین لین کسی مقام یا ملک یا سرحد انگریزی واقع حکومت انگریزی کو اور انگریزون کو چاہیے کہ وہ جاکر تکلیف دین یا حملہ کرین یا تصدیعہ دین

یا گرفتار کرین یا چھین لین کسی مقام یا ملک یا سرحد سیامی واقع حکومت سیام کو سیامی ہر مقدمہ واقع اندر حدود سیام کو خود موافق مرضی اور رواج کے فیصلہ کیا کرینگے۔

شرط دوم

اگر کوئی مقام یا ملک زیر حکم انگریزی کوئی امر خلاف سیامی لوگ کرین تو سیامی والونکو نہ چاہیے کہ وہ جاکر اوس مقام یا ملک کو نقصان پہونچاوین بلکہ اول رپورٹ اوسکی انگریزونکو کرین اور انگریز مقدمے کو براستی وایمانداری تحقیقات کرینگے اور اگر جرم انگریزونکا ہوگا تو وہ اوسکو حسب حیثیت جرم سزا دینگے اور اگر کوئی مقام یا ملک زیر حکم سیام کوئی امر خلاف انگریزی کے کرین تو انگریزون کو نچاہیے کہ وہ جاکر اوس مقام یا ملک کو نقصان پہونچائین بلکہ اول رپورٹ اوسکی سیام والون کو کرین اور سیام والے مقدمے کو براستی وایمانداری تحقیقات کرینگے اگر جرم سیام والے کا ہوگا تو وہ اوسکو حسب حیثیت جرم سزا دینگے اگر کسی مقام یا ملک سیام مین جو متصل علاقہ انگریزی کے ہو اجتماع فوج یا جہاز ہو اگر رئیس انگریزی مقام مذکور سبب اس اجتماع فوج کا دریافت کرے تو رئیس سیام اوسکی حقیقت بیان کردے اور اگر کسی مقام یا ملک انگریزی مین جو متصل علاقہ سیام کے ہو اجتماع فوج یا جہاز ہو اور اگر رئیس سیام مقام مذکور سبب اس اجتماع فوج کا دریافت کرے تو رئیس انگریزی اوسکی حقیقت بیان کردے۔

شرط سوم

بیچ مقامات یا علاقجات سیام یا انگریزی کے جو متصل سرحد باہمی ہون خواہ بجانب مشرق یا مغرب یا شمال یا جنوب اگر انگریزون کو شبہہ اس امر کا ہو کہ حدبندی صحیح نہین ہوئی ہے تو سردار انگریزی ایک چٹھی لکھکر اپنی سرحد کے چند اشخاص کے ہاتھ سردار سیام علاقہ متصلہ کے پاس بھیجے گا اور یہ سردار بھی چند اہلکار مع چند اپنی سرحد کے اشخاص کے مقام مشتبہ پر ہمراہ اشخاص انگریزی بھیجے گا کہ جاکر حدود کا فیصلہ کرین اور اس طور پر کہ فریقین سے رابطۂ دوستی مرعی رہے اور اگر سردار سیام کو شبہہ اس امر کا ہو کہ حدبندی صحیح نہین ہوئی ہے تو سردار سیام ایک چٹھی لکھکر اپنی سرحد کے چند اشخاص کے ہاتھ سردار انگریزی علاقہ متصلہ کے پاس بھیجے گا اور یہ سردار بھی چند اہلکار مع چند اپنی سرحد کے اشخاص کے مقام مشتبہ پر ہمراہ اشخاص سیام بھیجے گا کہ جاکر حدود کا فیصلہ کرین

اور اس طور پر کہ فریقین سے رابطہ دوستی مرعی ہووے۔

شرط چہارم

اگر کوئی رعایاے سیام مین سے مفرور ہو کر اندر سرحد انگریزی کے جاکر پناہ گیر ہو تو سیام والونکو نچاہیے کہ مداخلت بیجا یا گرفتار ایسے شخص کو اندر حدود انگریزی کے جاکر کرین بلکہ رپورٹ اسکی لکھکر درخواست اوسکے واپسی کی باہئین شائستہ کرین مگر انگریزون کو اختیار حاصل ہوگا کہ اوسے واپس دین یا نہ دین اور اگر کوئی رعایاے انگریزی مین سے مفرور ہو کر اندر سرحد سیام کے جاکر پناہ گیر ہو تو انگریزون کو نچاہیے کہ مداخلت بیجا یا گرفتار ایسے شخص کو اندر حدود سیام کے جاکر کرین بلکہ رپورٹ اسکی لکھکر درخواست اوسکے واپسی کی باہئین شائستہ کرین مگر سیام والون کو اختیار حاصل ہوگا کہ اوسے واپس دین یا ندین۔

شرط پنجم

انگریز اور سیام والون نے باہم عہد کیا ہے کہ دوستی صادق فیمابین اونکی مقرر ہووے سوداگران انگریزی اور اونکے جہازہاے تجارت آمد و رفت کسی ملک سیام کے ساتھ کرین جسمین تجارت بہت مقصود ہو اور سیام والے اونکی رعایت اور حفاظت کرینگے اور اجازت خرید و فروخت کی باسایش تمام دینگے اور سوداگران سیام اور اونکے جہازہاے تجارت اب آمد و رفت کسی ملک انگریزی کے ساتھ کرین اور انگریز اونکی اعانت اور حفاظت کرینگے اور اجازت خرید و فروخت کی باسائش تمام دینگے اگر کوئی سپاہی چاہے ملک انگریزی مین جائے یا انگریز چاہے کہ کسی ملک سیام مین جائے تو اوسکو متابعت رواج ملک جہان وہ جائیگا کرنی ہوگی اور اگر وہ واقف رسوم و رواج ملک مذکور سے نہونگے تو اہلکار سپاہی یا انگریزی جیسا موقع ہوگا اوس سے اطلاع کرینگے رعایاے سیام جو ملک انگریزی مین جائین اونکو بموجب قواعد مقررۂ ملک انگریزی کے ہر امر مین کاربند ہونا ہوگا اور رعایاے انگریزی جو ملک سیام مین جائین اونکو بموجب قواعد مقررۂ ملک سیام کے ہر امر مین کاربند ہونا ہوگا۔

شرط ششم

سوداگران رعایاے سپاہی یا انگریزی جو واسطے تجارت کے بنگالہ یا کسی ملک ماتحت انگریزی کے

یا ہانگ کانگ یا کسی ملک ماتحت سیام مین جائین اونکو محصول اشیاء تجارت کا موجب رواج مقام یا ملک کے ہردوطرف دینا ہوگا اور ایسے تجاران یا باشندگان ملک کو اجازت ہوگی کہ بلا مزاحمت غیری اون ملکون مین خرید و فروخت کرین اگر کسی سوداگر سیام یا انگریزی کو کوئی نالش یا مقدمہ پیش کرنا ہوگا اوسکو لازم ہے کہ اپنی نالش روبروے افسران و گورنران ہردو فریق کے پیش کرے اور وہ تحقیقات کرکے فیصلہ نالش کا کر دینگے حسب رواج مقام یا ملک ہردوطرف اگر کوئی تجار سیامی یا انگریزی بلا تحقیقات وضع یا مشرب مشتری خرید و فروخت اوسکے ساتھ کرے اور اگر کوئی مشتری بدوضع ہو اور مال لیکر بھاگ جائے تو حاکمان و افسران کو چاہیے کہ تحقیقات کرکے اوسکو برامد کرین اور تحقیقات مقدمہ بلا رو رعایت کرین اگر مشتری کے پاس روپیہ ہے تو اوس سے دلادین اور اگر اوسکے پاس روپیہ نہین ہے یا اگر مشتری برامد نہو تو یہ قصور خود اوس سوداگر کا ہے اور حاکم ذمہ دار اوسکے متصور نہین ہونگے —

شرط ہفتم

اگر کوئی سوداگر رعایاے سیامی یا انگریزی کسی ملک سیام یا انگریزی مین تجارت کرنی چاہے اور درخواست تعمیر کرنے گودام یا مکان کی کرے یا درخواست خرید کرنے یا بکرایہ لینے کسی دوکان یا مکان کے واسطے رکھنے اشیاء تجارت کی کرے تو حاکمان و افسران سیامی یا انگریزی کو اختیار حاصل ہوگا کہ اوسکو اجازت رہنے کی ندین اور اگر وہ اجازت دین تو وہ کنارے پر جہاز لگا کر بودوباش اوس شرائط پر اختیار کریگا جو فیما بین مقرر ہوجائینگے اس حالت مین حاکمان اور افسران سیامی یا انگریزی اوسکی اعانت اور حفاظت واجبی کرینگے اور باشندگان کو زیادتی اوسپر کرنے نہ دینگے اور اوسکو بھی زیادتی باشندون پر کرنے دینگے اگر کوئی سوداگر یا رعایاے سیامی یا انگریزی کو کوئی وجہ قیام کی نہو تو اور وہ درخواست جانے کی کرے اور کسی جہاز پر وہ اپنا اسباب بار کرکے روانہ ہونا چاہے تو ایسے شخص کو اجازت جانے کی باسانی ہوگی —

شرط ہشتم

اگر کوئی تجار چاہے کہ کسی ملک یا مقام انگریزی یا سیامی مین جاکر تجارت کرے اور اوسکے جہاز یا کشتی تجارت کو کچھ نقصان ہوگیا ہو تو افسران انگریزی یا سیامی اوسکو مدد اور حفاظت کافی دینگے

اور اگر کوئی جہاز سیامی یا انگریزی طوفانی ہوکر کسی مقام یا ملک کے نزدیک شکستہ ہو جاوے تو اوس
انگریزی یا سیامی جہاز مذکور کا اسباب لے لیوین تو افسران انگریزی یا سیامی تحقیقات کامل کر کے
اسباب مذکور مالک مال کو واپس دلا دینگے اور اگر مالک مرگیا ہو تو اوسکے وارث کو دلا دینگے اور اگر
ناوارث اوس شخص کو جسنے مال لے لیا تھا معاوضہ معقول دینگے اگر کوئی رعایائے سیامی یا انگریزی
کسی ملک سیام یا انگریزی مین مرجاوے تو جو اسباب اوسکا ہوگا وہ اوسکے وارث کو ملیگا اور اگر وارث
اوس مقام مین موجود نہوگا یا وہ خود وہان آنہ سکتا ہوگا اور کسی شخص کو بذریعہ چٹھی اپنی طرف سے
واسطے لینے مال کے نامزد کریگا تو کل مال اوسکو دیا جائیگا۔

شرط نہم

اگر کوئی جہاز انگریزی چاہے کہ کسی ایسے مقام ملک سیام سے تجارت کرے جس سے پیشتر
تجارت نہوتی ہو تو اوسکو لازم ہوگا کہ اول جاکر حاکم مقام مذکور سے دریافت حال کرے اگر کسی ملک مین
تجارت نہوتی ہوگی تو گورنر صاحب جہاز مذکور کو آگہی دیگا کہ وہان تجارت نہین ہوتی ہے اور اگر کسی
ملک مین تجارت کافی لائق جہاز کے ہوتی ہوگی تو گورنر اجازت دیگا کہ آکر وہان تجارت کرے

شرط دہم

انگریز اور سیامی باہم اقرار کرتے ہین کہ اونکی تجارت بلا مزاحمت احدے علاقجات انگریزی
جزیرہ پرنس آف ویلس اور ملاکا اور سنگاپور مین اور علاقجات سیام مثل لگور اور مردلانگ سنگورا
اور پتانی اور جنکسیلون اور قیدہ اور دیگر اضلاع مین ہوا کرے گی اور تجاران ممالک انگریزی وایشیا
جو برہما والے یا پیگو والے اور اولاد اہل یورپ ہون اونکو بھی اجازت عام تجارت خشکی و تری کی دیجائیگی
اور تجاران ایشیا جو برہما والے یا پیگو والے یا اولاد اہل یورپ ہون اور خواہش آنے اور تجارت
کرنے کی ساتھ علاقجات سیام کے ممالک مرگوئی اور ٹیوائی اور ٹناسرم اور ییے سے جو سب
علاقجات زیر حکم انگریزی کے ہین رکھتے ہون اونکو بھی اجازت عام تجارت بلا مزاحمت کی
دیجائیگی بشرطیکہ انگریز اونکو حسب دستور ہمیشہ کے گذرنے کی خشکی کا دینگے مگر تجاروں کو ممانعت ہوگی کہ وہ افیون
نلائین کیونکہ یہ جنس ملک سیام مین ناجائز ہے اور اگر کوئی سوداگر افیون لائیگا تو گورنر یعنی حاکم اوسکو
گرفتار کریگا اور جلا کر سب خاک سیاہ کر دیگا۔

شرط یازدہم

اگر کوئی انگریز کسی شخص کے نام جو ملک سیام یا اور کسی ملک مین ہو چٹھی بھیجیگا تو وہ چٹھی مکتوب الیہ کھولیگا سوائے اوسکے اور کوئی نہین کھولیگا اور اگر کوئی سیامی کسی شخص کے نام جو ملک انگریزی یا کسی اور ملک مین ہو چٹھی بھیجے تو وہ چٹھی مکتوب الیہ کھولیگا سوائے اوسکے اور کوئی نہین کھولیگا۔

شرط دوازدہم

سیامی علاقجات ترنگانو اور کالنتان مین جاکر سدراہ تجارت نہونگے اور انگریزی تجار اور رعایا آیندہ آمدورفت اور تجارت اوسی سہولت اور آزادی سے جاری رکھینگے جیسے وہ سابق رکھتے تھے اور انگریز کسی حیلے سے جاکر علاقجات مذکور پر حملہ نکرینگے اور نہ مزاحم ہونگے اور نہ تخلل اوسمین پیدا کرینگے۔

شرط سیزدہم

سیامی انگریزون سے وعدہ کرتے ہین کہ وہ قیدہ مین رہینگے اور اوسکی اور اوسکے باشندونکی حفاظت بآئین شایستہ کرینگے باشندگان جزیرہ پرنس اوف ویلس اور قیدہ فیمابین تجارت اور آمدورفت مثل سابق رکھینگے سیامی کچھ محصول اوپر ذخیرہ یا سرانجام ضروری مثل مویشی اور گاومیش اور مرغی اور مچھلی اور دال اور چانول جنکی ضرورت خرید کرنے کی باشندگان جزیرہ پرنس اوف ویلس اور جہازہاے مقیم مقام مذکور کو ہو نہ لینگے اور سیامی مستاجری کسی دہان دریا یا خود دریاے قیدہ کی کسیکو نہ دینگے بلکہ محاصل درآمد و برآمد بشرح واجبی خود لیا کرینگے سیامی یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ جب چاو فیا لگور کا مقام بانگ کاک سے واپس آئیگا تو وہ غلام اور اپنے ملازمین اور اشخاص خاندان رشتہ داران حاکم سابق قیدہ کو رہا کرا کر اونکو اجازت دیگا کہ جہان چاہین جاکر رہین اور انگریز سیامی سے وعدہ کرتے ہین کہ انگریزون کو خواہش قبضہ کرنے قیدہ کی نہین ہے اور وہ اوسپر حملہ آور نہونگے اور نہ اوسمین فساد برپا کرینگے اور نہ حاکم سابق قیدہ یا اوسکے کسی ملازم کو اجازت دینگے کہ وہ جاکر علاقہ قیدہ یا کسی اور مقام زیر حکم سیام مین حملہ آور ہو یا فساد کرے یا تکلیف باشندون کو دے انگریز وعدہ کرتے ہین کہ وہ تدبیر ایسی واسطے حاکم سابق قیدہ کے عمل مین لائینگے کہ وہ جاکر کسی اور علاقے مین رہے اور جزیرہ پرنس اوف ویلس

یا بھواسنے یا پیری یا سالنگور یا کسی ملک برہما مین نزہے اور اگر انگریز ایسی تدبیر نسبت حاکم سابق قیدہ کی نکرین اور وہ کسی اور مقام مین بموجب وعدہ بالا جا کر رہے تو سیامی کو اختیار رہے کہ محصول برآمد دال اور پیج پر لگا کر وصول کیا کرین (یہ شرط ادنا جو صفحات انگریزان ہوئی ہیں اور جن پر خط کھنچا ہے وہ حسب استدعاے سیامی منسوخ اور مسترد ہوگئیں) انگریز کسی سیامی چینی والے یا کسی اور ایشیا کے ساکن کو جو جزیرہ پرنس آف ویلس مین رہتا ہو ممانعت رہنے مقام قیدہ کی نکرینگے اگر اسکی مرضی وہان رہنے کی ہوگی —

شرط چہاردہم

سیامی اور انگریز باہم شرط کرتے ہین کہ راجہ پراگ اپنے علاقے مین حسب مرضی اپنے حکمرانی کریگا اگر اسکی مرضی بھیجنے پھول نقرہ وطلائی کی حسب دستور سابق ہوگی تو انگریز اسکو مانع ہونگے اگر چاوفیا لگور والے راہ دوستی چالیس پچاس آدمی خواہ سیامی خواہ چینی والے اور خواہ کوئی اور باشندہ ایشیا رعایاے سیام بمقام پراگ روانہ کرے یا راجہ پراگ کسی اپنے وزیر یا اہلکار کو تیش چاوفیا لگور کے روانہ کرے تو انگریز اسکے مانع ہونگے اور سیامی اور انگریز کچھ فوج پراگ کو روانہ نکرینگے کہ وہان جاکر حملہ یا فساد کرین یا کسیطرح کی دقت پیدا کرین اور انگریز حکومت پراگ کو اجازت ندینگے کہ جاکر حملہ یا فساد کرے اور سیامی سالنگور جاکر حملہ یا فساد نکرینگے تدابیر شروط ہردو شرط سابق الذکر درباب پراگ وقیدہ چاوفیا لگور کا بعد واپس آنے بمقام بانگ کوک سے عمل مین لاینگے

چودہ شرائط اس عہدنامہ کی ہر ایک اہلکار خرد وکلان انگریزی وسیامی وضلع فرو کلان لیکر سنی اور تعمیل بلا عذر کریں اور وزراے عالی مرتبت مقام بانگ کوک اور کپتان ہنری برنی جنکو رایٹ ہنوربل لارڈ امہرسٹ گورنر بنگالہ نے بطور سفیر اپنی طرف سے بھیجا تھا دونون نے ملکر یہ عہدنامہ روبروے شاہزادہ کردم مین سورن پراکما کے بمقام شہر مبارک وبزرگ سیا لوتھایا قرار دیا —

عہدنامہ بزبان سیام وملایان وانگریزی کے بروز سشنبہ بتاریخ یکم ماہ ہفتم زوال ماہ سنہ ۱۱۸۸ واک ہشتم سنہ سیامی مطابق تاریخ ۲۰ ماہ جون سنہ ۱۸۲۶ء لکھا گیا

ہردو نقول عہدنامہ پر مہر اور تصدیق وزراے اور کپتان ہنری برنی صاحب کی ہوئی

ایک نقل کپتان ہنری برنی اپنے ہمراہ واسطے تصدیق اور منظوری گورنر بنگالہ لیجائینگے اور ایک نقل جسپر مہر راجہ کی ہوگی چاو فیا لگورو الیحا کر بمقام قیدہ رکھے گا کپتان برنی وعدہ کرتے ہیں کہ عرصہ سات مہینے میں یعنی ماہ دوم سال داک ہشتم میں واپس جزیرہ پرنس اوف ویلس میں آئینگے اور عبارت تصدیق اس عہدنامہ کی فرافاک ری بوری تک کو بمقام قیدہ دینگے سیامی و انگریز وہ دوستی باہم کرینگے جو ہمیشہ پائندہ رہے گی اور اوسکا اختتام یا سدباب اوس وقت تک نہوگا جب تک آسمان و زمین قائم رہے —

ترجمہ صحت لفظی زبان سیامی سے ہوا

دستخط ایچ برنی کپتان

سفیر دربار سیام

دستخط ایم سٹ

مہر راجہ سیام

مہر

تصدیق کیا رایٹ انریبل گورنر جنرل نے بمقام آگرہ تاریخ ۱۷ ماہ جنوری ۱۸۲۷ء

حسب الحکم گورنر جنرل

دستخط ای سٹرلنگ

سکرٹری گورنمنٹ

مہر چاو فیا اکہو مہا سینا کالا بولی

مہر چاو فیا چاک کری

ہمراہ گورنر جنرل

دستخط کمبر میر

مہر چاو فیا تہرانا

مہر چاو فیا فرا کھلانگ

دستخط جی ایچ ہرنگٹن

مہر چاو فیا یومورا ہٹ

مہر چاو فیا پھولو بھیب

دستخط ڈبلیو بی بیلی

حسب الحکم نایب پریسیڈنٹ ان کونسل

دستخط جارج سوئنٹن

سکرٹری گورنمنٹ

دستخط ایچ برنی کپتان

سفیر بدربار سیام

منجانب رایٹ ہونربل گورنر جنرل ہند انگریزی

مہر و دستخط ہوئے

مہر

نمبر ۱۱۴

عہدنامہ تجارت ۱۸۲۶ عیسوی

وزرای سیامی اور کپتان ہنری برنی صاحب نے بعد قرار دینے عہدنامہ دوستی جسمین چودہ شرائط مقرر ہوئین اب ایک عہدنامہ بنسبت انگریزی جہازون کے جنکی خواہش یہ ہے کہ اگر تجارت ساتھہ بانک پاک دوسیع سیا یوتھایا یعنی بانک کوک کے کرین منعقد کیا۔

شرط اول

جہاز رعایاے گورنمنٹ انگریزی کے خواہ باشندگان یورپ خواہ ایشیا کے ہون جنکی خواہش اگر تجارت کرنے بمقام بانک کوک ہو اونکو لازم ہے کہ مطابق قوانین سیام کے کاربند ہون جو سوداگر بانک کوک کو آئین اونکی ممانعت ہے کہ یہانسے دال اور برنج خرید کرکے واسطے تجارت کے لیجائین اور اگر وہ اسلحہ آہنین مثل بنادیق وغیرہ اور چھرہ اور بارود لائین تو اونکو ممانعت ہے کہ وہ کسی شخص کے ہاتھہ سواے گورنمنٹ کے فروخت نکرین اگر گورنمنٹ کو ضرورت خرید کرنے ان اشیا کی ہو تو سوداگر اونکو واپس لیجاے باستثناء اسلحہ و سامان جنگی و دال و برنج سوداگران رعایاے انگریزی اور سوداگران مقیم بانک کوک کو اجازت عام ہے کہ جو چاہین بلا مزاحمت احدے و بآزادی تمام خرید و فروخت کرین جو سوداگر تجارت کے واسطے آئینگے اونکو لازم ہے کہ فوراً محصول مقررہ حسب عرض کشتی ادا کرین۔

اگر کشتی اسباب تجارت لائے تو اوسپر محصول اسلئے لکال فی بادم سیامی عرض کشتی کے لیا جائیگا۔

اگر کشتی کوئی اسباب تجارت وہان کے واسطے نلائے تو اوسپر اسلئے لکال بابت فی بادم سیامی عرض کشتی کے لیا جائیگا۔

کچھ محصول دروازہ و برآمد یا کسی اور طرح کا بائع یا مشتری سے جو رعایائے انگریزی ہو نلیا جائیگا۔

شرط دوم

جب جہاز سوداگری جو کسی رعایائے انگریزی کا ہو حد کے باہر پہونچے تو اوسکو وہان لنگر ڈالکر رہنا چاہیے اور حاکم جہاز کو لازم ہوگا کہ ایک شخص مع فہرست اسباب مردمان جہاز و بندوق و گولی و بارود وغیرہ کے واسطے اطلاع گورنر کے بمقام دہان دریای بھیجے اور گورنر ایک چھوٹی کشتی مع ایک آدمی مترجم کے بھیجینگے کہ نقل قوانین لیجاکر حاکم جہاز کو سمجھا دے بعد ازین جب کشتی مذکور جہاز کو اندر حد کے لاوے تو اوسکو متصل چوکی کے جو مقام مترجم بتلائیگا وہان اکر لنگر ڈالکر رہنا ہوگا

شرط سوم

اہلکاران مناسب جہاز پر جاکر خوب تلاشی ہر شے کی لینگے اور بندوق اور گولی اور بارود وغیرہ جسقدر ہوگی سب اوسمین سے نکالکر بمقام پاکنام (یعنی لنگرگاہ بدہان دریای مذکور) رکھینگے بعد ازان گورنر پاکنام جہاز کو اجازت دیگا کہ بانک کاک کو روانہ ہو

شرط چہارم

جب جہاز وارد مقام بانک کوک ہوگا تو اہلکاران پرمٹ جہاز مذکور پر جاکر تلاشی لینگے اور جو کچھ اسباب تجارت ہوگا اوسکی فہرست لکھ لینگے اور جب عرض جہاز کا پیمود ہو جاوے گا تو تجاران کو اجازت ہوگی بموجب شرط اول کی خرید و فروخت کرین اگر کسی جہاز کو بباعث کثرت اسباب تو جہاز بوقت روانگی ضرورت کشتیان خردکی واسطے لیجانے تھوڑے اسباب کے پڑے تو اہلکاران پرمٹ وچوکی ایسی کشتیان خرد پر اور محصول نلینگے۔

شرط پنجم

جب جہاز کا سارا اسباب اوسپر رکھ لیا جاوے تو حاکم جہاز چاو فیا فراکیلانگ کے پاس جاکر استدعا ایک سند کے کرینگے کہ لنگرگاہ مین اب اوسکا کچھ نہین ہے اور اگر کوئی امر ضروری مانع نہوگا تو چاو فیا فراکیلانگ اوسکو سند مطلوبہ دیکر روانگی کی اجازت دینگے بعد روانگی جب جہاز مقام پاکنام مین پھر وارد ہوگا تو وہ وہان لنگر ڈالکر چوکی معمولی مین قیام کریگا اور جب اہلکاران معمولی اوسپر آکر تلاشی لے لینگے تو جہاز کو اوسکے بندوق اور گولی و بارود وغیرہ جو وقت روانگی وہان رکھا گیا تھا

واپس ملیگا بعد ازین جہاز روانہ ہو سکتا ہے —

شرط ششم

اگر سوداگر رعایاے گورمنٹ انگریزی ہون خواہ اہل یورپ یا ایشیائی حاکم یا اہلکار یا خلاصی ہون اور تمام مقیمان جہاز کو متابعت قوانین مقررہ سیام اور شرائط عہدنامہ ہذا ہر امر مین کرنی ہوگی اگر سوداگران ہر قسم کے شرائط عہدنامہ ہذا پر لحاظ نہ رکھینگے اور باشندگان شہر پر زیادتی کرینگے یا وزدیا بدمعاش بنجاینگے یا انسان کا قتل کرینگے یا کسیکے ساتھہ بدزبانی سے پیش آئینگے یا کسی افسر کلان یا اہلکار سے خیرہ سری و بد وضعی سے پیش آئینگے اور مقدمہ سنگین ہوجائیگا تو حاکمان معمولی اونکی تحقیقات کرینگے اور مجرم کو سزا دینگے اگر جرم قتل انسان ہوگا اور بہنگام ثبوت حاکمان مجوزہ کے راے مین یہ فعل بارادہ وقوع مین آیا ہوگا تو مجرم کو سزاے قتل ملیگی اور اگر جرم سواے اسکے اور کوئی ہوگا اور فاعل اوسکا کوئی حاکم یا افسر جہاز ہوگا یا سوداگر ہوگا تو حسب حیثیت جرمانہ مجرم پر کیا جائیگا اور اگر مجرم کم رتبے کا ہی تو اوسکو سزاے بید یا قید موجب قوانین سیام کے دیجائیگی گورنر بنگالہ اپنی رعایا کو ممانعت کرینگے کہ جو شخص بانگ کوک مین اگر تجارت کرنی چاہے وہ کسی شخص سے پھر زیادتی نکرے اور نہ کسی حاکم کی بدگوئی کرے اگر کوئی شخص بانگ کوک مین سے رعایاے انگریزی پر زیادتی کریگا اوسکو بھی حسب حیثیت جرم سزا دیجائیگی

اس عہدنامے کی چند شرائط ہر ایک افسر مقیم بانگ کوک اور سوداگران رعایای انگریزی فرض ہونگے اور اونکی تعمیل کلیتہ اونکو کرنی ہوگی

ترجمہ تحت لفظی زبانی سیامی سے ہوا

دستخط ایچ برنی کپتان

سفیر دربار سیام

دستخط المہرسٹ

مہر راجہ سیام

مہر

تصدیق کیا رایٹ ہونربل گورنر جنرل نے بمقام آگرہ بتاریخ ۱۷ ماہ جنوری سنہ ۱۸۲۶ع

حسب الحکم گورنر جنرل

دستخط اسی سٹرلنگ

سکرٹری گورنمنٹ

ہمراہ گورنر جنرل

دستخط کمبر میر

مہر چاو فیا آکہو فہا سینا کالایون

مہر چاو فیا چاپک کری

دستخط جی ایچ ہرنگٹن

مہر چاو فیا بھا رانا

مہر چاو فیا فراکیلانگ

دستخط ڈبلیو بی بیلی

مہر چاو فیا پو سورا ہست

مہر چاو فیا فولوتھیپ

حسب الحکم نائب پریسیڈنٹ ان کونسل

دستخط جارج سونٹن

سکرٹری گورنمنٹ

دستخط ایچ برنی کپتان

سفیر بدربار سیام

منجانب رایٹ آنریبل گورنر جنرل ہند انگریزی

مہر

مہر و دستخط ہوگئے

نمبر ۱۱۴

عہدنامہ ۱۸۵۵ع ساتھ سیام کے

جناب ملکہ معظمہ شاہزادی گریٹ برٹن و آیرلینڈ و دیگر متعلقات و ملک محفوظہ اور جناب فرا باد سومدیچ پرمندر مہا مونگ کت فرا چوم کلان چاو یو ہوا راجہ کلان سیام و فرا باد سومدیچ پرمندر پاوارند راسی مہیسر یس فراپن کلان چاو یو ہوا راجہ دوم سیام کی خواہش یہ ہوئی کہ وہ سلسلہ دوستی و اتحاد فیما بین طرفین جاری ہے وہ بنیاد مستحکم تر بلکہ دوامی قائم ہو اور نیز یہ کہ بہبودی رعایا طرفین بترغیب تسہیل و انتظام حرفہ و تجارت پیدا ہو لہذا ایک صلحنامہ و عہدنامہ کی تجویز قرار پائی اور طرفین نے اپنی اپنی طرف سے مختار تفصیل ذیل

نامزد فرمائے —

یعنی ملکۂ معظمہ گریٹ برٹن و آیرلینڈ نے سر جان بوڑنگ نایٹ ڈاکتر اوف لاز کو اور راجگان کلان دودم سیام نے شاہزادہ کردم ملوانگ وچونگ ادہراج سندہ اور راجہ سُوم وینش چان فایا پارام مہا بویورا ونگسی اور راجہ سوم دلیش چان فایا پارام مہا بجے نیاتی اور راجہ چان فایا سری سرلویا نگسی نسا مہا فراکور لاہومی اور راجہ چان فایا قائم مقام چرا خلنک کو مامور فرمایا —

اوران سب صاحبون نے اپنے اپنے اختیارات کا حال باہم بیان کیا اور وہ حسب ضابطہ درست اور واجبی بقصور ہوکر شرائط ذیل سراگیب نے منظور کرکے قرار دین —

اوّل

یہ کہ آئندہ واسطے ہمیشہ کے صلح اور دوستی فیمابین ملکۂ معظمہ گریٹ برٹن و آیرلینڈ اور اونکے ورثا کے اور راجگان کلان دودم سیام اور اونکے ورثا کے قائم رہے گی تمام رعایای انگریزی جو سیام مین آئینگی اونکو گورنمنٹ سیام سے حفاظت اور اعانت کلی اس مراد سے ملینگی کہ وہ بامن و امان سیام مین رہین اور باسایش تجارت کرین اور محفوظ از زیادتی و ایذا رسانی سیامی سے رہین اور تمام رعایا سے سیامی جو ملک انگریزی مین جائینگی اونکو گورنمنٹ انگریزی سے اوسیطرح حفاظت اور اعانت ملیگی جسطرح رعایا سے انگریزی کو گورنمنٹ سیام سے ملینگے —

دوم

یہ کہ جملہ امور و مطالب تمام رعایا سے انگریزی کے متعلق اور باختیار ایک کونسل یعنے حاکم کے ہونگے جو اسواسطے بمقام بانک کوک مامور ہوگا وہ خود موافق شرائط اس عہدنامہ کے اور اوس عہدنامہ کے جو کپتان برنی صاحب نے ۱۸۲۶ع مین قرار دیا تھا اون شرائط کے مطابق جواب تک قائم ہونگے کاربند ہوکر رعایا سے انگریزی مذکور سے تعمیل اونکی کرائیگا اور وہ اون قواعد اور قوانین کی بھی تعمیل کرائیگا جو اب واسطے رعایا سے انگریزی مقیم سیام کے اوسنبت اونکی تجارت کے اور واسطے انسداد تمرد اونکی آئین سیام کے مقرر ہین یا آئندہ ہونگے اگر کوئی تکرار یا مقدمہ فیمابین رعایا سے انگریزی و سیامی کے پیدا ہوگی تو اوسکا انفصال بھی وہی کونسل باشراکت خاص افسران سیامی کے کریگا اور مجرمان کو اسطرح سزا دیجائیگی یعنے اگر مجرم رعایا

انگریزی مین سے ہے تو کونسل مذکور بموجب قوانین انگریزی کے سزا دینگے اور اگر مجرم سیامی ہے تو افسران سیامی مطابق اپنے قوانین کے سزا دینگے مگر کونسل مذکور کسی مقدمہ خاص سیامی مین مداخلت نکریگا اور نہ افسران سیامی اون مقدمات مین دست انداز ہونگے جو خاص رعایاے انگریزی کے ہون گے —

واضح ہو کہ انگریزی کونسل قبل از تصدیق اس عہدنامے کے بانگ کوک مین نہ آئیگا اور نہ اوس وقت تک آئیگا جب تک دس جہاز رعایاے انگریزی جنپر نشان انگریزی ہون اور جنکے پاس انگریزی پروانہ ہون بعد دستخط ہونے اس عہدنامے کے مقام مذکور مین نہ آجائین —

سوم

یہ کہ اگر کوئی سیامی ملازم رعایاے انگریزی خلاف ورزی قوانین ملکی کریگا یا کوئی اور سیام ایسا مجرم ہوکر یا ارادہ فرار دلمین رکھکر کسی رعایاے انگریزی مقیم سیام کے پاس پناہ گیر ہوگا تو اوسکی تلاش عمل مین آئیگی اور اگر جرم اوسپر ثابت ہوگا تو کونسل اوسکو حوالہ افسران سیام کے کردیگا اور اسیطرح اگر کوئی رعایاے انگریزی مجرم کسی جرم کا ہوگا اور وہ سیام مین رہتا ہوگا یا تجارت کرتا ہوگا تو وہ بھی حسب درخواست کونسل مذکور گرفتار ہوکر حوالہ کونسل انگریزی کے کیا جائیگا چین والے کہ اپنے تئین رعایاے انگریزی قرار نہین دے سکتے اس حیثیت پر نزدیک کونسل مذکور کے متصور نہونگے اور نہ اوسکی حفاظت کے مستحق —

چہارم

یہ کہ رعایاے انگریزی کو اجازت حاصل ہے کہ تمام لنگرگاہان علاقہ سیام مین بلا مزاحمت تجارت کرین مگر مقام اونکا بانک کوک مین ہوگا یا اندر حدود مشروطہ عہدنامہ مذکور کے وہ مقام کرسکتے ہین رعایاے انگریزی جو مقام بانگ کوک مین بارادہ بود و باش کرنیکے آئین وہ زمین بکرایہ لے سکتے ہین اور مکان خریدا اور تعمیر کرسکتے ہین مگر زمین اندر دو صد سینگ یعنی چار میل انگریزی کے دیوار شہر سے خرید نہین کرسکتے جب تک کہ وہ دس سال تک اس ملک مین نرہے ہون اور یا اونکو اجازت خاص گورنمنٹ سیام سے اس امر کے واسطے حاصل نہوئی ہو سوائے اس قید کے انگریز ساکن سیام جسوقت چاہین مکان یا زمین یا باغ خرید کرسکتے اور بکرایہ لے سکتے ہین اوس مقام پر

جو چوبیس گھنٹہ کی مسافت کے اندر شہر بانک کوک سے واقع ہوا اور یہ مسافت عام کشتی کی روانی سے
شمار کیجائیگی اور واسطے حاصل کرنے قبضہ اِس طرح کی زمین یا مکان کے یہ انگریزی رعایا کو لازم ہوگا کہ
وہ ایک درخواست بذریعہ کونسل کے افسران سیامی کے روبرو گذرانے اور جب افسران سیامی
اور کونسل انگریزی کو اطمینان اِس امر کا ہوگا کہ درخواست دینے والے کی نیت اور ارادہ نیک
اور درست ہیں تو وہ قیمت واجبی اوسکی طے کر دینگے اور حدود جایداد مذکور قرار دیکر سند مہری خریدار
انگریزی کو دینگے بعد ازان وہ اور اوسکا اسباب بیچ حفاظت گورنر ضلع کے کیا جائیگا اور خاص
حاکمان مقام کی حفاظت کے سپرد ہوگا خریدار کو لازم ہوگا کہ مقدمات عام مین حسب ہدایات گورنر
و حاکمان مقام تعمیل کرے اور اوس سے وہی محصول لیا جائیگا جو رعایا سیام سے لیا جاتا ہوگا
مگر درصورتیکہ تین سال تک خریدار انگریزی بباعث غفلت یا کم زری یا اور سبب سے زمین خریدکی
زراعت یا درستی نکر سکے تو گورنمنٹ سیام کو اختیار حاصل ہوگا کہ زمین اوس سے واپس لیکر
اوسکا زر قیمت اوسکو واپس دیں۔

پنجم

یہ کہ تمام رعایاے انگریزی جو ارادہ سکونت پذیر ہونے ملک سیام کا رکھینگے اونکا نام
کتاب رجسٹر دفتر کونسل مین درج ہوگا اور یہ لوگ بغیر حاصل کرنے روانہ عطیہ حاکمان سیامی معرفت اپنے
کونسل کے سمندر مین نجا سکینگے اور نہ باہر حدود مقررہ عہدنامہ ہذا سے جاسکینگے اور بغیر وہ سیامی
روانہ نہین ہوسکینگے اگر افسران سیام وجہ کافی اوسکے نجانے دینے کی کونسل انگریزی کو سمجھا دینگے
مگر اندر حدود مقررہ شرط گذشتہ رعایاے انگریزی کو اختیار حاصل رہیگا کہ جہان چاہین بذریعہ ایک
روانہ کے جو اونکو کونسل مذکور سے ملیگا اور جسپر صحیح افسران سیام کے بھی ہونگے اور اوس مین نام
اور وجہ اور پتہ لکھا ہوگا جائین افسران سیامی جو مقامات صدر اضلاع مین رہتے ہین وہ روانہ طلب
کرسکتے ہین اور جب اونکو دکھا دیا جاے تو وہ فوراً حکم جانیکا دینگے مگر اونپر لازم ہوگا کہ
اگر کوئی شخص روانہ اپنے پاس نرکھتا ہو تو اوسکو آگے نجانے دین کیونکہ اوسکے روانہ کونسل
سفر کرنے مین شبہ اوسکے فراری ہونے کا پیدا ہوتا ہے لہذا ایسی واردات کی اطلاع فوراً
کونسل انگریزی کو کیجائیگی۔

ششم

یہ کہ تمام رعایاے انگریزی جو سیام مین آئین یا وہان رہتے ہون اونکو اختیار رہے کہ رسوم اپنے مذاہب عیسائی کی ادا کرین اور چرچ یعنی معبد اپنے اوس مقام پر بنائین جو حاکم سیام اونکو بتا دے گورنمنٹ سیام کسیکو منع نہین کرینگے کہ انگریزون کی نوکری نکرین مگر درصورتیکہ کوئی سیامی ملازم بغیر اپنے مالک کی اجازت کے انگریزی نوکری اختیار کرے گا تو مالک اوسکی طلبی کر سکتا ہے اور گورنمنٹ سیام مع عہد و پیمان فیما بین انگریز اور ایسے ملازم کے جو بغیر استرضا یا اجازت اپنے مالک کے اوسکی نوکری قبول کریگا مقرر نہین کر سکتے کیونکہ مالک کو اختیار ہے کہ اوسکی نوکری اپنے پاس سے دور کرے یا نکرے۔

ہفتم

یہ کہ انگریزی جہاز جنگی دریا مین آکر مقام پاکنام مین قیام کر سکتے ہین مگر اس سے آگے نہین جا سکتے بغیر اجازت حاکمان سیام کے اور یہ اجازت اونکو اوسوقت حاصل ہو سکتی ہے جب وہ اطمینان اونکا کردین کہ یہ جہاز واسطے مرمت کے جاتا ہے کوئی جہاز جنگی انگریزی جسمین کوئی افسر انگریزی حسب الحکم گورنمنٹ انگریزی بانگ کوک کو جاتا ہے مقام مذکور تک آسکتا ہے مگر قلعجات فراجیات اور پت پاچنگ کو نجائیگا جب تک اوسکو اجازت خاص افسران سیامی سے حاصل نہوگی اور درصورتیکہ انگریزی جہاز جنگی موجود نہوگا تو حکام سیامی وعدہ کرتے ہین کہ وہ کافی سپاہ کونسل انگریزی کے تعینات کرینگے تاکہ اوسکی حکومت رعایاے انگریزی پر جاری رہے اور انگریزی جہازون مین انتظام درست قائم رہے۔

ہشتم

یہ کہ جو محصول حسب پیمایش جہاز انگریزی جہاز ہاے تجارت سے مقام بانگ کوک مین حسب عہدنامہ سنہ ۱۸۲۶ع لیا جاتا تھا وہ اس عہدنامہ کی تاریخ سے موقوف ہوگا اور انگریزی جہاز اور مال تجارت پر صرف محصول درامد و برامد بوقت خالی کرنے یا بار کرنے جہاز کے لیا جائیگا۔

تمام اسباب درامد پر محصول تین فیصدی لیا جائیگا اور مالک مال کو اختیار حاصل ہوگا کہ وہ یہ محصول جنس مین دے یا روپیہ نقد دے اگر جنس دیگا تو اوسکی قیمت حسب نرخ رواج بازار

محسوب کیجائیگی جو مال فروخت نہوگا اور تجار اوسکو واپس لیجائیگا ایسے مال پر محصول بالکل نلیا جائیگا اگر مالک مال اور اہلکاران رپٹ مین تکرار درباب قیمت کے ہوگی تو ایسے مقدمے کونسل انگریزی اور خاص افسران سیامی کے روبرو رجوع ہونگے اور اونکو اختیار حاصل ہوگا کہ تجاران دیگر بطور ایسیر یعنی دو دو ہر فریق کیطرف سے طلب کرکے اونسے اوسکے فیصلہ واجبی مین اعانت چاہین

. افیون بلا محصول آسکتی ہے مگر سوا مستاجر افیون یا اوسکے اجنٹ کے اور کسی کے ہاتھ فروخت نہوگی اگر اونمین معاملہ طے نہوگا تو افیون مالک مال واپس لیجائیگا پس اوس افیون پر وقت واپس جانے کے محصول درامد و برآمد نہ لیا جائیگا اگر اوسکے خلاف کوئی امر افیون کی خرید و فروخت مین ہوا تو افیون گرفتار ہوکر ضبط ہوگی —

. اسباب برامد تاریخ تیاری سے اوس تاریخ تک جس تاریخ وہ جہاز پر آہوگا ایک محصول دے اوسپر لیا جائیگا خواہ اوسکو بنام مہادانلنڈ ٹکس کے یا ترینزٹ ڈیوٹی کے یا محصول برامد کے تصور کرو جو محصول پیداوار ملک سیام پر قبل اوسکے جہاز پر برآمد ہونے کے لیا جائیگا اس عہدنامہ کے اخیر مین ایک فہرست منسلکہ مین درج ہے اور یہ شرط ہے کہ جس اسباب پر یہ محصول ضلعجات مین لیا گیا ہوگا اوسپر دوبارہ کسی قسم کا محصول وقت برآمد جہاز نلیا جائیگا انگریزی تجارون کو اختیار ہے کہ مال تجارت پیداوار ملک خاص اوس مال کے تیار کرنے والوں سے خرید کرین اور اسیطرح جو خاص خریدار ہون اونکے ہاتھ اپنا اسباب فروخت کرین بغیر واسطہ ذاتی کسی شخص غیر کے فیمابین اپنے اور بائع یا مشتری کے —

. جو شرح محصول فہرست منسلکہ مین درج ہے وہ محصول وہ ہے جو اون اجناس پر لیا جائیگا جو جہازہاے سوداگری سیامی یا چینی والون مین بار کیا جائیگا اور یہ شرط ہوگی کہ انگریزی جہاز سوداگری بھی وہی حقوق رکھینگے کہ جو سیامی یا چینی والے کو نصیب ہین

رعایا ے انگریزی کو اجازت حاصل ہوگی کہ وہ بحکم حکام سیامی جہاز سیام مین تیار کرین جب کبھی اندیشہ کم ہونے نمک چانول اور مچھلی کا پیدا ہوگا تو گورنمنٹ انگریزی مجاز ہو کہ ممانعت اونکے برامد کی بذریعہ اشتہار کرین —

. بولین یعنی مہر اور ذاتی اسباب محصول درامد و برامد سے مستثنا رہے گا —

نہم

یہ کہ قوانین منسلکہ عہدنامہ ہذا کی تعمیل کونسل بشراکت حکام سیامی کرائینگے اور اونکو اختیار حاصل رہیگا کہ جب وہ ضرورت مناسب جانین تو قوانین جدید بھی واسطے تعمیل شرائط عہدنامہ ہذا کے ترتیب یا دیکر جاری رکھین۔

تمام زرجرمانہ جو بابت خلاف ورزی شرائط عہدنامہ و قوانین وصول ہوگا گورنمنٹ سیام کو دیا جائیگا۔

تاوقتیکہ کونسل انگریزی مقام بانگ کوک مین وارد ہوا اور اپنا کام شروع کرین اوسوقت تک انگریزی جہاز والون کو اختیار رہے کہ اپنی تجارت کے باب مین حکام سیامی سے تصفیہ کرین۔

دہم

یہ کہ گورنمنٹ انگریزی اور رعایائے انگریزی اون حقوق کے سزاوار ہونگی جو دیگر گورنمنٹ اور رعایا کو دیے جاتے ہین۔

یازدہم

یہ کہ بعد گذرنے دس سال کے تصدیق و منظوری عہدنامہ ہذا سے عہدنامہ ۱۸۲۶ء کو وہ شرائط جواب قائم ہین اور قوانین حال و استقبال لائق ترمیم خواہ بدرخواست گورنمنٹ انگریزی خواہ گورنمنٹ سیام متصور ہونگے اسکے واسطے بارہ مہینے کی اطلاع پیشگی دیجائیگی اور کمشنران طرفین سے مامور ہونگے اور اونکو اختیار ہوگا کہ جو اونکے نزدیک مناسب ہو وہ امین سے قائم رکھین اور جو مناسب نہو اسکو موقوف کرین اور یہ بھی اونکو اختیار ہوگا کہ اگر وہ مناسب تصور کرین اور تجربہ سے اونکو تحقیق ہوا ہو تو وہ قواعد جدید قائم کرین۔

دوازدہم

یہ کہ یہ عہدنامہ انگریزی اور سیامی زبان مین درست ہوا دونون کا ایک ہی مضمون ہے اور نشانی اور تصدیق اسکی پہلے ہی ہو چکی ہے تعمیل اسکی تاریخ ۶ ماہ اپریل ۱۸۵۶ء مطابق یکم ماہ پنجم ۱۲۱۸ سیامی سے ہوگی۔

بصداقت اسکے مختاران مذکورہ بالا نے اپنے دستخط اور مہر چہار نقول پر بمقام بانگ کوک

کردی تاریخ ۱۸ ماہ اپریل ۱۸۵۵ء مطابق دوم ماہ ششم ۱۲۱۷ سیامی —

دستخط جان بورنگ

مہر

یہان دستخط اور مہر پانچون مختاران مذکورۂ پیشانی عہدنامہ کے ہین ——

قواعد عام جنکے مطابق تجارت انگریزی ملک سیام مین جاری ہوگی

قاعدۂ اول

مالک جہاز انگریزی کو جو واسطے تجارت کے بمقام بانگ کوک آتا ہو لازم ہے کہ قبل یا بعد پہونچنے دریا کے جیسا موقع مناسب ہو اطلاع اپنے جہاز کے آنے کی بمقام چوکی پرپٹ پاکنام بھیجے اور نیز تعداد آدمیان جہاز و اتواب وغیرہ کی اور جہان سے جہاز مذکور آتا ہو اوس مقام کے نام کی اطلاع دیوے اور بروقت وارد ہونے بمقام پاکنام اتواب و سامان جنگی حوالہ اہلکاران پرپٹ کر دیوے بعد ازین ایک اہلکار پرپٹ اوسکے ہمراہ مامور ہوگا اور وہ تا بمقام بانگ کوک ہمراہ آئیگا

قاعدۂ دوم

اگر کوئی جہاز مقام پاکنام سے آگے چلا جاوے اور حسب منشاء قاعدۂ اول سامان جنگ و اتواب وغیرہ چوکی مقام مذکور پر چھوڑ نہ آوے تو وہ واپس مقام مذکور کو کیا جاویگا کہ وہان جاکر تعمیل قاعدۂ اول کی کرے اور آٹھ سو ٹکال بجرم خلاف ورزی قواعد مقررہ جرمانہ اوسپر ہوگا بعد اوسکے واپس جاکر اتواب وغیرہ حوالہ کریگا پھر اوسکو اجازت ہوگی کہ مقام بانگ کوک مین جاکر تجارت کرے —

قاعدۂ سوم

جب جہاز انگریزی مقام بانگ کوک مین وارد ہو تو مالک جہاز کو لازم ہے کہ بشرط نہونے روز یکشنبہ کے چوبیس گھنٹہ کے عرصے مین کونسل انگریزی کے پاس جاکر تمام کاغذ جہاز مثل بال نخر نرخ اصل فہرست اسباب تجارت جو اوسکے پاس ہے حوالہ کونسل کے کرے اور کونسل مذکور

اوسکی اطلاع الکان بسٹ کو دینگے اور اہلکاران پرمٹ فوراً جہاز کھولنے کی اجازت دینگے
اگر مالک جہاز رپورٹ اپنے وارد ہونے کی حسب قاعدہ نکرے یا فہرست غلط پیش کرے تو اوسپر واسطے ہر ایک جرم کے چار سو ٹکال جرمانہ ہوگا مگر درصورتیکہ خود مالک کو کچھ سہو فہرست مدخلہ مین معلوم ہوا اور وہ اوسکی اطلاع کرے تو اوسکو حکم ہوگا کہ بیچ عرصہ چوبیس گھنٹہ کے اوسکو درست کرکے داخل کرے اور اس صورت مین وہ مستوجب جرمانہ نہوگا۔

قاعدہ چہارم

اگر کوئی جہاز انگریزی اپنا اسباب کھولکر بلا حصول اجازت معمولی فروخت کرنا شروع کرے خواہ کچھ اسباب علحدہ بہنیت فاسد کرے خواہ دریا کے پہونچنے پر خواہ باہر حد معینہ کے پہونچنے پر تو مالک جہاز مذکور پر آٹھ سو ٹکال جرمانہ ہوگا اور مال علحدہ شدہ یا فروخت شدہ ضبط ہوگا۔

قاعدہ پنجم

جب کسی جہاز انگریزی نے اپنا اسباب فروخت کردیا اور نو خرید اسباب لادلیا اور محصول معمولی ادا کیا اور فہرست صحیح کونسل کو دی تو ایک سند صفائی لنگرگاہ کی یعنی اس مضمون کی کہ اب لنگرگاہ سے اوسکا اسباب سب اوٹھہ گیا حسب درخواست کونسل اوسکو ملیگی اور اگر کوئی وجہ قوی واسطے ممانعت روانگی کے نہوگی تو کونسل کو اغذ جہاز جو بروقت وارد ہونے کے اوسکے سپرد ہوئی تھی مالک جہاز کو واپس دیگا اور اجازت روانگی کی بھی دیگا مگر ایک اہلکار چوکی پرمٹ اوسکے ہمراہ تا بمقام پاکنام جائیگا جب جہاز مقام مذکور مین واپس پہونچے گا تو اہلکاران پرمٹ مقام مذکور جہاز کی تلاشی لیکر اوسکے انواب اور سامان جنگی جو بروقت وارد ہونے کے اونکے سپرد ہوئے تھے واپس دیگا۔

قاعدہ ششم

جناب ملکہ معظمہ کے مختاران واقف زبان سیامی سے نہین لہذا گورنمنٹ سیام وعدہ کرتے ہین کہ انگریزی ترجمہ ان قواعد کا اور عہدنامے کا جسکے ملحق یہ قواعد ہین اور نیز شرح محصول ملحقہ ہذا اوسی ہنیت کی منظور رہنگے جیسے اصل کو اغذ کا منشا اور معنی ہین۔

شرح محصول برامد و مقامی جو اسباب تجارت پر لیا جائیگا۔

دفعہ اول اشیا سے مفصلہ ذیل پر کچھ محصول مقامی وغیرہ نلیا جائیگا مگر محصول برامد اشیا حسب تفصیل ذیل ادا ہوگا

	نام شے	محصول ٹکال	سالنگ	فیوانگ	ہن	فی پکل یعنی بار
۱	ہاتھی دانت یعنی عاج	عـــ ٹکال	+	+	+	//
۲	سکافیموج یعنی قسم عرق	ے ٹکال	+	+	+	//
۳	شاخ گرگدن	صـــ ٹکال	+	+	+	//
۴	الایچی قسم اول	لدعـــ ٹکال	+	+	+	//
۵	الایچی قسم دوم	ے ٹکال	+	+	+	//
۶	ماہی خشک	عہ ٹکال	+	+	+	//
۷	بازوی پلکان یعنی قسم جانور	عما ٹکال	عہ	+	+	//
۸	چھالیا خشک	عہ ٹکال	+	+	+	//
۹	چوب کراچی	+	عہ سالنگ	+	+	//
۱۰	بازوے سفید شارک یعنی بازوی جانور .	ے ٹکال	+	+	+	//
۱۱	ایضاً سیاہ	ســـ //	+	+	+	//
۱۲	تخم لکربان	+	عما //	+	+	//
۱۳	دم طاؤس	ـــک //	+	+	+	فیصیدوم
۱۴	استخوان گاؤ و گاومیش	+	+	+	سلا //	فی پکل
۱۵	پوست گرگدن	+	عما //	+	+	//
۱۶	چرسہ	+	عہ //	+	+	//
۱۷	ٹرٹل شیل	عہ //	+	+	+	//
۱۸	ایضاً نرم	عہ //	+	+	+	//
۱۹	مابشن ڈسی مر	ســـ //	+	+	+	//

معدہ ماہی	بنگال	سانگک	فیوانگ	ہرن	فی پکل یعنی بار
۲۰ معدہ ماہی	سے //	+	+	+	[illegible]
۲۱ گھونسلہ جانوران	+	+	+	+	فیصدی [illegible]
۲۲ بازوی کنگ فقیر یعنی بگلہ ...	سے //	+	+	+	//
۲۳ کچھ	.	عـا /	+	+	فی پکل یعنی بار
۲۴ تشتی سیتد یعنی تخم تشتی	+	عـا //	+	+	//
۲۵ تخم پنگترائی	+	عـا //	+	+	//
۲۶ گوند جمن	عـہ //	+	+	+	//
۲۷ پوست انگرائی یعنی قسم درخت	+	عـا /	+	+	//
۲۸ چوب اجلا قسم درخت ...	عـا /	+	+	+	//
۲۹ پوست [illegible]	[illegible] /	+	+	+	//
۳۰ شاخ ہرن یعنی بارہ سنگھہ	+	عـہ	+	+	//
۳۱ ایضاً بچہ	+	+	+	ـــ	فیصدی
۳۲ پوست ہرن قسم اول ...	[illegible]	+	+	+	//
۳۳ ایضاً قسم دوم	[illegible]	+	+	+	//
۳۴ شرائین ہرن	[illegible]	+	+	+	فی پکل یعنی بار
۳۵ پوست گاؤ و گاومیش ..	عـہ	+	+	+	//
۳۶ استخوان فیل	عـہ	+	+	+	//
۳۷ استخوان شیر	[illegible]	+	+	+	//
۳۸ شاخ گاومیش	عـہ	+	+	+	//
۳۹ پوست فیل	+	عـہ	+	+	//
۴۰ پوست شیر	+	عـہ	+	+	فی پوست
۴۱ پوست [illegible]	[illegible] /	+	+	+	فی پکل یعنی بار

نام اشیاے	ٹکال	ستالنگ	فیوانگ	ہن	فی پکل یعنی بار
۴۲ استک لاک یعنی لاکھ . .	عہ	عہ	+	+	فی پکل
۴۳ سن	عہ	عما	+	+	״
۴۴ ماہی خشک پاپا ہنگ . .	عہ	عما	+	+	״
۴۵ ایضاً پلیسی لاٹ . .	عہ	+	+	+	״
۴۶ چوب سپان	+ سہ	عما	عہ	+	״
۴۷ گوشت نمک سودہ	عما	+	+	+	״
۴۸ پوست مینگرو قسم درخت . .	+	عہ	+	+	״
۴۹ چوب گلاب	+	عما	+	+	״
۵۰ زیتون	عہ	+	+	+	״
۵۱ برنج	للعہ	+	+	+	فی کوکان

دفعہ دوم اشیاء مفصلہ ذیل پر محصول انلنڈ یعنی مقامی حسب تفصیل ذیل لیا جائیگا اور مستثنی محصول برآمد سے تصور کیجائینگی۔

نام اشیاے	ٹکال	ستالنگ	فیوانگ	ہن	فی پکل یعنی بار
۱ شکر سفید	+	عما	+	+	فی پکل
۲ شکر سرخ	+	عہ	+	+	
۳ پنبہ صاف وغیر صاف . .	+	+	+	ــــ	فیصدی
۴ سیاه مرچ	عہ	+	+	+	فی پکل
۵ ماہی نمک سودہ	عہ	+	+	+	فی ــــ
۶ مٹر و پھلی سبز	+	+	+	+	حصہ دوازدہم
۷ خشک پران یعنی جھینگے .	+	+	+	+	״
۸ تخم تل	+	+	+	+	״
۹ ابریشم خام	+	+	+	+	״

نام اشیا	ٹکال	سالنگ	فیوانگ	ترن	فی پکل یعنی بار
۱۰ موم مگس	+	+	+	+	حصہ پانزدہم
۱۱ ابٹال	۴	+	+	+	فی پکل
۱۲ نمک	۶	+	+	+	فی کوگان
۱۳ تنباکو	۵	[illegible]	+	+	فی ہزار بار

دفعہ سوم تمام اشیا جو اس فہرست مین درج نہین ہین اون پر محصول برامد نلیا جاے گا صرف ایک محصول متقامی یعنی انلنڈ لیا جاے گا اور وہ اوس مقدار سے زیادہ نہوگا جو اب لیا جاتا ہے

دستخط جان بورنگ

مہر

یہان دستخط اور مہر پانچون مختاران گورنمنٹ سیامی درج ہر

نمبر ۱۱۵

عہدنامہ جو سیام کے ساتھہ ۱۸۵۶ء مین ہوا

عہدنامہ جو فیمابین کمشنران شاہی مفصلۂ ذیل منجانب راجۂ کلان وراجہ ثانی سیام پاری اسمت پارکس صاحب منجانب گورنمنٹ ملکۂ معظمہ قرار پایا

مسٹر پارکس صاحب نے بروقت پہونچنے بمقام بانگ کوک مع منظوری ملکۂ معظمۂ انگلستان اوس عہدنامہ دوستی اور تجارت کے جو بتاریخ ۱۸ ماہ اپریل ۱۸۵۵ء فیمابین ملکۂ معظمہ یونائٹید کنگڈم اوف گریٹ برٹن اور آئرلینڈ اور راجہ فرابارڈ سومڈ وشش فرافار منڈیی مہامونگ کٹ فراچام کلان چان یوہوا راجۂ کلان سیام و فرابارڈ سومڈ وشش فراپا درا ندر رامیسر مہیسو ار پیسر فراپن کلان چان یوہوا راجۂ ثانی سیام کے قرار پایا تھا یہ بیان کیا تھا کہ جناب ارل اوف کلیرنڈن سکترا عظم ملکۂ معظمہ نے اونکو حکم دیا ہے کہ وہ گورنمنٹ سیام سے درخواست اس امر کی کرین کہ گورنمنٹ ممدوح اول شرائط عہدنامۂ سابق ۱۸۲۶ء کے جو فیمابین معزز ایسٹ انڈیا کمپنی اور راجۂ کلان وراجہ ثانی مرحوم سیام

قرار پایا تھا تشریح کرین جو عہدنامہ مسبوق الذکر کی روسے منسوخ ہوئے ہین اور نیز تشریح چند شرائط
عہدنامہ حال کی کرین کہ وہ کسقدر اختیار کسکو دیتے ہین اور کس موقع پر اونکی کارروائی ہوگی اب ا!
راجہ کلان و راجہ ثانی سیام نے اشخاص مفصلۂ ذیل کو کمشنر واسطے سرانجام ان امور کے مامور
فرمایا یعنی شاہزادہ کردم ہلیوانگ وانگسا دہراج سندہ اور چار ارکین اعظم ملک سیام کو اس مراد سے
مامور کیا کہ وہ پارکس صاحب سے درباب امور مذکورہ بالا کے گفتگو کرکے تجویز کرین اور کمشنران
شاہی حسب الحکم پارکس صاحب سے چند بار ملے اور تمام امور پر جو اونکو پارکس صاحب موصوف
نے سمجھایا خوب غور کرکے یہ تجویز کی۔

کہ یہ بہت مناسب ہے تاکہ آیندہ کچھ تکرار باقی نرہے کہ وہ دفعات عہدنامہ سابق
جو از روے عہدنامہ حال منسوخ ہوگئے ہین اونکی تصریح ضرور ہے اور نیز اون دفعات عہدنامہ
حال کے جو بالتصریح بیان نہین ہوتے ہین پس اس امر کے واسطے اونھون نے منظور کرکے
بارہ دفعہ مفصلۂ ذیل قرار دین۔

دفعہ اول

درباب عہدنامہ سابق ۱۸۲۶ع

درباب دفعات عہدنامہ سابق یعنی دفعہ ا و ۲ و ۳ و ۸ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ اور نیز دفعات
مفصلۂ ذیل سے شرائط ۶ و ۱۰ اسکے جو از روے عہدنامہ حال کے منسوخ نہین ہوئین۔

پیچ شرط ششم کے سیامی چاہتے ہین کہ مضمون ذیل قائم رہے یعنی اگر کوئی تجار سیامی
یا انگریزی بلاتحقیقات وضع یا سیرت مشتری خرید و فروخت اوسکے ساتھ کرے اور اگر کوئی مشتری
بدوضع ہو اور مال لیکر بھاگ جاوے تو حاکمان اور افسران کو چاہیے کہ تحقیقات کرکے اوسکو
برآمد کرین اور تحقیقات متنازعہ بلا رو رعایت کرین اگر مشتری کے پاس روپیہ ہے تو اوس سے
دلادین اور اگر اوسکے پاس روپیہ نہین ہے یا اگر مشتری برآمد نہو تو یہ قصور خود اوس سوداگر کا ہے
اور حاکم ذمہ دار اوسکے مقصور نہونگے۔

پیچ شرط دہم کے سترپارکس چاہتے ہین کہ مضمون ذیل جو درباب تجارت خشکی کے
ہے قائم رہے یعنی۔

تجاران ایشیا جو برہما واسلے یا پیگو واسلے یا اولاد اہل یورپ ہوون اور خواہش اسکے رکھتے ہون اور تجارت کرنیکی ساتھہ علاقجات سیام کے مالک مرگوئی اور ٹیوائی اور ٹناسرم اور سیے جو سب علاقجات زیر حکم انگریزی کے ہین رکھتے ہون اونکو بھی اجازت عام تجارت بلا مزاحمت دیجاویگی بشرطیکہ انگریز اونکو حسب دستور سرٹیفکیٹ گذر کا دینگے اسمین مستر پارکس چاہتے ہین کہ تمام رعایاے انگریزی کو بلا استثناے احدے اجازت تجارت دریا کی دیجاوے لہذا شاہی کمشنران مذکور منظور کرتے ہین کہ تمام تجاران جو زیر حکم انگریزی ہون علاقجات انگریزی مرگوئی اور ٹیوائی اور ٹناسرم اور پیگو اور دیگر مقامات سے نوکر کے مالک سیام مین براہ خشکی یا تری آکر بآسایش تجارت کرسکتے ہین بشرطیکہ افسران انگریزی اونکو حسب دستور سارٹیفکیٹ گذر کا دین اور یہ سارٹیفکیٹ ہر سفر کے واسطے مجدداً دیا جائیگا —

عہدنامہ تجارت جو نمبر الف عہدنامہ سابق کے ہے اس عہدنامہ جدید سے منسوخ ہوا باستثناء مضمون ذیل شرائط اول وچہارم کے

شرط اول کا سیامی چاہتے ہین کہ مضمون ذیل قائم رہے یعنی

اگر تجاران انگریزی اسلحہ آتشین مثل بنادیق وغیرہ اور چھرہ اور بارود لاوین تو اونکو ممانعت ہے کہ وہ کسی شخص کے ہاتھہ سواے گورمنٹ کے فروخت نکرین اگر گورمنٹ کو ضرورت خرید کرنے ان اشیا کی ہو تو سوداگر اونکو واپس لیجاوین —

شرط چہارم مین یہ مشروط ہے کہ کچھہ محصول اون کشتیون پر نلیا جائیگا جو اسباب انگریزی جہاز کا اوسی حد تک پہونچا دینگے جہان جہاز رہتا ہے

سیامی چاہتے ہین کہ یہ دفعہ منسوخ ہو اسواسطے کہ سابق جو محصول پیمایش عرض جہاز بتعداد دس ملاے نکال لیا جاتا تھا اوسمین سے اکثر اہلکاران کو فیس ملتا تھا چونکہ یہ محصول اب موقوف ہوگیا لہذا سیامی چاہتے ہین کہ ہر ایک ایسی کشتی پر جو اسباب جہاز تک لیجاتی ہے فیس آٹہہ ٹکال یعنی دو سالنگ کا لیا جاوے اور اسقدر فیس تجاران سیامی بھی ادا کرتے ہین فقط

پارکس صاحب منظور کرتے ہین کہ وہ یہ مضمون واسطے ملاحظہ سفیر مختار کل ملکہ معظمہ کے جو دربار سیام مین موجود ہین ارسال کرینگے —

دفعہ دوم

درباب اختیارات کل صاحب کونسل کے اوپر رعایای انگریزی کے

شرط دوم عہدنامے مین مشروط ہے کہ اگر کوئی تکرار یا مقدمہ فیمابین رعایاے انگریزی وسیامی کے پیدا ہوگا تو اوسکا انفصال بھی وہی کونسل بشراکت خاص افسران سیامی کے کریگا اور مجرمان کو اسطرح سزا دیجائیگی یعنی اگر مجرم رعایاے انگریزی مین سے ہے تو کونسل مذکور بموجب قوانین انگریزی کے سزا دینگے اور اگر مجرم سیامی ہے تو افسران سیامی مطابق اپنے قوانین کے سزا دینگے مگر کونسل مذکور کسی مقدمہ خاص سیامی مین مداخلت نکریگا اور نہ افسران سیامی اون مقدمات مین دست انداز ہونگے جو خاص رعایاے انگریزی کے ہونگے۔

درباب عدم مداخلت کونسل بمقدمات خاص سیامی اور عدم دست اندازی سیامی بمقدمات خاص رعایاے انگریزی کے شاہی کمشنران مذکور اول یہ بیان کرتے ہین کہ جب وہ بوجہ لازمی منظور کرتے ہین کہ کونسل مذکور کا کچھ اختیار سیامی پر بیچ ملک سیام کے نہین تو سیامی افسران پر بھی فرض ہوگا کہ جو کوئی رعایاے انگریزی مین سے کوئی جرم سنگین مجروحی و قتل و دیگر شدائد جسمانی کا مرتکب ہوگا تو وہ واسطے سزادہی کے صاحب کونسل موصوف سے استدعا کرینگے مگر جرائم خفیف مین افسران سیامی کچھ مداخلت نکرینگے۔

درباب سزادہی مجرمان و تصفیہ تکرار کے یہ قرار پایا کہ

بیچ مقدمات فوجداری کے جنمین فریقین رعایای انگریزی ہون یا مدعا علیہ رعایای انگریزی سے ہو تو اونکی تحقیقات اور تصفیہ صرف صاحب کونسل انگریزی کرینگے۔

اور بیچ مقدمات فوجداری کے جنمین فریقین رعایاے سیامی ہون یا مدعا علیہ رعایای سیامی مین سے ہو تو اونکی تحقیقات اور تصفیہ صرف افسران سیامی کرینگے۔

اور بیچ مقدمات دیوانی وغیرہ کے بھی جنمین فریقین رعایاے انگریزی ہون یا مدعا علیہ رعایاے انگریزی مین سے ہو تو اونکی تحقیقات اور تصفیہ صرف صاحب کونسل انگریزی کرینگے اور بیچ مقدمات دیوانی وغیرہ کے جسمین فریقین رعایاے سیامی ہون یا مدعا علیہ رعایاے سیامی سے ہو تو اوسکی تحقیقات اور تصفیہ صرف افسران سیامی کرینگے۔

جب کسی رعایای انگریزی کو بخلاف کسی سیامی کے نالش کرنی ہو تو وہ اپنا استغاثہ معرفت صاحب کونسل انگریزی کے کریگا اور صاحب کونسل اوسکی نالش و بروبرو حاکم مجاز سیامی کے دائر کرینگے۔

تمام مقدمات مین جنمین رعایای سیامی یا انگریزی فریقین ہون تو افسران سیامی اگر مقدمہ سیامی کا ہے اور کونسل انگریزی اگر مقدمہ انگریزی رعایا کا ہے مجاز سماعت مقدمات کے ہونگے اور نقول روبکاری مقدمات وقتاً فوقتاً یا جب کونسل انگریزی یا افسران سیامی طلب کرین تا اختتام مقدمہ مرسل ہوا کرینگے۔

اگرچہ سیامی مقدمات رعایاے انگریزی مین اسقدر مداخلت حسب شرائط بالا کرینگے کہ وہ صاحب کونسل کو تحریر کرینگے کہ مجرمان جرائم سنگین کو سزا دین مگر یہ قرار پایا ہے کہ رعایاے انگریزی اونکی جسم مکانات احاطہ زمین جہاز یا جائداد کسی قسم کی حسب الحکم سیامی گرفتار ہوگی اور نہ اونمین مداخلت اور نقصان اونسے پہونچیگا اگر کوئی ان شرائط سے خلاف ورزی کریگا تو افسران سیامی ترتیب مقدمہ کرکے مجرم کو سزا دینگے اور نیز رعایای سیامی اونکے جسم مکانات احاطہ زمین جہاز یا جائداد کسی قسم کا قابل گرفتاری یا مداخلت انگریزی نہون گے اور نہ انگریزی اہلکار اونکو کسیطرح کا نقصان پہونچا سکتے ہین اور اگر کوئی خلاف ورزی ان شرائط کی کریگا تو کونسل انگریزی مجرم کو سزا دینگے۔

دفعہ سوم

درباب استحقاق رعایای انگریزی دربارہ جدا کرنے اپنی جائداد کی حسب مرضی اپنی

حسب منشاء شرط چہارم عہدنامہ کے یہ مشروط ہے کہ رعایای انگریزی ملک سیام مین مکانات باغات کھیت وغیرہ خرید کرسکتے ہین تو حسب منشاء اسکے یہ اقرار کیا جاتا ہے کہ جس رعایای انگریزی نے مکانات باغات وغیرہ خرید کیے ہون اوسکو اختیار حاصل ہوگا کہ جسکے ہاتھ چاہے اونکو فروخت کرے اگر کوئی رعایای انگریزی ملک سیام مین مرجاوے اور مکان زمین و جائداد وغیرہ اوسکی موجود ہو تو وہ جائداد اوسکے رشتہ داران کو یا وارثون کو جنکو بموجب قاعدہ انگریزی کے پہونچتی ہوگی ملیگی اور کونسل انگریزی یا جسکو کونسل انگریزی مقرر کریگا وہ فوراً اوس جائداد وغیرہ پر منجانب ورثاے مرحوم

قبضہ کریگا اگر شخص مرحوم کا قرضہ کسی سیامی پر یا کسی اور شخص پر لینا ہوگا تو کونسل مذکور اوسکو وصول کریگا اور اگر قرضہ دینا ہوگا تو بھی کونسل ممدوح جائداد مرحوم سے جہان تک وسعت ہوگی ادا کرنے گا —

دفعہ چہارم

در باب محصول و دیگر ابواب جو رعایاے انگریزی سے تحصیل ہوگا

شرط چہارم عہدنامہ مین بمقدمۂ اداے محصول زمین زرخرید برعایاے انگریزی مشروط ہے کہ وہ اوسیقدر محصول دینگے جو رعایاے سیامی سے لیا جاتا ہے یہ محصول فہرست منسلکہ مین درج ہے —

اور پھر شرط ہشتم مین درج ہے کہ رعایاے انگریزی محصول درآمد و برآمد اشیاے حسب تفصیل مندرجہ فہرست منسلکۂ عہدنامہ ادا کرینگے لہذا واسطے زیادہ تشریح اس امر کے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ان دونون شرائط کا منشا یہ ہے کہ سواے محصول زمین اور محصول درآمد و برآمد اشیا جنکا ذکر شرائط مذکورہ بالا مین درج ہے اور کسی قسم کا محصول رعایاے انگریزی سے نہ لیا جاویگا تا وقتیکہ اوسکی منظوری حاکم اعلی سیامی اور کونسل انگریزی کی نہوگی —

دفعہ پنجم

در باب روانہ و سند خالی ہونے لنگرگاہ کے

شرط پنجم عہدنامہ کا منشا یہ ہے کہ روانہ یعنی پروانہ راہداری مسافرون کو دیے جائین اور دفعہ پنجم قواعد کا مخوا یہ ہے کہ جہازون کو سند خالی ہونے لنگرگاہ کی اونکے اسباب سمیت دیجاے پس باستدعاے مسٹر پارکس کمشنران شاہی منظور کرتے ہین کہ روانہ یعنی پروانہ راہداری اون مسافرون کو دیے جائین جو حدود مصرحۂ عہدنامہ سے باہر جاتے ہون اور روانہ اسباب جہازہاے تجارت بھی دیے جائین اور سند خالی ہونے لنگرگاہ کی جہازہاے انگریزی کو درخواست کے گذرنے سے عرصہ چوبیس گھنٹے کے اندر ملجاینگی اور اگر کسیوقت کوئی عذر معقول واسطے توقف کے ہوگا تو افسران سیامی اوسکی اطلاع بجناب کونسل کو کرینگے —

پر دو انجات راہداری اون مسافرون کو جو اندر ملک کے سفر کرتے ہین اور سند خالی ہونے لنگرگاہ کی جہاز ہاے انگریزی کو افسران سیامی بلا خرچہ دینگے—

دفعہ ششم

درباب ممانعت لیجانے برنج اور نمک اور مچھلی کے اور محصول و پر پیدی کے

شرط ہشتم عہدنامہ سے مترشح ہے کہ جب کبھی قلت نمک برنج و مچھلی کا اندیشہ ہوگا تو گورنمنٹ سیامی کو اختیار ہے کہ بذریعہ اشتہار کے ممانعت اونکے باہر لیجانے کی کرین

پارکس صاحب بغرض تصریح اس شرط کے چاہتے ہین کہ ایک اقرارنامہ اس مضمون کا تحریر ہو کہ جب کبھی ممانعت باہر لیجانے برنج اور نمک اور مچھلی کی کرنی ہو تو افسران سیامی ایک مہینے پیشتر اطلاع اسکی کونسل انگریزی کو کرین اور اگر کسی رعایاے انگریزی نے اجازت لیجانے کسیقدر برنج کی حاصل کی ہو اور اوسنے وہ خرید کر لیا ہو تو گو ممانعت ہو جاوے مگر اوسقدر برنج باہر لیجانے کا وہ مجاز رہے اور پارکس صاحب یہ بھی چاہتے ہین کہ محصول بر اد پیدی کا نصف محصول برنج سے ہو یعنی دو سکال فی کویان ہو—

کمشنران شاہی ان سب مراتب پر غور کر کے اور یہ تصور کر کے کہ برنج خاص غذا ملک کی ہے وعدہ کرتے ہین جب جنگ یا سرکشی واقع ہوگی تو ممانعت لیجانے برنج کی وقوع مین آئے گی اور جب تک لڑائی یا فساد قائم رہیگا اوسوقت تک ممانعت جاری رہیگی اور در صورتیکہ قحط یا کمی برنج بباعث کمی پیداوار یا زیادتی بارش متصور ہوگا تو صاحب کونسل کو ایک مہینے پیشتر اجراے ممانعت سے اطلاع دیجائیگی اور سوداگران انگریزی جنھون نے اجازت شاہی بروقت اجراے اشتہار واسطے باہر لیجانے کسیقدر برنج کے جو اوسنے خرید کیا ہے حاصل کی ہو تو وہ بغیر لحاظ ممانعت کے اوسقدر برنج باہر لیجائیگا مگر وہ سوداگر جنھون نے اجازت شاہی حاصل نہین کی ہوگی اونکو اجازت نہوگی کہ بعد اجراے ممانعت اپنا چانول خریدا ہوا باہر لیجائین

یہ ممانعت جب باعث اوسکا رفع ہو جائیگا موقوف ہو جائیگی

جنس پیدی کو دو سکال محصول فی کویان پر باہر لیجانے کی اجازت ہے یعنی نصف محصول زائد برنج پر—

دفعہ ہفتم

در باب اجازت لانے ورق طلا بطور بدکی طلائی

حسب مدعاے شرط ہشتم عہدنامہ بد کی طلائی بلاخرچہ درامد وبرامد ہوگی پس درباب اس دفعہ کے کمشنران شاہی حسب استدعاے پارکس صاحب منظور کرتے ہین کہ ہر قسم کے سکہ طلائی ونقرہ مقاصم بار اور انگوٹ مین بلاخرچہ لائے جاینگے مگر اجناس طلائی ونقرہ اور الماس ودیگر جواہرات پر محصول درامد مین فیصدی لیا جائیگا۔

دفعہ ہشتم

در باب تقرری چوکی پرمٹ

کمشنران شاہی حسب استدعاے پارکس صاحب اور حسب منشاء شرط ہشتم عہدنامہ حال منظور کرتے ہین کہ ایک مکان پرمٹ زیر حکم افسر کلان گورنمنٹ واسطے تلاشی تمام اسباب جو جہاز سے اوترے یا جہاز پر جاے اور واسطے تحصیل کرنے محصول درامد وبرامد اشیا کے فوراً مقرر کیا جاے اور وہ یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ کاربار مکان پرمٹ بموجب قواعد منسلکہ عہدنامہ حال سے انجام ہونگے۔

دفعہ نہم

در باب محصول اون اجناس کے جو اب بھی محصول سے ہین

پارکس صاحب باتفاق کمشنران شاہی کے منظور کرتے ہین کہ جب کبھی گورنمنٹ سیام واسطے رفاہ ملک کے کسی قسم کا محصول اون اجناس پر لگانا مناسب متصور کرین جو اب بری محصول سے ہین تو اوسکو اختیار حاصل ہوگا بشرطیکہ محصول مذکور مناسب اور واجبی ہو۔

دفعہ دہم

در باب حدبندی چارمیل گرد شہر

شرط چہارم عہدنامہ مین مشروط ہے کہ رعایاے انگریزی جو مقام بانگ کوک مین بارادہ بود وباش کرنے کے آئین وہ زمین بکرایہ لے سکتے ہین اور مکان خرید اور تعمیر کرسکتے ہین مگر زمین اندر دو صد سینگ یعنی چار میل انگریزی کے دیوار شہر سے خرید نہین کرسکتے جب تک کہ

وہ دس سال تک اس ملک مین نہ رہے ہون اور یا اونکو اجازت خاص گورمنٹ سیام سے اس امر کے واسطے حاصل نہوئی ہو

مقامات جہان تک یہ حد بجانب شمال و جنوب و مشرق و مغرب شہر کے ہے اور وہ مقام جہان یہ دریا سے زیر مقام بانگ کوک سے عبور کرتی ہے سب افسران سیامی اور انگریزی نے پیمایش کی اور اونکی پیمایش کو کمشنران شاہی اور پارکس صاحب نے جب منظور کیا تو پلیپا یہ مقامات مفصلۂ ذیل پر قائم ہوئے تھے

بجانب شمال ایک لین شمال مقام واٹ کہا بہراتارام تک

بجانب مشرق چھہ سین اور سات فاتم بجانب جنوب و مغرب مقام واٹ بانگ کپیوپی تک

بجانب جنوب قریب اونیس سین جنوب موضع بانگ پکیونگ

بجانب مغرب قریب دو سین بجانب جنوب و مغرب موضع بانگ فرو مر تک

پلیپا یہ جو واسطے نشان دہی خط حدبندی کے مقام دریا زیر مقام بانگ کوک کے جو تعمیر ہوئے ہین وہ کنارہ جب دریا کے تین سین کے فاصلہ پر موضع بانگ بانام کے اور کنارہ رہت دریا قریب ایک سین نیچے موضع بانگ لامپولویم کے بنے ہین —

دفعہ یازدہم

درباب حدبندی سفر چوبیس گھنٹہ

شرط چہارم عہدنامہ مین یہ مشروط ہے کہ سوا اس قید کے جو چار میل کی حد کی ہے انگریز ساکن سیام جسوقت چاہین مکان یا زمین یا باغ خرید کر سکتے ہین اور بکرایہ لے سکتے ہین اوس مقام پر جو چوبیس گھنٹہ کی مسافت کے اندر شہر بانگ کوک سے واقع ہو اور مسافت عام کشتی کی روانی سے شمار کیجائیگی —

اس بارہ مین کمشنران شاہی اور پارکس صاحب نے باہم مشورہ کیا اور تجویز کی کہ حدود مسافت چوبیس گھنٹہ کے حسب ذیل ہونی چاہیین یعنی —

اول بجانب شمال ندی بنگ پٹا جہان دریا سے چوفیا سے ملتی ہے وہان سے قدیم دیوار شہر لوپباری تک اور ایک سیدھا خط لوپباری سے مقام فرودگاہ تہا اور فرانگم متصل شہر

سارابری واقع لب دریاے پاسال۔

دوم بجانب مشرق مقام تہرافرانگنم سے اوس مقام تک جہان ندی کلانگ کٹ دریاے بانگ پاکونگ سے نہین ملتی ہے اور دریاے اگے پاکونگ جہان اوس سے ندی کلانگ کٹ ملتی ہے اوسکے وہان تک اور کنارہ دہان دریاے بانگ پاکونگ سے جزیرہ سری مہاراجہ تک خشکی مین اوس فاصلے تک جہان تک چوبیس گھنٹہ کے سفر مین ملک کوک سے پہونچے۔

بجانب جنوب جزیرہ سری مہاراجہ اور جزائر سیچیچ واقع جانب مشرق سمندر اور مغرب کے دیوار شہر پیشیا بری

بجانب مغرب کنارہ مغربی سمندر سے تا دہان دریاے منکلونگ اسقدر فاصلہ خشکی تک جہان تک مقام بانگ کوک سے چوبیس گھنٹہ کے سفر مین پہونچ سکے اور دریاے منکلونگ کے دہان سے دیوار شہر کاک پرے تک اور ایک خط سیدھا شہر کاک پرے سے شہر سوبہارناپری تک اور ایک سیدھا خط شہر سوبہارناپری سے اوس مقام تک جہان ندی بانگ پٹا دریاے چوفیا سے ملتی ہے۔

دفعہ دوازدہم

درباب اشتمال اس عہدنامہ کے عہدنامہ سابق

کمشنران شاہی کہ منجانب گورنمنٹ سیامی وعدہ کرتے ہین کہ جب کبھی درخواست مختار کلی ملکہ معظمہ انگلستان ظاہر ہوگی تو اس عہدنامے کے شرائط اوسمین شامل ہونگے جو فیما بین مختاران کل سیامی اور سر جان بورنگ صاحب کے بتاریخ ۱۸ماہ اپریل ۱۸۵۵ء قرار پایا تھا

بگواہی اسکے کمشنران شاہی اور ہنری ہمٹ پارکس صاحب کے اس عہدنامے کی دو نقلون پر بمقام بانگ کوک تاریخ ۱۳ ماہ مئی ۱۸۵۶ء مطابق ۹ ماہ لونہ بیسا کھ سنہ ۱۲۱۸ دیوبدی سنرپت اور سنہ ۱۲۱۸ سیامی مطابق سنہ ۱۹ جلوس ملکہ معظمہ انگلستان و سنہ ۶ جلوس راجہ حال سیام مہر اور دستخط کیے۔

(مہر) دستخط شاہزادہ کرم ہلونیاک دونگسا دہراج سندہ

(مہر) دستخط راجہ بدھم ویبتا حالی فیا پارام ہماسنجیا

مہر دستخط راجہ جان فیا سری سری ووتگسی سموہا فراکالاہوم ـ

مہر دستخط راجہ جان فیا فراکلانگ

مہر دستخط راجہ جان فیا یورموات

مہر دستخط ہری ایس پارکس

منظور ہوا

دستخط جان بورنگ

فرد و نقشۂ محصول جو باغات اور متفرق درختان وزمین پر لیا جائیگا

دفعہ اول

زمین نشیب و فراز پر جو درختہاے باردار از قسم مذکورہ ذیل لگے ہون اونپر جمعبندی میعاد دس برس کی قرار دیجائیگی اور یہ جمع درخت پر لگتی ہے زمین پر نہین اور زرگان اہلکاران مامورہ تحصیل کرکے داخل خزانہ شاہی کرتے ہین اور پٹہ پر یہ درج ہوتی ہے ـ

اول درخت چھالیا یعنی سپاری

قسم اول (ماکیک) جسکا تنہ درخت تین فاتم سے چار فاتم تک ہو فی درخت ۱۴۸ کوڑی

قسم دوم (ماکتو) جسکے درخت کی بلندی پانچ فاتم سے چھہ فاتم تک فی درخت ۱۲۸ کوڑی

قسم سوم (ماکتری) جسکے تنہ درخت کی بلندی سات فاتم سے آٹھہ فاتم تک ہو فی درخت ۱۱۸ کوڑی

قسم چہارم (ماک پکاری) جو درخت نئے ہون اور ثمر اونکا شروع ہو گیا ہو فی درخت ۱۲۸ کوڑی

قسم پنجم (ماکلیک) جسکے تنہ درخت کی بلندی ایک سوک سے زیادہ ہو اور طرح قسم چہارم کسی فی درخت ۵۰ کوڑی

دوم درخت نارجیل

تمام قد کی ایک سوک سے لیکر جسقدر بلندی ہو ـ　فی تین درخت　ا سالنگ

سوم سری دین قسم انگور

تمام قد کی پانچ سوک سے لیکر جسقدر بلندی ہو ـ　فی درخت جب درخت پر پھل آئے ۲۰۰ کوڑی

چہارم درخت انبہ

تنہ درخت چار کام سطبر ہوا ور زمین سے تین سوک یا اس سے زیادہ بلند ہو فی درخت ۱ فیونیگ

پنجم درخت ماپرنگ

بشرح درخت البہ

ششم درخت دیورین

تنہ درخت چار کام سطبر ہوا ور زمین سے تین سوک یا زیادہ بلند ہو فی درخت ۱ سکال

ہفتم درخت منگوستین

تنہ درخت دو کام سطبر ہوا ور زمین سے ڈیرہ سوک بلند ہو — فی درخت ۱ فیونیگ

ہشتم درخت لانگست

بشرح درخت منگوستین

واضح ہو کہ عرصہ دراز کے واسطے جمع اکثر ایک مرتبہ ہر بادشاہ کی سلطنت مین تشخیص ہوتی ہے اور درخت اور زمین جن پر شرح بالا ایک مرتبہ جمع تجویز ہو گئی وہ وہی جمع ہر سال ادا کرتے ہین اور یہ جمع پٹہ پر بھی لکھی جاتی ہے (اور آئین تبدیلی بھی درمیان مین ہوتی تھی جب کبھی باعث خشکی یا غرقی کے درخت ضائع ہو جاتے تھے) جب تک دوسری جمع تجویز ہوا اور اس عرصہ مین کچھ لحاظ اس بات پر نہین ہوتا کہ کوئی درخت جدید قائم ہوا یا کوئی درخت کہنہ ضائع ہوا جب دوسری جمعبندی کا وقت آتا ہے تو شمار درختوں کا ازسرنو ہوتا ہے جو درخت اسوقت شمار جمعبندی سابق سے کم ہوتا ہو اوسکو کم جمعبندی مین کرتے ہین اور جو نیا تیار ہوتا ہے اوسکو شامل جمعبندی جدید کرتے ہین بشرطیکہ درخت جدید اوس مقدار کے ہو جائین جنکے واسطے محصول مقرر ہے اور اگر اوس سے ابھی کم ہوں تو اوپر محصول تجویز نہین ہوتا

دفعہ دوم

زمین نشیب و فراز جو درختہا سے باردار آٹھ قسم مذکورہ ذیل کے لگے ہوں اون پر محصول سالانہ جو درختوں پر تجویز ہوا ہے بشرح ذیل لیا جائیگا —

اول درخت سنگترہ

پانچ قسم کے (یعنی) سوم کیووان وسوم پلیک ناک وسوم آئی پروت وسوم کا وسنگو

جنکے تنہ چھہ انگل سطح پر ہون متصل زمین کے یا اس مقدار سی زیادہ ہون فی دس درخت ۱ فیونگ

تمام باقی قسم کے درخت سنگترہ مقدار مذکورۂ بالا کے ہون فی پندرہ درخت ۱ فیونگ

دوم درخت جیک فروت

تنہ درخت چھہ کام سطح ہوا ور زمین سے دو سوک یا زیادہ بلند ہو فی پندرہ درخت ۱ فیونگ

سوم درخت براد فروت

بشرح درخت جیک فروت

چہارم درخت میک قوای

تنہ درخت چار کام سطح ہوا ور زمین سے دو سوک یا زیادہ بلند ہو فی بارہ درخت ۱ فیونگ

پنجم درخت امرود

تنہ درخت دو کام سطح ہوا ور زمین سے ایک کب یا زیادہ بلند ہو فی بارہ درخت ۱ فیونگ

ششم درخت ساٹون

تنہ درخت چھہ کام سطح ہو ا ور زمین سے دو سوک یا زیادہ بلند ہو فی پانچ درخت ۱ فیونگ

ہفتم درخت وشٹان

تنہ درخت چار کام سطح ہوا ور زمین سے دو سوک یا زیادہ بلند ہو فی پانچ درخت ۱ فیونگ

ہشتم درخت سیب

فی ایک ہزار درخت ۱ سالنگ اور ۱ فیونگ

دفعہ سوم

چھہ قسم کے درخت بار دار مذکورۂ ذیل جب زمین نشیب و فراز پر لگے ہون اور ایسی جگہ ہون جہان جمعبندی عرصۂ دراز تک کی تجویز ہوئی ہے جیسا دفعۂ اول مین مذکور ہے تو اون پر محصول سالانہ حسب تفصیل ذیل لگایا جاتا ہے —

درخت انبہ — فی درخت ۱ فیونگ

درخت تمرہندی — فی دو درخت ۱ فیونگ

درخت سیب کستارڈ — فی بست درخت ۱ فیونگ

درخت کیلہ — فی پچاس درخت ۱ فیونگ

درخت سرہی وین یعنی انگور جو لکڑی پر چڑھے ہون — فی بارہ درخت ۱ فیونگ

درخت پیپرو ین یعنی انگور فی بارہ درخت ۱ فیونگ

دفعہ چہارم

زمین نشیب و فراز جہان فصلی چیز بوئی جاتی ہے اوسپر فی ارہی بشرح ایک سالنگ اور ایک فیونگ فی فصل لیا جاتا ہے —

اور جس زمین کا پٹہ خارج ہوجاتا ہے اوسپر محصول یعنی نایروانگ محصول بشرح تین سالنگ اور ایک فیونگ لیا جاتا ہے —

جو زمین عرصہ دراز کی جمعبندی مین ہوا اور اوسپر درختہا سے باردار ابنہ قسم مذکورہ دفعہ اول لگے ہون اوسپر محصول دو سالنگ کا فی قطعہ زمین نایروانگ کو دیا جائیگا —

دفعہ پنجم

زمین نشیب و فراز جسپر فصل کی چیز لگی ہوا وسکا محصول ایک سالنگ اور ایک فیونگ فی فصل دیا جائیگا —

اور اگر یہ زمین افتادہ ہے تو اوسپر محصول نہین لگے گا —

جو روپیہ بابت بندوبست عرصہ دراز کا آئیگا اوسکے پرکھنے کے واسطے ۱۰ کوڑی فی لگان لیا جائیگا مگر جو روپیہ بابت لگان سالانہ آئیگا اوسپر یہ کوڑی پرکھنے کی نہ لی جائیگی —

جس زمین کا محصول کسی قسم کا ادا ہوا ہے اور اوسپر اور کوئی محصول نہین لگے گا —

(مہر) دستخط شاہزادہ کردم ہلوانگ ونگسا دہراج سندہ

(مہر) دستخط راجہ سوربت چاپن فیا پارام مہا سجے نیت

(مہر) دستخط راجہ چاپن فیا سری سوری ونگسی سماہا فراکالاہوم

(مہر) دستخط راجہ چاپن فیا فراکلانگ —

(مہر) دستخط راجہ چاپن فا یوم مورات

(مہر) دستخط ہیری اسمتھ پارکس

منظور ہوا

دستخط جان بورنگ

قواعد پرمٹ

دفعہ اول

ایک چوکی پرمٹ مقام بانگ کوک مین طیار ہوگی متصل لنگرگاہ کے اور ملازم وہان کے
نوبجے صبح سے تین بجے سہ پہر تک رہا کرینگے کاروبار پرمٹ ان گھنٹون کے بیچ مین ہوا کریگا
جن لوگون کے اہتمام سے اسباب جہاز اوتارا اور چڑھایا جائیگا اون لوگون کو طلوع آفتاب سے
غروب آفتاب تک رہنا ہوگا —

دفعہ دوم

اہلکاران ماتحت پرمٹ کے ہر جہاز پر مامور کیے جاوینگے اونکی تعداد محدود نہین ہوگی اور اونکو
اختیار ہوگا چاہین جہاز پر رہین اور چاہین کشتی ملحقہ جہاز پر قیام کرین اور جو اہلکاران پرمٹ مقام
جہاز پر تعینات رہین گے اونکو اختیار ہے چاہین جہاز پر رہین اور چاہین کشتیون کے ہمراہ
جنپر اسباب اوترتا ہے رہین —

دفعہ سوم

لادنا اور خالی کرنا جہاز کا اسباب سے چاہیے کہ طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک
ہوا کرے —

دفعہ چہارم

تمام اسباب جو جہاز پر لادا جائیگا یا جہاز سے اوتارا جائیگا اوسکی تلاشی اور اوسکا روقہ
اہلکار پرمٹ اور اطلاعیا الی معمولی روز روشن مین بارہ گھنٹہ کے اندر کرینگے اور طریق اطلاع دہی
اور تلاشی فیما بین صاحب کونسل انگریزی اور مہتمم پرمٹ کے تجویز ہوگا —

دفعہ پنجم

محصول تجاران انگریزی سکہ ٹکال مین ادا کرینگے اور نیز سکہ دیگر مین مثل مدکی وغیرہ اور قیمت

اس سکہ غیر کی صاحب کونسل اور افسران سیامی جو مجاز اسکے ہونگے تجویز کرینگے اور سیامی گورنمنٹ کو اختیار حاصل رہیگا جسکو چاہیں محصول لینے کے واسطے مامور کریں —

دفعہ ششم

تحصیل محصول بابت پرکھنے روپیہ محصول کے فی کاٹی یعنی ستکال کے دو سالنگ لیگا اور واسطے طیاری رسید وغیرہ کے چھہ سالنگ لیا کریگا —

دفعہ ہفتم

صاحب مہتمم پرمٹ اور صاحب کونسل انگریزی کو پیمانہ اور وزن ہر قسم کے دیئے جائینگے تاکہ جب کچھ تکرار وزن یا پیمانہ اشیا میں سوداگروں سے واقع ہو اس سے رفع کریں —

(مہر) دستخط شاہزادہ کروم ہلوانگ وونگسا دھراج سندرہ

(مہر) دستخط راجہ سوریاونگ چاؤ فیا پارام مہا بجے نیت

(مہر) دستخط راجہ چاؤ فیا سری تھمری راونگسی سماہا فراکلا ہوم

(مہر) دستخط راجہ چاؤ فیا فراکلانگ

(مہر) دستخط راجہ چاؤ فیا یومراث

(مہر) دستخط ہنری الیس پارکس

منظور ہوا

دستخط جان بورنگ

نمبر ۱۱۶

عہدنامہ لگور سنہ ۱۸۳۱ عیسوی

عہدنامہ فیمابین رابرٹ ابٹسن صاحب رزیڈنٹ سنگاپور پیلو پناگ اور ملاکا جو ملک قیدہ میں آئے اور چو فیا لگور سے تامرات جو تحت حکومت سوبدٹ فراقوت تھی چو یہوسا حاکم اعلی ملک کلان سری ایوتھیا یعنی سیام کا ہے — درباب شرط سوم عہدنامہ جو فیمابین سوبدٹ فراقوت تھی چو یہوسا حاکم اعلی ملک کلان سری ایوتھیا اور گورنمنٹ انگریزی کے قرار پایا تھا اب یہ وعدہ

فیمابین طرفین معاہدہ یعنی چو فیا لگور سے تامرات اور رابرٹ ابٹسن صاحب رزیدنٹ سنگاپور پیلو پنانگ اور ملاکا کے درباب حدبندی علاقہ اضلاع ویلی اور ملک قیدہ کے ہوتا ہے کہ حدبندی مذکور حسب تفصیل ذیل قرار پائی یعنی مقام سماتون سے بسمت کنارۂ جنوبی سونگی کوالا موودا ایک آستہ دریاے پرائی کی طرف چلکر ایک مقام تک جو بنام صلبدیس اور لونگ بجانب مشرق دریا سونگی لیوا ہیولو کے ہوا اور رزنا سے نیچے وسط دریاے پرائی سے ہوکر وہان دریاے سونگی سنتونگ پھر سونگی سنتو کے اوپر چڑھکر سیدھی راہ مشرق کی طرف چلکر اور کوہ بکٹ مورا تا جم ہوکر کوہ مذکور کے اونس پہاڑ پر جو بنام بکٹ براقور مشہور ہے ہوکر ایک مقام تک جو بجانب کنارۂ شمالی دریاے کریان پانچ لونگ اوپر اور مشرق کی طرف بکت تنگال کے واقع ہو مقرر کیجاے اور یہ اقرار ہوتا ہے کہ خشت یا پتھر کے پلپایہ ایک مقام حدبندی سماتول اور دوسرا حدبندی دریاے پرائی اور تیسرا حدبندی دریاے کریان پر قائم ہون —

دو نقول اس عہدنامہ کی لکھی گئی اور ان پر مہر جنوبیل انگریزی کمپنی کی اور دستخط رابرٹ ابٹسن صاحب رزیدنٹ سنگاپور پیلو پنانگ اور ملاکا کے اور چھاپ یا مہر چو فیا لگور سے تامرات کے ہوئین ایک ایک نقل ہر دو فریق معاہدہ کے پاس رہیگی اور یہ عہدنامہ تین زبان مین یعنے سیامی و ملایا و انگریزی مین روز چہارشنبہ تاریخ ۲ ماہ نومبر ۱۸۳۱ع مطابق ۱۲ تنزل ماہتاب کے گیارہوین مہینے کی سنہ ۱۱۹۳ سال لوک مین لکھے گئے

دستخط آر ابٹسن
رزیڈنٹ سنگاپور جزیرہ پرنس اوف ویلیس و ملاکا

دستخط جیمس لو
اسسٹنٹ رزیڈنٹ و مترجم

ایسٹ انڈیا کمپنی
مہر

چھاپ
صاحب لگور

ختم شد جلد اول

تتمہ جلد اول

اسناد ذیل بابت جاگیر لارڈ کلائیو صاحب کے ہین جنکا ذکر شروع کتاب کے صفحہ مین
درج ہے اور نیز اسناد جنکی روسے جاگیر مذکور بنام کمپنی منتقل ہوئی —

اول سند بابت منصب کرنیل کلائیو

شاہنشاہ

بروز شنبہ تاریخ ۱۲ ماہ ربیع الثانی سنہ جلوس میمنت مانوس و سنہ الله ہجری رسالہ رئیس الروسا
امیر الامرا مصدر شان و مرتبت واقف طریق سخاوت و دولت آگاہ مرتبت مذہب و سلطنت جلیل
نبیرہ برزولی و عظمت رونق مسند شان و شوکت حامی سلطنت و رعایا بلیغ حکومت و تزاید سلطنت ہادی
فتح ممالک جہان قاسم حیات مصلحت واقف اسرار حکومت و آگاہ فنون راز دانی نیر تابندہ راستی و
ایمانداری روشنی مشعل دیانت و امانت واقف مصلحت شاہنشاہی آگاہ اسرار دوستی و یکتا وسیلے
حاکم سیف و قلم منتظم امور زمین رئیس خوانین بلند مکان رکن رکین ذیشان معتمد الیہ شجاعان مذہب
فخر بہادران سیف جنگ منتظم امور سلطنت ابد پیوند ناصح دانائی باہرہ و دولت قاہرہ مورد اتحاد و عزت
مصدر زینت و ہوشیاری رکن سلطنت سلیمان قاسم شوکت و شان بخشی السلطنت امیر الامرا شجاع السلطنت
ہزبر الملک محمد احمد خان بہادر ہزبر جنگ سپہ سالار افواج فخر الغیرت ہزبر ہند مہابت جنگ کے —

اور پیچ عہدہ وقائع نگاری کمینہ خانہ زادان حضور شاہنشاہی سکھ لال کے —
یہ لکھی گئی حکم والا نے شرف نفاذ پایا کہ کرنیل کلائیو ایک ولایتی یورپ کو منصب
شش ہزاری اور پنج ہزار سوار مع خطاب زبدۃ الملک ناصر الدولہ بہادر ثابت جنگ کے عنایت ہو
بتاریخ ۱۰ ماہ ربیع الثانی سنہ جلوس اصل یادداشت سے نقل ہوا —

نمونہ دستخط

بنام رئیس الروسا و امیر الامرا مصدر شان و شوکت حکم ہوا کہ وقائع
مین درج ہو —

دوم

پروانہ نواب شجاع الملک حسام الدولہ میر محمد جعفر خان بہادر مہابت جنگ بنام پریسیڈنٹ اور کونسل کلکتہ ـ

گونسل ملک التجاران انگریزی کمپنی کو واضح ہو کہ چونکہ امیر الامرا زبدۃ الملک نصیب الدولہ کرنیل کلایو ثابت جنگ بہادر کو منصب شش ہزاری وپنج ہزار سوار حضور شاہنشاہی سے عطا ہوا ہے اور اونسے ہمارے ساتھ فرط اتحاد و نہایت مضبوطی سے کوشش بیچ حفاظت ممالک شاہنشاہی کے کی بالعوض اوسکے پرگنہ کلکتہ وغیرہ متعلق چکلہ ہوگلی وغیرہ سرکار ست گاؤن وغیرہ متعلق خالصہ شریفہ وجاگیر تعدادی دو لاکھ بائیس ہزار نوسو اکتالیس سکہ روپیہ کسر سے زیادہ جو کمپنی انگریزی کو بموجب سند دیوانی کے بطور زمینداری شروع ماہ پوس سنہ ۱۱۶۴ بنگالہ سے ملا ہے فصل ربیع سنہ ۱۱۶۵ بنگالہ جاگیر امیر الامرا مذکور کی قرار پائی تمکو لازم ہے کہ شخص مذکور کو جاگیردار اوس جگہ کا سمجھو اور جسطرح تم مالگذاری گورنمنٹ قسط بقسط خزانہ عامرہ مین اور جاگیر مین سابق داخل کر کے رسید مہری داروغہ اور مشرف اور خزانچی کی رسید لیتے تھے اوسیطرح جاگیردار مذکور کو مالگذاری بابت ادا کر کے رسید اوسکی لیتے رہو اور اس تحریر کے موافق تاکید جانکر تعمیل کرو فقط

المرقوم یکم ذیقعدہ سنہ ۲ جلوس مطابق ۱۳ ماہ جولائی سنہ ۱۷۵۹ء

(نشانی نواب)

نقل مطابق

جاری ہوا
(یہ دستخط رای رایان کے ہین)

کتاب دیوانی مین درج ہوا
بتاریخ یکم محرم سنہ ۲ جلوس
(یہ دستخط سرکار دیوانی کے ہین)

کتاب خزانہ مین درج ہوا
بتاریخ یکم محرم سنہ ۲ جلوس
(یہ دستخط نواب کے منشی کے ہین)

سوم

سند نواب بابت انتقال استمراری جاگیر لارڈ کلایو بنام کمپنی

کونسل اور سرداران انگریزی کمپنی و متصدیان حال و استقبال وچودہریان و قانونگویان ومقدمان ورعیت ومزارعین ودیگر باشندگان پرگنہ جات کلکتہ وغیرہ واقع احاطہ سٹگاؤن وغیرہ ضلع بنگالہ معلوم کریں مبلغ دو لاکھہ بائیس ہزار نوسو اٹھاون روپیہ کسر سے زیادہ بموجب سند دیوانی وسند عطیہ شجاع الملک حسام الدولہ میر محمد جعفر خان بہادر مہابت جنگ ناظم ضلع کی پرگنہ مذکورہ واقع چکلہ ہوگلی وغیرہ سرکار سٹگاؤن وغیرہ زمینداری انگریزی کمپنی سے جاگیر بلاشرط بنام زبدۃ الملک نصیر الدولہ لارڈ کلایو بہادر کی مقرر ہوئی لہذا مطابق اوسکے اب پرگنہ جات مذکور بطور جاگیر بلاشرط بنام زبدۃ الملک مسطور بتاریخ سولہ ماہ مئی ۱۷۶۵ء مطابق ۱۴ ماہ ذیقعدہ ۱۱۷۸ھ سے تاریخ ۱۶ ماہ مئی ۱۷۷۵ء مطابق ۱۰ ربیع الاول ۱۱۸۸ھ تک یعنی میعاد دس سال تک منظور ہوئی منجملہ اس میعاد کے ایک سال اب تک گذر گیا ہے اور نو سال باقی ہین اس عرصہ تک پرگنہ جات مذکور بطور جاگیر بلاشرط بنام زبدۃ الملک مسطور قائم اور برقرار رہینگے بعد انقضا اس میعاد کے وہ منتقل بطور جاگیر بلاشرط اور معافی دوامی بنام کمپنی ہو جائینگے اور اگر خدانخواستہ زبدۃ الملک مذکور درمیان میعاد کے قضا کریگا تو فورًا بعد وفات اوسکے پرگنہ جات مذکور منتقل بنام کمپنی مذکور ہونگے لازم ہے کہ تم زبدۃ الملک مذکور کو تا میعاد معینہ اور اوسکے کمپنی کو جاگیردار بلاشرط تصور کرکے مالگزاری پرگنہ جات مذکور حسب قاعدہ دیا کرو فقط

المرقوم ۲۳ ماہ جون ۱۷۶۵ء مطابق ۳ ماہ محرم ۱۱۷۹ ہجری

دستخط ای اسٹیفنس

پروویژنل سکرٹری

چہارم

فرمان شاہ عالم بادشاہ منظوری انتقال دوامی جاگیر لارڈ کلایو بنام کمپنی

چونکہ ایک سند مہری نواب نجم الدولہ بہادر بمضمون ذیل حضور مین گذری کہ مبلغ دو لاکھہ بائیس ہزار

نوسو اٹھاون روپیہ کسرسے زیادہ بموجب سند دیوانی و سند عطیہ شجاع الملک حسام الدولہ میر محمد جعفر خان بہادر پرگنہ جات کلکتہ وغیرہ سرکار ستگانوں وغیرہ ضلع بنگالہ بابت زمینداری انگریزی کمپنی سے ہے جاگیر بلا شرط بنام زبدۃ الملک نصیر الدولہ لارڈ کلایو بہادر کے مقرر ہوئے لہذا مطابق اوسکے پرگنہ جات مذکور بطور جاگیر بلاشرط بنام زبدۃ الملک مسطور بتاریخ ۱۶ ماہ جون ۱۷۶۴ عیسوی مطابق ۱۴ ماہ ذیقعدہ ۱۱۷۷ھ سے میعاد دس سال تک بنام زبدۃ الملک مذکور منظور ہوئی اور بعد انقضا اس میعاد کے بنام کمپنی بطور جاگیر بلاشرط منتقل ہونگی اور اگر زبدۃ الملک مذکور اندر اس میعاد کے وفات کی تو بعد وفات اوسکے فوراً بنام کمپنی منتقل ہونگے فقط اور چونکہ سند مذکور کی منظوری اس وقت خوشی مین حضور سے ہوگئی اسواسطے فرمان واجب الاذعان شرف نفاذ پاتا ہے کہ بنظر وفاداری انگریزی کمپنی اور زبدۃ الملک مذکور جاگیر مسطور حسب منشا سند مزکور منتقل اور مستحکم ہوئی ہے لہذا لازم کہ متصدیان حال و استقبال و چودہریان و قانونگویان و مقدمان و رعیت و مزارعین و دیگر باشندگان پرگنہ جات کلکتہ وغیرہ واقع سرکار ستگانوں وغیرہ زبدۃ الملک مذکور کو اندر میعاد مقررہ کے اور بعد ازان کمپنی مسطور کو بطور جاگیر دار بلاشرط تصور کر کے مالگزاری پرگنہ جات حسب قاعدہ ادا کرتے رہین فقط

المرقوم ۲۳ ماہ صفر سنہ ۶ جلوس مطابق ۱۲ ماہ اگست سنہ ۱۷۶۵ عیسوی

مضمون ضمن

مطابق اوس پرچہ کے جسپر دستخط خاص حضور کے ہوئے ہین فرمان شاہی شرف نفاذ پاتا ہے
کہ چونکہ مبلغ دو لاکھ بائیس ہزار نوسو اٹھاون روپیہ کسیقدر زیادہ پرگنہ جات کلکتہ وغیرہ سرکار ستگانون
وغیرہ زمینداری انگریزی کمپنی سے بطور جاگیر بلاشرط بنام زبدۃ الملک نصیر الدولہ لارڈ کلایو بہادر
بموجب سند دیوانی و سند عطیہ ناظم ضلع مقرر ہوئے ہین بنظر اتحاد زبدۃ الملک مسطور حضور خوشنود
ہو کر منظوری پرگنجات مذکور کے واسطے میعاد دس سال کی فرماتے ہین یہ میعاد ۱۶ ماہ مئی ۱۸۶۴
مطابق ۱۴ ماہ ذیقعدہ ۱۱۷۷ ہجری سے شروع ہوگی اور بنظر اتحاد انگریزی کمپنی حضور نے پرگنجات
مذکور بعد انقضاے میعاد مذکور بطور جاگیر بلاشرط دوامی اونکو عطا فرمائے اور اگر زبدۃ الملک
مسطور اندر میعاد معینہ کے قضا کریگا تو پرگنجات فوراً منتقل بنام انگریزی کمپنی کے بعد وفات اوسکے
ہو جاینگے —

مقام فورٹ ولیم تاریخ ۳۰ ماہ ستمبر ۱۷۶۵ع

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط الگزنڈر کیمبیل ایس سی

تمام شد تتمہ جلد اول

عہدنامجات

واقرارنامجات وعطایاے سند سرکار کمپنی انگریز بہادر وملکۂ معظمہ شاہنشاہ انگلستان وہندوستان

باوالیان ملک وراجگان ونوابان وروساے اندرونی وبیرونی وحدود ملک ہند وغیرہ

جو حسب الایماے گورنمنٹ

جناب سی یو ایچیسن صاحب بہادر سابق سکرٹری آف انڈیا حال ڈپٹی کمشنر لاہور نے

ہنگام سکرٹری سات جلدون مین ترتیب وتالیف واسطے گورنمنٹ کے کیا منجملہ اوسکے

جلد دوم

جسمین عہدنامجات واقرارنامجات وعطایاے سند متعلقہ اضلاع شمالی

ومغربی ہندوستان ودہلی ورامپور وفرخ آباد وبنارس واودہ ونیپال

وپنجاب وممالک سرحدی پنجاب مندرج ہین

حسب الایماے منشی نولکشور صاحب مالک ومہتمم مطبع ہذا کے پنڈت کنہیا لال صاحب مترجم علاقہ راجہ الل بل وہونگہ بہادر

رئیس امیٹھی نے ترجمہ اسکا زبان اردو مین فرمایا اور بحفظ حقوق ترجمہ بموجب ایکٹ سنہ ۱۸۴۷ع

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپی

۱۸۶۶ع

اعلان

یہ ترجمہ گورنمنٹ کے حکم سے شائع نہین ہوا بلکہ راقم نے اپنے ہی کے مصارف اور رنج کے بندوبست سے ترجمہ کرایا ہے اور چھپوایا ہے الابعد چھپوانے کے حسب ضابطہ قانون بستم سنہ ۱۸۶۷ع گورنمنٹ انڈیا مین رجسٹری کرائی گئی تاکہ صاحبان ہم عصر اسکے طبع مین مبادرت نفرما دین فقط العبد

نول کشور مالک مطبع اودہ اخبار

مطبوعہ نولکشور پریس لکھنو

ترجمہ جلد دوم

منجملہ سات جلد کتاب

عہدنامجات و اقرارنامجات و سند سرکار شاہنشاہی انگلستان

و ہندوستان با والیان ملک و راجگان و نوابان و روساے

اندرونی محدودہ لفٹننٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی

و اودہ و نیپال و پنجاب

و ممالک سرحدی پنجاب

بنظر اسکے کہ غلطی نقشے مین درباب قبضہ علاقۂ انگریزی یہ امر ضروری متصور ہوا کہ جو علاقہ جس سال مین قبضۂ انگریزی مین آیا اوسکا بیان کیا جاے مگر جو علاقجات کہ اول قبضۂ انگریزی مین آئے اور پھر رئیسان ہندوستانی کو منتقل کیے گئے وہ بطور علاقۂ انگریزی نقشے مین درج نہین ہین مثلاً علاقہ درمیان حال سرحد شمالی اودہ کے اور کوہ ہمالہ کے سنہ ۱۸۱۶ع مین نیپال سے فتح کرکے قبضۂ انگریزی مین آیا تھا اور اوسی سال مین بابت قرضہ باقی اودہ کے حوالہ شاہ اودہ ہوا اور پھر ہنگام انتزاع ملک اودہ سنہ ۱۸۵۶ع مین قبضۂ سرکار مین آیا اور سنہ ۱۸۶۰ع مین پھر نیپال کو دیا گیا تو یہ علاقہ شریک علاقۂ انگریزی درج نہین ہو گو سنہ ۱۸۵۶ع مین قبضۂ انگریزی مین آیا تھا کیونکہ ناممکن ہے کہ ایک نقشے مین اسقدر تبدیلی ہر بار کیجاے اس نقشے سے غرض اسقدر ہے کہ جو ملک اب قبضۂ انگریزی مین ہے وہ کس سال مین قبضۂ انگریزی مین آیا تھا۔

آخر حال دہلی مین جو درباب شاہ معزول دہلی درج ہے یہ لکھا جاتا ہے کہ شاہ معزول دہلی بمقام رنگون بتاریخ ۷ ماہ نومبر سنہ ۱۸۶۲ع فوت ہوا فقط

المرقوم ۳۱ جنوری سنہ ۱۸۶۳ عیسوی

حصہ اول

عہدنامجات و اقرارنامجات و اسناد متعلق اضلاع شمالی و مغربی و ملک اودہ و نیپال

دہلی

درمیان سبب بے انتظامی میر جعفر کے اول ناظم بنگالہ کے محمد قلی خان صوبہ دار الہ آباد کو ترغیب و زمینداران کلان یعنی سندر سنگھ و راجہ بلونت سنگھ نے دی کہ بنگالہ پر حملہ آور ہو اوسکا رشتہ دار نواب اودہ بھی اوسکے شامل ہوا اور بنظر اسکے کہ وجہ معقول حملہ کی قائم ہو اونھون نے پسر عالمگیر ثانی کو جو اپنے والد کے دربار سے بھاگ کر روہیلکھنڈ کو چلا گیا تھا اور جسکے نام صوبہ داری بنگالہ و بہار و اوڑیسہ کی بھی سردار متصور قرار دیا —

بیچ آخر سنہ ۱۷۵۸ع کے فوج بسرکردگی محمد قلی خان و شاہزادہ بجانب پٹنہ روانہ ہوئی مگر نواب اودہ نے جو عقب فوج مین تھا قلعہ الہ آباد پر قبضہ اپنا کر لیا محمد قلی خان واپس آیا کہ دوبارہ قبضہ قلعہ علاقہ مذکور کرے اور ملتجی نواب سے ہوا نواب نے فوراً اوسے گرفتار کرکے قتل کیا شاہزادہ اب تنہا رہ گیا اسواسطے اوسنے کلایو صاحب سے جو واسطے دفع کرنے حملہ آوروں کے پٹنہ مین آئے تھے یہ اقرار کیا کہ اگر کچھ روپیہ اوسکو واسطے صرف ضروریات کے ملے تو وہ دریای کرمناسا سے عبور کرکے چلا جائیگا —

بیچ سنہ ۱۷۶۰ع کے پھر حملے کا ارادہ کیا مگر اس اثنا مین خبر قتل بادشاہ بدست وزیر اوسکو پہونچی اور اوسنے اپنے تئین شاہنشاہ قرار دے کر نواب اودہ کو جسکے دست قبضہ مین وہ دراصل مقید تھا اپنا وزیر مقرر کیا اب فوج شاہی کو ماہ جنوری سنہ ۱۷۶۱ع مین شکست ہوئی شاہنشاہ اطاعت وزیر اودہ سے تنگ ہو کر شامل فوج انگریزی ہوا وہان اوسنے قاسم علی کو جو بعد چلے جانے میر جعفر کے صوبہ دار بنگالہ مقرر ہوا تھا ملاقات کی اور وعدہ کیا کہ اگر وہ بالاستقلال ہو جاسے تو وہ چوبیس لاکھ روپیہ سالانہ ادا کرے گا بعد ازان دیوانی بنگالہ و بہار و اوڑیسہ کے انگریزی سرکار کو شاہنشاہ

روانہ دہلی ہوا کہ جاکر اپنے تخت موروثی پر قبضہ کرے اس عرصے مین مرہٹے نے قوت حاصل
اور شمالی ہندوستان کو غارت کرکے دہلی پر قبضہ کرلیا تھا مگر اوسکو شکست فاش احمد شاہ ابدالی
نے بمقام پانی پت دی اور دہلی مین شاہ عالم کو شاہنشاہ ہند قرار دیکر اور اوسکو دہلی مین
طلب کرکے خود کابل کو واپس گیا اور انگریزون کے باعث کمی روپیہ و مقابلہ قاسم علی بموقع امداد شاہ عالم
کی بقصد حاصل کرنے تخت دہلی کے نہ ملا ـــ

بعد موقوفی اور شکست فاش جو اوسکو بمقام پٹنہ مین نصیب ہوئی تھی قاسم علی نے حمایت
وزیر اودہ کی طلب کی اوسوقت مین وزیر ہمراہ بادشاہ کے تھا اوسکا قیدی تھا نہ بادشاہ بمقام
الہ آباد تجویز مہتم بندیلکھنڈ مین مصروف تھا وزیر کو توقع یہ تھی بہانہ امداد قاسم علی وہ خود قابض
بنگالہ پر ہوجائیگا اسواسطے بشمول اوسکے مہم عبور دریا کی کرمناسہ شروع ہوئی اس فوج کو شکست فاش
بمقام بکسر بتاریخ ۲۳ ماہ اکتوبر سنہ ۱۷۶۴ع نصیب ہوئی شاہنشاہ ہم سے علحدہ ہوکر شامل فوج
انگریزی ہوا اور وزیر بندہ کو اپنی ملک کو واپس آیا اب یہ تجویز ہوئی کہ وزیر کو موقوف کرکے تمام ملک
باستثناء غازی پور و بنارس جو شاہنشاہ نے بموجب سند نمبر ا کے انگریزون کو دیدیا تھا
قبضہ شاہنشاہی مین آجاوے اسکی تجویز بہت ہوئی مگر کورٹ اوف ڈایرکٹرز نے بوجہ اوسکے وقت طلب
اور بے سود ہونے کے نامنظور کیا اور اسواسطے سنہ ۱۷۶۵ع مین وزیر اپنے ملک پر بحال رہا باستثناء
علاقہ الہ آباد و کوڑاہ کے جو بادشاہ کے قبضہ مین سے ہے اضلاع غازی پور اور بنارس بھی اسی سبب سے
وزیر کو دیے گئے جس سبب سے یہ عہدنامہ ہوا تھا اور جو جو ملک بعد ازین قبضہ انگریزی مین آئے
وہ متعلق تاریخ ملک اودہ کے ہین اور وہان درج ہوئے ہین یہان کے حال مین ورت لکھنی کی نہین
شاہ عالم الہ آباد مین رہتا تھا مگر عین خواہش اوسکی تھی کہ جاکر تخت دہلی پر جلوس کرے
مرہٹے اب پھر زور کرتے تھے کہ اوپر ہندوستان یعنی مغربی اضلاع کو غارت کرتے تھے اور
یہ ارادہ اوسکا تھا کہ روہیلون کو جنھون نے مدد احمد شاہ ابدالی کی تھی سزا دے واقعی وہ ین
اس مطلب کے حاصل کرنے کو اونھون نے تجویز کی کہ شاہ عالم کو دہلی کے تخت پر بٹھائین اور
ہرچند گورمنٹ انگریزی نے اونکو منع کیا مگر اونھون نے نمانا اور جاکر مرہٹے سے ملے اور مرہٹے
نے اونکو بشان و تجمل بتاریخ ۲۵ ماہ دسمبر سنہ ۱۷۷۱ع دہلی مین لیجاکر تخت نشین کیا مگر اب شاہ عالم

اونکے قبضے مین تھا جو چاہتے تھے کرتے تھے یہ صرف براے نام تھا

بیچ سنہ ۱۷۷۲ء کے مرہٹے نے زبردستی سند عطاے اضلاع الہ آباد اور کوڑا کی شاہنشاہ سے لکھائی مگر نائب شاہنشاہی مقیم الہ آباد نے اجازت چاہی کہ اضلاع مذکور حوالہ انگریزان حسب بنشاے سند جو شاہنشاہ نے اونکو ہنگام قید ہونے کے لکھ دی تھی چاہی سال دوم مین یہ اضلاع وزیر اودہ کے ہاتھ بابت پچاس لاکھ روپیہ کے فروخت ہو گئے۔

شاہنشاہ سنہ ۱۸۰۳ء تک بطور قیدی باختیار مرہٹہ رہا اس سنہ مین لارڈ لیک صاحب نے اونکو قید مرہٹہ سے رہا کر کے زیر حمایت و حفاظت گورنمنٹ انگریزی لایا تمام علاقہ اور آمدنی جو مرہٹے نے شاہنشاہ کے واسطے مقرر کر رکھے تھے وہ سب سرکار انگریزی نے بحال اور برقرار رکھے اور ماوراے اوسکے ساٹھ ہزار روپیہ ماہواری اور پھر لاکھ روپیہ ماہواری نقد اوسکے واسطے اور مقرر کر دی شاہ عالم نے بتاریخ ۱۹ ماہ نومبر سنہ ۱۸۰۶ء وفات پائی اور اوسکے بعد اکبر شاہ تخت نشین ہوے اور اونکے بعد سنہ ۱۸۳۷ء مین اونکا پسر کلان بہادر شاہ تخت نشین ہوا بادشاہ کو ممانعت تھی کہ سواے قرب وجوار دہلی کے اور کہین نجائین اور نہ خطاب کسیکو عطا کرین اور نہ سکہ اپنا جاری کرین مگر اونکو اختیار تھا کہ قلعہ کے سب مقدمات دیوانی و فوجداری وغیرہ اپنی مرضی کے موافق فیصلہ کرین

جب بلوہ سنہ ۱۸۵۷ء کا واقع ہوا تو مفسدین نے بہادر شاہ کو کہا کہ وہ اونکی سرداری کرین اول مین اوسکی مرضی اچھی تھی مگر بعد ازان شریک مفسدین ہو گیا بعد شکست دہلی وہ گرفتار ہوا اور تحقیقات جرائم نسبت اوسکے حسب تفصیل ذیل ہوئی۔ اول مدد اور اعانت کرنی بلوہ فوج انگریزی کی۔ دوم ترغیب دینی اور مدد کرنی ایسے اشخاص کو جو شریک نہ تھے اور نہ شریک مفسدین ہوا چاہتے تھے واسطے جنگ بمقابلہ گورنمنٹ انگریزی کے۔ سوم اپنے تئین شاہنشاہ ہند قرار دینا۔ چہارم قتل کرانا اور باعث قتل ہونا انگریزون کا فقط۔ شاہ معزول پر یہ ہر ایک جرم ثابت ہوا اور اوسکو حکم رنگون جانے کا ملا جہان وہ اب قید ہے۔

نمبر ۱

درخواست شاہ عالم بادشاہ جو بلطف ایک چٹھی بنام کپتان منرو کے مرقومہ مقام بنارس ۲۲ نومبر سنہ ۱۷۶۱ء

کے پاس پریسیڈنٹ اور کونسل بنگالہ کے مرسل ہوئی تھی —

اگر یہ ملک رکھنا ہے تو مجکو اوسپر قابض کرادو اور تھوڑی فوج انگریزی میرے ساتھ رکھو تاکہ ظاہر
ہو کہ میری حفاظت انگریز کرتے ہین اور اوسکا خرچ میرے ذمہ ہوگا اگر کوئی دشمن میرے اوپر آئیگا
تو مین ایسی موافقت ملک کے ساتھ کرونگا کہ اپنی فوج سے اور اوس تھوڑی فوج انگریزی سے
مین ملک کو بچا لونگا ورنہ زیادہ مدد انگریزی طلب نکرونگا اور مین اونکو تنخواہ آمدنی ملک سے سالانہ
دونگا جو کچھ وہ طلب کرینگے اگر انگریز بخلاف اپنے فائدے کے وزیر سے صلح کرینگے تو مین دہلی
چلا جاؤنگا اسواسطے کہ مین یہ نہین چاہتا کہ مین پھر اوس شخص کے قبضے مین گرفتار ہون جس نے
مجھے اسقدر رقت اور تکلیف دی ہے میرا کوئی دوست معتبر سوائے انگریزون کے نہین ہے
اور اونکی سابق مراعات کے نسبت مین ہمیشہ اونکا لحاظ اور ادب کرونگا اب اوسکا وقت ہے کہ
ایسے ملک پر قابض ہون جسمین دولت اور روپیہ بکثرت ہے اور مین راضی اوسیقدر پر ہونگا
جسقدر وہ مجھے بخوشی دینگے روہیلے ہمیشہ دشمن وزیر نالائق کے ہین وہ تمام میرے دوست ہین

شرائط جو بادشاہ نے قرار دین تھین اور جو پریسیڈنٹ اور کونسل بنگالہ نے بنام میجر ہکٹر منرو
سپہ سالار افواج کے بتاریخ ۶ ماہ دسمبر ۱۷۶۴ء ملفوف بھیجی تھی —

بنظر مدد اور وفاداری انگریزی کمپنی کے جسنے حضور کو تکالیف سے رہا کیا ہے اور بنا سے
سلطنت خداداد کو استحکام دیا ہے حضور بخوشنودی تمام عنایات شاہی نسبت انگریزی کمپنی کے
بذریعہ شرائط ذیل ظاہر کرتے ہین اور یہ شرائط حال و استقبال مین جاری اور قائم رہینگے
بلحاظ اسکے کہ انگریزی کمپنی کا خرچ عظیم ہوا اور اونھون نے تکالیف و خطرہ جنگ جو ناحق
شجاع الدولہ نے خلاف مرضی حضور بمقابلہ اون کے کی تھی اوٹھائے ہین حضور نے ملک
غازی پور و باقی زمینداری راجہ بلونت سنگہ جو نظامت نواب شجاع الدولہ مین واقع ہے اوسکو
دی اور انتظام اور حکومت وہان کی اونکے سپرد ہوئی جسطرح اب تک نواب شجاع الدولہ کے سپرد
تھی اور راجہ مذکور نے یہ معاملہ سرداران انگریزی کمپنی سے کرلیا ہے اسواسطے وہ اوس جمع
مالگذاری کمپنی کو دیا کرے اور جمع مالگذاری علاقہ مذکور اب کچھ تعلق کتب مالگذاری شاہی سے

نہین رکھتی اور اوسسے خارج کیجائیگی —

فوج انگریزی کمپنی ہمراہ ہمارے ہوکر حضور کا قبضہ الہ آباد اور دیگر علاقہ نظامت نواب شجاع الدولہ پر قابض کرادیگی اور مالگزاری اوس علاقے کی سواے مالگزاری زمینداری راجہ بلونت سنگہ حضور کے قبض و تصرف مین آئے گی —

چونکہ انگریزی کمپنی کا اوربھی خرچ بیچ ہمارے قبضہ کرانے کے اوپر علاقہ نظامت نواب شجاع الدولہ کے ہوگا حضور اسواسطے جسقدر قبضہ ملک ہمکو ملتا جاے گا خزانہ عامرہ سے اسقدر روپیہ مالگزاری دیتے رہینگے جسقدر ہم سے ممکن ہوگا اور جب ہم علاقے پر قابض ہونگے تو ہم تمام اخراجات کمپنی جو اس مہم مین شروع سے یعنی جب سے وہ شامل شاہنشاہی ہوئی آخر تک ہوگا ادا کرونگے

فرمان بادشاہ

بلحاظ اسکے کہ انگریزی کمپنی کا خرچ عظیم ہوا اور اونھون نے تکالیف اور خطرہ جنگ جو نواب شجاع الدولہ نے خلاف مرضی حضور بمقابلہ اونکے کیے تھے اوٹھائے ہین حضور نے ملک غازیپور و باقی زمینداری راجہ بلونت سنگ جو نظامت نواب شجاع الدولہ مین واقع ہے اونکو دی اور انتظام اور حکومت وہان کی اونکے سپرد ہوئی جسطرح اب تک نواب شجاع الدولہ کے سپرد تھی کلم اور راجہ مذکور نے جو معاملہ سرداران انگریزی کمپنی سے کرلیا ہے اسواسطے وہ اوس بموجب مالگزاری کمپنی کو دیاکرے اور جمیع مالگزاری علاقہ مذکور اب کچھ تعلق کتب مالگزاری شاہی سے نہین رکھتی اور اوسسے خارج کیجاے گی —

فوج انگریزی کمپنی ہمراہ ہمارے ہوکر حضور کا قبضہ الہ آباد اور دیگر علاقہ نظامت نواب شجاع الدولہ پر قابض کرادیگی اور مالگزاری اوس علاقے کی سواے مالگزاری زمینداری راجہ بلونت سنگہ حضور کے قبض و تصرف مین آئیگی —

کمپنی مذکور کو لازم ہے کہ اپنی شکرگزاری عنایات شاہنشاہی کا اظہار کرین اور کوشش بلیغ بیچ نظم و نسق ملک کے کرین اور رعایا کو دوستانہ بنائین اور بدمعاشون کو سزا دین اور مفسدین کو اپنے ملک سے خارج کرین اونکو لازم ہے کہ کوشش کرکے بہبودی اور بہتری ہمارے اشخاص

اور رعایا اور دیگر مردم سے کے زیادہ کرین اور ممانعت اشیای منشی کی اور ایسے اشیا کی جو از روی
حکم خدا ممنوع ہین ملک مین کرین اور دشمنون کو نکالین اور مقدمات کا فیصلہ بموجب احکام محمدی صلعم
و بدواج ملک کے کرین تا کہ باشندگان بامن وامان کاشتکاری اور دیگر پیشہ ور اپنے اپنے
پیشے مین مصروف ہون اور غربا پر زیادتی اور ظلم نہو ان احکام حضور کو قطعی سمجھین فقط

المرقوم ۴ ماہ رجب سنہ ۶ جلوس مطابق ۲۹ دسمبر سنہ ۱۷۶۴ع

رامپور

از روی رپورٹ صاحب کمشنر روہیلکھنڈ و دیگر کاغذات ماخوذ دفتر گورنری تحریر ہوا

اول افغان روہیلہ جو یہان آکر آباد ہوسئے دو بھائی شاہ عالم اور حسین خان نامی تھے شاہ عالم کے بیٹے داؤد خان نے کچھ مرتبہ شروع اٹھارہ صدی کے حاصل کیا اور ترقی خاندان اوسکے سب بیٹے علی محمد خان ہی سے ہے جسکو پسر ایک ہندو کا کہتے تھے مگر داؤد خان نے اوسکو متبنیٰ کر لیا تھا علی محمد کو بعد وفات اپنے والد کے جو اکثر فتوحات نصیب ہوئین تو بہت افغان کے باشندے اوسکے ساتھ جمع ہوگئے اور جو خدمت اوسنے بمقابلہ سیدان بارہہ کین اوسکو خطاب نواب کا عطا ہوا اور زیادہ تر ملک روہیلکھنڈ کا اوسکو دیا گیا اتفاقاً صوبہ اودہ اوس سے ناراض ہوگیا اور دہلی جاکر اوسنے شاہنشاہ دہلی محمد شاہ کو آمادہ کیا کہ ایک فوج بمقابلہ نواب روہیلکھنڈ روانہ ہوئی علی محمد بمجبوری حاضر ہوا اوسکو حکم ہوا کہ ملک چھوڑ دے اور دو بیٹے اپنے بطور اول حوالہ کردے —

عرصۂ قلیل کے بعد اوسکو علاقۂ سرہند مین مامور کیا مگر جو بدنظمی آخر دنون سلطنت شاہنشاہ مین بباعث حملہ کرنے احمد شاہ ابدالی کے واقع ہوئی تھی اوسکو علیحدہ سمجھکر وہ روہیلکھنڈ کو چلا گیا اور وہان اپنی سرداری قائم کی اور محمد شاہ کے بیٹے کے عہد مین اس ملک پر وہ بالاستقلال ہوگیا —

قبل از وفات کے اوسنے انتظام بنسبت اپنے چھوٹون بیٹون کے کردیا تھا اور نہ رہا ہوکر آنے اوسکے دو بڑے بیٹون کے جو احمد شاہ کے پاس تھے اور نابالغ ہونے چھوٹے بیٹون کے اوسنے اپنے علاقے کو سپرد حافظ رحمت خان برادر اور دوندی خان برادرزادہ داؤد خان کے کردیا تھا بعد وفات اوسکے اوسکے دونون بیٹے رہا ہوئے —

اخیر انتظام ان دونون محافظین علاقہ کا یہ تھا کہ اونھون نے فیض اللہ خان کو ملک جاگیر پر قائم کیا جسمین رامپور اور کوٹھیرا شامل تھے اور جسکی آمدنی چھہ لاکھ روپیہ سالانہ کی تھی —

جب مرہٹہ نے سنہ ۱۷۷۱ء مین شاہ عالم کو تخت دہلی پر بٹھایا تو اونھون نے اوسکو مشورہ دیا کہ ملک روہیلکھنڈ کو فتح کرے اس خبر سے اور فوج کے قریب آنے سے متوحش ہوکر روہیلون نے اوسنے آشتی کی اور نیز نواب اودہ سے اتفاق کیا بیچ سنہ ۱۷۷۲ء کے ایک صلحنامہ نمبر ۲ جسکی رو سے اتفاق باہمی بیچ جنگ اور صلح کے قرار پایا اور روہیلون نے وعدہ کیا کہ نواب کو چالیس لاکھ روپیہ

دینگے اگر وہ مرہٹون کو نکالدے —

بعد ازانکہ مرہٹہ نے زبردستی شاہنشاہ سے اضلاع الہ آباد و کوڑہ لیے تھے نواب کو بہت اندیشہ پیدا ہوا اوسنے درخواست انگریزون سے کی جن پر اوسکی مدد بموجب عہدنامے کے فرض آئی جب وارین ہیسٹنگ صاحب سے نواب کی ملاقات بمقام بنارس ہوئی تو اوسنے منظوری مدد انگریزی بمقابلہ روہیلان حاصل کی پھر روہیلے مرہٹون کا مقابلہ نہین کرسکتے تھے اور روپیہ بھی اونکے پاس باقی نرہا تھا وزیر نے بھی ایک عہدنامہ شاہنشاہ دہلی سے کیا جسکی روسے یہ قرار پایا کہ شاہنشاہ اوسکی مدد کرینگے اور جو ملک فتح ہوگا اوسمین حصہ شاہنشاہ کا بھی ہوگا —

روہیلون نے اپنے ملک کے بچانے مین نہایت جد و جہد کی اور جنگہای عظیم بر روی کار لائے مگر اونکی شکست ہوئی اور حافظ رحمت خان مارا گیا فیض اللہ خان جو فوج روہیلون کی بچی تھی اوسکو ہمراہ لیکر کوہستان مین چلا گیا اور بعد جنگ و صلح کے ایک عہدنامہ نمبر ۳ جو بنام عہدنامہ لال ڈہانگ مشہور ہے فیمابین اوسکے اور نواب کے بوساطت انگریزی قرار پایا اور اوسمین یہ شرط ہوئی کہ وہ ملک رامپور مین محفوظ رہیگا اگر نواب کی خدمت اپنی فوج سے بوقت ضرورت کرتا رہیگا بیچ سنہ ۱۷۸۳ع کے خدمت فوج کے عوض بموجب عہدنامہ نمبر ۴ کے بوساطت انگریزی گورمنٹ یہ قرار پایا کہ پندرہ لاکھہ روپیہ نقد دے —

بعد وفات فیض اللہ خان کے خاندان مین تکرار ظہور مین آئی محمد علیخان پسر کلان کو اوسکے برادر خرد غلام محمد خان نے قتل کیا اور جاگیر چھین لی چونکہ علاقہ بوساطت اور ضمانت انگریزی گورمنٹ کے تھا اسواسطے اون پر فرض آیا کہ مدد نواب کی کرین تا کہ وہ چھیننے والے کو نکالکر احمد علیخان پسر محمد علی کو قائم کرے اول ایک عہدنامہ نمبر ۵ فیمابین گورمنٹ انگریزی اور نواب اور روہیلون کے قرار پایا بعد ازان بموجب عہدنامہ نمبر ۶ کے احمد علیخان بضمانت انگریزی ایک جزو علاقے پر مقرر ہوا اور باقی شامل روہیلکھنڈ ہو گیا —

جب سنہ ۱۸۰۱ع مین روہیلکھنڈ گورمنٹ انگریزی کو ملا تو بھی یہ خاندان قابض رہے ۔

احمد علیخان سنہ ۱۸۴۰ع مین فوت ہوا اوسکی ایک دختر تھی جسکی جانشینی نامنظور ہوئی اور وارث ثانی محمد سعید خان پسر کلان غلام محمد خان کا مالک ملک کیا گیا اوس سے ایک عہدنامہ نمبر ۷ لکھا لیا کہ وہ

اپنے علاقے کا انتظام ازروے انصاف کیا کریگا اور روہیلہ سرداران خرد کے واسطے گزارہ مقرر کریگا ایک اوسیطرح کا عہدنامہ نمبر ۵ نواب حال محمد یوسف علیخان سے جو پسر کلان اور جانشین محمد سعید خان کا ہے لیا گیا۔

بجلدوے خدمات جو اوسنے بلوہ ۱۸۵۷ع مین کین نواب مذکور کو علاقہ جمعی لعہ ایک لاکھ کا بموجب سند نمبر ۶ کے عطا ہوا اول یہ تجویز ہوئی کہ پرگنہ کاشی پور دیا جاسے مگر بعد ازان دیہات سرحدی مرادآباد و بریلی دیے گئے ان دیہات جو حقوق زمینداران اونکے قائم اور جاری رکھنے کا وعدہ نواب پر فرض ہے۔

نواب کو خطاب نائٹ اوف دی موسٹ اگزالٹڈ آرڈر اوف دی سٹار اوف انڈیا کا عنایت ہوا ہے یعنی سردار با وقار ستارۂ ہند کا خطاب ملا ہے اور اوسکا اطمینان اس امر سے کردیا گیا ہے کہ جو وارث اصلی ازروے شرع محمدی کے اوسکا ہوگا اوسکی منظوری جانشینی حکومت علاقہ کی ہوگی نواب کی سلامی تیرہ ضرب کی ہوتی ہے۔

رقبہ علاقہ رامپور کا ایک ہزار ایک سو چالیس میل مربع ہے اور مردم شماری تین لاکھ نوے ہزار دو سو بتیس آدمی ہین۔

نمبر ۲

ترجمہ عہدنامہ فیمابین وزیر سلطنت شجاع الدولہ اور سرداران روہیلا جو فریقین نے لیکر اپنے پاس رکھے۔

عہدنامہ

اول یہ کہ دوستی درمیان ہمارے مقرر ہوئی۔ اور ہم حافظ رحمت خان اور ضابطہ خان و دیگر سرداران روہیلا خرد و کلان نے وزیر شجاع الدولہ سے منظور کرکے وعدہ کیا ہے کہ ہم مضمون تحریر ہذا کے مطابق عمل مین لائینگے اور ہم گردشتیا و ناس عہدنامہ سے نہ ہونگے اور ہم اوسکے دوستون کو اپنے دوست تصور کرینگے اور اوسکے دشمنون کو اپنے دشمن اور ہم اور ہمارے وارث تا قیام عمر پابند اس قول و قرار کے رہینگے اور ہم شامل ہوکر وزیر سلطنت کے ملک کی حفاظت کرینگے

اور اپنے ملک کی بھی اور اگر کوئی دشمن خدانخواستہ ہمارے ملک پر یا وزیر کے ملک پر حملہ آور ہوگا ہم سرداران روہیلا اور وزیر متفق ہوکر کوشش اوسکے مقابلے مین کرینگے اور جو صلاح وزیر سلطنت واسطے بہبودی نواب ضابطہ خان کے دیگا اوسکے سرانجام مین بھی ہم سب سرداران روہیلہ متفق ہوکر سعی کرینگے —

ہم دونون فریق قسم خدا اور اوسکے پیغمبر کی اور قرآن شریف کی کھاتے ہین کہ ہم بدل مطابق اس قول و قسم کے عمل کرینگے اور کبھی اس عہدنامے سے تجاوز نکرینگے —

یہ عہدنامہ مستحکم قسم سے ہوکر روبرو جنرل سر رابرٹ بارکر کے مہر سے مکمل ہوا

المرقوم ۱۱ ماہ ربیع الاول سنہ ۱۱۸۶ھ مطابق ۱۲ جون سنہ ۱۷۷۲ء

دستخط ولیم ڈیوی

مترجم فارسی

ترجمہ عہدنامہ جو حافظ رحمت خان سے وزیر کے ساتھ ہوا

چونکہ وزیر سلطنت شجاع الدولہ تمام سرداران روہیلا کو اونکے ملک پر قابض کرا دینگے اب اونکو اختیار ہے چاہین صلح یا جنگ سے اس امر کا سرانجام کرین اب اگر مرہٹہ بغیر کرنے بارادہ جنگ یا بغیر ہونے صلح کے دریا کا عبور کرینگے اور بباعث موسم برشکال خاموش رہ کر بعد گذرنے موسم مذکور کے ملک روہیلا مین فساد برپا کرینگے تو رفع فساد متعلق وزیر ہوگا سرداران روہیلا بعد از امور مذکورہ بالا اقرار کرتے ہین کہ وہ چالیس لاکھ روپیہ حسب شرائط ذیل دینگے یعنی چونکہ مرہٹون نے فساد برپا کر رکھا ہے تو وزیر شاہ آباد سے روانہ ہوکر ایسے مقامات مین جائین جو اونکے نزدیک ضروری ہون تاکہ متوسلان روہیلا جنگل سے آکر اپنے گھر مین آباد ہون جب ایسا ہوگا تو دس لاکھ روپیہ نقد منجملہ رقم مشروط دیجائیگی اور باقی تیس لاکھ روپیہ تین سال مین شروع سنہ ۱۱۸۰ فصلی سے دیا جائیگا —

یہ عہدنامہ روبروی گورنر جنرل سر رابرٹ بارکر کے مہر سے ہوا

نمبر ۳

نقل عہدنامہ مستخطی ومہری نواب شجاع الدولہ بہادر اور کرنیل چیمپین سنہ ۱۷۷۴ء

چونکہ دوستی فیمابین میرے اور فیض اللہ خان کے قائم ہوئی ہے لہذا مین نے وعدہ کیا ہے
کہ مین اونکو ملک رامپور مع دیگر اضلاع متعلقہ کی جمع سالانہ چودہ لاکھ چھہ ہزار روپیہ ہے دونگا
اور مین نے یہ بھی شرط کی ہے کہ فیض اللہ خان پانچ ہزار فوج ملازم رکھے اس سے زیادہ نرکھے
اسواسطے مین یہ عہدنامہ لکھدیتا ہون کہ مین ہمیشہ اور ہر وقت فیض اللہ خان کی حرمت اور عزت کی
حفاظت کرتا رہونگا اور اونکی بہبود اور بہتری مین کوشش بلیغ حتے الامکان کیا کرونگا بشرطیکہ
فیض اللہ خان سواے میرے اور کسی سے اتفاق پیدا نکرے اور سواے سرداران انگریزی کے
اور کسی سے تحریر کی رسم جاری نرکھے اور وہ میرے دوستون کو اپنا دوست اور میرے دشمنون کو
اپنا دشمن تصور کرے اور اگر مین کسی سے لڑائی کرنے جاؤن تو وہ دو تین ہزار سپاہ یا جسقدر اوس سے
ممکن ہو ہمراہ میری فوج کے دے اور اگر مین بغیر ہمراہ فوج کے جاؤن تو وہ بھی خود مع اپنی سپاہ کی ہمراہ میرے رہے اور اگر
بسبب کمی فوج کے وہ خود ہمراہ میرے نجاسکے کیونکہ اوسکے پاس تھوڑی فوج ملازم ہے تو مین چار ہزار سپاہ اور اوسکو ساتھ مقرر کرونگا تاکہ وہ
اس فوج کو بھی اپنے ساتھ رکھکر ہمراہی میری کرے اور مین اونکے خرچ کا متحمل ہونگا ان شرائط پر
مین نے وعدہ کیا ہے کہ مین علاقجات مذکورہ جمع تعداد مسطورہ فیض اللہ خان کو دونگا اور اوسکی
بہتری اور بہبود مین کوشش بلیغ کرونگا —

اگر فیض اللہ خان شرائط عہدنامہ ہذا کی تعمیل قرار واقعی کریگا تو مین بھی انشاء اللہ تعالے پہلوتہی
اوسکی بہبودی مین نکرونگا —

باقی روہیلون کو وہ دوسری طرف دریا کے روانہ کرے گا —

مین نے قسم قرآن کی کھائی ہے اور خدا اور رسول کو گواہ دیا ہے کہ مین ان شرائط کو
سر انجام دونگا —

مہر کرنیل چیمپین	ماہ رجب ۱۱۸۸ھ	مہر وزیر

نقل عہدنامہ دستخطی و مہری فیض اللہ خان اور کرنل چمپین ۱۷۷۴ء

چونکہ دوستی فیمابین نواب وزیر الممالک بہادر کے اور میرے قرار پائی اور نواب وزیر نے ازراہ مہربانی ایک ملک مجکو دیا میں قسم قرآن شریف کی کھاکر خدا اور رسول کو گواہ اپنے قول کا دیتا ہوں کہ میں ہمیشہ جب تک زندہ ہوں تابعدار اور فرمانبردار نواب وزیر کا رہونگا اور میں اپنے پاس پانچہزار سپاہ نوکر رکھونگا اس سے ایک آدمی زیادہ نرکھونگا اور نواب وزیر کسی سے آمادہ جنگ ہوگا میں اوسکی مدد کرونگا اور اگر نواب وزیر کسی پر اپنی فوج بھیجیگا میں بھی دو تین ہزار آدمی اپنے اوس فوج کے ہمراہ دونگا اور اگر وہ خود کسی دشمن پر جائیگا تو میں بھی خود اپنی فوج لیکر اوسکے ہمراہ جاؤنگا اور میں کسیطرح سے اتفاق اور دوستی سواے وزیر کے نکرونگا اور کسی سے رسم تحریرات جاری نرکھونگا اس سے سردار انگریزی مستثنا ہیں اور جو کچھ نواب وزیر مجھے حکم دیگا میں اوسکی تعمیل کرونگا اور میں ہمیشہ اور ہر وقت مصیبت اور بہبودی میں اوسکا شریک یا جنب رہونگا۔

میں نے قسم قرآن شریف کی کھائی ہے اور خدا اور رسول کو گواہ دیا ہے کہ میں ان شرائط کی تعمیل کرونگا اور اگر میں خلاف اسکے کروں تو خدا اور رسول مجھے سزا دیں۔

مہر فیض اللہ خان | ۱۵ رجب ۱۱۸۸ھ | مہر دستخط کرنل چمپین

نمبر ۴

ترجمہ تحریر جو میجر ولیم پالمر صاحب نے نواب فیض اللہ خان کو دی

مہر کمپنی — دستخط جی پی الریل سکریٹری

چونکہ عہدنامجات اکثر شرائط کے سابق فیمابین وزیر مرحوم شجاع الدولہ اور وزیر حال آصف الدولہ کے اور نواب فیض اللہ خان کے قرار پائے ہیں اور اون میں یہ بھی شرط ہے کہ جب کبھی نواب وزیر کہیں فوج کشی کرے تو دو تین ہزار سپاہ خود بھی ہمراہ فوج کے دیگا اس سے فریقین میں گاہ گاہ تکرار اور شبہہ پیدا ہوا ہے لہذا نواب فیض اللہ خان نے بوساطت میرے درخواست کی کہ نواب وزیر اس شرط کو جس سے اون پر فرض ہے کہ بروقت ضرورت فوج سے مدد کرے متروک کرے اور وہ وعدہ کرتا ہے کہ بعوض اس خدمت یا مدد کے وہ پندرہ لاکھ روپیہ دیگا اس طرح یعنی پانچ لاکھ فوراً پانچ لاکھ

خریف میں اور دو لاکھ ربیع سنہ ۱۱۹۱ فصلی میں اور باقی تین لاکھ روپیہ شروع خریف سنہ ۱۱۹۲ فصلی میں ادا کریگا
اور نواب وزیر نے بھی ان شرائط پر منظور کیا کہ وہ شرط مذکورہ بالا عہدنامہ سابق سے مسترد
کریگا آج کی تاریخ سے یعنی ۱۴ ربیع الاول سنہ ۱۱۹۷ ہجری مگر باقی شرائط عہدنامہ کے بحال اور
برقرار رہینگی فقط مجھے جو نواب وزیر اور ارباب کونسل نے بھیجا ہے تو میں اقرار کرتا ہوں کہ
آئندہ نواب وزیر توقع تمہاری فوج کے ملنے کی نرکھیگا اور اگر احیاناً وہ طلب کرے تو جناب اوسکے پاس منجانب ارباب کونسل
میں وہ اس بارہ میں تکرار اوس سے کرینگے بشرطیکہ نواب فیض اللہ خان تمام شرائط عہدنامہ
کی تعمیل کرے جو فیما بین اوسکے اور وزیر کے قرار پایا ہے باستثنا اوس شرط کے جسکی رو سے
اوسے فوج دینی فرض ہے اور نواب فیض اللہ خان کسی مستاجر نواب وزیر کو ترغیب بد کے
اور اپنے علاقے میں رہنے نہ دے اور نواب وزیر بھی تعمیل شرائط عہدنامہ سابق کی کریگا
اور اوسکے اہلکاران ریاست اسکے مطابق کسی مستاجر نواب فیض اللہ خان کو ترغیب نہ دینگے
اور نہ اپنے ملک میں پناہ دینگے میں اس عہدنامے کو منجانب نواب وزیر منظور کرکے اقرار کرتا ہوں
کہ نواب فیض اللہ خان فرض مدد دہی سپاہ سے بری کیا گیا اور تحریر یا منجانب ارباب کونسل جو
بنام اور بنا بر نواب فیض اللہ خان تھا دیتا ہوں —

المرقوم ۱۴ ماہ ربیع الاول سنہ ۱۱۹۷ ہجری مطابق ۱۷ ماہ فروری سنہ ۱۷۸۳ ہجری

دستخط وارین ہیسٹنگ

دستخط اڈورڈ ویلر

دستخط جان میکفرسن

دستخط جان اسٹیس

منظور ہوا کونسل میں فورٹ ولیم بتاریخ ۳۰ جون سنہ ۱۷۸۳ع

ترجمہ صحیح ہے
دستخط رابرٹ گریگری
اسسٹنٹ ریزیڈنٹ دربار وزیر

نمبر ۵

ترجمہ عہدنامہ تمہیدی فیمابین نواب وزیر الممالک آصف جاہ آصف الدولہ یحیی خان بہادر ہزبر جنگ و انگریزی کمپنی و سرداران روہیلا —

شرط اول

جب یہ تمہیدی عہدنامہ منظور ہوگا دشمنی فیمابین نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر اور اوسکے دوست اور فوج روہیلا کی موقوف ہوگی —

شرط دوم

نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر وعدہ کرتے ہین کہ اوسنے خاندان نواب فیض اللہ خان کا اور اوسکے شرکا کا قصور معاف کیا —

شرط سوم

فوج روہیلا وعدہ کرتے ہین کہ جو کچھ باقی خزانہ خاندان فیض اللہ خان مرحوم کا ہوگا وہ اوسکو اثاثاً حوالہ کمپنی کرینگے بموجب اسکے غلام محمد خان نے حساب خزانہ پسماندہ نواب فیض اللہ خان مرحوم تا وقت اوسکی ذمہ داری کے داخل کیا اس حساب مین سے ایک لاکھ اور چار ہزار مہر طلائی کمرف مین آئین جبسے غلام محمد خان فوج روہیلہ سے جدا ہوا تھا یہ منہا اور مجرا ہوے کر باقی روپیہ طلب ہوا —

شرط چہارم

نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر وعدہ کرتے ہین کہ وہ احمد علیخان کو جو پوتہ نواب فیض اللہ خان مرحوم کا ہے محالات جمعی دس لاکھ روپیہ سالانہ کی جاگیر دیگا اور شہر رام پور بھی شامل جاگیر ہوگا اور چونکہ احمد علیخان ہنوز صغیر سن ہے لہذا وہ نصر اللہ خان بہادر پسر عبد اللہ خان مرحوم کو بطور منصرم ریاست اور محافظ احمد علیخان مقرر ہوگا جب تک احمد علیخان سن تمیز ہژدہ سالگی پہونچیگا —

شرط پنجم

جب فوج روہیلا خزانہ حوالہ کردیگی جیسا شرط سوم مین درج ہے اوس وقت باقی فوج

نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر اور فوج انگریزی کمپنی یہاں سے روانہ ہوگی اور فوج روہیلا منتشر اور متفرق ہوکر جہان چاہے گی چلی جائیگی۔

المرقوم مقام تپاگھاٹ کیمپ انگریزی تاریخ پنجم جمادی الاول ۱۲۰۹ھ

(مہر) یہ مہر نواب وزیر الممالک آصف الدولہ آصف جاہ یحییٰ علیخان بہادر ہزبر جنگ کی ہے

(مہر) یہ مہر مستر جارج فردرک چیری منجانب انگریزی کمپنی کے بطور ضامن تعمیل اس عہدنامے کی ہے۔

(مہر) یہ مہر نصر اللہ خان کی ہے۔

نمبر ۶

عہدنامہ بطور ضمانت جو مہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی نے فیمابین وزیر الممالک مسند نواب آصف الدولہ آصف جاہ یحییٰ علیخان بہادر ہزبر جنگ اور نواب احمد علیخان بہادر کے تحریر کیا۔

چونکہ از روے عہدنامہ تمہیدی مرقومہ پنجم جمادی الاول ۱۲۰۹ ہجری مطابق ۲۹ ماہ نومبر ۱۷۹۴ع مہری نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر و جارج فردرک چیری صاحب رزیڈنٹ بدربار نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر منجانب مہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور نواب نصر اللہ خان بہادر منجانب فوج روہیلا ایک نقل جسکی ملفوف ہے کمپنی مذکور نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ضامن واسطے تعمیل شرائط مذکورہ کے منجانب نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر ایک فریق اور منجانب نواب نصر اللہ خان بہادر فریق ثانی کے ہونگے بموجب اوسکے جارج فردرک چیری صاحب منجانب مہنوربل سر جان شور بارٹ گورنر جنرل امور کمپنی ہند شرائط مفصلہ ذیل کا وعدہ کرتے ہین۔

شرط اول

نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر نے شرط دوم عہدنامہ تمہیدی مین ظاہر کیا ہے کہ اونسے خاندان نواب فیض اللہ خان مرحوم و شرکا کا قصور معاف کیا بجواسے شرط دوم

عہدنامہ مذکور انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر
کچھ تکلیف خاندان اور رشتہ کا ی مذکور کو واسطے کسی قصور موقوعہ قبل تاریخ پنجم جمادی الاول سنہ ۱۲۰۹ھ
کے نہ دینگے۔

شرط دوم

نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر نے شرط چہارم عہدنامہ مذکور مین وعدہ کیا ہے کہ
وہ ایک جاگیر نواب احمد علیخان بہادر پوتہ نواب فیض اللہ خان مرحوم کو دیگا اور اوسکے مطابق
اونہنے ایک سند نواب احمد علیخان کو دی جسکی پشت پر نام محالات جاگیر مع جمع محالات لکھی ہے
اور جسکی تاریخ ۷- ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ ہجری ہے لہذا کمپنی مذکور وعدہ کرتے ہین کہ وہ ضامن
قبضہ احمد علیخان بہادر کا بموجب سند مذکور کے بلا توفیر محالات مذکور پر دلا دینگے۔

شرط سوم

شرط چہارم عہدنامہ مذکور مین یہ وعدہ ہوا ہے کہ نواب نصر اللہ خان بہادر پسر نواب عبد اللہ خان
مرحوم محافظ نواب احمد علیخان بہادر اور منصرم جاگیر تا عمر بست و یک سالگی نواب احمد علیخان بہادر
مقرر ہونگے کمپنی مذکور وعدہ کرتے ہین کہ وہ اوسکی تقرری منظور کرتے ہین اور مہر نواب نصر اللہ خان
بہادر مذکور کو جب تک وہ محافظ نواب احمد علیخان بہادر موصوف اور منصرم جاگیر رہینگے بطور مہر
نواب احمد علیخان بہادر کے مستند گردانینگے۔

شرط چہارم

شرط سوم عہدنامہ مذکور مین یہ وعدہ ہوا ہے کہ خزانہ خاندان نواب فیض اللہ خان مرحوم کا
پاس کمپنی مذکور کے امانت رہیگا اور کمپنی مذکور نے برطبق اوسکے تین لاکھ اکیس ہزار مہر طلائی
پائین اور یہ تین لاکھ اکیس ہزار مہر نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کو بطور نذرانہ بابت جاگیر
کے اور بالعوض تمام حقوق ضبطی وغیرہ املاک نواب فیض اللہ خان مرحوم اور محمد علیخان مرحوم
کے دی گئین لہذا کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ کوئی اور رقم نقدی کی فریقین مین طلب نہوگی۔

شرط پنجم

جب نواب احمد علیخان بہادر بعمر بست و یک سالگی پہونچیگا تو کمپنی مذکور وعدہ کرتے ہین

کہ عہدنامہ قایم اور جاری رہیگا اور کوئی اور عہدنامے کی ضرورت نہوگی اور اگر خدا نخواستہ نواب نصراللہ خان بہادر مر جاوے یا کسی سبب سے اپنے عہدۂ محافظی نواب احمد علیخان بہادر اور سنصرمی جاگیر سے برخاست ہو جاوے تو نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر بصلاح کمپنی مذکور کسی شخص کو روہیلون مین سے پسند کر کے اس عہدے پر مامور کرینگے —

شرط ششم

چونکہ نواب نصراللہ خان بہادر موصوف نے ایک قبولیت پاس نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر کے محررہ ۷ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ ہجری منجانب نواب احمد علیخان بہادر مذکور داخل کی ہے کمپنی مذکور وعدہ کرتے ہین کہ وہ ضامن پاس وزیرالممالک آصف جاہ بہادر کے ہوتے ہین کہ تعمیل قبولیت مذکور کی نواب نصراللہ خان بہادر منجانب نواب احمد علیخان بہادر مذکور کرینگے اور انحراف شرائط عہدنامہ ہذا کو شکستی عہد و دوستی منجانب نواب احمد علیخان بہادر نسبت نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر موصوف کے تصور کرینگے —

شرط ہفتم

اس عہدنامے پر مہر اور دستخط جارج فردرک چیری صاحب کی منجانب کمپنی مذکور اور تصدیق بدستخط آنریبل سر جان شور بارنٹ گورنر جنرل کی اور مہر کمپنی مذکور کی ہوکر دو نقول ہوئین ایک نقل نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر موصوف کو اور دوسری نقل نواب نصراللہ خان بہادر کو دی گئی اسیطرح دو نقل قبولیت مذکورہ شرط ششم عہدنامہ ہذا کی مہر نواب نصراللہ خان بہادر کی ہوکر ایک نقل نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر کو اور دوسری نقل جارج فردرک چیری صاحب کو دی گئی اور سند جسپر مہر نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر کی ہے اور جسکا ذکر شرط دوم عہدنامہ ہذا مین درج ہے نواب احمد علیخان بہادر کو دی گئی اور نقل اوسکی بمہر نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر کے جارج فردرک چیری صاحب کو دی گئی —

المرقوم مقام بریلی بتاریخ ۷ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ھ مطابق ۱۳ ماہ دسمبر سنہ ۱۷۹۴ء

دستخط جی ایف چیری

رزیڈنٹ

تصدیق اسکی بمقام فورٹ ولیم بدستخط ہنوربل سرجان شور بارٹ گورنر جنرل و مہر ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کے بتاریخ ۱۶ ماہ مارچ ۱۷۹۵ء ہوئی —

دستخط جی شور

ترجمہ قبولیت منجانب نواب احمد علیخان بہادر بنام نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر

چونکہ ازروی عہدنامہ تمہیدی مرقومہ ۵ ماہ جمادی الاول سنہ ۱۲۰۹ھ مطابق ۲۹ نومبر ۱۷۹۴ء اور جسپر مہر نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کی اور مستر جارج فردرک چیری صاحب رزیڈنٹ بدربار نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر موصوف منجانب انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کے اور نواب نصراللہ خان بہادر کے منجانب قوم روہیلا جسکی نقل ہمردیف اسکے ہے بعض شرائط نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر ایک فریق اور قوم روہیلا فریق ثانی نے منظور کیے ہین اسواسطے مین نصراللہ خان بہادر جو ازروے شرائط مذکور محافظ نواب احمد علیخان بہادر اور منصرم جاگیر مذکورہ بشرائط مذکور مامور ہوا ہون منجانب اپنے بحیثیت محافظ نواب احمد علیخان بہادر اور منصرم جاگیر اور منجانب نواب احمد علیخان بہادر جاگیردار کے شرائط ذیل منظور کرتا ہون —

شرط اول

نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر نے شرط دوم عہدنامہ تمہیدی مذکور مین ظاہر کیا ہے کہ اونھون نے قصور خاندان نواب فیض اللہ خان بہادر مرحوم اور اونکے شرکا کے معاف کیے مین مطابق شرط مذکور کے عہد کرتا ہون کہ کچھ تکلیف بابت قصورات موقوعہ ماقبل پنجم ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ھ کو کسی اوس خاندان کے آدمی کو یا اونکے شرکا کو نہ دیجائیگی —

شرط دوم

نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر نے شرط چہارم عہدنامہ مذکور مین بیان کیا ہے کہ وہ ایک جاگیر بنام نواب احمد علیخان بہادر پوتہ نواب فیض اللہ خان مرحوم کے دینگے اور بموجب اوسکے اونھون نے نواب احمد علیخان بہادر مذکور کے ہاتھہ مین ایک سند مہری دی ہے جسکی پشت پر نام محالات مع جمع جاگیر مذکور درج ہے اور تاریخ جسکی ۷ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ھ ہے مین وعدہ کرتا ہون کہ مین نواب احمد علیخان بہادر کو عقائد فرمانبرداری و وفاداری درست

نسبت نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کے تلقین کرونگا اور بموجب شرائط مندرجہ عہدنامہ
مین انتظام جاگیر کا کرونگا اور مین حتی المقدور تمام روہیلون کو اور دیگر اشخاص کو جنکا گذارہ اس
جاگیر سے ہوگا تفہیم کرونگا کہ وہ شکر گزار نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کے بابت اس
عنایت کے رہین اور وفاداری اور دوستی سے اوسکے ساتھ بذریعہ اپنے جاگیردار نواب احمد علیخان
بہادر مذکور کے پیش آئین —

شرط سوم

شرط چہارم عہدنامہ مذکور مین مشروط ہے کہ مین نصر اللہ خان ولد نواب عبد اللہ خان مرحوم
محافظ نواب احمد علیخان بہادر کا اور منصرم جاگیر کا تا ثبوت و یک سالہ ہونے نواب احمد علیخان بہادر
کے مقرر ہونگا مین اقرار کرتا ہون کہ فائدہ نواب احمد علیخان بہادر مد نظر رکھکر اس کام کو مین
حتی المقدور بلیاقت سرانجام دونگا —

شرط چہارم

شرط سوم عہدنامہ مذکور مین یہ وعدہ ہوا ہے کہ خزانہ خاندان نواب فیض اللہ خان
مرحوم کا پاس کمپنی مذکور کے امانت رہیگا اور کمپنی مذکور نے برطبق اوسکے تین لاکھ
اکیس ہزار مہر طلائی پائین اور یہ تین لاکھ اکیس ہزار مہر نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کو
بطور نذرانہ بابت جاگیر کے اور بالعوض تمام حقوق ضبطی وغیرہ املاک نواب فیض اللہ خان مرحوم
و محمد علیخان مرحوم کے دیگئین لہذا مین وعدہ کرتا ہون کہ کوئی اور رقم فیصلہ دہی فریقین مین
طلب نہوگی —

شرط پنجم

مین وعدہ کرتا ہون کہ غلام محمد خان ہرگز اس جاگیر مین رہنے نہ پائیگا اور نہ کسیطرح کی
حکومت اس جاگیر مین کر سکیگا اور نہ امورات نواب احمد علیخان بہادر مین مداخلت کرنی پائیگا

شرط ششم

مین وعدہ کرتا ہون کہ ایک ہزار پانصد روپیہ سکہ فی ماہ شروع یکم ماہ دسمبر ۱۷۹۴ء
مطابق ۶ ماہ جمادی الاول ۱۲۰۹ھ سے واسطے گذارہ غلام محمد خان مذکور کے کمپنی ممدوح کو

بمقام لکھنو جاگیر کی آمدنی سے دیا جائیگا۔

شرط ہفتم

مین اقرار کرتا ہون کہ روپیہ مفصلہ ذیل بمقام رام پور پسران نواب فیض اللہ خان مرحوم کو حسب تفصیل ذیل شروع سنہ ۱۲۰۲ فصلی سے دیا جائیگا۔

حسین علیخان کو	مبلغ [illegible] سکہ
فتح علیخان کو	مبلغ [illegible] سکہ
ناظم علیخان کو	مبلغ [illegible] سکہ
یعقوب علیخان کو	مبلغ [illegible]
قاسم علیخان کو	مبلغ [illegible]
کریم علیخان کو	مبلغ [illegible]

شرط ہشتم

جب نواب احمد علیخان بہادر سن تمیز کو پہونچےگا تو بھی قبولیت کافی متصور ہوگی اور دوسری قبولیت جدید کی ضرورت نہوگی و اگر خدا نخواستہ مین مر جاؤن یا عہدہ محافظی نواب احمد علیخان بہادر و منصرمی جاگیر سے برخاست ہو جاؤن تو نواب وزیر الممالک باستصلاح و استصواب کمپنی کسی شخص کو روہیلون مین سے پسند کر کے عہدہ مذکور پر مامور کرینگے۔

شرط نہم

مین منظور کرتا ہون کہ از روے عہدنامہ مرقومہ ۷ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ ہجری کے جسپر مہر و دستخط جارج فردرک چیری صاحب کے منجانب کمپنی مذکور ہین اور تصدیق ہنوربل سر جان شور بارٹ گورنر جنرل کی ہے اور دو نون نقول پر یہ مہر اور دستخط ہین جسکی ایک نقل نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کو اور دوسری مجکو ملی ہے کمپنی مذکور ضامن پاس نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کے واسطے تعمیل اس عہدنامہ با قبولیت کے منجانب نواب احمد علیخان بہادر کے مین نے اپنی مہر اور دستخط کیے ہین اور جسکی ایک نقل نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر

ممدوح کو دی گئی اور دوسری نقل پاس جارج فردرک چیری صاحب کے رہی اور بارہ نواب احمد علیخان بہادر کی بابت قبضۂ جاگیر کے جو اوسکو نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر نے مطابق سند مذکورہ شرط دوم عہدنامۂ مذکور کے دی ہے جسکی ایک نقل جارج فردرک چیری صاحب کو مہر نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کے دی گئی ہے ہوئی ہین —

المرقوم مقام بریلی بتاریخ ۷ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ھ مطابق ۳۰ ماہ دسمبر سنہ ۱۷۹۴ء

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی ایف چیری

رزیڈنٹ

ترجمہ اقرارنامہ باسند منظوری منجانب نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر بنام ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی —

چونکہ ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی نے از روے ضمانت نامہ مرقومۂ ۷ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ھ مہری و دستخطی جارج فردرک چیری صاحب رزیڈنٹ دربار منجانب کمپنی مذکور و دستخطی ہنوربل سر جان شور بارٹ گورنر جنرل امور کمپنی بملک ہند و مہری کمپنی مذکور کی جسکی دو نقل ہوکر ایک مجھے ملی ہے اور دوسری نقل نصراللہ خان بہادر کو دی گئی ہے میرے پاس ضامن ہوئی ہین کہ شرائط قبولیت مرقومۂ ۷ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ ہجری کے جسکی دو نقل مہری نصراللہ خان بہادر ہوکر ایک نقل مجھے ملی ہے اور دوسری نقل جارج فردرک چیری صاحب کو دی ہے تعمیل کامل ہوگی اور نیز ضامن پاس نواب احمد علیخان بہادر کے ہوے ہین کہ اوسکو قبضہ محالات جاگیر کا جو مین نے نواب احمد علیخان بہادر کو مطابق سند مہری میری مرقومہ ۷ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ ہجری کے جسکی نشت پر نام محالات جاگیر کے مع جمع سالانہ درج ہین اور جو سند نواب احمد علیخان بہادر کے ہاتھ مین دی گئی ہے بلا طلب رقم توفیر وغیرہ ملیگا اور ایک نقل حکم مہری میری مستر جارج فردرک چیری صاحب کو بھی دی گئی ہے مین اوسکو منظور کرتا ہون کہ مجھے شرائط ضمانت نامہ مذکور قبول اور منظور ہین —

المرقوم مقام بریلی بتاریخ ۷ جمادی الثانی سنه ۱۲۰۹ھ

ترجمه صحیح ہے

دستخط جی ایچ چیری

رزیڈنٹ

ترجمہ واجب العرض نصر اللہ خان مع جوابات اسکے محاذی

سوال اول

خاندان غلام محمد خان بالفعل مکان رامپور مین رہین اور جب وہ اوسکو طلب کرے تو روانگی یا مقام اونکا منحصر اوپر مرضی بیگم کے ہو۔

جواب اول

غلام محمد خان جیسا چاہے گا درباب اپنے خاندان کے کریگا۔

سوال دوم

کوئی سد باب دربارہ ادای بقایا سے سرکار و زر قرضه و تقاوی وغیرہ جو کسی رعیت سے لیتا ہو یا اون محالون سے جو جاگیر نواب مرحوم سے علیحدہ کیے گئے ہین لیتا ہو نہو اور ایک پروانہ حضور سے بنام ناظم بریلی صادر ہو کہ وہ زر واجبی اوسکی دلوادے۔

جواب دوم

جاگیردار کو کچھ اختیار حاصل نہین ہے کہ وہ دست اندازی بمقدمات بقایا کے زر قرضه یا تقاوی سرکار فیض اللہ خان مرحوم بیچ اون محالات کے جو ضبط ہو گئے ہین دست اندازی کرے۔

سوال سوم

وہ قطعات زمین جو افغانان و افسران وغیرہ کے ہین اور اونکو جاگیر قدیم مین فیض اللہ خان نے دیے تھے بحال و برقرار رکھے جائین۔

جواب سوم

یہ اختیار جاگیردار اپنے محالات جاگیر مین رکھتا ہے۔

سوال چہارم

مسمی تلسی رام خزانچی جو اتفاقات وقت سے

جواب چہارم

تحریر اس مضمون کی نواب صاحب نے لکھ بھیجی ہے

یہان سے جاکر دہلی مین رہتا ہے وہان اوسکو
شاہ نظام الدین کے آدمی اور بھائی ہیئے تنگ کرتے
ہین اور یہان آنے نہین دیتے چونکہ حسابات
سرکاری و فوج و جاگیر متعلق اوسکے ہین لہذا
مجھے امید ہے کہ نواب صاحب ایک تحریر
ناظم دہلی کو بھیجکر اوسکو ممانعت کرینگے کوئی
مزاحم کسی رام سے نہو اور اوسکو یہان واپس
آنے دین تاکہ یہان آکر پھر اپنے کام پر مامور ہو

سوال پنجم

جو اسباب کسیکا رامپور سے ہنگام جنگ
لگیا ہے مین چاہتا ہون کہ حضور ایک حکم
بنام ناظم دہلی صادر فرمائین کہ مالکان مال کو
اسباب مغروقہ بعد تحقیقات ملجاے —

جواب پنجم

جواب مبنی اوپر انصاف کے حضور سے
صادر ہوگا جب کوئی درخواست واسطے اپنی
جائداد کے گذرانیگا —

سوال ششم

سرکار چک جو فیض اللہ خان نے راجہ
خان مل سے خرید کیے تھے اور وہ اب تک
اوسکے قبضے مین ہین مجھے امید ہے کہ
حضور ایک حکم بنام ناظم دہلی صادر فرمائین کہ
اونکو واگذاشت کر دے —

جواب ششم

جو اسیے چک واقع یا متعلق محالات جاگیر کے
ہین وہ بموجب سند نواب صاحب کے
واگذاشت ہو گئے ہین —

سوال ہفتم

اکثر مقامات و قطعات زمین و چکہا ی دیہات
خرید کردہ سلو خان غلام علی الدین خان وغیرہ
افغانان جو سرکاری مالگذاری سے معاف ہین

جواب ہفتم

جاگیردار کو اختیار اس شرط کا اپنے محالات
جاگیر مین حاصل ہے —

اور اون لوگون کے قبضے مین اوسوقت تک
تھے جب تک وہ دامن کوہ مین نہ گئے مجھے
امید ہے کہ پروانہ معافی نسبت اونکے بنام
ناظم بریلی صادر ہو۔

سوال ہشتم

مین چاہتا ہون کہ پروانہ بنام ناظم بریلی
درباب اون لوگون کے جو علاقہ وزیر مین رہتے
ہون اور تجارتگری علاقہ احمد علیخان مین کرتے
ہون اس مضمون کا جاری ہو کہ بعد تحقیقات
چورون کو سزا دین اور مال مسروقہ مالکان
تجارتگیر کو واپس دین۔

جواب ہشتم

اس بارہ مین جو رسم بیچ وقت فیض اللہ خان کے
تھی وہی مرعی رہے گی۔

سوال نہم

جو محصول اسباب تجارت افغانان پر
سابق لیا جاتا تھا وہی بدستور رہے اور
اہلکاران پیش سرکار زیادہ طلب نکرین

جواب نہم

جو قاعدہ اس بارہ مین فیض اللہ خان کے
وقت مین تھا وہی اب بھی مرعی رہے گا۔

سوال دہم

بیچ عہد فیض اللہ خان کے داد و ستد حافظ رحمت
کے وقت کی کسیکے ساتھ ہو وزیر کے حکم
سے مسموع نہین ہوتی تھی پس اب بھی کسی
سے مزاحمت اون داد و ستد کے باعث
نہو اور اگر کوئی حضور مین نالشی ہو تو اوسکی
سماعت نہو۔

جواب دہم

رسم قدیم اس بارہ مین جاری ہے۔

سوال یازدہم — جواب یازدہم

موضع صاحبگنج واقع پرگنہ حضرت نگر جو — اگر یہ موضع سالات جاگیر میں آگیا ہو تو جاگیردار

معافی فیض اللہ خان نے ساعت رای مرحوم کو — اختیار حاصل ہے —

دیا تھا میں چاہتا ہون کہ ایک پروانہ دربارہ

معافی بنام اس موضع کے عنایت ہو

المرقوم ۹ ماہ دسمبر ۱۷۹۴ء مطابق ۱۰ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ ہجری

نقل ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی ایف چیری

رزیڈنٹ

نمبر ۷

ترجمہ عہدنامہ نواب محمد سعید خان

بطبق حکم گورنر جنرل بہادر حکومت رامپور کی جو میرے سپرد ہوئی ہے اسواسطے بیان کرتا ہون کہ جو کام میرے متعلق ہوگا وہ از روے انصاف سرانجام ہوگا اور تمام پٹھان اور متوسلین اوسیطور پر بسر کرینگے اور اونکی اوسیقدر پرورش ہوگی جیسے ابتک ہوتی تھی اور میں اسطرح اوسے پیش آونگا کہ وہ بااطمینان اور خوشی بسر کرینگے اور دربارہ تنخواہ خاندان اور دیگر رشتہ داران کے وہی طریق اختیار کیا جائیگا جو ابتک ہوتا آیا اور میری محبت اور اتحاد سے کوئی امر نسبت دختر و بیوہ نواب احمد علیخان مرحوم کے تبدل نہوگا اور حسب تفصیل ذیل اونکو تنخواہ ملاکریگی —

دختر نواب مرحوم . . . . [illegible] ماہواری

صاحب محل . . . . [illegible] ماہواری

ممتاز محل . . . . [illegible] ماہواری

چاندرانی . . . . [illegible] ماہواری

ڈیوڑھی بالاخانہ . . . . [illegible] ماہواری

دھاری خند . . . . سماہ ماہواری

مادر سعید علیخان پسر مرحوم نواب مغفور . . . . ۱۱ر ماہواری

مادر دختر نواب مرحوم . . . . سماہ ماہواری

کالو خانم . . . . سہ ماہواری

ننھو خانم . . . . صہ ماہواری

پدمنی . . . . صہ ماہواری

چار گانے والیان . . . . صہ ماہواری

دستخط نواب محمد سعید خان

ترجمہ صحیح ہے

دستخط فرانسس رابنسن

قائم مقام اجنٹ

دفتر کمشنری قسمت روہیلکھنڈ

۲۱ اگست سنہ ۱۸۴۰ عیسوی

نمبر ۹

عہدنامہ نواب محمد یوسف علیخان

چونکہ مین بمنظوری ہنوربل لفٹنٹ گورنر بہادر اضلاع شمالی و مغربی جانشین نواب محمد سعید خان جاگیر رامپور مین مقرر ہوا ہون مین اقرار کرتا ہون اور تصدیق بمہر کرتا ہون کہ امورات جاگیر ند کور نصفت اور عدل سے سرانجام دونگا اور چھوٹا لون سے بمروت پیش آونگا اور تمام تنخواہ جو نواب احمد علیخان کے وقت سے مقرر ہے اور شرائط سابق مین درج ہے قائم اور بحال رکھونگا اور واسطے بسر خاندان اور وابستگان والد مغفور نواب محمد سعید خان کی تجویز مناسب عمل مین لاونگا۔

دستخط آر۔ الکزینڈر

اجنٹ لفٹنٹ گورنر

دفتر اجنسی متعلق

دفتر کمشنری قسمت روہیلکھنڈ

مقام بریلی ۱۰ اپریل سنہ ۱۸۵۵ع

نمبر ۶

ترجمہ سند بابت دیہات کے جو نائب السلطنت گورنر جنرل بہادر نے نواب رامپور کو بتاریخ ۲۳ ماہ جون ۱۸۶۰ء عطا کی۔

چونکہ فرزند دلپذیر نواب محمد یوسف علیخان بہادر نواب رامپور نے شروع بلوہ سے آخر تک نمک حلالی اپنی نسبت گورنمنٹ انگریزی کے ساتھ دینے مدد روپیہ اور فوج کی اور بچانے زندگی عیسائیان و کرنے دیگر خدمات لائقہ کے ظاہر کی ہے جس سے خوشنودی گورنمنٹ ہوئی تھی نواب کی شکرگزاری سابق ادا ہو چکی ہے اور ایک خلعت بھی عطا ہو چکا ہے اور تعداد ضرب سلامی بھی ایزاد ہو چکی ہے اور اوسکے خطاب میں بھی افزونی ہو چکی ہے مگر با سوا اسکے اب اور قدر اوسکی خدمات کی کیجاتی ہے یعنی گورنمنٹ چند مواضعات اضلاع بریلی و مرادآباد حسب مندرجۂ تفصیل علیحدہ جمعی مبلغ [illegible] دوامی و نسلاً بعد نسل عطا فرماتے ہیں مواضعات مذکورہ مفصلہ باب شامل علاقہ قدیم نواب کے کیے گئے اور وہی شرائط جو نسبت اوسکے علاقہ قدیم کے مشروط ہیں اس سے بھی متعلق متصور ہونگے۔

تفصیل دیہات واقع بریلی

نمبر	پرگنہ	موضع	نام نمبردار	جمع
۱	چومحلا	پپریا دوپٹی	منشی مادہو سنگھ و دوری لال	[illegible]
۲	ایضاً	بھیکمپور	ہوری لال	[illegible]
۳	سرساواں	رسول پور	فیض اللہ خان	[illegible]
۴	״	اورنگ نگر	نو چھمار وغیرہ	[illegible]
۵	״	نرسوا	خوبچند وغیرہ	[illegible]
۶	״	کرسولا	سالو خان وغیرہ	[illegible]
۷	״	کرسولی	مصطفےٰ خان	[illegible]

نمبر	پرگنہ	موضع	نام منصبدار	جمع
۲۸	اجاون	پٹی بسنت پور	ٹوالچند وغیرہ	ھا مے
۲۹	؍؍	ہونگر	بختاور سنگھ	لا ھ
۳۰	؍؍	تومریا	دیبی داس	سا ر
۳۱	؍؍	پچپاوا	کیول رام وغیرہ	ھالہ ھ
۳۲	؍؍	پنگا سنگلا	احمد یار خان	سا ر
۳۳	؍؍	اودی پور	وزیر علی	سا ھ
۳۴	؍؍	سیودی خرد	بھائی سنگھ وغیرہ	لا ھ
۳۵	؍؍	جوئی	؍؍	ا ھ
۳۶	؍؍	گنگا سنگلا	موہن لال	سا ر
۳۷	؍؍	چپونگر	چینی لال وغیرہ	سا ھ
۳۸	؍؍	سوبھاگ سنگلا	رتی رام	سا ھ
۳۹	؍؍	گجھروا	دھرتی دھر	سا ر
۴۰	؍؍	مبارکپور	ذوقی رام	ا سا ھ
۴۱	؍؍	خانپور	پیتی رام	ا ر
۴۲	؍؍	نیوٹیا	مہر حسین وغیرہ	ا سا ر
۴۳	؍؍	ترکھیا	ذوقی رام وغیرہ	ا لا ر
۴۴	؍؍	لکھمی پور بھیکھا	بینی رام وغیرہ	سا ھ
۴۵	؍؍	پیرپارا بزادہ	محمد الطاف علی	سا ر
۴۶	؍؍	شیخ سنگلا	ذوقی رام	ا ر
۴۷	؍؍	گدیا	خوشحال رائے	ھا مے

نمبر	پرگنہ	نام موضع	نام منبردار	جمع
۸۸	اجاون	بسوپورا	چتربھوج وغیرہ	صا یعہ
۸۹	″	رگھنن کھیڑا	دھرنی دھر	لما یعہ
۹۰	″	مکنیا جگنا تھ پور	مسماۃ روپ کنور و کشن کنور	اسا یعہ
۹۱	″	بینی	دھرنی دھر	لاہ یعہ
۹۲	″	صفان پور	محمد حسین خان	لاہ یعہ
۹۳	″	دھنیلی	جواہر سنگھ وغیرہ	اسا
۹۴	″	آدپور	جی سنگھ	سالہ یعہ
۹۵	″	بتیا	احمد بخش وغیرہ	لما یعہ
۹۶	″	سرائے	جمیل فتح	الاہ یعہ
۹۷	″	نوادیا	خوبچند وغیرہ	الا یعہ
۹۸	″	دہرموپورا	اودی رام وغیرہ	الاہ یعہ
۹۹	″	بھیسوری	الطاف علیخان	اما یعہ
۱۰۰	″	منوئی	اوگرسین	لاہ یعہ
۱۰۱	″	تریلا	خورشید بیگم	اسا یعہ میزان [illegible]
۱۰۲	سرولی شمالی	طالب نگلا	دوری لال	سالہ یعہ
۱۰۳	″	محمد پور	رای سنگھ وغیرہ	سا یعہ
۱۰۴	″	دہنیلی	سلطان حسین	اسا
۱۰۵	″	جیت پورہ	بنا و بہورام	اما
۱۰۶	″	دودھابتہ	رامی سنگھ وغیرہ	اما یعہ

ترجمہ خریطۂ نواب محمد یوسف علیخان بہادر رامپور والا بنام ہنوربل لفٹنٹ گورنر بہادر اضلاع شمال مغربی

بعد القاب معمولی

رسید خریطہ ہنوربل لفٹنٹ گورنر بہادر درباب ایک درخواست کے جو چوبے گردھاری لال و دیگر ہنداران مواضع نے جو جاگیر مین نواب ناد کور کو ضلع مرادآباد مین ملی تھی بحضور گورنمنٹ ہند پیش کی تھی اور جسمین درخواست یہ تھی کہ بعد ختم ہونے بندوبست حال کے اونکے حقوق مالکانہ قائم اور بحال رہین اسی تحریر ہوکر دربارہ توقیع لفٹنٹ گورنر بہادر کہ نواب دعویداران کے دعاوی فیصلہ اور درست کے لحاظ کرینگے اطمینان لفٹنٹ گورنر بہادر کو کرتے ہین کہ انشاءاللہ حقوق ہنداران درخواست دہندگان کے مع حقوق دیگر اشخاص جنکے دعوی واجبی ہونگے لحاظ رہے گا کیونکہ اونسے نیت درست اس امر کی ہے کہ اپنی رعایا کے انتظام امور مین قواعد انصاف و عدل جاری رکھے جیسے حکومت انگریزی مین مرعی ہین —

ترجمہ خلاصے کے طور پر صحیح ہے
دستخط دیوکرن شکلی مترجم

نمبر ۱۰

نقل سند جو نواب محمد یوسف علیخان رامپور والی کو ملی —

مرضی ملکۂ معظمہ کی یہ ہے کہ ریاست تمام شاہان اور رئیسان ہند کی جو اپنے علاقے مین حکمرانی کرتے ہین دوامی ہو اور یہ کہ شان و عزت اونکے خاندان کی جاری رہے بین اسواسطے خواہش ملکۂ معظمہ کی تعمیل کرنے مین اطمینان تمکو دیتا ہون کہ درصورتیکہ کوئی وارث اصلی یعنی اولاد نہو تو تمہارا جانشین ریاست وہ بھی منظور ہوگا جو از روی شرع محمدی کے حق واجبی رکھتا ہوگا —

مطمئن رہو کہ یہ عہد جو تمسے ہوتا ہے کسی سبب سے منخل نہوگا اوسوقت تک کہ جب تک تمہارا خاندان نمک حلال تاج شاہی رہیگا اور جب تک ان عہدنامجات اور اقرارنامجات و عطایات کی تعمیل نسبت گورنمنٹ انگریزی کے ہوتی رہیگی —

دستخط کیننگ

فرخ آباد

قبل انتقال روہیلکھنڈ گورنمنٹ انگریزی سے علاقہ فرخ آباد بالکل محصور علاقہ وزیر اودہ تھا اور خراج چار لاکھہ پچاس ہزار روپیہ کا نواب رئیس فرخ آباد وزیر کو دیتا تھا یہ خراج ازروی عہدنامہ وزیر جو بتاریخ ۱۰ ماہ نومبر ۱۸۰۱ء منعقد ہوا تھا گورنمنٹ انگریزی کو دیا گیا۔ بیچ ۱۸۰۲ء کے نواب نے عہدنامہ نمبر ۱۱ اقرار دیا اوسمین مشروط یہ ہوا کہ علاقہ گورنمنٹ انگریزی کو دیا جاوے اور سالانہ نقدی تعدادی ایک لاکھہ آٹھہ ہزار روپیہ کا نواب اور اوسکے ورثا اور جانشین کو دیا جاوے۔

آخری نواب رئیس فرخ آباد تفضل حسین نامی نے ۱۸۵۷ء مین سرکشی بلوہ مین کی تاریخ ۷ جنوری ۱۸۵۹ء کو بمجوای اشتہار معافی حاضر ہوا تحقیقات اوسکی روبروے اسپشل کمشنر صاحب کے بجرائم ذیل ہوئی۔

اول سرکشی کرنی اور جنگ کرنی بخلاف گورنمنٹ انگریزی کے اور بلوے مین سرداری فوج کرنا اور ترغیب دینا سرکشون کا۔

دوم سردار اور شریک ہونا ماقبل اور مابعد قتل اکثر رعایاے انگریزی دیورپ زاد و عیسائی و ہندوستانی کے یہ جرائم نسبت اوسکے ثابت ہوے اور حکم قصاص صادر ہوا اور جائداد کی ضبطی کا حکم نافذ ہوا مگر تحقیقات مین یہ ظاہر ہوا کہ قبل اوسکے حاضر ہونے کے ایک چھٹی اوسکو میجر بیرو صاحب اسپشل کمشنر ہمراہ کیمپ سپہ سالار رہا درنے اس مضمون کی لکھی تھی کہ وہ حاضر ہوا اور یہ چھٹی مین لکھا تھا کہ معافی انھی لوگون کی ہوگی جنھون نے قتل انگریزان خود نہین کیا ہے اور اگر نواب نے خود قتل نہین کیا ہے تو بلا اندیشہ حاضر ہو گورنمنٹ نے اس عہد کو اور حکم کو نامنظور کیا تھا مگر تاہم بلحاظ اوسکے اس شرط پر حکم قصاص عمل مین نہین آیا کہ تفضل حسین فوراً ملک انگریزی سے خارج ہوا اور اوسکو شہر عدن تک پہونچا کر سمندر پار بجانب مکہ بھیجدیا اور اوسکو متنبہ کردیا کہ اگر کبھی ممالک انگریزی مین قدم رکھیگا تو حکم قصاص جو نافذ ہوچکا ہے اوسپر عمل مین آئیگا۔

درباب عہدنامہ ۱۸۰۲ء کے یہ بیان ہوا کہ چونکہ عہدنامہ فیمابین گورنمنٹ انگریزی اور نواب رئیس کے اب تفضل حسین کی سرکشی سے فسخ ہوگئے مگر یہ سرکشی تفضل حسین کی اوشر ناپیرا اور حقوق دیگر اشخاص کے جنکی نسبت عہدنامہ مین مذکور ہے نہوگی پنشن جو ازروے شرط دوم کے

دی گئی ہے اور جائداد اور تنخواہ سالانہ جو ازروی شرائط ۲ و ۳ و ۷ کے مقرر ہوئی تھی
اب ضبط ہو کر قدر سے گذارہ اون لوگون کے واسطے تجویز ہوا جنکی اور کوئی صورت بسر کی
نہین بشرطیکہ اونمین سے کوئی شخص شریک سرکشی ہوا ہو گا مگر پنشن ازروی شرط پنجم اور زمین معافی
و جاگیر مندرجہ شرط ۸ دی گئی تھی وہ بحال ہے بشرطیکہ وہ شریک سرکشی نہوے ہونگے اور پنشن اور
جاگیر بالعوض نوکری ملی ہو کیونکہ اب نوکری کا امکان نہین ہے —

نمبر ۱۱

عہدنامہ نواب فرخ آباد بابت سنہ ۱۸۰۲ عیسوی

عہدنامہ فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور نواب امداد حسین خان درباب سپرد کرنے
واسطے ہمیشہ کے ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کو ضلع فرخ آباد مع متعلقات بالعوض نقدی جو ایک بار
قابل ادا ہونے ہنوربل کمپنی کے منجانب نواب تھے اور جو ہنوربل ہنری ویلی لفٹنٹ گورنر
اضلاع مفوضہ اودہ نے باختیارات عطیہ ہزاکسیلنسی دی موسٹ نوبل گورنر جنرل بہادر ایک فریق
اور نواب امداد حسین خان بہادر ناصر جنگ فریق ثانی نے منجانب اپنے اور اپنے ورثا اور
جانشینون کے منعقد کی تھی —

شرط اول

یہ وعدہ اور اقرار ہوتا ہے کہ ضلع فرخ آباد مع متعلقات واسطے ہمیشہ کے سپرد ہنوربل
ایسٹ انڈیا کمپنی کے سنہ ۱۲۱۰ فصلی سے ہو اور نواب اپنے حقوق اور علاقے کو باستثناء تذکرہ
ذیل منتقل کرتے ہین —

شرط دوم

بنظر بسر اوقات اور قائم رکھنے شان نواب امداد حسین خان بہادر کے یہ اقرار ہوتا ہے
کہ اوسکو نو ہزار روپیہ ماہواری یعنی ایک لاکھ آٹھ ہزار روپیہ سالانہ ملیگا اور یہ روپیہ اوسکو اور
اوسکے ورثا کو اور جانشین کو ملا کریگا اور کسی وجہ سے کم نہوگا اور یہ بھی وعدہ ہوتا ہے کہ
نواب سے ہر موقع پر اوسی اعزاز اور ادب اور قاعدہ سے پیش آئینگے جیسا اوسکا عہدہ اور عزت کے

لایق ہے اور جسطرح گورنمنٹ انگریزی اپنے دوستونسے پیش آتی ہین۔

شرط سوم

ہنوربل لفٹنٹ گورنر وعدہ کرتے ہین کہ دو ہزار روپیہ سالانہ واسطے خرچ امام باڑہ کے ملا کرے گا اور مبلغ تین ہزار چھہ سو روپیہ سالانہ جو واسطے گذارہ محلات نواب مظفر جنگ مرحوم کے معرفت امراو بیگم کے تقسیم ہوتا ہے وہ آیندہ معرفت نواب کے تقسیم ہوگا اور نواب اوس روپیہ کی رسید اہلکاران گورنمنٹ خزانہ کو دینگے بشرطیکہ یہ ثابت ہو کہ امراو بیگم کی معرفت روپیہ مذکور درستی سے تقسیم نہین ہوتا۔

شرط چہارم

حسب استدعا نواب کے باغات جو ملکیت اوسکے والد کے تھے اور موضع سرای مجیب پور مکانات منضبطہ واقع فرخ آباد اور جائداد رانی صاحبہ ازآن نواب بقصور کیے جائینگے بشرطیکہ کوئی اور حقدار اوسکا ثابت نہو۔

شرط پنجم

چونکہ فہرست رشتہ داران وہمراہی مدخلہ نواب جنکی نسبت درخواست پیش ہوئی ہے اور فہرست اونکی مدخلہ خردمند خان مین فرق ہے اور چونکہ ارادہ گورنمنٹ کا یہ ہے کہ جسکا استحقاق پنشن کا واجب متصور ہو اوسکی پنشن مقرر ہوجاوے لہذا یہ تجویز ہوئی کہ ایک افسر گورنمنٹ انگریزی واسطے تحقیقات اس امر کی شراکت نواب مقرر کرینگے اور جنکا حق ثابت ہوگا اوسکو سند دستخطی افسر مذکور اور نواب عطا ہوگی اور ان اسناد کے بموجب پنشن نواب کی معرفت تقسیم ہوگی اور رسید پابندگان پنشن کی نواب حاصل کرکے داخل محکمہ افسر مذکور کرینگے۔

شرط ششم

حکومت عدالت ذات نواب پر نہوگی مگر چونکہ واسطہ دار اور ہمراہی نواب کی تصریح نہین ہے اور چونکہ یہ ارادہ گورنمنٹ انگریزی کا ہے کہ انصاف بلا رو رعایت ضلع فرخ آباد مین قائم اور جاری ہو لہذا یہ شرط ہوتی ہے کہ اگر کوئی نالش بنام کسی واسطہ دار یا ہمراہی نواب کی روبرو نواب کے پیش ہوگی اور اوسکا تصفیہ واجبی جاری نہوگا یا تصفیہ سے کوئی فریق ناراض ہوگا تو

اوس نالش کی سماعت عدالت مین ہوگی —

شرط ہفتم

حسب استدعا نواب کے پنشن اشخاص مفصلہ ذیل کی تجویز ہوئی اور یہ پنشن جاری رہیگی کہ جب تک پابندہ کا طریق قابل خوشنودی و اطمینان گورنمنٹ انگریزی اور نواب کے رہیگا —

امام خان ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مبلغ [illegible] سالانہ

پہل خان و محمد خان ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مبلغ [illegible] سالانہ

احسن بخش وکیل نواب حاضر باش محکمہ انگریزی [illegible] مبلغ [illegible] سالانہ

احمد بخش و محمد ضیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مبلغ [illegible] سالانہ

شرط ہشتم

قطعات زمین معافی و روزینہ و سالانہ پنشن و جاگیر قائم اور بحال رہینگے اگر تحقیقات سے ثابت ہوگا کہ وہ قبل وفات مظفر جنگ مقرر ہوے تھے —

شرط نہم

یہ عہد نامہ نو شرائط کا مقرر ہوکر ختم ہوا بمقام بریلی بتاریخ ۴ ماہ جون ۱۸۰۲ء مطابق ۳ ماہ صفر ۱۲۱۷ ہجری اور ہنوربل ہنری ویلسلی صاحب لفٹنٹ گورنر اضلاع مفوضہ اودہ نے ایک نقل اوسکی انگریزی اور فارسی مین مہر و دستخط اپنے نواب امداد حسین خان بہادر ناصر جنگ کو دی اور نواب نے ایک نقل اپنی مہری و دستخطی ہنوربل ہنری ویلسلی صاحب لفٹنٹ گورنر اضلاع مفوضہ اودہ کو دی اور ہنوربل ہنری ویلسلی صاحب وعدہ کرتے ہین کہ تیس دن کے عرصے مین منظوری نامہ بمہر و دستخط ہز اکسلنسی یعنی ذی موسٹ نوبل گورنر جنرل کے منگا دینگے —

مہر ہنوربل ہنری ویلسلی

مہر نواب امداد حسین خان

دستخط ہنری ویلسلی

یہ عہد نامہ منظور گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل بتاریخ ۲۴ ماہ جون ۱۸۰۲ عیسوی سے ہوا

بنارس

اس خاندان کی بنیاد منسا رام زمیندار گنگا پور سے ہوئی جسنے سنہ ۱۷۴۰ع میں وفات پائی اور اوسکی جگہ راجہ بلونت سنگھ جانشین ہوا بلونت سنگھ حملہ بنگالہ میں جو سنہ ۱۷۶۳ع کے ہوا تھا شریک شاہ عالم اور شجاع الدولہ کا تھا اور وہ بعد جنگ بکسر کے ہمراہ شاہ انگریزی فوج میں آیا سنہ ۱۷۶۴ع میں اوسکی زمینداری اوودہ سے گورنمنٹ انگریزی پاس منتقل ہوئی یہ تجویز انتقال گورنمنٹ ولایت نے نامنظور کیا اور جب عہدنامہ سنہ ۱۷۶۵ع شجاع الدولہ سے ہوا تو علاقہ بلونت سنگھ کا دوبارہ اوودہ کو دیا گیا اس شرط پر کہ نواب راجہ کو قابض رکھے درصورتیکہ راجہ جسقدر مالگذاری سابق ادا کرتا تھا اوسیقدر ادا کرے —

سنہ ۱۷۷۰ع میں ہنگام وفات بلونت سنگھ کے وزیر اوودہ نے چاہا کہ خاندان راجہ کو بیدخل کرے مگر گورنمنٹ انگریزی نے زبردستی چیت سنگھ پسر بلونت کو جانشین کرایا اور سند نمبر ۱۲ اپنی ضمانت پر دلوائی از روے عہدنامہ جو نواب کے ساتھ سنہ ۱۷۷۵ع میں ہوا تھا حکومت اضلاع ماتحت راجہ چیت سنگھ واسطے ہمیشہ کے منتقل گورنمنٹ انگریزی کے نام ہوئی سند نمبر ۱۳ راجہ کو عطا ہوئی جسکی رو سے زمینداری اوسکی اوسکے نام قائم ہوئی اور اختیار مالی و ملکی وہانکا اوسکے سپرد ہوا بشرطیکہ مالگذاری تعدادی بائیس لاکھ چھیاسٹھ ہزار ایک سو اسی روپیہ ادا کیا کرے اور نیز اس شرط پر کہ وہ حسن انتظام سے امنیت اور آسایش ملک پیدا کرے اور ملک میں امن و امان رکھے راجہ کو اختیار سکہ کا بھی دیا گیا یعنی سکہ اپنا جاری رکھ سکے

سنہ ۱۷۷۸ع میں یہ تجویز ہوئی کہ راجہ بطور مدد خرچ کے پانچ لاکھ روپیہ واسطے خرچ تین پلٹن سپاہ کے اوسنے ایک سال کے واسطے منظور کیا مگر سنہ ۱۷۷۹ع و سنہ ۱۷۸۰ع میں بھی اوس سے وصول کیا گیا اور یہ بھی حکم ہوا کہ راجہ اپنے سوار واسطے کاروبار ممالک سرکاری کے دے چیت سنگھ ان امور کے منظور کرنے میں ناراض ہوا اور نیز روپیہ گورنمنٹ انگریزی کو دینے میں تامل و حیلہ کرنے لگا اور اوسکے نسبت گمان نا راضی پیدا ہوا اور یہ بھی خیال ہوا بلکہ ظن غالب ہوا کہ وہ دشمنان گورنمنٹ سے خط و کتابت رکھتا ہے اسواسطے اوسکو اوسکے اپنے مکان میں سنہ ۱۷۸۱ع مسٹر ہسٹنگز صاحب کے حکم سے وارن ہسٹنگز صاحب کے نظر بند کیا اسمیں فساد پیدا ہوا اوسکا نتیجہ یہ ہوا

مقرر ہوا تھا سب قتل اور راجہ مفرور ہو گیا اور اپنی فوج جمع کر کے اوسنے درخواست مدد بعض راجگان
ہند سے کی مگر اوسکی فوج کو اکثر لڑائیون مین شکست ہوئی اور فساد دفع ہوا راجہ چیت سنگہ کا
علاقہ ضبط ہو کر بموجب عہدنامہ نمبر ۱۴ کے اوسکے برادرزادہ راجہ مہیپ نراین پوتہ راجہ بلونت سنگہ کو
بشرط ادای مالگزاری تعدادی چالیس لاکھ روپیہ کے دیا گیا مگر اوسکو اختیارات ملکی و مالی و ٹکسال
نہین ملی ۔ راجہ چیت سنگہ نے جا کر سیندھیا کے پاس پناہ لی اور سنہ ۱۸۱۰ مین وفات پائی
راجہ مہیپ نراین سنہ ۱۷۹۵ مین مرگیا اور اوسکا بیٹا اودت نراین سنگہ جانشین اوسکا ہوا اور
یہ راجہ بھی مرگیا الا سنہ ۱۸۳۵ مین اوسکا برادرزادہ منشی ایشری پرشاد نراین حال جانشین ہوا ماہ
مارچ سنہ ۱۸۶۲ مہاراجہ کو بذریعہ سند نمبری ۱۵ اطمینان دیا گیا کہ اگر اوسکا وارث اصلی نہوگا تو
گورنمنٹ اوسکو اجازت دیگی کہ وہ یا کوئی اوسکا وارث بعد اوسکے جسکو اپنا جانشین قرار دینگے
اوسکو منظور ہوگا بشرطیکہ بموجب آئین ہندوان و رواج خاندان وہ استحقاق رکھتا ہوگا اس
مہاراجہ کی سلامی تیرہ ضرب کی ہوتی ہے۔

نمبر ۱۲

ترجمہ قولنامہ جدید جو نواب شجاع الدولہ نے راجہ چیت سنگہ کو دیا

امورات زمینداری و تعلقہ سرکار بنارس سرکار چنار و محالات جونپور و مجھی پور و بدوہی و سکنہ گڈہ
و ملبوس خاص و سرکار غازی پور و سکندر پور و فرید شادی آباد وپنسر شیخ وغیرہ جو باتحت راجہ بلونت سنگہ
مرحوم کے تھے بہ حیثیت سابق مین اب تمکو دیتا ہون اب یہ ضرور ہے کہ بعد منہائی مالگذار
و نصف جاگیر ہی تم ماہ بماہ و سال بسال خزانہ سرکار مین اقساط مقررہ و بدستور دیتے رہو
بعنایت ایزدی جس سے ترقی عزت و توقیر تمھاری کی ہوگی وہ ظہور مین آئیگا اور جو جمع قبولیت
سنہ ۱۱۸۰ فصلی مین قرار پائی ہے اوس سے زیادہ کبھی آئندہ طلب نہوگی اور اگر تم قائم اثبات قدم
اپنی فرمانبرداری مین رہوگے اور مالگذاری دیتے رہوگے تو تمھارا املاک اور تمھاری رعیت
آسیب سے بچی رہیگی بحکم خدا و قرآن شریف و اسم پاک یہہ عہدنامہ جو دنیا مین میرے اور
میرے وارثون کے اور تمھارے اور تمھارے وارثون کے ہوا ہی اس سے کبھی انحراف نہوگا

المرقوم ۱۷ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۱۷۷ھ مطابق ۲ ستمبر سنہ ۱۷۶۴ عیسوی کے

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ولیم ریدفرن

مترجم فارسی

ترجمہ پٹہ جو نواب شجاع الدولہ نے راجہ چیت سنگھ کو دیا

سرکار بنارس و جونپور و محالات سرکار جونپور وغیرہ مع مالگذاری ورقم للواے و سائر اور حویلی محمد آباد یعنی بنارس و ملبوس خاص و پرگنہ بودرہ وغیرہ و تعلقہ سکما مومن متعلقات پرگنہ خانہ بیس و پرگنہ بدوہی لکمیس گڈہ بجی پور سرکار غازی پور پرگنہ سکندر پور خریدہ شادی آباد و پچاس نخ وغیرہ مع مالگذاری و سائر بعد مجرا دینے رقم دستور دیوانی و نانکار و نصف جاگیر بدوہی و دیگر جاگیرات مرفوع القلم کی وجو کچہ رقم منہائی سابق مجرا ملتی تھی مین اب کلیتہً دیتا ہون اور سپرد تمھارے کرتا ہون بالعوض مبلغ بائیس لاکھ اڑتالیس ہزار چار سو پچاس سکہ کم سنہ بنارس اصل و اضافہ کے حسب تفصیل ذیل اور کچہ خرچ سہ بندی نہ لیا جائیگا مناسب ہے کہ تم مبلغان مذکورہ بالا سرکار کو بموجب اقساط مفصلہ ذیل کے سال بسال ادا کیا کرو اور بعون الہی اس پٹہ سے انحراف نہو گا

تفصیل ادای راجہ بلونت سنگہ

بابت بنارس	[illegible]
بدوہی	[illegible]
لکمیس گڈہ	[illegible]
بجی پور	[illegible]
غازی پور	[illegible]
شادی آباد	[illegible]

کل [illegible]

سنہائی نانکار و نصف جاگیر مدد معاش و التمغا

مبلغ [illegible] روپیہ

اصل روپیہ ادائی راجہ بلونت سنگہ

مبلغ [illegible] روپیہ

اضافہ مقبولہ راجہ چیت سنگہ ۔ لکھان

اصل روپیہ ادا راجہ چیت سنگہ

مبلغ [illegible] روپیہ

المرقوم ۲۷ ماہ رجب ۱۱۸۷ ہجری

ترجمہ صحیح ہے
دستخط ولیم ریڈفرن
مترجم فارسی

تحریر منجانب گورنر بہادر بنام راجہ چیت سنگہ

اب جو وزیر الممالک نے ایک عہدنامہ مہری و دستخطی دیا ہے جسپر تمنے بھی دستخط کیے ہیں اور مہر لگائی ہے مناسب کہ بموجب اوسکے اور بموجب عہدنامہ کے جو بمقام الہ آباد لارڈ کلائو صاحب اور وزیر سے دربارہ راجہ بلونت سنگہ تمھارے والد مرحوم کے ہوا تھا تم بخوشی تمام مالگذاری مقررہ وزیر کو ادا کرتے رہو اور کمپنی ہمیشہ تمھاری بہبود کی نگران رہیگی اور تمھاری نسبت حفاظت اور حمایت مبذول رکھیگی اور عہدنامہ مذکورہ بالا مین ہرگز انحراف یا شکستگی عہد نہو گی۔

ترجمہ صحیح ہے
دستخط ولیم ریڈفرن
مترجم فارسی

نمبر ۱۳

ترجمہ سند جو راجہ چیت سنگہ کو بابت زمینداری غازی پور و بنارس وغیرہ کے عطا ہوئی

متصدیان حال و استقبال و قانونگویان و مقدمان و رعیت و مزارعین و جمیع ساکنان و آبادان
و متعلقان سرکار بنارس و غازی پور و جونپور واقع صوبہ الہ آباد کو معلوم ہو کہ چونکہ بموجب عہدنامہ
نواب آصف الدولہ جو بتاریخ ۲۰ ربیع الاول ۱۱۸۹ ہجری مطابق ۲۱ ماہ مئی ۱۷۷۵ء کے قرار پایا
تھا حکومت اور انتظام سرکاران مذکورہ بالا کا چہارم جمادی الاول ۱۱۸۹ ہجری مطابق ۴ ماہ جولائی
۱۷۷۵ء سے ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے سپرد ہوئی ایسٹ انڈیا کمپنی بہادر اسواسطے بموجب اے
حقوق جو اوس سے حاصل ہوئی تھی اب بنام راجہ چیت سنگہ زمینداری و عاملی و فوجداری سرکاران
مذکور مطابق ضمن کے اور کوتوالی جونپور اور بنارس کی اور ٹکسال بنارس تاریخ مذکورۃ الصدر سے
دیتے ہین جسقدر طلا و نقرہ ٹکسال بنارس مین ضرب ہوگا راجہ اوسکو بموجب اپنے محلکے کے ضرب
لگوائینگے راجہ مذکور ذرا بھی غافل اپنی فہمید اور تعمیل امور مفوضہ مین نہین اوسکو لازم ہے کہ رعایت
اور مہربانی سے نسبت رعایا و مردمان کے پیش آئین اور زراعت اور بہبود ساکنان و پیداوار زمین کی
ترقی مین کوشش کرینگے و دزدان و ڈاکوان وگرہ بر وغیرہ کو خارج از ملک کرینگے اور مفسدان و بلوہ گران
امنیت ملک کو ایسی سزا سے قرار واقعی دینگے کہ اونکا سراغ بھی نظر نہ آئیگا اور راجہ مذکور خراج
تعدادی [illegible] روپیہ مچھلی دار ضرب بنارس مطابق [illegible] روپیہ سکہ کلکتہ سالانہ خزانہ کمپنی مذکور مین
داخل کیا کرینگے اگر اوسکو حکم ہوگا کہ زر مالگذاری بمقام بنارس ادا کرے تو وہ مبلغ [illegible] مچھلی دار
بنارس کا روپیہ جسمین دس ماشہ نقرہ اور دو رتی اور دو چاول ملان ہوگا اور اس سے زیادہ ملان نہوگا
ادا کریگا اگر وزن اس سے کم ہوگا یا ملان زیادہ ہوگا تو اوسقدر کمی کا معاوضہ اوسکو اور دینا ہوگا اور
جب زر مالگذاری کی ضرورت مقام بنارس مین نہوگی تو وہ زر مالگذاری [illegible] روپیہ سکہ بلاتفاوت
بموجب اقساط کے ماہ بماہ کلکتہ روانہ کریگا اس صورت مین اوسکو دو روپیہ فیصدی کے حساب سے
مجرا ملیگا اور یہ فیصدی تعدادی [illegible] ہوتا ہے بس یہ مجرا دیکر اصل رقم روپیہ کی مبلغ [illegible]
سکہ کلکتہ ہوتا ہے اور یہ رقم وہ کلکتہ مین داخل کیا کریگا اور آخر سال مین بعد تصفیہ حساب حسب دستور
اوسکو روپیہ بدخلہ مجرا ملیگا اور وہ مجاز نہین ہے کہ ابواب ممنوعہ داروغہ شاہی یا وغیرہ تحصیل کرے

یہ سند عطا ہوئی اور اس بموجب عمل ہوگا تم متصدیان و دیگر اشخاص مذکورہ بالا راجہ ممدوح کو اصلی اور واجبی تعلقدار زمینداری و عاملی و فوجداری سرکاران مذکورہ بالا تصور کرو اور اوسکی حکومت کو بیچ امور متعلقہ صیغہ جات مذکورہ میں منظور اور قبول کرو واضح ہو کہ اس حکم کو محکم اور مستحکم سمجھکر بموجب اسکے تعمیل کرو۔

المرقوم ۲۵ ماہ صفر ۱۱۹۱ مطابق ۱۵ ماہ اپریل ۱۷۷۶ عیسوی
دستخط گورنر جنرل بہادر و اراکین کونسل

ضمن

دفتر زمینداری سرکار بنارس و غازی پور و جونپور و کوتوالی و ٹکسال واقع صوبہ الہ آباد پرگنہ کلان راجہ چیت سنگھ بہادر کو دیے گئے اور نیز عاملی و فوجداری —

تفصیل محالات بو عہ م

سرکار بنارس و جنپور سرکار غازی پور محال جونپور مع مال و سوائے حویلی محمد آباد بنارس لائس دام یعنی خرچ پوشاک بادشاہ پرگنہ بھدوہی تعلقہ سکرا مو واقع چنار سکنی گدہ بجو پور سکندر پور تپہ شادی آباد ٹپہ سرکیا کوتوالی و دیگر امور بنارس بلا ادائے وکوتوالی و دیگر امور جونپور بلا ادائے محال ٹکسال بنارس بلا ادائے مقیمی بنارس سنگریزہ یعنی وزن سنگی بنارس و دیگر محالات الٰی سانڈبی یعنی دفتر مضافات بنارس

نقل پٹہ عطیہ چیت سنگھ

یہ پٹہ جسمیں شرائط ذیل درج ہیں راجہ چیت سنگھ بہادر کو دیا جاتا ہے۔

سرکار بنارس غازی پور اور جونپور اور محالات سرکار جونپور مع مال و سوائے حویلی محمد آباد بنارس خاص و عام بیچ پرگنہ بھدوہی تعلقہ سکرا مو واقع پرگنہ جونار گیت گدہ بجو پور سرکار غازی پور ٹپہ سکندر پور خرید شادی آباد ٹپہ سرکیا مع کوتوالی جونپور و بنارس ٹکسال بنارس مقیمی باضافہ وزن سنگی مال و سوائے اور دستور دیوانی باستثنا نانکار و نصف جاگیر بہادری و جاگیر مستثنا و ائمہ جو ترقوم مدت دراز سے حساب میں مجرا دیے جاتے ہیں اور تمام شرائط التقید تحریر فرض ہیں تاریخ ۴ جمادی الاول ۱۱۹۰ھ

منہا . . . . [illegible] | [illegible]

سکہ بنارس | [illegible]

بہ سکہ کلکتہ | [illegible]

باقی سکہ روپیہ | [illegible]

منہا بہنڈادلی | [illegible]

باقی اصل زرداد نی | [illegible]

المرقوم ۲۶ ماه صفر سنہ ۱۱۹۰ مطابق ۱۵ ماه اپریل سنہ ۱۷۷۶ عیسوی

نقل قبولیت مدخلہ راجہ چیت سنگھ بابت زمینداری بنارس وغیرہ

چونکہ ایک عہدنامہ فیمابین انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور نواب آصف الدولہ یحییٰ خان بہادر ہزبر جنگ ناظم صوبہ الہ آباد بتاریخ ۲۰ ماه ربیع الاول سنہ ۱۱۸۹ ہجری مطابق ۲۱ ماه مئی سنہ ۱۷۷۵ع قرار پایا جسکی رو سے حکومت سرکار بنارس و غازی پور و جونپور وغیرہ انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کو تاریخ چہارم ماه ربیع الاول سنہ ۱۱۸۹ھ مطابق ۴ ماه جولائی سنہ ۱۷۷۵ع ملی اور کمپنی نے زمینداری و عاملی و فوجداری سرکاران مذکورہ بالا کی مع کوتوالی بنارس و جونپور وغیرہ ٹکسال بنارس تاریخ مذکورسے مجکو دی - مین اب برضامندی اقرار کرتا ہون اور لکھدیتا ہون کہ جسقدر سکہ ٹکسال مذکور مین ضرب کہائیگا وہ بموجب اقرارنامہ علیحدہ کے جو مین نے بتاریخ ۲۵ ماه ذیحجہ سنہ ۱۷ جلوس کے لکھکر گورنمنٹ کمپنی کو دیا ہے ہوینگے مجھے لازم ہوا کہ مین وہ امر کرونگا جو واسطے فائدے اور بہبود ملک کے ہوگا اور بہبودی خلائق مین کوشش کرونگا اور متوجہ ترقی زراعت و افزونی مالگذاری رہونگا اور درباب اخراج دزدان و قاتلان و دیگر مجرمان ایسی سخت سزا تجویز کرونگا کہ نشان بھی اونکا باقی نرہیگا اور مین سالانہ مالگذاری گورنمنٹ

اداکرتا رہونگا جسکی تعداد مچھلی دار روپیہ بنارس کی بموجب تحریر بالا ہوتا ہے اور فی روپیہ وزن دس ماشہ سے کم نہوگا اور اوسمین دورتی دو چاول سے زیادہ کھوٹ نملا ہوگا اگر اس سے وزن مین کم ہوگا یا کھوٹ زیادہ معلوم ہوگا توجسقدر کمی زر ہوگی وہ بلاعذر دیگر پورا کردونگا اگر گورنمنٹ کو ضرورت لینے زرمالگذاری کی بمقام بنارس نہوگی تو مین سال بسال بموجب اقساط ماہواری کے یہ روپیہ حسب تفصیل ذیل کلکتہ ارسال کیا کرونگا یہ سب روپیہ برابر سکہ کلکتہ بالا مع نذرانہ وغیرہ ہوگا مگر اسمین سے رقم منہا دن فیصدی دو روپیہ جسکی میزان ... ہوتا ہے مجرا لیکر باقی روپیہ ... ہر سال کے آخر مین بلاکسور وغیرہ خزانہ کلکتہ مین داخل کیا کرونگا بعد ادا کرنے اس روپیہ کے رسید بیباقی حسب دستور بعد اختتام سال ملا کریگی اسواسطے یہ اقرار تحریری لکھدیا کہ بموجب اسکے عمل درآمد ہو

حاشیہ قبولیت پر تفصیل اقساط ماہواری درج ہے

دستخط راجہ | مہر راجہ

المرقوم ۲۵ ماہ صفر سنہ جلوس مطابق ۱۵ ماہ اپریل سنہ ۱۷۷۶ء

ترجمہ اقرارنامہ راجہ چیت سنگھ درباب محصول سائر

چونکہ محصول سائر جو متعلق میرے ہے بحضور گورنر بہادر حسب شرح ذیل مقرر ہوچکا ہے اور حکم اوسکی تعمیل کا صادر ہوا ہے محصول مقررہ انگریزی اور ہندوستانی سوداگرون سے بلاتفریق لیا جائیگا اسواسطے مین یہ لکھدیتا ہون کہ شرح مذکور سے سوا مین نہ لونگا اور نہ کسی شخص کی نسبت اس بارہ مین رعایت کرنی منظور ہوگی مگر بانات اور شیشہ اور تانبا جو کمپنی سے خرید کیا جائیگا اور اوسکے ساتھ ایک چٹھی گورنر بہادر کی ہوگی وہ محصول مقررہ سے بری تصور کیا جائیگا اور نہ اوسکی نسبت مزاحمت یا انسداد کسیطرح کی ہوگی

نقل مطابق اصل کے ہے
دستخط انگریزی سے ہے
سکریٹری ہنوریبل بورڈ

قبولیت راجہ مہیپ نرائن بہادر

میں راجہ مہیپ نرائن بہادر

چونکہ زمینداری سرکار بنارس و چنار اور محالات سرکار جونپور ہر دو مال و سائر اور حویلی محمد آباد
بنارس اور دام ملبوس خاص اور پرگنہ بدوہی اور تعلقہ سکرا متعلق پرگنہ چاندا اور سکنس گڈھ اور
کنتبل معروف بچی پورا اور سرکار غازی پورا اور پرگنہ سکندر پورا اور فرید شادی آباد اور بند سریج
مع مال و سائر و کوتوالی جونپور و مفتی و چنار و سنگور تی بنارس اور کل محالات ہر دو مال و سائر
مع دستور دیوانی صوبہ الہ آباد باستثناء محال کھیری گڈہ جسکی مالگذاری متعلق سرکار نواب وزیر الممالک
آصف الدولہ بہادر کے ہے اور محالات جاگیر روزینہ داران اور اخراجات مطابق حسنہ مثالی
مجکو ہنوریبل کمپنی نے واسطے ہمیشہ کے بجمع مقررہ دوامی چالیس لاکھ روپیہ سکہ بنارس کے
دیے ہیں بخوشی و رضامندی منظور کرتا ہوں اور جمع مالگذاری سے مبلغ [illegible] بابت نقصانی
دو مہینے فساد کے اس سال ۱۱۸۹ فصلی میں مجھے معاف ہوا ہے اور مجرا سلئے میں بلا تامل اقرار
کرتا ہوں کہ باقی [illegible] سکہ بنارس بطور مالگذاری واجبی سرکار میں داخل کرونگا اور بندوبست قسط بندی کا
میں نے علیحدہ داخل کیا ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ اوسکے مطابق ماہ بماہ بلا عذر و حیلہ خزانہ
عامرہ سرکار میں بمقام بنارس ادا کرونگا اور آخر سال میں سب روپیہ ادا کرکے رسید اور سند
بیباقی حاصل کرونگا اور جمع سال دوم یعنی سنہ ۱۱۹۰ فصلی کی کل چالیس لاکھ روپیہ قرار پاتا ہے اور
یہی جمع واسطے ہمیشہ کے قرار پائی ہے اسکے ادا کرنے کا بھی بلا عذر و حیلہ سال بسال بموجب
اقساط میں اقرار کرتا ہوں اور میں روپیہ روزینہ داران وغیرہ کا بھی بلا تامل ادا کرونگا اور رسید اوسکی حاصل
کرونگا اور میں کاروبار زمینداری میں مصروف ہوکر کوئی دقیقہ حزم و ہوشیاری کا فروگذاشت نکرونگا
رعیت کی نسبت توجہ دلی مبذول کرونگا اور ہر ایک شخص سے حسب مرتبہ پیش آونگا اور میں کوشش بلیغ

بیچ آبادی علاقہ کے کرونگا اور ترقی آمدنی مین جہد شایان عمل مین لاونگا تاکہ اوسکی یوماً فیوماً ترقی ہو اور بنسبت قضا قاران و دزدان و قاتلان و بدکرداران کے ایسی سختی سے پیش آونگا کہ ایک بہی انمین کا میری زمینداری مین باقی نرہیگا اور کبہی نام بہی کسی جرم کا سنا نجائیگا لہذا یہ چند کلمہ بطریق قبولیت لکہہ دیے کہ عند الحاجت کام مین آوے —

المرقوم یکم آسون یعنی آسوج سنہ ۱۲۰۹ فصلی مطابق ۱۴ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۰۱ع

نقل مطابق اصل کے ہے
دستخط ایڈورڈ کولبروک

مترجم فارسی

نقل مطابق اصل کے ہے
دستخط اے سے
سب سکرٹری ہنوربل بورڈ

قبولیت راجہ مہیپ نراین بہادر دربابت ادای باقی مالگذاری

چونکہ مجکو حضور سے حکم ہوا ہے کہ جو باقی سرکار کی عہد حکومت راجہ چیت سنگہ کے ۱۱۸۸ فصلی علاقے مین ہے اوسکو وصول کرکے داخل سرکار کرو لہذا مین بیان کرتا ہون کہ جو کچہہ منجملہ زر باقی بابت سنہ مذکور کے مجہے وصول ہوگا اوسیقدر مین داخل سرکار کرونگا۔

نقل مطابق اصل کے ہے
دستخط ایڈورڈ کولبروک

مترجم فارسی

نقل مطابق اصل کے ہے
دستخط اے سے
سب سکرٹری ہنوربل بورڈ

دفعہ چہارم

جس طریق پر بندوبست امور متفرقہ ہوا ہے وہ حضور کو بخوبی معلوم ہے بیچ سرانجام کرنے مالواجب سرکار کے جہان مین موقع ایزادی نفع کا دیکھونگا مین اوس مطابق بندوبست کرونگا لہذا امید ہے کہ کسیکی رعایت حضور سے نہو —

جواب دفعہ چہارم

جہان کہین تمکو موقع ایزادی نفع کا نظر پڑے تم اوسی مطابق بندوبست کرو کسیکی رعایت حضور سے نہوگی —

دفعہ پنجم

مجھے امید ہے کہ جو فوج حضور سے واسطے حفاظت سرکار بنارس وغیرہ کے تعینات ہوگی وہ میری درخواست کے مطابق تعینات ہو —

جواب دفعہ پنجم

جہان کہین فوج کی ضرورت متصور ہوگی وہان تعینات کیجائیگی —

دفعہ ششم

درباب بقایاے سمت [illegible] سنگھ کے مجھکو حکم صادر ہوا ہے کہ تحصیل کرکے داخل سرکار کرون اسواسطے عرض کرتا ہون کہ جسقدر زر بقایا سال ہاے مذکورہ بالا کا تحصیل ہوگا اوسقدر مین داخل سرکار کرونگا —

جواب دفعہ ششم

منظور —

نقل مطابق اصل کے ہے
دستخط اے ہیے
سیکرٹری ہنوربل بورڈ

نمبر ۱۵

بنام مهاراجه ایشری پرشاد نراین سنگه بهادر راجه بنارس

مرقومه ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء

چونکه مرضی مبارک ملکه معظمه یہ ہے که حکومت شاہان و رئیسان ہند جو اب حکمرانی اپنے اپنے علاقجات پر کرتے ہین دوامی ہو اور شان اور مرتبه اونکے خاندان کا جاری رہے بمطابق اس مرضی اور خواہش کے یه سند تمکو دی جاتی ہے آہین مکرر اطمینان اوس امر کا دیا جاتا ہے جو سابق بتاریخ ۲۴ ماه اپریل گذشته تمکو دی گئی تھی که درصورت نہونے وارث اصلی کے گورمنٹ انگریزی تمکو اجازت دیوے گی که جسکو تم چاہو یا بعد تمہارے کوئی اور رئیس تمہارے ملک کا جو ہے اوسکو متبنی اور جانشین اپنا قرار دے بشرطیکه حق اوسکا موجب قاعده ہندوان و رسم خاندان تمہارے کے پہونچتا ہو—

اطمینان رکھو که اس عہد مین ہرگز خلل واقع نہوگا جب تک تمہارا خاندان نمک حلال تخت و تاج رہیگا اور جب تک تم اطاعت شرائط عہدنامجات و بخشش نامجات و اقرارنامجات منعقده کا نسبت گورمنٹ انگریزی کے کرتے رہو گے— فقط

دستخط کیننگ

ریاستہائی خرد متعلقہ اضلاع شمالی و مغربی

گڑھوال

بعد ختم ہونے جنگ نیپال ۱۸۱۵ع کے راجہ سودرسن ساہ جسکا علاقہ گورکھیون سے چھین لیا تھا نہایت افلاس مین بمقام دیہرہ موجود تھا وہ حصہ اوسکے موروثی علاقے کا جو بجانب مشرق دریای الکننداکی واقع ہے بموجب سنند نمبر ۱۶ اوسکو عطا ہوا اور زمین مشرقی اور دیہرہ دون اور پرگنہ رام گڑھ گورنمنٹ انگریزی نے اپنے پاس رکھا—

درمیان مفسدہ ۱۸۵۷ع کے راجہ نے خدمتگزاری لائقہ گورنمنٹ کی کی اور ۱۸۵۹ع مین فوت ہوا بنظر اوسکی خدمات کے اوسکا بیٹا غیر منکوحہ کا بھون ساہ نامی بموجب نمبر ۱۷ کے مجاز جانشین پدر ہوا اور اوسکو سنند نمبر ۱۸ جسمین اوسکو اختیار متبنی کرنے کا ملا عطا ہوئی—

محاصل اس ملک کا قریب اسی ہزار روپیہ سالانہ کے ہے اور مردم شماری دو لاکھ ہے راجہ کے پاس فوج کسی قسم کی نہین ہے اور وہ خراج نہین دیتا—

شاہ پورا

راجہ مہاراج شاہ پورا خاندان سیسودیا راجپوت سے ہے اور اولاد رانا اودے پور کی بانی اس خاندان شاہ پورا کا مسمی سورج مل پسر خرد رانا کا تھا اوسکی دسوین پشت مین راجہ حال ہے سورج مل نے اپنے حصے مین پرگنہ کھیرار واقع میواڑ مین پایا تھا اور اوسکے بیٹے کو بجلدوے خدمات دلیرانہ پرگنہ پھولیا واقع علاقہ شاہی اجمیر مین شاہجہان بادشاہ دہلی نے عطا کیا تھا اور شرط یہ تھی کہ کچہ سوار اور پیادہ خدمتگزاری مین حاضر شاہ رہا کرین اوسنے شہر پھولیا چھوڑ کر شہر شاہ پورا جدید آباد کیا—

پس راجہ حال کے پاس کھیرار رانای اودیپور کی طرف سے اور شاہ پورا واقع اجمیر گورنمنٹ انگریزی کی طرف سے ہے تشخیص اوسکے علاقے کی قریب تین لاکھ روپیہ سالانہ ہے

بیچ ۱۸۴۸ع کے اوسکو سرکار سے سنند نمبر ۱۹ ملی تھی اوسکی رو سے دس ہزار روپیہ مالگزاری سرکار اوسپر مقرر ہوا اس شرط پر کہ اگر محصول پرمٹ اجمیر مین موقوف ہوگا تو بنظر نقصان

اوسکی مالگزاری کم ہوکر دو ہزار روپیہ رہیگی وہ مطیع عدالت اجمیر نہین ہے مگر ازروی سند کے
اوسکو واجب پڑا ہے کہ رپورٹ اون جرائم کی افسران اجمیر کو کیا کرے جسمین سزای قتل یا حبس دوام
ہوسکتی ہو اور اوسکا فیصلہ باستصلاح اور اتفاق رای اوسکے ہوا کریگا۔
بماہ مارچ سنہ ۱۸۲۲ع اوسکو بھی سند نمبر ۱۵ ملی بعجواے اوسکے اوسکو بھی اختیار متبنے
کرنیکا حاصل ہوا۔

نمبر ۱۶

سند جو راجہ گھڑوال کو مہری اور دستخطی گورنر جنرل بہادر مرقومہ ۲۴ ماہ مارچ سنہ ۱۸۲۰ع دی گئی
چونکہ وہ اضلاع جو سابق راج گھڑوال کہلاتے تھے اب قبضہ گورنمنٹ انگریزی مین آگئے
اور راجہ سودرسن ساہ نے جو اولاد راجگان قدیم اس ملک کا ہے گرمجوشی اور اپنی نسبت
گورنمنٹ انگریزی کے ظاہر کیا ہے گورنر جنرل باجلاس کونسل سودرسن ساہ اور اوسکی اولاد اور
جانشین کو واسطے دوام کے تمام علاقہ گھڑوال اس شرط پر مذکورہ ذیل پر باستثناء علاقجات مفصلہ
ذیل دیتے ہین۔
اول اضلاع واقع بجانب مشرق دریای الکنندا اور دریای مندا کنی اوپر کی جانب اوس مقام کے
جہان یہ دونون دریا ملتے ہین دوم دیہرہ دون سوم پرگنہ رام گڑھ راجہ کو لازم ہے کہ ایسا
بندوبست اور انتظام اوس ملک کا کریگا اوسکو اب ملا ہے جس سے خوشی اور بہبودی رعایا
متصور ہو اور ازروی انصاف حکومت کرے اور تحصیل محصول کر کے اپنے صرف مین لاوے
اور وہ ممانعت خرید و فروخت غلامان کرے کیونکہ اسکی ممانعت ازروی قواعد گورنمنٹ انگریزی ہے
جب کبھی گورنمنٹ انگریزی کو ضرورت بیگار اور رسد کی ہو تو راجہ اوسکا سرانجام کردے جہان تک
اوسکے امکان مین ہو علاوہ گورنمنٹ انگریزی اور دیگر مردمان کو جو اوسکے علاقے مین یا
کسی اور علاقے مین تجارت کرتے ہون اونکو ہر طرح کی سہولت اور آسایش دے اور جو احکام
گورنمنٹ یا اوسکے حکام سے کے ہونگے اونکی تعمیل کریگا اور راجہ مجاز نہین کہ کوئی جزو علاقہ
بغیر اطلاع اور مرضی گورنمنٹ انگریزی کے علحدہ کرے یا رہن کرے بسبب پیشتر ازین عمل پذیر ہونگے

اوسوقت تک گورنمنٹ انگریزی راجہ اور اوسکے وارثون کو قبضہ محفوظ علاقہ عطیہ کا رکھنے دیگی اور اوسکی حفاظت اور حمایت بخلاف اوسکے دشمنون کے کرے گی ۔

المرقوم ۴ ماہ مارچ سنہ ۱۸۶۲ عیسوی

نمبر ۱۷

ترجمہ سند جسکی رو سے علاقہ گھڑوال راجہ بھوان ساہ سنگھ کو تاریخ ۴ ستمبر سنہ ۱۸۵۹ء دیا گیا

چودہریان و قانونگویان و زمینداران علاقہ گھڑوال معلوم کرو

کہ رئیس گھڑوال مر گیا اور کوئی اولاد اصلی اوسکی نہین رہی پس علاقہ مع تمام حقوق مالکانہ ضبط سرکار گورنمنٹ ہوگیا مگر بلحاظ اتحاد و دوستی راجہ مرحوم اور اوسکی خدمات لائقہ کے جو اوسنے سنہ ۱۸۵۷ء مین کین بحقین گورنمنٹ نے تجویز کی ہے کہ علاقہ گھڑوال جو راجہ مرحوم کے پاس تھا بھوان سنگھ اور اوسکی اولاد اصلی کو دیا جاوے مین اسواسطے بھوان سنگھ اور اوسکے ورثا ے اصلی کو خطاب راجگی اور علاقہ گھڑوال عطا کرتا ہون ۔

یہ بھی واضح ہو کہ رعایا ے انگریزی ہندوستانی یا یورپ بلا مزاحمت علاقہ راجہ مین آمد و رفت اور تجارت کیا کرینگے اور اونکی اوسیطرح کی رعایت اور حفاظت ہوگی جیسی رعایا ے راجہ مذکور کی ہوتی ہے اور گورنمنٹ کو اختیار حاصل ہے کہ اوسکے علاقہ گھڑوال مین راستہ بنائین اور یہ عطیہ بشرط نیک چلن رہنے راجہ کے اور اوسکے مدد کرنے کے سپاہ ہنگام خوف و فساد اور امور پولیٹکل مین دی گئی ہے ۔

نمبر ۱۸

بنام راجہ بھوان سنگھ راجہ گھڑوال المرقوم ۱۱ ماہ مارچ سنہ ۱۸۶۲ عیسوی

چونکہ مرضی مبارک ملکہ معظمہ یہ ہے کہ حکومت شاہان و رئیسان ہند جو اب حکمرانی اپنے اپنے علاقجات پر کرتے ہین دوامی ہو اور شان اور مرتبہ اونکے خاندان کا جاری رہے مطابق اس مرضی اور خواہش کے یہ سند تمکو دی جاتی ہے تاکہ اطمینان تمھارا ہو کہ بصورت نہونے

وارث اصلی کے گورنمنٹ منظور کریگی جسکو تم چاہو مابعد تمھارے کوئی رئیس تمھارے ملک کا
چاہے اپنا متبنی اور جانشین قرار دے بشرطیکہ حق اوسکا بموجب قاعدہ ہندوان و رسم خاندان
تمھارے پہونچتا ہو۔

اطمینان رکھو کہ اس عہد مین ہرگز خلل واقع نہوگا جب تک تمھارا خاندان نمک حلالی
تخت و تاج کا رہیگا اور جب تک تم اطاعت شرائط عہدنامجات و بخشش نامجات و اقرارات منعقدہ کا
نسبت گورنمنٹ انگریزی کے کرتے رہو گے۔

دستخط کیننگ

واضح ہو کہ سند اسی قسم کی راجہ شاہ پورا واقع اضلاع شمالی و مغربی و رئیسان دھامی و بلاسپور
وکوسیا و بگہات و بجی و کوستھار و درکوٹی و بیجا و بلسن و نالاگڈہ و سوکیت و جمبہ
و کونہیر و منڈی و سیلبرگ و ناہن و فرید کوٹ و کیونتھل و ترہج و کمارسین و منگال
و جوبل و باگھل و بسہیر واقع پنجاب کو عطا ہوئی۔

نمبر ۱۹

ترجمہ سند جسکی رو سے پرگنہ پھولیا بنام راجہ چیت سنگھ جو رئیس شاہ پورا کے قائم او
بحال رہا المرقوم ۷ ا ماہ جون ۱۸۴۸ع

چونکہ معاملہ تقرری جمع ادائی پرگنہ پھولیا جو رئیس شاہ پورا سے طلب ہو مدت دراز سے زیر تجویز
افسران انگریزی ہے اور تحقیقات سے جو بروی کار آئین یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پرگنہ پھولیا اورنگ زیب
عالمگیر بادشاہ دہلی نے جاگیر مین راجہ سوجان سنگھ بانی خاندان شاہ پورا کو دیا تھا اور اوس وقت سے
پرگنہ مذکور اولاد راجہ مذکور کے قبضے مین چلا آیا اور راجہ جنگ سنگھ جیو ولد راجہ مادھو سنگھ جو اب
جانشین اپنے والد کا ہے اسواسطے گورنمنٹ نے بنظر امور مذکورہ بالا یہ فیصلہ کیا کہ پرگنہ پھولیا
مثل سابق قبضہ راجہ جنگ جیو کے اور اوسکے وارثون کے رہے اور جمع ادائی سالانہ دس ہزار
روپیہ قرار دیا جاے جو راجہ شاہ پورا سال بسال گورنمنٹ کو ادا کیا کریگا اور چونکہ تجویز افسران انگریزی کی

یہ ہے کہ کچھ شرائط درباب انتظام امور علاقہ تجویز ہون لہذا یہ مناسب متصور ہوا کہ سند مین شرائط ذیل درج ہون یعنی

شرط اول

یہ کہ اگر کسیوقت مین محصول پرمٹ وغیرہ ضلع اجمیر مین موقوف ہوجائین اور اگر گورنمنٹ کی مرضی ہو کہ وہ محصول پرگنہ پھولیا مین بھی موقوف ہون تو رئیس شاہپورا محصول پرمٹ وغیرہ اپنے علاقے مین تحصیل نہین کریگا اس حالت مین جمع ادائی دس ہزار روپیہ جو اب قرار پایا ہے کم ہو کر صرف دو ہزار روپیہ سالانہ رہیگا اگر محصول پرمٹ وغیرہ سب موقوف نہون اور ایک جز واوسکا موقوف کیا جاے تو صرف اوسقدر جمع سالانہ مذکور سے کم ہوگا جسقدر اوس محصول کی موقوف ہونے سے راجہ کا نقصان متصور ہوگا اور یہ بھی یاد رہے کہ جمع ادائی سرکار کسی حالت مین دو ہزار روپیہ سالانہ سے کم نہوگی۔

شرط دوم

یہ کہ تمام قوانین وقواعد جو اب درباب مقدمات دیوانی و فوجداری وغیرہ جاری ہین وہ سب جاری رہینگے مگر مقدمہ فوجداری مین کوئی شخص نا انصافی سے یا خلاف قوانین سزایاب نہوگا جو اکثر ریاست ہندوستانی مین سزا کو پہونچ جاتا ہے تمام مقدمات سنگین کی رپورٹ جسمین سزا سے قصاص یا حبس دوام ہوسکتا ہے بخدمت صاحب اجنٹ اور کمشنر اجمیر مرسل ہوگی اور اونکی استصلاح سے فیصلے ہونگے۔

شرط سوم

یہ کہ حقوق برادران واولاد رئیس یا دیگران جو قائم ہین بحال اور برقرار رہینگے بلکہ یہ اون لوگونکو مناسب ہے کہ پیشکش یا خدمت جیسا رواج پرگنہ شاہپورہ کرتے رہین اور ہرگز پہلو تہی اس مین نکرین

شرط چہارم

اگر کسیوقت مین دریافت ہوگا کہ امور پرگنہ پھولیا مین بدنظمی واقع ہے تو گورنمنٹ رئیس شاہپورا کی توجہ کو اوسطرف مائل کریگی اور ہدایت واسطے خوش انتظامی کے دیگی بعد ازان اگر ضروری متصور ہوگا تو گورنمنٹ ایسا انتظام کریگی جیسا مناسب وقت ہوگا خواہ معرفت رئیس شاہپورا کے

خواہ بلا توسط اوسکے

شرط پنجم

یہ کہ رئیس شاہپورا بلا عذر خرابی یا بربادی فصل وغیرہ کی اور اقساط مفصلہ ذیل مین دس ہزار روپیہ سالانہ خزانہ گورمنٹ مین داخل کیا کرینگے یعنی پانچ ہزار روپیہ ماہ اگہن مین اور پانچ ہزار روپیہ ماہ بیساکھ مین رئیس شاہپورا اس تحریر کو بطور سند دوامی بابت پرگنہ پھولیا تصور کرکے شکرگزار گورمنٹ کا رہے اور شرائط مرقومہ بالا کو اپنے اوپر فرض تصور کرکے بموجب اونکے تعمیل کیا کرے

اودھ

بانی خاندان اودھ سعادت خان نامی تھا جو صوبہ دار اودھ بیچ عہد سلطنت محمد شاہ بادشاہ کے صوبہ دار اودھ مقرر ہوا تھا اوسکے بعد اوسکا داماد صفدر جنگ صوبہ دار ہوا اور سنہ ۱۷۵۴ع مین فوت ہوا اور اوسکا بیٹا شجاع الدولہ صوبہ دار ہوا اس شجاع الدولہ کو شاہ عالم بادشاہ نے وزیر کلان بنا دیا تھا—

بعد شکست بکسر سنہ ۱۷۶۴ع مین جسکا حال دہلی کے نیچے درج ہے وزیر اپنے علاقے مین بھاگ آیا اور ایک گروہ مرہٹہ نے اوسکی مدد بہی قبول کی اس فوج کو بھی بمقام کوڑہ شکست نصیب ہوئی اور وزیر نے لاچار ہوکر اپنے تئین حوالہ گورنمنٹ انگریزی کر دیا جو انتظام سنہ ۱۷۶۵ع مین بادشاہ کے ساتھ ہوا تھا جسکی روسے غازی پور اور بنارس کمپنی کو ملے تھے اور باقی ملک زیر تحت بادشاہ رکھا گیا تھا صاحبان کورٹ اوف ڈائرکٹرس نے نامنظور کیا کیونکہ یہ ضروری مقصود ہوا کہ ملک وزیر ایک طرح کا سد راہ بمقابلہ مرہٹہ قائم رہنا مناسب ہے لہذا از روے عہدنامہ سنہ ۱۷۶۵ع نمبر ۲ وزیر کو تمام اوسکا علاقہ دوبارہ ملگیا باستثناے الہ آباد و کوڑہ جو دونوں علاقے بادشاہ کو واسطے قائم رکھنے اوسکے مرتبہ کے اور واسطے خرچ ضروریات کے دیے گئے تھے—

کچھ اندیشہ باعث نیت وزیر کے اب بھی پیدا ہوا کیونکہ بادشاہ اوسکے اختیار مین تھا اور یہ شخص چاہتا تھا کہ الہ آباد اور کوڑہ اوسکے قبضے مین آجائے اسواسطے یہ امر ضروری مقصود ہوا کہ ایک عہدنامہ جدید نمبر ۳ سنہ ۱۷۶۸ع مین قرار پائے جسکی روسے فوج وزیر [illegible] نفری سے زیادہ رہنے کی ممانعت ہو اور کوئی وردی اور قواعد وغیرہ سے مثل فوج انگریزی آراستہ نہو تفصیل فوج کی یہ ہے—

سوار . . . . [illegible] نفری

پیادہ . . . . [illegible] نفری

نجیب . . . . [illegible] نفری

سپاہ توپخانہ . . . . [illegible] نفری

رگولر . . . . [illegible] نفری

اسوقت مین مرہٹہ لوگ اوس حال مین تھے کہ اونسے اندیشہ پیدا ہوتا تھا بادشاہ اونکے
اختیار مین تھا اور اونکی ہی معرفت تخت دہلی پر بیٹھا تھا اور اوسکا نام صرف ایک بچاؤ کے
واسطے تھا ورنہ مرہٹے ملک چھینتے جاتے تھے جب بادشاہ سنہ ۱۷۷۱ مین الہ آباد سے روانہ
ہوا تو اوسنے وزیر کو قلعہ مین چھوڑا مگر جب مرہٹہ نے بادشاہ سے کوڑہ اور الہ آباد زبردستی
اپنے نام کرالیا تو یہ ضروری متصور ہوا کہ اوسکی مدد بمقابلہ مرہٹہ کیجاے اسواسطے تجویز ہوئی کہ
فوج انگریزی قلعہ چنار اور قلعہ الہ آباد مین رہے اور عہدنامجات نمبر ۲۲ و نمبر ۲۳ اس غرض سے
بتاریخ ۷ مارچ سنہ ۱۷۷۳ قرار پائے دیدینا کوڑہ اور الہ آباد کا بنام مرہٹہ خلاف منشاء عہدنامہ سنہ ۱۷۶۵
متصور ہوا کیونکہ اسکی رو سے یہ دونون مقام واسطے قائم رکھنے مرتبہ کے اور واسطے اخراجات
ضروری کے بادشاہ کو دیے گئے تھے اور جب وہ چھوڑ گیا تو پچاس لاکھ روپیہ پر وزیر کے ہاتھ
فروخت ہوے اور اقرارنامہ نمبر ۲۴ قرار پایا وزیر نے فوراً اقرار کیا کہ وہ دو لاکھ دس ہزار روپیہ
ماہواری بابت خرچ برگیڈ فوج انگریزی کے جب سے وہ اوسکی مدد کیواسطے کوچ کرینگے دینا ہوگا
بیچ سنہ ۱۷۷۵ کے وزیر شجاع الدولہ نے قضا کی اور اوسکا بیٹا آصف الدولہ جو اوسکے
جانشین ہوا وقت جانشینی کے اوس سے عہدنامہ نمبر ۲۵ قرار پایا جسکی رو سے منظوری اوسکے
قبضہ کوڑہ اور الہ آباد کی ہوئی اور خرچ برگیڈ فوج انگریزی دو لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ ماہواری فی برگیڈ
قرار پایا اور بنارس اور جونپور اور غازی پور اور علاقہ راجہ چیت سنگھ گورنمنٹ انگریزی کے حوالہ ہوے
بباعث اسقدر صرف کثیر کے جو گورنمنٹ انگریزی کو دینا پڑتا تھا نواب مقروض ہوگیا جب نہایت
تنگ ہوا تو اوسنے ارادہ کیا کہ والدہ شجاع الدولہ اور اپنی والدہ بہو بیگم کا علاقہ جو اونکو دیا گیا تھا
چھین لے بیچ سنہ ۱۷۷۵ کے بہو بیگم نے نالش کی کہ اوسکا چھبیس لاکھ روپیہ اوسنے چھین لیا
عہدنامہ نمبر ۲۶ فیمابین اوسکے اور اوسکے بیٹے آصف الدولہ کے قرار پایا اور گورنمنٹ انگریزی
طرفین کی ضامن ہوئی جسکی رو سے بہو بیگم کی بحالی اپنے علاقے اور جاگیر دائم قائم رہی
بیچ سنہ ۱۷۸۱ کے جب ملاقات نواب کی وارین ہیسٹنگ صاحب سے بمقام چنار ہوئی
تو ایک عہدنامہ جدید نمبر ۲۷ قرار پایا اوسمین یہ شرط قرار پائی کہ تمام فوج انگریزی برخاست کیجاے
تاکہ نواب کو خرچہ زیادہ نہ پڑے صرف ایک برگیڈ اور ایک رجمنٹ اوسکی مدد کو رہے اور نواب

یہ بھی اجازت ہوئی کہ تمام جاگیرات ضبط کرلے مگر اس شرط پر کہ اوسکے عوض اوسیقدر روپیہ نقد
بطور پنشن جاگیرداروں کا مقرر کردے جنکے درمیان گورنمنٹ انگریزی ضامن ہوئے ہیں اوسکو
ایک ذریعہ مفید قرار دیکر اوسنے جاگیرات محلات ضبط کرلین گو چند اومین کی بعد ازان واپس
ہوئی تھین اور زرنقد بھی ضبط اس حیلے سے کرلیا کہ وہ شریک باوہ چیت سنگہ تھے وارن ہیسٹنگ صاحب
کے حصے مین بھی اس حکم کے دینے سے الزام عائد ہوا۔

بباعث ضعف انتظام نواب برخاست کرنا فوج انگریزی کا حسب عہدنامہ سنہ ۱۷۸۱ء نامناسب متصور
نہین ہوا جب لارڈ کورنوالس صاحب سنہ ۱۷۸۶ء مین حکومت ہند پر مامور ہوئے نواب نے بہت
عرض کیا کہ اوسکا بار کم ہوا اور یہ مناسب نہ تھا کہ فوج انگریزی کم کیجاوے لہذا اقرارنامہ نمبر ۲۸ ہوا کہ
نواب بابت تمام اخراجات کے مبلغ پچاس لاکھ روپیہ سالانہ دیا کرے اور بہت سا زر بقایا
باقی گورنمنٹ انگریزی ادا ہوا۔

بسال دیگر ایک عہدنامہ تجارت نمبر ۲۹ وزیر کے ساتھ قرار پایا جسکی روسے ایک محصول فیصدی
قیمت اجناس پر لینا تجویز ہوا اور زمینداران وغیرہ کو ممانعت ہوئی کہ محصول گذرات کا نہ لیا کرین
کمی روپیہ جو وزیر کو ہوئی تھی صرف بباعث اوسکی نالیاقتی اور بدانتظامی کے تھی بیچ سنہ ۱۷۹۲ء کے
سرجان شور صاحب لکھنؤ مین اس نیت سے آئے کہ وہ وزیر کو تفہیم کرین کہ اپنا انتظام درست
کرے اور کچھ روپیہ فوج کو دے جو بضرورت زیادہ کی گئی تھی ایک عہدنامہ نمبر ۳۰ اب قرار پایا جسکی
روسے وزیر نے وعدہ کیا کہ وہ خرچ ایک اور رجمنٹ ولایتی اور ایک سواران ہندوستانی کا دیگا
بشرطیکہ سالانہ خرچ اوسکا ساڑہے پانچ لاکھ روپیہ سے زیادہ نہو

بیچ سنہ ۱۷۹۷ء کے آصف الدولہ مرگیا اور اوسکا مشہور فرزند وزیر علی بجاے اوسکے جانشین ہوا
مگر بعد ازین دریافت ہوا کہ اوسکا ہونا فضول ہے لہذا اوسکو برخاست کرکے پسر کلان شجاع الدولہ
برادر آصف الدولہ یعنی سعادت علی کو جانشین کیا جب سعادت علی جانشین ہوا تو ایک عہدنامہ نمبر ۳۱
اوسکے ساتھ منعقد ہوا جسکی روسے باورا اور شرطون کے ایک یہ تھی کہ وزیر چہتر لاکھ روپیہ سالانہ
گورنمنٹ انگریزی کو دے اور فوج انگریزی شمار اوسط دس ہزار رہا کریگی وزیر نے ایک اور عہدنامہ
نمبر ۳۲ بہو بیگم کے ساتھ قرار دیا جسکی روسے بہو بیگم کو جاگیر گونڈہ اور فیض آباد مین بضمانت گورنمنٹ انگریزی

فوج وزیر صرف ایک گروہ مسلح تھی کچھ انتظام اوسمین نہ تھا اور اگر زمان شاہ افغانستان سے ہندوستان
پر حملہ آور ہوتا جسکا اندیشہ اکثر ہندوستان مین رہتا تھا تو یہ فوج زیادہ دقت بجائے مدد کے دیتی اسواسطے
بیچ سنہ ۱۷۹۹ع کے مارکوئیس اوف ولسلی نے وزیر کو اس نیت سے ایک تحریر کی کہ اوسکو ترغیب اپنی
فوج کے موقوف کرنیکی اور اونکی عوض فوج انگریزی کے رکھنے کی ہوئی اور اوس تحریر کے لیجانیکو
اور وزیر کی تفہیم کرنیکو کہ وہ بجائے دینے نقدی کے کچھ ملک واسطے خرچ اس فوج انگریزی کو
دیدے میجر سکوٹ صاحب تجویز ہوئے وزیر کی بالکل مرضی اسکے قبول کرنیکی نہ تھی مگر اوسکو خوف
دیا کہ وہ اپنے فرزند کو ملک دیدے آخرکار بعد گفتگوے بسیار اور آنے ہنوربل مسٹر ولسلی صاحب
برادر گورنر جنرل بہادر کے بمقام لکھنؤ عہدنامہ نمبر ۳۳ بتاریخ ۱۰ ماہ نومبر سنہ ۱۸۰۱ عیسوی قرار پایا جسکی
روسے وزیر نے ملک دوآب گورنمنٹ انگریزی کے حوالہ کیا جسکی آمدنی مبلغ [illegible] روپیہ تھی یہ ملک
بالعوض تمام اخراجات فوج و دیگر اخراجات کے دیا گیا اور اپنی فوج کم کرکے چار پلٹن پیادگان اور
ایک پلٹن نجیب دو ہزار سوار اور تین سو گولہ انداز رکھے اور اقرار کیا کہ باقیماندہ ملک مین وہ انتظام
قرار واقعی رکھیگا بموجب عہدنامہ مذکور کے یہ بھی قرار پایا کہ دریاے گنگ و دیگر دریا مین جہاز رانی انگریزی
بلا مزاحمت ہوا کریگی اور یہ دریا سرحد ممالک انگریزی اور اودہ قرار پایا بعد ازان گورنر جنرل نے
خود لکھنؤ مین جاکر وزیر سے ملاقات کی اور گفتگو درباب اس عہدنامہ کے بہت کی اور اکثر امور جو عہدنامہ
مؤرخہ ۱۰ ماہ نومبر سنہ مذکور سے صاف نہ تھے اونکی تصریح کردی اور اکثر ایسے امور کی تفسیر اور تصحیح
کی جنسے اتحاد اور رسم دونون گورنمنٹ کی قائم اور جاری رہین اس تصریح اور تفہیم کے نتائج
ایک یادداشت نمبر ۳۴ مین درج ہوئی اور اوسکی ایک نقل دستخطی اور مہری گورنر جنرل وزیر کو دیگئی

بیچ سنہ ۱۸۱۲ع کے عہدنامہ نمبر ۳۵ نواب سعادت علیخان سے اس سبب سے منعقد ہوا
کہ جو اکثر تکرار درباب سرحد کے باعث تغیر پانی یا فرو ہونے دریا کے واقع ہوتی تھین وہ رفع ہون
اس عہدنامہ مین صرف انسداد تکرار فیمابین ہر دو گورنمنٹ کے تھا اور کچھ مضمون درباب
حقوق زمینداری نہ تھا۔

سعادت علیخان نے بتاریخ ۱۱ ماہ جولائی سنہ ۱۸۱۴ع وفات پائی اور اوسکے بعد غازی الدین حیدر
پسر کلان سعادت علیخان جانشین ہوا بر وقت اسکی جانشینی کے عہدنامہ نمبر ۳۶ فیمابین اوسکے

اور گورنر جنرل کے قرار پایا جسکی رو سے تمام عہدنامجات سابق جو حاکمان سابق کے ساتھ قرار پائے تھے کلیتہ بحال اور برقرار رہے —

درمیان اوس گفتگو و مصلحت کے جو سعادت علیخان کے ساتھ ہوئی تھی اور جسکی سبب روہیلکھنڈ شامل علاقہ انگریزی ہوا تھا بہو بیگم نے درخواست کی تھی کہ وہ گورنمنٹ انگریزی کو اپنا وارث قرار دے گی اگر وہ اپنے پوتے کی اطاعت سے بری کیجائے اور اوسکے رشتہ دار اور متوسلہ وار بلا مزاحمت اپنی اپنی جائداد کا قبضہ رکھیں اور یہ تصور کیا گیا تھا کہ عذرات وزیر در باب دینے روہیلکھنڈ کے اسوجہ سے تھے کہ اوسکو امید پانے دولت عظیم کی بعد وفات بیگم کے تھی اس لیے گورنر جنرل نے اپنی مرضی درباب منظوری درخواست بہو بیگم کے دی مگر تدابیر انکی ختم نہوئیں اور بباعث اسکے کہ فیمابین وزیر اور بہو بیگم کے رشتہ داری بہت تبدیل ہوگئی اس نظر سے اس ہبہ کو سرکار نے منظور نہیں کیا —

سنہ ۱۸۱۳ء میں بیگم نے ایک وصیت نامہ درست کیا اور اوسمیں گورنمنٹ انگریزی کو وارث اپنے باقیماندہ علاقہ کا کیا یعنی اوس علاقہ کا جو بعد دینے چند جاگیر اور نقدی کے اور بعد اخراجات مقبرہ وغیرہ کے بچا تھا مگر گورنمنٹ نے اپنی مرضی اسطرح پر بیان کی کہ وہ چاہتی ہیں کہ وزیر بطور ولی رہے اور باقیماندہ علاقہ اوسکے پاس رہے آخر کار وصیت نامہ مذکور منسوخ ہوا اور ایک کاغذ امانت نمبر ۳ تحریر ہوا اوسکی تعمیل کی ضامن گورنمنٹ انگریزی ہوئی کہ جہانتک اونکے تعلق ہوگا تعمیل اوسکی ہوگی تدابیر مجوزہ کا افشا مرضی بہو بیگم اور وزیر کے کیا گیا اور اوسکا اطمینان کیا کہ بعد وفات بیگم کے گورنمنٹ اوسکو وارث منظور کریگی بشرطیکہ تمام عہود وصیت نامہ کی تعمیل وہ کریگا اس تجویز کی نسبت غازی الدین حیدر نے اپنی رضامندی بذریعہ تحریر مرقومہ ۱۴ ماہ اگست سنہ ۱۸۱۳ء صاحب رزیڈنٹ پر ظاہر کی

بیگم نے بتاریخ ۱۵ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۱۵ء وفات پائی اور جائداد قیمتی ۷۰ لاکھ روپیہ کی چھوڑی بعد وفات اوسکی یہ تجویز ہوئی تھی کہ جو شرائط قابل التعمیل فیمابین گورنمنٹ انگریزی اور وزیر کے درباب جائداد بہو بیگم مرحوم کے ہوں وہ عہدنامہ تحریر ہوں مگر نواب اسپر راضی نہوا اور اوس نے بیان کیا کہ جو ایک عہدنامہ سنہ ۱۸۱۴ء میں ہو چکا ہے اب اور عہدنامہ کیا ضرور ہے لہذا گورنمنٹ نے اصرار اس امر میں نہیں کیا تمام ذاتی جائداد بہو بیگم کی سپرد وزیر کے ہوئی اور اوسنے مبلغ ۵ لاکھ روپیہ

خزانہ

انگریزی مین داخل کیا کہ اوسکے سود سے اکثر پنشن جنکی ادائی بموجب کاغذ امانت داری کی جائداد
پس ماندہ بہو بیگم سے مشروط تھی ادا کیجائین اس قسم کی پنشن کو امانتی کہتے ہین ما ورا اونکے
اور اکثر جاگیر ایسی نہین کہ اونکا دینا بھی خزانہ اودہ سے مشروط تھا اور اگر وزیر اونمین کمی کرتا یا اونکو
موقوف کرتا تو گورمنٹ انگریزی اوس قدر روپیہ وثیقہ دارونکو جائداد پس ماندہ بیگم سے دلوا دیتی اور
اس قسم کے وثیقے سے متعلق وثیقہ مرزا علی اور سالار جنگ اور اوسکے تین بیٹیونکا اور [illegible]
خاص محل کا تھا وثیقہ مرزا علی اور سالار جنگ اور اوسکے تین بیٹونکا آخرکار شامل اوس انتظام کے
ہوگیا جو وزیر سے درباب اول زر قرضہ اودہ کے عمل مین آیا تھا وثیقہ خاص محل جو بنام لطف النسا
اور مرزا محمد تقی خان اور مرزا نصیر اور اونکی اولاد کے ہے اور تعداد جسکی [illegible] روپیہ ماہواری ہے
ازروی ضمانت گورمنٹ انگریزی کے اونکے تعلق ہوا یہ وثیقہ اب ضمانتی کہلاتا ہے

سنہ ۱۸۱۴ع مین جب لارڈ موئیرا اضلاع مغرب کی طرف آئے تاکہ قریب جنگ گاہ نیپال کے
رہین وسنے نواب نے بمقام کانپور ملاقات کی اور بیان کیا کہ وہ ایک کرور روپیہ پیشکش کرتا ہے
یہ نامنظور ہوا مگر مبلغ [illegible] روپیہ بطور قرض لینا منظور ہوا اور سود اوسکا بحساب مبلغ شش روپیہ فیصدی
سالانہ قرار پایا اور یہ وعدہ ہوا کہ جو روپیہ سود مبلغ [illegible] لاکھ روپیہ ہوتا ہے وہ بادلے اہل ثانی کے
تاریخ ۱۴ ماہ نومبر سنہ ۱۸۱۴ع سے بموجب تحریر نمبر ۳۸ کے دیا جائیگا جسکی ضمانت گورمنٹ انگریزی نے
کی ہے اور جو وثیقہ ضبط ہو جائیگا اوسکا اصل روپیہ گورمنٹ اودہ کو واپس ملیگا اس سود کا روپیہ
سنہ ۱۸۵۵ع تک مبلغ [illegible] لاکھ ادا ہو چکا ہے اور بحساب فیصدی چھہ روپیہ مبلغ [illegible] لاکھ باقی رہا

بماہ مارچ سنہ ۱۸۱۵ع کے بباعث کثرت مصارف جنگ نیپال ایک کرور روپیہ اور قرض سودی
فیصدی چھہ روپیہ سالانہ نواب سے طلب ہوا مگر جب جنگ ختم ہوئی تو قرضے کی عوض حسب عہدنامہ
نمبر ۳۹ کے ضلع کھیری گدہ اور ملک ترائی جو گورکھیون سے لیا تھا وزیر کو دیا گیا یہ علاقہ درمیان
دریاے گھاگرا بجانب مغرب اور ضلع گورکھپور کے واقع ہے اوسی عہدنامے کی رو سے ایک جزو
ضلع گورکھپور بھی بالعوض اوس علاقے کے جو درمیان اضلاع جونپور اور مرزاپور اور الہ آباد
کے واقع ہے دیا گیا

سنہ ۱۸۲۵ع مین وزیر نے درخواست کی کیونکہ اب اوسکو سنہ ۱۸۱۹ع مین گورمنٹ نے بادشاہ

بنایا تھا کہ کچھ ملک سابق اوسکا روپیہ لیکر واپس دیا جاوے اس امر مین نہایت تامل واقع ہوا کیونکہ یہ امر از حد دشوار تھا کہ علاقہ یا جزو علاقہ انگریزی چھوڑا جاوے مگر چونکہ گورنمنٹ کو تنگی روپیہ کی باعث طول کھینچنے جنگ برہما کے تھی اور خزانہ بادشاہ پر تھا اسواسطے یہ تجویز قرار پائی کہ ایک کرور روپیہ سودی فیصدی پانچ روپیہ سالانہ بادشاہ سے لیا جاوے اور اس روپیہ کا سود موجب عہدنامہ نمبر ۴۴ کے گورنمنٹ انگریزی نے وعدہ کیا کہ تاریخ ۷ ماہ اگست سنہ ۱۸۲۵ع سے بادامی بعض وثیقہ کو دیا جائیگا اور گورنمنٹ نے یہ بھی وعدہ کیا کہ پابندگان وثائق کی حفظ حرمت اور بہبودی ہوگی پسال آیندہ چہارم مرتبہ قرضہ بنصف کرور روپیہ کا سودی پانچ روپیہ فیصدی سالانہ لیا گیا اوسکے ادا کرنیکا وعدہ دوسال کا قرار پایا مگر قبل وفات کے سنہ ۱۸۲۷ع مین بادشاہ غازی الدین حیدر نے درخواست دی کہ یہ قرضہ بھی دوامی ہوجاوے اور اوسکا سود بعض وثیقہ داران کو ملا کرے اور گورنمنٹ وثیقہ داران مذکور سے اقرار کرلین مگر ضمانت سابق کی تعمیل مین بھی گورنمنٹ کو نہایت دقت عائد ہوئی تھی اسواسطے یہ درخواست منظور نہین ہوئی —

غازی الدین حیدر کے بعد اوسکا بیٹا نصیر الدین حیدر تخت نشین ہوا نصیر الدین حیدر کی خواہش یہ تھی کہ چند عورات خاندان کی تنخواہ دوامی بطور وثیقہ ملا کرے اور اوسنے اسی نظر سے تحریر اس امر مین کی کہ جو نصف کرور روپیہ سابق قرض کیا گیا ہے وہ بھی دوامی ہوجاوے اور بارہ لاکھ چالیس ہزار روپیہ اور لیا جاوے یہ قرضہ موجب عہدنامہ نمبر ۴۱ کے منظور ہوا مگر یہ شرط قرار پائی کہ جو تنخواہ دار یا وثیقہ دار فوت ہوگا اوسکا روپیہ حسب منظوری واپس ملیگا ضمانت دربابت حفاظت وثیقہ داران کے نہین دی گئی مگر اقرار ہوگیا کہ اونکی خاطر کیجاوے گی بمبلغ ۔۔۔ لاکھ اس قرضہ کا سنہ ۱۸۵۰ع مین وارثان وثیقہ داران اصلی کو واپس دیا گیا منجملہ اسکے ۔۔۔ لاکھ نقد اور باقی ۔۔۔ لاکھ روپیہ کا کاغذ بدلا گیا اور سود چار روپیہ فیصدی قرار پایا —

بیچ سنہ ۱۸۳۲ع کے حسب درخواست بادشاہ گورنمنٹ نے تین لاکھ روپیہ اور قرض لینا منظور کیا اس وعدہ پر کہ اسکا سود فیصدی چار روپیہ کے حساب سے موجب عہدنامہ نمبر ۴۲ کے ماہوار غربا کے شہر لکھنؤ مین تقسیم ہوگا —

سنہ ۱۸۳۷ع مین نصیر الدین حیدر نے وفات پائی اور اوسکا عم محمد علی شاہ تخت نشین ہوا

اوسکی تخت نشینی کے وقت ایک عہدنامہ نمبر ۴۳ قرار پایا فیما بین اونکے اور گورنر جنرل باجلاس
کونسل کے اس عہدنامے کی تحریر مین بشکل رضامندی بادشاہ کی حاصل ہوئی گورنمنٹ ولایت نے
اسواسطے اس عہدنامے کو نامنظور فرمایا اور حکم دیا کہ جسطرح کا رابطہ اب تک اوس ملک کے ساتھہ
جاری رہا ہے وہی آیندہ بھی جاری رہے اسپر بادشاہ کو اطلاع دی گئی کہ گورنمنٹ کا ارادہ
یہ ہے کہ جو جو امر خلاف مرضی بادشاہ عہدنامے مین ہون اونکی تعمیل نکرائی جائیگی یعنی دربابِ
تقرری فوج ملکی وغیرہ جو ازروے عہدنامہ مذکور قرار پایا تھا اوسکی تعمیل نہوگی اور جسقدر وہ
فوج بھرتی ہوچکی ہے اوسکا خرچ خزانہ انگریزی سے دیا جائیگا مگر اوسکو اطلاع منسوخی عہدنامہ
مذکور کی نہدی گئی تھی

محمد علی شاہ کی مرضی بھی ہوئی کہ چند لواحقان خاندان کا وثیقہ دامی ہوجانے اور
اس نظر سے ۱۸۳۸ء مین درخواست دی کہ وہ سترہ لاکھہ روپیہ سودی فیصدی چار روپیہ پر
سرکار کو دیگا اور یہ بھی درخواست کی کہ جنکے نام وثیقہ ہوگا اونکی حفاظت کے ضامن زیادتی
حاکمان آیندہ اودہ سے گورنمنٹ انگریزی ہو بموجب عہدنامہ نمبر ۴۴ کے قرضہ منظور ہوا مگر جیسا
نصیر الدین حیدر سے ۱۸۲۹ء مین وعدہ ہوا تھا ویسا ہی اب بھی نسبت وثیقہ داران کے ہوا
یعنی ضمانت نامہ نہین ہوتا مگر وعدہ کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ انگریزی اونپر مہربانی رکھے گی ۔

۱۸۳۹ء مین محمد علی شاہ نے بارہ لاکھہ روپیہ سودی چار روپیہ فیصدی کا اور جمع کیا
اور ازروے کاغذ امانت داری نمبر ۴۵ کے درخواست کی کہ سود اوسکا مصارف امام بارہ حسین آباد
مین خرچ ہوا کرے اس امر کیواسطے بعد ازان اور بھی روپیہ تعدادی موعے ۰۰۰ لکہ بادشاہ نے جمع کیا
اور بعد وفات اوسکے اور روپیہ بدلے لکھہ مہتمان سود نے سود کی آمدنی سے جو زیادہ ہوا
جمع کرا دیا تھا ۔

۱۸۴۲ء مین بادشاہ نے بذریعہ کاغذ امانت داری نمبر ۴۶ کے ۰۰ لکہ اور جمع کیا
تفصیل اسکے سود کی اسطرح پر ہے کہ مبلغ ۰۰ لکہ کا سود فیصدی پانچ روپیہ اور مبلغ
۰۰ لاکھ کا سود فیصدی چار روپیہ قرار پایا یہہ روپیہ واسطے شفاخانہ لکھنؤ کے جمع کیا گیا تھا
اسکے بعد اکثر بادشاہون نے مختلف اوقات مین روپیہ جمع کیا مگر یہہ روپیہ کسی شرط

یا عہدنامے کی رو سے نہین جمع ہوا صرف بطور قرضہ سودی کے جمع ہوا الا بعض بعض معاملون مین اسقدر
فرق ہوا ہے کہ اسکا مبادلت نوٹ خزانہ گورنمنٹ بمقام لکھنؤ مین کرلیے گئے اور اونکا سود ماہواری بجاے
سنہ ماہی کے ملتا ہے مثلاً بماہ فروری سنہ ۱۸۴۲ع [illegible] لاکھ روپیہ جمع ہوا اور شرط یہ قرار پائی کہ منجملہ اس
روپیہ کے بارہ لاکھ کا سود ماہ بماہ ملا کریگا اور بماہ جولائی سنہ ۱۸۴۲ع بیست لاکھ روپیہ جمع ہوا اور اسمین سے
آٹھ لاکھ کا سود ماہ بماہ دینے کا وعدہ ہوا اور بماہ ستمبر سنہ ۱۸۴۲ع بارہ لاکھ روپیہ اور اسی شرط پر
جمع ہوے —

سنہ ۱۸۴۲ع مین محمد علی شاہ نے وفات پائی اور امجد علی شاہ اوسکا بیٹا تخت نشین ہوا اور اسکے
بعد تاریخ ۱۳ فروری سنہ ۱۸۴۷ع مین واجد علی شاہ تخت نشین ہوا —

حال بدنظمی ملک اودہ کی جانب توجہ مدت سے ابعد عہدنامہ گورنمنٹ انگریزی کے اس
ملک کے ساتھہ چلی آتی ہے اور منشا ایک شرط مندرجہ عہدنامہ سنہ ۱۸۰۱ع کا یہ ہے کہ نواب بصلاح
گورنمنٹ انگریزی ایسا انتظام اپنے ملک کا کرے جس سے بہبودی رعایا متصور ہو اور جس سے
حفاظت جان و مال باشندگان عمل مین آئے مگر باوجود آگہی اور نصیحت متواترہ صاحبان رزیڈنٹ
انتظام مین کچہ بہتری نہوئی سنہ ۱۸۳۱ع کو لارڈ ولیم بنٹنک صاحب کو ضرورت اسکی معلوم ہوئی کہ بادشاہ کو
اطلاع اس امر کی کرین کہ اگر اہلکاران شاہی انتظام اچھا نکرینگے اور بدنظمی کو رفع نکرینگے تو بندوبست
ملکی سپرد صاحبان انگریزی کے ہوجائیگا مگر اس اطلاع کا نتیجہ کچہ پیدا نہوا اور بدانتظامی ملک قائم رہی
بماہ نومبر سنہ ۱۸۴۷ع چند ماہ بعد تخت نشینی واجد علی شاہ کے لارڈ ہارڈنج صاحب خود بمقام لکھنؤ آئے اور
دوبارہ بادشاہ کو اطلاع دی کہ اگر دو برس کے عرصے مین انتظام نیک نہوگا تو بمجبوری گورنمنٹ انگریزی
مداخلت کرکے حکومت اودہ کی اپنے ذمہ کریگی اس دو سال مین بھی کچہ صورت بہتری کی انتظام
مین پیدا نہوئی مگر اس نظر سے کہ ایسے سنگین امر مین دست اندازی مناسب نہین گورنمنٹ نے ایک مدت
اس امر کا کرنا مناسب تصور نفرمایا جو لارڈ ہارڈنج صاحب فرما گئے تھے اور جنگ دوم پنجاب کے سبب بھی
انتظام اودہ کی جانب توجہ نہوئی —

سنہ ۱۸۴۹ع مین حال ملک اودہ مین کچہ بہبودی نظر نہ آئی جو گورنمنٹ نے بارہا ضروری تصور
کرنے کے تفہیم کی تھی بنابران صاحب رزیڈنٹ کو حکم ہوا کہ وہ رپورٹ اس بارہ مین کرین کہ آیا جو اس

ازروے عہدنامہ ۱۸۰۱ء کے گورنمنٹ انگریزی پر فرض ہے اوسمین اور بھی تامل ہوسکتا ہی
جواب تک امر سنگین کے اختیار کرنے مین ازروے ناگوارائی طبیعت ہوا ہے صاحب ریزیڈنٹ
کی تحقیقات مین پایا گیا کہ حال ملک اودہ نہایت زبون ہے اور جس بہتری کے واسطے
لارڈ ہارڈنج صاحب نے سات برس کا عرصہ گذرتا ہے کہا تھا وہ کچھہ بھی اب تک نہین ہوئی ہے
لہذا گورنمنٹ انگریزی نے قطعی یہ تجویز کی کہ انتظام اودہ اپنے ذمہ کر لیا جاوے —

عہدنامہ ذیل بادشاہ کو دکھایا گیا جسکا منشا یہ تھا کہ کل ملکی اور جنگی حکومت اودہ کی گورنمنٹ
انگریزی کے اختیار مین واسطے ہمیشہ کے رہے اور خطاب شاہی بادشاہ حال تک رہے
اور اوسکی اولاد ذکور صلبی تک بادشاہ کی عزت اور توقیر قائم رہے اور اوسکا کل اختیار محل مین اور
دلکشا مین اور موضع بی پور مین رہے مگر اونکو اختیار سزاے قصاص دینے کا نہوگا اور بادشاہ واجد علیشاہ
بارہ لاکھہ روپیہ سالانہ واسطے مصارف کے پائیگا جس سے حیثیت شاہی قائم رہے اور سواے
اسکے تین لاکھہ روپیہ واسطے خرچ سپاہ چوکی پہرہ محلات کے اونکو ملیگا اور اونکے جانشین کو
صرف بارہ لاکھہ سالانہ ملیگا اور اونکے ہم جدی و واسطہ دارون کو گذارہ گورنمنٹ انگریزی سے ملیگا

بادشاہ کو اجازت ہوئی کہ تین روز مین خوب سمجھکر اسپر دستخط منظوری کرین اونھون نے
اسکے دستخط کرنے سے انکار کیا اور اسواسطے بماہ فروری ۱۸۵۶ء گورنمنٹ انگریزی نے کل حکومت
اودہ کی واسطے ہمیشہ کے اپنے تعلق کر لی اور بارہ لاکھہ روپیہ سالانہ بادشاہ کو کہا کہ اونکو ملا کریگا
اونھون نے آخرکار بماہ اکتوبر ۱۸۵۹ء منظور کیا اور اونکے ہم جدی و واسطہ دارون کے لیے گذارہ
جداگانہ مقرر ہوا واجد علیشاہ کے حین حیات خطاب شاہی رہیگا اونکی وفات کے بعد موقوف ہوگا اور
تنخواہ بھی اس شرح سے نرہیگی گورنمنٹ نے ایک مکان اونکے رہنے کے واسطے قریب کلکتہ کے
خرید کیا ہے بادشاہ کو کچھہ اختیار اپنے بازار وغیرہ مین نہین ہے مگر یہ تجویز ہوئی ہے کہ جو احکام عدالت
اونکے مکانات متعلقہ مین کسی کے نام جاری ہون وہ معرفت ایجنٹ کے جو اونکے پاس منجانب گورنمنٹ
مامور ہے اجرا ہوا کرین بماہ مارچ ۱۸۶۳ء ایک ایکٹ اس مضمون سے جاری ہوا کہ بادشاہ عدالت فوجداری
کے احکام سے بری ہے مگر جرائم سنگین مین بری متصور نہونگے درصورت ضرورت کے کوئی اہلکار
جاکر بادشاہ سے جو تحقیق کرنا ہو کر لیا کرے اور کسی گواہی مین بھی اونکو عدالت آنے سے بری

کیا گیا ہے اور اوسنے جو کچھ تحقیقات معاملہ کرنی ہوگی تو معرفت اجنٹ گورنر جنرل کے ہوا کریگی

عہدنامہ جو واجد علی شاہ کو دیا گیا تھا

عہدنامہ فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و شاہ ابو المنصور نصیر الدین سکندر جاہ محمد واجد علیشاہ بادشاہ اودھ قرارداده فیمابین منجانب ہنوربل کمپنی بوساطت میجر جنرل جیمس اوٹرم سی بی ریزیڈنٹ لکھنو باختیارات عطیہ موسٹ نوبل جیمس اینڈریو مارکوئس اوف ڈلہوزی نایٹ اوف دی موسٹ نوبل آرڈر اوف دی تھسل ون اوف ہر مجسٹیز موسٹ ہنوربل پریوی کونسل گورنر جنرل ان کونسل جو منجانب ہنوربل کمپنی واسطے انتظام اور حکومت ہندوستان کے مقرر ہین اور منجانب شاہ اودھ معرفت ـــ

چونکہ سنہ ۱۸۰۱ء مین ایک عہدنامہ فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور نواب وزیر سعادت علیخان بہادر کے قرار پایا ہے اور چونکہ شرط ششم عہدنامہ مذکور مین مشروط ہے کہ حاکم اودھ ہمیشہ بصلاح اور صوابدید اہلکاران ہنوربل کمپنی انتظام ملک کریگا اور اپنے علاقہ باقیماندہ مین ایسا انتظام اپنے اہلکاران کی معرفت کریگا کہ جس سے بہبودی رعایا متصور ہو اور جس سے حفاظت جان و مال باشندگان ملک ظہور مین آئے۔ اور چونکہ شکستگی اس عہد کی ہر ایک حاکم اودھ سے چلی آتی ہے اور مشہور ہے اور چونکہ مدت دراز تک اس شکستگی عہد کا جاری رہنا منجانب حاکمان اودھ باعث بدنامی گورنمنٹ انگریزی ہے کہ وہ اپنے فرض کو جسکا وعدہ بنسبت باشندگان ملک کے اونھون نے کیا ہے ادا نہین کرتے اور چونکہ اب گورنمنٹ پر فرض ہوا کہ ایسی تدابیر صائبہ انتظام ملک مین کرین جس سے اوسطرح کا انتظام بصفت التیام اور اعانت انجام بنسبت باشندگان کے عمل مین آئے جسطرح کے بندوبست کا وعدہ عہدنامہ سنہ ۱۸۰۱ء مین ہوا ہے اور اب تک ظہور مین نہین آیا ہے لہذا عہدنامہ مندرجہ ذیل جسمین سات شرطین تحریر ہین تجویز ہوا اور ایک فریق موسٹ نوبل مارکوئس اوف ڈلہوزی کے گورنر جنرل ان کونسل جسکو ہنوربل کمپنی نے واسطے انتظام اور حکومت کل امور متعلقہ ہندوستان کے مقرر کیا ہے بوساطت میجر جنرل اوٹرم سی بی ریزیڈنٹ لکھنو باختیارات عطیہ گورنر جنرل بہادر موصوف ہین اور فریق ثانی شاہ ابو المنصور نصیر الدین سکندر جاہ محمد واجد علی شاہ بادشاہ اودھ منجانب اپنے اور اپنے

ورثا کے معرفت ———— ہین

شرط اول

اسکی رو سے یہ مشروط اور منظور ہوتا ہے کہ کل انتظام ملکی و جنگی ممالک اودہ کا آئندہ واسطے ہمیشہ کے متعلق ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے ہوگا مع کل حقوق مالی کے اور کمپنی ممدوح وعدہ کرتے ہین کہ سرانجام کافی واسطے قائم رکھنے مرتبہ شاہی کے جیسا اس عہدنامے مین آئندہ درج ہے کیا جائیگا اور نیز واسطے بہبودی ملک کے تدابیر عمل مین آئینگے۔

شرط دوم

یہ بھی مشروط اور منظور ہے کہ خطاب شاہی اودہ بادشاہ کا قائم رہیگا اور اوسکی اولاد صلبی اصلی کو بھی یہی خطاب رہیگا۔

شرط سوم

یہ بھی مشروط اور منظور ہے کہ بادشاہ اور اوسکے جانشینوں کا ہر موقع پر ویسا ہی لحاظ اور رتبہ رہیگا جیسا بادشاہوں کا ہوتا ہے۔

شرط چہارم

یہ بھی مشروط اور منظور ہے کہ باوجود منشا شرط اول عہدنامہ ہذا کے بادشاہ اودہ اور اوسکے جانشین کل اختیار مکانات محلات اور دلکشا اور بی بی پور مین رکھینگے مگر سزاے قصاص بادشاہ کے حکم سے ان مقامون مین بھی عمل مین نہ آئیگی جب تک کہ اول منظوری گورنر جنرل باجلاس کونسل حاصل نہو جائیگی۔

شرط پنجم

چونکہ یہ ضرور ہے کہ تخت و تاج بادشاہ اودہ اوسی حیثیت اور توقیر سے قائم رہے لہذا یہ مشروط اور منظور ہے کہ ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی شاہ موصوف محمد واجد علی شاہ کو مالگزاری ملک سے بارہ لاکھ روپیہ سالانہ دیا کرینگے اور نیز کمپنی ممدوح واسطے اخراجات پہرہ و چوکی محلات کے تین لاکھ روپیہ سالانہ اور بھی دینا منظور کرتے ہین۔

اور کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ بادشاہ کے بعد جو جانشین ہوگا اوسکو بارہ لاکھ روپیہ سالانہ

دیا جاے گا —

شرط ششم

بنظر اسکے کہ کوئی دقیقہ فیض رسانی جو بنسبت شاہ اودہ کے ہنوربل کمپنی عمل مین لاتی ہے باقی نرہے یہ بھی کمپنی ممدوح شرط کرتی ہے کہ جو رشتہ داران ہم جدی کو بادشاہ آپ تنخواہ دیتے ہین اونکو کمپنی ممدوح جداگانہ روپیہ گذارہ کا دینگے —

شرط ہفتم

تمام عہدنامجات جو سابق ہوے ہین اور اب تک قائم ہین اور جو اس عہدنامہ کے خلاف نہین ہین وہ سب اسکی روسے بحال اور برقرار رہینگے —

یہ عہدنامہ سات شرط کا میجر جنرل جمیس اوٹرم سی بی رزیڈنٹ لکھنؤ نے باختیارات عطیہ موسٹ نوبل گورنر جنرل ان کونسل کے ساتھ بادشاہ ابو المنصور نصیر الدین سکندر جاہ محمد واجد علی شاہ بادشاہ اودہ کے منجانب اپنے اور اپنے ورثا کے بمقام لکھنؤ بتاریخ ماہ ۱۸۵۶ء مطابق —

نمبر ۲۰

عہدنامہ فیما بین نواب شجاع الدولہ اور نواب نجم الدولہ اور کمپنی انگریزی کے بمقام الہ آباد بتاریخ ۱۶ ماہ اگست ۱۷۶۵ء کے قرار پایا —

مہری اور دستخطی بادشاہ

چونکہ رائٹ ہنوربل رابرٹ لارڈ کلایو بیرون کلایو اوف پلیسی نائیٹ کمپانیون اوف دی موسٹ ہنوربل اورڈر اوف دی باتھ میجر جنرل اور سپہ سالار فوج و پریسیڈنٹ کونسل و گورنر فورٹ ولیم اور تمام آبادیہای متعلق کمپنی مشتملہ سوداگران انگلستان جو تجارت ہندوستان کے اضلاع بنگالہ و بہار و اڑیسہ مین کرتے ہین اور جان کارنک جنابا سگینا بریگیڈیر جنرل لارکرنیل ملازم کمپنی مذکور اور کمانڈنگ [illegible] افواج متعینہ بنگالہ کو کل اختیارات اور حکومت منجانب نواب نجم الدولہ صوبہ بنگالہ و بہار و اڑیسہ اور نیز منجانب کمپنی مشتملہ سوداگران انگلستان جو ہندوستان مین تجارت کرتے ہین عطا ہوئی ہے کہ صلح دوامی و مستحکم

ساتھ نواب شجاع الدولہ وزیر الممالک کے تجویز کرکے مستعد کرین اون لوگون کو واضح ہو جنسے وہ
متعلق ہے یا آیندہ متعلق ہوگی کہ مختاران کل مذکورہ بالا نے شرائط ذیل نواب مسطور سے قرار دین
ہین اور منظور کین ہین —

شرط اول

ایک دوامی اور عام صلح اور دوستی برپا اور اتفاق مستحکم فیما بین نواب شجاع الدولہ اور
اوسکے وارثون کے ایک فریق اور نواب نجم الدولہ اور انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کی فریق ثانی
قائم ہوگا اور فریقین معاہد ہمہ تن مصروف ہوکر اتحاد باہمی فیما بین مین اور اپنے اپنے ممالک مین اور
رعایا مین قائم رکھینگے اور آیندہ کسی حیلے یا سبب سے اجازت برخلافی یا برعکسی کی نہ دینگے کہ کوئی
یہ امر ظاہر کرے اور باحتیاط تمام امر مشتبہ اور مشکوک کا لحاظ رہیگا جس سے خلل بعد ازین اس
اتفاق مین واقع ہو —

شرط دوم

درصورتیکہ ملک شجاع الدولہ پر کبھی بعد اسکے حملہ کسی دشمن کا ہوگا تو نواب نجم الدولہ اور
کمپنی انگریزی اوسکی مدد جزو فوج یا کل فوج سے کرینگے جیسی ضرورت وقت ہوگی اور جس قدر
حفاظت ضروری ممالک اپنے سے بالفعل ممکن ہوگی اور اگر ملک نواب نجم الدولہ پر یا کمپنی
انگریزی کے ممالک پر حملہ آور ہوگا تو نواب اوسیطرح اونکی مدد جزو فوج یا کل فوج سے کرینگے
درحالیکہ فوج انگریزی کمپنی نواب کی خدمت مین رہیگی تو نواب پر خرچ غیر معمولی اوسکا ہوگا اور اوسکی
کفالت نواب پر ہوگی —

شرط سوم

نواب بصدق دل وعدہ کرتا ہے کہ وہ ہرگز اپنے یہان نہ رکھیگا اور نہ آسرا دیگا
قاسم علیخان صوبہ دار سابق بنگالہ وغیرہ اور سمرو قاتل انگریزان اور کسی مفرور انگریز کو اور نہ کسیطرح کی
مدد یا رعایت یا حفاظت اونکی کریگا اور وہ یہی وعدہ کرتا ہے کہ جو انگریز فراری ہوکر اوسکے
ملک مین آئیگا اوسکو بھی وہ حوالہ کردیگا —

شرط چہارم

شاہ عالم بادشاہ قابض کوڑہ پر اور اوسی قدر جزو اضلاع الہ آباد پر رہیگا جو اب اوسکے قبضے مین ہین اور جو اوسکو واسطے قائم رکھنے حیثیت بادشاہی کے دیا گیا ہے —

شرط پنجم

نواب شجاع الدولہ یہ بھی بصدق دل و بنیت درست وعدہ کرتا ہے کہ وہ بلونت سنگہ کو زمینداری بنارس اور غازی پور اور اون اضلاع پر جو اوسکے پاس تھے جب وہ نواب جعفر علیخان مرحوم اور انگریزون کے پاس حاضر ہوا تھا بشرطیکہ جسقدر مالگزاری وہ دیتا تھا اوسقدر دیتا رہیگا —

شرط ششم

بنظر اسکے کہ کمپنی انگریزی کا جنگ گذشتہ مین صرف کثیر ہوا ہے لہذا نواب اقرار کرتا ہے کہ وہ پچاس لاکھ روپیہ حسب تفصیل ذیل دیگا یعنی بارہ لاکھ نقد اور ۸ لاکھ کے جواہرات جب یہ عہدنامہ بتصدیق اور منظور ہوگا اور پانچ لاکھ بعد ایک مہینے کے اور باقی پچیس لاکھ باقساط ماہواری اس طرح پر کہ عرصہ تیرہ مہینے مین تاریخ عہدنامہ ہذا سے سب ادا ہو جاوے گا —

شرط ہفتم

یہ تجویز قرار پائی کہ ملک بنارس اور جس قدر بلونت سنگہ نے مالگذاری مین لیا ہے نواب وزیر کو دیا جاوے گو بادشاہ نے وہ ملک کمپنی انگریزی کو دیا ہے لہذا یہ وعدہ کیا جاتا ہے کہ ملک مذکور حسب ذیل اوسکو دیا جائیگا یعنی وہ سب ملک انگریزون کے پاس اوسوقت تک رہیگا جب تک میعاد عہدنامہ جو بلونت سنگہ اور کمپنی کے ساتھ ہوا ہے منقضی ہو جاتے اور تاریخ انقضا اوسکی ۲۷ ماہ نومبر سنہ آئندہ ہے بعد ازان نواب کو دخل دیا جاوے گا مگر قلعہ جو نار پر دخل اوسکا اوس وقت تک ہوگا جب تک شرط ششم عہدنامہ ہذا کی بالکل تعمیل ہو جاوے گی —

شرط ہشتم

نواب کمپنی انگریزی کو اجازت دیگا کہ وہ تجارت بلا محصول تمام ممالک نواب مین کیا کرینا

شرط نہم

تمام واسطہ داران اور رعایاے نواب جنہنے کچہ بھی مدد یا اعانت انگریزی جنگ گذشتہ مین کی ہوگی اونکے قصور معاف ہونگے اور کسیطرح اونسے مزاحمت اس بارہ مین نہوگی ـــ

شرط دہم

جسوقت یہہ عہدنامہ دستخط ہوگا اوسیوقت فوراً فوج انگریزی ملک نواب سے روانہ ہوگی صرف فوج قلعگی جو نار باقی رہےگی اور اوس قدر فوج شہر الہ آباد مین رہےگی جسقدر واسطے حفاظت بادشاہ کے ضروری متصور ہوگی بشرطیکہ بادشاہ ضرورت اوسکی بیان کرینگے ـــ

شرط یازدہم

نواب شجاع الدولہ اور نواب نجم الدولہ اور کمپنی انگریزی یہ اقرار کرتے ہین کہ وہ صدق نیت سے تمام شرائط مندرجہ و مقبولہ عہدنامہ ہذا کا لحاظ اور اعانت رکھینگے اور وہ خفیۃً یا جبراً اپنی رعایا سے بھی شکستگی عہد روا اور جائز رکھین گے اور فریقین معاہدہ ضامن ایک دوسرے کے ہوتے ہین کہ تمام شرائط عہدنامہ حال کی تعمیل ہوگی ـــ

اسپر دستخط اور مہر اور قسم ہر ایک فریق معاہدہ نے بمقام الہ آباد بتاریخ ۱۶ ماہ اگست ۱۷۶۵ع روبرو ہمارے کی ـــ

ایڈمنڈ مسکلائین
آرچیبالڈ سٹونٹن
جارج وینسٹارٹ

(مہر) کلایو
(مہر) جان کارنیک
(مہر) مہر و تصدیق شجاع الدولہ

مرزا قاسم خان
راجہ شتاب راے
میر مشعلہ

مقام فورٹ ولیم تاریخ ۳۰ ماہ ستمبر ۱۷۶۵ع
نقل مطابق اصل کے ہے
دستخط الکزنڈر کیمپبل ایس ایس سی

نمبر ۴۱

عہدنامہ فیما بین کمپنی اور شجاع الدولہ ۱۷۶۸ء

چونکہ افواہ نا ملائم مشہور ہوئے ہیں جنسے خلل بیچ دوستی اور اتفاق اور اعتبار کے جو
فیما بین نواب شجاع الدولہ وزیر الممالک ایک فریق اور رایٹ انریبل رابرٹ لارڈ کلایو اور جنرل
جان کارنیگ منجانب نواب نجم الدولہ مرحوم سابق صوبہ دار بنگالہ و بہار و اوڑیسہ اور منجانب کمپنی
انگریزی فریق ثانی قرار پایا تھا واقع ہوا ہے لہذا آنریبل ہری ورلسٹ پریسیڈنٹ گورنر فورٹ ولیم
اور کونسل نے بنظر دفع کرنے تمام سبب رشک اور نا اتفاقی کے اور قائم کرنے اتحاد فریقین کے
جان کارٹر صاحب اور کرنیل ریچارڈ اسمتھ صاحب اور کلاڈ رسل صاحب کو جو تینوں صاحب ممبر
کونسل کلکتہ میں بھیجا ہے کہ زبانی گفتگو نواب کے ساتھ کریں اور چونکہ جان کارٹر صاحب اور کرنیل
رچارڈ اسمتھ صاحب اور کلاڈ رسل صاحب کو بعد گفتگو کرنے نواب ممدوح کے دریافت ہوا کہ نواب
مستقل بیچ اتحاد انگریزوں کے ہے لہذا وہ صاحبان منجانب نواب سیف الدولہ صوبہ دار بنگالہ
و بہار و اوڑیسہ اور منجانب کمپنی انگریزی عہدنامہ سابق کو حرف بحرف بدستور تازہ اور مستحکم کرتے ہیں اور
نواب شجاع الدولہ بھی اسیطرح عہدنامہ مذکور کو حرف بحرف تازہ اور مستحکم کرتا ہے اور واسطے
بنظر رفع کرنے تمام شبہات اور رشک کے اور قائم کرنے دوستی حال کو اور بنیاد مستحکم کرنے اور
مستحکم عہدنامہ سابق کے برضامندی اقرار کرتے ہیں کہ عبارت ذیل واسطے وضاحت شرط عہدنامہ مذکور
درج کیجاوے یعنی بصلاح اور مرضی پریسیڈنٹ اور کونسل کے درج کیا اقرار کیا جاتا ہے کہ نواب
پینتیس ہزار فوج سے زائد نرکھینگے اسمین سپاہ اور سوار اور چپراسی اور توپخانہ وغیرہ سب آگیا اور
اسمین دس ہزار سوار ہونگے اور دس پلٹن سپاہ پیدل کی جنمین سب صوبہ دار اور جمعدار اور حوالدار
وغیرہ ملکر دس ہزار نفری ہوگی اور رجمنٹ نجیب کے پانچ ہزار نفری سے زائد نہوگی اسکے پاس
بندوق ہوگی اور پانچ سو سپاہ توپخانے میں رہیگی اس سے زیادہ نہوگی اور باقی نو ہزار پانچ سو کی
فوج ہوگی انکی وردی اور اسلحہ مانند سپاہ انگریزی کے یا نجیب پلٹن کے نہونگے اور نواب یہ بھی عہد
کرتے ہیں کہ سوا اسکے دس ہزار نفری مذکورہ بالا کے اور کسی کے پاس اسلحہ مانند فوج انگریزی کے
نہونگے اور اونکی قواعد مثل انگریزی کے ہوگی فقط بنظر اسکے جان کارٹر صاحب اور کرنیل رچارڈ

ہسٹنگ صاحب اور کلایورنسل صاحب منجانب نواب سیف الدولہ اور کمپنی انگریزی کے وعدہ کرتے ہین کہ جب تک نواب شجاع الدولہ مسطور اور اونکے ورثا مطابق شرائط اس عہدنامے کے کاربند ہونگے اوسوقت تک کونسل فورٹ ولیم حال اور نہ کونسل آئندہ بعد ازین کوئی معاملہ جدید اوس بارہ مین پیدا نکرینگے سوائے اونکے جو سابق مشروط ہو چکے ہین اور اب منظور ہوئے اور فریقین اس عہدنامے کو فرض اور واجب تصور کرینگے نواب ممدوح قرآن پر اور جان کارتر صاحب اور کرنیل رچارڈ سمتہ صاحب اور کلایورنسل صاحب انجیل پر قسم کھائینگے کہ کوئی ایک حرف بھی اس عہدنامے کا فروگذاشت نہوگا اور خود اوسکی تعمیل کرینگے اور اپنی اولاد پر اوسکو فرض کر جائینگے۔

دستخط جان کارتر

دستخط رچارڈ سمتہ

دستخط کلایورنسل

اسپر دستخط اور مہر اور قسم ہر ایک فریق معاہد نے بمقام بنارس بتاریخ ۲۹ ماہ نومبر سنہ ۱۷۶۸ء ہمارے روبرو کی۔

دستخط گبریل ہارپر

دستخط سی ڈبلیو بوگٹن

دستخط ڈبلیو ایچ گوس

مہر

مین وعدہ کرتا ہون کہ جسقدر فوج اب میرے پاس زائد پینتیس ہزار سوار و پیادہ سے ہی اوسکو برطرف کر دونگا اور باقی شرائط کی تعمیل تین مہینے کے عرصے مین تمام و کمال کرونگا۔

المرقوم ۱۹ ماہ رجب سنہ ۱۱۸۲ ہجری مطابق ۲۹ ماہ نومبر سنہ ۱۷۶۸ء

نمبر ۲۲

عہدنامہ فیمابین نواب شجاع الدولہ وزیر الممالک ایک فریق اور بریگیڈیر جنرل سر رابرٹ بارکر سپہ سالار افواج کمپنی مشتملہ تجاران انگلستان جو ہندوستان مین اپنی ریسیڈنسی بنگالہ مین منجانب

کمپنی مذکور تجارت کرتے ہین فریق ثانی درباب فوج انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کے قابض رہنے کی
اوپر قلعہ چنار گڑھ واقع زمینداری راجہ چیت سنگہ کی اون سب پر واضح ہو جنکے متعلق اب یہ ہے
یا آیندہ متعلق ہوگا کہ جنرل سر رابرٹ بارکر صاحب نے شرائط مندرجہ ذیل ساتھ نواب وزیر کے
درباب قلعہ مذکور کے منظور کین

شرط اول

یہ کہ بنظر اسکے کہ ایسٹ انڈیا کمپنی کو سہولت بیچ مدد دہی نواب کے واسطے حفاظت ملک
کے بموجب عہدنامہ صلح جو فیما بین رابٹ ہنوربل لارڈ کلایو اور جان کارنیک صاحب کے منجانب
نواب نجم الدولہ صوبہ دار بنگالہ و بہار و اوڑیسہ اور منجانب کمپنی مشتملہ تجاران انگلستان جو تجارت
ہندوستان مین کرتے ہین اور نواب شجاع الدولہ وزیر الممالک کے بمقام الہ آباد بتاریخ ۱۶ ماہ
اگست سنہ ۱۷۶۵ع کے قرار پایا تھا حاصل ہو نواب نے اونکو قلعہ چنار گڑھ واقع زمینداری راجہ چیت سنگہ
دیا کہ اونکے قبضے مین رہے اور صرف اونکی فوج اوسمین رہے اوسوقت تک کہ جب تک
ضرورت اوسکی واسطے مدد دہی نواب کے یا واسطے ضرورت کمپنی کے بنظر حفاظت اضلاع بنگالہ
و بہار و اوڑیسہ مناسب اور ضروری متصور ہو

شرط دوم

یہ کہ اگر کسی موقع پر ضرورت کمپنی انگریزی کو واسطے لیجانے اپنی فوج کے اور خالی کرنے
قلعہ چنار گڑھ کے ہو تو قلعہ مذکور نواب شجاع الدولہ کے حوالہ ہوگا اور اسیطرح جب فوج انگریزی
ایسٹ انڈیا کمپنی کی بجانب مغرب درباب کرناسا کے کوچ کریگی تو قلعہ مذکور ہر وقت اونکے
واسطے خالی رہیگا کہ اپنی مطلب براری یا اپنا قبضہ اوسپر کرین

شرط سوم

یہ کہ جسقدر خرچ انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی بیچ اوسکی مرمت یا بیچ تیار کرنے بروج یا امر
میگزین و سلاح خانہ و بارک وغیرہ کی کرینگے وہ سب روپیہ جب قلعہ حوالہ ہوگا تو نواب ادا کریگا
مگر یہ شرط ہے کہ خرچ چار لاکھہ روپیہ سے زائد نہوگا اور اوسکے حساب کی جانچ اور درستی
اشخاص مامورہ فریقین کرینگے

دستخط رابرٹ بارکر

مہر اور دستخط فریقین معاہدہ نے بمقام سانڈی بتاریخ ۲۰ ماہ مارچ ۱۷۷۲ع ہمارے روبرو کیے —

دستخط گبریل ہارپر

دستخط جان کوکریل

دستخط ولیم ڈیبی

نمبر ۲۳

عہدنامہ فیمابین نواب شجاع الدولہ وزیر الممالک ایک فریق اور بریگیڈیر جنرل سر رابرٹ بارکر سپہ سالار افواج کمپنی مشتمل تجاران انگلستان جو بجانب کمپنی مذکور ہندوستان میں اپنی پریسیڈنسی بنگالہ میں تجارت کرتے ہیں فریق ثانی دربارہ قلعہ الہ آباد تمام اون لوگون پر واضح ہو جنسے یہ متعلق ہے یا کسی امر میں ہوگا کہ جنرل سر رابرٹ بارکر صاحب نے شرائط ذیل ساتھ نواب کے درباب قلعہ آلہ آباد کے منظور کیں —

شرط اول

یہ کہ شاہ عالم پادشاہ کی خوشی یہ ہوئی کہ نواب شجاع الدولہ بہادر وزیر الممالک کو قلعہ الہ آباد دیدیا جائے جب کبھی وزیر کو مطلوب ہو تو جب شجاع الدولہ طلب کرینگا تو اوسکے دس روز کے بعد فوج انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی قلعہ مذکور خالی کرکے حوالہ نواب کر دے گی —

شرط دوم

یہ کہ فوج انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کی قلعہ آلہ آباد اوسیطرح منجانب وزیر رہے گی جسطرح منجانب پادشاہ رہا کرتی تھی جب تک کہ نواب شجاع الدولہ اوسے طلب نکرے یا جب تک کہ کمپنی مذکور کو ضرورت اوسکے خالی کردینے کی بباعث روانہ کرنے فوج کے قبل طلب کے ہو اگر ایسا موقع ہوگا تو اوسکی اطلاع نواب کو وقت مناسب پر پہنچا دے گی —

دستخط رابرٹ بارکر

مہر اور دستخط فریقین معاہدہ نے بمقام بنارس لگائی بتاریخ ۲۰ ماہ مارچ ۱۷۷۲ء اور روبرو ہمارے کے

دستخط گبریل ہارپر

دستخط جان کوکیل

دستخط ولیم ڈیوی

نمبر ۲۴

عہدنامہ ساتھ شجاع الدولہ کے ۱۷۷۳ء مین

وزیر الممالک آصف جاہ شجاع الملک نواب شجاع الدولہ ابو المنصور خان بہادر صفدر جنگ سپہ سالار ایک فریق اور وارین ہسٹنگز صاحب پریسیڈنٹ کونسل و گورنر فورٹ ولیم و سپہ سالار افواج کمپنی انگریزی با ضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ منجانب و بنام کمپنی انگریزی فریق ثانی کے شرائط ذیل کو منظور کرتے ہین۔

شرط اول

چونکہ عہدنامہ الہ آباد مرقومہ ۱۶ ماہ اگست ۱۷۶۵ء فیما بین وزیر اور کمپنی مین درج ہے کہ اضلاع کوڑہ و الہ آباد بادشاہ کو واسطے اونکے صرف کے دیے گئے ہین اور چونکہ بادشاہ نے قبضہ اضلاع مذکور کا چھوڑ دیا بلکہ ایک سند کوڑہ و کڑہ کی بنام مرہٹہ لکھدی جس سے نقصان وزیر اور کمپنی انگریزی متصور اور خلاف منشاء عہدنامہ کے ہے اس سبب سے بادشاہ کا استحقاق نسبت اضلاع مذکور کے معدوم ہوگیا اور وہ دوبارہ کمپنی کے قبضہ مین آگئے جنہوں نے اونکو دیے تھے لہذا یہ اقرار ہوتا ہے کہ اضلاع مذکور وزیر کے قبضے مین بشرائط مفصلہ ذیل دیے جاوینگے اور یہ کہ جسطرح اوسکے پاس ملک اودہ ہے اوسیطرح یہ اضلاع کوڑہ و کڑہ و الہ آباد بھی اوسکے پاس ہمیشہ رہینگے کسیطرح اور کسی حیلے سے اوس سے مزاحمت ان اضلاع کے بارہ مین کمپنی اور اوسکے افسران نکرینگے اور نیز جو روپیہ اب مشروط ہوتا ہے اوس سے زیادہ ہرگز کسی حیلے یا سبب سے طلب نکیا جاویگا اس عہدنامہ کی پابندی تمام افسران انگریزی و اہالیان کونسل اور کمپنی کرینگے اور ہرگز اس سے انحراف

نکرینگے

تفصیل شرائط

وہ پچاس لاکھ روپیہ سکہ رائج الوقت ملک اودہ حسب تفصیل ذیل ادا کرے—

نقد عـــ لکہ

دو برس بعد تاریخ اس عہدنامہ سے

اول سال ذعـــ لکہ

دوم سال ذعـــ لکہ سـ لکہ

کل سکہ روپیہ عـــ لکہ

شرط دوم

بنظر اسکے کہ تکرار درباب زر ادائی نواب وزیر بابت اخراجات فوج کمپنی جو اوسکی مدد کو آئین یہ اقرار ہوتا ہے کہ ایک برگیڈ کا خرچ دو لاکھ دس ہزار روپیہ سکہ رائج الوقت ملک اودہ ہوگا اور تفصیل سپاہ برگیڈ ذیل مین درج ہوتی ہے—

دو پلٹن ولایتی

چھ پلٹن سپاہ ہندوستانی

ایک کمپنی توپخانہ

اس فوج کا خرچہ ذمہ وزیر کے اوس تاریخ سے ہوگا جس تاریخ سے وہ اوسکی حد مین پہونچیگی اور اوس تاریخ تک ہوگا جس تاریخ تک وہ واپس حد ضلع بہار مین آوے اور سوائے زر مذکورۂ بالا اور کچھ مطالبہ بابت فوج مذکور کے کسی وجہ سے نہوگا اور اگر کمپنی یا افسران انگریزی فوج وزیر کو طلب کرینگے وہ کمپنی بھی اوسیطرح اوسکا خرچہ ادا کرے گی—

مہر اور دستخط اور قسم فریقین معاہدہ نے بمقام بنارس بتاریخ ۷ ستمبر [illegible] ع مین ہمارے روبرو کیے—

دستخط جان اسٹوارٹ

دستخط ولیم ایڈمنسٹن

نمبر ۲۵

ترجمہ شرائط مجوزہ عہدنامہ جو ساتھ نواب آصف الدولہ کے تجویز ہوا ۱۷۷۵ء

نواب آصف الدولہ یحییٰ خان بہادر ہزبر جنگ ایک فریق اور ہونربل وارین ہسٹنگ صاحب گورنر جنرل اور ممبران سوپریم کونسل فورٹ ولیم منجانب اور بنام انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی فریق ثانی شرائط ذیل منظور کرتے ہین —

شرط اول

صلح کل اور دوستی مستحکم اور اتفاق کامل واسطے ہمیشہ کے فیما بین نواب آصف بہادر اور انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کے قائم ہوا فریقین معاہدہ بنظر جاری رکھنے واسطے ہمیشہ کی دوستی باہمی کسی حیلہ یا کسی سبب سے رعایا اور ساکنان ملک کو مخالفت اور فساد کرنے نہ دینگے اور جس امر سے یہ امور مخالفت وغیرہ پیدا ہوتے ہین اونکو واقع ہونے نہ دینگے فریقین کے دوست اور دشمن جانبین کے متصور ہونگے اور اگر کوئی ایک کے ملک سے فراری ہوکر دوسرے کی ملک مین آئیگا وہ فوراً حوالہ کردیا جائیگا اور اوسکو کسیطرح کی اعانت نہ ملیگی —

شرط دوم

نواب موصوف وعدہ کرتے ہین کہ وہ ہرگز قاسم علیخان صوبہ دار سابق بنگالہ اور سمرو قاتل انگریزان کو اپنے ملک مین آنے نہ دینگے اور نہ اپنے پاس رکھینگے اور اگر وہ اوسکے قابو مین آجائینگے تو برعایت دوستی اونکو قید کرکے سپرد کمپنی انگریزی کے کردینگے اور وہ یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ کسی اور قوم ولایت کو وہ اپنی ملازمی مین بغیر رضامندی کمپنی انگریزی کے نہ رکھینگے اور جو کوئی بغیر پروانگی کمپنی انگریزی کے اوسکے ملک مین آئیگا یا اوسمین گذر کریگا یا رہیگا یا معلوم ہوگا کہ ملک مین ہے اوسکو وہ آنے نہ دینگے بلکہ اوسکو آنے مین مانع ہونگے اور اگر آبھی جائیگا تو اوسکو واپس بھیجدینگے تمام یورپ زا کسی قوم کے جو اب نواب مذکور کے ملازم ہین اس عہد کی رو سے برخاست ہوسے اور اب اور آیندہ وہ وعدہ کرتے ہین کہ اونکو ملازم نہ رکھینگے اور جو کمپنی انگریزی سے مفرور ہوکر آیا ہے یا آیندہ آئیگا بشرط گرفتار ہونے کے حوالہ کمپنی انگریزی کے کردیا جائیگا —

شرط سوم

اگر بادشاہ کوئی امر نسبت امورات نواب آصف الدولہ کے سرداران انگریزی کو لکھینگے وہ کارروائی حسب رضامندی وفائدہ وارادہ نواب کرینگے اور جو کچھ بادشاہ کی تحریر اور تقریر الحاظ نکرینگے اور اسیطرح اگر بادشاہ آصف الدولہ کو کوئی امر نسبت امور سرداران انگریزی سے لکھینگے تو وہ بھی حسب رضامندی وفائدہ ارادہ کمپنی کے کارروائی کریگا اور کچھ خیال تحریر وتقریر پادشاہ پر نکریگا —

شرط چہارم

اضلاع کوڑہ والہ آباد ہمیشہ اور واسطے دوام کے قبضہ نواب آصف الدولہ مین اوسی حیثیت سے رہینگے جیسے ملک اودہ اوسکے پاس ہے اور اوسمین انگریز خلل اندازی نکرینگے اور نہ ایک دام یا درم اضلاع مذکور سے طلب کرینگے سرداران انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ صوبہ اودہ اور کوڑہ اور الہ آباد کی حفاظت کرینگے جب تک کہ مرضی کورٹ اوف ڈائرکٹر کی دریافت ہوگی

شرط پنجم

نواب مذکور بابت حفاظت اپنے ملک کے حسب شرائط مذکورہ بالا بیان کرتے ہین کہ اونھون نے اپنی مرضی اور خواہش سے انگریزی کمپنی کو تمام اضلاع ماتحت راجہ چیت سنگھ کے مع محصول خشکی ودریا اور حکومت اضلاع مذکور کی واسطے ہمیشہ کے دیتے ہین اور انگریزی کمپنی بعد ڈیڑہ مہینے کے تاریخ عہدنامہ ہذا سے حکومت اور قبضہ اضلاع ماتحت راجہ چیت سنگھ کی انکے ذمے کر دینگے تفصیل اضلاع یہ ہے — یعنی

سرکار بنارس

سرکار چنار

[illegible] گڈھ

ضلع جونپور

[illegible]

[illegible]

سرکار غازی پور

پرگنہ سکندرپور خرید شادی آباد پتہ سرونج وغیرہ مثل سابق او ٹکسال او کوتوالی بنارس

شرط ششم

نواب آصف الدولہ بالعوض مدد اور اعانت فوج انگریزی کے جو اونکے ہمراہ رہیگی تاریخ عہدنامہ ہذا سے ایک برگیڈ کے خرچ کے واسطے دو لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ سکہ اودھ مہینے انگریزی الوقت بالیقین ادا کرینگے اور اگر اس شرح کے روپیہ کا رواج آیندہ موقوف ہو جاوے تو نسبت بابت جو کچھ ہو حساب سے دیا جاویگا اور لیا جاویگا تفصیل برگیڈ کی یہ ہے دو پلٹن یا ایک رجمنٹ ولایتی ایک کمپنی توپخانہ اور چھ پلٹن سپاہیان ہندوستانی—

نواب ممدوح کو جب سے فوج انگریزی اضلاع کمپنی کی سرحد سے حسب درخواست اونکے باہر آئیگی اور جب تک وہ واپس سرحد ملک کمپنی میں نہ جاویگی اوسوقت تک یہ روپیہ ماہواری دینا ہوگا—

شرط ہفتم

اگر نواب ممدوح کبھی خدمت مدد انگریزی کمپنی واسطے حفاظت کسی اور اپنے علاقہ کے سوای اونکے جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہے کرینگا تو وہ حسب موقع وقت قرار داد کر لیگا—

انگریزی کمپنی اور سرداران انگریزی وعدہ کرتے ہیں کہ جو شرائط اب باہم قرار پائی ہیں اونکی تعمیل ہوگی اور آیندہ تا حین حیات نواب آصف الدولہ وہ ہرگز اسکو تبدیل نکرینگے اور نہ اس سے انحراف کرینگے اور وہ کسی طرح پر یا کسی سبب سے کوئی مطالبہ جدید خلاف منشاء عہدنامہ ہذا نکرینگے—

فریقین باہم اپنی اپنی تحریر پر قسم کرتے ہیں کہ مطابق اس عہدنامہ کے کاربند ہونگے

المرقوم ۲۰ ماہ ربیع الاول سنہ ۱۱۸۹ ہجری مطابق ۲۱ ماہ مئی سنہ ۱۷۷۵ء

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جان برسٹو

رزیڈنٹ دربار نواب اودھ

مقابلہ اسکا ساتھ ایک نقل مصدقہ اور مرسلہ برسٹو صاحب سے ہوا اور دریافت ہوا کہ ترجمہ درست اور مطابق ہے صرف نام بہدوہی فہرست اضلاع مین فروگذاشت ہوا تھا وہ مین نے درج کر دیا

دستخط جی ایچ ڈی اویلی

اکٹینگ مترجم فارسی

ترجمہ اقرارنامہ مہری نواب آصف الدولہ

اگر کسی شخص کی برات یا تنخواہ حسب الحکم ہمارے اوپر راجہ چیت سنگھ یا اوسکے اضلاع کے ہوئی ہے تو ایسی برات اور تنخواہ راجہ سے یا اوسکے اضلاع سے نہ ملیگی وہ سب آئندے ملنی چاہئیے —

قبضہ اور حکومت واسطے ہمیشہ کے اضلاع پرگنات ماتحت راجہ کے بلا رسوم اور قرضہ اور تنخواہ وغیرہ مین بالکل بعد ڈیڑہ مہینے کے انگریزی کمپنی کو دونگا —

المرقوم ۲۰ ماہ ربیع الاول ۱۱۹۰ ہجری مطابق ۱۲ ماہ مئی ۱۷۷۶ء

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جان برسٹو

رزیڈنٹ بدربار نواب اودہ

مقابلہ اسکا ساتھ ایک نقل مصدقہ اور مرسلہ برسٹو صاحب کے ہوا اور معلوم ہوا کہ ترجمہ صحیح اور درست ہے —

دستخط جی ایچ ڈی اویلی

اکٹینگ مترجم فارسی

ترجمہ اقرارنامہ مہری نواب آصف الدولہ

زر بقایا سے انگریزی کمپنی بابت اضلاع کوڑہ اور الہ آباد و رسالہ پلٹن و تنخواہ فوج حسب عہدنامہ نواب شجاع الدولہ بلا عذر و تکرار بر وقت وجوب ہونے کے ادا ہوگا —

المرقوم ۲۰ ماہ ربیع الاول ۱۱۹۰ ہجری مطابق ۱۲ ماہ مئی ۱۷۷۶ عیسوی

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جان برسٹو

رزیڈنٹ دربار نواب اودہ

مقابلہ اسکا ساتھہ ایک نقل مصدقہ اور مرسلہ برسٹو صاحب کے ہوا اور معلوم ہوا کہ ترجمہ صحیح اور درست ہے —

دستخط جی ایچ ڈی اویلی

ایکٹنگ مترجم فارسی

شرائط مجوزہ عہدنامہ پر جو ساتھہ نواب آصف الدولہ کے ہوگا غور کی گئی

اول شرط منظور ہوئی

دوم ایضاً

سوم ایضاً

چہارم ایضاً

پنجم ایضاً

ششم ایضاً

ہفتم ایضاً

حکم ہوا کہ عہدنامہ کا مقابلہ فارسی نقل سے کیا جائے اور اگر درست ہو تو دو نقول اسکی حسب ضابطہ تحریر ہو کر واسطے مہر کمپنی اور دستخط بورڈ ہذا کے پیش ہوں اور بعد ازاں برسٹو صاحب کے پاس بھیجی جائیں کہ اسیطرح بتصدیق اپنی مہر اور دستخط منجانب نواب کرا کے ایک نقل واپس کریں —

اور دو اقرار نامے [illegible] صاحب نواب [illegible] کے لکھا تھے منظور ہو

نمبر ۲۶

نمبر ۱

نقل مسودہ قولنامہ مہری نواب آصف الدولہ مرقومہ ۱۹ ماہ شعبان سنہ ۱۱۸۹ ہجری مطابق ۱۵ اکتوبر سنہ ۱۷۷۵ء

مین آصف الدولہ بہادر اقرار کرتا ہون اور یہ قولنامہ لکھدیتا ہون یعنی

مین نے اپنی والدہ سے تیس لاکھ روپیہ بابت قرضہ حال اور چھبیس لاکھ روپیہ بابت قرضہ سابق کے کچھ نقد اور کچھ اسباب اور جواہرات اور ہاتھی اور شتر وغیرہ ورثہ پدری لیا اور اب کچھ دعوی میرا اونپر باقی نہین رہا یہ سب مین نے بوساطت افسران انگریزی کے لیا اور اب مطالبہ زیادہ اس سے ترک کیا اور یہ بھی مین وعدہ کرتا ہون کہ مین مزاحمت اپنی والدہ سے بابت جاگیر اور گنجایت وبارہ دری و باغات وغیرہ و ٹکسال اودھ و فیض آباد کے جو اونکو نواب [illegible] نے دیا ہے نکرونگا اور اوسکے مین جہات اونکو قابض ان سب پر رہنے دونگا اور جب تک میری والدہ زندہ رہینگی اوس وقت تک مین اونکو ان سب کی نسبت دق نکرونگا وہ اپنی جاگیر مین اپنے ملازمین کی معرفت تحصیل زر کرین مین اونکو زر دونگا اگر میری والدہ حج کرنے جاوین تو انکو اختیار ہے جسے چاہین اپنی جاگیر وغیرہ مین بطور مہتمم چھوڑ جائین یہ کلیۃ اونکے اختیار مین ہے مین اسمین مزاحم نہونگا خواہ وہ یہان رہین یا حج کو جاوین یہ سب جاگیر وغیرہ اونکے قبضہ مین مستمر رہینگی اور کوئی شخص اونسے مزاحم نہوگا جسکو میری والدہ مہتمم جاگیر وغیرہ قرار دینگی اوسکی مین مدد اور حفاظت کرونگا اور جب وہ حج کو جاوین تو اونکو اختیار ہے جس ملازم ذکور و اناث کو چاہین اور جو اسباب چاہین اپنے ہمراہ لیجاوین مین مزاحم اوسکا نہونگا اور مین کچھ وقت کسی قسم کا مطالبہ کرسکے جواہر علیخان اور بہادر علیخان اور شاد علیخان اور شکوہ علیخان اور تحویلدارنیون کو نکرونگا میری والدہ کو اختیار ہے اپنی جاگیر وغیرہ مین جو چاہین کرین وہ مالک ہین ورباب لحاظ رکہینگے ان سب شرائط کے خدا اور اوسکے رسول اور دوازدہ امام اور چہاردہ معصوم اور سرداران انگریزی کو گواہ دیتا ہون سرداران انگریزی اس قولنامہ مین شریک میرے ہین —

دیگر یہ کہ مین زر قرضہ اپنی والدہ سے طلب نکرونگا میرا کچھ دعوی اب اونپر نہین ہے اور مین ہرگز اس عہدنامہ سے انحراف نکرونگا اگر مین احیانا خلاف ورزی اس عہدنامہ کی کرون

تو یہ تصور کرنا چاہیے کہ میں سرداران انگریزی کمپنی سے منحرف ہو گیا لہذا یہ قول نامہ میں نے لکھدیا کہ سند رہے۔

فہرست جاگیرات وغیرہ

ساون	محال سالم
دوا	ایضاً
پرسیدی پور	ایضاً
رتاہ	ایضاً
سمروتہ	ایضاً
تلوئی	ایضاً

جائس مع عدالت و سائر محال سالم

کوڑہ	ایضاً
ٹانڈا	ایضاً

ایک مکان گورکھپور میں

نواب گنج مع دیہات دوسری جانب گھاگھرا کی محال سالم

اسمعیل گنج مع دیہات سہ کروہی لکھنؤ

اسمعیل گنج واقع لکھنؤ

بارہ دری صوبہ داران

ٹکسال اودہ و فیض آباد

بیگم گنج و گولہ گھاٹ

وزیر گنج

باغ ہری سنگھ واقع اودہ مع زمین تا ین باغچہ

عیش باغ واقع لکھنؤ

روضہ گھاٹ واقع لکھنؤ

بیگم باڑی مع بازار
باغ پہاڑ اہل

نمبر ۲

نقل مسودہ قولنامہ مہری جان برستو صاحب منجانب کمپنی وسرداران انگریزی مرقومہ ۹ شعبان سنہ ۱۱۸۹
مطابق ۱۵ اکتوبر سنہ ۱۷۷۵ع

مین یہ شرط بطور قولنامہ دیتا ہون اور اسپر سینے اپنی مہر منجانب کمپنی وسرداران انگریزی کی ہے نواب آصف الدولہ یحیی خان بہادر ہزبر جنگ نے اپنی والدہ سے اپنا ورثہ پدری کا مبلغ تیس لاکھ روپیہ بابت قرضہ حال اور چھبیس لاکھ روپیہ بابت قرضہ سابق کچھ نقد اور باقی کا اسباب اور جواہرات اور ہاتھی اور شتر وغیرہ لیکر تصرف مین لائے اور فارغخطی جو نواب آصف الدولہ نے اپنی والدہ کو دی وہ سند ہیگی میری مہر بھی اوسپر لگی ہے تاکہ معلوم ہو کہ یہ امر کمپنی اور سرداران انگریزی کے علم مین ہوا درباب جاگیرات وگنجیات وبارہ دری وباغات وٹکسال اودہ وفیض آباد جو نواب مرحوم نے بیگم کو دیے تھے اونکے قبضے مین نواب آصف الدولہ مزاحم اوس سے نہونگے مگر تا حین حیات اوسکا قبضہ اور دخل بحال رکھینگے اور بیگم اپنے ملازمین سے روپیہ جاگیر وغیرہ کا تحصیل کرے سرداران انگریزی ضامن تعمیل شرائط ہذا کے ہین کوئی مزاحم بیگم سے نہوگا جب بیگم حج کو جائیگی کوئی سد راہ اوسکا نہوگا بیگم کل مالک اپنے لوگون کی ہے کوئی شخص کسیطرحکا مطالبہ اوسکے خواجہ سرا یونسے یا خدمہ سے نکرے گا اوسکو اختیار ہے اونکی نسبت جو چاہے کرے

جب بیگم حج کو جائے تو وہ جسکو چاہے مہتمم اپنی جاگیرات وغیرہ کا چھوڑ جائیگی سرداران انگریزی اسکے شاہد ہین

تفصیل جاگیرات وگنجیات وغیرہ وہی یہان بھی درج ہے جو نمبر اول کے آخر مین درج ہے

نمبر ۲۷

نقل عہدنامۂ گورنر جنرل جو ساتھہ وزیر کے ہوا بتاریخ ۱۹ ستمبر ۱۷۸۱ء

نواب وزیر الممالک آصف الدولہ آصف جاہ خان بہادر نے مکرر اور عین خواہش سے ظاہر کیا ہے کہ وہ خرچ برگیڈ وسواران وافسران انگریزی مع اونکے ٹپالن اور دیگر صاحبان بنام نہاد سہ بندی وغیرہ کا جنکی تنخواہ وہ دیتا ہے اوس سے نہین دیا جاتا اور اکثر درخواست اس بارہ مین اور دیگر امور مین کی اور چونکہ دوستی اوسکی دوامی اور مستحکم نسبت کمپنی کے ہے تو وہ مستحق ہر قسم کی اعانت اور سبکدوشی کا ہمسے ہو سکتا ہے لہذا مین وارین ہیسٹنگ گورنر جنرل عماد الدولہ جلادت جنگ بہادر منجانب گورنر جنرل اور کونسل شرائط ذیل منظور کرتا ہون — ۱۹ ماہ ستمبر ۱۷۸۱ء مطابق آخر رمضان ۱۱۹۵ھ

شرط اول

جو برگیڈ مستعار اور تین رجمنٹ سواران نواب کے فوج مین تھے وہ اب ۱۱۸۹ فصلی سے اونکے خرچ مین نہ پڑین صرف بمیعاد ڈہائی مہینے کی دیجاوے جس عرصے مین وہ نواب کی حدود سے پار ہو سکتے ہین اس عرصے کی تنخواہ اور بقایا وغیرہ جو کچھہ ہوگا سب دیا جائیگا اور نیز دیگر صاحبان مع ٹپالن سہ بندی باستثنار دفتر صاحب رزیڈنٹ جنکا خرچ بھی نواب دیتا ہے اب ۱۱۸۹ فصلی سے اوسکے ذمہ نرہین بقایا تنخواہ وغیرہ اوسکا دیا جاوے اور دو مہینے کی تنخواہ پیشگی دیجاویگی معنی اس شرط کے یہ ہین کہ سواے اوسقدر سپاہ کے جسکا وعدہ بنام نہاد برگیڈ کے نواب شجاع الدولہ مرحوم نے کیا ہے اور جنکی تنخواہ دو لاکھہ ساٹھہ ہزار روپیہ ہے اور سپاہ کی تنخواہ نواب نہ دے اسمین ایزادی ایک رجمنٹ سپاہ کی ہوگی جسکی ضرورت واسطے حفاظت دفتر اور خزانہ اور حشم صاحب رزیڈنٹ مقیم لکھنؤ کی ہے اور جسکی تنخواہ پچیس ہزار ماہواری قرار پایا ہے یہ رجمنٹ تین مہینے بعد تبدیل ہوا کرے اور یہ برگیڈ حسب مرضی نواب کوچ مقام کیا کرے گی جیسا عہدنامہ قرار دادۂ نواب وزیر مرحوم مین درج ہے اور آخری شرط یہ ہے کہ اگر نواب کو ضرورت مدد زیادہ فوج کمپنی کی ہوگی تو اونکی تنخواہ وغیرہ اوس تاریخ سے شروع ہوگی جس تاریخ وہ عبور دریا کے کرینگے اور اگر کمپنی کو ضرورت نواب کی فوج کی ہوگی توجسقدر مقرر ہو جاوے گا اوسیقدر ماہواری

اوسکو دیا جائیگا جب تک وہ خدمتگزاری مین حاضر رہینگے-

شرط دوم

چونکہ انتظام ملک مین نواب کو نہایت دقت بواسطہ طاقت فوجی وحکومت جاگیرداران ہوئی ہے لہذا اوسکو اختیار دیا جاوے کہ جسکو وہ مناسب تصور کرے اوسکی جاگیر ضبط کرے صرف یہ خیال رہے کہ جنکی جاگیرات کی بابت کمپنی ضامن ہے اگر اونکی جاگیرات ضبط کرے تو جسقدر آمدنی اوسکی جاگیر کی ہوگی اوسقدر نقد اوسکو معرفت صاحب رزیڈنٹ کے دینا ہوگا-

شرط سوم

چونکہ فیض اللہ خان نے بسبب شکست کرنے عہد کے حقوق حفاظت وحمایت گورنمنٹ انگریزی ضبط کرادیے اور اپنی خودسری سے بہت دقت اور تکلیف نواب کو دیتا ہے لہذا نواب کو اجازت ہو کہ جب موقع وقت ہو اوسکی جاگیر ضبط کرکے اوسکو نقد روپیہ مشروطہ عہدنامہ معرفت صاحب رزیڈنٹ بہادر کے دیا کرے مگر جسقدر روپیہ اوس فوج کا ہوگا جو اوسنے ازروے عہدنامہ شرط سرانجام کرنے کا کیا تھا وہ روپیہ اوسکی نقدی مین سے منہا ہوکر حساب کمپنی مین تا قائم رہنے جنگ حال کے محسوب ہوگا-

شرط چہارم

کوئی صاحب رزیڈنٹ فرخ آباد مین مقرر نہو اور صاحب رزیڈنٹ حال طلب کرلیا جاے-

شرط پنجم

جو عہدنامجات فیمابین انگریزان اور نواب شجاع الدولہ کے ہوے ہین وہ فیمابین فریقین معاہدہ حال تصدیق کیے جائین وہان تک کہ جہان تک موافق شرائط مذکورہ بالا کے ہون اور کوئی افسر یا فوج یا دیگر اشخاص نواب کے دفتر مین سے تنخواہ پائین صرف وہ جنکی نسبت آئین شرط ہوئی ہے-

دستخط وارن ہسٹینگ　مہر

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط آئی بے سیکرٹری جنرل بورڈ

نقل قولنامہ جو وزیر نے گورنر جنرل بہادر سے کیا

چونکہ درخواست نواب وزیر کی بلا کمی و تامل منظور ہوئین مین اب مکرر وہ درخواست گزارش کرتا ہون کہ مین نے زبانی عرض کی تھی اور امید ہے کہ آپ میری تمام معروضات پر لحاظ فرمائینگے اور یقین ہے کہ انکی منظوری بلا تامل فرمائی جائیگی کیونکہ اونمین صرف آپکی مہربانی درکار ہے اور کمپنی کو کچھہ تعلق اوسنے نہین ہے صرف اسقدر کہ جو روپیہ نواب سے یعنی مجھسے لینا ہے وہ کمپنی کو دیا جاوے —

مین اسواسطے عرض کرتا ہون کہ جو تعداد نفری سہ بندی و دیگر فوج کثرت سے ہوگئی ہی وہ کم کیجاوے اور ایک حد مقرر ہوجاوے اور اونکی تنخواہ آمدنی پر نہ دلائی جاوے بلکہ خزانہ سے نقد ملا کرے اور اوسکی تعداد نفری اوسیقدر ہو جسقدر روپیہ خزانہ سے مل سکتا ہو مگر چونکہ یہ امر بہت مشکل ہوگا جب تک کہ میرے خانگی اور علاقے کے اخراجات جدا ہون مین یہ بھی عرض کرتا ہون کہ مجکو کچھہ روپیہ مقرر ہوکر اخراجات خانگی کے واسطے ملا کرے اور باقی آمدنی علاقہ خزانہ عامرہ مین اوسکے اہلکاران کی معرفت رکھا جایا کرے اور صاحب رزیڈنٹ بہادر اوسکا ملاحظہ کرلیا کرین اور اوسمین سے اخراجات سپاہ و دفاتر ہوا کرین

اس صلاح سے مراد یہ نہین ہے کہ سالانہ ادائی سرکار مین تخلل واقع ہو بلکہ وہ یعنی ادائی قرضہ سابق و مطالبہ حال کمپنی ہرسال بتعداد مختلف دیا جائیگا —

دستخط اور مہر نواب کے ہوئے اور اقرار و منظوری مطابق صلاح بالا ہوئی

نقل مطابق اصل کے ہی

دستخط امی سے

سب سکریٹری ہنوریبل بورڈ

نمبر ۲۸

تحریر جو آصف الدولہ نواب اودہ کی ساتھہ ۱۷۸۷ع مین ہوئی

منجانب ارل کورنوالس بنام وزیر مرقومہ ۱۵ اپریل ۱۷۸۷ عیسوی

جو عہدنامہ فیمابین انگریزی کمپنی اور نواب شجاع الدولہ کے ہوا تھا اوسمین نفع طرفین ملحوظ رکھا
گیا ہے اور وہی مطلب انکی اور کمپنی کی دوستی اور اتفاق مین ملحوظ رہا ہے پس جو اتفاق
واسطے رفاہ اور بہبودی طرفین کی ہوا اوسکو دوامی اور مستدامی ہونا چاہیے اس سبب سے
جیسے کہ میری تقرری واسطے انتظام امورات یہان کے ہوئی ہے میری نیت ہمیشہ متوجہ اسکی
رہی ہے یہ اتفاق دوستانہ مضبوط اور مستحکم ہو ــــ

چونکہ مین ملک کمپنی اور اپنے ملک کو یکسان تصور کرتا ہون تو حفاظت انکے ملک کی ضروری
ہوئی اس سبب سے کہ وہ سرحدی ملک ہے اور اوسمین حملہ غیر ممکن ہے اور یہ حفاظت بخوبی
بغیر مدد فوج کمپنی کے نہین ہو سکتی اسواسطے مین آپ کے روبرو ظاہر کرتا ہون وہ امور جو بعد
غور و تامل بسیار میرے نزدیک مناسب ہین ــــ

دربابِ فوج مقیم فتح گڈھ کے جسکی برخاستگی ازروے عہدنامہ مقام چنار سنہ ۱۷۸۱ع کو ہوئی ہی
مین صلاح دیتا ہون کہ وہ برخاست نکی جائے بلکہ وہان مقیم رہے مین یہ صلاح اسوجہ سے دیتا ہون
کہ انکا ملک وسیع ہے اور فوج جو وہان مقیم ہوگی وہ انکے ملک کی حفاظت کے واسطے ضرور کارآمد بھی
اگرچہ بالفعل کوئی فوج کسی کے ملک پر خیال مین نہین ہے مگر آخرکار حفاظت انکے ملک کی منحصر
اوپر فوج موجودہ ملک کے ہوگی اور جبتک فوج انکی ملک مین رہے گی اوسوقت تک کوئی خیال فوج کشی
بھی انکے اوپر نکرے گا اور یہ امر ظاہر ہے کہ دلاوری اور قوت فوج کمپنی کی اکثر جنگ گاہون مین
آزمائی گئی ہے حتی کہ جب اونکے دشمن کی فوج اونسے بیس مرتبہ زیادہ بھی تھی تاہم اونکی قوت
اور طاقت ظاہر ہوئی ہے اور برکت خدا سے وہ ہمیشہ اپنے دشمن پر در رہینگے اور فتحیاب ہونگے مگر
چونکہ ہمیشہ واقعات جنگ مین شبہہ رہا کرتا ہے تو حزم اور عقل مقتضی اسکی ہے کہ ہر ایک تدابیر
ممکن الوقوع عمل مین آوے تاکہ یقین فتح ہماری طرف عائد ہو آپ کو بھی معلوم ہوگا کہ کچھ نسبت
کمپنی کی فوج مین اور آپکی فوج مین نہین ہے اور یہ کہ بغیر مدد فوج کمپنی کے آپکی حکومت اور آپکا
ملک محفوظ نہین رہ سکتا مجھے یقین ہے کہ اگر آپ میری راے پر غور کرینگے تو آپ کو راستی میرے
بیان کی معلوم ہوگی اور آپ قیام فوج کو منظور کرینگے جسکی دلاوری اور قواعد پر اعتبار کلی ہے
بمقابلہ اونکے جو کچھ قواعد جنگ نہین جانتے اور مجھے شک نہین کہ آپ خرچ زائد اس فوج کارآمد کا

منظور کرینگے کیونکہ غرض اونسے حفاظت ملک ہے اسواسطے مین بلا تامل صلاح دیتا ہون
کہ آپ اوسقدر اپنی فوج کو برخاست کرینگے جسقدر رکھتی واسطے خرچ قیام اس زائد فوج کا آپکے
ہوگا؛ ورنہ یہ بھی آپ کو معلوم ہو کہ جسقدر روپیہ واسطے خرچ اس فوج کے ضروری ہے وہ آپکے
ملک مین صرف ہوتا ہے —

اصل مطلب اس صلاح کا یہ ہے کہ آپکے ملک کی حفاظت کی تدبیر کامل ہو اور آپکو یقین
اس امر کا ہوگا کہ ہماری حمایت کا فائدہ کیا ہے کیونکہ تمام ملک ہندوستان مین بکھیڑا فساد
ہو رہا ہے اور خرابی ہو رہی ہے مگر آپکے ملک مین امن وامان جاری ہے میری اس صلاح
کی تائید مین اور بہت سے دلائل قوی تر بیان ہو سکتے ہین مگر میری راے مین جسقدر بیان مینے
بیان کیا ہے اوسکا نتیجہ بھی کم نہین اور اوس سے آپ کی راے مین بھی میری صلاح قرین مصلحت
ہوگی اسواسطے زیادہ طول دینا ضرورت نہین رکھتا —

میرا ارادہ مصمم ہے کہ آپ کو تکلیف خرچ زائد اوس سے جو کمپنی کا باعث آپ کی
دوستی اور حفاظت آپکے ملک کی ہوتا ہے نہ دی جاوے اور جو حساب میرے پاس ہے
اوس سے واضح ہے کہ پچاس لاکھ فیض آبادی سکہ سولہ سنہ کا سالانہ خرچ ہوتا ہے اوسکا
روپیہ مین وثیقہ نواب سعادت علیخان اور تنخواہ روہیلہ اور اخراجات رزیڈنٹی منجانب گورنمنٹ
ہوا سکے شامل ہین القصہ میری تجویز اور نیت یہ ہے کہ تاریخ منظوری عہدنامہ ہذا آپ سے
زیادہ اوس پچاس لاکھ سے نلیا جاوے اور کسیطرح کا مطالبہ نہو —

اگر آپ بعد ازین زیادہ فوج کمپنی سے طلب کرینگے تو اوسکا خرچہ آپ ہی سواے اسکے
آپ کو دینا ہوگا اور اگر کوئی ہر دو بریگیڈ یا رسالہ سواران مین سے واپس طلب کی جائیگی یا زیادہ
کمی فوج مین ہوگی مین اوسیقدر حساب واجبی کرکے کمی آپ کو دلاؤنگا بشرط اسکے کہ کوئی وجہ خطرا
راسے درباب مطالب اس عہدنامہ کے باقی نرہے مین آپ کو اطلاع دینی ضروری القصور کرتا
ہون کہ اگر کسی ضرورت پر کچھ تبدیلی اس فوج مین واقع ہو خواہ بازادی یا کمی رسالہ و پیادگان کو
پیشتر مانع اوسکی نہوگی اگر کل فوج مین زیادہ کمی واقع نہوا اور یہ بھی واضح ہو کہ اس تبدیلی
کی عوض کچھ زیادہ آپ سے مطالبہ نہوگا —

ایک صاحب رزیڈنٹ جیسا اب ہے آپکے دربار مین رہیگا مگر چونکہ یہ رائے کمپنی کی
اور میرا ارادہ ہے کہ آپکی حکومت مین کسیطرح کی مداخلت نہ کیجاے لہذا احکام تاکیدی اونکے
نام جاری ہونگے کہ وہ مداخلت خود نکرینگا اور نہ کسی رعایای انگریزی کی طرف سے دعوی معافی
محصول وغیرہ کا یا کسی اور طرح کا بذریعہ حکم گورنمنٹ ہذا پیش کرائینگے حاصل کلام یہ کہ تمام انتظام
آپکے ملک کا آپکے اور آپکے اہلکاران کے سپرد رکھکر مین انسداد مداخلت غیر کرونگا اور
تاکہ یہ امر بلا حجت وقوع مین آئے مین صلاح دیتا ہون کہ آپ کسی یورپ زاکو اپنے ملک مین بغیر
میرے حکم تحریری کے رہنے نہ دین اور اگر مین کسیکو ایسی اجازت یا حکم دونگا تو اوسکی نقل
آپکے پاس بھیجی جائیگی —

اگر کوئی یورپ زا بغیر میری اجازت تحریری کے آپکے ملک مین جاکر رہے تو آپ اوسکو
زبردستی اوٹھادین اور اگر طلبی اوسکی ہو تو آپ صاحب رزیڈنٹ کے پاس جو منجانب کمپنی
رہیگا اوسکو بھیجدین —

مین نے جو حالات گذشتہ ملاحظہ کیے اور آپکی دوستی کا حال جو فیمابین آپکے اور کمپنی
کے ہے مشہور عوام ہے دیکھا تو مجھے حال ذیل لکھنا مناسب متصور ہوا کہ چند سال گذشتہ مین
آپکے ملک کے لوگون نے خود غرضی سے اکثر استغاثہ گورنمنٹ ہذا کو کیے ہین جسکی سبب
بدنامی آپکے انتظام کی ہوئی ہے میرا ارادہ یہ ہے کہ اسکا انسداد ہو اور مین نے کچھ توجہ
اونکے استغاثہ پر نہین کی ہے مگر چونکہ دوستی باہم مشہور ہے لہذا آپ اگر انصاف کو کام فرماوین
تو موجب نیکنامی اور شہرت طرفین کا ہے —

درباب فرخ آباد کے شرط چہارم عہدنامہ چونار گڑھ کا لحاظ رہیگا اور انگریزی رزیڈنٹ
وہان سے اب خواہ بعد اختتام سنہ ۱۱۹۴ فصلی طلب کر لیا جائیگا اور بعد اوس سنہ کے وہ وہان نرہیگا
اور نہ دوسرا مامور ہوگا اس بارہ مین بسبب اسکے کہ اب تک مداخلت اس گورنمنٹ کی اوس ضلع کے
بندوبست مین تھی لہذا مین آپکو اطلاع چند امور کی دینی مناسب و ضروری متصور کرتا ہون اول یہ
کہ آپ لحاظ حقوق نواب مظفر جنگ کا رکھینگے اور اگر کسی وجہ سے انتظام امور فرخ آباد آپکو کرنا
پڑے تو آپ وعدہ کرین کہ آپ آمدنی علاقہ مذکور سے روپیہ کافی واسطے گذر اوقات نواب مظفر جنگ کے

علیحدہ کر دینگے اور چونکہ مادر و برادر مظفر جنگ اور دل دلیرخان اور دیپ چند دیوان سابق نے
وجوہ دوستی گورنمنٹ ہذا ظاہر کین ہین لہذا یہ امر ضروری ہے کہ کچہ گذارہ بلاواسطہ مظفر جنگ
اونکے واسطے تجویز ہو —

یہ مشہور ہے کہ مظفر جنگ اونکو اپنا دشمن تصور کرتا ہے اور جو اعتبار کہ دل دلیرخان پر اس
گورنمنٹ کا ہے اسلیے اندیشہ ہے کہ اگر اونکی حفاظت قرار واقعی نہو گی تو وہ مظفر جنگ کی
خفگی سے نقصان اوٹھائینگے لہذا مجھے امید ہے کہ آپ وعدہ کرین کہ پنشن خاص اون
لوگون کی مظفر جنگ کے خرچ مین سے اونکو علیحدہ معرفت صاحب رزیڈنٹ گورنمنٹ ہذا کے
دلوادیا کرین —

از روے حساب کے جو فیما بین انکے اور کمپنی کے ہے واضح ہوتا ہے کہ انکے
ذمہ بہت باقی ہے مگر حسب نیت مذکورہ بالا مین نہین چاہتا کہ آپ کو تکلیف زیادہ دینے کی
ہو مگر جو ضروری اخراجات ہون اونکا ادا کرنا ضروری ہے مین اسواسطے صلاح دیتا ہون کہ اب
جس تاریخ سے یہ عہدنامہ قرار پائیگا اوس تاریخ کو تمام بقایا سے تنخواہ فوج جو انکے ملک مین موجود ہے
اور خرچ رزیڈنسی اور نواب سعادت علیخان اور سرداران روہیلہ کا اور نیز زر بقایا ہمستر اندر مین
ادا کرین اور باقی جو کچہ رہیگا وہ کوا نغ حساب سے حک ہوگا اور بطور قرضہ گورنمنٹ ہذا
ذمہ آپ کے تصور نکیا جائیگا —

جو مطالب کہ اسمین لکھے گئے ہین اونکے بارہ مین اکثر گفتگو حیدر بیگ خان سے بیان
آئی وہ آپ کا بڑا خیر خواہ ہے اور دوست سرکارین کا ہے اور چونکہ وہ آپ کے کل امور سے
بخوبی واقف ہے اور آپ کا معتبر ملازم اور وزیر اعظم ہے لہذا مین نے اوسکو مجاز قرار دیکے
امور فوائد باہمی کا تصور کرکے بلا تامل اوس سے سب حال کہا ہے جو میری راے مین مناسب اور مفید
واسطے ترقی فوائد طرفین کے متصور ہوے اور اوس سے کہنا ہماری راے مین بمنزلہ آپ کے ساتھ
کہنے کے ہے مگر تاہم چونکہ آپ کی منظوری بھی شرائط مقبولہ حیدر بیگ خان کی ضرور ہے
لہذا مین نے مناسب تصور کیا کہ علت غائی اوسکی تحریر مین درج کرکے باقی حال مفصل
حیدر بیگ خان آپ سے بیان کرینگے —

اور آپ اطمینان رکھیں کہ نہایت ایمانداری سے جمیع شرائط کی تعمیل منجانب آنریبل کمپنی کیجاوینگی۔

جواب نواب وزیر بنام ارل کورنوالس

موصولہ ۱۲ ماہ جولائی سنہ ۱۷۸۷ عیسوی

آپ کی دوستانہ تحریر کہ ہر حرف اوسکا قوت جان دوستی اور ہر لفظ اوسکا موازنہ یکجہتی اور اتفاق صمیمی سے بھرا ہوا تھا ہنگام خوشی میں پہونچکر باعث خوشی بے اندازہ کی ہوئی مضمون اوسکا یہ ہے کہ کمپنی کا ارادہ ہے اور آپ کا بھی یہ ارادہ مصمم ہے کہ میری حکومت اور انتظام میں مداخلت نہوگی اور ریزیڈنٹ لکھنؤ کو حکم تاکیدی ہوگا کہ وہ نہ آپ مداخلت کرینگے اور نہ اور صاحب یا اور شخص زیر حکومت آپ کے کسیطرح کا مداخلت کرنے پائیگا اور حکومت میرے ملک کی تعلق میرے اور میرے اہلکاروں سے رہیگی اور مداخلت غیر بالکل مسدود ہوگی اور جو مکنون خاطر تھا وہ سب بیان کیا گیا تھا۔

نواب حیدر بیگ خان نے مفصل اون سب امور کا بیان کیا جو آپ کی مہربانی اور الطاف کے سبب باعث اونکے بندوبست کرنے میرے امور کا ہوا مجھے نہایت خوشی اور خرسندی حاصل ہوئی ہیں کہ ہمیشہ اونکی نیک نیتی کے تصور میں خوش تھا اب اوسکے نتیجے دیکھکر خوش ہوتا ہوں اور اسقدر شکرگزار ہوں کہ اوسکی ایک شمہ بیان کرنے کے واسطے دفتر چاہیے یہ مشہور ہے کہ عین حیات نواب مرحوم میں اور اونکے انتقال کے وقت اور میری جانشینی اور حکومت کے ہنگام میں دوستی انگریزان کامل اور مستحکم اور برپا رہی ہے اور بعنایت ایزدی آیندہ یوماً فیوماً ترقی پر ہوگی۔

اسوقت میں ایسا رئیس کلان باعلم و باخبر باختیارات کل و حکومت کامل میرے ملک کے انتظام کے واسطے آیا یہ مفہوم ہوسکتا ہے کہ ایسے رئیس کا ورود صرف میری خوش نصیبی سے ہوا اور مجھے امید قوی اور اطمینان کامل ہے تمام امور میرے موافق میری مرضی کے سرانجام پاوینگے دربابِ جاری اور قائم رہنے فوج مقیم فتح گڑھ کے جو آپ نے بعظمت اور بزرگی تحریر فرمایا ہے کہ وہ مثل سابق قائم رہیں میں نے بخوبی غور کیا اور سمجھا باوجودیکہ میرے ملک کا

جدا صرف اس فوج کے سبب سال بسال ہوتا ہے اور عہود جو سابق سرداران کے ساتھ
اس بارہ میں خاص کر ہوئے ہین اور جس طریق پر یہ معاملہ بعد گفتگو کے بسیار طی ہوا ہے
اوس سب سے آپ بخوبی واقف ہین مجھے امید بہتری اور بہبودی بہر حال آپکی توجہ سے
ہے اور مجھے لازم آیا کہ اوسکا اصل او مفصل بیان کرون مگر مین نے سنا ہے کہ آپ
اسطرف تشریف لاتے ہین یہ میری عین خوشی قلبی ہے اور آپکی ملاقات سے مجھکو نہایت
خوشی حاصل ہوگی اسواسطے اس مطلب کو اوس وقت خوش پر منحصر رکھا اور یہ ضروری تصور کیا
کہ اول انکی مہربانی حاصل کرون بعد ازان آپ از راہ مہربانی والطاف کے جو مشہور عالم ہے
اور باعث خوشی و آرام دل وہ تحریر فرمائین جو باعث میری بہبودی اور خوشی کا ہو اور آپکو
بھی منظور ہو لہذا بنظر قائم رکھنے آپکی خوشی اور رضامندی کے مین منظور کرتا ہون کہ جو فوج
اب فتح گڈھ اور کانپور مین ہے وہ بدستور قائم رہے اور تنخواہ اپنے بھائی سعادت علیخان کی
اور سرداران روہیلہ کی اور اخراجات رزیڈنسی لکھنؤ اور دیگر صاحبان اور صاحب رزیڈنٹ ہمراہ
مہاراجہ سیندہیا اور خرچ ڈاک وغیرہ بھی جو آپنے پچاس لاکھ روپیہ مقرر کر دیا ہے کہ مین ادا کرون
یہ بھی مجھے منظور ہے اور آپنے یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ میرا خرچ اس پچاس لاکھ سے
زیادہ نہوگا اور کسیطرحکا مطالبہ سوای اسکے نہوگا اور یہ بھی درج فرمایا ہے کہ جب کبھی کوئی ان دو
برگیڈ مین سے یا رسالہ سواران واسطے کیے جائینگے یا کمی زیادہ اس فوج مین ہوگی تو حسب خرچ
کمی روپیہ کمی کا اس پچاس لاکھ روپیہ مین سے مجرا ہوگا مین یہ بھی منظور کرکے فرد مفصل بندی ارسال
کرتا ہون اور مجھے یقین ہے کہ آپ ہمیشہ مہربان اور عنایت فرما میرے حال پر رہینگے
جسمین میری بہبودی اور آسایش کا باعث ہوگا —

آپکی تحریر مہربانی کے ہر امر کا جواب مین نے نہین دیا ہے اسوجہ سے کہ مین نے
سنا ہے کہ آپ حضور اس نواح مین تشریف لائینگے پس بوقت ملاقات ہر امر مین گفتگو دوستانہ
کیجاے گی اب یہ خیال کرکے کہ آپکے حکم کی تعمیل اور آپکی رضاجوئی اہم مراتب دوستی
تصور کرکے مین نے منظوری اپنی تحریر کی —

۶ درباب فرخ آباد کے آپ تحریر فرماتے ہین کہ وہ مثل سابق ماتحت میرے رہیگا اور

صاحب رزیڈنٹ جو وہان ہے وہ خواہ اوسوقت خواہ بعد اختتام سنہ ۱۱۹۴ فصلی کے برخاست ہوگا اور بعد سنہ مذکورہ کے وہ وہان نرہیگا اور نہ کوئی اور بجائے اوسکے مامور ہوگا اور آپ حکم دیتے ہین کہ مین مظفر جنگ سے مہربانی سے پیش آؤن اور اونکی حقوق کا لحاظ رکھون اور جس طرح انتظام امور ضلع مذکور مناسب متصور ہو مین پنشن لائق واسطے نواب مظفر جنگ کے مقرر کرون اور ورباب والدہ اور برادر نواب مسمی دل دلیرخان اور راے دیپ چند دیوان سابق کے جنہون نے خواہش دلی نسبت گورنمنٹ اور کمپنی کے ظاہر کی ہے یہ ضرور ہے کہ کچھہ گذارہ اونکا بلا واسطہ نواب مظفر جنگ کے مقرر ہوا اور چونکہ دشمنی نواب کی نسبت اونکے ظاہر ہے اور بباعث اعتبار گورنمنٹ جو اوپر دل دلیرخان کے ہے یہ اندیشہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر اونکی حفاظت نہوگی تو نسبت دشمنی کی مظفر خان سے اونسے تکلیف ہوگی مین اونکے واسطے کچھ گذارہ مظفر جنگ کے پنشن مین سے مقرر کرکے معرفت صاحب رزیڈنٹ لکھنو کے اونکو دلایا کرون ان سب امور مین تعمیل آپکے حکم کی کرونگا اور والدہ اور برادر دل دلیرخان اور رای دیپ چند کو معرفت صاحب رزیڈنٹ کے گذارہ دلوایا کرونگا اور اونکی حفاظت مین رہونگا امید کہ تا دست داد ملاقات تحریرات دوستانہ سے معزز اور مسرور ہوتا رہون —

ملفوفہ

فرد قسط بندی روپیہ کمپنی بابت اخراجات فوج مقیم کانپور و فتح گڈہ و لکھنو اور تنخواہ نواب سعادت علیخان و اخراجات صاحب رزیڈنٹ و دیگر صاحبان مقیم لکھنو خرچ ڈاک اور صاحبان ہمراہی مہاراجہ سیندھیا وغیرہ ماہ مارچ سنہ ۱۷۸۷ لغایت ماہ فروری سنہ ۱۷۸۸ بمہر وزیر —

بماہ مارچ سنہ ۱۷۸۷ . . . . [illegible] لکه
بماہ اپریل . . . . [illegible] لکه
بماہ مئی . . . . [illegible] لکه
بماہ جون . . . . [illegible] لکه
بماہ جولائی . . . . [illegible] لکه

بماہ اگست — نقد — [illegible] لکه

بذریعہ ہنڈوی بر کلکتہ .... [illegible] لکه

بماہ ستمبر .... [illegible] لکه

بماہ اکتوبر .... [illegible] لکه

بماہ نومبر .... [illegible] لکه

بماہ دسمبر .... [illegible] لکه

بماہ جنوری [illegible] .... [illegible] لکه

بماہ فروری — نقد بمقام لکھنو — [illegible] لکه

بذریعہ ہنڈوی بر کلکتہ [illegible] لکه

[illegible] لکه

کل میزان

[illegible] لکه

نقد	ہنڈوی
[illegible] لکه	[illegible] لکه

یہ پچاس لاکھ روپیہ ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ سنہ کا ہوگا—

از حیدر بیگ خان موصولہ ۱۴ ماہ جولائی ۱۱۹۸ء

سابق مین نے ایک عرضی مشعر حال اپنے پہونچنے کے بمقام لکھنو ارسال خدمت کی ہے یقین کہ ملاحظہ مین گذری ہوگی اب جواب حضور کی تحریر دوستانہ کا منجانب نواب وزیر ارسال خدمت ہے اور اس سے حال رضا جوئی حضور منجانب نواب وزیر واضح رای عالی ہوگا حضور نے اونکے امور مین از حد مہربانی ظاہر فرمائی ہے اور یقین ہے کہ آیندہ بھی وہی عنایات نسبت اونکے مرعی رہیگی کیونکہ اونکو نہایت توقع حضور کی ذات سے ہے—

ایک فرد فقط بنا ہی زر اخراجات فوج وغیرہ ملفوف خط نواب صاحب مرسل خدمت ہے اور مین ایک ہنڈوی اوسقدر روپیہ کی جسقدر وسیفول صاحب نے فرمایا تھا کہ الغایتہ ماہ فروری ۱۷۸۵ء

فوج کو چاہیے بھیجتا ہون اور دو ہنڈوی بابت روپئیہ جو شاہزادہ کو چاہیے اور بابت تنخواہ نواب سعادت علیخان لغایت ماہ فروری ۱۷۸۴ء یہ سب ملاحظہ حضور مین گذرینگی —

چونکہ مجھے سفر مین بہت عرصہ ہوگیا بانتظامی اکثر طریق کارروائی مین واقع ہوئی ہے اور توقف اور تساہل بھی بیچ ادائے زر سرکار کے ہوگیا اور اب کہ مین یہان آگیا ہون اور وقت تردد فصل وغیرہ کا ہے مین سرکار کے کام مین مصروف ہون اور بعون ایزدی اور عنایات حضور ہر ایک امر کا انتظام ہو جاوے گا اور جو زر یافتنی کرنیل بار بر صاحب اور دیگر صاحبان کا ہے وہ جسقدر بعد تحقیقات لغایت آخر ماہ فروری ۱۷۸۴ء ہوگا ہنگام وجوب تک ادا ہو جائیگا —

روپیہ قسط بندی بابت اخراجات فوج وغیرہ از ماہ مارچ ۱۷۸۵ لغایت ماہ جون ۱۷۸۵ع خزانہ سرکاری مین داخل ہوگیا اور آیندہ بعنایت ایزدی ماہ بماہ حسب قسط بندی ادا ہوتا رہے گا امید کہ تحریرات عالی سے سرفراز ہوتا رہون گا —

ملفوفہ

ہنڈوی لکھی ہوئی کشمیری مل اور بچھراج کی بنام شیو پرشاد و بشیشر داس بابت بقایاے تنخواہ فوج مقیم کانپور و فتح گدہ و پٹالن لکھنؤ از ماہ فروری ۱۷۸۴ اسمین ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ سنہ کا روپیہ ہے —

ہنڈوی ایضاً بنام ایضاً بابت روپئیہ شاہزادہ اسمین روپیہ سکہ لکھنؤ ہے

ہنڈوی ایضاً بنام ایضاً بابت روپئیہ نواب سعادت علیخان بابت بقایا کے لغایت ماہ فروری ۱۷۸۴ اسمین سکہ لکھنؤ ہے — لک

نمبر ۲۹

عہدنامہ تجارت ساختہ نواب آصف الدولہ کو ۱۷۸۸ع

عہدنامہ تجارت فیمابین چارلس اول کورنوالس نایٹ آف دی موسٹ نوبل ورڈ آرڈر دی

سکارٹری کی از ہنوربل سپریم کونسل شاہ انگلستان لفٹنٹ گورنر افواج شاہی گورنر جنرل و سپہ سالار تمام ممالک و افواج شاہ انگلستان و ہنوربل کمپنی مشتملہ تجاران انگلستان ہندوستان وغیرہ منجانب ہنوربل کمپنی اور نواب وزیر الممالک ہندوستان آصف جاہ نواب آصف الدولہ یحیی خان بہادر ہزبر جنگ —

رایٹ ہنوربل چارلس ارل کورنوالس کی جی گورنر جنرل اور نواب وزیر بہادر کے پاس اکثر استغاثہ تجاران کے جو فیمابین ممالک کمپنی و ممالک نواب وزیر تجارت کرتے ہین اس مضمون کی آئے ہین کہ اونکی بڑی دقت ہوتی ہے اور نقصان بھی اوسکا بہت باعث محصول سنگین جو اونکی اشیاے تجارت پر لیا جاتا ہے اور نیز طریق تحصیل محصول مذکور ہوتا ہے لہذا لارڈ صاحب منجانب ہنوربل کمپنی مشتملہ تجاران انگلستان جو تجارت ہندوستان مین کرتے ہین اور نواب وزیر بنظر رفع کرنے باعث استغاثہ اور ترقی بہبود ہر دو سلطنت کے شرائط ذیل منظور کرتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ شرائط مذکورہ اون پر اور اونکے ورثا اور جانشینون پر حسب مقصود رہینگے —

شرط اول

فریقین معاہدہ دعوی بریت محاصل ہر ملک کا خواہ اپنے واسطے خواہ اپنی رعایا اور متوسلین کے واسطے خواہ کسی اور شخص کے واسطے نکرینگے —

شرط دوم

نواب وزیر اقرار کرتے ہین کہ وہ روانہ بمہر و دستخط اہلکاران بابت تمام اجناس کے جو اوسکے ملک سے ممالک کمپنی کو جاوینگے مع اونکی قیمت کے جسکے مطابق اوسکے ملک کا محصول اونپر لیا گیا ہے دیا کرینگے اور رایٹ ہنوربل ارل کورنوالس بھی اسیطرح اقرار کرتے ہین کہ اوسی قسم کے روانہ بابت تمام اجناس کے جو ممالک کمپنی یعنی اضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ اضلاع بنارس سے ملک نواب وزیر مین جاوینگے مع فرد قیمت جسکے مطابق محصول اونکے ممالک مین اونپر لیا گیا ہے دیا کرینگے —

شرط سوم

نواب وزیر اقرار کرتے ہین کہ محصول اجناس کا جو ممالک کمپنی سے اونکے ملک مین
آئینگے مطابق قیمت مندرجہ روئداد عطیہ کمپنی کے لیا جائیگا اور رایٹ ہنوربل ارل کورنوالس اقرار
کرتے ہین کہ محصول اجناس کا ملک نواب وزیر سے اونکے ممالک مین آنیکے مطابق قیمت
مندرجہ روئداد عطائیہ نواب وزیر کے لیا جائیگا —

شرط چہارم

اجناس تجارت جو ممالک کمپنی سے ممالک نواب وزیر مین آئینگی اگر وہ براہ دریای گنگ آئین
تو اونکا محصول بمقام چھپنا گر یا پھولپور کے لیا جائیگا اور اگر براہ دریاے گومتی آئین تو بمقام
گڑہ مبارکپور مین اور اگر دریای گھاگرا سے آئین تو مقام دوہری گھاٹ اور اگر براہ خشکی آئین تو
مقام کیوی میدنی گنج چاند پرتاب پور یا مہاراج گنج مین اور اگر براہ سرکار گورکھپور آئین تو بمقام
گھاٹ دریاے گنڈک یا بمقام گورکھپور جھولی یا چولوبارہ کے لیا جائیگا اور جو سوداگر یا شخص ہمراہ
اسباب مذکور کے ہوگا اوسکو بروقت ادا کرنے محصول مندرجہ دفعات ذیل کسی مقام مذکور بالا
مین ایک روپیہ تحصیلدار محصول سے مع مہر کچہری ملیگا اور اوسکی رو سے اجناس مذکور کی
بہت زیادہ طلبی اور مزاحمت آئندہ سے ہوگی پھر کہین وہ ملک نواب وزیر مین آمد و رفت کرین
اوپر اور محصول نہ لیا جائیگا —

اور اجناس جو ملک نواب وزیر سے ممالک کمپنی مین خواہ از راہ تری یا خشکی جائیگا اوسکا
محصول چوکیات مقررہ ضلع بنارس اور ضلع بہار مین لیا جاویگا اور روانہ حسب مضمون بالا
دیا جاویگا —

فریقین معاہدہ اختیار تبدیل کرنے مقامات چوکیات تحصیل محصول پر جہان
اونکو مناسب متصور ہو اپنے اختیار مین رکھتے ہین مگر اوسکی اطلاع بذریعہ اشتہار باہم
کرتے رہا کرینگے —

شرط پنجم

بابات آہن تانبا شیشہ اور اسباب آہنی تانبا و شیشہ طلا و نقرہ ابریشم خام پارچہ ریشمی
پارچہ سوتی و پارچہ ریشم و سوت یعنی ٹسر جو ممالک کمپنی سے ملک وزیر مین آئے اوسپر محصول

ڈہائی فیصدی بموجب قیمت مندرجہ رونہ عطیہ مقامات ممالک کمپنی نواب وزیر کو دیا جائیگا —

شرط ششم

نمک جو ممالک کمپنی سے ملک نواب وزیر مین آویگا اوسپر محصول پانچ فیصدی بموجب قیمت مندرجہ رونہ عطیہ مقامات ممالک کمپنی نواب وزیر کو دیا جائیگا —

شرط ہفتم

پشم جو جالون حیدرنگر اومراوتی ناگپور یا کسی ملک دکن سے نواب وزیر کے ملک سے گذر کر ملک کمپنی مین آتی ہو اسکا محصول پانچ فیصدی بموجب قیمت چھہ روپیہ فی من چہپانوے سیر کے نواب وزیر کو دیا جائیگا اور رونہ اسکا اوس مقام چوکی سے ملیگا جہان محصول لیا جائیگا ڈہائی فیصدی جب ضلع بنارس مین آویگی تو وہان ڈہائی فیصدی اوسی قیمت کے بموجب لیا جائیگا اور ڈہائی فیصدی اور جب وہ صوبہ بہار مین آویگی بموجب اوسی قیمت کے جو اوپر مذکور ہوئی ہے اور اگر یہ روئی بنارس سے ہوکر نہ آویگی تو ممالک کمپنی کی چوکی پرمٹ پر پانچ فیصدی اوسکا محصول لیا جائیگا —

شرط ہشتم

پارچہ ریشمی اور پارچہ سوتی اور پارچہ ملبوس یعنی ریشمی و سوتی جو ملک نواب وزیر سے ممالک کمپنی مین آوینگے ڈہائی فیصدی اوسپر بموجب قیمت مندرجہ رونہ نواب وزیر لیا جائیگا اور یہی محصول مقام پرمٹ بنارس مین لیا جائیگا اگر وہ ضلع بنارس مین آوینگے اور سبب کمپنی کے ممالک مین آوینگے تو تحصیلداران پرمٹ اوسکا رونہ بلا محصول واسطے گذر کرنے اوسکے اضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ مین دینگے اور اگر اسباب مذکورہ بالا بغیر گذرنے ضلع بنارس سے ممالک کمپنی مین آوے تو ڈہائی فیصدی اول مقام پرمٹ ممالک کمپنی مین لیا جائیگا —

شرط نہم

تمام اجناس جو شرائط مذکورہ بالا مین درج نہین ہین جب ایک ملک سے دوسرے ملک مین واسطے تجارت کے جائیگا اوسپر محصول پانچ روپیہ فیصدی اوس قیمت پر لیا جائیگا جو درج رونہ ہوگی جو رونہ اونکو اوس مقام سے ملا ہوگا جہاں سے وہ اول روانہ ہوئے ہین

اگر اجناس ممالک کمپنی سے ملک نواب وزیر مین جائیگا تو اوسپر محصول ایک مقام چوکی مذکورہ شرط سوم مین لیا جائیگا اور اگر نواب وزیر کے ملک سے ممالک کمپنی مین جائیگا تو اول چوکی ضلع بنارس پر ڈھائی روپیہ فیصدی لیا جائیگا اور ڈھائی روپیہ فیصدی اول چوکی ضلع بہار پر اور اگر یہ اسباب ضلع بنارس ہوکر نہ آیا ہوگا تو کل پانچ روپیہ فیصدی اول چوکی ضلع بہار پر لیا جاے گا —

شرط دہم

اجناس جو اضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ یا ضلع بنارس سے ملک نواب وزیر مین جائیگا اور محصول اوسپر حسب شرح و طریق مذکورہ شرائط بالا لے لیا گیا ہو تو اگر وہ اجناس گنج مین فروخت ہوگی تو اوسپر اوس گنج کا محصول نہ لیا جائیگا مگر درصورتیکہ اجناس مذکورہ واسطے روانگی دوسرے مقام بیرون ملک نواب وزیر کے گنج مین فروخت ہوگی تو اوسپر محصول گنج نلیا جائیگا اور نہ کوئی اور محصول اوسکے واسطے تحصیل ہوگا مگر رونہ جو اجناس کے ساتھ ہوگا وہ فروشندہ سے لیکر اہلکار پرمٹ اپنے دستخط اوسپر کرکے خریدکنندہ کو دیگا اور یہ اجناس بلا کسی محصول یا مزاحمت کے ملک نواب وزیر سے گذر کرے گا اور اگر خریدکنندہ مذکور ہمراہ اوس اجناس کو واسطے صرف کے کسی گنج مقام عملداری نواب وزیر مین فروخت کرے گا تو اوس گنج کا محصول اوسپر لیا جائیگا اوسیطرح اگر اجناس ملک نواب وزیر سے ممالک کمپنی مین جائیگی اور محصول معمولی شرح مذکورہ کی شرائط کی موافق اوسپر ادا ہوچکا ہے تو جس گنج مین وہ فروخت ہوگی اوس گنج کا محصول بھی حسب شرح مذکورہ لیا جائیگا اور یہ محصول گنج شرح سابق سے زیادہ نہوگا اور نہ کچھ اوسپر بغیر رضامندی طرفین کے ایزاد کیا جائیگا —

شرط یازدہم

اگر کوئی مالگذار یا زمیندار یا مستاجر یا جاگیردار یا معافیدار کچھ محصول ایسے اجناس پر لیگا جو ممالک فریقین معاہدہ سے آئے ہون اور اوسپر محصول معمولی ادا ہوچکا ہو اور روپیہ حاصل ہوچکا ہو تو ایسے مجرم سے واسطے اول مرتبہ کے بیس روپیہ فی روپیہ جو اوسنے تحصیل کیا ہو لیا جائیگا اور مرتبہ ثانی چالیس روپیہ اور اگر تیسری مرتبہ پھر جرم تحصیل محصول ناجائز اوسپر ثابت ہوگا تو اگر مجرم

مالگذار یا مستاجر ہے تو اوس سے سو روپیہ فی روپیہ لیا جائیگا اور اپنی مالگذاری یا مستاجری سے معزول ہوگا اور اگر زمیندار یا جاگیردار یا معافیدار ہے تو اوسکی زمین ضبط ہوگی اور اگر کوئی اہلکار بیست زیادہ محصول جائز سے لیگا تو اول جرم کے واسطے اوسپر جرمانہ دہ چند رقم ناجائز کا کیا جائیگا اور نوکری سے برطرف ہوگا فریق مظلوم کی نقصانی کا معاوضہ اس رقم جرمانہ سے کیا جائیگا اور فریقین معاہد کو اختیار حاصل ہوگا اس رقم جرمانہ سے جسقدر کافی معاوضہ واسطے تکلیف اور زروقت مظلوم کے مناسب متصور کرینگے اوسکو دینگے—

شرط دوازدہم

بنظر اسکے کہ کوئی شخص ارادہ عمداً محصول ندینے کا کرکے چوکی پرمٹ کے متصل آکر رونہ نلیکر ارادہ گذرنے کا کرے تو اوسپر دو چند محصول لگایا جائیگا اور اسی نظر سے فریقین معاہدہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ اپنے اپنے ملک مین حکم جاری کرینگے کہ ہر ایک شخص قبل از متصل آنے کسی چوکی کے محصول حسب مندرجہ شرائط بالا ادا کرکے رونہ حاصل کرے—

یہ شرط متعلق محصول گنج کی نہین ہے اور محصول گنج حسب قاعدہ اور شرح مندرجہ شرط دہم حسب اجناس گنج مین آنے کی تحصیل ہوگا—

شرط سیزدہم

فریقین معاہدہ یہ امر اپنے اختیار مین رکھتے ہین کہ اجناس پیداوار علاقہ پر جو اونکے ملک مین صرف ہو اور اون اجناس پر جو اونکے ملک مین اور ممالک غیر ملک کمپنی و نواب وزیر سے آئین جو مناسب تصور کرین لیا کرین اور پیداوار کہن وغیرہ سوا سے پنبہ کے جو ممالک کمپنی مین آئین نواب وزیر محصول حسب مندرجہ شرط ہفتم لیا کرینگے

شرط چہاردہم

اگر نزاع فیما بین تجاران ممالک فریقین معاہدہ کے پیدا ہو تو اوسکا فیصلہ اوس ملک کے رواج کے موافق ہوگا جس ملک مین مدعا علیہ رہتا ہوگا اگر مدعا علیہ ساکن ممالک کمپنی کا ہوتو مدعی کو اجازت ہوگی کہ اپنا مقدمہ بذریعہ وکیل یا مختار وزیر روبرو گورنر جنرل بہادر یا جلاس کونسل کے پیش کرے اور بہادر ممدوح مقدمہ کو سپرد اوس مقام کے حاکم کے کرینگے جہان تنازع

پیدا ہوگا یا مدعا علیہ رہتا ہوگا اور اسیطرح اگر مدعا علیہ ساکن ملک نواب وزیر کا ہو تو مدعی کو اجازت ہوگی کہ اپنا مقدمہ بذریعہ ریزیڈنٹ انگریزی کے روبرو نواب وزیر پیش کرے اور نواب جسطرح حاکم کو مناسب تصور فرماینگے اوسکو سپرد معتمد واسطے فیصلے کے کرینگے یہ بھی وعدہ ہوتا ہے کہ اگر کوئی تحصیلدار یا پرمٹ یا زمیندار یا کوئی اور شخص رعایا سرکارین کا کوئی امر خلاف منشا اور معنی عہدنامہ بسبب کسی تاجر کے کرینگے تو مظلوم کو اختیار حاصل ہوگا کہ حسب طریق مذکورہ بالا داد خواہی اپنی کرے۔

شرط پانزدہم

یہ عہدنامہ تعلق اضلاع روہیلکھنڈ اور کوتیا سے نہین رکھتا وہان نواب وزیر کو اختیار حاصل ہے کہ محصول شرح سابق تحصیل کرے یا بیشی یا کمی حسب مناسب تعین کرے۔

شرط شانزدہم

نواب وزیر نے استرضا نواب فرخ آباد کی حاصل کی کہ اوسکا ملک بھی شامل اس عہدنامہ کے ہوا اور وعدہ کیا کہ جو نقصان اوسکا بابت واگذار کرنے محصول جداگانہ کے اوپر اجناس دکھن وغیرہ کے ویسے کے جو ملک کمپنی مین آئے گی اور اجناس کی جو کمپنی کے ممالک سے آئے گی ہوگا وہ اوسکو دیا جائیگا لہذا علاقہ نواب مذکور بھی جہان تک منشا اس عہدنامہ کا ہوگا اوسی نسبت پر تصور کیا جائیگا جس صورت پر علاقہ نواب وزیر اس عہدنامہ کی روسے ہے

شرط ہفدہم

اس عہدنامہ کی تعمیل یکم ماہ ستمبر آئندہ مطابق ۲۹ ذیحجہ سنہ ۱۲۰۲ ہجری سے ہوگی یا اگر تصدیق اور سپردگی اسکی فریقین کو قبل اوسکے ہوئی تو اوسوقت سے تعمیل ہوگی تصدیق اور منظور بمقام فورٹ ولیم تاریخ ۲۵ ماہ جولائی سنہ ۱۷۸۸ع ہوا

مہر
کمپنی انگریز بہادر

دستخط کورنوالس

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط اسی سے ہے

سکرٹری گورنمنٹ

مہر فارسی

نقل مطابق اصل کے ہے | مہر بحروف بنگالہ | مہر بحروف بنگالہ

دستخط جی ایف چیری

نائب مترجم فارسی

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی ایف چیری

نائب مترجم فارسی

نمبر ۳۰

عہدنامہ جو نواب وزیر کے ساتھہ بابت دینے تنخواہ ایک اور رجمنٹ سواران کے ہوا

ترجمہ عہدنامہ جو نواب وزیر نے ہنوریبل گورنر جنرل بہادر سے بمقام لکھنؤ بتاریخ ۲۰ ماہ مارچ ۱۷۹۷ع کے کیا۔

گورنر جنرل بہادر نے نواب وزیر سے بیان کیا کہ عرصۂ قلیل سے فوج کمپنی میں کئی رجمنٹ سواران ولایتی و ہندوستانی زیادہ ہو گئے ہیں اور حسب الحکم کمپنی مدد نواب وزیر سے درباب ادا سے اخراجات فوج مذکور چاہیے اور نواب وزیر کو چونکہ اطمینان کلی اور اعتبار کامل حاصل ہے کہ فوج کمپنی ہر وقت مستعد اور آمادہ حسب شرائط حفاظت ملک نواب وزیر ہے بمقابلہ اونکے دشمنان سب کے ہے لہذا شرط ذیل منظور ہوئی ہے یعنی —

نواب وزیر ہر سال اصل خرچہ ایک رجمنٹ ولایتی اور رجمنٹ ہندوستانی کا دیا کرینگا یعنی دو رجمنٹ کا خرچ دیگا گو گورنر جنرل بالفعل تعداد خرچ ہر دو رجمنٹ بیان نہین کر سکتے بشرطیکہ ساڑھے پانچ لاکھہ روپیہ سالانہ سے زیادہ نہوگا اور یہ روپیہ باقساط ماہواری ادا ہوگا اور قسط اول ماہ

جیسا کہ سنہ حال فصلی سے شروع ہوگی۔

ترجمہ صحیح ہے

دستخط این بی ایڈمنسٹن

مترجم فارسی گورنمنٹ

نمبر ۱۳۱

عہدنامہ ساتھ نواب وزیر سعادت علیخان بہادر کے ہوا ۱۷۹۸ع

چونکہ اکثر عہدنامجات باوقات مختلف فیمابین نواب شجاع الدولہ بہادر مرحوم اور نواب آصف الدولہ بہادر کے اور ہنوریبل ایسٹ انڈیا کمپنی انگریزی کے قرار پائے ہین جنکی روسے مفاد ممالک طرفین منظور لہذا نواب وزیر الممالک یمین الدولہ ناظم الملک سعادت علیخان بہادر مبارز جنگ اور سرجان شور بارونٹ منجانب ہنوریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے بنظر مداومت دوستی واتحاد جو فیمابین سرکارین کے جاری ہے اور بلحاظ مفاد باہمی جو اوس سے پیدا ہوتا ہے اب شرائط ذیل منظور کرتے ہین

شرط اول

صلح و دوستی واتحاد جو اسقدر عرصہ دراز سے فیمابین سرکارین جاری ہے دوامی ہوگا دوست اور دشمن ایک کے اوسی ہئیت مین دوسری جانب سے گردانی جائینگے اور فریقین معاہدہ وعدہ کرتے ہین کہ تمام عہدنامجات واقرارنامجات سابق جو فیمابین سرکارین اب تک قائم ہین اور جو خلاف منشاء عہدنامہ حال کے نہون اس عہدنامے سے مستحکم ہونگے۔

شرط دوم

ازروے عہدنامجات سرکارین ہنوریبل ایسٹ انڈیا کمپنی پر فرض ہے بمقابلہ تمام دشمنان کی حفاظت ملک نواب سعادت علیخان کرین اور بنظر اسکے کہ عہدنامے کی شرائط بخوبی تعمیل ہون اور نیز بخیال حفاظت اپنے ملک کے انگریزی کمپنی نے اپنی فوج کو بہت ازدیاد کیا ہے اور رجمنٹہا ے جدید سوار و پیادہ ملازم رکھے ہین لہذا نواب سعادت علیخان وعدہ کرتے ہین کہ ماورا ہر مبلغ چھپن لاکھ ستہتر ہزار چھ سو اٹھتیس روپیہ سالانہ کے جو نواب آصف الدولہ نے انگریزی کمپنی کو

دینا منظور اور قبول کیا ہے وہ مبلغ آٹھ لاکھ بائیس ہزار تین سو باسٹھ روپیہ اور بھی ادا کیا کرینگے یعنی کل روپیہ چھتر لاکھ ادا کیا کرینگے اور یہ روپیہ سکہ اودہ رائج الوقت ہوگا —

شرط سوم

یہ روپیہ ہے لکہ تاریخ ۲۱ ماہ جنوری ۱۷۹۸ء سے جس تاریخ نواب سعادت علیخان مسند نشین اودہ ہوا شروع ہوگا اور نواب وعدہ کرتے ہین کہ یہ روپیہ حسب وعدہ حسب وجوب ہوگا بتعدادی چھ لاکھ تینتیس ہزار تین سو اونتالیس پانچ آنہ چار پائی سکہ اودہ کے ماہ بماہ بموجب فرد قسط بندی منسلکہ ادا ہوگا —

شرط چہارم

جو بقایا سے مبلغان حسب قرار نامجات سابق ۲۱ ماہ جنوری ۱۷۹۸ء ہوگا وہ فوراً ادا کیا جاے گا —

شرط پنجم

نواب سعادت علیخان وعدہ کرتے ہین کہ سالانہ گذارہ وزیر علیخان کو ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ کا دیا جائیگا اور اقرار کرتے ہین کہ یہ روپیہ باقساط ماہواری تعدادی بارہ ہزار پانچ سو روپے کے کمپنی انگریزی کو دیا جاے گا اور انگریزی کمپنی مذکور وزیر علیخان کو جب تک وہ اونکے ہاں رہینگے دینگے —

شرط ششم

تنخواہ بیگم اور شاہزادگان بنارس کی تعدادی دو لاکھ چار ہزار روپیہ سالانہ اور تنخواہ نشین فرخ آباد تعدادی تئیس ہزار چھ سو اڑتیس روپیہ رقم چھتر لاکھ روپیہ سکہ اودہ مذکورہ بالا مین شامل ہین

شرط ہفتم

گورنر جنرل سر جان شور بہادر منجانب ایسٹ انڈیا کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ فوج انگریزی جو ملک اودہ مین واسطے حفاظت کے رہیگی ہرگز کم دس ہزار سپاہ ولایتی و ہندوستانی سے نہوگی اسمین پیادہ و سوار و توپخانہ سب ہونگے اور اگر کسی وقت ضرورت پر فوج انگریزی ولایتی و ہندوستانی پیادہ و سوار و توپخانہ ملک اودہ مین تیرہ ہزار سپاہ سے زیادہ کیجاویگی تو نواب

سعادت علیخان وعدہ کرتے ہین کہ جو سپاہ زیادہ تعداد مذکورہ بالا سے ہوگی اوسکا خرچہ وہ علاوہ دینگے اور اسیطرح اگر فوج انگریزی ولایتی وہندوستانی پیادہ وسوار وتوپخانہ ملک اودہ مین کسی ضرورت سے آٹھہ ہزار نفری سے کم ہوجائیگی توجسقدر اس تعداد سے کم ہوگی اوس قدر فوج کا خرچہ چھہتر لاکھہ روپیہ مین سے اونکو مجرا ملیگا۔

شرط ہشتم

چونکہ انگریزی کمپنی کے پاس کوئی قلعہ ملک اودہ مین نہین ہے اور نواب سعادت علیخان کو اطمینان کلی اوپر دوستی انگریزی کمپنی کے ہے لہذا وہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ قلعہ الہ آباد مع تعمیرات وگھاٹ وغیرہ جو اوسکے متعلق ہین اور اوسقدر زمین جسقدر اونکو واسطے چاندماری وغیرہ کے مطلوب ہوگی دینگے اور انگریزی کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ وہ ذمہ دار نواب کی بابت محصول گھاٹ کے ہونگے اور نواب مذکور یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ جسقدر روپیہ واسطے مستحکم کرنے اور مرمت کرنے قلعہ مذکور کے صرف ہوگا وہ بھی وہ دینگے بشرطیکہ تعداد اوسکی آٹھہ لاکھہ روپیہ سکہ اودہ سے زیادہ نہوگی اور یہ روپیہ یا جسقدر حقیقت مین اوس سے کم صرف ہوگا دو سال مین تاریخ عہدنامہ ہذا سے انگریزی کمپنی کو ادا کردینگے یعنی جسقدر ایک سال صرف ہوگا اوس قدر اوس سال مین دیا کرینگے اور نواب سعادت علیخان بہادر اوسی نظر سے یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ انگریزی کمپنی کو روپیہ واسطے مرمت قلعہ فتح گڈھ کے چھہ مہینے کے عرصہ مین تاریخ عہدنامہ ہذا سے دینگے جو زائد از تین لاکھہ روپیہ نہوگا۔

شرط نہم

اگر واسطے بہتر حفاظت ملک نواب سعادت علیخان کے یہ مصلحت ہو کہ چھاؤنی کانپور اور فتحگڈھ مین فوج کسی اور مقام مناسب پر جاوے تو نواب سعادت علیخان استرضا اپنی ظاہر کرتے ہین کہ وہ خرچ نقل مقام فوج یعنی خرچ راہ فوج اور صرف تعمیر چھاؤنی مقام مجوزہ کا دینگے۔

شرط دہم

چونکہ انگریزی کمپنی کا صرف کثیر بیچ قائم کرنے حق نواب سعادت علیخان کے ہوا ہے

بنظر اوسکے نواب اقرار کرتے ہین کہ وہ بارہ لاکھہ روپیہ انگریزی کمپنی مذکور کو دینگے —

شرط یازدہم

چونکہ تقسیم تنخواہ فوج انگریزی کمپنی مقیم ملک اودہ منحصر اوپر اداے بروقت اقساط بموجب شرط دوم وسوم عہدنامہ ہذا کے ہے لہذا نواب ممدوح اقرار کرتے ہین کہ وہ کوشش بلیغ کرینگے کہ قسط بروقت ادا ہو لیکن اگر احیاناً خلاف کوشش و نیت نواب قسط بروقت ادا نہوا اور باقی رہ جاوے تو نواب سعادت علیخان وعدہ اور اقرار کرتے ہین کہ وہ اسطرح کی ضمانت بابت اداے بقایا و اقساط آئندہ داخل کمپنی کرینگے جس سے اطمینان اوسکا ہوگا —

شرط دوازدہم

چونکہ ازروی عہدنامہ جواب فیمابین نواب وزیر اور کمپنی کے ہوا ہے اوریہ ادائی بہت زیادہ ہوگیا اور دیگر اخراجات بھی نواب پر لازم اور فرض ہین لہذا بمقابلہ جمع و خرچ ملک یہ ضروری مقصود ہوا کہ اوسقدر کمی اخراجات مقبول دفاتر و ملازمین وغیرہ مین کیجاوے جسقدر ضروری اور مناسب متصور ہو پس اس باب مین نواب وعدہ کرتے ہین کہ وہ گورنمنٹ کمپنی سے مشورہ کرکے اونکی راے کے مطابق اخراجات و حصول کی کمی عمل مین آوے گی —

شرط سیزدہم

چونکہ معاملات مالگذاری یعنی پولیٹکل نواب سعادت علیخان اور انگریزی کمپنی کے واحد ہین لہذا یہ ضرور ہے کہ جو تحریرات نواب سعادت علیخان اور رئیسان غیر کے ساتھہ ہو وہ باطلاع اور بہ رضا کمپنی کے ہوا اور نواب سعادت علیخان منظور کرکے اقرار کرتے ہین کہ کوئی تحریر بخلاف منشاء اس عہدنامہ کے اونسے ظہور مین نہ آوے گی —

شرط چہاردہم

چونکہ شرائط مندرجہ عہدنامہ تجارت کے جو فیمابین سرکارین کے قرار پایا ہے اب تک قرار واقعی تعمیل سے ملک نواب وزیر مین نہین ہوتی لہذا منظور یہ ہوا کہ فریقین معاہدہ کوشش بلیغ اونکی تعمیل مین کرین —

شرط پانزدہم

نواب سعادت علیخان وعدہ کرتے ہین کہ وہ کسی یوروپ زا کو کسی نوکری پر اپنے یہان ملازم نہ رکھینگے اور نہ کسیکو اپنے ملک مین آباد ہونے دینگے بغیر مرضی کمپنی کے۔

شرط شانزدہم

نواب سعادت علیخان وعدہ کرتے ہین کہ گذارہ معقول واسطے مشہور اولاد برادر یعنے نواب آصف الدولہ مرحوم کے مقرر ہوا اور بخوشی و رضامندی اقرار کرتے ہین کہ وہ اونکی پرورش کرینگے۔

شرط ہفدہم

نواب وزیر الممالک سعادت علیخان بہادر منجانب اپنے اور اپنے ورثا کے اور گورنر جنرل سر جان سور بارونٹ صاحب بہادر منجانب ایسٹ انڈیا کمپنی اقرار کرتے ہین کہ تمام شرائط مندرجہ عہدنامہ ہذا کا لحاظ بایمانداری اور مصروفیت تمام ہوگا اور دونون اقرار کرتے ہین کہ وہ خود اور اپنے ممالک اور رعایا مین اس عہدنامے کو اور تمام شرائط عہدنامہ کو جاری اور بحال رکھینگے اور تمام امورات سرکار مین نہایت یکجہتی اور اتحاد سے طرفین مین سرانجام پایا کرینگے اور نواب ممدوح کو کل اختیار اپنے امورات خانگی پر اور اپنے ملک موروثی پر اور اپنی فوج پر اور رعایا پر حاصل ہوگا۔

فرد قسط بندی بابت ادای سالانہ

اول قسط ماہ جنوری تاریخ یکم فروری واجب الادا ہوگی۔	[illegible]
دوم قسط ماہ فروری تاریخ یکم مارچ واجب الادا ہوگی۔	[illegible]
سوم قسط ماہ مارچ تاریخ یکم اپریل واجب الادا ہوگی۔	[illegible]
چہارم قسط ماہ اپریل تاریخ یکم مئی واجب الادا ہوگی۔	[illegible]
پنجم قسط ماہ مئی تاریخ یکم جون واجب الادا ہوگی۔	[illegible]
ششم قسط ماہ جون تاریخ یکم جولائی واجب الادا ہوگی۔	[illegible]
ہفتم قسط ماہ جولائی تاریخ یکم اگست واجب الادا ہوگی۔	[illegible]
ہشتم قسط ماہ اگست تاریخ یکم ستمبر واجب الادا ہوگی۔	[illegible]
نہم قسط ماہ ستمبر تاریخ یکم اکتوبر واجب الادا ہوگی۔	[illegible]
دہم قسط ماہ اکتوبر تاریخ یکم نومبر واجب الادا ہوگی۔	[illegible]

یازدہم قسط ماہ نومبر تاریخ یکم دسمبر واجب الادا ہوگی ــــ

دوازدہم قسط ماہ دسمبر تاریخ یکم جنوری واجب الادا ہوگی ــــ

کل سکہ روپیہ

لکہ

دستخط جان شور

مہر فارسی

ہمارے روبرو اسپر دستخط اور مہر ہوکر پانچ نقول دی گئین تاریخ ۱۲ ماہ فروری ۱۷۹۸ع

دستخط جی ایسدرت رزیڈنٹ

دستخط این بی ایڈمنسٹن مترجم فارسی

نمبر ۳۲

اقرارنامہ جو نواب سعادت علیخان نے بضمانت کمپنی بہو بیگم والدہ نواب آصف الدولہ مرحوم کے ساتھ تاریخ ۷ فروری ۱۷۹۸ء نواب وزیر سعادت علیخان کے دلمین ادب اور لحاظ بہو بیگم صاحبہ کا منقوش ہے اور اوسکو اطمینان کلی اونکی اعانت اور امداد کے وقت پر ہے لہذا وعدہ کرتے ہین وہ اونکا ادب اور لحاظ بدرجۂ نہایت کیا کریگا اور ہمیشہ کوشش اونکے آرام اور آسائش مین کیا کریگا ثبوت اس نیت کی نواب وزیر منظور کرتا ہے کہ بہو بیگم صاحبہ پنشن سالانہ اور جو محل کی دیا کرین اور اس پنشن کی جائداد مین محال گونڈا اونکو دیا جاتا ہے اور واسطے زیادہ وضاحت نواب کے دلی ادب اور لحاظ بنسبت بہو بیگم صاحبہ کے وہ اسپر بھی رضامندی اپنی دیتا ہے محالات اودہ پچھم رات بنگلسی جو متصل فیض آباد قیامگاہ قدیم بہو بیگم صاحبہ کی واقع ہے شامل اونکی جاگیر کے کی جاوے اور اس اقرارنامے کی تعمیل کے بارہ مین انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی ضامن ہین لہذا بشہادت اس امر کے نواب نے اپنی مہر اور گورنر جنرل بہادر نے اپنے دستخط اسپر کردیے ــــ

نمبر ۳۳

عہدنامہ فیمابین ہنوریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و نواب وزیر الممالک یمین الدولہ ناظم الملک سعادت علیخان بہادر

مبارز جنگ دربارہ شامل کرنے واسطے ہمیشہ کی بعض اضلاع علاقہ نواب وزیر بابت مجرا وضع زر سالانہ جو وزیر کو دینا ہے
چونکہ عہدنامہ جواب فیما بین نواب وزیر اور ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کی جاری و قائم ہے اوسکی رو سے کمپنی نے وعدہ
کیا ہے کہ حفاظت ملک نواب وزیر بمقابلہ اونکے دشمنان کے کرینگے اور واسطے اسکے
کہ کمپنی تعمیل اس شرط کی کرسکے نواب وزیر پر از روے عہدنامہ مذکور فرض ہے کہ وہ کمپنی کو ہمیشہ
چھہتر لاکھہ روپیہ سکہ اودہ سال بسال دیا کرے اور یہ بھی اوسپر اوسی عہدنامہ سے واجب آیا ہے
کہ جسقدر فوج سواے فوج شرائط عہدنامہ کمپنی کو اوسکی حفاظت کے واسطے ضرورت ہوگی اوسکا خرچ
نواب وزیر دیگا اور چونکہ بمصلحت وقت یہ قرار پائی کہ روپیہ ایسے طور پر قرار دیا جاے جس سے اطمینان
ادا سے صرف فوج وغیرہ مقصود ہو اور اوسمین وہم کمی و بیشی کا باقی نہ رہے اور کمپنی کو اطمینان کلی
اوسکے ادا ہونے کا بر وقت وجوب حاصل ہو لہذا عہدنامہ ذیل جسمین دس شرطین ہین فیمابین
ہز ایکسلنسی موسٹ نوبل مارکیوس ویلسلی کی پی گورنر جنرل امورات ملکی و جنگی قوم انگلستان جو ملک
ہندوستان مین بوساطت ہنوربل ہنری ویلسلی اور لفٹنٹ کرنیل سکوٹ جنکو اختیارات عطیہ گورنر جنرل
بہادر دربارہ تقرری عہدنامہ نواب وزیر سے منجانب و بنام گورنر جنرل حاصل ہین فریق اور نواب
وزیر الممالک یمین الدولہ ناظم الملک نواب سعادت علیخان بہادر مبارز جنگ فریق ثانی منجانب اپنے
اور اپنے ورثا اور جانشین کے دربارہ اسکے قرار پایا کہ ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کو واسطے ہمیشہ کے
بعض اضلاع علاقہ نواب وزیر کے بابت سالانہ گذشتہ اور دیگر رقومات جو بذمہ نواب کے بالعوض
کمپنی کے عہود حفاظت کے باقی ہین دیے جائین —

شرط اول

نواب وزیر از روے اسکے علاقجات ذیل و ہی ملک کے واسطے ہمیشہ کے ہنوربل
ایسٹ انڈیا کمپنی کو بالعوض سالانہ اور اخراجات ایزادی فوج اور پنشن نبارس و فرخ آباد کے
دیتے ہین جنکی آمدنی کی تعداد ایک کرور تینتیس لاکھہ روپیہ مع خرچہ تحصیل کے ہے —

تفصیل جمع

چکلہ کوڑہ و کڑہ و چکلہ اٹاوہ —

گھر وغیرہ —

[illegible] لکہ
[illegible]
[illegible]
[illegible] لک
[illegible]

شامل ہو اورخواہ جو باقی نواب کے پاس رہا ہے ہوں ہوئی ہوگی —

شرط سوم

ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ جو ملک نواب وزیر کے پاس باقی رہا ہے حفاظت بمقابلہ دشمنان بیرونی و اندرونی ملک وہ کرینگے بشرطیکہ یہ امر گورنمنٹ انگریزی کے اختیار مین رہے کہ جہان اونکو ضرورت معلوم ہو وہان اپنی فوج علاقہ نواب وزیر مین کہین اور یہ بھی شرط ہے کہ نواب چار پالٹن پیادگان کی اور ایک پلٹن نجیب اور میواتیون کی اور دو ہزار سوار اور تین ہزار گولہ انداز تک اپنے ملازم رکھین اور باقی فوج کو برخاست کردین باستثنا اوسقدر مسلح چپراسیون کے واسطے تحصیل مالگزاری کے ضروری مقصود ہون اور تھوڑے سے سوا اور نجیب کے جو عاملان کے ہمراہ رہینگے —

شرط چہارم

ایک ڈیٹیچمنٹ انگریزی فوج کا اور تھوڑا توپخانہ ہمیشہ نواب کی اردلی مین رہے گا —

شرط پنجم

تاکہ اصل منشا اور معنی شرط اول و دوم و سوم و چہارم عہدنامہ ہذا کی واضح ہون یہ بیان کیا جاتا ہے کہ جو ملک سپرد ہوا ہے وہ بعوض سالانہ اور تمام اخراجات کے جو کمپنی نے بیچ حفاظت ملک وغیرہ نواب وزیر کے ہوتے تھے دیا گیا ہے پس آیندہ اب کچھ مطالبہ بباعث اخراجات کے جو ہنوربل کمپنی کا بیچ فراہم کرنے فوج کے واسطے رفع کرنے حملہ یا روکنے تو ہم حملہ دشمن غیر کے ہوگا یا بسبب ڈیٹیچمنٹ فوج انگریزی کے جو ہمراہ نواب کے رہیگا یا بابت اوس فوج کے ہوگا جو بوقت ضرورت واسطے فرو کرنے سرکشی یا بدانتظامی کے فراہم ہوگی یا واسطے صرف کسی مقام چھاونی کے ہوگا یا بباعث کمی آمدنی علاقہ سپرد کردہ کے بوجہ آفات ارضی و سماوی یا جنگ یا کسی اور وجہ کے ہوگا خزانہ نواب پر نہوگا —

شرط ششم

جو علاقہ ازروے شرط اول عہدنامہ ہذا کے ممالک کمپنی مین شامل کیا گیا ہے وہ کلیۃً زیر انتظام اور حکومت کمپنی مذکور کے اور اونکے افسران کے رہیگا اور ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی

اس تحریر سے ذمہ کرتے ہین کہ قبضہ اوس علاقے کا جواب بعد سپردگی علاقہ کے رہیگا پاس نواب
اور اوسکے ورثا کے رہیگا اور اونکے یعنی نواب اور اوسکے ورثا کی حکومت اوسمین بلا مزاحمت رہیگی
اور نواب وعدہ کرتے ہین کہ وہ علاقہ باقیماندہ مین ایسا انتظام بذریعہ اپنے اہلکاران کرینگے جس سے
بہبودی رعایا اور حفاظت جان و مال باشندگان متصور ہوگی اور نواب ہمیشہ حسب ہدایت اور
صلاح افسران ہنوریبل کمپنی کے کاربند ہونگے ۔

شرط ہفتم

علاقہ سپرد شدہ حسب شرط اول عہدنامہ ہذا افسران ہنوریبل کمپنی کو شروع سنہ ۱۲۰۹ فصلی سے
جو مطابق ۲۲ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۰۱ء کے ہوگا دیا جایگا اور نواب اوسوقت تک زر سالانہ اور صرف ایزادی
فوج انگریزی اپنے خزانہ سے دینگے جب تک افسران انگریزی بخوبی قبضہ ملک سپرد شدہ کا
اہلکاران نواب سے نپاینگے اور کمپنی بعد پانے قبضہ ملک سپرد شدہ کے پھر نواب سے کچھ
مطالبہ نکریگی ۔

شرط ہشتم

فریقین معاہدہ بنظر قائم کرنے ایسی رسم تجارت فیمابین ممالک سرکارین کے جس سے
فائدہ رعایات جانبین متصور ہو اقرار کرتے ہین کہ ایک صلحنامہ تجارت جداگانہ قرار دیا جاوے لہذا
یہ اقرار ہوتا ہے کہ بیوپاری دریائی گنگ مین اور دیگر دریاہا سے سرحدی ممالک طرفین مین بلا محصول
اور بلا مزاحمت ہوا کرے یعنی کسی کشتی سے بیچ دریاے گنگ اور دیگر دریاہا سرحدی جانبین مین
مزاحمت نہوگی اور نہ وہ واسطے طلبی محصول کے روکی جایگی اور نہ اوس کشتی سے محصول طلب ہوگا
جو فریقین معاہدہ کے ملک مین کسی مقام پر اس حیثیت سے قیام کرین کہ وہ اپنا اسباب وہان
نہ اوتارینگے مگر یہ سرکارین کو اختیار حاصل رہیگا کہ اوس اجناس پر جو اونکے ملک مین آئیگا
یا اونکے ملک سے جائیگا محصول کی تعداد رواج اور شرح حال سے زیادہ نہوگا لین اور یہ بھی
وعدہ ہوتا ہے کہ جو شے ملک نواب مین واسطے صرف فوج مقیم علاقہ سپرد شدہ کے خرید کیجائیگی
اوسکی نسبت دعوی مستثنا ہونیکا پیش نکیا جائیگا اوسوقت مین بھی جب شی مذکور افسران کمپنی کو
دیجائیگی ۔

شرط نہم

تمام عہود عہدنامہ [illegible] سابق جو بابت قائم کرنے اور متفق کرنے رسوم دوستی واتفاق کے فیمابین سرکار [illegible] دہین قائم رہینگے اور تمام شرائط عہدنامہ ۱۷۹۸ عیسوی کے جو فیمابین گورنر جنرل سرجان شور صاحب منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور نواب وزیر کے ہوئے ہین اور اس عہدنامے سے منسوخ نہین ہوئے وہ سب قائم اور جاری رہینگے اور انکی تعمیل طرفین پر فرض ہوگی۔

شرط دہم

یہ عہدنامہ دس شرط کا معرفت ہنوربل ہنری ویلسلی اور لفٹنٹ کرنیل سکوٹ صاحب کے باختیارات عطیہ گورنر جنرل بہادر کے ساتھ نواب وزیر کے بمقام لکھنؤ بتاریخ ۱۰ ماہ نومبر ۱۸۰۱ ع مطابق دوم ماہ رجب ۱۲۱۶ ہجری کے قرار پاکر منعقد ہوا۔

دستخط ویلسلی

مہر

مہر سعادت علیخان

تصدیق اسکی گورنر جنرل بہادر نے بمقام لب دریاے گنگ متصل بنارس بتاریخ ۱۴ ماہ نومبر ۱۸۰۱ ع کے کی۔

دستخط این بی ایڈمنسٹن
سکرٹری گورمنٹ سکرٹ اور پولیٹکل ڈپارٹمنٹ

نمبر ۳۴

یادداشت نتیجہ گفتگو فیمابین ہزاکسلنسی یعنی موسٹ نوبل گورنر جنرل اور نواب وزیر بتاریخ ۱۵ ماہ فروری نواب وزیر نے ایک کاغذ پر چند درخواست لکھکر پاس گورنر جنرل بہادر کے واسطے منظوری کے بھیجا اور گورنر جنرل بہادر نے بعد غور و تامل جوابات مناسب ہر ایک درخواست کے درج کرکے واپس کیا بعدازان نواب وزیر نے بتاریخ ۲۲ ماہ مذکور چند جوابات گورنر جنرل اور اپنی درخواست کی ترمیم چاہی اور بتاریخ ۲۴ ماہ مذکور بروقت ملاقات گفتگو اس معاہدہ مین

زبانی بیان آئی اس گفتگو کا نتیجہ یہ نکلا کہ بعض درخواست اصل کاغذ کی بالکل موقوف کیجائیں اور درخواست سوم کے جواب گورنر جنرل مین حسب درخواست نواب وزیر ترمیم کیجاے اور اسی گفتگو مین نواب وزیر نے بجواب گورنر جنرل بہادر جواوسکی دوسری درخواست کے جواب مین اس مضمون کی تھی کہ نواب وزیر کوئی شخص بطور وزیر واسطے اجراے کار معمولی ملک مقرر کرین بیان کیا کہ وہ اپنے پسر ثانی مرزا احمد علیخان نامے کو اوس کام پر مقرر کرنا چاہتے ہین گورنر جنرل بہادر نے اس گفتگو مین یہ بھی مناسب تصور کیا کہ بیان اون عقائد کا کیا جاے جو معد قیام و ثبات دوستی و اتفاق سرکارین متعہد کے تھے اور جو موافق نتیجہ عہدنامہ جو فیمابین ہنوربل کمپنی اور نواب وزیر کے تاریخ ۱۰ ماہ نومبر ۱۸۰۱ع تھی اور جبکہ ارادہ تھا کہ آیندہ کسیطرح کا شک وشبہہ درباب مطالب و نتیجہ اوس تحریر اور گفتگو کے باقی نرہے گورنر جنرل نے دفعات ماحصل مضامین گفتگو جو فیمابین اونکے اور نواب وزیر کے ہوے تھے تحریر کرکے اپنے دستخط اور مہر اوسپر کرتے ہین اور اپنے سکرٹری پولیٹکل ڈیپارٹمنٹ کو جو اس تمام گفتگو مین بابین اونکے موجود تھے اور جو ترجمہ گفتگوی طرفین یعنی نواب وزیر اور گورنر جنرل کرتے ہر ایکیکی زبان مابین فریقین کو سمجھاتے جاتے تھے ہدایت کی کہ وہ بھی اپنے دستخط اس کاغذ پر کرین —

درخواست

کوئی شخص جیسا اب تک ہوتا ہے آیندہ میانونکا اور مہر کسی شخص کا ہوتا کہ بقایا سے واجبا ہمارے کے طریق وصول مین سد راہ ہو بلکہ بخلاف اسکے وہ یعنی صاحب رزیڈنٹ عاملونکو بدریج تحصیل بقایا مالگزاری کے دین اگر صاحب رزیڈنٹ کی خواہش یہ ہو کہ وہ کسی مقدمے مین منع کیا جاہین تو اونکو لازم ہے کہ مجھسے خلوت مین اوسکا ذکر کرین اور چونکہ میری نیت ہرگز نہین کہ بے انصافی ہو لہذا یاتو مین صاحب رزیڈنٹ کو اوس مقدمہ سے آگاہ کردونگا اور یا وہ سب مجھے

جواب

اسمین عہد نہین ہے اور اسکا لحاظ رہیگا کہ نواب وزیر صاحب رزیڈنٹ کے پاس اطلاعنا دلائل اور اسناد و ثبوت راستی معاملہ کے بھیجا کرین

قایل کرو ینگے اگر وہ مجھے قایل کر دینگے تو مین
حسب فرمایش اونکے معاملے سے کنارہ کرونگا
اور کسی اپنا اتفاقی راسنے ہمارے کا اظہار کرونگا
عدالتہاے باقاعدہ جسمین میری اپنی غرض
بالکل متعلق نہین ہوگی صرف واسطے جاری
کرنے شرع محمدی کے اور دادرسی دعاوی ابجی
کے اور حفاظت جان و مال رعایا مقرر ہونگی
پس یہ لازم ہے کہ ہر ایک شخص اونکی اتباع بیعت
کرے —

اور اگر کوئی خلاف وزیری اونکی حکومت کی
کرے یا اونکی حکومت منظور نکرے تو افسران
کمپنی امداد کرکے اونکے حکم کی تعمیل کراوین
مین نواب بیگم صاحبہ کو اپنا بزرگ جانتا
ہون اور میری یہی خواہش یہ ہے کہ اونکی توقیر
اور مرتبہ اور اونکی آسایش ایزاد ہو —
مجھے کچھہ تعلق اونکی جاگیر کی آمدنی اور پیداوار
سے نہین ہے اور نکسی اور جاگیردار کی مگر
حکومت عدالت بعد تصفیہ تنازعات و دادرسی
مظلومان اور تعمیل کرانا دیوانی و فوجداری کے
سزا دیگا اور دیگر مقامات متعلق دادرسی کے
میرے حکم کے بموجب شہر لکھنؤ اور فیض آباد
مین ہونے چاہیین اور اسیطرح تمام جاگیرات

یہ فعل نہایت عقل اور دانائی کا ہے اور بہت
مناسب ہے —

نصف وہی جاگیر بیگم صاحبہ مین زیر حکم نواب کے
رہیگی اور بلا زمین بیگم صاحبہ اوسکے مطیع
رہینگے اور حکومت عدالتہای نواب کی بذریعہ
قوت انگریزی تعمیل ہوگی —

مین بھی کیونکہ یہ امور متعلق پادشاہ کے ہوا کرتے اور
جسکا کام یہی ہوتا ہے کہ ظلم اور زیادتی نہ ہونے
دے بیگم صاحبہ کے آدمیون کو نچاہیے کہ ایسے
معاملات مین مداخلت کرین اسواسطے حکومت
مین شرکت غیر ممکن ہے خود بیگم صاحبہ کی نیکنامی
اسی مین ہے کہ وہ مجھسے ایسے معاملات مین اتنا
نکیون بیان کردیا کرین تاکہ حسب مرضی اونکے فیصلہ
میرے اہلکارون کے وقوع مین آیا کرے
اب تک یہ حال رہا ہے کہ اکثر خونریزی اور فساد
فیض آباد مین اور نواب بیگم صاحبہ کی جاگیر مین
رہا کرتا ہے اور میری تحریر اور تقریر پر کچھ خیال
بیگم صاحبہ نے نہین کیا بیچ عہد سلطنت میرے
برادر مرحوم کے دقیقہ تنازعات جاگیر متعلق سرکار
کے تھا ان امور سے میری حکومت ـــ

مین چاہتا ہون کہ گورنر جنرل بہادر ازراہ مہربانی
داراب علیخان کو طلب فرمائے اور میری خواہش
یہ ہے کہ سوا جاگیر کے اور جو جائداد مثل
زمین اور بازار و باغ سرکار بکثرت اہلکاران بیگم صاحبہ
نے بلا استحقاق اور بغیر موجودگی سند ضروری
کے چار سال کے عرصے سے لے لی ہین
(اس حال سے میڈلٹن صاحب اور مولوی غلام قادر خان
منشی موصوف اور دیگر معتبرین مثل الماس علیخان
اور داراب علیخان اور اونکے وکلا بخوبی واقف ہین

نواب گورنر جنرل بہادر فرماتے ہین کہ تمام مقدمات
جو فیما بین نواب اور بیگم کے ہین اونپر لحاظ
کامل ہوگا اور معاملہ اصلاح فیما بین اونکے طے
کرایا جائیگا جو عقائد انصاف اور عدل ابد دوامی
پر پیش ہوگا ـــ

اور تصدیق اسکی کر سکتے ہین اور سابق خود بیگم صاحبہ
سے اقبال اسکا کیا تھا اور اس حال وقبال کو
بنام اہلکاران معتبرین سرکار مثل جبیکہ اہو وغیرہ
جانتے ہین اور اونکے کاغذ سے تفصیل ایسی
جائداد کی حاصل ہوسکتی ہے اور اس جائداد
کے لے لینے سے میرا نہایت نقصان متصور
ہے خصوصاً ایسے وقت مین کہ جب مین متحمل
ایک ذرہ بھی نقصان کا نہین ہوسکتا مجھے
واپس ملے اور جو نفع اس جائداد کا اونکو وصول
ہوا ہے وہ بھی واپس مجھے دیا جاتے تاکہ
میری نقصان کا معاوضہ ہو اور یہ امر مطابق
اقرار بیگم صاحبہ کے ہے اور مین چاہتا ہون
کہ گورنر جنرل بہادر حکم بنام ہنوریبل ہنری ویلسلی صاحب
اوپر مراتب مندرجہ ذیل کے صادر فرماوین —

میرے ملک کے مفرور کو پناہ نہ دی جائے
بلکہ جب مین طلب کرون مجھے ملجائین نہ ملک
سے خارج کیے جائین —

تمام مجرم حوالہ ایک دوسرے کے کیے
جاینگے مگر رعایا سرکارین جنکی نسبت
کوئی جرم عائد نہوگا اونکو اختیار حاصل رہیگا
کہ وہ ایک ملک سے دوسرے ملک مین
بلا مزاحمت سفر کرین اور جہان چاہین آباد ہون

اگر کوئی متوسلین سرکار رہنا درخواست کرے تاجر ہی تمام اقبال یا سے حال یا جوانیدہ باقی سرکار کے

رہے گی اوسکے واسطے ایک میعاد مقرر کیجاوے کہ مستاجری اونکو اس شرط سے مل سکتی ہے اگر وہ ثابت کرین کہ وہ باقیدار سرکار نہین ہین

علاقہ سپرد شدہ مین وہی اوس سے تحریر لکہائی جاوے اور تمام باقیدارون سے اقرار لکہائے جاوین کہ میعاد مقررہ مین باقی ادا کرین —

اکثر ہمارے عامل جنکی زمین علاقہ سپرد شدہ مین ہین وہ سرکار کے باقیدار ہین یا تو مستاجری اونکے ذمہ کے روپیہ کی مکفول کیجاوے اوریا عاملان مذکورین ہمارے سپرد کیے جاوین تاکہ زرباقی واجبی روسے ہم وصول کرکے اونکو رہا کرین اور جب وہ اپنا حساب کتاب جنسے طے کرلین بعد اوسکے مسترویسلی صاحب کو اختیار ہے اونسے اپنا معاملہ جسطرح چاہین کرین —

کسی عامل نواب کے ساتھہ علاقہ سپرد شدہ مین معاملہ نہین ہوا —

اکثر باغات اور دیگر جائداد سرکاری اوس علاقے مین واقع ہے جو بابت مصارف فوج کے دیا گیا ہے اور جائداد مذکور مالگذاری سے جدا ہے جیسے مثلاً اب بنارس مین ایک جائداد میرے قبضے مین ہے مین چاہتا ہون کہ لارڈ صاحب حکم اس مضمون کا صادر فرماوین کہ اسطرح کی جائداد واقعہ علاقہ مذکور سپرد ہمارے آدمیون کے کیجاوے ایک فہرست اس طرح کی جائداد اور باغات وغیرہ کی داخل کیجاوے گی —

کوئی جائداد اس قسم کی جسکا ثبوت حسب اطمینان نواب وزیر لارڈ صاحب کو دینگے وہ البتہ اونکے ملازمین کے سپرد کیجاوے گی —

ہین نے اضلاع معلومہ واسطے مصارف فوج کے صرف بہ نیت رضاجوئی لارڈ صاحب سپرد کیے ہین اور یہ امر ہمکو مناسب معلوم ہوا جب ویلسلی صاحب آئے ہمکو خوشی خاطر اور تعمیل حکم لارڈ صاحب ضروری متصور ہوا پس اب اس مضمون کے احکام جاری ہون کہ کوئی شخص مساجد اور مقابر اور امام باڑہ وغیرہ سے جو علاقۂ سپردشدہ مین واقع ہین متعرض اور مزاحم نہون اور کوئی اونکو خراب اور مسمار نکرے —	احکام اسکے مطابق صادر ہونگے —
ایک وعدہ ہوا تھا کہ جو روپیہ الہ آباد کے گہاٹ پر آوے گا وہ سرکار کو دیا جاوے گا عرصہ اب چار برس کا گذرتا ہے اور ہرچند متواتر تحریرات اس بارہ مین صاحب رزیڈنٹ کو بھیجی گئین مگر آج کی تاریخ تک کچھہ نہین دیا گیا اس سے ہمارا بڑا نقصان ہوتا ہی احکام صادر ہون کہ حسب وعدہ روپیہ دیا جاوے —	اس حساب کے طے کرنے کو حکم صادر ہوگا
مسٹر ویلسلی صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ عہدنامہ بھیجا جائیگا مگر اب تک میرے پاس نہین آیا لارڈ صاحب یا مسٹر ویلسلی صاحب کو یاددہی کرتا ہون کہ وہ بھیجدیا جاوے —	عہدنامہ مرسل ہوچکا ہے —
نواب وزیر چاہتے ہین کہ اونکا فرزند مرزا احمد علیخان وزیر واسطے انصرام کار ریاست	گورنر جنرل بہادر بمطابقت رائے آپکے تقرری مرزا احمد علیخان کو منظور کرتے ہین —

کے مقرر کیا جاوے —

عنایات گورنر جنرل بہادر سے مجھے امید ہے
کہ گورنر جنرل بہادر میرے روبرو مراتب مذکورہ
بالا صاحب رزیڈنٹ کو تفہیم فرماوینگے اور حکم
دینگے کہ اوس مطابق کام کیا کرین اور لارڈ صاحب
یہہ بھی حکم صاحب رزیڈنٹ کو دینگے کہ بعد اونکے
روانگی کے وہ میری روانگی کی نسبت کچھ تساہل
یا ہرج نکرینگے بلکہ امداد طیاری سامان سفر مین
کرینگے —

حسب درخواست نواب وزیر کے احکام اور اطلاع
مراتب بالا کی روبرو نواب کے صاحب رزیڈنٹ
کو دی گئی تاریخ ۲۴ ماہ فروری —

اب نواب گورنر جنرل بہادر اون مراتب عامہ کا
بیان کرتے ہین جنکے مطابق رسم اتفاق اور مراسلات
فیمابین سرکارین کے بعد ازین ترتیب اجرا پائیگا —

ازروے شرائط عہدنامہ جو فیمابین گورنمنٹ
انگریزی اور نواب وزیر کے جو تاریخ ۱۰ ماہ نومبر
سنہ ۱۸۰۱ کے قرار پایا ہے نواب وزیر کی حکومت
کلیتہ درمیان علاقہ باقیماندہ کے مقرر ہوئی ہے
اور اوسکے اپنے اہلکار اور ملازم کارروا رہینگے
اور گورنمنٹ انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ نواب
کی حکومت اوسکے علاقہ باقیماندہ مین قایم کرادینگے
اور اوسکے اہلکاران کی معرفت انتظام ملک
کرادینگے اور گورنر جنرل بہادر اس سے ہرگز انحراف
نکرینگے نواب وزیر نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اپنے
ملک باقیماندہ مین ایسا انتظام کریگا جس سے

بہبودی رعایا مقصود ہو اور جس سے حفاظت
جان و مال باشندگان ظہور مین آوے اور
یہ انتظام نواب وزیر کے اہلکاران اور ملازمین
کی معرفت ہوگا۔

نواب وزیر نے یہ بھی وعدہ کیا ہے کہ
وہ ہمیشہ مطابق صلاح اور نصیحت افسران ہنورابل
کمپنی کے کارروائی کرینگے۔

اسواسطے بیچ قائم کرنے انتظام نیک
درمیان علاقہ باقیماندہ کے اور نیز بیچ تمام
امور متعلقہ انتظام علاقہ مذکور اور عام کارروائی
اور انتظام کے نواب وزیر حسب صلاح گورنمنٹ
انگریزی کے اور مطابق اونکی نصیحت کے کام کرینگے
یہ نصائح اور صلاح ہمیشہ نواب وزیر کو بطریق
صلاح دوستانہ اور احتیاط اور لحاظ باہمی کے
دیجائیگی جب کبھی کسی امر عظیم مین صلاح خاص
گورنر جنرل بہادر کی درکار ہوگی اور ضرورت وقت
ایسی ہوگی کہ اونکی تحریر برادران نواب وزیر کو
جلد ہی کرنی ہوگی تو گورنر جنرل صلاح جو
گورنمنٹ انگریزی کی اس بارہ مین ہوگی براہ
راست بذریعہ تحریر یا بذات خود دینگے۔

صاحب رزیڈنٹ مقیم لکھنو بطور وکیل
گورنمنٹ انگریزی ہے اور واسطے تحریرات
باہمی بیچ تمام مقدمات کے ہوگا۔

اسواسطے صاحب رزیڈنٹ بیچ عام طرز کارروائی کے نواب وزیر کو صلاح جو گورنمنٹ کی ہوگی بنام گورنر جنرل دیا کرینگے اور جس مقدمے مین صاحب رزیڈنٹ صلاح دینگے وہ بطور صلاح گورنر جنرل بہادر متصور ہوگی —

یہ صلاح صاحب رزیڈنٹ تمام مقدمات معمولی مین حسب احکام عام یا خاص گورنر جنرل بہادر کے دیا کرینگے —

صاحب رزیڈنٹ کو چاہیے کہ نواب کو صلاح یکدلی اور یکجہتی سے دین اور کوشش تمام اتفاق نواب کے ساتھ اجراے کار مین کرین اور نواب کے ساتھ اتفاق کر کے اونکے اہلکاران کی معرفت اون تدابیر کا اجرا کرائین جو بصلاح گورنمنٹ انگریزی قرار پائے ہین بیچ اون مقدمات کے جنمین ضرورت اعانت گورنمنٹ انگریزی کی یا امداد فوج انگریزی کی ہوگی اونمین حسب ضرورت وقت اعانت اور امداد کیجاے گی —

صاحب رزیڈنٹ کو چاہیے کہ نواب وزیر کی نسبت تمام امور مین بدرجہ غایت تعظیم اور اتفاق اور لحاظ کے ساتھ پیش آئین اور تمام امور مین اوسکے ساتھ دلی اتفاق اور دوستی رکھین اور کوشش کرکے اوسکی حکومت کو قیام اور استحکام دین —

صاحب رزیڈنٹ کو چاہیے کہ ہرگز کسی امر
متعلقہ علاقہ باقیماندہ مین بغیر اول مشورہ کرنے
نواب وزیر سے یا اوسکے اہلکاران سے دست انداز
نہوین اور صاحب رزیڈنٹ کو چاہیے کہ مشورے
مین نہایت رازداری کیا کرین اور جب تک کوئی
امر مشورے مین قرار نپاوے اوسوقت تک اوسکے
افشا ہونے مین جہد بلیغ رکھین —
بموجب ان عقائد کے گورنر جنرل بہادر کو
امید ہے کہ نواب وزیر بموجب صلاح اور مشورے
صاحب رزیڈنٹ کے کام کرینگے اور چونکہ کوئی
امر وقت طلب یا مشکل فیمابین گورنمنٹ انگریزی
اور نواب وزیر کے باقی نہین رہا ہے اسواسطے
گورنر جنرل بہادر کو امید یقینی ہے کہ آیندہ کچھہ
وقت اجراے امور مین واقع نہوگی —

دستخط ویلسلی

مہر گورنر جنرل

دستخط این بی ایڈمنسٹن
سکرٹری گورنمنٹ
سکرٹ اور پولٹیکل ڈپارٹمنٹ

نمبر ۳۵

چونکہ تکرار اور نزاع فیمابین رعایاے معزز کمپنی اور رعایاے حکومت نواب وزیر کے
درباب حدود اونکے دیہات کے اور قبضہ زمین دریا برامد اور جزائر کے جو دریاے سرحدی

ممالک سرکارین مین پیدا ہوتے ہین واقع ہوتی ہے لہذا بنظر فیصلہ کرنے اور رفع کرنے
ایسی تکرار اور نزاع کے حال اور استقبال مین یہ عہدنامہ فیمابین نواب وزیر الممالک یمین الدولہ
ناظم الملک سعادت علیخان بہادر مبارز جنگ اور اوسکے ورثا اور جانشین کے اور میجر جان بیلی
صاحب رزیڈنٹ لکھنؤ باختیارات عطیہ منجانب رایٹ ہنوربل گلبرٹ لارڈ منٹو کے جو شاہنشاہ
انگلستان کا ایک موسٹ آنربل پریوی کونسل مین سے ہین اور گورنر جنرل خاص ممالک ہندوستان
منجانب آنربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے ہین اور اوسکے ورثا اور جانشینون کے قرار پایا ہے

شرط اول

ہر ایک جزیرہ یا قطعۂ زمین جو آخر سنہ ۱۲ فصلی تعلق علاقہ سپردشدہ سے رکھتے ہونگے
گورنمنٹ انگریزی سے متعلق رہین اور ہر ایک جزیرہ یا قطعہ زمین جو تعلق علاقہ باقیماندہ سے
رکھتے ہونگے وہ متعلق وزیر کے رہینگے کوئی جزیرہ جو دراصل کسی علاقہ سے متعلق ہوگا اور
طغیانی دریا سے غرق مین آئیگا اور بعد فرو ہونے طغیانی کے پھر ظاہر ہوگا وہ اوسی علاقے
سے متعلق تصور کیا جائیگا جس سے وہ دراصل تعلق رکھتا تھا گو اوسکی ہیئت تبدیل ہوگئی ہو اور
تمام جزائر اور قطعات زمین جو سرحد پر ہونگے اور جو اسکے متعلق وقت مذکورہ بالا مین ہونگے
اوسی کے متعلق تصور کیے جاینگے —

شرط دوم

اگر کوئی دریا یا ندی سرحد علاقجات سرکارین پر واقع ہوگی اور اپنی جگہ چھوڑدیگی اور جسکی جگہ مین
وہ زمین یا برابر اوسکے پیدا ہوگی وہ زمین اوسی سرکار کی تصور کی جاے گی جسکا علاقہ اوس کنارے پر
ہوگا جس سے دریا دور ہوگیا ہوگا گو کیسا ہی نقصان اوس سرکار کا ہو جسکے علاقہ مین پانی چلا گیا ہے

شرط سوم

تمام جزائر جو دریا سے سرحد مین پیدا ہونگے یا سنہ ۱۲ فصلی سے پیدا ہوے ہین وہ اوسی سرکار
کے متعلق تصور کیے جاینگے جسکے علاقہ سے دریا اون جزائر تک پایاب ہوگا اور اگر دریا
دونون طرف یکسان ہوگا تو وہ اوس سرکار کے تصور ہونگے جسکے علاقے سے کہ وہ کسی
مقام پر شامل یا نزدیک ہونگے —

شرط چہارم

درحالیکہ آیندہ دریاے سرحدی کی دہار تبدیل ہوجاوے یعنی اگر دہار دریاے مذکور کی دونوں جانب جزیرہ کے سابق عمیق تھی اب پایاب ہوگئی ہو اور دوسری جانب عمیق رہے تو اس حالت مین حق اوسی سرکار کا جزیرہ مذکور پر پہونچے گا جسکے علاقے کی جانب دریا پایاب ہوگیا ہوگا اور یہی قاعدہ درباب شمول اور نزدیکی جزیرہ کے مرعی رہیگا یعنی جسکے علاقہ کے شامل یا نزدیک ہوجاوے گا اوسکا استحقاق پہونچیگا اور چونکہ تحقیق کرنا عمق یا فاصلہ کنارہ دریا کا جزیرہ دریا برآمدہ سے مقتضی اسکا ہے کہ کوئی وقت واسطے دریافت اس حال کے معین ہو لہذا فریقین منظور کرتے ہین اور وعدہ کرتے ہین کہ وقت تحقیقات اور تصفیہ ایسے امور کا شروع فصل ربیع قرار دیا جاوے —

شرط پنجم

اگر کسی وقت مین درحالیکہ دریاے سرحدی بہت پیچ کھا کر رواں ہوتا ہو اور اس پیچ کے سبب کہین زمین بباعث بالکل ترک کرنے کنارے کے برامد ہو تو یہ زمین کلیۃً اوسی سرکار کی تصور کیجاوے گی جسکے علاقے مین یہ زمین شامل ہوگئی ہوگی گو کسیقدر نقصان فریق ثانی کا اس سے متصور ہو —

شرط ششم

جو کچھہ شرائط مذکورہ بالا مین منظور ہوا ہے وہ صرف اس نظر سے ہوا ہے کہ تکرار اور تنازعات آیندہ درباب اوس قسم کی زمین کے جسکا ذکر شرائط مذکورہ مین ہے مسدود ہون اور کچھہ تعلق حقوق زمینداری سے نہین رکھتا —

شرط ہفتم

یہ عہدنامہ سات شرائط کا بمقام لکھنؤ بتاریخ ۱۴ ماہ جنوری ۱۸۱۲ء مطابق ۲۸ ماہ ذی الحجہ ۱۲۲۶ ہجری کے قرار پایا اور میجر جان بیلی صاحب رزیڈنٹ نے ایک نقل اوسکی فارسی اور انگریزی مین اپنے مہری اور دستخطی اپنی نواب وزیر کو دی اور اقرار کیا کہ عرصہ تیس روز مین ایک نقل اوسکی مہری اور دستخطی رائٹ آنریبل گورنر جنرل بہادر کی وہ اونکو دینگے پہر یہ نقل اونکی

دستخطی اور مہری واپس لیجائیگی —

دستخط جان بیلی

رزیڈنٹ

مہر سعادت علیخان

مہر رزیڈنٹ

اس عہدنامہ کو گورنر جنرل بہادر نے باجلاس کونسل تصدیق اور منظور کیا

نمبر ۳۶

اقرارنامہ نواب وزیر ملک اودہ مرقومہ ۱۲ ماہ جولائی سنہ ۱۸۱۴ء

دوستی اور اتفاق جو اسقدر استحکام اور خوشی طبیعت سے فیمابین نواب وزیر الممالک یمین الدولہ ناظم الملک سعادت علیخان بہادر مبارز جنگ بہشت نصیب اور آنریبل کمپنی گورنمنٹ کے جاری اور قائم ہے اونکو ثابت اور سالم سمجھکر بلا دغدغہ منظور کرنا چاہیے اور تمام عہدنامجات اور اقرارنامجات مجاریہ کلیۃً مشروط اور منظور نواب وزیر کے ہونگے اور ہم ظاہر کرتے ہین کہ ہم پابند شرائط اور اقرارنامجات مذکورہ کے رہینگے اور بفضل الہی شرائط اور عہدنامجات مذکور کی تعمیل تا یوم القیام ہوا کرے گی —

مہر اور دستخط بتاریخ ۱۲ ماہ جولائی سنہ ۱۸۱۴ء مطابق ۲۲ رجب سنہ ۱۲۲۹ھ نواب رفعت الدولہ رفیع الملک غازی الدین حیدر خان بہادر شہامت جنگ نواب ملک اودہ ہوئے اور بدست خاص نواب نے بتاریخ مذکور دو نقل کراکر عماد الدولہ افضل الملک میجر جان بیلی صاحب بہادر اسلان جنگ رزیڈنٹ دربار لکھنو کو دیے —

دستخط جان بیلی

رزیڈنٹ

مہر

نقل اقرارنامہ بحق نواب وزیر الملک اودھ کے ساتھ بتاریخ ۱۳ ماہ اگست سنہ ۱۸۱۴ء ہوا

دوستی اور اتفاق جو اسقدر استحکام اور خوشی طبیعت کے ساتھ فیما بین نواب وزیر الممالک یمین الدولہ ناظم الملک سعادت علیخان بہادر مبارز جنگ مرحوم اور گورنمنٹ ہنوریبل کمپنی کے جاری رہی ہے اسیطرح اور اسی استحکام سے بلا و غدغہ فیما بین فرزند و جانشین نواب مرحوم نواب رفعت الدولہ رفیع الملک غازی الدین حیدر خان بہادر شہامت جنگ اور ہنوریبل کمپنی کے جاری رہیگی اور عہدنامجات اور اقرارنامجات جو فیما بین نواب وزیر مرحوم اور گورنمنٹ ہنوریبل کمپنی کے قائم ہوے ہیں وہ سب حرفاً حرفاً جاری اور قائم رہینگے اور رائٹ ہنوریبل گورنر جنرل بہادر منجانب ہنوریبل کمپنی ظاہر کرتے ہیں کہ گورنمنٹ انگریزی عہود اور شرائط مذکور کو اپنے اوپر فرض تصور کرتے ہیں اور عہود و شرائط مذکور تا ایام انقضا قائم اور جاری رہینگے۔

مہر اور دستخط رائٹ ہنوریبل گورنر جنرل بہادر بمقام مونگیر واقع صوبہ بنگالہ بتاریخ ۱۳ ماہ اگست سنہ ۱۸۱۴ء کے دی گئی۔

مہر	دستخط میرا

حسب الحکم گورنر جنرل بہادر

دستخط جارج سونٹن

پرائیویٹ سکرٹری گورنر جنرل

نمبر ۳۷

مہر بیگم

گواہان:

مہر	بوبو سدہ بچن
مہر	داراب علیخان

یہ عہد و پیمان و ضمانت نامہ نواب بہو بیگم دختر مؤتمن الدولہ اسحاق خان مرحوم زوجہ نواب شجاع الدولہ مرحوم و والدہ نواب آصف الدولہ مرحوم بنام گورنمنٹ ہنوریبل کمپنی جسکا وعدہ بابت حفاظت اور وراثت

نواب مسطورہ اور اوسکے عزیز اور لواحقان سے کہ بدین مضمون مدت سے قائم ہے یعنی
میری جاگیر مکانات جائداد اور اسباب ہر قسم کا تا حین حیات میرے میرے قبضہ اختیار مین
رہیگا اور مجھے ہی صرف اختیار اوسکے صرف کرنیکا بیچ پرورش اور پرداخت اونکے جو
میرے عزیز ہین اور میرے وابستہ و رشتہ دار و خواجہ سرا و خدمہ وغیرہ ہین حاصل رہیگا جس طرح
مجھے مناسب معلوم ہوا اوسطرح اوسکو صرف مین لاؤن مگر بخیال اسکے کہ زندگی چندروزہ ہے اور
بنظر اسکے کہ آیندہ کا بندوبست تا ہونے حی القائم اور صحیح النفس و العقل ضرور لہذا مین تمام جائداد
و اسباب نقد و جنس ظروف و جواہرات وغیرہ جو اب میرے قبضہ مین ہین تعدادی قیمتی ستر لاکھ
روپیہ موجب بند علحدہ مہری و دستخطی میرے حوالہ بطور امانت گورنمنٹ آنریبل کمپنی کے کرتی ہون
اور جو بعد اسکے تا ایام زندگی میرے پاس جمع ہوگا اوسکا بھی اختیار گورنمنٹ مذکور کو دیتی ہون
اس غرض اور نیت سے کہ ایا ان گورنمنٹ مذکور بنظر دوستی قدیمہ جو اونھون نے نسبت میرے
میرے حین حیات مین مرعی رکھی ہے وہ میرے بعد بھی مرعی رکھکر محافظ میرے اون تمام
لوگون کے ہونگے جو میرے عزیز اور برادر یا ہمشیرہ زادہ اور رشتہ دار او خواجہ سرا اور متوسلین ہین
اور اونکی جاگیرات اور تنخواہ نقدی فرداً فرداً کی اور اونکے ورثا کی میرے ذاتی روپیہ کی آمدنی
سے قائم او جاری رکھینگے او جسقدر جسقدر زمین سے لے علحدہ فرد منسلکہ مہری مین درج کی ہے تاکہ
اس ذریعہ سے اونکو مستغنی الاحتیاج رکھین —

ما ورا اسکے گورنمنٹ انگریزی میرے رشتہ داران اور متوسلان مذکورین کی حفاظت بخلاف
ظلم و زیادتی غیر کرینگے اور اونکی اعانت بیچ قبضہ اون مکانات اور باغات اور بازار اور دوکان وغیرہ
کی کرینگے جو میرے حین حیات مین اونکے قبضے مین ہونگے اور اسکا بھی لحاظ رکھینگے جو کوئی
شخص اونکو یا اونکے ورثا کو تکلیف اونکے مقبوضات کی نسبت نہ دین اور چونکہ میرے ایماندار ملازم
داراب علیخان ناظر نے اور دیگر ملازمین و خواجہ سرایان و متوسلان ہماری سرکار نے ہمکو اب تک
رضامند رکھا ہے اور آئندہ بھی تا حین حیات ہمارے ہمکو خوش اور رضامند رکھینگے لہذا مین
چاہتی ہون کہ اونسے کچھ مطالبہ نکیا جاوے اور نہ اونسے کچھ حساب کتاب لیا جاوے صرف یہ امر ہے
کہ بعد میرے فوراً اونسے حسب الحکم میری تمام جائداد نقدی و اسباب مذکورہ بالا حوالہ میرے

قبضے مین ہے اور بعد ازین میرے پاس جمع ہوگا ہنوربل کمپنی کو دلوادین اور اس تمام جائداد وغیرہ کا حساب وہ بایمانداری دینگے۔

ماسوای رقوم پرورش مندرجۂ فرد منسلکہ کے میرے ملازم وارباب علیخان کو تین لاکھ روپیہ سکہ واسطے تعمیر میرے مقبرے کے اور ایک لاکھ روپیہ واسطے نذرانہ کربلا و نجف اشرف و دیگر مقامات متبرکہ کے دیا جائے اور اوسکے صرف مین اختیار اوسکا ہے اور چونکہ وہ ایماندار اور راست کردار ہے لہذا وہ روپیہ مذکور کو بیچ امور مذکورہ مین صرف کریگا اور واسطے صرف سالانہ مقبرہ مذکور کے دیہات پرگنہ چھپراٹھہ جنکی آمدنی دس ہزار روپیہ سکہ ہے دیے جائین اور جو کچھہ آمدنی مین بچے وہ صرف خیرات غربا اور صاحب ایمانون کے صرف مین آئے جو مقبرہ مذکور مین رہتے ہون تاکہ بہ تہ دل وہ وہان رہین۔

زر تنخواہ میرے عزیزان اور برادر یا ہمشیرہ زادہ و خواجہ سرایان و بوبو و خدمہ و دیگر متوسلین وقت پر میری جاگیر کی آمدنی سے اور میری ذاتی جائداد کی آمدنی سے وارباب علیخان کو دیا جائے اور وہ زر مذکور کو اونمین تقسیم کردیگا اور اوسکی سفارش اور بیانات بنسبت اونکے جس قسم کے ہون اوس مطابق اونکا لحاظ کیا جاوے اور بعد تمام کرنے اور دینے تنخواہ وغیرہ مذکورۂ بالا کے اور دینے رقوم مذکورۂ بالا کے جو کچھہ فاضل میری جائداد مین سے نقد وجنس رہے اوسکا اختیار کل گورنمنٹ ہنوربل کمپنی کو ہے جو چاہین کرین اور جسطرح چاہین اوسے صرف مین لائین

مگر چونکہ چند میرے واسطہ دار ورشتہ دار جنکا ذکر فرد منسلکہ مین درج ہے قابض جاگیرات و التمغا وغیرہ عطیۂ سرکار غیر کے ہین اور یہ جاگیر وغیرہ اونکی وفات پر بخلاف رسم میری سرکار کے ضبط ہوجائیگی تو یہ امر گورنمنٹ انگریزی ہنوربل کمپنی پر فرض ہے کہ وہ بعد دینے تنخواہ وغیرہ مندرجہ فرد تفصیل کے اسقدر روپیہ اپنے حیز امکان مین رکھین کہ وہ کافی واسطے پرورش دوامی اون رشتہ داران و واسطہ داران پس ماندگان کے ہو جنکی جاگیر وغیرہ بعد وفات ضبط ہوگی تاکہ کوئی میرے متوسلین وغیرہ مین سے محتاج ہو کر خوار نہو۔

مہر

بیگم

مقامات مخازن محل بیگم صاحبہ معروف موتی محل

کمرۂ خورد متصل خوابگاہ بیگم صاحبہ	تہ کان توشہ خانہ	تہ کان چینی خانہ ظروف طلائی و نقرہ و شیشہ آلات
جواہرات	جواہرات	

واضح ہو کہ ان مقامات مین سب نقد و جواہرات وغیرہ کی قیمت تخمیناً چھہ لاکھہ روپیہ کے ہے

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی بیلی

رزیڈنٹ

فرد قوالبض داراب علیخان موصولہ ۲۵ ماہ جولائی سنہ ۱۸۱۳ عیسوی

مہر		مہر	بواچہ سدا چن	
داراب علیخان	گواہان	مہر	میر امیر حیدر	

چونکہ میجر جان بیلی صاحب رزیڈنٹ نے آج کی تاریخ نواب بہو بیگم کے پاس آکر اونکے ہاتھہ سے فرد جمع خزانہ تفصیلی چوستھہ لاکھہ روپیہ کی حاصل کی اور یہہ بھی بیگم صاحبہ نے اونکو اطلاع دی کہ سوائے رقم مذکورہ بالا کے اونکے پاس ایک لاکھہ روپیہ نقد اور پانچ لاکھہ روپیہ کا جواہرات وغیرہ اونکے مکانات مذکورہ بالا مین موجود ہے مین اسواسطے جسکا ذکر اسمین ہے اقرار کرتا ہون اور وعدہ کرتا ہون بیچ مقابلہ میرے بہو بیگم صاحبہ موجودہ کے کہ تمام روپیہ مذکورہ بالا ستر لاکھہ نقد و جواہرات حسب فرد بالا مع تمام نقد و جنس کا جو بعد ازین تا وفات بہو بیگم صاحبہ جمع ہوگا حساب صحیح داخل کیا جائیگا بقید وقت اور گواہی اس امر کے مین یہ اقرارنامہ قوالبض بتاریخ ۲۵ ماہ رجب سنہ ۱۲۲۸ھ لکھدیا۔

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی ہیلی

رزیڈنٹ

فرد مفصل تنخواہ ماہواری رشتہ داران و وابستگان و خواجہ سرایان و ملازمان و متوسلان و غلامان نواب امۃ الزہرا بنت اسحاق خان مرحوم و تفصیل دیگر اخراجات جو لوگون کو واسطے امور مشرحہ فرد کے واسطے دوام کے دیے جائینگے اصل و سود جائداد سے حسب مراتب مندرجہ امانت نامۂ مہری مرقومہ ۲۶ ماہ رجب ۱۲۲۸ھ مطابق ۲۵ جولائی ۱۸۱۳ء بنام گورنمنٹ آنریبل کمپنی اور یہ تنخواہ وغیرہ علاوہ اون پنشن کے ہے کہ قدیم سے گورنمنٹ وزیر کی طرف سے اکثر لواحقان خاص محل اور خاندان مرزا علیخان اور سالار جنگ اور سالار جنگ کے تینون بیٹون کو یعنی مرزا قاسم علیخان اور اکبر علیخان اور جعفر علیخان کو ملتی ہے۔

کل وثیقہ لاکھ چھیانوے ہزار نو سو چہتر روپیہ سالانہ یا چوبیس ہزار سات سو اٹھائیس روپیہ ماہواری ہوا۔

مہر بیگم	گواہان	مہر	ابو طالب… [illegible]
		مہر	وارث علیخان

بنام بی بی لطف النسا و دیگر سولہ نفر مبلغ دس ہزار نو سو روپیہ ماہوار۔

بی بی لطف النسا۔	[illegible]
مرزا محمد تقی خان شوہرش۔	[illegible]
مرزا حیدر پسرش۔	[illegible]
فاطمہ بیگم دخترش۔	[illegible]
مرزا شاہ میرداماد پسر دولد مرزا نصیر۔	[illegible]
مسماۃ بیگم دختر مرزا نصیر۔	[illegible]

بنام بوبو سدہ بچن وغیرہ چار نفر مبلغ چار سو پچاس روپیہ

بوبو سدہ بچن — ۱۲۵
بوبو الماس کنور — ۱۰۰
بی بی فیض النسا — ۱۲۵
مبارک النسا — ۱۰۰

—— ۴۵۰

بنام محمد داراب علیخان وغیرہ مبلغ نوہزار آٹھ سو اٹھاون روپیہ

داراب علیخان کہ میرا ایماندار اور فرمانبردار ملازم ہے
اور جسنے مجھے اپنی خدمت گزاری سے رضامند رکھا ہے
جاگیر سے نہ رکھا واقع جاگیر سلون با چار ہزار روپیہ نقد ماہوار کے — ۵۰۰۰

امیر النسا بیگم — ۴۰۰
بنو صاحبہ — ۱۰۰
میر محمد علی و احمد علی — ۱۵۰
میان طرب — ۸۰
میان محبوب کلان — ۸۰
میان خوش چشم — ۸۰
میان سعادت — ۸۰
میان بشارت — ۸۰
میان دلاور — ۸۰
میان دولت — ۸۰
میان محبوب خورد — ۸۰
میان بختاور — ۶۰
میان پکھراج — ۶۰

میان نشاط —	سہ
میان معقول —	سہ
میان معقوب —	سہ
میان منظور —	سہ
میان خورشید —	سہ
میان بشیر —	سہ
میان الماس —	عہ
میان ذوالفقار —	سہ
میان فرحت —	سہ
میان شوکت —	سہ
سیدی محبوب کلاں —	سہ
میان حسین —	سہ
میان تمکین —	سہ
قنبر —	سہ
عقلمند —	سہ
میان عنبر —	سہ
میان نسیم —	سہ
بنگرو —	سہ
بلال —	سہ
لطافت —	سہ
سیدی محبوب خرد —	سہ
سلطان علیخان —	ار
سلطان خرد —	سہ

تنخواہ خانزادان برادران میرے نواب مرزا علیخان اور نواب سالارجنگ کے ویسی ہی رہیگی
جیسے عہد نواب آصف الدولہ مین تھی اور گورنمنٹ انگریزی اونکی رعایت اور اعانت ہر موقع پر
کیا کریگی اور اگر آیندہ بعد مرگ قابضان حال کے تنخواہ مذکور یا جزو تنخواہ اونکی وزیر ضبط کرے تو
گورنمنٹ انگریزی بموجب درخواست مندرجہ امانت نامہ کے اوسکی نسبت عمل کریگی یعنی میری
جاگیر کی آمدنی مین سے یا میری جائداد مین سے جو اونکے سپرد ہوگی تنخواہ معقول اونکی مقرر کردیگی

تنخواہ مرزا قاسم علیخان کی بھی اوسی حال پر رہیگی جیسے عہد نواب آصف الدولہ مین تھی
اور گورنمنٹ انگریزی اوسکی بھی اعانت ہر موقع پر میرے سبب اور حسب درخواست میرے کیا
کرینگے اور اگر آیندہ بعد وفات مرزا قاسم علیخان کے وزیر اوسکی تنخواہ کل یا جزو تنخواہ ضبط کرے
تو گورنمنٹ انگریزی بموجب تحریر امانت نامہ کے عمل کریگی یعنی اونکے ورثا کی تنخواہ معقول میری
جاگیر یا جائداد امانت سے دیا کریگی —

تنخواہ خاص محل کی محال گونڈا سے مثل سابق ملا کرے گی اور اہلکاران محال مذکور بموجب
فرد منسلکہ تنخواہ دیا کرینگے اور اگر آیندہ کل یا جزو تنخواہ لطف النسا اور مرزا محمد تقی خان اور مرزا فہیم
یا اونکی اولاد کی وزیر ضبط کرے تو گورنمنٹ انگریزی بموجب تحریر امانت نامہ کے عمل کرے گی
یعنی میری جاگیر یا جائداد امانت کی آمدنی سے اونکی تنخواہ معقول دیگی —

تنخواہ اولاد مرزا جمعہ کی بعد وفات میرے مثل سابق جاری رہے گی اور اگر ضبط ہوجائیں
تو گورنمنٹ انگریزی اونکو واسطے گذارہ معقول کے میری جاگیر یا جائداد امانت کی آمدنی سے
مقرر کردیگی —

تنخواہ ماہواری جو ظفر الدولہ مرحوم کی بالعوض جاگیر کے مقرر ہوئی تھی اوسکی اولاد اور
متوسلین کو دیجائیگی ورنہ گورنمنٹ انگریزی تنخواہ معقول اونکے واسطے میری جاگیر یا جائداد امانت
کی آمدنی سے دیگی — المرقوم ۲۶ ماہ رجب ۱۲۲۸ھ

مہر

بیگم

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی بیلی رزیڈنٹ

اونہیں ی واسطے مین وہ وسیلہ کلیتہً تعمیل ہونے آپ کے ارادہ دلی کی ہون کی مین یہ آپ سے مخفی نہین رکہتا کہ مجھے زیادہ تر اعتبار اس بارہ مین ہوتا اگر آپ یہ مناسب تصور کرتے کہ اوسقدر روپیہ بلا توقف سپرد گورنمنٹ انگریزی کے ہو جائے جسقدر کافی اوس مراد کیواسطے ہو اور یہ ہی میجر بیلی صاحب نے بھی آپ سے عرض کیا ہے آپ بہرحال اطمینان رکھین کہ گورنمنٹ انگریزی جو اعتبار آپ نے اوسپر رکھا ہے اوسمین ہرگز تفاوت نکریگی اور یہ بھی آپ کو اطمینان رہے کہ وہ ہر امر مین آپ کی نیکنامی اور شہرت کو مدنظر رکھیگی اور رفاہ اور امنیت اون لوگون کی ملحوظ رکھیگی جو خوش نصیبی اپنی سے مورد الطاف اور پرورش آپکی ہوے واسطے زیادہ تر اطمینان آپکے مین ایک مسودہ اقرارنامہ بھیجتا ہون میجر بیلی صاحب ریذیڈنٹ لکھنؤ آپ کو دینگے اوسمین بتصدیق اور منظوری گورنمنٹ انگریزی کی نسبت صرف کرنے جائداد ذاتی آپ کے جو فرد مہری آپکی اور مصدقہ بگواہی داراب علیخان اور بوسندہ بچن سنگھ کے مین درج ہے تحریر ہے —

۳ آپ کو معلوم ہے کہ درباب عطا سے دیہات پرگنہ پچہم راٹ کے رضامندی وزیر کی حاصل ہونی چاہیے اور اگرچہ اسمین شک نہین کہ نواب وزیر فوراً آپ کی مرضی کے موافق اپنی رضامندی ظاہر کریگا اور خصوصاً ایسے امر مین کہ جسمین رضامندی آپ کی اور نیکنامی اونکی متصور ہو مگر یہ آپ پر بھی روشن ہے کہ گورنمنٹ انگریزی صرف اسقدر وعدہ کر سکتی ہے کہ وہ بکوشش تمام رضامندی وزیر نسبت تجویز دلی آپ کے حاصل کر دیگی لہذا مین نے میجر بیلی صاحب کو ہدایت کی ہے کہ وہ موقع سے رضامندی اونکی حاصل کر دین اور مجھے شک اس امر مین نہین ہے کہ وہ بہت جلد اس بارہ مین آپ کو حسب مرضی آپ کے طے کر کے تحریر کرینگے جس سے آپ کی خوشنودی ہوگی —

۴ مین چاہتا ہون کہ آپ اطمینان کلی نسبت ارتباط واثق اور اتحاد صادق گورنمنٹ انگریزی کے رکھینگے اور آپ اعتبار رکھین کہ وہ ہمیشہ آپ کی بہبودی اور آسایش کی فکر اور خیال رکھتے ہین —

مسودہ اقرارنامہ جو نواب بہو بیگم صاحبہ کے پاس بھیجا گیا تھا

نواب بہو بیگم صاحبہ نے بذریعہ ایک تحریر کے جسپر اونکی مہر ہوئی ہے اور گواہی گواہان بھی ہوئی ہے اپنا ارادہ ظاہر کیا ہے کہ وہ تمام جایداد ذاتی اپنی اس مراد سے حوالہ گورنمنٹ انگریزی کے کرینگی اور گورنمنٹ مذکور پرورش اونکے واسطہ داران اور متوسلین کی حسب تعداد اور طریق مندرجہ تحریر ثانی کے جسپر بھی مہر اور گواہی موجود ہے کرے اور جو مصارف اوسمین درج ہین اون آمدنی جایداد مذکور اونکی معرفت صرف ہوا اور ماورا اسکے نواب بہو بیگم صاحبہ نے صاحب ریزیڈنٹ لکھنؤ کو ایک فرد مفصل مہری اپنی تمام روپیہ اور جواہرات وغیرہ کی دی ہے اور اوسمین مقامات مخزن بھی جہان وہ دفن ہین نشان دیے گئے ہین گورنر جنرل بہادر بذریعہ اس تحریر کے صرف جایداد ذاتی نواب صاحبہ حسب تحریر کاغذ مذکورہ بالا منظور کرتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ جب جایداد مذکور حوالہ ہوگی تو تمام ہدایات نواب صاحبہ کے نسبت اونکے وابستگان اور متوسلین کے تعمیل ہوگی اور درباب دیگر امور مندرجہ کاغذ مذکورہ بالا کے جسقدر گورنمنٹ انگریزی سے متعلق ہوگا اوسقدر تعمیل فوراً اور بلا کم و کاست ہوگی اور گورنر جنرل بہادر یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ کوشش بلیغ بیچ حاصل کرنے رضامندی نواب وزیر کے درباب دینے دیہات پرگنہ پچھم راٹھ جمعی دس ہزار روپیہ کے بنام داراب علیخان حسب خواہش نواب صاحبہ کرینگے اور گورنر جنرل یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ وہ اعانت اور حفاظت گورنمنٹ انگریزی کی نسبت واسطہ داران اور متوسلین نواب صاحبہ کے مرعی رکھکر اونکی اور اونکی اولاد کے نام اوسقدر پرورش بحال رکھینگے جسقدر نواب صاحبہ نے اونکے نام رکھی ہے —

المرقوم ۲۹ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۱۳ع

نمبر ۲

بنام نواب رفعت الدولہ — المرقوم ۱۹ ماہ جولائی سنہ ۱۸۱۳ عیسوی

عرصہ دراز گذرا کہ میرے نام احکام گورنمنٹ اس مضمون کے آئے تھے کہ مین عوض اور نتیجہ گفتگو جو بروقت میرے فیض آباد جانے کے حسب استدعاء نواب بہو بیگم صاحبہ

بماہ جولائی و اگست بیان آئے تھے اونکے والد مرحوم کی اطلاع کے واسطے ارسال
کرنے مین اسمین تاخیر اس وجہ سے ہوئی کہ اول تو اکثر کواغذ رازداری و مطالب عظیم کی نقل
کرنی تھی اور ایسے کاغذ صرف اون لوگون کو نقل کرنے کو دیے جاتے ہین جو نہایت معتبر
ہوتے ہین اور ثانیاً باعث علالت طبیعت آپکے والد کے کیونکہ اوسوقت مین مین نے
مناسب ایسے کواغذ کا بھیجنا نہ سمجھا اور مین نے ایک خط بھی بنام نواب وزیر مرحوم جو بنیاد اس
تحریر کا تصور ہو سکتا ہے تیار کیا تھا اور ارادہ تھا کہ جو ۱۲ تاریخ ماہ حال واسطے ملاقات کے
مقرر ہوئی ہے اوس روز یہ کاغذ بھی دیا جاوے —

جو کواغذ مین اب آپ کے پاس بھیجتا ہون اس طرح کے مفصل اور کامل ہین کہ میرے
کچھہ اور مطالب مندرجہ کے بارہ مین تشریح کرنی یا رائے دینی ضرور نہین معلوم ہوتی اور جس
تفصیل کے بیان کرنے کا مجھے حکم گورنمنٹ ہوا ہے وہ بنظر اسکے کہ صرف نسبت اون امور
تحقیقات طلب کے ہے جو نواب وزیر مرحوم کی جانب سے استفسار ہوئے تھے اور اوسمین
کچھہ غرض ہمارے گورنمنٹ کا اس تحریر مین نہین ہے لہذا اوسکو بروقت ملاقات منحصر
رکھا اگر اوسکی رائے مین بھی کواغذ مرسلہ کے ملاحظہ سے ضرورت ایسی تفصیل کی باقی ہو —

غالب ہے کہ آپ کو بھی معلوم ہوگا کہ اصل ارادہ نواب بہو بیگم کا جو تحریر قسمیہ کے ذریعہ
سے موسٹ نوبل گورنر جنرل مارکوس ویلسلی صاحب کے پاس معرفت کرنیل سکوٹ صاحب کے
مرسل ہوا تھا یہ ہے کہ تمام جائداد منقولہ و غیر منقولہ مع آمدنی جاگیر جسکو نواب صاحبہ بخشیدہ شوہر خود
نواب شجاع الدولہ اس قسم کی تصور کرتی ہین کہ وہ ہمیشہ معاف رہے گی اور کوئی اوسکو
ضبط نہین کر سکتا گورنمنٹ آنریبل کمپنی کے حوالہ ہو اور گورنمنٹ مذکور کو اپنا وارث او منصرم بنائے-

درباب استحقاق بہو بیگم صاحبہ کے بیچ دینے اور گورنمنٹ آنریبل کمپنی کے بیچ قبول
کرنے وراثت او منصرمی بہو بیگم صاحبہ کے کچھہ شک و شبہہ عقلی نہین ہے اور آپ اون وجوہ
عجیب کو منظور کرینگے جنکے باعث ہمارے گورنمنٹ کو ترغیب انکار کرنے ایسے عزت بخش
اور فائدہ بخش تحریر نواب بہو بیگم صاحبہ کے ہوئے اور اگر ایسے امر کی تفہیم اوسکو دی گئی کہ جس سے
اسکا نفع اصلی متصور ہوا اور جس سے اونکے حقوق کی نسبت بیچ تکمیل تجویز صالح و رعایتی نسبت اوسکی

رشتہ داران اور متوسلین کے لحاظ رکھا جاے

آپ یہ بھی تصور کرین کہ تمام مطالب میرے فیض آباد جانے سے حاصل ہوے جنکا ذکر کاغذ متعلقہ مین درج ہے اور وہ خوشی اب آپ کو ہوگی جبکا وعدہ مین نے آپ سے گے والد سے کیا تھا جب مجھے اجازت تحریر کرنے اون تجویزون کی ہوئی جو مین نے نواب بہو بیگم صاحبہ سے کی تھین اور جواب رائٹ آنریبل گورنر جنرل بہادر نے باجلاس کونسل منظور کی ہین مجھے شک نہین کہ آپ بخوشی تمام اوس تجویز کو منظور کرینگے جو درباب مقبرہ نواب بہو بیگم صاحبہ کے درج ہے جب نواب صاحبہ بمرضی خدا اس جہان فانی سے انتقال کرینگی اور نسبت اون شرط اقرارنامہ مہری نواب بہو بیگم صاحبہ کے اور نسبت دیگر شرائط کے جو درباب پرورش کی ہین اور جنکی نسبت آپکی طبیعت ذاتی سے مجھے بخیر ممکن معلوم ہوتا ہے کہ آپ بعد وفات پرورش سب زیر پرورش لواحقان بیگم صاحبہ جو آپ کی سرکار سے اونکو ملتا ہے ضبط کرینگے مجھے حکم نواب گورنر جنرل بہادر کا باجلاس کونسل یہ ہے کہ آپ جلد اون امور پر غور کرکے اپنی راے اور تجویز درباب اونکے بہت جلد تحریر کرین —

چونکہ یہ کاغذ خاص قسم کے ہین جو مین اونکے پاس ارسال کرتا ہون اور نیز حسب درخواست نواب بہو بیگم صاحبہ جو ایک خط مین درج ہے مجھے شک نہین کہ آپ کو بھی دریافت ہوگا کہ اونکا مضمون بالفعل مشہور ہو اور آپ مضمون وصیت نامہ بہو بیگم صاحبہ کو اوس وقت تک پوشیدہ رکھینگے جسقدر مین نے اب تک رکھا ہے —

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جی بیلی

رزیڈنٹ

منجانب نواب وزیر — موصولہ ۴ ماہ اگست ۱۸۱۴ع

میرے پاس آپ کی چٹھی مرقومہ ۱۹ ماہ گذشتہ مع ملفوفات کے پہونچی نہایت خوشی ہوئی آپنے لکھا ہے کہ آپکے پاس حکم ہز اکسیلنسی ابٹ آنریبل گورنر جنرل کا پہونچا ہے کہ آپ مجھے معاملہ فیض آباد

وغیرہ سے ہے اطلاع دین اور مین نے تمام کواغذ مرسلہ نہایت غور اور خیال سے پڑہے ہے
سچ تو یہ ہے کہ اس سرکار کا کبہی کوئی ایسا دوست صمیمی اور رفیق دلی نہ تھا اور نہ آئندہ ہوگا
جو ایسی بغیر ضمانہ ولی یا دوستی رکہتا ہو جیسی گورنمنٹ ہنوربل کمپنی سے ہے جسنے بغیر لحاظ اپنے
فائدے کے اسقدر قیمتی جائداد کے لینے سے انکار کیا جو نواب بہو بیگم صاحبہ اونکے نام کرتی
تہین اور یہ قرار دیا کہ وہ سب جائداد بعد ادا کرنے تنخواہ وسالانہ وغیرہ کے جو بہو بیگم صاحبہ نے
صدق نیت سے اپنے رشتہ داران ومتوسلان کے نام کیا ہے اور گورنمنٹ انگریزی نے
اوسکے ادا ہونے کا وعدہ کیا ہے مجکو دیجا سے جو میرے دلپر اسکا اثر پیدا ہوا ہے اوسکے
بیان مین بالکل قاصر ہے اور بے تامل مین بہایت خوشی اون تجویزون کو منظور کرتا ہون جو گورنر جنرل
بہادر نے درباب عطا کرنے دیہات چہچم راٹ کے واسطے مصارف مقبرہ بیگم صاحبہ کے اور
دربارہ دیگر اخراجات مندرجہ وصیت نامہ کے میرے تئین لکہے ہین بموجب اوسکے مین اس
تحریر کی روسے اقرار کرتا ہون کہ جب بقضای الہی میری جدہ امجدہ اس جہان فانی سے انتقال
کریگی تو دیہات ضلع چہچم راٹ جمعی دس ہزار روپیہ سالانہ کے علیحدہ ہو کر واسطے مصارف مقبرہ
بیگم صاحبہ کے عطا کیے جائینگے اور با ورا اسکے تمام تنخواہات وزیر پرورش جو رشتہ داران بیگم صاحبہ
کے نام سے ہے اور اب تک اونکو اس سرکار سے ملتا ہے وہ واسطے ہمیشہ کے اونکی اولاد و
ورثا کے نام قائم اور جاری رہیگا اور کچہہ کمی اوسمین نہوگی آپ کو اپنا دوست صمیمی اور خیر خواہ
تصور کر کے مین چاہتا ہون کہ آپ بلا توقف یہ سب مراتب واسطے خوشنودی نواب گورنر جنرل بہادر
کے اطلاعاً تحریر فرمائین —

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جان بیلی

رزیڈنٹ

نمبر ۴۷۸

منجانب نواب وزیر — موصولہ ۲۸ نومبر ۱۸۱۴ء علیسوی

میری چٹھی مرقومہ پنجم ماہ ذی الحجہ مطابق ۱۹ ماہ حال مین مین نے آپ کے پاس فرد پنشن جو میرے خزانہ سے دیجائیگی بھیجی ہے اوسمین پنشن طلیبہ بیگم اور اوسکے رشتہ داران کی درج نہین ہے اب جو مین نے غور کیا تو مناسب معلوم ہوا کہ بموجب آپ کی تحریر کے طلیبہ صاحبہ بھی شامل فرد ہونی مناسب ہے اور اب یہ بھی میری مرضی ہے کہ رمضان علیخان کی تنخواہ بھی اوسمین شامل ہو یہ سب شامل ہوکر بموجب فرد ملفوفہ مہری کے چھہ لاکھہ اکیاون ہزار روپیہ سالانہ ہوتا ہے اسکی تعمیل کیجائیگی مین اسواسطے چاہتا ہون کہ آپ اس چٹھی کا مضمون اور فرد میرے عموی بزرگ یعنی رابٹ ہنوربل گورنر جنرل لارڈ میرا صاحب بہادر کے پاس بھیجدین اور در صورت منظوری لارڈ صاحب بہادر کے تنخواہ ماہانہ اشخاص مندرجہ فرد بعد ازین خزانہ ہنوربل کمپنی سے شروع ماہ حال ذیحجہ سنہ ۱۲۲۹ ہجری مطابق ۱۴ ماہ نومبر سنہ ۱۸۱۴ع سے دیجایا کرے اور اونکی رسید میرے پاس بھیجدی جاے اور میری فرد مہری سابق واپس ہو—

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جان بیلی

رزیڈنٹ

فرد حساب پنشن ادائی ایک کروڑ آٹھہ لاکھہ پچاس ہزار روپیہ سے دیجائیگی جو روپیہ بطور قرض سودی فیصدی چھہ روپیہ سالانہ گورنمنٹ ہنوربل کمپنی کو دیا گیا ہے اور پنشن مذکور یکم ذیحجہ سنہ ۱۲۲۹ھ مطابق ۱۴ ماہ نومبر سنہ ۱۸۱۴ع سے شروع ہوگی اور سود ماہواری جسکا چون ہزار دو سو پچاس اور سالانہ چھہ لاکھہ اکیاون ہزار روپیہ ہوینگے—

نام پنشن داران	تعداد زر پنشن ماہواری	تعداد زر پنشن سالانہ
شاہزادہ مرزا سلیمان شکوہ	[illegible]	[illegible]
نواب شمس الدولہ مع خاندان ومتوسلان —		
تنخواہ سابق — [illegible]		
اضافہ — [illegible]	[illegible]	[illegible]

ترجمہ صحیح ہے
دستخط جی بیلی
رزیڈنٹ

مقام کرنال تاریخ ۲ ماہ جنوری ۱۸۱۵ء

بذریعہ اس تحریر کے مین قبول کرتا ہون کہ نواب وزیر الممالک رفعت الدولہ رفیع الملک مرزا غازی الدین حیدر خان بہادر شہامت جنگ نے خزانہ ہنوریبل کمپنی مین بمقام لکھنؤ سکہ لکھنؤ اٹھاون لاکھ پچاس ہزار روپیہ داخل کیا اور یہ روپیہ بنام نواب صاحب یا بموجب اونکے حکم کے اسطرح جمع ہوگا سود اصل کے اوپر بحساب فیصدی چھہ روپیہ سالانہ تاریخ ادخال سے ۳۰ ماہ جون ۱۸۱۵ء تک خزانہ کمپنی سے بمقام لکھنؤ نواب صاحب کو دیا جائیگا یا حسب مرضی اونکی شامل سود ہوگا مگر نواب صاحب کو جسقدر روپیہ کم سو روپیہ سے منجملہ سود کے رہیگا وہ دیا جائیگا تاکہ رقم اونکی پوری سیکڑا رہے اور بابت اصل کے یا اگر اوسکا سود بھی شامل ہو جاویگا تو مع سود ایک کاغذ نوٹ مرقومہ ۳۰ ماہ جون ۱۸۱۵ء دیا جائیگا اور روپیہ حسب شرائط اشتہار مجریہ کلکتہ گورنمنٹ گزٹ مرقومہ یکم ماہ جولائی ۱۸۱۴ء ادا ہوگا —

مہر دستخط میرا
منجانب ہزایکسیلنسی رایٹ ہنوریبل گورنر جنرل
دستخط سی ایم رکٹس
سکرٹری گورنر جنرل

منجانب ہزایکسیلنسی رایٹ ہنوریبل گورنر جنرل
دستخط جی سوٹس
پرنسپل سکرٹری گورنر جنرل

باقی نصف کرور کی تحریر دستیاب نہین ہوئی

نمبر ۴۹

عہدنامہ فیمابین نواب وزیر الممالک رفعت الدولہ رفیع الملک غازی الدین حیدر خان بہادر شہامت جنگ
اور گورنمنٹ انگریزی بابت دینے ضلع کھیری گڈھ و دیگر چند مقامات جو گورنمنٹ انگریزی نے
راجہ نیپال سے لیے ہین بالعوض قرضہ دوم جو نواب صاحب نے گورنمنٹ انگریزی کو دیا تھا
اور دربارہ تبدیل کرنے پرگنہ مہدیا جو نواب وزیر کا ہے بالعوض نواب گنج کے جو گورنمنٹ
انگریزی کے قبضے مین ہے یہ عہدنامہ منعقد کیا نواب وزیر نے اپنی طرف سے اور رچارڈ
سٹرچی صاحب رزیڈنٹ انگریزی بدربار نواب صاحب منجانب گورنمنٹ انگریزی حسب اختیارات
عطیہ ہز اکسیلنسی رایٹ ہونربل ارل میرا کی جی گورنر جنرل باجلاس کونسل —

شرط اول

گورنمنٹ انگریزی بذریعہ اس تحریر کے علاقہ کھیری گڈھ اور زمین ترائی جو درمیان کھیری گڈھ
اور کوہ کے واقع ہے اور نیز وہ علاقہ جو درمیان علاقہ نواب وزیر کے بجانب مشرق اور کوہستان
واقع ہے دیتے ہین ایسے تمام علاقہ گورکھا جو دامن کوہ دریاے گھاگھرا جانب مغرب سے
ضلع انگریزی گورکھپور تک بجانب مشرق واقع ہے اور جسکے جنوب مین علاقہ نواب صاحب
اور ضلع کھیری گڈھ اور شمال مین کوہستان واقع ہے وحکام گورکھا بابت حوالہ کردینے اوس
علاقہ کے نواب وزیر کو دیے جاوینگے اور گورنمنٹ انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ حکومت
نواب وزیر کی علاقۂ مذکورہ با امن قائم کردینگے —

شرط دوم

نواب وزیر بالعوض سپردگی مذکورہ دفعۂ بالا بذریعہ اس تحریر کے اپنا قرضہ وادی گورنمنٹ
انگریزی ایک کروڑ روپیہ کا جو کل رقم دوم قرضہ ذمہ ہونربل کمپنی سال گذشتہ کے ہے منسوخ
کرتے ہین اور سود اوسکا اوس تاریخ سے موقوف ہوگا جس تاریخ سے نواب وزیر قبضہ کھیری گڈھ
و علاقہ مفتوحہ مذکورہ بالا کا حاصل کرینگے اوسوقت رسید جو نواب وزیر کو بابت قرضہ
مذکور کے دی گئی ہے واپس ہوگی —

شرط سوم

بذریعہ اس تحریر کے نواب وزیر گورنمنٹ انگریزی کو پرگنہ مہدیا معروف کیوٹی جو شامل ضلع پرتاب گڑھ علاقہ نواب وزیر کے ہے اور جو درمیان اضلاع انگریزی جونپور مرزاپور اور الہ آباد کے واقع ہے دیتے ہین اور گورنمنٹ انگریزی تبادلہ ہین نواب وزیر کو پرگنہ نواب گنج دیتے ہین جو جزو ضلع گورکھپور ہے محاصل جسکا مساوی پرگنہ مہدیا کے ہوگا۔

شرط چہارم

گورنمنٹ انگریزی اقرار کرتے ہین کہ بعد قائم کردینے حکومت نواب وزیر کے ضلع کھیری گڑھ اور علاقہ مفتوحہ مذکورہ بالا مین اگر کوئی فساد کسی سبب سے پیدا ہو تو وہ اوسکو رفع کرینگے اور اگر باوجود شرکت اور مدد گورنمنٹ انگریزی کے علاقجات مذکور نواب وزیر سے چھین جائین تو اور علاقجات اوسیقدر آمدنی کے نواب وزیر کو دیے جائینگے۔

یہ عہدنامہ چار شرائط کا نواب وزیر نے اپنی طرف سے اور اجارج مسترجی صاحب ریذیڈنٹ دربار لکھنؤ نے منجانب گورنمنٹ انگریزی قرار دیا اور ریذیڈنٹ لکھنؤ نے ایک نقل اوسکی انگریزی اور فارسی مع مہر اور دستخط اپنے کے نواب وزیر کو دی اور نواب وزیر نے ایک نقل اوسکی اپنی مہر اور دستخط سے اونکو دی صاحب ریذیڈنٹ وعدہ کرتے ہین کہ وہ ایک نقل اوسکی مہری اور دستخطی ہزاکسلنسی رایٹ ہنوربل گورنر جنرل کی نواب وزیر کو منگا دینگے اوسوقت یہ نقل ریذیڈنٹ کی مہری پس دی جائیگی بمقام لکھنؤ تاریخ یکم ماہ مئی ۱۸۱۶ء مطابق دوم جمادی الثانی ۱۲۳۱ ہجری

مہر گورنر جنرل	مہر غازی الدین حیدر

دستخط میرا
دستخط این بی ایڈمنسٹن
دستخط ای سیٹن
دستخط جی دودسول

تصدیق اور منظور کیا بتاریخ ۱۱ ماہ مئی ۱۸۱۶ء ہزاکسلنسی رایٹ ہنوربل ارل میراکی جی گورنر جنرل باجلاس کونسل

دستخط جان ایڈم سکرٹری گورنمنٹ

نمبر ۸۴

عہدنامہ مابین بادشاہ ابو المظفر معز الدین غازی الدین حیدر شاہ پادشاہ اودہ اور گورنمنٹ انگریزی درباب قرضہ جو بادشاہ نے ہنوربل کمپنی کو دیا اور یہ عہدنامہ پادشاہ نے اپنی طرف سے اور ایم اکٹ صاحب رزیڈنٹ بدربار شاہ اودہ کے منجانب گورنمنٹ انگریزی حسب اختیارات عطیہ رایٹ ہنوربل ولیم پٹ اور امہرسٹ گورنر جنرل باجلاس کونسل قرار پایا —

شرط اول

بادشاہ اودہ نے قرضہ واسطے ہمیشہ کے ہنوربل کمپنی کو ایک کرور روپیہ دیا جسکا سود پانچ لاکھ روپیہ سالانہ یکم محرم ۱۲۴۱ہجری با قساط ماہواری اونکو دیا جائیگا جو بعد ازین تحریر ہونگے اور اس روپیہ کا سود ہمیشہ پانچ روپیہ فیصدی ہوگا گو گورنمنٹ انگریزی سود کم یا ایزاد شرح بالا سے کرین —

شرط دوم

یہ قرضہ ہمیشہ کے واسطے دیا گیا ہے شاہ اودہ کو اختیار حاصل نہوگا کہ زر اصل دوبارہ لین یا اوسکے سود مین کچھ مداخلت کرین —

شرط سوم

گورنمنٹ انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ ہمیشہ ماہ بماہ روپیہ مذکورۂ ذیل شرائط منجملہ سود زر قرضہ اون لوگون کو دیا کرینگے جنکا ذکر اس سند مین درج ہے اور اوسی سکہ مین یہ روپیہ اونکو دیا جائیگا جو سکۂ رائج ملک کمپنی اوسکا ہوگا اور اوسمین کچھ کمی نہوگی —

شرط چہارم

ہنوربل کمپنی ہمیشہ محافظت عزت اون پابندگان ماہواری کی کرینگے جنکو اس روپیہ مین سے ملیگا اور کمپنی اونکے مقبوضات مثل مکان و باغ وغیرہ کے بھی بادشاہ اور اونکے دشمنون سے رہے گی گویہ مکان و باغ وغیرہ اونکو شاہ اودہ نے عطا کیے ہون یا اونھون نے خود تعمیر یا خرید کیے ہون اور جہان اور جس شہر مین وہ ہونگے وہان اونکی یہ تنخواہ دیجائیگی —

شرط پنجم

یہ عہدنامہ شاہ اودہ نے اپنی طرف سے اور ایم رکیٹ صاحب رزیڈنٹ دربار لکھنؤ نے

منجانب گورنمنٹ انگریزی قرار دیا رزیڈینٹ لکھنؤ نے ایک نقل اوسکی انگریزی اور فارسی میں مہری اور دستخطی اپنی شاہ اودہ کو دی اور شاہ اودہ نے ایک نقل اپنی مہری اور دستخطی رکیٹ صاحب کو دی صاحب رزیڈینٹ نے اقرار کیا کہ ایک نقل مہری اور دستخطی رایٹ ہنوربل گورنر جنرل باجلاس کونسل کے وہ شاہ اودہ کو منگا دینگے اوسوقت اوسکی مہری اور دستخطی نقل واپس ہوگی—

تفصیل پانچ لاکھ روپیہ سالانہ زر سود

بارہ ماہ فی ماہ اکتالیس ہزار چھہ سو چھیاسٹھہ روپیہ دس آنہ آٹھہ پائی انگریزی

بنام اشخاص متعینۂ امام باڑۂ جدید یعنی امام باڑہ نجف اشرف حسب تفصیل علیحدہ

یہ روپیہ ہمیشہ اوس شخص کو دیا جائیگا جسکے ذمہ اہتمام امام باڑہ کا منجانب بادشاہ رہیگا اور عملہ و بانتظام صنی مہتمم پر موقوف رہیگا جسے چاہے رکھے جسے چاہے موقوف کرے

بنام نواب مبارک محل دس ہزار روپیہ—

یہ روپیہ تا حین حیات نواب مبارک محل کے اوسکو دیا جائیگا اور بعد وفات اوسکے ایک ثلث جسکے نام یا جس کام کے واسطے وہ وصیت کر جاینگی دیا جائیگا اور دو ثلث باقی اور جسقدر بعد خرچ حسب وصیت نامہ ثلث اول سے باقی رہیگا یا اگر وہ کچھ وصیت نکر جاینگی تو کل وہ ایک ثلث بھی اسمین شامل ہوکر سب روپیہ کے دو حصے ہونگے ایک حصہ نجف اشرف مین دیا جائیگا اور دوسرا حصہ کربلا مین واسطے امام باڑہ اور مجاوران کے یا اون اشخاص کے جو منجانب بادشاہ اوسکے مہتمم ہونگے دیا جائیگا تاکہ بادشاہ کو اوسکا ثواب نصیب ہو—

بنام سلطان مریم بیگم—

یہ روپیہ بھی تا حین حیات سلطان مریم بیگم کو بشش نواب مبارک محل کے دیا جائیگا اور بعد وفات اوسکے حسب شرح ذیل مبارک محل صرف ہوگا—

بنام ممتاز محل—

حسب شرح بالا

بنام سرفراز محل—

حسب شرح بالا

بنام بازماندگان و متوسلان سرفراز محل بموجب تفصیل علیحدہ—

یہ روپیہ ہمیشہ حسب تفصیل علیحدہ دیا جائیگا اور بعد وفات پائیگا اوسکا حصہ نجف اشرف اور کربلا مین دیا جائیگا

بنام نواب معتمد الدولہ بہادر —

یہ روپیہ ہمیشہ نواب اور اونکے ورثا کو دیا جائیگا بعد وفات نواب کے بموجب وصیت نامہ نواب اوسکے پسران اور دختران و زوجگان و متوسلان کو دیا جائیگا اور اگر ایسا اتفاق ہو کہ وہ وصیت نامہ نہ کرے تو یہ روپیہ اوسکے ورثاے شرعی کو بموجب حصص شرعی مذہب شیعہ دیا جائیگا اور جو روپیہ اوسکی تنخواہ مین سے حسب شرح ذیل واسطے اوسکی زوجہ اور ایک فرزند اور دختر کو اب مقرر ہے وہ بھی واسطے ہمیشہ کے اونکے اوسکو سواے اپنے معمولی حصہ کے ملیگا اور جو کچھ نواب سواے اسکے اولادونکو دے جائیگا وہ بھی اونکو ہمیشہ علیحدہ ملا کریگا اور اگر وصیت نامہ نواب نکر جائے تو اس روپیہ کی بھی تقسیم ان تینون مین حسب حصص معینہ شرع ہو گی —

بنام نواب بیگم زوجۂ معتمد الدولہ —

یہ روپیہ تا حین حیات بیگم کے اوسکو ملیگا اور بعد وفات اوسکے ورثاے شرعی کو حسب حصص معینہ شرع بقاعدہ مذہب شیعہ ملیگا —

بنام نواب عالیہ بیگم دختر نواب مذکور —

حسب شرح بالا

بنام امین الدولہ بہادر پسر نواب ممدوح —

حسب شرح بالا

بمقام لکھنؤ بتاریخ یکم محرم سنہ ۱۲۴۱ ہجری مطابق ۱۷ ماہ اگست سنہ ۱۸۲۵ عیسوی

دستخط مورڈنٹ رکٹس ریزیڈنٹ

دستخط ایمہرسٹ

دستخط جی ایچ ہرنگٹن

دستخط ڈبلیو بی بیلی

تصدیق اور منظور کیا راسٹ ہنوریبل گورنر جنرل بہادر نے باجلاس کونسل بمقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ بتاریخ ۲۰ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۲۵ء

دستخط جارج سوینٹن
سکرٹری گورنمنٹ

نمبر ۱۴۱

عہدنامہ آٹھ شرائط کا فیما بین شاہ اودھ و گورنمنٹ ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی بذریعہ ایم الکس صاحب رزیڈینٹ لکھنؤ در باب قرضہ جو بادشاہ نے دیا ہے —

شرط اول

شاہ اودھ نے دیا اور گورنر جنرل نے باجلاس کونسل منجانب ایسٹ انڈیا کمپنی وصول کیا زر قرضہ باسٹھ لاکھ چالیس ہزار سکہ لکھنؤ —

شرط دوم

اس روپیہ کا سود فیصدی پانچ روپیہ سالانہ مطابق انگریزی سہ ماہی کے خزانہ صاحب ریذیڈنٹ سے ادا ہوا کریگا —

شرط سوم

اس کل روپیہ کا سود سالانہ تین لاکھ بارہ ہزار روپیہ ہوا یہ اور چار اقساط مساوی میں حسب تعداد ذیل اشخاص مذکورہ کو تا حین حیات اونکے رسید پر دیا جائیگا —

	ماہواری	سالانہ
نواب ملکہ زمانیہ —	[illegible]	[illegible]
تاج محل —	[illegible]	[illegible]
مخدرہ علیا —	[illegible]	[illegible]
سلطان عالیہ ہمشیرہ شاہ —	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]

شرط چہارم

جب کوئی پنشن داران مذکورہ بالا سے وفات پاسکے اور وارث یا ورثا اوسکے ہوں تو

گورنمنٹ انگریزی اگر چاہے گی تو پنشن مذکور اونکو دے گی یا اوسیقدر روپیہ منجملہ اصل روپیہ کے حسب شرح مذکورہ بالا دینگے —

شرط پنجم

اگر کوئی پنشن دار مذکور یا کسیکا وارث تاحین حیات بادشاہ لاولد مر جائیگا تو پنشن منضبط بادشاہ کو ملے گی —

شرط ششم

اگر کوئی پنشن دار مذکورہ بالا علاقہ انگریزی کمپنی مین رہے گا تو رزیڈنٹ لکھنؤ اوسکی پنشن مقررہ وہان بھی اوسکے پاس بھیجدیا کرینگے —

شرط ہفتم

پنشنداران مذکورین اور بعد اوسکے جو اولاد اول اونکی پنشن پر قابض ہوگا اوسپر خاص عنایت اور مہربانی گورنمنٹ انگریزی کی رہے گی اور یہ کام صاحب رزیڈنٹ کا ہے کہ اونکی نسبت یکسان مراعات اور لحاظ رکھین اونکی نسبت ہر موقع پر اچھے کام کیا کرین —

شرط ہشتم

صاحب رزیڈنٹ ایک درخواست بخدمت گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل اس مضمون کی کرینگے وہ ایک سند مضمون بالا کی اپنی مہری اور دستخطی عنایت کرین اور بر وقت وصول صاحب موصوف بادشاہ کو وہی تحریر دینگے —

بتاریخ یکم ماہ مارچ سنہ ۱۸۲۹ء مطابق ۲۴ رماہ شعبان سنہ ۱۲۴۴ھ دی گئی —

مہر مرسبی
گورنر جنرل

دستخط ایم رکٹس رزیڈنٹ
دستخط ڈبلیو سی بلیک
دستخط ڈبلیو ایچ بیلی
دستخط سی ٹی مٹکاف

تصدیق اور منظور کیا رائٹ ہونربل گورنر جنرل بہادر نے با جلاس کونسل بمقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ بتاریخ ۱۳ ماہ مئی سنہ ۱۸۲۹ء

دستخط ای ہسٹرلنگ
سکرٹری گورنمنٹ

نمبر ۴۲

عہدنامہ فیما بین شاہ اودہ و گورنمنٹ انگریزی درباب امانت تین لاکھ ر
مساکین لکھنو مین تقسیم ہوگا—

اول بنظر اسکے کہ سخاوت اور رحم کرنیکا حکم شاہ شاہان وپیدا کنندہ زمین و
ہر ایک فرد بشر کے ہے اور خاص کر واسطے پادشاہان وحاکمان کے ہے
اشخاص سے ہین اور جنکو خدا نے دولت اور ثروت بخشی ہے اور اکثر موق
اور رفع ضروریات اور آرام وہی خلق خدا کے اونکے حیز امکان مین ہین اور
مروت اور سخاوت کو دیکہتا ہے اور بنظر اسکے کہ تکبر زندگانی کا تنزل پر ہے ا
اور نشان بھی اوسکا باقی نہین رہتا پس یہ صرف لائق اور شایان ہے نہین ہ
تشفی دلی ہے کہ کچہ یادگار انسان کی باقی ہے بقولیکہ آدمی کے واسطے نا
ہے لہذا شاہ اودہ ابوالمنصر قطب الدین سلیمان جاہ سلطان عادل نوشیروان
نسبت دینے خورش گرسنہ کو اور پوشاک برہنہ کو اور آرام ایذا رسیدہ کو یاد کر
سے جو خدا نے اوسکو بخشا ہے بنہایت خوشی دل اور طیب خاطر سے سخاو
منظور کرتا ہے جسکے ذریعہ سے مساکین شہر لکہنو کے حاجت روائی حال و آ
اوسکے نام اور سلطنت کا زمانہ استقبال مین رہیگا—

دوم اس غرض سے شاہ اودہ خزانہ رزیدنٹی مین تین لاکھ روپیہ فیصدی
مین گورنمنٹ انگریزی مین جمع کرتے ہین جسکا سود بارہ ہزار روپیہ سالانہ
باقساط ایک ہزار روپیہ ماہواری واسطے دوام کے دیا جائیگا—

سوم کسی حاکم مستقل ملک اودہ کے یا کسی اور حاکم کے اختیار مین نہ
واپس کرے یا کسی اور مطلب مین صرف کرے بخلاف اسکے کہ یہ روپیہ

انگریزی کے خاص اس غرض کے واسطے رکھا گیا ہے کہ ہمیشہ غربا و مساکین میں یادگار شاہ خال تقسیم ہوا کریگا اور اسکا نام سخاوت نصیر الدین حیدر شاہ اودہ رکھا گیا —

چہارم شاہ اودہ نہایت اعتبار استقلال اور وفاداری گورنمنٹ انگریزی پر رکھتا ہے لہذا اس امر خیر کا انتظام اور اہتمام حوالہ رائٹ ہنوربل لارڈ ولیم کیوندش بنٹنک جی سی بی گورنر جنرل اور پیچھے بنام گورنر جنرل صاحبان ہندوستان جس خطاب سے وہ ہندوستان میں حکمرانی کرین کیا گیا اور درخواست یہ ہے کہ وہ ازراہ مہربانی صاحبان رزیڈنٹ وغیرہ ماموره دربار لکھنو کو حکم دین کہ وہ اس زرسود کو اوسکے خاص مطلب مین صرف کرینگے یعنے ایسے شخصون کو دینگے جو لنگ اور معذور اور نابینا اور بیکس مصر وغیرہ ہونگے اور یہ امر خیر منظور خدا و پسندیدہ انسان ہوگا پس یہ زر سخاوت حوالہ حفاظت حافظ حقیقی اور سپرد اعتبار و ایمانداری گورنمنٹ انگریزی کے کرکے امید ہے کہ بعنایت اوسی خدای پاک کے تمام آیندہ پشت ہا پشت مین جب تک کہ زمین و آسمان قائم ہے یہ روپیہ صرف بیچ پرورش غربا کے خدا مین تقسیم ہوگا —

پنجم رائٹ ہنوربل لارڈ ولیم کیوندش بنٹنک جی سی بی گورنر جنرل ہندوستان منجانب گورنمنٹ انگریزی بخوشی تمام اس عزم سخاوت بادشاہ کو منظور کرکے وعدہ کرتے ہین کہ سود تین لاکھ روپیہ کا فیصدی چار روپیہ کے حساب سے جو ایک ہزار روپیہ ماہواری ہوا وہ یکم ماہ مئی سنہ ۱۸۳۳ع آیندہ واسطے دوام کے مساکین لکھنو مین حسب خواہش سخاوت آمیز شاہ اودہ مندرجہ شرائط بالا تقسیم ہوا کریگا — المرقوم ۱۲ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۳۳ع مقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ —

نمبر ۳۴

عہدنامہ فیما بین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و شاہ ابو الفتح معین الدین نوشیروان عادل سلطان زمان محمد علی شاہ بادشاہ اودہ —

چونکہ از روی دوستی و اتفاق جو فیما بین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور ملک اودہ کے قائم اور جاری ہے گورنمنٹ انگریزی پر فرض ہے کہ ملک اودہ کو بخلاف دشمنان غیر ملکی کے حفاظت کرین اسی سبب سے شاہان اودہ نے وعدہ کیا تھا کہ وہ اپنی ملازم فوج بہت کم رکھینگے اور چونکہ جب کہ گورنمنٹ انگریزی نے اپنے فرض کو بوفاداری و بلا تامل ادا کیا تو منجانب ملک اودہ

عہدوں کی شکستگی ہمیشہ ہوتی رہی اور اب شاہ اودھ کی ملازم فوج بخلاف اوسکے بہت کثرت سے ہے
اور چونکہ تجربہ سے دریافت ہوا کہ تعمیل تمام شرائط عہدنامہ سنہ ۱۸۰۱ء کی خالی از دقت نہین مگر یہ خواہش دلی
ہے اور مناسب بھی یہی ہے کہ کچھ ترمیم مناسبہ ہو کر عقائد عہدنامہ مذکور ملحوظ رہین جنسے رفاہ و بہبود
ممالک سرکار مین مقصود ہوا اور چونکہ حد و حصر نفری سپاہ ملازم شاہ اودھ مین بنظر مناسب کچھ تجاوز کیا جاے
اس شرط پر کہ کافی نفری سپاہ اوس فوج ایزاد شدہ مین سے زیر حکومت اور انتظام انگریزی کے
رکھی جاے تاکہ عام فائدہ اوسنے متصور ہوا ور نیز مرتبہ اور حفاظت شاہ کی حفاظت رہے اور فوج
تخفیف کے ساتھ واسطے آراستگی فوج ملک کے دیا جاے اور چونکہ شرط ششم عہدنامہ سنہ ۱۸۰۱ء کا
منشا یہ ہے کہ شاہ اودھ بصلاح اور مشورے افسران ہنوربل کمپنی کے اپنے باقیماندہ علاقے مین ایسا
بندوبست معرفت اپنے اہلکاران کے کرینگے جس سے بہبودی رعایا متصور ہوگی مگر اوسمین کچھ یہ
درج نہین ہے کہ اگر خلاف اس عہد و پیمان کے عمل مین آوے تو اسکا کیا علاج کیا جاے اور چونکہ
خلاف ورزی اس عہد مندرجہ عہدنامہ کی اور کم توجہی بنسبت کار لائقہ شاہان منجانب اکثر حاکمان
ملک اودھ عمل مین آئی ہے اور بہت تدبیر ہوئی ہے اور اوسکے سبب گورنمنٹ انگریزی پر بھی الزام
عائد ہوا ہے کہ اونھون نے اپنا عہد بنسبت رعایاے ملک اودھ پورا نہین کیا اور یہ نہایت مناسب
اور واجب ہے جو نقص شرط ششم عہدنامہ مذکورۂ بالا مین درج ہین اونکی درستی عمل مین آوے
لہذا شرائط ذیل قرار پائین ایک فریق لفٹنٹ کرنیل جان لو صاحب رزیڈنٹ دربار لکھنؤ بنام اور
منجانب رایٹ ہنوربل لارڈ آکلنڈ گورنر جنرل ہند با جلاس کونسل اور فریق ثانی ابو الفتح معین الدین سلطان
زمان نوشیروان عادل محمد علی شاہ بادشاہ اودھ منجانب ذات خاص و ورثا اور یہ عہدنامہ
پشت در پشت تا یوم القیام قائم رہے گا۔

شرط اول

شرط سوم عہدنامہ مرقومہ ۱۰ ماہ نومبر سنہ ۱۸۰۱ء اس تحریر سے منسوخ ہوئی اور شاہ اودھ کو
اختیار حاصل ہے کہ جسقدر فوج واسطے بندوبست ملک کے اوسکے نزدیک ضروری متصور ہو
اوسقدر ملازم رکھین اور شاہ اودھ یہ وعدہ کرتے ہین کہ جب کبھی گورنمنٹ انگریزی کو اوسکے کمی مدد کی
بابت یا کسی اور سبب سے واضح ہو کہ فوج بہت ہے تو وہ کمی مناسب فوج مین کرینگے۔

شرط دوم

ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی وعدہ کرتے ہین جیسا سابق اقرار کیا گیا ہے کہ وہ ملک اودھ کے بخلاف دشمنان غیر ملکی کے حفاظت کرینگے مگر یہ مناسب اور مصلحت معلوم ہوتی ہے کہ شاہ اودھ اپنے فوج ایزاد شدہ مین سے فوج آئینی یعنی باقاعدہ آراستہ رکھین تاکہ اونکی حکومت ملک مین مستحکم رہے —

شرط سوم

شاہ اودھ اقرار کرتے ہین کہ بموجب شرط بالا کے وہ اپنی فوج مین سے کم از کم دو رجمنٹ سواران و پانچ پلٹن پیادگان و دو کمپنی گولہ اندازان آراستہ کرینگے اور اونکی تقسیم تنخواہ باقاعدہ کے واسطے انتظام مناسب کیا جائیگا —

شرط چہارم

سرکار اودھ سوا لاکھ روپیہ سالانہ واسطے خرچ فوج مشروطہ شرط سوم عہدنامہ ہذا کے مقرر کرینگے اسمین سب خرچ تنخواہ و اسلحہ و وردی و تعمیر چھاونی وغیرہ شامل رہیگا اور چونکہ یہ فوج ایسی آراستہ ہوگی کہ بروقت ہر قسم کے کام مین موجود رہے گی لہذا اس بارہ مین آیندہ تجویز کیجائیگی کہ آیا یہ تبراضی طرفین مناسب ہوگا کہ تھوڑا توپخانہ اسپی بھی بالعوض چند سواران کے ملازم ہو یا تھوڑی سپاہ سفرمینا کی بجاے سپاہ پیادہ کے بھرتی ہون مگر یہ شرط سرکارین مین قرار پائی ہے کہ کیسی ہی فوج ہو یا کیسا ہی بندوبست اوسکا ہو مگر خرچ سالانہ اوسکا سوا لاکھ روپیہ سے زیادہ نہوگا اور امسال مین امساک باران بہت رہا اور مصارف سرکار اودھ کے بہت زیادہ ہوے اس سبب سے کہ جو بقایاے تنخواہ فوج وغیرہ ملازمین کی تھی وہ ادا کی گئی تو اوسمین ہمیشہ کی نسبت زیادہ خرچ ہوا اس سبب سے یہ اقرار کیا جاتا ہے کہ تاریخ یکم ماہ ستمبر سنہ ۱۸۳۷ء سے اٹھارہ مہینے تک آراستگی فوج جدید کی عمل مین نہ آئے گی لہذا کچھ مطالبہ سرکار اودھ سے واسطے ادا کرنے فوج مذکور کے یکم ماہ مئی سنہ ۱۸۳۹ء تک نکیا جائیگا —

شرط پنجم

گورنمنٹ انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ افسران انگریزی واسطے قائم رکھنے اور بہتری

انتظام سے کے دینگے اور شاہ اودہ اونکو اپنی سرکار مین ملازم رکھنے کا و

شرط ششم

یہ فوج لکی ایسے مقامات پر درمیان ملک اودہ کے تعینات کیجائیگی جہان
مناسب منظور ہوگا اور ایسے امور مین مصروف ہونگے جنمین مرضی شاہ او
صاحب رزیڈنٹ بہادر کے ہوگی مگر یہ واضح رہے کہ یہ فوج واسطے تحف
بلا وقت مین باہمہ بہنوا کرے گی —

شرط ہفتم

ترمیم شرط ششم عہدنامہ مذکورہ بالا اب یہ شرط ہوتی ہے کہ شاہ ا
رزیڈنٹ کے فوراً متوجہ ہوکر نقص انتظام پولیس کا علاج کرین اور نیز انتظا
اگر شاہ اودہ بیچ منظور کرنے مصلحت اور مشورہ گورنمنٹ انگریزی اور اونکے
تساہل کرینگے اور اگر خدانخواستہ زیادتی اور ظلم متواترہ اور نا پرسانی اور بدن
کسیوقت مین ایسی ہوگی کہ باعث خلل امنیت عامہ ہوگی تو گورنمنٹ انگریزی کو اخ
تمھارے ملک مین وہ اپنے اہلکار ایسے علاقون مین خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا
واقع ہوگی مقرر کرینگے اور اوسوقت تک اہلکاران مذکور وہان رہینگے جسو
منظور ہوگا اور اس حال مین بعد اخراجات کے جو کچھ باقی روپیہ علاقے کا فا
شاہی مین جمع ہوگا اور حساب صحیح اور درست و اصل باقی علاقہ مفروقہ کا

شرط ہشتم

اور یہ بھی وعدہ ہوتا ہے کہ ایسے حال مین کہ گورنر جنرل ہندوستان کو
بموجب اختیارات مندرجہ شرط ہفتم عہدنامہ ہذا کے انتظام کرنا لازم منظور ہو
حکم دینگے کہ طریق انتظام ہندوستانی بعد کچھ ترمیم مناسبہ و ضروریہ کے قا
وقت مناسب استرداد ملک کا آئے تو کچھ دقت عائد نہو —

شرط نہم

تمام شرائط اور عہود و عہدنامجات سابق کے جو فیما بین گورنمنٹ

اودہ ہوئے ہین اور جن پر شرائط اِس عہدنامہ کے موثر نہین ہوئے ہین وہ سب بحال اپنے برقرار رہینگے —

عہدنامہ بالا جسمین نو شرائط مندرج ہین بمقام لکھنو تباریخ ۱۱ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۳۷ع مطابق ۱۰ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۳ ہجری قرار پایا —

دستخط اگلنڈ

دستخط ای آرس

دستخط ولیم مورسن

دستخط ایچ مبکسیر

مہر مع فارسی گورنر جنرل

تصدیق اور منظور کیا گورنر جنرل بہادر ہند با جلاس کونسل نے بمقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ تاریخ ۱۸ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۳۷ع

دستخط ڈبلیو ایچ میگناٹن

سکرٹری گورنمنٹ ہند

نمبر ۴۴

عہدنامہ آٹھہ شرائط کا ساتھہ بادشاہ ابو الفتح معین الدین سلطان الزمان نوشیروان عادل محمد علی شاہ بادشاہ اودہ کے اور گورنمنٹ ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کی معرفت لفٹننٹ کرنیل جان لو صاحب پولیٹکل رزیڈنٹ لکھنو کے درباب رقم زر جو بادشاہ نے بطور سود واسطے ہمیشہ کے دیا —

شرط اول

شاہ اودہ نے واسطے ہمیشہ کے سترہ لاکھہ روپیہ سکہ لکھنو دیا اور رایٹ ہنوربل گورنر جنرل ہند نے بجانب ایسٹ انڈیا کمپنی وصول پایا —

شرط دوم

اس اصل روپیہ کا سود بحساب فیصدی چار روپیہ سالانہ ماہی بموجب مہینے انگریزی کے

تو صاحب رزیڈنٹ لکھنؤ اونکو یہان نہی کا پنشن بھی فرستہ بھجوا دیا کرینگے —

شرط ششم

پنشنداران مذکور اور اونکے ورثا جو بعد اونکے قابض پنشن ہونگے اون پر گورنمنٹ انگریزی کی عنایت اور مہربانی رہا کریگی اور یہ کام صاحب رزیڈنٹ کا ہوگا کہ اون لوگونکا لحاظ رکھین اور اون پر توجہ کیا کرین اور اونکی نسبت ہر موقع پر کاربراری اونکی کیا کرین —

شرط ہفتم

چونکہ شرف الدولہ مظفر الملک محمد ابراہیم خان بہادر مستقیم جنگ اور عظیم اللہ خان بہادر قدیم اور وفادار ملازم شاہ اودہ کے ہین شاہ اودہ کی یہ رائے ہے کہ اونکی مختاری ان شرائط کی تعمیل کیواسطے مناسب متصور ہے اور یہ کہ اونکی نسبت بدانتظامی بھی متصور نہین لہذا اونھون نے شرف الدولہ بہادر کو وکیل منجانب پنشنداران مقرر کیا کہ اونکی طرف سے جو کچھ گفتگو ہو کیا کرین اور خزانہ رزیڈنٹی سے اونکی پنشن وصول کیا کرے اور عظیم اللہ خان کو یہ کام تفویض کیا کہ وہ یہ روپیہ پنشن کا پنشنداروں مین تقسیم کر دیا کرے پس پنشن پنشنداران مذکورہ بالا کا خزانہ رزیڈنٹی سے شرف الدولہ بہادر کو ملا کریگی اور پنشنداروں کو یہ لازم ہے کہ اپنی عرض معروض کیا کرین اور پنشن بذریعہ ان دونون شخصون کے وصول کیا کرین —

شرط ہشتم

صاحب رزیڈنٹ ایک درخواست بابت ہنوربل گورنر جنرل بہادر ہند کی خدمت مین ارسال کرینگے کہ مضمون شرائط بالا کی تحریر مہری اور بدستخطی عنایت کرین اور جب وہ وصول ہوگی تو حوالہ بادشاہ کیجاوے گی —

بمقام لکھنؤ بتاریخ ۲۲ ماہ نومبر ۱۸۳۷ع مطابق ۲۳ رمضان ۱۲۵۳ع دی گئی —

دستخط جی لولفنٹ کرنیل

پولیٹکل رزیڈنٹ لکھنؤ —

نمبر ۴۵

امانت نامہ منجانب بادشاہ ابوالفتح معین الدین سلطان الزمان نوشیروان عادل محمد علی شاہ
بادشاہ اودہ بنام افسران گورنمنٹ ہنوربل کمپنی بمضمون ذیل —

شرط اول

بارہ لاکھہ روپیہ سکہ لکھنو بحساب سود چہار روپیہ فیصدی سالانہ ہمنے ہنوربل کمپنی کے خزانہ
رزیڈنسی لکھنو مین رکھے اور سود اوسکا کہ اکتالیس ہزار روپیہ سکہ لکھنو سالانہ ہوتا ہے اشخاص
مفصلہ ذیل کو اور واسطے اخراجات حسین آباد مبارک وغیرہ کے دیا گیا ہمنے رفیق الدولہ سید امام علیخان
بہادر اور عظیم اللہ خان بہادر کو جو ہمارے قدیم اور معتبر ملازم ہین اور بعد اونکے اونکی اولاد کو
پشت در پشت داروغہ اور مہتمم مقبرہ مقرر اور نامزد کیا اور شرف الدولہ ظفر الملک محمد ابراہیم خان
بہادر مستقیم جنگ اور بعد اونکے اونکی اولاد کو وکیل یا متوسط پنشنداران مقرر کیا اونکو کچہہ سروکار
حسین آباد مبارک سے یا وثیقہ جدیدہ یا اونکے متعلقان سے نہین ہوگا —

افسران گورنمنٹ ہنوربل کمپنی پر فرض ہے کہ وہ ہمیشہ خزانہ رزیڈنسی سے رفیق الدولہ بہادر
اور عظیم اللہ خان بہادر کو اور بعد اونکے اونکی اولاد کو پشت در پشت بلا شرکت شرف الدولہ
روپیہ اخراجات حسین آباد مبارک بموجب تفصیل ذیل سہ ماہہ یعنی چار اقساط مساوی ہین ہر سال
بموجب ماہہای انگریزی کے دیتے رہین اور تنخواہ پنشنداران کی معرفت شرف الدولہ کے
تقسیم ہو اور پنشنداران دو پرت رسید کی مہری اپنی دیا کرین اور رسید اخراجات حسین آباد
مبارک کی اور صرف رستہ جدیدہ بمہر رفیق الدولہ سید امام علیخان بہادر اور عظیم اللہ خان بہادر
کے اور بعد اونکے اونکی اولاد کے داخل ہونگے اور جو امور درباب حسین آباد مبارک اور رستہ
جدیدہ کے رفیق الدولہ سید امام علیخان بہادر اور عظیم اللہ خان بہادر بغیر مداخلت شرف الدولہ بہادر
کے عرض کرین اور درباب پنشنداران کے بمداخلت شرف الدولہ بہادر معروض کیجاوینگے
اونکی تعمیل ہو مناسب ہے اور شرط یہ ہے کہ تمام پنشنداران بموجب اپنے منتہان اور وکیل کے
کاربند ہوا کرین اور اپنے معاملہ اپنا خواہ بقصور کرین اور اگر کوئی پنشنداران مذکورہ مخبر یا باغی ہو اوسکے
اوسکا وارث کسی علاقہ ہنوربل کمپنی مین جا کر آباد ہو توجہ رزیڈنٹ اوسوقت ہوگا وہ اونکی پنشن اوسی

متعلقہ و اورشکے پاس روانہ کریں گا ۔

بنام سادات و امادوں کے

	ماہواری	سالانہ	میزان کل
نواب شمس الدولہ منتظم الملک محسن علیخان بہادر غضنفر جنگ	مار	اسـ۸ـتـ	
نواب منیر الدولہ مختار الملک ابو الحسن خان بہادر دلاور جنگ	مار	اسـ۸ـر	
نواب اقتدار الدولہ محتشم الملک مہدی علیخان بہادر ضیغم جنگ	صہ	سـار	
نواب محترم الدولہ رستم الملک باقر علیخان بہادر مہابت جنگ	صہ	سـار	
نواب مجاہد الدولہ سیف الملک زین العابدین خان بہادر جلادت جنگ	صہ	سـار	
نواب غضنفر الدولہ منیر الملک سلطان مرزا خان بہادر سلامت جنگ	صہ	سـار	
نواب جرار الدولہ ضیغم الملک ہادی علیخان بہادر قائم جنگ	صہ	سـار	
			صہ اماریہ

ممتاز الدولہ مبارز الملک مرزا حسین علیخان بہادر تہور جنگ نبیرہ

	ماہواری	سالانہ	میزان کل
شاہ اودھ ـــ	صہ	سـار	سـار

بنام تین بہوان

	ماہواری	سالانہ	میزان کل
ملکہ زمانی بہو نواب خاقان بہو ـــ	مار	اسـ۱۲ـرمہ	
ملکہ عصر نواب قیصر بہو ـــ	صہ	سـار	
ملکہ عالم نواب خسرو بہو ـــ	صہ	سـار	
			اسـ اماریہ

بنام تین بیگمات محل

	ماہواری	سالانہ	میزان کل
نواب عمدہ خانم ـــ	صہ	امالـہ	
موتی خانم ـــ	صہ	سـالـہ	
محمدی خانم ـــ	صہ	سـالـہ	
			اسـ ۱۲

بنام اشخاص مفصلہ ذیل

	ماہواری	سالانہ	میزان کل
نواب منور الدولہ کرم الملک احمد علیخان بہادر ذوالفقار جنگ	سار	سـالـعہ	
افتخار النساء زوجۂ نواب منور الدولہ احمد علیخان بہادر ـــ	۸ر	اسـ اماریہ	

متعلقان کی اونکو دیجاسے اور وہ اونکو ساتھہ دیانت اور کفایت کے خرچ مین لائین اور شاہی تمام کل اسباب حسین آباد مبارک کا بہت احتیاط رکھین تاکہ اونکی کوشش بلیغ سے کچھہ اوسمین سے کمی کی تلف اور خراب نہو جاسے اور اگر کوئی اولاد متولی یا مہتمم مقبرہ کا باقی نرہے اور نہ بتوسط یا وسے صاحب رزیڈنٹ جو اوسوقت ہو باتفاق راسے تین ربع پنشنداروں کے ایک پنشندار کو بجاے شخص متوفی کے جو لا ولد مرگیا ہو مقرر کرین —

شرط پنجم

رقوم مفصلہ ذیل آمدنی کی دیجاتی ہین اور واسطے اخراجات حسین آباد مبارک اور اوسکے متعلقان کے بطور عطیہ دوامی دی جاتی ہین یہ کسی شاہ اودہ کے اختیار مین کبھی نہوگا کہ وہ کسی حیلہ سے اسمین دست اندازی کرین اور صاحب رزیڈنٹ جو اوسوقت مین ہو ہمیشہ متولی یا مہتمم کو مدد اور اعانت کرے تاکہ یہ کار نیک واسطے ہمیشہ کے قائم اور موجود رہے —

رقم مذکورہ بالا ہمیشہ خزانہ آنریبل کمپنی سے دیجائیگی —

کرایہ دکانات متعلق حسین آباد مبارک —

آمدنی نذر مقبرہ

المرقوم ۱۵ ماہ رمضان ۱۲۵۵ھ مطابق ۲۳ ماہ نومبر ۱۸۳۹ع

ترجمہ صحیح ہے
دستخط ڈی ولکی
اسسٹنٹ اودھ

نمبر ۴۶

ترجمہ امانتنامہ مجوزہ بادشاہ ابوالفتح معین الدین سلطان الزمان نوشیروان عادل محمد علی شاہ بادشاہ اودھ بنام آنریبل کمپنی درباب شفاخانہ کے جو لکھنؤ مین مقرر ہوا اوسمین چار شرائط ہین —

شرط اول

سود کاغذ نوٹ تعدادی تین لاکھ چالیس ہزار آٹھ سو روپیہ سکہ کلکتہ کا یعنی سود ایک نوٹ تعدادی دو لاکھ ستاسی ہزار کا سودی پانچ روپیہ فیصدی سالانہ ادا سے سہ ماہی اور دوسرا نوٹ تعدادی ترپن ہزار آٹھ سو روپیہ کا سودی چار روپیہ فیصدی سالانہ ادای شش ماہی کا جو زر اصل خزانہ ہنوربل کمپنی مین جمع کیا گیا ہے مین عطا کرتا ہون واسطے مصارف دار الشفا کے جو بادشاہ مرحوم نے مقام لکھنؤ مین مقرر کیے ہین یہ بہت ضرور ہے کہ افسران گورنمنٹ مذکورہ بالا سود مذکور جو تعدادی سولہ ہزار پانچ سو روپیہ سکہ کلکتہ برابر سترہ ہزار دو سو چوالیس روپیہ ۹ چھ پائی سکہ لکھنؤ کے ہوتا ہے بموجب میعاد مقررہ بالا خزانہ ہنوربل کمپنی مقام لکھنؤ سے ظفر الدولہ بہادر کو اور بعد اوسکے جو شخص مہتمم دار الشفای مذکور کا اس سرکار سے مقرر ہو اوسکو دیا کرین اور رسید اوسکی مہری لیا کرین —

شرط دوم

یہ ضروری امر ہے کہ تمام آمدنی سود زر اصل مذکورہ بالا کی بیچ خرید ادویہ اور خوراک غریب بیمارون کے صرف ہو جو بیمار ہندوستانی دوا کرنی چاہین گے اونکی دوا ہندوستانی حکیم جو اس سرکار سے مقرر ہونگے کیا کرینگے اور جو بیمار انگریزی دوا کرینگے اونکی دوا ڈاکٹر ٹیبو طالش صاحب کیا کرینگے اور بعد اوسکے جو صاحب اس سرکار کی نوکری قبول کرے گا وہ دوا انگریزی دیا کریگا —

شرط سوم

ہر چند متولی یا مہتمم دار الشفا اور حکیم ہندوستانی اس سرکار سے مقرر ہونگے تاہم کل روپیہ سود زر اصل مذکورہ بالا کا خاصکر بیچ امور دار الشفا اب اور آیندہ صرف ہوا کریگا اور کوئی نقص اس عہد مین واقع نہو لہذا صاحب رزیڈنٹ پر جو اوسوقت مین ہو فرض ہے کہ بنظر دوستی اور اتفاق سرکارین ہمیشہ مدد اور اعانت کرتا رہے تاکہ یہ کار خیر ہمیشہ قائم اور جاری رہے

شرط چہارم

ہر مہتمم دار الشفا پر فرض ہوگا کہ ماہوار اور سالانہ حساب آمدنی اور خرچ وغیرہ کا اس سرکار کے دفتر دیوانی مین داخل کیا کرے اور جو کچھ رسیدات و اسناد حساب کیا

ہوگا وہ بھی داخل کیا کریگا اور اپنے تئیں ذمہ وار نیک چلنی ملازمین دار الشفا کا تصور کرے

المرقوم ۲ ذی الحجہ ۱۲۵۳ ہجری مطابق ۲۶ ماہ جنوری ۱۸۳۸ء

مہر بادشاہ

ترجمہ صحیح ہے
دستخط ڈی ڈگلی
اسسٹنٹ ریذیڈنٹ

نیپال

ازروے رپورٹ صاحبان رزیڈنٹ

اول معاہدہ جو گورنمنٹ انگریزی کا نیپال کے ساتھ ہوا تھا خالص تجارت کے باب مین تھا اور پولیٹکل واسطہ جو گٹمنڈو کے ساتھ ہوا تاریخ اوسکی اوس فوج کشی سے ہے جو گورکھیون نے تحت حکومت راجہ پرتھی نرائن کے اونھون نے جبال کو ہ پر کی تھی بیچ سنہ ۱۷۶۷ع کے جب نواب راجہ گٹمنڈو گورکھیون سے تنگ ہوا تو اوسنے مدد گورنمنٹ انگریزی سے چاہی مدد مطلوبہ دی گئی اور کپتان کلنتوک صاحب کو تھوڑی فوج ہمراہ دیکر وسط موسم برشکال مین روانہ کیا یہہ صاحب آب وہواے مہلک ترائی سے مجبور ہوکر واپس چلے گئے گورکھیون کا مقابلہ سست ہوا تو اونھون نے نیپال کو غارت کیا اور خاندان نوار کو معدوم کردیا اور آخرکار گورنمنٹ انگریزی نے بھی اونکو راجہ نیپال منظور کیا۔

اب ملک کوہی مکوانپور کو فتح کرکے گورکھیون نے دعوی اوس زمین کا بھی کیا جو راجہ مکوانپور کے پاس تھی اور بیان کیا کہ جو روپیہ راجہ مکوانپور دیتا تھا اوسقدر روپیہ وہ بھی دینگے یہ دعوی اونکا منظور رہا عرصہ تیس سال تک گورکھہ نے خراج مین ہر سال ایک بڑا فیل بالعوض اس زمین کے دیا مگر یہ خراج آخرکار حسب شرط ہفتم عہدنامہ سنہ ۱۸۱۶ع موقوف ہوگیا۔

بعد محروم مہم کلنتوک صاحب کے نہایت جزوی واسطے نیپال سے باقی رہ گیا تھا اور اسیطرح انتظام لارڈ کارنوالس تک رہا جب گورکھیون سے معرفت ڈنکن صاحب کے جو اوسوقت مین رزیڈنٹ بنارس کے تھے ایک عہدنامہ تجارت ماہ مارچ سنہ ۱۷۹۲ع نمبر ۴۴ قرار پایا کئی سال سے قبل سنہ ۱۷۹۲ع کے گورکھہ بجانب سلہٹ ملک سر کرتے جاتے تھے حتی کہ وہ مقام دکارچی تک کہ تبا سنکا لاما گرو شاہ چین کا تھا پہنچ گئے تھے شاہ چین نے جب سنا کہ گورکھیون نے اوسکی پاک عبادتگاہ مقام دکارچی کو لوٹا تو اوسنے ایک فوج کلان بھیجی کہ راجہ نیپال کو سزا دہی کرے پس اس نظر سے کہ چین والے نیپال پر حملہ آور ہون رئیس گورکھہ نے انگریزون کے ساتھ عہدنامہ تجارت کیا اور درخواست مدد کی بھی کی۔

لارڈ کورنوالس نے تجویز کرکے لکھا کہ صلح مابین نیپال اور چین کے ہونی مناسب ہے مگر قبل اسکے کہ میجر کرکپاترک جنکو اس غرض سے روانہ کٹمنڈو کیا تھا سرحد نیپال تک پہونچین گورکھیون نے مجبور ہوکر کیونکہ جرنیل چین چند میل کے فاصلے تک مقام نیپال سے پہونچ گیا تھا عہدنامہ زبون اوسنے کرلیا—

جو مطلب بزرگ کرکپاترک صاحب کے جانے مین تھا وہ جاتا رہا مگر چونکہ اوسکو ہدایت ہوئی تھی کہ جو فوائد تجارت ازروے عہدنامہ کے قرار پائے تھے اونکی بہتری مین کوشش کرنے لہذا وہ تا بمقام کٹمنڈو گئے مگر گورکھیون نے جو کچھ اونھون نے کہا اوسکو ٹال دیا اور ارادہ اتفاق مضبوط ظاہر نکیا اور میجر صاحب بماہ مارچ سنہ ۱۷۹۳ع نیپال سے روانہ ہوے—

اسوقت سے سنہ ۱۸۰۰ع تک ہماری تحریرات سے نیپال سے صرف گاہ گاہ خطوط دوستانہ رہ گئے تھے اور نیپال والے خراج علاقہ بکونپور دیا کرتے تھے اس سال مین رن بہادر راجہ نیپال مین جسنے سنہ ۱۷۹۵ع مین زبردستی انتظام ملک اپنے اختیار مین کرلیا تھا اور اپنے عمو کو جو مہتمم راج تھا قتل کیا تھا اور پانچ سال تک اوسنے نہایت ظلم کے ساتھ حکمرانی کی تھی مجبور ہوکر ملک اپنے پسر غیر منکوحہ کے نام کیا اور اپنی ایک رانی کو مہتمم قرار دیا اس پسر غیر منکوحہ کا نام گروان جدھ وبکرم ساہ تھا اور خود بنارس چلا گیا اسکے ہمراہ بطور پولیٹکل اجنٹ کپتان نوکس صاحب بنارس گئے گورنمنٹ انگریزی نے رن بہادر کی نہایت خاطرداری کی اور بہت سا روپیہ واسطے صرف ضروریات کے دیا اوسکی موجودگی علاقہ انگریزی مین واسطے دوبارہ تحریک کرنے بمادۂ قائم کرنے اتفاق مضبوط من قبیل مقتضیات نیپال سے متصور ہوئی اور واسطے دونون مطالب کے یعنی درباب مستدعی کرانے وجہ معقول واسطے راجہ معزول کے اور عہدنامہ سنہ ۱۷۹۲ع کے تعمیل کرانے کے جواب حکم تقویم پارینہ کا رکھتا تھا اور درباب انتظام گرفتاری وسپردگی ڈاکوان مفرور جو علاقجات سرحدی کو نہایت تنگ کرتے تھے کپتان نوکس صاحب روانہ سرحد نیپال کے کیے گئے کہ وہان کٹمنڈو کے مرسلون سے ملاقات کرین—

یہ مطالب اور نیز تقرری رزیڈنٹ ازروے عہدنامۂ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۰۱ع نمبر ۴۳ کے قرار پایا اور کپتان نوکس صاحب اول رزیڈنٹ مقرر ہوے—

نوکس صاحب کا استقبال رانی مختار نے بخوبیترین وجہ کیا اور تدابیر درباب تعمیل عہدنامہ کے
سب پختہ ہو چکیں تھیں کہ یکایک رانی کلان رن بہادر کی جو ہمراہ اونکے بنارس گئی تھی کٹھمنڈو میں
آئی اور رانی مختار کو دور کر کے خود راجہ صنعرسن کو اپنے پاس رکھا اور حکمرانی کرنے لگی دربار میں
اب یہ صلاح قرار پائی کہ تعمیل عہدنامہ گورنمنٹ انگریزی کے ساتھ نکیا چاہیے اور اونکی عدم تعمیل صفا
درباب قیام رزیڈنٹ کے اسقدر فاش ہوئی کہ کپتان نوکس صاحب بماہ مارچ ۱۸۰۳ء نیپال سے
چلے آئے اور بتاریخ ۲۴ ماہ جنوری ۱۸۰۴ء لارڈ ولسلی صاحب نے برملا دوستی دربار ترک کی ۔

ایک نتیجہ اس ترک دوستی کا یہ پیدا ہوا کہ رن بہادر کو اجازت ہوئی کہ نیپال واپس جاوے
اور اوسنے وہاں جا کر سرغنہ گروہ مخالف کو قتل کر کے دوبارہ راجگی اختیار کی عرصۂ قلیل کے
بعد کچھ تکرار اوسمیں اور اوسکے بھائی میں ہوئی اور موقع پا کر اوسکے بھائی نے اوسکو قتل کیا اور
ایک بلند قیمت آدمی بھیم سین یا جو اوسکے ہمراہ جلاوطنی میں تھا راجہ بیتعرسن پسر کہ رن بہادر
فرزند غیر منکوحہ تھا حامی ہوا اور رانی کلان رن بہادر نے اوسکی تائید کی پس حاکم ہو گیا ۔

بعد از ترک دوستی ۱۸۰۴ء کے تا ۱۸۱۲ء ہمارا اسروکار نیپال سے صرف اسقدر تھا کہ ادھر سے
بیفائدہ گفتگو درباب زیادتی کہ ہماری سرحدی علاقے کے باشندگان پر ہوتی درمیان آتی تھی
اور لاحاصل کوشش درباب ترغیب دہی گورکھا واسطے امداد ہمارے افسران کے بنا بر
انسداد ڈکیتی و دزدی جو ہماری سرحدی علاقے میں ہوتے تھے عمل میں آتی تھی ۱۸۰۴ء میں
نیپالی نے پرگنہ بوٹول و سیوراج کو جو وزیر اودہ نے گورنمنٹ انگریزی کو دیے تھے اس حیلے
سے لیا کہ وہ متعلق علاقہ راجہ پالپا کے تھے اور راجہ مذکور کو اونھوں نے فتح کیا تھا
۱۸۰۸ء میں مورنگ کے حاکم گورکھا نے کل زمینداری بھیم نگر واقع سرحد پورنیا پر قبضہ کر لیا مگر یہ
مقدمہ ایسا سنگین تھا کہ گورنمنٹ نے ارادہ اوسکے معاوضہ کا بتبدل کیا اور بماہ جون ۱۸۰۹ء
ایک دستہ فوج انگریزی سرحد کو روانہ ہوا کہ زمینداری سنگینوں کی نوک سے حاصل کریں یعنے
جنگ کر کے چھین لیں یہ تجویز قطعی کافی تھی کیونکہ گورکھیوں کی مرضی نہ تھی کہ انگریزوں کے ساتھ
تلوار برابر کریں لہذا اونھوں نے ۱۸۱۰ء میں زمین مذکور خالی کر دی ۱۸۱۱ء میں گورکھا پھر ہمارے
سرحد کے اندر آئے اور تھوڑی زمین بٹول اور بتیا پر قابض ہوئے اس دست درازی کا مقابلہ

سرحدی بیتیا والون نے خوب کیا اور اسکے سبب اول جنگ سرحدی نیپال سے پیدا ہوئی
افسران انگریزی اور نیپالی مقرر ہوے کہ تنازعات سرحدی کا فیصلہ کرین تحقیقات کا
نتیجہ یہ ہوا کہ حق سرکار انگریزی اوپر صلاح تنازعات کے ثابت ہوا مگر نیپالیون نے اوسکے
دوبارہ پانے سے انکار کیا اسپر لارڈ ہسٹنگ صاحب نے حکم دیا کہ اگر اندر میعاد معینہ کے
اضلاع مذکورہ نیپالیون نے خالی نکر دیے تو زبردستی قبضہ کر لیا جائیگا جب اس تحریر کا جواب
بھی اندر میعاد مقررہ کے نہین آیا تو واسطے ماہ اپریل سنہ ۱۸۱۴ء اوپر قبضہ کرلیا گیا۔

اب جنگ لابد ہوئی اور بتاریخ یکم ماہ نومبر سنہ ۱۸۱۴ء حکم عام جنگ کا دیا گیا جنگ سخت
واقع ہوئی اور نیپالی خوب لڑے اور نتیجہ نیک اور ہمارے قبضے مین کوہستان مغربی
دریاے کالی باقی رہے اب نیپالیون نے صلح چاہی ~~مگر نیپالیون نے~~ دو مرتبہ شکست عہد کیا
اور ترائی ہمکو دینے پر راضی نہین ہوے اسلیے دوبارہ فوج کشی کی ضرورت ہوئی اور
لارڈ ہسٹنگ صاحب نے درخواست کی کہ سالانہ روپیہ مشخصہ آمدنی ترائی اور کچھ اور ملک بالعوض
ترائی دینگے اسپر افسران نیپالی نے عہدنامہ سگولی پر بتاریخ ۲۸ ماہ نومبر دستخط کیے اور اقرار
کیا کہ راجہ کے دستخط اوسپر بتاریخ ۱۲ دسمبر کو ہوجائینگے۔

مگر دربار نے تصدیق اور منظوری اس عہدنامہ کی نہین کی اور ظاہر کیا کہ اونکا ارادہ ہے
کہ نتیجہ فوج کشی دوم دیکھین لیکن اب فوج کشی گورنمنٹ انگریزی نے نہایت زور کے ساتھ اور
بتاریخ ۴ ماہ مارچ سنہ ۱۸۱۶ء افسران نیپالی نے آخرکار صلحنامہ سگولی نمبر ۹۴ دستخطی اور مرتب
سر ڈیوڈ اکٹرلونی صاحب کو دیا از روے اس عہدنامہ کے کوہستان مشرقی نیچے اور
ترائی درمیان نیچے اور بیتیا کے سکم کو دیے گئے بتاریخ ۸ ماہ دسمبر عشرۂ چہارم عہدنامہ سگولی
جسکی رو سے ہمکو دو لاکھ روپیہ بطور پنشن سرداران نیپال کو دینا تھا بجے عہدنامہ نمبر ۹۵ کے
بالعوض زمین ترائی کی واقع درمیان راپتی و کوسی جو نیپال والون کو واپس دی گئی منسوخ ہوے
اور ترائی واقع مغرب کالی اودھ مین شامل کی گئی۔

اول از ریذیڈنٹ ہوا از روے عہدنامہ سگولی مقرر ہوے مسٹر گارڈنر نامے صاحب تھے اونکو
دریافت ہوا کہ بھیم سین تھاپا وزیر کل محیط ملک مین ہے اور اوسکے سبب سے دربار کا حال

مشتبہ اور معزول رہتا مہاراجہ گروان جودھ بکرم ساہ اٹھارہ سال کی عمر مین چند روز بعد کاروبار کے گھمنڈ و پہونچنے کے مرگیا اور اوسکا جانشین اوسوقت مین صرف دو سال کی عمر کا تھا وزارت بھیم سین کی اوسکی صغر سنی مین بھی قائم رہی اور اوسوقت سے ۱۸۳۲ء تک اوسکا کل اختیار رہا اور اس عرصہ مین نیپالی کی کونسل مین جنگی تدبیرین جاری رہین۔

۱۸۳۲ء مین علامات برخلافی بسبب کل اختیار بھیم سین کے جسکے خاندان کے آدمیون کو ہر قسم کی حکومت ملک تفویض تھی پیدا ہونی شروع ہوئی قوم پانڈے جنکی قوم کا سردار بروقت واپس آنے رن بہادر کے بمقام نیپال قتل ہوا تھا دوبارہ بابت عنایات مہاراجہ پر سرافراز ہوے کیونکہ مہاراجہ جانتا تھا کہ حکومت وزیر مین رخنہ پڑے اور برخلافی ہر سال زیادہ ہوتی گئی ۱۸۳۷ء مین راجہ کا پسر کوچک یکایک مرگیا اور مشہور یہ ہوا کہ بترغیب بھیم سین یا اوسکے رفقا کے اوسکو زہر دیا گیا ہے اس شبہہ مین بھیم سین اور معتبر سنگہ گرفتار ہوکر پابجولان اور مقید ہوے اور اونکے متعلق بھی نظربند شدید ہوے مگر چند عرصے کے بعد بھیم سنگہ اور معتبر سنگہ رہا ہوے اور بھیم سین تو بعزت اپنے گھر مین خانہ نشین ہوا اور معتبر سنگہ پنجاب گیا اور دربار لاہور مین جاکر نوکر ہوا۔

دو سال کے بعد تکلیف وہی خاندان تھاپا کی دربار کی مفسدون کے مطلب براری کے واسطے پھر شروع ہوئی وزیر سابق گھر سے گرفتار ہوکر آیا اور پھر مقید ہوا جہان اوسنے بسبب ایذا و تکلیف کے خودکشی کی بعد ازان اوسکی لاش کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے شہر مین پھینکدیے تا کہ طعمۂ سگان بازاری اور زاغ و زغن ہو۔

درمیان آخر عہد وزارت بھیم سین کے اکثر تجویزین درباب بہتری ہمارے نیپال کے ہوئین مگر کوئی کارگر نہوئی بیچ ۱۸۳۴ء کے تجویز درباب تحقیقات مقدمات رعایاے انگریزی متعلق رزیڈنٹی کے بے سود ہوا کیونکہ دربار نے انکار کیا کہ وہ کوئی عہد درباب حقوق سزادہی حسب بیان حسب قاعدہ انگریزی نہین کرینگے بیچ ۱۸۴۰ء کے تجویز دوبارہ قائم کرنے عہدنامہ تجارت ۱۷۹۲ء کے بیکار ہوئی کیونکہ دربار نے اوسکے جواز ہونے سے انکار کیا اور عہود وا وسے پیش کیے جو نہایت مضر مطالب انگریزی کے تھے ۱۸۳۹ء مین پھر ایک تجویز جو درباب بہبودی عہدنامہ تجارت کے ہوئی تھی شکست ہوگئی کیونکہ دربار نے کچھ التفات درباب حصول اسباب انگریزی کے نکی مگر

درباب گرفتاری و سپردگی ٹھگ و ڈکیت کے ایک عہدنامہ مفید نمبرہ قرار پایا جسکی رو سے فائدہ باہمی متصور تھا۔

بعد برباد ہونے بھیم سین تھاپا کی دشمنی بنسبت سرکار انگریزی کے ظاہر ہونے لگی اور ہر ایک کوشش عمل مین آئی جس سے باعث کم کرنے خرچ ملکی کے اندیشہ دشمنی بر ملا پیدا ہوا اور اسقدر بھی دشمنی نیپالیون کی مخفی نرہی کہ اب گورنمنٹ انگریزی کو کچھ فوج واسطے نگرانی حال کے سرحد پر قائم کرنے کی ضرورت ظاہر ہوئی مدت سے سازش نیپالیون کے ساتھ روساے ہند کے ہوئی بھی پیغام جو وہ پورا اور گوالیار اور حیدرآباد اور ناگپور اور لاہور نے بھیجے جاتے تھے اور اس حیلے سے کہ شادی ولیعہد کی منظور ہے اکثر جاسوس اور پیغامبر ریوان اور راجپوتانہ کو بھیجے جاتے تھے اور ہر طرح کی کوشش بجانب سکم اور بھوٹان اور برما کے بھی کیجاتی تھی مگر فوج انگریزی کی جو فتح اول مرتبہ افغانستان مین ہوئی تھی اوسنے نیپالیون کے ارادے فسخ کر دیے تھے اور سنہ ۱۸۳۹ع عہدنامہ نمبر ۲ دربار سے کیا گیا جسکی رو سے اونھون نے اقرار کیا کہ اسطرح کی سازش آیندہ وہ نہین کرینگے۔

اس اقرارنامہ کا لحاظ صرف براے نام تھا سازش کی تجویز اب بھی ہوتی تھی مگر نہایت احتیاط اور پوشیدگی کے ساتھ سنہ ۱۸۴۰ع مین نیپالیون نے زبردستی اکثر دیہات رام نگر کے چھین لیے اور اوسوقت اوس سے دست بردار ہوے جب اونکو فوج کشی کا خوف دکھایا گیا اور اب پھر ضرورت اوسکی ہوئی کہ کچھ فوج واسطے نگرانی حال کے سرحد پر قائم ہوا اور یہ فوج اوسوقت تک برخاست نہین ہوئی جب تک اطمینان متواتر بجانب مہاراجہ اور اونکے سرداروں کی بموجب نمبر ۳ کے حاصل نہوے

فضولی اور ظلم ولیعہد نے جسکی تائید مہاراجہ کرتے تھے ملک مین نارضامندی پیدا کی اسمین فریب اور دغا اوس رانی کی جو صرف رانیون مین سے زندہ تھی اور جسکا ارادہ تھا کہ اپنے بیٹے کو کسیطرح تخت نشین کرے شامل ہو کر باعث تکرار متعدد خاندان مین ہوے معتبر سنگھ جو سنہ ۱۸۴۳ع مین پنجاب سے واپس طلب ہوا تھا وزیر مقرر ہوا سنہ ۱۸۴۵ع مین بترغیب گگن سنگھ جو بڑا مصاحب رانی کا تھا معتبر سنگھ قتل ہوا اور گگن سنگھ فوراً مشیر خاص مقرر ہوا اس شخص کے اور اہتیل دربار بیٹو کے

قتل کئے جو سنہ ۱۸۴۶ء مین قتل ہوے واسطے تقرری جنگ بہادر کے اوپر منصب وزارت کے
راستہ صاف کر دیا جب مہارانی کو دریافت ہوا کہ جنگ بہادر جیسا اول سمجھا گیا تھا اوسقدر اوسکے
مطلب کا نہین ہے تو اوسنے اوسکے قتل کا بھی ارادہ کیا مگر یہ وقوع مین نہین آیا اور اوسکو
حکم ہوا کہ مع اپنے دونون لڑکون کے خارج از ملک ہو وہ ملک سے نکلکر بنارس گئے اور وہان
اب تک موجود ہے مہاراجہ بھی اوسکے ہمراہ بنارس گئے مگر دوسرے سال واپس نیپال مین آئے
اس نیت سے کہ سوراندر بکرم شاہ کے نام ملک کردین —

چند سال گذشتہ سے اور خصوصاً جب سے جنگ بہادر سنہ ۱۸۵۰ء مین انگلستان گیا دربار نیپال
کی رنگت نہایت دوستانہ ہوگئی ہے سنہ ۱۸۵۴ء مین تجویز ہوئی کہ عہدنامہ قرار دیا جاوے جسکی رو سے
مجرمان سنگین حوالہ ہوا کرین بتاریخ ۱۰ ماہ فروری سنہ ۱۸۵۵ء عہدنامہ نمبر ۴۵ قرار پایا آخر سنہ ۱۸۵۴ء مین سرکار
نیپال اور تبت مین تنازعہ پیدا ہوا مگر اس سے کچھ فتور دوستی انگریزی مین واقع نہین ہوا بعد
جزوی لڑائی کے اور طول طویل تجویزون کے ایک عہدنامہ قرار پایا جسکی رو سے تبت والون
نے منظور کیا کہ وہ دس ہزار روپیہ سالانہ نیپال کو دیا کرینگے اور دونون ملکون کی تجارت کو آزاد
کرینگے اور سفیر نیپال لاسا مین رہنے دینگے (عہدنامہ ذیل مین درج ہوتا ہے)

عہدنامہ صلح دس شرائط کا فیما بین سرکار گورکھا و تبت (بھوٹ) جسکو ہمنے یعنی سرداران
وبہار اور ولایا سرکارین نے جنکے دستخط آخر مین موجود ہین تحریر کرکے منظور کیا خدا اسکا گواہ ہے
اور ہم یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ جیسا اب تک ہم دونون اطاعت شاہ چین کی کرتے ہین اوسیطرح
آیندہ بھی کرتے رہینگے اور آپسمین بطور برادران ایک دوسرے سے پیش آئینگے جب تک
کہ ہمارے کردار موافق اس عہدنامہ کے رہینگے اور اوس ملک کو خدا آباد رکھے جو دوسرے پر
فوج کشی کرے جب تک کہ دوسرے کے حرکات اور اطوار خلاف اس عہدنامے کے
ثابت نہون جس حالت مین جو ملک فوج کشی دوسرے پر کریگا وہ الزام سے بری رہیگا

شرط اول

گورمنٹ تبت اقرار کرتے ہین کہ دس ہزار روپیہ سالانہ بطور خراج گورمنٹ گورکھہ کو
دینگے —

شرط دوم

ملک گورکھا اور تبت نے ہمیشہ دوستی اور اتفاق شاہ چین کے ساتھ اب تک کیا ہے اور ملک تبت صرف معبد لاما گورو کا ہے اس وجہ سے سرکار گورکھا آئندہ حتی المقدور و حتی الامکان مدد تبت کی کرے گی اگر کسی اور راجہ کی اوس پر حملہ آور ہوئی۔

شرط سوم

گورنمنٹ تبت اقرار کرتے ہین کہ وہ لینا محصول کا جو اب تک رعایاے گورکھا اور تجاران وغیرہ سے جو تبت کے ملک مین آکر تجارت کرتے ہین لیا جاتا تھا موقوف کر دینگے۔

شرط چہارم

گورنمنٹ تبت اقرار کرتے ہین کہ گورنمنٹ گورکھا کے سپرد تمام قیدیان لشکر جو اب اونکے ملک مین قید ہین اور تمام سپاہی گورکھا اور افسران اور عورات جو جنگ مین گرفتار ہوے تھے اور تمام اتواب جو چھین لین تھین واپس کر دینگے اور گورنمنٹ گورکھا اقرار کرتے ہین کہ وہ گورنمنٹ تبت کو تمام سپاہی اور رعایاے کرونگ و کوتی و جونگا و تاکلا کھار و چیور گومیا اور تمام اسلحہ دیاک یعنی بیل گاے جو گورنمنٹ گورکھا کی اونکے قبضے مین ہین واپس کر دینگے اور جب یہ عہدنامہ کلیتہً تعمیل ہو جائیگا تو گورنمنٹ گورکھا دیہات تاکلا کھار و چیور گومیا و کرونگ و جونگا و کوتی و دوہا کلنگ واپس کر دینگے اور جسقدر فوج اونکی اس جانب کوہستان بیرپ لنگور کے ہوگی وہ واپس طلب کر لیجائیگی۔

شرط پنجم

ایک افسر بہادر اور ارانہ صرف نیکیا یعنی نایب عہدہ دار کم رتبہ منجانب گورنمنٹ گورکھا لاسا مین رہا کرے گا۔

شرط ششم

سرکار گورکھا برضامندی گورنمنٹ تبت ایک کارخانہ بمقام لانسا واسطے وجود کرنے اسباب تجارت ہر قسم کے جواہرات سے لیکر پارچہ و اشیاے خوردنی تک مقرر کرینگے۔

شرط ہفتم

گورکھا سہارا اور جو بمقابلہ لاسا رہے گا ہرگز دست اندازی بیچ مقدمات تنازعات رعایا سے
وشتجاران وسوداگران سرکار تبت کے جو باہم تکرار کرین نکرینگے اور گورنمنت تبت بھی کسی مقدمہ
رعایاے نیپال اور کشمیری وغیرہ مین جو اندر حد ملک لاسا کے رہتے ہون سے مداخلت
نکرینگے مگر جب تکرار فیمابین رعایاے گورکھا اور تبت واقع ہوگی تو حکام سرکارین جمع ہوکر
یکجا نشست کرکے تصفیہ اوسکا کرینگے اور تمام آمدنی جرمانہ وضبطی وغیرہ جو رعایاے تبت کی
ہوگی وہ سرکار تبت مین جمع ہوگی اور جو رعایاے گورکھا وکشمیری وغیرہ کی ہوگی وہ سرکار
گورکھا مین جمع ہوگی —

شرط ہشتم

اگر کوئی رعایاے گورکھا جرم قتل حکومت ندکورین کرکے پناہ گیر ملک تبت مین ہوگا
تو وہ فوراً حوالہ گورکھا گورنمنٹ کے کیا جائیگا اور اگر کوئی رعایاے تبت مجرم جرم قتل ہوکر
ملک گورکھا مین پناہ گیر ہوگا تو گورنمنٹ گورکھا اوسکو حوالہ سرکار تبت کردینگے —

شرط نہم

اگر کسی رعایا یا تجار گورکھا کا مال کوئی رعایاے تبت غارتگری کرکے لیجاے گا تو
گورنمنٹ تبت اوسکو اوس سے واپس دلوا دینگے اور اگر اوسکے پاس اسقدر مال واپس
دینے کو نہوگا تو سہارا اورا وسکو مہلت مناسب دے کر اور تدبیر مناسب کراکر اوس مہلت مین
مال دلوادیگا اور اسیطرح اگر کسی رعایاے تجار تبت کا مال کوئی رعایاے گورکھا مین سے
غارتگری کرکے لیجاے گا اوس سے حاکم گورکھا واپس دلوائینگے اور اگر وہ فوراً نہین دے
سکیگا تو اوس سے تدبیر مناسب کراکر اندر میعاد مناسب کے اوس سے دلوادینگے —

شرط دہم

تمام رعایاے تبت جو لڑائی مین شریک گورکھا ہوے ہین اور تمام رعایاے گورکھا
جو لڑائی مین شریک تبت ہوے ہون اس عہدنامہ کے بعد محفوظ جان ومال سے رہینگے
اور کوئی اونکو ایذا یا تکلیف نہ دیگا —

المرقوم چیت بدی تیج سمت ۱۹۱۲ روز دوشنبہ مطابق ۲۴ ماہ مارچ ۱۸۵۶ء

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی رایلشری

رزیڈنٹ

دیگر یہ کہ ترجمہ بالا مین مین نے نام تبت سچا سے بھوٹ کے لکھا ہے زیراکہ عہدنامے
مین اوسی نام سے یہ علاقہ درج ہے

دستخط جے آر

باستثنا چند ماہ ۱۸۵۶ء کے جنگ بہادر جسکو خطاب مہاراجگی کا مہاراجہ نیپال نے دیا
اور راجگی دو ضلاع کی کلیتًہ اوسکو بخشی اور جسنے ایک فرزند اور دو دختر کی شادی خاندان مہاراجہ
نیپال مین کی وزیر نیپال کا رہا درمیان بلوہ ۱۸۵۷ء اور رفع کشی آیندہ کی اوسنے مدد گورنمنٹ
انگریزی کی بیچ دوبارہ قبضہ کرنے گورکھپور اور فتح کرنے لکھنو کے اور گرفتاری مفسدان جو ترائی
مین چلے گئے تھے کی بنظر ان خدمات کے مہاراجہ جنگ بہادر کو خطاب نایٹ اوف دی گرانڈ
کروس اوف دی باتھ کا ملا اور از روے عہدنامہ نمبر ۵۵ منعقدہ یکم ماہ نومبر ۱۸۶۰ء ملک سرحدی
اودھ جو شامل علاقہ گورنمنٹ انگریزی ۱۸۱۶ء مین ہوا تھا واپس نیپال کو دیا گیا
درست تخمینا باشندگان نیپال کی نفری کا غیر ممکن ہے نیپال والہ تخمینًا باون لاکھ نفری
یا چھپن لاکھ نفری کا کرتے ہین مگر غالبًا وہ بیس لاکھ سے زیادہ نہونگے شہر کھٹمنڈو مین تیس سے
پینتیس ہزار نفری تک آباد ہین اور رقبہ ملک کا قریب چوّن ہزار میل مربع ہے آمدنی معلوم
نہین مگر قیاسًا قریب تینتالیس لاکھ روپیہ کے ہوگی گورکھا والہ خراج گورنمنٹ انگریزی کو نہین
دیتے ہر پانچ سال کے بعد ایک سفیر مع تحائف کھٹمنڈو سے پکن کو روانہ ہوا کرتا ہے

نمبر ۷۴

عہدنامہ تجارت نیپال تاریخ یکم مارچ ۱۷۹۲ عیسوی

عہدنامہ مصدقہ بمہر مہاراجہ رن بہادر شاہ بہادر شمشیر جنگ مطابق عہدنامہ دیئے ہوے

مسٹر جونتھن ڈنکن صاحب رزیڈنٹ بنارس منجانب رایٹ ہنوربل چارلس ارل کورنوالس کی
جی گورنر جنرل ان کونسل باختیارات عطیہ حاکم ممدوح درباب ختم کرنے عہدنامہ تجارت مہاراجہ موصوف
نے اور تحریر کرکے مقرر کرنے محصول ادائی رعایاے سرکارین ہنوربل کمپنی انگریزی و نیپال
و صاحب موصوف خود تعداد محصول ادائی رعایاے نیپال یا فتنی کمپنی مقرر کرتے ہین اور مہاراجہ
مہاراجہ موصوف تعداد محصول ادائی رعایاے گورنمنٹ انگریزی یا فتنی نیپال قرار دیتے ہین
اور عہدنامہ مذکور مجکو یعنی مہاراجہ مذکور کو مولوی عبدالقادر خان وکیل صاحب موصوف نے دیا
اسواسطے یہ نقل جو گورنمنٹ نیپال نے تیار کی خان مذکور کو دی گئی مضمون ذیل مین درج ہے

شرط اول

چونکہ توجہ بہبودی عام و آسایش اور اطمینان تجاران و سوداگران باعث نفع سرکارین
کمپنی و نیپال ہے یہ اسواسطے اقرار اور مشروط ہوتا ہے ڈہائی فیصدی محصول دونون ملکون
مین اسباب درامد پر لیا جائیگا اور یہ محصول تعداد روانہ اسناد کے مطابق جو سوداگران کے
ہونگا لیا جائیگا اور بنظر اسکے کہ تجاران روانہ باطل پیش نکرین روانہ کی پشت پر مہر چوکی پرمٹ کی
ثبت ہوا کریگی اور اوس روانہ کی نقل لیکر اصل سوداگر کو واپس ملا کریگی اور اگر کسی
سوداگر کے پاس روانہ اجناس نہوگا تو اہلکاران پرمٹ محصول ڈہائی فیصدی اجناس کی
قیمت بازار پر لیا کرینگے —

شرط دوم

مقامات مقابل جو اسمین مندرج ہین سرحد ہر ملک مین چوکی کے مقام مقرر ہونگے
اور اون مقامون پر تجاران محصول ادا کیا کرینگے اور جب ایک مرتبہ ان مقامات مین محصول
ادا ہو چکا تو پھر کسی اور مقام پر ملک مین محصول نلیا جائیگا —

شرط سوم

اگر کوئی اہلکار محصول زیادہ لیگا یا اور رقم لیگا بہ نسبت شرح مندرجہ کے اوسکو سزا
سخت اسکی سرکار دیگی تاکہ اور وں کو عبرت ہو اور ایسا کام و فکر نہ کرین —

شرط چہارم

اگر چوری یا دزدی اسباب تجارت کی ہوگی تو فوجدار موقع واردات اپنے افسر کلان یا گورنمنٹ کو اطلاع اوسکی دیکر فوراً مالک مقام یا زمیندار کو حکم دینے قیمت کا دیگا اور یہ روپیہ ہر مقدمے مین اسطرح سوداگر کو ملیگا۔

شرط پنجم

جب کسی ملک مین کچھ زیادتی یا سختی کسی سوداگر پر ہوگی تو اہلکار علاقہ جسمین وہ ہوئی ہے فوراً بلا توقف سماعت مقدمہ کر کے تحقیقات نالش مظلوم کرے گا اور اوسکی دادرسی کر کے مجرم کو سزا دے گا۔

شرط ششم

اگر کسی تجار نے محصول ادا کر کے کسی ملک مین اپنا مال اوتارا ہو اگر وہ مال فروخت ہو گیا تو بہتر ورنہ درصورتیکہ سوداگر مذکور اوسے کسی اور مقام پر باہر علاقہ سرکارین مندرجہ عہدنامہ لیجائے تو رہنما یا اہلکار اوس مقام کے اوسپر اور محصول نہ لینگے جو اوسنے اول مرتبہ وقت فروخت کرنے اسباب کے دیا ہے وہی کافی ہوگا اور اوسپر دوبارہ محصول نلیا جائیگا بلکہ اوسکو اجازت ہوگی کہ بحفاظت بلا مزاحمت لیجاوے۔

شرط ہفتم

اس عہدنامہ کو کلیتہ جائز اور جاری حاکمان حال و استقبال سرکارین تصور کرین اور اوسکو عہدنامہ تجارت سمجھکر باعث بنیاد اتفاق سرکارین تصور کر کے بروقت آئندہ اسکی تعمیل بنظر فائدہ عوام و براہ دوستی ملحوظ رکھین ۔ بتاریخ ۵ ماہ رجب سنہ ۱۲۰۶ ہجری سنہ ۱۱۹۹ فصلی مطابق یکم ماہ مارچ سنہ ۱۷۹۱ء و مطابق ۱۲ پھاگن سمبت ۱۸۴۸ دو قول ایک مضمون کی طرفین معاہدہ نے تیار کین اور وعدہ کیا کہ موسم بیساکھ سمبت ۱۸۴۹ سے اہلکاران سرکارین حسب الحکم محکم ہر دو سرکار فوراً تعمیل اسکی کیا کرینگے اور شرائط مندرجہ کا لحاظ رکھینگے اور ہدایت ثانی کے منتظر نرہینگے۔

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی ویکن

ریذیڈنٹ بصیغہ مال

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جی ایچ بار لو

سب سکرٹری

نمبر ۴۸

عہدنامہ راجہ نیپال سنہ ۱۸۰۱ع

چونکہ ارباب دانش روساے ذیشان و سرداران بلند مکان و حاکمان ذی اختیار مثل آفتاب نیم روز روشن اور ہویدا ہے کہ خداے تعالی نے حفاظت اور حکومت عالم کی قبضہ اقتدار سلاطین با عظمت پناہ میں کی ہے اور یہ بھی ظاہر و باہر ہے کہ قرار پانے اتفاق دوستانہ باہم اونکے باعث حفظ بہبودی و خوشحالی کافہ انام ہے اور جسقدر زیادہ ارتباط و اتحاد ہوگا اوسیقدر امنیت خلایق ترقی پر ہوگی لہذا بنظر مراتب مذکورہ بالا ہز اکسیلنسی دی موسٹ نوبل دی گورنر جنرل مارکوئس ویلسلی اور مہاراجہ صاحب نے طریق دوستی فیمابین سرکار کمپنی و راجہ نیپال قرار دیکر شرایط ذیل منظور کی ہین —

شرط اول

یہ امر سرداران و اہلکاران سرکارین پر فرض اور لازم ہے کہ ہمیشہ دوستی سرکارین کی ترقی مین کوشش کرین اور عین خواہش دلی اونکی بیچ بہبودی و کامیابی سرکارین در جانبین ہو —

شرط دوم

غرضگوئی اور مفسدہ انگیز گفتگوی غرض گویان پر جو باعث تخلل دوستی باہمی ہون بلا وجہ ثبوت اعتبار نکرنا چاہیے —

شرط سوم

سرداران و اہلکاران سرکارین بدل دوست اور دشمن ایک سرکار کو دوست اور دشمن دوسری سرکار کا تصور کرین اور یہ لحاظ ہمیشہ دوامی اور مستحکم بپشت در پشت رہے —

شرط چہارم

اگر کوئی حکومت ہمسایہ کسی سرکار کا کچھ تکرار یا ارادہ بلا وجہ پیدا کرے کہ اوسکے ملک پر متسلط ہو اور ارادہ مخالفت بغرض قبضہ کر لینے ملک کے ظاہر کرے تو وکیل سرکار دونون سرکار کے دربار مین حال مفصل عرض کریگا اور حاکم بتحریک دوستی جو سرکارین مین جاری اور قائم ہے بعد سماعت حال مفصل جواب اصلاح مناسب دینگے۔

شرط پنجم

جب کوئی تکرار سرحدی فیما بین سرکارین کے واقع ہو تو اوسکا فیصلہ از روے انصاف اور راست کرداری کے معرفت وکلا و اہلکاران سرکارین ہوگا اور ایک نشان سرحد مذکور پر قائم ہوگا جو واسطے ہمیشہ کے قائم رہیگا تا کہ اہلکاران حال و استقبال کو ہدایت اوس سے ہوا کرے تا کہ وہ دست اندازی پیشتر نکرین۔

شرط ششم

اگر ایسے مقامات کی نسبت نزاع یا تکرار پیدا ہو جو سرحدی نواب وزیر اور نیپال کے ہون تو ایسے مقدمات بتوسط وکیل کمپنی موجودگی وکیل سرکار نیپال اور وکیل نواب وزیر فیصلہ پاینگے

شرط ہفتم

کسیقدر ہاتھی بابت نکیا سپور کے ہر سال راجہ نیپال کمپنی کو بھیجتے ہین اسواسطے گورنر جنرل بنظر زیادہ کرنے خوشی راجہ نیپال کے اور بباعث اتفاق دوستانہ اور بخیال عہدنامہ ہذا خراج مذکورہ بالا معاف اور فروگذاشت کرتے ہین اور حکم دیتے ہین کہ اہلکاران کمپنی حال و استقبال پشت در پشت ہرگز تا قائم رہنے شرائط عہدنامہ ہذا ہاتھی راجہ سے نلین۔

شرط ہشتم

اگر کوئی متوسل یا باشندہ ایک ملک کا فراری ہوکر دوسرے ملک مین پناہ لے اور درخواست منجانب سرکار نیپال معرفت وکیل حاضر باش گورنر جنرل یا منجانب سرکار کمپنی بتوسط وکیل موجودہ نیپال کیجاوے تو ایسے حال مین یہ اقرار باہم ہوتا ہے کہ اگر فراری مذکور خلاف وزیری قوانین سرکار کے مفرور ہوا ہو تو سرداران سرکارین فوراً سپرد وکیل سرکار درخواست کنندہ

کیا جائیگا تاکہ بحفاظت تمام اونکے علاقے کی سرحد پر پہونچ جاوے۔

شرط ششم

مہاراجہ نیپال اقرار کرتے ہین کہ ایک سالم پرگنہ مع زمین متعلقہ باستثنا زمین جاگیرات وزمین جو واسطے امور مذہبی وجاگیر وغیرہ کے علیحدہ ہو چکی ہے اور جنکا ذکر کتاب آمدنی مین درج ہے سوامی جی کو بطور نذر واسطے اونکے مصارف کے دیا جائیگا شرائط بنسبت سوامی جی کے یہ ہین کہ اگر وہ بنارس مین یا کسی اور مقام واقع ممالک کمپنی مین رہین اور جاگیر اپنے اہلکاران نیپال کی مستاجری مین دین تو اس حال مین روپیہ آمدنی کا بموجب اقساط کے جنکا ذکر مابعد ہوگا اونکو دیا جائیگا اور یہ کہ وہ روپیہ مذکور کو اپنے تصرف مین لاکر امور مذہبی مین مشغول رہین بموجب اپنی شرائط کے جو اونھون نے بارہ مسی پر بروقت ترک کرنے راج کے اور اوسکو راجہ کے نام چھوڑ دینے کے کندہ کر دیا ہے اور اگر وہ خود اپنی جاگیر مین بود و باش اختیار کرین اور تحصیل مالگزاری معرفت اپنے کارندون کے کرین تو اونکو مناسب اور لازم ہوگا کہ کسی شخص مخالف کو اپنی ملازمی مین نرکھین اور سوا ایک سو آدمی اور عورات وغیرہ ملازمون کے کوئی سپاہی واسطے تحصیل مالگزاری کے بھرتی نکرین اور واسطے حفاظت اپنی ذات کے وہ دو سو نفر سپاہی فوج سرکار نیپال سے لیکر اپنے ہمراہ رکھین تنخواہ اونکی راجہ نیپال دینگے اس سے بھی اونکو متنبہ ہونا چاہیے کہ تقریر یا تحریر سے فسا دنکرین اور نہ مفسد اور مفرور ملک نیپال کو پناہ دین اور نہ اوپر رعایا ے نیپال کے غارتگری ولوٹ مار کرین اگر ایسی بے اعتنائی یا خلاف ورزی لائق اطمینان سرکارین ثابت ہوگی تو اعانت اور حفاظت سرکار کمپنی اونسے علیحدہ کیجائیگی اس حالت مین پھر یہ امر باختیار راجہ نیپال ہوگا خواہ اونکی جاگیر ضبط کرین یا نکرین۔

مہاراجہ یہ بھی اپنی طرف سے وعدہ کرتے ہین کہ اگر سوامی جی علاقہ کمپنی مین بود و باش اختیار کرکے اور زمین مستاجری اہلکاران نیپال مین دینگے اور اقساط بموجب عہد کے اداہون یا وہ بود و باش اپنی جاگیر مین اختیار کرین اور کوئی باشندہ نیپال اونکو یا اونکی رعایا کی بنسبت مزاحمت کسیطرح کی کرے تو گورنر جنرل کمپنی کے اوسکی کیفیت راجہ کو لکھینگے

اور گورنر جنرل ضامن ہین کہ راجہ اس شرط کی تعمیل کرینگے اور مہاراجہ فوراً تعمیل تحریر گورنر جنرل
بموجب شرائط بالا کرینگے اگر نفع چالاکی اور ہوشیاری اہلکاران سے جمع پرگنہ مین ہوگا یا
کمی اونکی غفلت سے واقع ہوگی تو ان دونون امور مین راجہ نیپال بالکل بلاواسطہ رہینگے

شرط دہم

بنظر تعمیل کرنے مراتب مندرجہ عہدنامہ کے اور واسطے ترقی دینے اتفاق اور دوستی
کے تقریر زبانی سے گورنر جنرل اور راجہ نیپال بتحریک دلی وبخوشی اپنے ایک معتبر آدمی بطور
وکیل مقرر کرتے ہین کہ دربار سرکارین مین حاضرباش رہکر مراتب مفصلہ بالا کی تعمیل کرا دے
اور جس امر مین دوستی باہمی جو سرکارین مین جاری ہے تزاید پر رہے وہ امر ظہور مین لائین

شرط یازدہم

یہ امر اہلکاران وسرداران سرکارین پر فرض ہے کہ وہ اوسقدر عزت وتوقیر وکیل سرکار دوست
کی کیا کرین جسقدر اوسکے رتبے کے موافق ہو اور جسقدر بموجب قانون قوم کے شایان ہو
اور وہ حتی الامکان کوشش کرین کہ جو امر وہ کہین اوسکی کارروائی ہوا کرے اور اونکے آرام
اور آسایش واطمینان کے اسباب کی ترقی رہے اور حفاظت ذات بھی ہو ان سب امور
سے ترقی دوستی جو سرکارین مین جاری ہے ہوگی اور نام نیک سرکارین کا عالم مین مشہور ہوگا

شرط دوازدہم

یہ امر وکیل سرکارین پر فرض ہوگا وہ گفتگو کسی رعایا ساکن ملک کے ساتھہ بغیر اجازت
اہلکاران سرکار کے نکرین مگر اہلکاران سرکار کے ساتھہ کیا کرین اور رسم تحریر اونکے ساتھہ
جاری کرین اور اگر اونکے پاس کوئی تحریر یا خط ایسے شخصون کے پاس سے آئے اونکو لازم
ہے کہ اوسکا جواب بغیر اطلاع حاکم ملک کے اور بغیر اوسکے سب مراتب مندرجہ کی تفصیل
سرہبرو سے حاکم ممدوح کرینگے نہ دین یہ امر تمام اندیشہ وشبہہ باہمی کو رفع کریگا اور یکتائی اور
دوستی کا اظہار کرے گا ـ

شرط سیزدہم

سب سرداران واہلکاران سرکارین پر فرض ہے کہ مطابق اس عہدنامہ کے جواب

بموجب قواعد مذہب اور ایمان کے تحریر ہوتا ہے کاربند ہوں اور اوسکو پشت در پشت قائم اور جاری تصور کرنیکے انحراف اوس سے نکرین اور جو شخص خلاف اسکے کریگا خدا اوسکو اس دنیا و عقبیٰ مین سزا دیگا —

ترجمہ صحیح ہے
دستخطی ریونسل

اسسٹنٹ مترجم فارسی

تصدیق کیا گورنر جنرل اور کونسل نے بتاریخ ۳۰ ماہ اکتوبر ۱۸۱۸ء اور دربار نیپال نے بتاریخ ۲۸ ماہ اکتوبر ۱۸۱۸ء

شرط عہدنامہ مندرجہ ذیل جداگانہ ساتھ راجہ نیپال کے بمقام دیناپور ماہ اکتوبر تاریخ ۲۶ سنہ ۱۸۱۸ء مین ہوئی —

اقرار جو مہاراجہ نے گورنر جنرل سے درباب تقرری گذارہ واسطے مصارف سرکار گرو ناتھ سوامی جی والد ماجد مہاراجہ ممدوح کیا مضمون اوسکا ذیل مین درج ہوتا ہے —

کہ ایک سالانہ آمدنی بیاسی ہزار روپیہ سکہ بینیا کے منجملہ جسکے بہتر ہزار نقد اور دس ہزار کے ہاتھی آدھے نر اور آدھے مادہ جسمین کا کوئی سوا سو روپیہ سے کم قیمت کا نہوگا سوامی جی کو شروع ماہ اگہن ۱۸۱۸ء سے بطور نذر نیاز مندانہ واسطے مصارف خانگی کے دیا جائیگا اور نظر اوس روپیہ کے پرگنہ بیجاپور مع زمین متعلقہ باستثنائے زمین معافی بکار مذہبی و خیرات و غیرہ و جاگیرات وغیرہ حسب تفصیل مندرجہ کتاب آمدنی سوامی جی کے نام حسب شرائط ذیل دیا جاوے کہ درحالت اونکے بنارس مین رہنے کے یا کسی اور مقام واقع علاقہ سرکار کمپنی کے بود و باش اختیار کرینکے اور اپنی مرضی سے تحصیل مال پرگنہ مذکور سپرد [illegible] نیپال کے کرنے کے بہتر ہزار روپیہ نقد اور دس ہزار روپیہ کے ہاتھی سال بسال بلا اقساط وقت حسب اقساط مقررہ سوامی جی کو دیا جائیگا تا کہ وہ یہ روپیہ تصرف مین لاکر اور رفع ضروریات اپنی کرکے عبادت باری مین بموجب اونکے رہنے یہان کے جو بارہ مسی پر بر وقت ترک کرنے راج کے اور راج دینے

مہاراجہ سے کے اونھون نے لیے کندہ کیا ہے مصروف ہون اور درصورتیکہ وہ بود و باش اس جاگیر مین رکھین اور تحصیل مال اپنے اہلکاران کے معرفت کرین تو اونکو لازم ہے کہ مفسد اور خلل انداز آدمیون کو اپنی ملازمی مین نرکھین اور ایک سو مرد اور عورت سے زیادہ نرکھین اور اونمین بھی کوئی سپاہی نہو اور واسطے تحصیل مال و حفاظت ذات کے دوسو سپاہی تک فوج ملکی نیپال سے اونکو دیے جاینگے اور اونکی تنخواہ مہاراجہ خود دینگے اونکو لازم ہوگا کہ کسی تقریر یا تحریر سے تکرار یا نزاع پیدا نکرین اور نہ مفسد اور مفرور نیپال کو اپنے پاس رکھین اور نہ غارتگری رعایاے نیپال کی کرین اور اگر یہ امور ممنوعہ اونکے نسبت حسب اطمینان فریقین پایۂ ثبوت کو پہونچے تو اعانت اور حفاظت ہنوربل کمپنی کی اونسے علاحدہ ہوگی اور یہ اختیار مہاراجہ کو حاصل رہیگا کہ چاہین اونکی جاگیر ضبط کرین اور یہ بھی مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ درصورتیکہ سوامی جی بود و باش اپنی علاقہ ہنوربل کمپنی مین قرار دین اور تحصیل مال جاگیر اہلکاران سرکار نیپال کے سپرد کرین تو اس حالت مین اگر اقساط بموجب شرائط کے ادا نہون یا کوئی رعایاے نیپال اونسے یا کسی رعایاے اونکی سے کسیطرح مزاحم ہو تو گورنر جنرل اور ہنوربل کمپنی معاوضہ اوسکا مہاراجہ سے طلب کرین اور گورنر جنرل ضامن اس امر کے ہوتے ہین کہ مہاراجہ شرائط اپنے پورے کرینگے اور بتحریک گورنر جنرل مہاراجہ فوراً شرائط بالائی کی تعمیل کرینگے اگر ابتدائی مالگذاری مین بباعث ہوشیاری اہلکاران سوامی جی کے ہو یا اونکی بسبب غفلت اونکے وقوع مین آئے تو مہاراجہ کو اس سے کچھ سروکار نہوگا اور مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ بروقت سپردگی علاقہ بیجاپور اہلکاران سوامی جی کو جمع مالگذاری اوسکی بہتر ہزار روپیہ سکہ بیجاپوری اگر اس سے کم ہو تو معاوضہ کمی کا کیا جائیگا اور اگر زیادہ ہووے تو سوامی جی کا مال ہے —

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ڈبلیو ڈی نوکس

تصدیق کیا گورنر جنرل اور کونسل نے بتاریخ ۳۰ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۰۱ء اور دربار نیپال نے بتاریخ ۲۸ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۰۲ء

نمبر ۴۹

صلحنامہ فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور مہاراجہ بکرم ساہ راجہ نیپال بوساطت
لفٹنٹ کرنیل بریڈشاہ منجانب ہنوربل کمپنی باختیارات عطیہ ہز اکسیلنسی رائٹ ہنوربل فرانسس
ارل اوف میرا کی جی سی بی ممبر موسٹ نوبل پریوی کونسل ماموره کورٹ اوف ڈایرکٹر ہنوربل کمپنی
مذکور بنا بر اجراے امور سلطنت ہندوستان گرو گجراج مصر و چندر سیکھر اوپادھیا منجانب مہاراجہ گرمان
جودھ بکرم ساہ بہادر شمشیر جنگ باختیارات عطیۂ راجہ نیپال —

چونکہ لڑائی فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و راجہ نیپال پیدا ہوئی ہے اور طرفین باستر ضاے
باہمی واسطے صلح و دوستی دوبارہ قائم کیا چاہتے ہین جو سابق قبل از نا اتفاقی گذشتہ مدت تک
فیمابین سرکارین جاری اور قائم تھی شرائط صلح ذیل طرفین سے منظور کین —

شرط اول

ہمیشہ صلح و دوستی فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و راجہ نیپال جاری رہے گی —

شرط دوم

راجہ نیپال اپنا دعوی اوس زمین کا جو باعث نزاع قبل جنگ گذشتہ فیمابین سرکارین
تھی چھوڑتے ہین اور اوس زمین کی حکومت ہنوربل کمپنی کی منظور کرتے ہین —

شرط سوم

راجہ نیپال ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کو واسطے ہمیشہ کے علاقجات مفصلہ ذیل دیتے ہین

اول تمام قطعہ زمین دامن کوہ جو درمیان دریاے کالی اور راپتی کے واقع ہے —

دوم تمام قطعہ زمین دامن کوہ باستثنا بٹول خاص جو درمیان دریاے راپتی اور گنڈک کے واقع ہے

سوم تمام قطعہ زمین دامن کوہ جو درمیان دریاے گنڈک اور کوساہ کے واقع ہے جسمین حکومت
گورنمنٹ انگریزی قائم ہوچکی ہے یا اب قائم ہوتی ہے —

چہارم تمام قطعہ زمین دامن کوہ جو درمیان دریاے مشی اور ٹسٹا کے واقع ہے —

پنجم تمام علاقہ درمیان کوہستان مشرقی دریاے مشی جسمین قطعہ زمین نگرکوٹ و [illegible]
نگرکوٹ شامل ہے [illegible] سے کوہستان کو جاتا ہے مع علاقہ درمیان [illegible] مذکور اور

نکری کے اور یہ علاقہ فوج گورکھا بیچ عرصہ چالیس روز کے آج کی تاریخ سے خالی کر دینگے۔

شرط چہارم

بنظر معاوضہ نینے سرداران اور برادران ریاست نیپال جنکا نقصان بباعث سپرد کر دینے علاقجات مذکورہ شرط بالا کے ہوگا سرکار انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ اون لوگون کی پنشن دو لاکھ روپیہ تک دینگے مگر اون شخصون کو یہ پنشن ملے گی جنکو راجہ نیپال تجویز کرینگے اور جسقدر فی کس تجویز کرینگے اوسقدر دیجائیگی اور جسوقت یہ تجویز پنشن وجمع پنشن ہوجائیگی اوسقدر سند اون لوگون کو دستخطی و مہری گورنر جنرل کی ملجائیگی۔

شرط پنجم

راجہ نیپال اپنی طرف سے اور اپنے ورثا کی طرف سے تمام حقوق واسطے نسبت علاقہ واقع بجانب مغرب دریاے کالی چھوڑتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ وہ کچھ واسطہ اوس علاقہ سے یا وہان کے باشندون سے نہین رکھین گے۔

شرط ششم

راجہ نیپال اقرار کرتے ہین کہ وہ ہرگز مزاحم یا مخل راجہ سکم کے بیچ اونکے علاقے کے ہونگے بلکہ اقرار کرتے ہین کہ اگر کچھ تنازع فیمابین سرکار نیپال و راجہ سکم کے کسی سبب سے یا کسی کی جانب سے پیدا ہوگی تو اسطرح کی نااتفاقی کی ثالثی گورنمنٹ انگریزی مین پیش کیجائیگی اور راجہ نیپال وعدہ کرتے کہ جو فیصلہ وہ کر دینگے اوسکو وہ منظور کرینگے۔

شرط ہفتم

راجہ نیپال یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ کسی رعایا سے انگریزی کو اور نہ کسی رعایای یورپ یا امریکا کو ملازم رکھینگے بغیر استرضا گورنمنٹ انگریزی کے۔

شرط ہشتم

بنظر بہتری واسطے دوستی وصلح جواب فیمابین سرکارین قائم ہوئی ہے یہ اقرار ہوتا ہے کہ معتبر عہدہ داران کلان ہر ایک سرکار کے دوسری سرکار کے دربار مین رہا کرینگے۔

شرط نہم

یہ عہدنامہ نو شرائط کا راجہ نیپال پندرہ روز کے عرصے مین تاریخ ہذا سے تصدیق اور منظور کرینگے اور نقل مصدقہ لفٹنٹ کرنیل بریڈشا صاحب کو بھیجا یگی اور یہ صاحب وعدہ کرتے ہین کہ عرصہ بیس روز مین یا قبل اسکے اگر ممکن ہوگا وہ ایک نقل مصدقہ گورنر جنرل بہادر راجہ کو دینگے

المرقوم مقام سگولی بتاریخ ۲ ماہ دسمبر ۱۸۱۵ع
دستخط پارس بریڈشاہ لفٹنٹ کرنیل و پولیٹکل ایجنٹ

یہ عہدنامہ معرفت چندر سیکھر اوپادھیا ایجنٹ راجہ نیپال کے بمقام جبال مکوانپور وقت نواخت دو گھنٹہ بعد سہ پہر بتاریخ ۴ ماہ مارچ ۱۸۱۶ع وصول پائی اور مثنا عہدنامہ کا منجانب سرکار انگریزی اوسکو دیا گیا —

دستخط ڈیوڈ اوکٹر لونی
ایجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۵۰

یادداشت جو واسطے منظوری راجہ نیپال کے بتاریخ ۸ ماہ دسمبر ۱۸۱۶ع پیش ہوئی —

بلحاظ دوستی و اعتبار جو نسبت راجہ نیپال کے ہے گورنمنٹ انگریزی ارادہ کرتے ہین کہ حتی الامکان چند شرائط عہدنامہ سگولی حسب تفصیل ذیل جنکی تعمیل مین راجہ نیپال کو سختی معلوم ہوتی ہے ترک کیے جائین —

شرط اول

بنظر راضی کرنے راجہ کے اس امر مین جو اونکے دلی آرزو ہے گورنمنٹ انگریزی کی یہ خوشی ہے کہ وہ ملک ترائی جو بموجب عہدنامہ کے اوسکو ملا ہے راجہ کو دوبارہ دیدینگے تمام زمین ترائی جو درمیان دریا ہے کوسی اور گنڈک کے واقع ہے اور جو راجہ کے پاس قبل نااتفاقی گذشتہ تھی باستثنا زمین متنازعہ واقع ضلاع ترہت اور سارن اور بستثنا

اوسقدر علاقے کے جو جانبین کو واسطے قائم کرنے سرحد کے حسب تجویز کمشنران سرکارین ضروری متصور ہوا اور باستثنا اوس قطعہ زمین کے جو گورنمنٹ انگریزی نے اون لوگون کو دی ہے جنکا استحقاق قبل سپردگی ترائی مذکورہ گورنمنٹ ممدوح کو تحقیقات سے ثابت ہوا تھا اور درحالیکہ راجہ وہ زمین مستحقان مذکورین لیی منظور کرتے ہین تو اوسکا بھی معاوضہ اور زمین سے ہو جائیگا اور یہ بھی واضح رہے کہ باوجود بہت سی زمین غیر آباد کے جو باعث نزاع مدت سے ہے جو بندوبست ۱۸۱۲ع مطابق سمبت ۱۸۶۹ ہوا ہے وہ منظور ہوگا اور باقی سب چھوڑ دیا جائیگا یعنے جو قرار وصلح اوسوقت بین ہوئی ہے وہ اب بھی قائم رہ کر مقرر کیجائیگی

شرط دوم

گورنمنٹ انگریزی اسمین بھی راضی ہین کہ زمین ترائی واقع درمیان دریای گنڈک اور راپتی لینے دریاے گنڈک سے حدود غربی اضلاع گورکھپور مع بٹول و شیوراج باستثنار مقامات متنازعہ ترائی اور اوسقدر زمین جو برضامندی باہمی واسطے حدبندی جدید کے ضروری متصور ہو دی جاوے —

شرط سوم

چونکہ یہ ممکن نہین کہ حدود حسب مرضی سرکارین بغیر پیمایش کرنے کے مقرر کیجاوے یہ مناسب اور ضروری متصور ہوگا کہ دونون جانب سے کمشنران واسطے مقرر کرنے حدود مناسبہ برضامندی طرفین اس غرض سے مقرر کیے جائین کہ علاقہ گورنمنٹ انگریزی بجانب جنوب اور علاقہ راجہ نیپال جانب شمال مقرر کرین درحالیکہ کوئی قطعہ زمین ایسے درمیان مین آجاوے کہ جس سے خط کشی حدود سیدھی نرہتی ہو تو کمشنران کو چاہیے کہ ایسا معاوضہ اوسکا کرین جس سے نقصان کسیکا نہو —

شرط چہارم

اور اگر ایسا ہو کہ کسی مالک کی زمین ایسی واقع ہو خواہ علاقہ انگریزی کی خواہ نیپال کی کہ جس سے وہ ماتحت سرکارین کے ہوتی ہو تو بنظر انسداد تکرار و نزاع سرکارین کمشنران کو لازم ہوگا کہ وہ برضامندی باہمی ایسی تحریر اوسکی کرین کہ وہ ایک ہی سرکار کی مطیع رہے

شرط پنجم

جب ملک ترائی راجہ نیپال کو دوبارہ ملجائیگا تو وہ پھر مطالبہ اوس مع ولاکھ روپیہ سالانہ کا نکرینگے جو گورمنٹ انگریزی نے واسطے پرورش بعض برادران نیپال کے تجویز کیا ہے—

شرط ششم

ماسوا اسکے راجہ نیپال وعدہ کرتے ہین کہ بعد واپس ہونے ملک ترائی کے وہ کسی باشندہ ترائی کو اس قصور کی بابت کہ وہ لڑائی مین شریک گورمنٹ انگریزی رہا تھا سزا نہ دینگے اور اگر کوئی باشندگان مین سے سوائے کاشتکاران زمین کے چاہے کہ ترائی چھوڑ کر علاقہ گورمنٹ انگریزی مین آباد ہو تو اوس سے مزاحمت نہو گی—

شرط ہفتم

درصورتیکہ راجہ ان شرائط کو منظور کرینگے تو تدابیر پیمایش اور تعین سرحدات حسب تحریر بالا عمل مین آئیگی اور بعد تعین ہونے حدود کے باسترضای طرفین اسناد حسب شرائط بالا سرکارین کی مہر اور دستخط سے تحریر ہو کر حوالہ ایک دوسرے کے ہونگے اور منظوری اوسپر کیجائیگی—

مہر

دستخط ایڈورڈ گاردنر

رزیڈنٹ

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی ڈیلی

اسسٹنٹ

مضمون چٹھی مہری راجہ نیپال موصولہ ۱۱ ماہ دسمبر ۱۸۱۶ء

بعد القاب معمولی—

مین نے چٹھی مرسلہ آپ کی مرقومہ ۸ ماہ دسمبر ۱۸۱۶ء مطابق ۴ ماہ پوس سمبت ۱۸۷۳ دربارہ وبارہ واپس دینے بلحاظ میری دوستی اور رضامندی کے ملک ترائی واقع درمیان دریائے

کو بھی ورا پتی بجانب جنوبی سرحد بالکل جسقدر میرے پاس قبل جنگ تھے بغور پڑھی او سمین
درج ہے کہ درصورت میرے منظور کرنے شرائط مندرجہ یادداشت کے جنوبی حدود
ترائی کی جسقدر اس سرکار کے پاس تھی اوسیقدر مقرر ہوگی برطبق اوسکے مین نے شرائط
مذکور منظور کر کے ایک عہدنامہ بلف اسکے بھیجا ہے وہ غالب کہ پسند آپ کے ہوگا اور ا
اسکے یہ بھی اوس تحریر مین مندرج تھا کہ وہ سب واپس ہوگا باستثناء قطعات زمین متنازعہ اور
اوسقدر زمین کے جو بندوبست کمشنران سرکارین واسطے حدبندی کے ضروری متصور ہوا اور
باستثناء اوسقدر زمین کے جو بعد سپردگی ملک ترائی کے ہنوز بل کمپنی کو اشخاص حقداران کو
کمپنی نے بعد تحقیقات دی ہے دوست من یہ سب امور آپ کے اختیار مین ہین اور چونکہ
یہ بھی تحریر تھا کہ بلحاظ میری دوستی اور رضامندی کے چند شرائط عہدنامہ سگولی جنکی تعمیل مجکو
ناگوار ہوگی متروک کیجائین مجھے یقین واثق ہے کہ آپ کے دلمین یہ ہے کہ جو مجھے
ناگوار اور سخت معلوم ہو وہ رفع کیا جاے اور جو امر بہتر اور مفید اس ریاست کیواسطے
ہوگا وہ آپ کرینگے اور وہی بات ہوگی جس سے تزاید دوستی جو فیمابین سرکارین
قائم اور جاری ہے ممکن ہو —

اور نیز رسید اون پروانجات کی ارسال کرتا ہون جو مہر سرخ ریاست ہذا بنام
افسران ترائی ماموزہ علاقہ واقع درمیان دریاے گنڈک ورا پتی واسطے سپرد کر دینے
ترائی کے اور برخاست کرآنے اونکے صادر ہوے تھے اور جو آپ کو بمقام ٹھا لکو
ریے گئے تھے اور جو آپ نے اب واپس کیے ہین —

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی ولسلی

اسسٹنٹ

مضمون تحریر مہر سرخ دربار موصولہ بتاریخ ۱۱ ماہ دسمبر ۱۸۱۶ عیسوی کے

مہر وینگا سوانی

بلحاظ دوستی و یکجہتی گورنمنٹ نیپال شرائط مندرجہ سند مرقومہ ۸ ماہ دسمبر ۱۸۱۶ عیسوی مطابق ۴ ماہ پوس ۱۸۷۳ جو ہنوربل ایڈورد کارونر صاحب نے منجانب ہنوربل کمپنی دربارہ واپس دینے ملک ترائی کے درمیان دریاے کوسی و راپتی مطابق جنوبی حدبندی سابق کے جو قبل از جنگ نیپال کے پاس تھے باستثناے قطعات زمین متنازعہ کے دربار نے بھیجے تھے منظور کرتے ہین —

المرقوم ۷ ماہ پوس ۱۸۷۳

ترجمہ صحیح ہے
دستخط جی و نسلی
اسسٹنٹ

نمبر ۱۵

تحریر دربار دربارہ سپردگی ٹھگان موصولہ ۲۰ ماہ جنوری ۱۸۳۳ع

تجویز مرسلہ نیپال دربارہ سپردگی ٹھگان ہوئی اور ترجمہ اوسکا حرف بحرف ہوا

جب کوئی گوئندہ آکر بیان کرے کہ قتل بذریعہ زہرخورانی یا خفاے گلو کسی شخص ساکن نیپال نے کیا ہے اور جب حلیہ مجرم کا اور اوسکے خاندان و برادران و رشتہ داران موضع سکنی کا یا مکان کا پتہ و نشان دیا جائیگا اور اگر تحقیقات سے یہ ثابت ہو کہ شخص مجرم ساکن دوامی مقام مذکور کا نہین ہے اور اوسکا خاندان اور رشتہ داران وغیرہ معلوم نہین ہوتے اور اوسکی بسراوقات کا وسیلہ کوئی مشہور نہین ہے اور اوسکا گذرا اچھی طرح ہوتا ہے یا یہ معلوم ہو کہ اوسکی عادت یہ ہے کہ تین چار مہینے مختلف مقامات قرب و جوار مین رہا کرتا ہے اور بغیر کسی وسیلہ روزی کے وہ بسر کرتا ہے اور جب یہ تمام امور یا اکثر اونمین سے مطابق بیان گوئندہ کے ہوین تو البتہ سرکار نیپال شخص مجرم کو حوالہ ایجنٹ گورنمنٹ انگریزی واسطے تحقیقات اور سزادہی کے سپرد کرینگے اور اسیطرح مجرمان نیپالی کو درصورت ثبوت امور مذکورہ بالا صاحب ایجنٹ گورنمنٹ انگریزی بھی ایسے مجرمونکو سپرد عاملان نیپالی ماموره ترائی کے کردینگے یا کہ

تحقیقات اور سزا دہی اونکی سرکار نیپال سے ہو —

اور اگر تحقیقات بیان گویندہ سے حکام سرکارین کے نزدیک وجوہ ثبوت مندرجہ بالا اطلاق حالات شخص ملزم کے ہون یا اوسکی نسبت وہ سب عائد ہو سکتے ہون تو بہر حال یہ امر ضروری متصور ہوگا کہ شخص ملزم حوالہ نکیا جاوے —

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ای کیمبیل

قائم مقام اسسٹنٹ

نمبر ۵۲

ترجمہ عہدنامہ مہری جو بطور چٹھی مہاراجہ نیپال نے بنام صاحب رزیڈنٹ بتاریخ ۱۷ ماہ نومبر سنہ ۱۸۳۹ع ارسال کیا —

بموجب انکی درخواست کے اور بہ نیت دینے استحکام اور قیام دوامی دوستی سرکارین کو اور نیز بنظر بہبودی اجراے کار کے شرائط مندرجہ ذیل تحریر ہوے —

شرط اول

تمام مخفی سازشین یا فریب بذریعہ پیغامبر یا تحریر کے یکقلم مسدود ہونگے —

شرط دوم

گورمنٹ نیپال اقرار کرتے ہین کہ وہ خط کتابت کسی رئیس علاقہ محفوظ کمپنی واقع اسطرف دریاے گنگ سے جنکی نسبت بموجب عہدنامہ کے ممانعت تحریر کرنے کی ہے نکرینگے ہان مگر منظوری و اجازت تحریری صاحب رزیڈنٹ کے —

شرط سوم

خط کتابت اول زمینداران او بابوان کے ساتھہ جنکے ساتھہ رسم شادی خاندان راجہ نیپال کا جاری ہے اور جو این روے دریاے گنگ رہتے ہین مثل سابق قائم اور جاری رہیگا —

شرط چہارم

اور یہ واسطے ہدایت سرکارین کے منظور ہوا کہ مقدمات دیوانی جہان واقع ہونگے وہان فیصلہ پائینگے اور گورنمنٹ نیپال اقرار کرتے ہین کہ آیندہ اوس رعایاے انگریزی کی طلبی واسطے جوابدہی مقدمات دیوانی کے عدالت نیپال مین نہوگی جنکا داد وستد علاقہ دامن کوہ مین ہوگا —

شرط پنجم

گورنمنٹ نیپال اقرار کرتے ہین کہ بعد ازین رعایاے گورنمنٹ انگریزی درباب رسائی اونکی عدالتہاے قانونی مین مثل رعایاے نیپال تصور کیے جائینگے اور اونکے مقدمات بلا انکار یا تساہل کے بموجب رسم نیپال کے فیصلہ ہونگے —

شرط ششم

گورنمنٹ نیپال وعدہ کرتے ہین کہ ایک صحیح نقشہ محصول کا جو نیپال مین لیا جاویگا ترتیب ہوکر صاحب رزیڈنٹ کو دیا جاویگا اور بعد ازین محصول درآمد جو اوسمین درج نہوگا ہرگز رعایاے انگریزی سے وصول نکیا جائیگا —

ترجمہ صحیح ہے
دستخط آر کرشتی
قائم مقام اسسٹنٹ رزیڈنٹ

نقشہ محصول پرمٹ وغیرہ یعنی ترہیٹ جو اوپر اسناد درامد و برامد کے جو زیر کوہ آبادی میدان کو جاسے یا وہ باشندے براہ ہتونڈا و بیچاکوہ کے آ نے اور جو مال آویں لیا جائیگا حسب رزیڈنٹ کے پاس درباری بتاریخ ۳ ماہ اکتوبر ۱۸۳۹ء مرقومہ تاریخ مذکور آیا — محصول درامد اشیا

کس طور لیا جائیگا	نام اشیا	کرانا بھنسار	زلکی بھنسار	کپاس بھنسار	سائر بھنسار	بھینسی بھنسار	کل	کیفیت
اول بگھنون یعنی فی بار آدمی	شال کمخواب بانات ریشم پارچہ وغیرہ بشرح ۳۲ دہارنی ایک بکھو	۴ عہ ۲ پائی	+	۴	۴ عہ ۹ پائی	+	۱۵ ۳ پائی	دہارنی برابر تین سیر خام وزن کے ہوتی ہے اور ۳۲ دہارنی ایک آدمی کا بوجھ ہوتا ہے اوسپر محصول لیا جاتا ہے اور بعضے وقت ایک بار ۴۲ دہارنی کا بھی ہوتا ہے
ایضاً	مصالح میوہ صندل تیل کرانا وغیرہ بشرح ۳۲ دہارنی ایک بکھو	۴ عہ ۶ پائی	+	۴	۴ عہ ۹ پائی	+	۱۱ ۳ پائی	ایک آدمی کے بوجھ کو بکھو کہتے ہیں اور اوسکے محصول کو بکھواین یا بگھنون کہتے ہیں
ایضاً	ماس گوٹہ پرولا ستارا گوکھرو بادلہ سیری تار گوٹہ کلابتون ریشم جواہرات وغیرہ بشرح ۳۲ دہارنی ایک بکھو	۲ عہ ۶ پائی	+	۳	۴ عہ ۹ پائی	+	۱۱ ۶ پائی	

کس طور لیا جائیگا	نام اشیا	کرانا بھنسار	نرکھی بھنسار	کپاس بھنسار	سائر بھنسار	بھینسی بھنسار	کل	کیفیت
ایضاً	تھی فی	۵/-	۵/-	۴/-	۶/-	+	عہ/	
ایضاً	شاخ میش ۳۲ دھارنی کا ایک بگھو	+	۶/-	+	+	+	۶/-	
ایضاً	کوچین وغیرہ ۳۲ دھارنی کا ایک بگھو	۲/عہ ۲ پائی	عہ	۴/-	۴/عک ۹ پائی	+	۱۰/سعہ ۳ پائی	
ایضاً	جست ۳۲ دھارنی کا ایک بگھو	۲/عہ ۶ پائی	۱۲/-	۸/-	۴/عک ۹ پائی	+	۱۱/سعہ ۳ پائی	
	تمام محصول مذکورہ بالا بمقام کتھنڈو لیا جائیگا							

ترجمہ صحیح ہے

دستخط آر کرسٹی

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جی ریمنڈی

رزیڈنٹ

نمبر ۵۴

ترجمہ اقرارنامہ دستخطی گوروان وچوترایان وسرداران وغیرہ نیپال مرقومہ پوس سدی نومی سمبت ۱۸۹۷

روز سشنبہ مطابق دوم جنوری ۱۸۴۱ء

ہم گوروان وچوترایان وسرداران وغیرہ نیپال جنکے دستخط ذیل مین ثبت ہین بدل اقرار کرتے ہین کہ مضمون ذیل ہمکو منظور ہے یعنی

کہ یہ امر نہایت منظور اور مناسب ہے کہ دوستی مستحکم اور مضبوط فیمابین گورنمنٹ انگریزی اور نیپال قائم اور روز بروز ترقی رہے اس غرض سے ہر ایک تدبیر اختیار کرنی چاہیے کہ جس سے واسطہ یکجہتی ودوستی ترقی پذیر ہو اور جس سے بہبودی گورنمنٹ نیپال متصور ہو اور یہ کہ صاحب رزیڈنٹ سے طریق دوستی وآبرو مرعی رہے اور اگر احیاناً کسیوقت کوئی امر اتفاقیہ یا نادانستہ وقوع مین آئے جس سے رسوم دوستی ہین جو فیمابین سرکارین قائم رہنی چاہیے تخلل واقع ہو یا جس سے شور وشر کمنڈو مین واقع ہو تو ہم اوسکے ذمہ دار رہینگے —

دستخط لالوف سرداران متفرق

نمبر ۵۵

عہدنامہ فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی ومہاراجہ دہراج سورا اندر بکرم ساہ بہادر راجہ نیپال

عہدنامہ فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور مہاراجہ دہراج سورا اندر بکرم ساہ بہادر شمشیر جنگ راجہ نیپال منعقدہ ومجوزہ میجر جارج ریمنڈی صاحب رزیڈنٹ بدربار مہاراجہ با ختیارات عطیہ مسٹر نوبل

جیمس اینڈریو مارکیوس اوف ڈلہوسی رابٹ اوف دی موسٹ انشینٹ اور موسٹ نوبل آرڈر اوف دی تہسل یکی از جلیل القدر ذان پریوی کونسل شاہزادی انگلستان وگورنر جنرل جنکو ہنوبل کمپنی واسطے اجرائے وسرانجام امور ہند کے مامور کیا ہے ایک فریق اور جنرل جنگ بہادر کو ور رانا جی وزیر اعظم نیپال منجانب اور بنام مہاراجہ دہراج سورندر بکرم ساہ بہادر شمشیر جنگ راجہ نیپال باختیارات عطیہ راجہ نیپال فریق ثانی —

شرط اول

بذریعہ اس تحریر کے سرکارین کہ بموجب مندرجہ شرائط ذیل کے کار فرما رہین گے —

شرط دوم

دونون سرکارون مین سے کسی پر فرض نہین ہے کہ کسی شخص کو جو رعایا سے اوس گورنمنٹ کا نہو حوالہ اونکے کردین جنھون نے درخواست طلب کی ہو —

شرط سوم

دونون مین سے کسی سرکار پر فرض نہین کہ اشخاص قرضدار یا مجرمان دیوانی کو یا کسی شخص کو جو مجرم جرائم سوا سے جرائم مندرجہ شرط چہارم کے ہون حوالہ کردین —

شرط چہارم

باتباع عقائد مذکورہ بالا کوئی شخص جسپر الزام جرائم مندرجہ ذیل کا عائد ہوا ور اوسنے علاقہ اوس گورنمنٹ مین جرم کیا ہے جسنے درخواست طلبی کی ہو اور خود علاقہ گورنمنٹ ثانی مین موجود ہو تو وہ شخص سپرد گورنمنٹ جسکے علاقے مین جرم ہوا ہو کردیا جاے گا جرائم یہ ہین —
قتل — ارتکاب قتل زنا بجبر — مجروحی — ٹھگی — ڈکیتی — دزدی شارع عام زہر خورانی نقب زنی اور آتش زنی —

شرط پنجم

کسی اور حالت مین کسی گورنمنٹ پر فرض نہوگا کہ وہ مجرم جرائم کو سپرد کردین سوا سے اسکے کہ درخواست حسب قاعدہ اوس گورنمنٹ سے کیجاے جسکے علاقے مین جرم سرزد ہوا ہو اور نیز اس حالت مین کہ جب گواہی اور وجہ ثبوت اوس قماش کے موجود ہون جنکی رو سے

اوس علاقے مین بھی جرم مذکور ثابت ہو جاوے جسمین مجرم موجود ہے اور اس صورت مین البتہ
مجرم گرفتار ہوکر ملزم قرار دیا جائیگا اگر جرم وہان سرزد ہوا ہو۔

شرط ششم

اگر کوئی شخص متعلق رزیڈنٹی یا ساکن درمیان حدود رزیڈنٹی ہو اور رعایاے نیپال سے
نہو کوئی جرم علاقہ نیپال مین بیرون حدود رزیڈنٹی کرے اور وہ جرم ایسا ہو کہ اوسکی سزادہی متعلق
گورنمنٹ نیپال کے ہو تو شخص مجرم گرفتار ہوکر سپرد صاحب رزیڈنٹ واسطے سزادہی کے
ہوگا مگر درصورتیکہ ایسا مجرم رعایاے نیپال سے ہوگا تو وہ سپرد نکیا جائیگا اور اگر کوئی ہندوستانی
سوداگر یا کوئی اور رعایاے ہنوریبل کمپنی جو متعلق رزیڈنٹی کے نہو اور جو علاقہ نیپال مین سکونت کرتا ہو
کوئی جرم بیرون حدود رزیڈنٹی کرے جسکے سبب وہ سزایاب گورنمنٹ نیپال سے ہوسکتا ہو
فرار ہوکر حدود رزیڈنٹی مین پناہ گیر ہو تو ایسے شخص کو پناہ نملے گی بلکہ حوالہ گورنمنٹ نیپال کے
واسطے تحقیقات اور سزایابی کے کیا جائیگا۔

شرط ہفتم

جو اخراجات بیچ گرفتاری یا موجود رکھنے یا حوالہ کرنے مین حسب شرائط بالا ہوگا وہ اوس
گورنمنٹ کو ادا کرنا ہوگا جو درخواست طلبی کی کریگی۔

شرط ہشتم

عہدنامہ بالا اوسوقت تک قائم اور مرعی رہیگا جب تک کوئی فریق فریقین معاہدہ مین سے
اپنی استدعا منسوخی اوسکی نکریگا کہ آیندہ یہ قائم نرہے۔

شرط نہم

کوئی امر اس عہدنامہ ناسخ عہدنامہ ماسبق کا جو فیمابین فریقین معاہدہ جاری ہے متصور نکیا
جائیگا صرف اوسقدر جسقدر خلاف عہدنامہ ہذا کے ہوگا۔

یہ عہدنامہ نو شرائط کا آج کی تاریخ فیمابین میجر جارج رمزی منجانب ہنوریبل ایسٹ انڈیا کمپنی
و مہاراجہ دہراج سورانندر بکرم ساہ بہادر شمشیر جنگ کے منعقد اور مقرر ہوکر میجر رمزی صاحب نے
ایک نقل اسکی انگریزی اور پربتی اور اُردو مین دستخط اور مہر اپنی کرکے مہاراجہ کو دی اور مہاراجہ

بھی ایک نقل اُسکی اپنے دستخط وغیرہ کی مرتب کرکے میجر ریمزی صاحب کو دی اور ریمزی صاحب وعدہ کرتے ہین کہ ایک نقل مصدقہ گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل اٹھ روز کے عرصے مین تاریخ ہذا سے منگاکر مہاراجہ کو دینگے —

اسپر دستخط اور مہر ہوکر آپسمین دیے گئے بمقام کھٹمنڈو نیپال بتاریخ ۱۰ ماہ فروری ۱۸۵۵ء مطابق ۸ پھاگن سمبت ۱۹۱۱

مہر

دستخط جی ریمزی میجر
رزیڈنٹ بدربار نیپال

مہر سوپریم گورنمنٹ ہند

دستخط جی دورن
دستخط جی بی گرینٹ
دستخط جی بیکوک

تصدیق کیا ہنوربل پریسیڈنٹ کونسل ہند باجلاس کونسل بمقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ بتاریخ ۲۳ ماہ فروری ۱۸۵۵ء

دستخط سیسل بیڈن
سکرٹری گورنمنٹ ہند

نمبر ۵۵

ہنگام مفسدہ جو بنتیجہ سرکشی فوج ہندوستانی بنگال حاطہ ۱۸۵۷ء سے ہوا تھا مہاراجہ نیپال نے نہ صرف بایمانداری واسطے دوستی وصلح جو اندروی عہدنامہ سگولی فیمابین گورنمنٹ انگریزی اور سرکار نیپال مقرر ہوا تھا قائم رکھا بلکہ بخوشی تمام اپنی فوج باختیار حکام انگریزی واسطے قائم رکھنے امنیت کے علاقجات سرحدی مین دی اور بعد ازان آخر مین اپنی فوج ہمراہ فوج انگریزی کے واسطے دوبارہ تسلط کرنے لکھنؤ کے اور شکست دینے بلوہ پردازون کے بھیجی بعد ختم ہونے ان امور کے نائب السلطنت گورنر جنرل بہادر نے بنظر خدمات لائقہ جو بنسبت گورنمنٹ انگریزی کے سرکار نیپال نے

کیے اپنا مکنون خاطر ظاہر کیا کہ مہاراجہ کو تمام علاقہ دامن کوہ واقع درمیان دریاے کالی و ضلع گورکھپور
جو ۱۸۱۵ء مین متعلق نیپال کے تھا اور سال مذکور مین بباعث عہدنامہ مذکور کے گورنمنٹ انگریزی
مین شامل ہو گیا تھا واپس دیا جاے اس علاقے کی حدبندی کمشنران گورنمنٹ انگریزی نے
باتفاق کمشنران ماموزہ سرکار نیپال قائم کردی ہے اور مینار ہاے پختہ واسطے علیحدہ نشاندہی
سرحد سرکارین کے قائم ہو گئے ہین اور علاقہ بھی سپرد اہلکاران نیپال ہو گیا ہے مگر بباعث اسکے
کہ قبضہ نیپال واسطے ہمیشہ کے زیادہ استحکام کے ساتھ قائم ہو اور یہ واپسی علاقہ حسب قاعدہ
عمل مین آئی عہدنامہ ذیل فیما بین سرکارین قائم اور منعقد کیا گیا —

شرط اول

تمام عہدنامجات اور اقرارنامجات جو فیما بین گورنمنٹ انگریزی اور مہاراجہ نیپال قائم اور جاری
ہین صرف اوسقدر جسقدر تبدیلی اس عہدنامہ سے ہوگی بذریعہ اس تحریر کے مستحکم کیے گئے —

شرط دوم

بذریعہ اسکے گورنمنٹ انگریزی مہاراجہ نیپال کو حکومت کلیتہً تمام علاقہ دامن کوہ واقع درمیان
دریاے کالی و راپتی کے دیتے ہین اور نیز اوس علاقے کی جو درمیان دریاے راپتی اور ضلع
گورکھپور کے واقع ہے اور جو علاقجات ۱۸۱۵ء مین قبضہ سرکار نیپال مین تھی اور بموجب شرط سوم
عہدنامہ سگولی مرقومہ ۲ ماہ دسمبر سنہ صدر گورنمنٹ انگریزی کے شامل کیے گئے تھے —

شرط سوم

خط حدبست جو کمشنران انگریزی ماموزہ حدبندی نے پیمایش کر کے قائم کیا ہے اور
جو بجانب مشرق دریاے کالی یا سردہا سے جا کر تا دامن کوہ بجانب شمال بگوراتال کے قائم
ہوا ہے اور وہان مینار قائم ہو گئے ہین آیندہ حدود اضلاع انگریزی ملک اودہ اور علاقہ
مہاراجہ نیپال کے قائم ہونگے —

یہ عہدنامہ دستخطی لفٹنٹ کرنیل جارج رینیری صاحب منجانب ہز اکسیلنسی رایٹ ہونربل چارلس
جان ارل کیننگ جی سی بی نائب السلطنت و گورنر جنرل ہند اور مہاراجہ جنگ بہادر راناجی سی
بی منجانب مہاراجہ دھیراج سوراندر بکرم ساہ بہادر شمشیر جنگ تصدیق ہوگا اور نقل مصدقہ

بمقام کھٹمنڈو بیچ عرصہ بتیس یوم کے تاریخ دستخط سے اسمیں دیے جائینگے۔

دستخط اور مہر ہوئی بمقام کھٹمنڈو تاریخ یکم ماہ نومبر سنہ ۱۸۶۰ء مطابق کاتک بدی تیج سمبت ۱۹۱۷

دستخط جی رمزی لفٹنٹ کرنیل

رزیڈنٹ نیپال

مہر

مہر

دستخط کیننگ

نائب السلطنت و گورنر جنرل

اس عہدنامہ کو تصدیق کیا ہز اکسیلنسی گورنر جنرل بہادر نے بمقام کلکتہ بتاریخ ۱۵ ماہ نومبر سنہ ۱۸۶۰ء

دستخط آئی آرینگ

ڈپٹی سکرٹری گورنمنٹ ہند

ختم شد حصہ اول

حصہ دوم

عہدنامجات واقرارنامجات واسناد متعلق پنجاب و علاقجات سرحدی پنجاب

پنجاب

فرقہ سکھان اپنی اصل نانک سے لگاتے ہین یہ شخص ایک ہندو قوم کھتری سے تھا اور سنہ ۱۴۶۹ء مین مقام تلونڈی متصل لاہور پیدا ہوا تھا صغر سنی سے یہ شخص عقائد مذہب کی طرف متوجہ تھا اور عہد جوانی مین وہ بہت ملکون مین پھرا اور جب واپس آیا تو اوسکا دل خوب پختہ تصورات اور سفر سے ہو گیا تھا جس سے اوسنے تلقین کرنا یکتائی خدا و سخاوت کا لوگون کو شروع کیا یہ فرقہ جدید بہت جلد پھیل گیا مگر جنگی اہل اسلام کا سردار ہوا جو ظلم اوپر مسلمانون نے کیا اس سبب سے باشتت اپنے گرو وہم کو بنا سکے سکھ لوگ مذہبی فرقہ سے تبدیل ہو کر جنگی اور متعصب گروہ کہاسے ہو گئے اور نا پسندی مسلمانون کی طرف سے اونکے دلمین جاگیر ہوئی۔

گرو گوبند نے جنگ شاہنشاہ دہلی سے کی گو اوسکی فوج بہت قلیل تھی اور مساوات اوسنے نہین ہو سکتا تھا لہذا اکثر شکست کھا کر اور ظلم سے بہت تنگ آ کر سکھ لوگ جبال اور غارہا سے کوہستان مین متواری ہوئے اور ظاہر کوئی اونمین کا اپنا مذہب بخوف سزا یابی بیان نہین کر سکتا اور یہ فرقہ جلد معدوم ہو جاتا مگر پریشانی سلطنت سے جو بعد مرگ اورنگ زیب وقوع مین آئی اونکو وقت دم لینے کا ظلم مسلمانان سے ملا۔

رفتہ رفتہ اب سکھ اپنی پناہ کے مقامات سے نکلنے لگے اور چھوٹے چھوٹے گروہ مین جمع ہو کر اونھون نے قلعجات علیحدہ مقامات مین قائم کیے اور اونمین سے باہر آ کر وہ گرد نواح کے علاقے کو لوٹتے تھے اور غارت کرتے تھے اور ضعیف مسلمان حاکمان لاہور اور سرہند کو تنگ کرتے تھے بعد جانے احمد شاہ ابدالی کے اپنے مقام کابل مین بعد مہم پنجم ہندوستان جسمین اوسنے طاقت مرہٹا کو بمقام پانی پت شکست فاش دی تھی سکھون نے غلبہ اور طاقت پا کر

نواح لاہور کو اپنے قبضے مین کر لیا مگر پھر احمد شاہ اونسے ناراض ہوا اور خفا ہو کر سنہ ۱۷۶۲ء ہندوستان مین
آیا اور سکھون کو شکست فاش دے کر اونکی عبادتگاہ امرتسر کو خراب کیا —

اس شکست کے بعد سکھ بہت جلدی پھر درست ہو گئے اور سال آئندہ یعنی دوسرے سال
اونھون نے افغان حاکم سرہند کو شکست دے کر خود ضبط تمام جانب جنوب و مشرق دریای ستلج
تا بدریاے جمن ہو گئی احمد شاہ کی مہم ہشتم جو سنہ ۱۷۶۷ء مین ہوئی تھی سکھ مالک اوس ملک کے جو درمیان
دریاے جہلم اور راولپنڈی کے واقع ہے ہوئے اور تین برس کے عرصہ مین اونکی حکومت
جمون اور دیگر راجپوت کوہستان پر قائم ہوئی —

سکھون کی حکومت جنوب ستلج مین بباعث مرہٹا خلل واقع ہوا جو بعد شکست پانی پت پھر
آراستہ اور درست ہو کر بجانب شمالی ہند غارتگری کرنے لگے سنہ ۱۷۸۵ء مین سیندھیا دہلی پر
قابض ہوا اور سنہ ۱۸۰۲ء تک اونکی حکومت دریاے ستلج تک پھیل گئی اور وہ رئیسان جنوبی دریاے ستلج
سے تین لاکھ روپیہ خراج لینے لگے سنہ ۱۸۰۳ء مین قوت مرہٹا کی لارڈ لیک صاحب نے ایجاب
شمال نواحی کی سرداران کیتھل و جھند نے شرکت لارڈ لیک صاحب کی اختیار کی اور نگاہ
خدمت بھی اونکے ساتھ کرتے تھے اور دیگر تمام سرداران سرہند مطیع گورنمنٹ انگریزی
مگر مصلحت وقت یہ تھی کہ بمقدمات سرداران شمالی جمن کی ہم سب دست اندازی کرنی نچاہیے اور سوا
اسکے کہ جو سردار سکھ جس علاقے پر حکمران تھا اوسکی حکومت وہان قائم کرنی اور جن سرداروں نے
خدمت کی تھی اونکو انعام دیے گئے گورنمنٹ انگریزی نے سنہ ۱۸۰۹ء تک کسی مین مداخلت نہ کی اس
سنہ مین رنجیت سنگھ کی دست درازی سے تنگ آکر سرداران مذکورین نے حمایت انگریزی چاہی

ترکیب سکھان خالصہ مین علامات ضعف و ناتوانی پیدا تھی سرداران و رئیسان کسی کی اطاعت
قبول نہین کرتے تھے میدان جنگ مین اونکے ہمراہ رشتہ داران و اقارب جاتے تھے مگر ہر ایک
شخص اپنے اپنے خاندان کے واسطے جنگ کرتا تھا اور جس جگہ ہر جو کوئی قابض ہو جاتا تھا وہ
اوسکو اپنے قبضے مین کر لیتا تھا یہ سرداران اپنی قوم اور ملازم کو ہمراہ لیکر سب جمعیت مسمی مثل
کہلاتی تھی اور ایسی مثلین بارہ تھین ہر ایک سردار اپنے اپنے ہمراہیون مین زمین مفتوحہ کو تقسیم
کرتا تھا اور ہر ایک شخص اپنی اپنی زمین پر خود سر حاکم تھا صرف بنظر فائدہ باہمی و مرضی مثل کے ایک

دوسرے سے متفق ہو جاتا تھا۔

پس ایسی ترکیب ہیئت مجموعی مین تکرار اور فساد کی کمی نہین ہوتی لہذا اوایل مین سکھان بسبب وقت قائم رہنے کے آپسمین فراہم رہے مگر یہ سب تکرار رفع ہوئین اور کم زور زور آور کے ماتحت ہو گئے ایک ان سردارون مین کا مہاسکھ نامے اول طاقت دار ہوا گو اوسکی مثل جو بنام سوکر چاکیا مشہور تھی سب سے آخر اور ضعیف تھی بتاریخ ۲ ماہ نومبر ۱۷۸۰ء اس سردار کو ایک لڑکا زوجہ منکوحہ سے جو دختر راجہ جیند کی تھی پیدا ہوا اسکا نام رنجیت سنگہ رکھا گیا درمیان مہم شاہ زمان کے جو ۱۷۹۷ء مین اسنے شاہ افغان کی خدمت بیچ دوبارہ لانے اتواب کے جو مقام جہیلم مین جاتی رہین تھین کی اور اوسکی گفتگو درباب حاصل کرنے حکومت لاہور کے تھی یعنے وہ حاکم لاہور مقرر ہو۔

ساتھ قوت اور حکمت کے اوسنے قبضہ شہر لاہور پر پایا اور وہان اپنا قیام مقرر کرکے باتفاق فتح سنگہ اہلوالیا کے اوسنے اپنی سرداری اوپر سرداران قرب وجوار کے قائم کرنی شروع کی اور چاہا کہ اوسکی حکومت آنروے ستلج بھی ہو جاے ۱۸۰۳ء مین اوسنے لارڈ لیک صاحب کو تحریر کی کہ جو ملک سکھونکا بجانب جنوب دریاے ستلج واقع ہے وہ گورنمنٹ انگریزی کو وہ دیگا اگر یہ شرط ہو جائے کہ باہم ایک دوسرے کی حمایت اور حفاظت بمقابلہ دشمنان کیجاے گی یعنی بمقابلہ دشمنان اوسکے انگریز اوسکی مدد کرین اور وہ بمقابلہ دشمنان انگریزی مدد انگریزون کی کیا کریگا یہ تجویز اور تحریر اوسکی نامنظور ہوئی۔

۱۸۰۵ء مین رنجیت سنگہ مصروف بیچ مہم بمقابلہ مسلمانان درمیان دریاے چناب اور سندھ یعنے اٹک کے تھا کہ اوسکو خبر آنے ہولکر کی پنجاب مین جسکے تعاقب مین لارڈ لیک صاحب آتے تھے ہوئی ۔ اور وہ اس مہم کو چھوڑ کر واپس آیا مگر ہولکر کو جب مدد رنجیت سنگہ سے ناامیدی ہوئی تو اوسنے صلح گورنمنٹ انگریزی سے کی اور ہندوستان کو واپس چلا گیا اوسوقت مین عہدنامہ دوستی واتفاق نمبر ۵۶ فیمابین گورنمنٹ انگریزی اور سردار رنجیت سنگہ اور سردار فتح سنگہ کے قرار پایا۔

متواتر دست درازی رنجیت سنگہ نے سکھان سرہند کے دل مین اندیشہ پیدا کیا اور ۱۸۰۸ء مین

اونھون نے یعنی راجہ بھاگ سنگہ جیند والے نے جو ماموں رنجیت سنگہ کا تھا اور بھائی لال سنگہ کھیتل والے نے اور دیوان چین سنگہ پٹیالہ والے نے ایک پیغام بھیجا اور درخواست حمایت گورنمنٹ انگریزی کی اسکا جواب جو اونکے پاس پہونچا اوسمین گو صاف اطمینان نہ تھا مگر اوس سے ایک گونہ امید اونکو ہوگئی —

اسی اثنا مین گورنمنٹ انگریزی نے بخوف فوج کشی فرانس والون کے اوپر ملک ہندوستان کے مسٹر منٹکلف صاحب کو پیغام دوستی لیکر دربار رنجیت سنگہ مین بھیجا آخر سنہ ۱۸۰۸ء مین جب دوستی زیر تجویز تھی رنجیت سنگہ نے جو لڑائی بجانب جنوب ستلج کی تو گورنمنٹ انگریزی نے ارادہ مصمم کیا کہ سرداران آنروے ستلج کی درخواست منظور کیجاے اور مسٹر منٹکلف صاحب کو حکم گیا کہ وہ واقع درمیان دریاے ستلج اور جمن کو ملک محفوظ سرکار مشتہر کرے مسٹر منٹکلف صاحب کے پیغام کا نتیجہ یہ ہوا بتاریخ ۲۵ ماہ اپریل سنہ ۱۸۰۹ء عہدنامہ نمبر ۷۵ لاہور کے ساتھ قرار پایا جسکی رو سے مشروط ہوا کہ گورنمنٹ انگریزی کچھ سروکار علاقہ اور باشندگان رعایاے راجہ لاہور کے ساتھ جو بجانب شمال دریاے ستلج واقع ہے نہین رکھین گے اور رنجیت سنگہ نے اقرار کیا کہ وہ دست درازی اوپر علاقہ اور حقوق سرداران جنوب دریاے مذکور کے نکریگا اور راجہ کا قابض رہنا اوپر اوس علاقے کے جو بجانب چپ دریاے ستلج کے واقع ہے اور اوسنے لغایت ماہ دسمبر سنہ ۱۸۰۸ء حاصل کیا ہے منظور ہوا —

بعد ختم ہونے اس عہدنامہ کے رسم خط کتابت گورنمنٹ انگریزی کی ساتھ دربار لاہور کے چند سال تک صرف مشعر اوپر خطوط دوستانہ کے رہی رنجیت سنگہ نہایت ہوشیار اور دوربین تھا اور اوسنے کسی شرط عہدنامے کے خلاف نہین کیا اور تدابیر فتح ملک بجانب ملتان و کشمیر و پشاور کی کرتا رہا —

سنہ ۱۸۳۱ء مین جب لارڈ ولیم بنٹنک صاحب اوپر کوہ شملہ کے تھے رنجیت سنگہ نے چند سردارون کو دوستانہ اونکے پاس بھیجا اور بوساطت صاحب ایجنٹ لدھیانہ کے ملاقات لارڈ صاحب اور مہاراجہ لاہور کی قرار پائی اور بماہ اکتوبر نہایت تزک اور شان سے ملاقات انکی بمقام اوپر ہوئی رنجیت سنگہ کے اصرار اور خاص درخواست کے بموجب ایک تحریر اطمینان

دوستی دوامی کی بمنزلہ تحریر ہو کر اس ملاقات میں لارڈ صاحب کو دی گئی —

اسوقت سے آیندہ دوستی دلی فیمابین گورنمنٹ انگریزی و دربار لاہور قرار پائی بسال آیندہ
عہدنامہ نمبر ۵۹ قرار پایا جسکی رو سے جہاز رانی کے عقاید دریاے اٹک یعنی سندھ میں اور تحصیل
محصول اشیاء تجارت مقرر ہوے باعث تحصیل محصول مطابق قیمت اور وزن شے تجارت کے
تکرار پیدا ہوئی لہذا ماہ نومبر ۱۸۳۴ء اوسکا دفعیہ عہدنامہ نمبر ۶۰ سے محصول مقررہ اوپر کشتیوں کے
تجویز ہوا اگرچہ اونمیں کسیطرح کا مال بھرا ہو پانچ سال کے بعد ایک اور عہدنامہ نمبر ۶۱ قرار پایا اور اوسکی
رو سے محصول ایک مقام پر لینا بجاے محصول کشتیان تجویز ہوا چہارم مرتبہ ایک اور عہد
عہدنامہ نمبر ۶۲ درباب انتظام اس محصول کے ۱۸۳۹ء میں ساتھ مہاراج کھڑک سنگھ پسر و جانشین
رنجیت سنگھ کے قرار پایا —

۱۸۳۳ء میں شاہ شجاع بادشاہ معزول کابل جو بطور پنشنخوار انگریزی کے بمقام لدھیانہ رہتا تھا
اپنی سابق تدابیر دربارہ تسلط ملک کے بے سود ہونے سے ناامید ہو کر پھر ارادہ کیا کہ ایک مرتبہ
اور کوشش واسطے دوبارہ حاصل کرنے اپنی ملک تلک کے کرے اور اس نیت سے اوسنے
ایک عہدنامہ ساتھ رنجیت سنگھ کے کیا جسمیں بلحاظ امداد جو رنجیت سنگھ اوسکی کرتا اوسنے

عہدنامہ ۶۳

ترجمہ عہدنامہ فیمابین مہاراجہ رنجیت سنگھ و شاہ شجاع الملک مورخہ ۱۲ ماہ مارچ ۱۸۳۳ء

تمہید — چونکہ واسطے دوستی فیمابین مہاراجہ رنجیت سنگھ و شاہ شجاع الملک اب باستحکام قرار پائی
اور کوئی امر ایسا نہیں اور کبھی آیندہ ہوگا جسکے باعث مغایرت یا نااتفاقی فیمابین ظہور میں
آئے لہذا دونوں فریق نیک نیتی سے دوستی اقرار کرتے ہیں کہ وہ شرائط ذیل منظور رکھیں اور اوسکے مطابق عمل ہوگا

اول

شاہ شجاع الملک تمام حقوق منجانب اپنے اور اپنے ورثا و جانشینوں کے اور تمام قوم
سدوزئی کی نسبت علاقجات دونوں جانب دریاے سندھ یعنی اٹک کے جو مہاراجہ رنجیت سنگھ
کے قبضے میں ہیں اور سبکی تفصیل ذیل میں درج ہوتی ہے چھوڑتے ہیں یعنی کشمیر تمام ازکمال
[illegible] سکی سرحد مشرقی و غربی و شمالی و جنوبی مع قلعہ اٹک [illegible] و ہزارا [illegible] مع ملحقات [illegible] و پنجاب [illegible]

اپنا دعوی تمام ملک کا جو رنجیت سنگہ کے پاس دونون جانب دریاے اٹک یعنی سندھ کے تھا

ملک پشاور مع یوسف زئی وختک وہشت نگر ومچنی وکوہات اور تمام علاقہ متعلق پشاور تا درہ خیبر وبنون وملک وزیری ودوربانگ وگور اٹک وکالاباغ وخوشحال گڑھ مع اضلاع متعلقہ دیرہ اسمعیل خان مع ملحقات مع دیرہ غازی خان کوٹ متھن وعلاقہ ملحقہ سنگیرہ ہرن داخل حاجی پور اور راجی پور اور تینون کچھے وسنگیرہ مع اضلاع ملحقہ وضلع ملتان واقع کنارہ چپ یہ ممالک اور مقامات جائداد مہاراجہ کے ہین اور اونکے ملک مین شامل ہین بادشاہ کو کچھہ سروکار اس سے نہین اور نہ آیندہ ہوگا وہ مہاراجہ کے اور اونکے ورثا کے پشت در پشت ہین —

دوم

جو لوگ دوسری جانب درہ خیبر کے رہتے ہین وہ دزدی یا زیادتی یا کسیطرح کا فساد اس جانب آکر کرنے نہ پاوینگے اگر کوئی باقیدار کسی سرکار باہمی کا روپیہ سرکاری غصب کرکے دوسرے کے ملک مین پناہ گیر ہوگا تو ہر ایک فریق وعدہ کرتے ہین کہ وہ اوسکو حوالہ دوسرے کے کردینگے —

سوم

جسطرح بموجب عہدنامہ منعقدہ فیما بین گورنمنٹ انگریزی ومہاراجہ کوئی شخص کنارہ چپ دریاے ستلج سے بجانب کنارہ راست دریاے مذکور کے بغیر پروانہ مہاراجہ نہین جاسکتا اسیطرح دریاے سندھ پر بھی جو ستلج سے ملتا ہے یہی قاعدہ مرعی رہے اور کوئی شخص بغیر اجازت مہاراجہ کے عبور دریاے سندھ نکرنے پائیگا —

چہارم

ارباب سندھ کا پورا اور ملک سندھ کے جو بجانب کنارہ راست دریاے سندھ کے واقع ہے شاہ مطابق اوسکے کا رہنا ہوگا جو درست اور مناسب متصور قرار پاویگا اور جو موافق باہم دوستی واتحاد کے جو فیما بین گورنمنٹ انگریزی ومہاراجہ کے بذریعہ کپتان ویڈ صاحب کے واقع ہے متصور ہوگا —

چھوڑ دیا پہ بھی مہم شاہ کی کامیابی نہوئی اور وہ پھر لدھیانہ میں واپس آیا اور یہان سے پھر سنہ ۱۸۳۴ع

پنجم

جب شاہ اپنی حکومت کابل اوپشت دارین قایم کریگا تو وہ سال بسال مہاراجہ کو اشیاے مفصلہ ذیل دیا کریگا یعنی [illegible] راس گھوڑے خوب بازار استہ فولاد تنگ اور ستام بازر [illegible] قبضہ شمشیر ایرانی [illegible] دستہ خنجر [illegible] قاطر میوجات خشک و تر سردہ براہ دریا سے کابل روانہ پشاور ہرسال کیے جاینگے انگور انار سیب بہنک بادام کشمش پستہ ان میوجات کے انبار در انبار بھیجے جاینگے اور پارچہ ساٹن ہر رنگ چغہ سمور کمخواب نقرہ وطلائی قالین ایرانی یہ سب یکصد و یک تھان یہ تمام اسباب شاہ ہمیشہ سال بسال مہاراجہ کو دیا کریگا —

ششم

طرفین سے تحریر بطور مساوی ہوا کریگی —

ہفتم

جو تجاران افغانستان لاہور امرتسر یا کسی اور مقام ملک مہاراجہ مین تجارت کرنے جانا چاہینگے اونسے مزاحمت راستے مین نہوگی بخلاف اسکے حکم محکم جاری ہوینگے کہ اونکی آمدرفت مین تسہیل ہوگی اور مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ وہ بھی اسیطرح کا قاعدہ نسبت تجاران کے جو افغانستان کو جانا چاہینگے مرعی رکھینگے —

ہشتم

مہاراجہ براہ دوستی اشیاے مفصلہ ذیل شاہ کے پاس سال بسال بھیجا کرینگے [illegible] شال [illegible] تھان ململ [illegible] دوپٹہ [illegible] تھان کمخواب [illegible] رومال [illegible] عمامہ [illegible] بار برنج بارہ جو خاص پشاور مین پیدا ہوتا ہے —

نہم

اگر کوئی اہلکار مہاراجہ جو افغانستان کو واسطے خرید گھوڑے کے یا کسی اور کام کو جائے یا ملازمان شاہ واسطے خرید گھوڑا یا پارچہ شال کے پنجاب مین جائیں [illegible] ہزار روپیہ کا اسباب خرید کرین تو اونکی خاطرداری طرفین کیطرف سے بخوبی ہو [illegible]

مین اوسکی طلب ہوئی کہ ایک مرتبہ اور کوشش واسطے دوبارہ قائم کرنے اپنی حکومت کے عمل مین لائی جاے باعث

ہوگی اور اونکے کارمعوضہ مین ہرطرح کی تسہیل کیجائیگی —

دہم

جب افواج طرفین یکجا مقیم ہونگی تو گاوکشی اوس مقام پر نہوگی —

یازدہم

اگر شاہ فوج کمک مہاراجہ سے لے تو جسقدر اسباب لوٹ یا ترکہ زینو کا مشمول جواہرات و گھوڑے و اسلحہ وغیرہ دستیاب ہوگا وہ برابر طرفین کی فوج مین تقسیم کیا جائیگا اور اگر شاہ بغیر مدد فوج مہاراجہ کے اوسکا اسباب اپنے قبضے مین لائینگے تو ایک حصہ اوسکا براہ دوستی شاہ ممدوح اپنے ملازمین کی معرفت مہاراجہ کے پاس بھیجدینگے —

دوازدہم

رسم خط کتابت طرفین سے ہمیشہ جاری رہے گی —

سیزدہم

اگر مہاراجہ کو ضرورت فوج شاہ کی ہوگی تو شاہ وعدہ کرتے ہین کہ فوج اپنی بسرکردگی افسر کلان روانہ کرینگے اور اسیطرح مہاراجہ بھی وقت ضرورت اپنی فوج مسلمانون کی بسرکردگی افسر کلان کے کابل تک روانہ کرینگے جب مہاراجہ پشاور کے مقام پر آئینگے تو شاہ ایک شاہزادے کو اونکی ملاقات کے واسطے بھیجینگے اور مہاراجہ اوسکی عزت اور توقیر حسب لیاقت بیچ استقبال اور مشایعت کے کرینگے —

چہاردہم

دشمن اور دوست ایک کے دشمن اور دوست دوسرے کے متصور ہونگے —

پانزدہم

طرفین شرائط بالا کو بدل منظور کرتے ہین اور اوس سے انحراف نہوگا اور عہدنامہ ہذا دوامی اور استمراری متصور کیا جائیگا —

مستحیل ہونے عزم روس والون کے اوپر افغانستان کے اور بنظر اسکے کہ دوست محمد خان رغبت
واسطے دوستی روس کے رکہتا ہے اور بسبب اسکے کہ اوسنے حملا اوپر ملک رنجیت سنگہ کے
کیا تھا گورنمنٹ انگریزی کو ترغیب منظور کرنی معاملہ شاہ شجاع کی ہوئی یہان یہ امر ضروری مقصود نہین ہوتا
کہ بیان تدابیر و جنگ گورنمنٹ انگریزی کی جو ملک افغانستان مین واقع ہوئی زیادہ اس سے کیا جاے
کہ اوسکے باعث صلحنامہ تین فریق کا نمبر ۲۳ یعنی ایک عہدنامہ فیمابین گورنمنٹ انگریزی و رنجیت سنگہ
و شاہ شجاع قرار پایا جسکی رو سے تجدید شرائط عہدنامہ ۱۸۳۳ء جو فیمابین شاہ و رنجیت سنگہ ہوا تھا
ہوئی اور شاہ پر فرض ہوا کہ درصورت اونکی مطلب براری کے وہ دو لاکھ روپیہ بالعوض مدد فوج
رنجیت سنگہ کے دے اور دعوی حکومت سندہ اس شرط پر چھوڑ دے کہ امیران جسقدر روپیہ
گورنمنٹ انگریزی مقرر کردین ادا کرین اور منجملہ جس روپیہ کے پندرہ لاکہ روپیہ رنجیت سنگہ کو دیا جائیگا
اور شاہ ممدوح حاکم ہرات پر حملا آور نہوا اور نہ اوسنے مزاحم ہوا اور کسی ریاست غیر سے بغیر رضامندی
سرکار انگریزی و سکھان اتفاق نکرے اور جو کوئی ارادہ ہم اوپر علاقہ انگریزی یا سکھان کے کرے
اوسکا مقابلہ کرے - یہ عہدنامہ بعد وفات شاہ شجاع کے رد و بیکار تصور ہوئے -

رنجیت سنگہ نے بتاریخ ۲۷ ماہ جون ۱۸۳۹ء وفات پائی یہ مشہور آدمی جو بالکل محض تھا
صرف فریب اور طاقت اور مستقل مزاجی سے سرداری گروہ خرد سکھان سے اس رتبے کو پہونچا تھا
کہ اوسکے ملک کی آمدنی ہنگام وفات اوسکے زیادہ ڈھائی کرور روپیہ سے تھی اور رقبہ چودہ ہزار
میل مربع تھا اور فوج بھی بیاسی ہزار قلمبند تھی -

چندسال کے عرصے مین بعد وفات اوسکے وہ سلطنت جو اوسنے اپنی لیاقت سے
پیدا کی تھی اوسکے جانشینون کے عہد مین پارہ پارہ ہوگئی اوسکے بعد کھڑک سنگہ جانشین ہوا
اور بتاریخ ۵ ماہ نومبر ۱۸۴۰ء مر گیا -

نونہال سنگہ فرزند کھڑک سنگہ اپنے والد کی لاش جلا کر آتا تھا کہ راستے مین مارا گیا بعد ازین
انتقال سلطنت کئی شخصون پر ہوا یعنے اول رانی چندر کنور والدہ نونہال سنگہ اور اوسکے بعد شیر سنگہ
عمو نونہال سنگہ اور آخر کار دلیپ سنگہ فرزند مشہور رنجیت سنگہ گدی نشین ہوا یہ انتقالات بعد فوج
سکہ کے قبضے مین آگئے جو بالکل بے بندوبست اور مفسد ہو گئی تھی -

ہنگام صغر سنی دلیپ سنگھ اور مختاری اوسکی والدہ کے تمام انتظام برباد ہوگیا اور فوج خالصہ
در اصل حاکم ملک ہو گئی تھی اور فوج استقرار از روے پنچایت پاتے تھے اس نظر سے کہ فوج انتظام
ملک کیطرف سے علیحدہ ہو کر متوجہ اور طرف کی ہو کر مقیم ستلج قرار دی گئی یہ امر اول ہی گورنمنٹ انگریزی
کے خیال مین آچکا تھا سکھوں نے اول زیادتی بماہ دسمبر ۱۸۴۵ء یہ کی کہ عبور دریاے ستلج کر کے چند مواضع لوٹ لیے
بتاریخ ۱۳ ماہ دسمبر گورنر جنرل بہادر نے اشتہار نمبر ۶۴ جاری کیا جس مین عزم اور مدعا گورنمنٹ
انگریزی ظاہر ہوا اور نیز بموجب حملہ سکھان اوپر ملک انگریزی کے بیان کیا گیا اور یہ مشتہر ہوا کہ جسقدر
علاقہ مہاراجہ دلیپ سنگھ کا اوپر کنارہ چپ دریاے ستلج کے تھا ضبط سرکار ہو کر شامل ملک انگریزی
ہوا اور سرداران ملک محفوظہ کو کہا گیا کہ بدل متفق ہو کر بمقابلہ دشمن عام کوشش کرین فوج خالصہ نے
بتاریخ ۱۰ ماہ فروری ۱۸۴۶ء شکست فاش کھائی اور بتاریخ ۱۳ تمام فوج انگریزی نے عبور دریاے ستلج
کیا اور بتاریخ ۱۴ ایک اشتہار جاری کیا کہ جب تک معاوضہ معقول بواسطہ شکست عہد منجانب سکھان
نہوگا اوسوقت تک قبضہ پنجاب نچھوڑا جاے گا اور نیز کوہستان و میدان درمیان دریاے ستلج
اور بیاسہ کے بعوض اخراجات فوج کشی لیا جائیگا بتاریخ ۱۵ وقت شب گفتگو فیمابین مسٹر کری صاحب
اور میجر لارنس صاحب منجانب گورنمنٹ انگریزی اور راجہ گلاب سنگھ اور دیوان دینا ناتھ اور فقیر نور الدین
منجانب سکھان درمیان آئے اور تجویز شرائط عہد نامہ قرار پائی عہد نامہ نمبر ۶۵ بمقام لاہور بتاریخ ۹
ماہ مارچ ۱۸۴۶ء دستخط ہوا از روے اس عہد نامے کے علاقہ بجانب مشرق دریاے بیاسہ کوہستان
و میدان قبضہ انگریزی مین برقرار رکھا گیا اور نیز کوہستان درمیان دریاے بیاسہ و سندھ یعنی اٹک
جسمین ملک کشمیر اور ہزارا شامل تھے اور اوسکی رو سے راجہ اور انتظام فوج سکھہ کا مقرر ہوا اور گورنمنٹ
انگریزی کو حکومت بیاسہ و ستلج کی تا بدریاے سندھ اور سندھ سے تا بسرحد بلوچستان حاصل ہوئی
اور گورنمنٹ انگریزی سرپنچ واسطے تصفیہ تنازعات فیمابین دربار لاہور اور علاقجات قرب و جوار
قرار دیے گئے دو روز کے بعد عہد نامہ نمبر ۶۶ قرار پایا جسکی رو سے گورنمنٹ نے واسطے حفاظت
مہاراجہ کے اپنی فوج بمقام لاہور رکھی اور بعض مقدمات دربار بہ تفتیش ملک کے بتفصیل ذیل قرار پائی
دربار لاہور کی مین خواہش پائی گئی کہ گورنمنٹ انگریزی انتظام ملک تا انتہاے صغر سنی دلیپ سنگھ
کی اپنے اختیار مین رکھین اور عہد نامہ نمبر ۶۷ بتاریخ ۱۶ ماہ دسمبر ۱۸۴۶ء قرار پایا جسکی رو سے عہد نامہ

تاریخ ۹ ماہ مارچ مین کچھ ترمیم ہوا ایک رزیڈنٹ بمقام لاہور مقرر ہوا اور ایک کونسل آٹھ آدمیونکی واسطے اجرائے کار سلطنت بصلاح صاحب رزیڈنٹ مقرر ہوئی اور ملک مین فوج انگریزی رکھی گئی تنخواہ اوسکی ذمہ دربار لاہور قرار پائی —

اکثر سواران سکھ جنکی عادت شور و شر تھا اس انتظام سے خوش نہین ہوے کہ ملک مین امنیت رہے اور تجویز زبون کرنے لگے قتل مسٹر ونیس انگینیو اور لفٹنٹ اندرسن بمقام ملتان اور سرکشی مولراج باعث سرکشی عام و مفسدہ عظیم فوج سکھ ہوئی اور یہ سرکشی واسطے دوبارہ حاصل کرنے آزادی خالصہ کچھ عرصہ تک رہی سردار چتر سنگھ اٹاری والہ نے شمال مین سرکشی کی راجہ شیر سنگھ ولد سردار مذکور شامل مولراج ہوا اور اوسنے جنگ مذہبی مشہور کی اوسکی پیروی بہت فوج سکھ نے اور باشندگان سکھ نے اس سرکشی مین کی اور اوسکا دفعیہ دربار سے ممکن نہوا شکست فاش مفسدان بمقام گجرات سے تمام فوج سکھان حاضر ہوئی اور ملک پنجاب شامل ممالک انگریزی ہوا —

بتاریخ ۲۹ ماہ مارچ ۱۸۴۹ع عہدنامہ نمبر ۸ ساتھ مہاراجہ دلیپ سنگھ کے قرار پایا جسکی رو سے مہاراجہ نے ترک حکومت پنجاب کر کے پنشن سرکار انگریزی کی قبول کی —

نمبر ۵۲

معاہدہ فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و سردار رنجیت سنگھ و سردار فتح سنگھ

سردار رنجیت سنگھ و سردار فتح سنگھ اپنی رضامندی درباب شرائط مفصلہ ذیل کے جو لفٹنٹ کرنیل جان مالکوم صاحب نے باختیارات عطیہ رائٹ ہنوربل لارڈ لیک صاحب کے جنکو کل اختیار ہنوربل جارج ہلارڈ مارکوس ولزلی گورنر جنرل بہادر نے دیا تھا اور سردار فتح سنگھ نے اپنی طرف سے اصالتاً و منجانب رنجیت سنگھ وکالتاً تجویز کیا —

شرط اول

سردار رنجیت سنگھ و سردار فتح سنگھ اہلو والہ بذریعہ اسکے منظور کرتے ہین کہ وہ جسونت راؤ ہولکر کو مع فوج بیس کوس کے فاصلہ تک امرتسر سے فوراً ہٹا دینگے اور آئندہ ہرگز اوسکے

ساتھہ اتفاق نکرینگے اور نہ اوسکی مدد فوج سے یا کسی اور طور سے کرینگے اور وہ یہہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ ہرگز کسی سپاہی فوج ہلکر سے مزاحم ہونگے اگر وہ اپنے وطن دکھن مین جانا منظور کریگا بلکہ بخلاف اسکے اوسکی ہر طرح سے مدد ہوگی کہ وہ یہ ارادہ اپنا پورا کرے —

شرط دوم

گورنمنٹ انگریزی بذریعہ اسکے وعدہ کرتے ہین کہ اگر فیمابین سرکار اور جسونت راو ہلکر کی صلح ہوئی تو درصورتیکہ وہ مع اپنی فوج کے مقام امرتسر سے تیس کوس کے فاصلے پر پہنچا ہوگا تو فوج انگریزی بھی اپنے مقام کنارہ بیاسہ کو چھوڑدیگی اور یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ اگر بعد از این گورنمنٹ انگریزی اور جسونت راو ہلکر مین صلح قرار پائی تو یہ مشروط ہوگا کہ وہ بعد انعقاد صلح کے ملک سکھان چھوڑ کر اپنے ملک کو چلا جاوے اور رستہ مین جو ملک سکھان پڑے اوسمین کچھہ خرابی یا نقصانی نکرے سرکار انگریزی یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ جبتک سردار رنجیت سنگھ اور سردار فتح سنگھ رسم دشمنان کا رستے پیدا نکرینگے یا کوئی امر خلاف نسبت سرکار مذکور کے جو نکرینگے اوسوقت تک فوج انگریزی اون سرداروں کے علاقے مین نہ آویگی اور کوئی تدبیر واسطے لینے یا ضبط کرنے اونکے ملک یا جایداد کے نکرینگے —

المرقوم یکم ماہ جنوری سنہ ۱۸۰۶ء مطابق ۱۰ ماہ شعبان سنہ ۱۲۲۰ ہجری

مہر رنجیت سنگھ

مہر فتح سنگھ

نمبر ۵

عہدنامہ ساتھہ راجہ لاہور کے سنہ ۱۸۰۹ء

چونکہ بعض نااتفاقی جو فیمابین سرکار انگریزی اور راجہ لاہور کے پیدا ہوئی تھی بخوشی و درستی فیصلہ ہوئی اور طرفین کے خواہش دلی ہے کہ واسطے یکجہتی و اتفاق تام قائم رہے لہذا شرائط عہدنامہ مذیل جو دستاویز جانشینان طرفین پر فرض ہونگی منعقد ہوئین ساتھہ راجہ رنجیت سنگھ بذات خاص اور چارلس تھوفلس منٹکاف صاحب مختار منجانب سرکار انگریزی کے —

شرط اول

دوستی دوامی فیمابین سرکار انگریزی اور دربار لاہور کے قائم رہیگی لاہور بنسبت سرکار کے بطرز ریاست دوست متصور ہوگی اور سرکار انگریزی کچہ واسطہ ملک اور رعایاے راجہ سے سجانب شمال دریاے ستلج نرکھینگے۔

شرط دوم

راجہ ہرگز زیادہ فوج اپنے ملک مین بجانب کنارہ چپ دریاے ستلج بہ نسبت اوسکے جو ضروری واسطے سرانجام امور علاقہ کے ہوگی نرکھینگے اور دست درازی اوپر علاقہ یا حقوق سرداران قرب وجوار نکرینگے اور نہ کسیکو کرنے دینگے۔

شرط سوم

درصورت انفساخ کسی شرط بالاکے یا بجانب انحراف عقاید دوستی سے کسی فریق کیطرف سے ہون یہ عہدنامہ منسوخ اور مسترد متصور ہوگا۔

شرط چہارم

یہ عہدنامہ چار شرائط کا تجویز ہوکر مقرر ہوا بمقام امرتسر تاریخ ۲۵ ماہ اپریل سنہ ۱۸۰۹ عیسوی سرچارلس تہوفلس منکلف صاحب نے ایک نقل انگریزی اور فارسی مین بمہر و دستخط اپنی راجہ کو دی اور راجہ نے ایک نقل اوسکی بمہر و دستخط اپنے اونکو دی اور چارلس تہوفلس منکلف صاحب وعدہ کرتے ہین کہ دو مہینے کے عرصے مین ایک نقل اسکی بتصدیق رایٹ ہنوریبل گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل منگا دینگے اور جب وہ نقل راجہ کے پاس پہونچیگی تو یہ عہدنامہ مکمل متصور ہوکر طرفین پر تعمیل اوسکی فرض ہوگی اور جو نقل اب مہاراجہ کو دی جاتی ہے وہ واپس لیجائیگی۔

مہر و دستخط سی ٹی منکلف — مہر و دستخط راجہ رنجیت سنگہ

مہر کمپنی — دستخط منٹو

تصدیق کیا گورنر جنرل بہادر نے باجلاس کونسل تاریخ ۳۰ ماہ مئی سنہ ۱۸۰۹ء

نمبر ۹۰

ترجمہ کاغذ جواب آنریبل گورنر جنرل کی مہاراجہ رنجیت سنگھ کو بتاریخ ۳۱ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۳۱ء وقت شام

اس ہنگام فرحت آغاز و مسرت انجام مین جبکہ آوازہ خوشی آسمان تک پہونچا ہے ساعت سعید و ہنگام دلکش مین معانقہ سرداران دو ریاست نہایت بزرگ کا برسم دوستی باہمی و یکدلی بریکدگر دوستی قدیم جو فیما بین ہر دو سلطنت قائم اور جاری ہے قرار پایا اور چند مرتبہ معانقہ اور مکالمہ باہم بخوبی و اتحاد و اطمینان دلی سرانجام پایا گل خاطر جانبین شگفتہ و شاداب اور باغ طبایع خندان و سیراب کثرت خطوط دوستی و اتحاد جو طرفین مین جاری رہے ہوئے اصل حقیقت یہ ہے کہ دوستی و اتحاد روز افزون جو سرکارین عالیین مین جاری ہے آبیاری دست قدرت اور برشحات عنایات باری پرورش پاتی ہے کہ اس پختگی اور استحکام کو پہونچی اسکی شکرگزاری جناب باری ہونی چاہیے اور مہاراجہ کو زیادہ تر خوشی اس اطمینان کی ہوگی کہ بموجب واسطہ دوستی یکجہتی کے جو اب مقرر ہوا ہے اسیطرح حسب شرائط منظورہ جانبین ترقی اسکی پشت در پشت جاری رہے گی بلکہ اور زیادہ ہوتی جائیگی اور اسباب اتحاد تلاش کرکے ہر وقت اور ہر موقع پر جمع کیے جائینگے آیندہ ہرگز کسیوقت یا کسی سبب نا اتفاقی یا عناد نہوگا اور نہ ایسے خیالات کبھی تخیلہ مین داخل ہونگے بلکہ برعکس اسکے علامات اتفاق و دوستی چنانچہ مثل آفتاب تابان روشن اور درخشان تواریخ مین رہینگے اور شہرت اس امر کی درمیان شاہان و حاکمان روی زمین ضرب المثل ہوگی اور ہر وقت اور ہر ملک مین یہ امر باعث گفتگوے خاص و عام ہوگا پس بنظر ثمرہ دوستی قدیمہ خیرخواہان سرکارین خوش ہونگے اور اونکے دشمن اور حاسد متاسف اور مغموم —

بعد ازین جمیع صاحبان و حکام سرکار انگریزی متوجہ ہوکر ہمیشہ واسطہ دوستی کو جو جاری ہے اور جو از روے عہدنامہ قدیم کے مقرر ہوئی ہے قائم رکھینگے اس مرتبہ پر کہ وہ زمانہ کو دلیل اتفاق و وفاداری و یکدلی باہمی سرکارین ہوگی —

یہ چند سطور بطور تحفہ دوستی بمقام اوپر تحریر ہوئین اور میری مہر اور دستخط ہوے اس سبب سے کہ مین خود اس ملاقات آخر مین اپنے ہاتھ سے بتاریخ ۳۱ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۳۱ء مطابق ۲۴ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۴۷ ہجری مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر کو دی —

مہر دستخط ڈبلیو سی ہیمنگ

نمبر ۵۹

مہر مہر و دستخط رنجیت سنگھ

عہدنامہ منعقدہ فیمابین ایسٹ انڈیا کمپنی و مہاراجہ رنجیت سنگھ حاکم پنجاب

بعنایت ایزدی و اسطہ استحاد صمیمی و عقدہ مالاینحل دوستی جو فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور مہاراجہ رنجیت سنگھ کے جاری ہے اور جو مبنے اوپر عہدنامہ دلکشا منعقدہ مسٹر سی ٹی مٹکاف بارونٹ کی ہے وبعد ازین جسکا استحکام بذریعہ تسلی نامہ جو رائٹ ہنوربل لارڈ ولیم بینٹنگ جی سی بی اور جی سی ایچ گورنر جنرل ہند کے بمقام اوپر دیا ہے مثل آفتاب روشن اور مہرین اوپر تمام جہان کے ہے اور ہمیشہ پشت در پشت صحیح اور سالم رہکر مستحکم رہیگی بنظر عقائد دوستی مستحکم جیسے کہ آمد و رفت جہاز دریای سندھ خاص یعنی زیر استعمال پنجند اور ستلج مین شروع ہوئی ہے جو بتجویز سرکارین نہایت ضروری امر تھا اور جس سے تجارت کی ترقی مقصود تھی اور جو عرصہ قلیل سے بتوسط کپتان سی ایم ویڈ صاحب پولیٹکل اجنٹ لدہیانہ جنکو رائٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر نے اس عرصہ سے مامور کیا تھا مقرر ہوے اوسوقت سے عہود ذیل واسطے شرائط مناسبہ آمد و رفت جہاز درباب تقرری اہلکاران و ترکیب تحصیل محصول و حفاظت تجارت راستہ مذکور پر تجویز ہوے ہین تاکہ اہلکاران سرکارین جو مامور اس کام پر ہونگے بموجب اسکے کاربند ہون —

شرط اول

منشا رعہدنامہ تجاریہ درباب کنارہ راست دریای ستلج مع شرائط مندرجہ مضمون تسلی نامہ مذکورہ بالا قائم بطور خود رہینگے اور لحاظ تمام درباب حفاظت واسطہ دوستی فیمابین سرکارین مقدم ہر امر مین متصور ہوگا بموجب عہدنامہ مذکور کے ہنوربل کمپنی نے کچھ تعلق کنارہ راست دریای ستلج سے نہین رکھا اور نہ آیندہ رکھینگے —

شرط دوم

جو محصول اوپر راستہ مذکور بالا اوپر جہازان کے مقرر ہوگا وہ صرف واسطے اسباب تجارت کے جو اوس راستے جائیگا لیا جائیگا اور وہ محصول جو اوپر اسباب کے بنام ترنزٹ ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک جائیگا لیا جاتا ہے یا جو مقامات چوکی کی گھاٹ مقررہ پر تحصیل ہوتا ہے وہ بدستور قائم رہے گا ۔

شرط سوم

جو سوداگر راستہ مذکور پر آمدورفت کرینگے جب تک وہ اندر حدود سرکار مہاراجہ بہادر کے رہینگے اوسوقت تک اونکو متابعت حکومت مہاراجہ کرنی ہوگی اور یہ امر اب تک بھی درمیان سوداگران جاری ہے اور کوئی امر ایسا نکرین جو خلاف رواج و مذہب سکھ ہو

شرط چہارم

جو کوئی ارادہ راستہ مذکور سے جانیکا کرے اوسکو لازم ہے کہ اپنے ارادے کا بیان روبروے اجنٹ یعنی مختار سرکارین کرکے درخواست رونہ یا پروانہ کی کرے اسکا نمونہ تجویز ہوگا اور وہ اوسکو حاصل کرکے سفر مذکور اختیار کرے جو سوداگر امرتسر یا کسی اور مقام جانب کنارہ راست دریاے ستلج سے آئین وہ اطلاع اپنی اجنٹ مہاراجہ کو مقام ہریکی یا کسی اور مقام مقررہ پر کرینگے اور اوسکی معرفت رونہ یا پروانہ حاصل کرینگے اور جو سوداگر ہندوستان یا کسی اور مقام جانب کنارہ چپ دریاے ستلج سے آئین وہ اطلاع ہنوربل کمپنی کے اجنٹ کو کرکے اوسکی معرفت رونہ یا پروانہ حاصل کرینگے چونکہ غیر ملک کے آدمی اور ہندوستانی اور سکھ سرداران ملک محفوظ ہرگز عبور ستلج بغیر حاصل کرنے پروانہ اہلکاران مہاراجہ سے نہین کرتے تو توقع یہ ہے کہ آیندہ بھی وہ اسی قاعدہ کو جاری رکھین گے اور ہرگز بغیر حاصل کرنے پروانہ کے عبور نکرینگے ۔

شرط پنجم

ایک فہرست مرتب ہوگی جسمین محصول وصول کردنی ہر قسم کی اجناس تجارت پر تجویز ہوکر تحریر ہوگی جب اسکی منظوری گورنمنٹ سے آجائیگی تو یہ ہدایت واسطے رہنمائی مہتمان و تحصیلداران ریاست کے ہوگی ۔

شرط ششم

سوداگرون کو اطلاع دیجاتی ہے کہ وہ اس امر کو بدلجمعی تمام اختیار کرین کوئی ادیشہ فراہم نہوگا اور نہ کوئی مزاحمت سدراہ اونکا ہوگا اور اس امر کا خیال رہیگا کہ وہ صرف واسطے محصول کے حسب طریق مندرجہ و مشروطہ کے روکے گئے ہین —

شرط ہفتم

جن اہلکاران کے سپرد تلاشی اسباب و تحصیل محصول منجانب مہاراجہ رنجیت سنگہ ہوگا وہ مقام متعین کوٹ اور ہرکی مین رہین گے پس کشتیون کی صرف ان دونون مقامات مین تلاشی ہوگی اور انھین مقامات مین وہ رکھین گے —

شرط ہشتم

جب ہمراہیان کشتی خود اپنے کام کے واسطے کسی مقام پر قیام کرین تاکہ اسباب اپنا دیگر اور اسباب لین تو اسباب پر محصول ترنزٹ سرکار مہاراجہ کا قبل از اسباب لادنے کے اور بعد از اسباب اوتارنے کے حسب منشاء شرط دوم لیا جائیگا —

شرط نہم

مہتمم مقیم متعین کوٹ جب تلاشی اسباب کی لے لے تو محصول مقررہ لیکر اوسکو روانہ دیگا اور اوسپر تفصیل اسباب و حساب لکھا جائیگا اور جب یہ کشتی بمقام ہرکی پہونچے گی تو مہتمم مقام مذکور کا روانہ کا مقابلہ اسباب کے ساتھہ کریگا اور جو اسباب زائد از روانہ دستیاب ہوگا اوسپر محصول مقررہ لیا جائیگا اور باقی اسباب جسکا محصول بمقام متعین کوٹ ادا ہوچکا ہے بلا ادائے محصول دیگر واگذاشت ہون گی —

شرط دہم

اور یہی قاعدہ درباب اسباب کے جو مقام ہرکی سے اس راستے ہوکر سندھ جائیگا مرعی رہیگا —

شرط یازدہم

جو کچھہ محصول کنارہ رہست دریاے ستلج پر بطور حق سرکار مہاراجہ اور اون علاقون مین

جو ماتحت اونکے ہین مقرر ہوگا وہ اہلکاران مہاراجہ مقامات مقررہ پر وصول کرینگے —

شرط دوازدہم

دربابِ حفاظت اور امنیت سوداگرون کے جو یہ راستہ اختیار کرینگے اہلکاران مہاراجہ حتی المقدور ہر طرح کی حفاظت اونکی کرینگے اور جو سوداگر شب کو کنارہ جانبین پر قیام کرے اوسکو لازم ہے کہ حسب منشاء عہدنامہ دوستی و اتحاد جو فیمابین سرکارین جاری ہے تھانہ دار یا حاکم مقام مذکور کو اپنا روانہ دکھاوے اور اپنی اطلاع کرے اور مستطلب حفاظت کرے اگر باوجود اس اطلاع دہی کے کبھی نقصان کسیکا ہو جائیگا تو اوسکی تحقیقات کامل عمل مین آئیگی اور جو ملزم ہونگے اونسے معاوضہ لیا جائیگا —

شرط سیزدہم

شرائط عہدنامہ ہذا درباب جاری کرنے جہازرانی بیچ دریاہاے مذکورہ بالا کے برسگذر رسم الحال جو جاری ہے منظور رایٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر کے ہوئین اور اب مطابق اسکے تعمیل ہوا کرے گی —

المرقوم مقام لاہور تاریخ ۲۶ ماہ دسمبر ۱۸۳۲ عیسوی

مہر اور دستخط اوپر شروع مین ہین

دستخط ڈبلیو سی ینگ

دستخط سی بی مٹکلف

دستخط اے راس

مہر گورنر جنرل

تصدیق رایٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر کی باجلاس کونسل مقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ تاریخ ۱۳ ماہ جنوری ۱۸۳۳ع

دستخط ڈبلیو ایچ میکناٹن

سکرٹری گورنمنٹ

نمبر ۶

تتمۂ عہدنامہ فیمابین گورنمنٹ انگریزی و مہاراجہ رنجیت سنگھ بابت تقرری محصول دریای سندھ

المرقوم تاریخ ۲۹ ماہ نومبر ۱۸۳۴ء

حسب منشا و بواسطۂ یکجہتی جو عہدنامجات سابق کی روسے فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و مہاراجہ رنجیت سنگھ مقرر اور قائم ہے اور چونکہ شرط پنجم عہدنامہ جو بمقام لاہور بتاریخ ۲۶ ماہ دسمبر ۱۸۳۲ء منعقد ہوا تھا یہ مشروط ہے کہ شرح محصول اسباب تجارت پر جو دریای سندھ و ستلج کی راہ سے ہو سرکارین باتفاق تجویز کرین لہذا سرکارین کی راے یہ ہے کہ اس معاملے مین جو تجربہ ان ملکون کے آدمیون کو حاصل ہوا ہے اوس سے پایا جاتا ہے کہ جو طریق تحصیل محصول اوسوقت مین تجویز ہوا تھا یعنی موافق وزن اور قیمت اسباب کے اوس سے تکرار اور نا اتفاقی بالضرور پیدا ہوگی پس واسطے رفع اس تکرار کے یہ تجویز قرار پائی کہ بجاے طریق مذکورۂ بالا یہ اختیار کیا جاے کہ محصول کشتی پر ہو اور اوسمین کچھہ اسباب بابت ہو اوس سے کچھ مطلب نہین بنا بران شرائط ذیل بطور تتمۂ عہدنامہ سابق تجویز ہوئین اور مطابق اوسکے ہر ایک سرکار اقرار کرتی ہے کہ محصول لیا جائیگا اور تعداد محصول بغیر رضامندی سرکارین کم نہوگی اور نہ ایزاد کیجائیگی۔

مہر رنجیت سنگھ

شرط اول

محصول پانچ سو ستر روپیہ ہر ایک کشتی پر جسمین اسباب تجارت ہوگا اور جو براہ دریای سندھ اور ستلج آئے گی درمیان سمندر اور روپر کے بغیر لحاظ اسکے قامت اور وزن کے یا قیمت اسباب کے لیا جائیگا اور زر محصول مذکورۂ بالا سرکارین مین بموجب انداز علاقہ کنارۂ دریا منقسم ہوگا یعنی جسقدر جسکا علاقہ ان دریاؤن کے کنارے پر ہوگا اوسقدر حصہ اوسکو ملیگا۔

شرط دوم

زر محصول حصۂ رئیس لاہور باستحقاق علاقہ واقع ہر دو کنارہ دریاہاے مذکور حسب شرح مندرجہ ذیل روبرو ۔۔۔۔۔ یہ مقام تھن کوٹ اون کشتیون پر لیا جائیگا جو سمندر سے بجانب روپر آتے ہون اور متصل

ہری کے پٹن اون کشتیون پر جو مقام وہان سے بجانب سمندر جاتے ہین سواے ان دو مقامون کے اور کسی مقام پر محصول ندکور نلیا جائیگا۔

باستحقاق علاقہ واقع برکنارہ راست دریاے سندہ و ستلج ۔ ما ۴ حصہ

باستحقاق علاقہ واقع برکنارہ چپ دریاے سندہ و ستلج حصہ مہاراجہ ۔ ۱۵ حصہ

شرط سوم

بنظر تسہیل تحصیل محصول جو مختلف ریاستون کو ملیگا اور نیز بنا بر تصفیہ بلا توقف و حسب اطمینان اون تنازعات کی جو درباب امنیت جہازرانی و بہبودی تجارت اس راستہ جدید مین واقع ہون ایک افسر انگریزی روبروے مقام متھن کوٹ رہیگا اور ایک ہندوستانی ایجنٹ منجانب گورنمنٹ انگریزی و برے مقام ہری کے پٹن رہیگا اور یہ عہدہ دار مطیع حکم صاحب ایجنٹ لدہیانہ رہینگے اور جو ایجنٹ مقامات مذکور مین منجانب دیگر ریاستون کے متعلق معاملہ جہازرانی مثل بہاولپور و سندھ و نیز لاہور رہینگے وہ ان معاملات مین باتفاق اونکے کام کرینگے۔

شرط چہارم

بنظر اسکے کہ تجاران فریب کر کے نالش دروغ دزدی اسباب جو اشیاے تجارت مین شامل ہونگے نکرین اونپر فرض ہے کہ جب وہ روانہ لین تو ایک فہرست ایسے اسباب کی بھی پیش کرین یہ فہرست تصدیق ہوکر ایک نقل اسکی ہمراہ روانہ کے شامل کیجاے گی اور جہان اونکی کشتی شب باش ہو اونکو لازم ہے کہ وہان کے تھانہ دار یا حاکم کو فوراً اطلاع دین اور درخواست محافظت کرین اور اوسیوقت اپنا روانہ بھی جو اونکو مقام متھن کوٹ یا ہری کے پٹن سے حاصل ہوا ہو پیش کرین

شرط پنجم

اسقدر مضمون شرائط پنجم و ہفتم و نہم و دہم عہدنامہ ۲۶ ماہ دسمبر ۱۸۳۲ء جو متعلق تقرری محصول و طریق تحصیل محصول ہے اسکی تحریر کی روسے منسوخ ہوا اور شرائط مذکورہ بالا بجاے اوسکے مقرر ہوئین آیندہ بموجب ان شرائط کے اور تتمہ عہدنامہ کے جو شروع مین درج ہے محصول لیا جائیگا

دستخط ڈبلیو ہی ہیٹنگ

مہر گورنر جنرل

دستخط ڈبلیو بلنٹ

دستخط ایچ ٹی پرنسپ

دستخط ڈبلیو موریسن

تصدیق کیا رایٹ ہونربل گورنر جنرل ہند نے باجلاس کونسل بمقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ بتاریخ ۲۳ ماہ جنوری ۱۸۳۵ع

دستخط ڈبلیو ایچ میکناٹن
سکرٹری گورنمنٹ ہند

نمبر ۶۱

اقرارنامہ جو سرکار لاہور کے ساتھ درباب محصول جو اشیای تجارت پر براہ دریای سندھ و ستلج بترمیم شرائط عہدنامہ ۱۸۳۲ع قرار پایا المرقوم ۱۹ ماہ مئی ۱۸۳۹ع

چونکہ عذرات ناراضی محصول یکسان کشتیہای خرد و کلان کے پیش ہوے اور تجاروں کی درخواست یہ ہے کہ محصول بحساب من یا پیمایش کشتی یا قیمت اشیا پر لیا جاے لہذا یہ اقرار کیا جاتا ہے کہ بعد ازین کل محصول ایک مقام پر خواہ لدھیانہ مین خواہ فیروزپور مین اور خواہ مٹھن کوٹ مین لیا جائیگا اور محصول اشیا پر لیا جائیگا نہ کشتی پر بموجب شرح ذیل کے —

شرح محصول جو مہاراجہ رنجیت سنگہ اوپر اشیای تجارت کے براہ دریای ستلج و سندھ کی تحصیل کرینگے

شال پشمینہ — ہ
رنگ مجیٹھ —
افیون —
ابریشم خام —
نیل —
بانات ہر قسم —
بادام —
مشجر —
پستہ —
ساٹن —
کشمش و منقی —
پٹکہ ابریشمی —
انجیر خشک —
پارچہ سفید و ریشمی ہر قسم
چلغوزہ —
اقسام چھینٹ —
گندہک —
شکر تری —
دیگر میوہ جات خشک

شکر سرخ و قند سیاه —
روغن زرد —
روغن سیاه —
گوند —
نبات —
ہلیلہ زرد —
آملہ —
بلیلہ —
پنبہ —
ہلیلہ زنگی —
چار مغز —
بادیان —
کاسنی —
خیارین —
زرد چوب —
ادرک —
رسوت —
صبر —
زعفران —
کتھہ —
ریٹھہ —
تیج پتر —
زنجبیل —

و دیگر مصالحجات —
الایچی خورد و کلان — ۴
دانہ الایچی —
شنگرف —
عاقر قرحا —
قرنفل — ۴
جایفل —
جاوتری —
دارچینی —
خرمای خشک —
تربد —
ناریل — ۴
اسگند —
ہرتال —
تباشیر —
گل ارمنی —
فلفل سیاه —
فلفل دراز —
مازو — ۴
خرمہره —
چوب چینی —
آل —

سپاری — ۴
چاء —
اقسام شیشہ آلات —
انگوزہ —
گوگل —
مائین —
سرمہ —
پھٹکری —
گل ملتانی —
مس —
قلعی —
سیماب —
سرب — ۲
جست —
برنج —
روئین —

اقسام آہن —
و دیگر اشیائے بیمی — ۲
برنج —
گندم —
نخود —
موٹھہ —
مونگ —
ماش —
عدس —
جو —
کنجد —
سرشف —
باجرا —
مکئی —
جوار —

مہر
اکال سہائے رنجیت سنگھ

ترجمہ صحیح ہے
دستخط جارج کلارک

منظور کیا گورنر جنرل بہادر نے بتاریخ ۱۲ جون ۱۸۳۹ عیسوی

نمبر ۶۴

ترجمہ

دستخط مہاراجہ کھڑک سنگہ

مہر
مہاراجہ کھڑک سنگہ

سابق ایک عہدنامہ رابٹ ہنوزبل لارڈ ولیم کیونڈسن بنٹنگ گورنر جنرل ہند کے ساتھ
بتاریخ ۱۴ ماہ پوہ سمبت ۱۸۸۹ مطابق سنہ ۱۸۳۲ع معرفت کرنیل وید صاحب کے جو اوسوقت مین کپتان
تھے درباب آمد و رفت جہاز تجارت دریای سندہ اور ستلج مین درمیان ملک خالصہ کے
باستر ضاد استمزاج سرکارین دوستی شعار و اتفاق دسار کر قرار پایا تھا دوسرا عہدنامہ اوسی معاملہ
مین معرفت صاحب موصوف کے بعد ازان سمبت ۱۸۹۱ مطابق سنہ ۱۸۳۴ع قرار پایا تھا جسکی رو سے
محصول کشتی پر مقرر ہوا تھا اور کچہ خیال اوسکے وزن اور اسباب محمولہ کا نہین کیا گیا تھا
تیسری مرتبہ پھر ایک عہدنامہ اسی معاملے مین باستمزاج سرکارین جب کلارک صاحب اجنٹ
گورنر جنرل یہان دربار مین بماہ مئی سنہ ۱۸۳۹ آئے تھے منعقد ہوا تھا اس عہدنامہ کی رو سے
محصول اجناس پر مطابق وزن اور قسم کے قرار پایا اور ہر چند آخر عہدنامہ مذکور مین مندرج ہے
کہ کوئی سرکار بعد ازین شرح کم بنسبت شرح مقررہ حال تجویز نکرے مگر تاہم جب صاحب ممدوح
دربار خالصہ مین بمقام امرتسر بماہ جیٹھ سمبت ۱۸۹۷ مطابق ماہ مئی سنہ ۱۸۴۰ع آئے تو اونھون نے
بیان کیا کہ تجارت کو نہایت تکلیف اور دقت اوس انتظام سے عاید ہوئی ہے جو سال گذشتہ
تجویز ہوا کیونکہ کشتیون کو بہت دیر تلاشی دینے مین ہوتی ہے اور نیز واقفیت تجاران سے اور
تجویز کرنی قیمت اجناس مختلفہ مین بھی دقت عاید ہوتی ہے اور تجویز کی کہ وہ انتظام منسوخ ہو کر
محصول اوپر مقدار کشتی کے بجاے اندازہ اجناس کے مقرر کیا جاے بشرط سرکارین اسکو
منظور کرین صاحب موصوف نے اسکی کیفیت گورنمنٹ کو تحریر کی اور اب ایک فرد شرح محصول
اجناس تجارت بواہ دریاے سندھ اور ستلج تجویز کر کے اس دربار کی منظوری کے واسطے ارسال کیا لہذا
سرکار خالصہ بلحاظ دوستی چند مراتب مطابق عہدنامہ سابق جو بخوبی فہم مین آگئے تھے اونمین ایزاد

کرکے فرد مذکور پر مہر اور دستخط اپنے کر دیوے کہ آیندہ اوسمین ہرگز اختلاف و فرق و تبدیلی بلا استرضا و استمزاج سرکارین کے اور بغیر پیش نظر ہونے فوائد طرفین کے نہوگا اور یہ بھی شرط ہے کہ اس عہدنامہ سے مداخلت محصول مقررہ امرتسر و لاہور و دیگر مقامات خشکی و تری علاقہ خالصہ مین نہوگی ـــ

شرط اول

غلہ لکڑی سنگ چونہ بلا محصول رہین گے یعنی انپر محصول نلیا جائیگا ـــ

شرط دوم

باستثنار اشیاے مذکورہ بالا اور سب اجناس کا محصول حسب مقدار کشتی لیا جائیگا

شرط سوم

محصول اوس کشتی پر جسپر ڈھائی سو من اسباب بار ہوگا خواہ وہ دامن کوہ یا روپر یالدہیانہ سے مقام مٹھن کوٹ یا روحان کو جائین یا مٹھن کوٹ اور روحان سے دامن کوہ یا روپر یالدہیانہ کو آئین ـــ [illegible]

یعنی دامن کوہ سے فیروزپور تک یا فیروزپور سے دامن کوہ تک ـــ [illegible]

دامن کوہ سے بہاولپور تک یا بہاولپور سے دامن کوہ تک ـــ [illegible]

بہاولپور سے مٹھن کوٹ یا روحان تک یا مٹھن کوٹ اور روحان سے بہاولپور تک ـــ [illegible]

تمام سفر کے [illegible]

محصول اوس کشتی پر جسپر ڈھائی سو من سے زیادہ بار ہوگا اور پانچ سو من سے زیادہ بار نہوگا خواہ وہ دامن کوہ سے یا روپر یالدہیانہ سے مٹھن کوٹ یا روحان کو جاوے اور خواہ روحان اور مٹھن کوٹ سے دامن یا روپر یالدہیانہ کو آوے ـــ [illegible]

یعنی دامن کوہ سے فیروزپور تک یا فیروزپور سے دامن کوہ تک ـــ [illegible]

فیروزپور سے بہاولپور تک یا بہاولپور سے فیروزپور تک ـــ [illegible]

بہاولپور سے مٹھن کوٹ یا روحان تک یا مٹھن کوٹ یا روحان سے بہاولپور تک ـــ [illegible]

کل سفر کی میزان [illegible]

محصول اوس کشتی پر جسپر پانچ سو من سے زیادہ اسباب بار ہو — یا دسہ

یعنی دامن کوہ سے فیروزپور تک یا فیروزپور سے دامن کوہ تک — [illegible]

فیروزپور سے بہاولپور تک یا بہاولپور سے فیروزپور تک — [illegible]

بہاولپور سے متھن کوٹ یا روجہان تک یا متھن کوٹ اور روجہان سے بہاولپور تک — [illegible]

کل سفر کی میزان کل [illegible]

شرط چہارم

کشتیان تین قسم نمبر ۱ و ۲ و ۳ مین منقسم ہون اور او نپر اسی مطابق نمبر لگائے جائین اور رجسٹر اوسکا طیار رہے —

شرط پنجم

یہ محصول اسباب تجارت جو دریاے سندہ اور ستلج کی راہ سے آمدورفت کرے گا کچہ مداخلت محصول مقررہ دریاہاے دیگر یا مقامات جو کنارے پر سٹ واقع ملک خالصہ مین نکریگا اور وہ بدستور سابق قائم رہینگے —

المرقوم ۱۳ ماہ اساڑہ سمبت ۱۸۹۷ مطابق ۲۷ ماہ جون سنہ ۱۸۴۰ع

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی کلارک

اجنٹ گورنر جنرل

منظور کیا گورنر جنرل بہادر نے بتاریخ ۱۰ ماہ اگست سنہ ۱۸۴۰ عیسوی

نمبر ۶۴

چونکہ ایک عہدنامہ سابق فیما بین مہاراجہ رنجیت سنگہ و شاہ شجاع الملک کے قرار پایا تھا اور اوسمین چودہ شرائط مندرج تھین سوائے تمہید اور تتمہ کے اور چونکہ تعمیل شرائط اوسکی چند وجوہ سے ملتوی رہتی تھی اور چونکہ اب مسٹر ڈبلیو ایچ میکناٹن صاحب کو رائٹ آنریبل جارج لارڈ آکلنڈ جی سی بی گورنر جنرل ہند نے دربار مہاراجہ رنجیت سنگہ مین بہیجا

اور اونکو کل اختیارات منعقد کرنے ایسے عہدنامے کے عطا کیے جسکی روسے موافقت عہود سابق
جو فیمابین سرکارین کے قائم ہین مقصود ہو لہذا عہدنامہ مذکور کی تجدید مع چار شرائط ایزاد کرکے
بمنظوری واتفاق رائے گورنمنٹ انگریزی کے کیجاتی ہے اور شرائط اسکے حسب مندرجہ ہنر
دفعات ذیل کلیتہً و جزواً ملحوظ رہینگے ـــ

شرط اول

شاہ شجاع الملک تمام حقوق منجانب اپنے اور اپنے ورثا اور جانشینون کے اور تمام قوم
یوسف زئی کی نسبت علاقجات دونون جانب دریاے سندہ یعنی اٹک کے جو مہاراجہ رنجیت سنگہ
کے قبضے مین ہین اور جنکی تفصیل ذیل مین درج ہوتی ہے چھوڑتے ہین یعنی کشمیر تمام و کمال
مع اوسکی حدود شرقی و غربی و شمالی و جنوبی مع قلعہ اٹک و چھچھ و ہزارا و کھبل و رینتہ مع ملحقات
منجانب کنارۂ چپ دریاے مذکور اور منجانب راست ملک پشاور مع یوسف زئی و جنک و ہشتنگر
و مچنی و کوہاٹ اور تمام علاقہ متعلق پشاور تا بدرۂ خیبر و بنون و ملک وزیری و دور تانک و کورنگ
و کالاباغ و خوشحال گڈھ مع اضلاع متعلقہ ڈیرہ اسمعیل خان مع ملحقات ڈیرہ غازی خان کوٹ متحصن
و علاقہ ملحقہ سنگدہ برن و اجل حاجی پور راجی پور و تینون کچھی و منگیرہ مع اضلاع ملحقہ و ضلع ملتان
واقع کنارۂ چپ یہ ممالک اور مقامات جایداد مہاراجہ کے ہین اور اونکے ملک مین شامل
ہین بادشاہ کو کچھ سروکار اونسے نہین اور نہ آیندہ ہوگا وہ مہاراجہ کے اور اونکے ورثا کی
پشت در پشت ہین ـــ

شرط دوم

جو لوگ دوسری جانب درۂ خیبر کے رہتے ہین وہ دزدی یا زیادتی یا کسیطرح کا فساد
اس جانب آکر کرنے نپائینگے اگر کوئی باقیدار کسی سرکار باہمی کا روپیہ سرکاری غصب کرکے
دوسرے کے ملک مین پناہ گیر ہوگا تو ہر ایک فریق وعدہ کرتے ہین کہ وہ اوسکو حوالہ
دوسرے کے کر دینگے اور کوئی فریق اوس ندی کو جو درۂ خیبر سے نکلکر قلعہ فتح گڈہ مین
پانی پہونچاتی ہے حسب رواج قدیم نروکے گا ـــ

شرط سوم

جسطرح بموجب عہدنامہ منعقدہ فیمابین گورنمنٹ انگریزی و مہاراجہ کوئی شخص کنارہ چپ دریای ستلج سے بجانب کنارہ راست دریاے مذکور کے بغیر پروانہ مہاراجہ نہین جاسکتا اسیطرح دریای سندھ پر بھی جو ستلج سے ملتا ہے یہی قاعدہ مرعی رہیگا اور کوئی شخص بغیر اجازت مہاراجہ کے عبور دریاے سندھ نکرنے پائیگا۔

شرط چہارم

-- وزبابت شکارپور اور سندھ کے جو بجانب کنارہ راست دریای سندھ کے واقع ہے شاہ مطابق اوسکے کاربند ہونگے جو درست اور مناسب متصور ہوکر قرار پائیگا اور جو موافق مراسم دوستی و اتحاد کے جو فیمابین گورنمنٹ انگریزی اور مہاراجہ کے بذریعہ کپتان ویڈ صاحب کے واقع ہے متصور ہوگا۔

شرط پنجم

جب شاہ اپنی حکومت کابل اور قندھار مین قائم کریگا تو وہ سال بسال مہاراجہ کو اشیاے مفصلہ ذیل دیا کریگا یعنی ۵۵ راس گھوڑے خوب آراستہ اور خوشرنگ و رود بیانہ لعب قبضہ شمشیر ایرانی ۷ دستہ خنجر ۲۵ قاطر میوجات خشک و تر سردہ براہ دریاے کابل روانہ پشاور ہر سال کیے جائینگے انگور انار سیب بینگ بادام کشمش پستہ ان میوجات کے انبار در انبار بھیجے جائینگے اور پارچہ ساٹن ہر رنگ چینہ سمور کمخواب نقرہ و طلائی قالین ایرانی یہ سب یکصد و یک تھان یہ تمام اسباب شاہ ہمیشہ سال بسال مہاراجہ کو دیا کریگا

شرط ششم

طرفین سے تحریر بطور مساوی ہوا کریگی۔

شرط ہفتم

جو تجاران افغانستان لاہور امرتسر یا کسی اور مقام ملک مہاراجہ مین تجارت کرنے جانا چاہینگے اونسے مزاحمت رستہ مین نہوگی بخلاف اسکے حکم محکم جاری ہونگے کہ اونکی آمد و رفت مین تسہیل ہوگی اور مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ وہ بھی اسیطرح کا قاعدہ بنسبت تجاران جو افغانستان کو جانا چاہینگے مرعی رکھینگے۔

شرط ہشتم

مہاراجہ براہ دوستی اشیاء مفصلۂ ذیل سال بسال شاہ کے پاس بھیجا کرینگے
۵ شال ۵ تھان ململ ۴ دوپٹہ ۵ تھان کمخواب مع رومال ۵ عمامہ ۵ بار برنج بہ
خاص پشاور مین پیدا ہوتا ہے۔

شرط نہم

اگر کوئی اہلکار مہاراجہ جو افغانستان کو واسطے خرید کرنے گھوڑون کے یا کسی اور کام کو جائے یا ملازمان شاہ واسطے خرید کرنے پارچہ یا شال وغیرہ کے پنجاب مین جائین اور گیارہ ہزار روپیہ تک کا اسباب خرید کرین تو اونکی خاطرداری طرفین کی طرف سے بخوبی ہوگی اور اونکے کار مفوضہ مین ہر طرح کی تسہیل کیجائیگی۔

شرط دہم

جب افواج طرفین یکجا مقیم ہونگی تو گاوکشی اوس مقام پر نہوگی۔

شرط یازدہم

اگر شاہ فوج کمک مہاراجہ سے لے تو جسقدر اسباب لوٹ بارگذری لوگونکا مثل جواہرات و گھوڑے و اسلحہ وغیرہ دستیاب ہوگا وہ برابر طرفین کی فوج مین تقسیم کیا جائیگا اور اگر شاہ بغیر مدد فوج مہاراجہ کے اوسکا اسباب اپنے قبضے مین لائیگا تو ایک حصہ اوسکا براہ دوستی شاہ شجاع اپنے ملازمین کی معرفت مہاراجہ کے پاس بھیجدینگے۔

شرط دوازدہم

رسم خط کتابت طرفین سے ہمیشہ جاری رہے گا۔

شرط سیزدہم

اگر مہاراجہ کو ضرورت فوج شاہ کی ہوگی تو شاہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ فوج اپنی بسرکردگی افسر کلان روانہ کرینگے اور اسیطرح مہاراجہ بھی وقت ضرورت اپنی فوج مسلمانونکی بسرکردگی افسر کلان کے کابل تک روانہ کرینگے جب مہاراجہ پشاور کے مقام پر آوینگے تو شاہ ایک شاہزادے کو اونکی ملاقات کے واسطے بھیجینگے اور مہاراجہ اوسکی عزت

اور توقیر حسب لیاقت بیچ استقبال اور مشایعت کے کرینگے۔

شرط چہاردہم

دشمن اور دوست تینون سرکارون کے یعنی سرکار انگریزی و سرکار سکھ اور شاہ شجاع الملک کے دشمن اور دوست باہمی تصور کیے جاوینگے۔

شرط پانزدہم

شاہ شجاع الملک وعدہ کرتے ہین کہ بعد حاصل کرنے مطلب دلی کے وہ بلا عذر مبلغ دو لاکھ روپیہ نانک شاہی اوس تاریخ سے مہاراجہ کو دیگا جس تاریخ سے فوج سکھ واسطے دوبارہ قائم کرنے حکومت شاہ کی ملک کابل مین روانہ ہوگی بالعوض مہاراجہ کے پانچہزار سپاہی مسلمان سوار و پیادہ اندر حدود پشاور واسطے نذر شاہ کے جنکو سرکار انگریزی باتفاق اور صلاح مہاراجہ کے جہان ضرورت ہوگی وہان روانہ کرینگے اور اگر کوئی کار عظیم مغرب مین واقع ہو تو ایسی تجویز اوسکی نسبت کیجائیگی جو ضروری بدانست سرکار انگریزی اور سرکار سکھ متصور ہوگی اور درصورتیکہ مہاراجہ کو ضرورت فوج شاہ کی ہوگی تو اوس ایام تک کا مبلغ مذکورہ بالا سے اوسقدر مجرا ہوگا جس قدر عرصہ تک فوج مذکور کی ضرورت اور مدد درکار ہوگی اور گورنمنٹ انگریزی ضامن ہوتے ہین کہ جب تک شرائط اس عہدنامہ کے ملحوظ رہینگی اوسوقت تک زر مذکورہ بالا سال بسال مہاراجہ کو ادا ہوا کریگا۔

شرط شانزدہم

شاہ شجاع الملک وعدہ کرتے ہین کہ وہ اپنی طرف اور اپنے ورثا اور جانشینون کیطرف سے کل دعوی حکومت بقایا مالگزاری اوس ملک کی جو امیران سندھ کے قبضہ مین ہے چھوڑتے ہین (یہ ملک واسطے ہمیشہ کے امیران اور اونکے جانشینون کے قبضہ مین رہیگا) بشرطیکہ امیران اوسقدر روپیہ دین جسقدر گورنمنٹ انگریزی تجویز کرین اور منجملہ اوسکے پندرہ لاکھ روپیہ وہ مہاراجہ کو دینگے جب یہ دادوستد ختم ہوگی تو شرط چہارم عہدنامہ مرقومہ ۱۲ ماہ مارچ سنہ ۱۸۳۳ع منسوخ متصور ہوگا اور معمولی رسم خط و کتابت و ارسال تحائف فیما بین مہاراجہ و امیران سندھ حسب دستور سابق جاری رہیگی۔

شرط ہفتدہم

جب شاہ شجاع الملک اپنی حکومت افغانستان مین قائم کرینگے تو وہ حاکم ہرات پر جو اونکا برادر زادہ ہے حملہ آور نہونگے اور نہ مزاحم اوسکے ملک مقبوضہ مین ہونگے —

شرط ہیژدہم

شاہ شجاع الملک اقرار کرتے ہین کہ اپنی طرف سے اور اپنے ورثا کی جانب سے کوئی کسی ریاست غیر سے رسم اتحاد یا اتفاق بغیر اطلاع اور استرضا سرکار انگریزی اور سرکار سکھہ کی پیدا نکرینگے اور جو کوئی ارادہ فوجکشی اوپر ملک انگریزی یا سکھہ کے کریگا اوسکا مقابلہ حتی المقدور مع فوج کرینگے —

تینون سرکار جو فریق اس عہدنامے کے ہین یعنی سرکار انگریزی اور سرکار سکھہ اور شاہ شجاع الملک شرائط بالا کو بدل منظور کرتے ہین اور اونسے ہرگز انحراف نہوگا اس معنی کر یہ عہدنامہ دوامی اور ابدامی متصور ہوتا ہے اور یہ عہدنامہ اوس تاریخ سے تعمیل ہوگا جس تاریخ مہر اور دستخط تینون سرکارون کے اوسپر ثبت ہونگے —

المرقوم مقام لاہور بتاریخ ۲۶ ماہ جون سنہ ۱۸۳۸ء مطابق بارھویں ہاڑ سمبت ۱۸۹۵

مہر اور دستخط ہوے بتاریخ ۲۵ ماہ جولائی سنہ ۱۸۳۸ء بمقام شملہ —

دستخط اوکلنڈ

مہر و دستخط شاہ شجاع الملک	مہر و دستخط رنجیت سنگھ	مہر گورنر جنرل

نمبر ۶۴

اشتہار مجریہ رایٹ ہنربل گورنر جنرل بہادر ممالک ہند سرکار انگریزی ہمیشہ دوست سرکار پنجاب کے رہینگے —

بیچ سنہ ۱۸۰۹ء کے ایک صلحنامہ فیمابین سرکار انگریزی اور مہاراجہ رنجیت سنگھ مرحوم کے منعقد ہوا تھا جسکے شرائط کی پاسداری ہمیشہ سرکار انگریزی کو رہے اور مہاراجہ بھی اونکی تعمیل

بلا تامل کرتے تھے —

وہی رسوم دوستی ساتھ جانشینان مہاراجہ سرکار انگریزی نے آج کی تاریخ تک مرعی رکھی گئین بعد وفات مہاراجہ شیر سنگھ مرحوم کے بباعث بدانتظامی سرکار لاہور کے گورنر جنرل بہادر کو باجلاس کونسل لازم متصور ہوا کہ تدابیر مناسب واسطے حفاظت علاقہ سرحدی انگریزی کے عمل مین آوین اصلیت اس تدبیر کی اور وجہ اختیار کرنے اس تجویز کی اوسی وقت مفصل دربار لاہور کو تفہیم کی گئی تھی —

باوجود بدنظمی سرکار لاہور کے جو دو سال گذشتہ سے وقوع مین آئی ہے اور اکثر امور بے اعتدالی و بے اعتنائی منجانب دربار لاہور کے گورنر جنرل باجلاس کونسل نے قایم رکھنا رسوم دوستی و اتفاق کا جو مدت سے فیمابین سرکارین جاری تھے اور باعث خوشی اور خورسندی باہمی سے تھے مناسب تصور کیا اور اونھون نے ہر امر مین چشم پوشی بنا بر بیکسی معصوم مہاراجہ دلیپ سنگھ کے مرعی رکھی کیونکہ سرکار نے اوسکو جانشین مہاراجہ شیر سنگھ منظور کیا تھا —

گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کی یہی خواہش تھی کہ حکومت سکھ دوبارہ پنجاب مین مستحکم اور قایم ہو جس سے فوج زیر حکم اور رعایا محفوظ رہے اور اونھون نے اب تک امید منقطع نہین کی کہ سرداران اور اشخاص ملک یہ مطلب اونکا پورا کرین —

عرصہ قلیل گذرا کہ فوج سکھ لاہور سے کوچ کر کے بجانب سرحدی انگریزی آئی اور مشہور کیا کہ اوسکو دربار نے حکم دیا ہے کہ ملک انگریزی پر حملہ آور ہون —

صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے حسب الحکم گورنر جنرل استفسار سبب اس کوچ کا کیا اور جب کچھ جواب اسکا عرصہ تک نہین آیا تو اونھون نے دوبارہ اس بارے مین تحریر کی گورنر جنرل بہادر کو یقین نہ تھا کہ سرکار سکھ ارادہ نقض نسبت سرکار انگریزی کے رکھتے ہین کیونکہ کوئی وجہ اس حرکت کی منجانب سرکار وقوع مین نہین آئی تھی اور اسی وجہ سے اون تدابیر کے اختیار کرنے سے جو باعث تکلیف سرکار مہاراجہ کی ہو اور سبب نااتفاقی سرکارین ہو پہلو تہی کی —

جب کچھ جواب استفسار متواتر کا نہین آیا اور سامان اور طیاری جنگ بمقام لاہور ہوتی رہی تو گورنر جنرل نے ضروری تصور فرما کر حکم دیا کہ فوج بجانب سرحد واسطے مدد علاقہ سرحدی کے

روانہ ہوئی فوج سکھ نے اب بلا وجہ علاقہ انگریزی پر حملہ کیا۔

گورنر جنرل کو اب لازم آیا کہ تدابیر واقعی واسطے حفاظت علاقہ انگریزی سب کے عمل مین لائے تا کہ طاقت سرکار انگریزی ظاہر ہو اور ناسخان عہدنامہ و خلل اندازان امنیت کو سزا دیجاوے۔

بذریعہ اس تحریر کے گورنر جنرل اشتہار دیتے ہین کہ جو علاقہ مہاراجہ دلیپ سنگہ کا بجانب کنارہ چپ دریاے ستلج یعنی بجانب علاقہ انگریزی واقع ہے وہ ضبط ہوکر شامل ممالک انگریزی کیا گیا۔

گورنر جنرل لحاظ حقوق موجودہ اون جاگیرداران و زمینداران و کاشتکاران علاقہ مذکور کا رکھینگے جو اپنی وفاداری بنسبت سرکار انگریزی کے ظاہر کرینگے۔

گورنر جنرل بذریعہ اس تحریر کے چاہتے ہین کہ تمام رئیسان و سرداران ممالک محفوظہ سرکار انگریزی سے بدل متفق ہوکر سزادہی دشمن عام مین اور قائم رکھنے انتظام علاقہ ہذا مین کوشش کرین جو سردار کہ اس کام مین چالاکی اور وفاداری سے اپنی اس فرض کو جو اونپر بنسبت اونکے محافظان کے لازم ہے ادا کرینگے وہ اوسمین اپنی بہبود متصور کرین اور جو بخلاف اسکے عمل مین لائینگے وہ دشمن سرکار انگریزی قرار دیے جائینگے اور وہ سزاوار سزا متصور ہونگے۔

ساکنان علاقہ کو جو بجانب کنارہ چپ دریاے ستلج کے واقع ہے حکم ہوتا ہے کہ وہ اپنے اپنے دیہات مین بامنیت قائم رہین اونکی حفاظت قرار واقعی سرکار انگریزی کریگی اور تمام اشخاص مسلحہ جو بنسبت اپنے طریق کے بیان طمانیت ندے سکینگے اونکی بنسبت مثل خلل اندازان امنیت ملک عمل مین آئیگا۔

تمام رعایاے سرکار انگریزی اور تمام وہ لوگ جنکا علاقہ دونون جانب دریاے ستلج کے واقع ہے اگر بوفاداری متفق سرکار انگریزی ہونگے اور اوسکا کچھ نقصان ہوگا تو جسکا نقصان ثابت ہوگا اوسکا معاوضہ سرکار سے ملیگا۔

برعکس اسکے اگر رعایاے سرکار انگریزی خدمت سرکار لاہور کرینگے اور اس اشتہار کے حکم سے تعمیل نہ کرکے فوراً حاضر نہونگے تو اونکی جایداد جو اس جانب دریاے ستلج کے ہوگی

ضبط سرکار ہوگی اور وہ باغی اور دشمن سرکار انگریزی قرار دیا جائیگا

حسب الحکم رایٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر ہند

دستخط ایف کری

سکرٹری گورنمنٹ ہند

المرقوم مقام لشکری خان کی سرای تاریخ ١٣ ماہ دسمبر ١٨٤٥ عیسوی

نمبر ٦٥

عہدنامہ فیما بین سرکار انگریزی و سرکار لاہور

چونکہ عہدنامہ صلح و اتفاق جو فیما بین سرکار انگریزی و مہاراجہ رنجیت سنگہ مرحوم حاکم لاہور سنہ ١٨٠٩ء مین منعقد ہوا تھا اور انفساخ اوسکا بوجہ حملہ بلاوجہ جو فوج سکھہ نے ماہ دسمبر گذشتہ اوپر علاقہ انگریزی کے کیا وقوع مین آیا اور چونکہ اوسوقت از روے اشتہار مجریہ ١٣ ماہ دسمبر علاقہ مہاراجہ لاہور واقع بجانب چپ کنارہ دریاے ستلج یعنی بجانب علاقہ انگریزی ضبط سرکار انگریزی ہو کر شامل اضلاع انگریزی کیا گیا اور بعد ازان سرکارین کی طرف سے جنگ جدل ہوتا رہا آخر کار نتیجہ یہ ہوا کہ فوج انگریزی نے لاہور پر قبضہ پایا اور چونکہ یہ امر اب قرار پایا کہ بعض شرائط پر پھر صلح فیما بین سرکارین قائم ہو لہذا صلحنامہ مندرجہ ذیل فیما بین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و مہاراجہ دلیپ سنگہ بہادر اور اوسکے ورثا اور جانشینون کے منعقد ہوا بذریعہ فردرک کری صاحب اور بروت میجر ہنری منٹگمری لارنس صاحب کے منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی باختیارات کلی عطیہ رایٹ ہنوربل سر ہنری ہارڈنج جی سی بی جو نہایت معزز پریوی کونسل شاہزادی انگلستان اور گورنر جنرل ماموره ہنوربل کمپنی بنا بر اجراے امور سلطنت ہند ہین اور منجانب مہاراجہ دلیپ سنگہ بذریعہ بھائی رام سنگہ و راجہ لال سنگہ سردار تیج سنگہ سردار چتر سنگہ اٹاری والہ سردار رنجور سنگہ مجیٹھیہ دیوان دینا ناتھ و فقیر نور الدین باختیارات عطیہ مہاراجہ۔

شرط اول

صلح اور دوستی دوامی فیما بین سرکار انگریزی اور مہاراجہ دلیپ سنگہ اور اسکے ورثا اور

جانشینون سکے قائم رہیگی —

شرط دوم

مہاراجہ لاہور اپنی طرف سے اور اپنے ورثا اور جانشینون کی طرف سے تمام دعوی اور واسطہ علاقہ واقع جنوب دریاے ستلج چھوڑتے ہین اور وعدہ کرتے ہین کہ آیندہ کچھ واسطہ اون علاقجات سے اور سروکار باشندگان علاقجات مذکور سے نرکھینگے —

شرط سوم

مہاراجہ حکومت دوامی تمام قلعجات وعلاقہ وحقوق وواب یعنی ملک کوہستان ومیدان واقع درمیان دریاے بیاسہ وستلج کے ہنوربل کمپنی کو دیتے ہین —

شرط چہارم

سرکار انگریزی نے نقصانی جنگ سرکار لاہور سے بتعدادی ڈیرہ کرور روپیہ کی ما ورا سے علاقہ مندرجہ شرط سوم طلب کی اور سرکار لاہور یہ روپیہ اوسوقت ادا نہین کر سکتے اور نہ ضمانت کافی واسطے ادسکے دے سکتے ہین لہذا مہاراجہ نے ہنوربل کمپنی کو واسطے ہمیشہ کے بعوض ایک کرور روپیہ کے تمام کوہستان کے قلعجات وعلاقجات وحقوق وغیرہ واقع درمیان دریاے بیاسہ وسندھ جسمین اضلاع ملک کشمیر ادرہزارا بھی شامل ہین دیدیے

شرط پنجم

مہاراجہ باقیماندہ پچاس لاکھ روپیہ بروقت تصدیق عہدنامہ ہذا کے سرکار انگریزی کو دینگے

شرط ششم

مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ وہ فوج مقررۂ لاہور کو برطرف کرینگے اور اونکے اسلحہ اونسے لے لینگے اور یہ بھی وعدہ ہوتا ہے کہ وہ دوبارہ اپنے رجمنٹ پیادگان اس طریق پر نوکر رکھینگے اور اونکی تنخواہ وغیرہ کا اوس قسم کا بندوبست کرینگے جیسا مہاراجہ رنجیت سنگہ کے وقت مین تھا اور مہاراجہ یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ تنخواہ تمام سپاہی برخاست شدہ کی حسب شرط ہذا بیباق کردینگے —

شرط ہفتم

فوج دربار لاہور کی آیندہ محدود و اوپر بیست پلٹن پیادہ فی پلٹن آٹھ سو بندوق اور بارہ ہزار سوار ہونگے اور کبھی اس سے زیادہ بغیر اجازت سرکار انگریزی کے بھرتی نہوگی اگر کسیوقت ضرورت زیادہ فوج کی ہوگی تو وجہ اوسکی مفصل گورنمنٹ انگریزی کو اطلاعاً تحریر ہوگی اور جب وہ ضرورت رفع ہوجاے گی تو پھر فوج کم ہوکر بموجب تعداد مندرجہ بالا قائم رہے گی —

شرط ہشتم

— مہاراجہ سرکار انگریزی کو تمام اتواپ یعنی بیست ضرب جو بمقابلہ فوج انگریزی سر ہوئی تھین اور جو باعث ہونے اوپر کنارہ راست دریاے ستلج کے جنگ سوبراون مین گرفتار نہین ہوئی تھین دیدینگے —

شرط نہم

اختیار سرکار انگریزی کا نسبت محصول اور گھاٹ وغیرہ کے اوپر دریاے بیاسہ و ستلج کے رہیگا اور دریاے ستلج پر وہان تک رہیگا جہان تک وہ جاکر دریاے سندہ مین بمقام متصل کوٹ ملتا ہے اور جس مقام کو پنجند کہتے ہین اور دریاے سندہ مقام متصل کوٹ سے تا بعلاقہ بلوچستان رہیگا منشا اس شرط کا کچھ دخل نسبت آمدورفت کشتیہاے سرکار لاہور دریاہاے مذکور پر نہین رکھیگا جو واسطے تجارت یا لیجانے مسافرون کے اوس راہ سے آمدورفت کرینگے اور درباب اکثر معبر سرکارین یہ وعدہ ہوتا ہے کہ سرکار انگریزی آمدنی سے کل خرچ انتظام و عملہ دیگر جو کچھ باقی رہیگا اوسکو بحصص مساوی تقسیم کرکے ایک حصہ دربار لاہور کے حساب مین محسوب کرینگے اور منشا اس شرط کا کچھ تعلق اون معابر سے نہین رکھتا جو اوس جانب دریاے ستلج کے واقع ہین جو سرحدی بہاولپور اور لاہور کے ہے —

شرط دہم

اگر سرکار انگریزی کو ضرورت بھیجنے فوج کی براہ علاقہ مہاراجہ واسطے حفاظت علاقہ انگریزی کے یا واسطے علاقہ دوست انگریزی کے ہوگی تو بشرط دینے اطلاع کی فوج انگریزی کو اجازت ہوگی کہ علاقہ لاہور مین گذر کرین اور اہلکاران دربار لاہور سرانجام رسد و بہم پہونچانے کشتی وغیرہ مین مدد دینگے اور گورنمنٹ انگریزی قیمت مناسب رسد اور کشتی وغیرہ کی دینگے

اور اگر کسیکا نقصان مال ہوگا اوسکا بھی معاوضہ کر دینگے اور سوای اسکے سرکار انگریزی اون شہرون کے باشندون کے مذہب کی رعایت رکھین گے جسمین اونکا گذر ہوگا

شرط یازدہم

مہاراجہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ کسی رعایاے انگریزی کو اپنی ملازمی مین نرکھینگے اور نہ کسی اوریورپ یا امریکا کے رہنے والے کو بغیر استرضا گورنمنٹ انگریزی کے رکھینگے

شرط دوازدہم

بلحاظ خدمات لائقہ جو راجہ گلاب سنگہ جمووالے سے بیچ دوبارہ قائم کرانے ویکجہتی میںا بین سرکار لاہور اور سرکار انگریزی وقوع مین آئین مہاراجہ بذریعہ اس تحریر کے وعدہ کرتے ہین کہ وہ راجگی گلاب سنگہ کا بالذات یعنی آزاد ماتحتی سے اوس تمام علاقے کی جسب عہدنامہ جدا گانہ اوسکو ملیگا اور نیز اوس علاقے کی جو اوسکے پاس عہد مہاراجہ کھرک سنگہ مرحوم مین تھا منظور کرتے ہین اور سرکار انگریزی بھی بلحاظ خدمات راجہ گلاب سنگہ منظور کرتے ہین کہ وہ بالذات راجہ اوس علاقے کا رہے اور نیز یہ بھی منظور کرتے ہین کہ اوسکو استحقاق عہدنامہ جداگانہ کرنے کا ساتھہ سرکار انگریزی کے حاصل رہے—

شرط سیزدہم

اگر کچھ نزاع میںا بین سرکار لاہور اور راجہ گلاب سنگہ کے واقع ہو تو وہ سپرد منجانب سرکار انگریزی کیا جائیگا اور جو فیصلہ اوسکا سرکار انگریزی کر دینگے وہ مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ اونکو منظور ہوگا—

شرط چہاردہم

حدود علاقہ لاہور کبھی بلا استرضاے سرکار انگریزی کے تبدیل نہونگے—

شرط پانزدہم

سرکار انگریزی کچھ مداخلت انتظام علاقہ لاہور مین نکرینگے مگر در صورتیکہ کوئی مقدمہ یا وجہ تکرار سرکار انگریزی کے سپرد ہوگی تو گورنر جنرل اوسمین مدد اور صلاح نیک بہ نظر بہبودی گورنمنٹ لاہور فرمائینگے—

شرط شانزدہم

رعایا ایک سرکار کی اگر دوسری سرکار کے ملک مین جائیگی تو وہان بطرز رعایا کے سرکار دوست متصور ہوگی۔

یہ عہدنامہ سولہ شرائط کا آج کی تاریخ مقرر ہوا بذریعہ فردرک کری صاحب اور بریوٹ میجر ہنری منٹگمری لارنس صاحب حسب ہدایت رائٹ ہنوربل سر ہنری ہارڈنج جی سی بی گورنر جنرل منجانب سرکار انگریزی اور بھائی رام سنگھ راجہ لال سنگھ سردار تیج سنگھ سردار چتر سنگھ اٹاری والہ سردار رنجور سنگھ مجیٹھہ دیوان دینا ناتھ اور فقیر نور الدین منجانب مہاراجہ دلیپ سنگھ اور عہدنامہ مذکور آج کی تاریخ بمہر رائٹ ہنوربل سر ہنری ہارڈنج جی سی بی گورنر جنرل اور بمہر مہاراجہ دلیپ سنگھ تصدیق ہوا۔

المرقوم مقام لاہور تاریخ ۹ ماہ مارچ ۱۸۴۶ء مطابق ۱۰ ربیع الاول ۱۲۶۲ ہجری اور تصدیق بھی اسی تاریخ ہوا۔

دستخط ایچ ہارڈنج (مہر)

دستخط مہاراجہ دلیپ سنگھ (مہر)

دستخط بھائی رام سنگھ (مہر)

دستخط راجہ لال سنگھ (مہر)

دستخط راجہ تیج سنگھ (مہر)

دستخط سردار چتر سنگھ اٹاری والہ (مہر)

دستخط سردار رنجور سنگھ مجیٹھہ (مہر)

دستخط دیوان دینا ناتھ (مہر)

دستخط فقیر نور الدین (مہر)

نمبر ۶۶

شرائط عہدنامہ منعقدہ فیما بین سرکار انگریزی و دربار لاہور المرقومہ ۱۱ ماہ مارچ سنہ ۱۸۴۶ع

چونکہ سرکار لاہور نے گورنر جنرل سے درخواست کی کہ فوج انگریزی بمقام لاہور واسطے حفاظت مہاراجہ اور شہر لاہور کے تا دوبارہ ترتیب پانے فوج لاہور کے حسب منشاء شرط ششم عہدنامہ لاہور مرقومہ ۹ ماہ حال مقرر ہو اور چونکہ گورنر جنرل نے چند شرائط پر اس درخواست کو منظور کیا اور چونکہ یہ بھی ضروری امر ہے کہ جو ملک حسب شرائط سوم و چہارم عہدنامہ مذکور کے حاصل ہوا ہے وہ بھی بصراحت طے ہو جاوے لہذا آٹھ شرائط اس عہدنامہ میں آج کی تاریخ تجویز ہو کر فریقین معاہدہ کو منظور ہوئیں —

شرط اول

سرکار انگریزی بمقام لاہور تا اختتام سال حال یعنی سنہ ۱۸۴۶ع اوسقدر فوج اپنی چھوڑینگے جسقدر گورنر جنرل کے نزدیک واسطے حفاظت مہاراجہ اور شہر لاہور کے درمیان دوبارہ ترتیب پانے فوج سکھ کے حسب منشاء شرط ششم عہدنامہ لاہور کے کافی متصور ہوگی اور فوج مذکور قبل اختتام سال جب مناسب متصور ہوگا طلب کر لی جاویگی اگر بدانست دربار مطلب اونکا حاصل ہو جاویگا اور کسی حال میں فوج مذکور لاہور میں بعد اختتام سال حال نہیں رہے گی

شرط دوم

سرکار لاہور وعدہ کرتے ہیں کہ جو فوج لاہور میں واسطے مطالب مذکورہ شرط بالا رہیگی اوسکو کل قبضہ قلعہ اور شہر لاہور کا دیا جاوے گا اور فوج لاہور شہر سے باہر کر دی جاویگی اور سرکار لاہور مقامات آسایش واسطے بود و باش افسران و سپاہ فوج مذکورہ تجویز کر دینگے اور سرکار انگریزی کو تمام صرف زائد جو بباعث اس فوج کے ہوگا دیا جاویگا یعنی وہ صرف جو سرکار انگریزی کا واسطے رہنے فوج کے باہر اپنی چھاؤنی سے اور ملک غیر میں رہنے سے زائد ہوگا دیا جاویگا —

شرط سوم

سرکار لاہور وعدہ کرتے ہیں کہ وہ فوراً واسطے ترتیب فوج کے بموجب شرائط بالا مصرح

ہونگے اور مفصل حال اسکا اور مقام قیام فوج کا حکام انگریزی مقیم لاہور کو لکھا کرینگے —

شرط چہارم

اگر سرکار لاہور شرائط عہدنامہ بالا کی تعمیل مین کمی کرین تو سرکار انگریزی کو اختیار حاصل رہیگا کہ جسوقت چاہین اپنی فوج مقیم لاہور کو قبل اختتام ایام معدودہ شرط اول طلب کرین —

شرط پنجم

سرکار انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ لحاظ حقوق اون جاگیرداران کا ممالک سپرد شدہ حسب مخواے شرائط سوم وچہارم عہدنامۂ لاہور مرقومہ ۹ ماہ حال مین رکھینگے جو متفق خاندان مہاراجہ رنجیت سنگہ مہاراجہ کھڑک سنگہ اور مہاراجہ شیر سنگہ کے ہونگے اور سرکار لاہور اون جاگیرداران کا قبضہ حین حیات اونکے قائم رکھینگے —

شرط ششم

سرکار لاہور کو مدد حکام انگریزی بیچ تحصیل کرنے بقایاے فصل خریف ۱۹۰۲ کا اوس علاقہ کے کارپردازان اور عاملان سے دینگے جو بمخواے شرائط سوم وچہارم عہدنامہ لاہور سپرد سرکار انگریزی ہوا ہے —

شرط ہفتم

سرکار لاہور کو اختیار حاصل ہوگا کہ وہ قلعجات علاقہ سپرد شدہ مین سے جو اسباب اوسکا ہو سواے ضرب التواب کے اوٹھوا لیجائین اور اگر سرکار انگریزی کو کسی چیز کی ضرورت ہوگی تو وہ اوس چیز کو منجملہ اسباب قلعجات مذکور بعد دینے قیمت واجبی کے اپنے واسطے رکھہ سکتے ہین اور حکام انگریزی سرکار لاہور کی مدد کرکے اوس چیز کو فروخت کرا دینگے جسکے پہونچانے کی سرکار لاہور کی مرضی نہو اور سرکار انگریزی کو جسکی ضرورت نہو —

شرط ہشتم

اہلکار فوراً منجانب سرکارین واسطے خطکشی حدود سرکارین حسب منشا شرط چہارم عہدنامۂ لاہور مرقومہ ۹ ماہ مارچ [illegible] مقرر ہونگے —

(مہر) دستخط [illegible]

دستخط مہاراجہ گلاب سنگھ (مہر)

دستخط بھائی رام سنگھ (مہر)

دستخط راجہ لال سنگھ (مہر)

دستخط سردار تیج سنگھ (مہر)

دستخط چتر سنگھ اٹاری والہ (مہر)

دستخط سردار رنجودھ سنگھ مجیٹھیہ (مہر)

دستخط دیوان دینا ناتھ (مہر)

دستخط فقیر نورالدین (مہر)

نمبر ۶۷

شرائط عہدنامہ منعقدہ مابین گورنمنٹ انگریزی و دربار لاہور مرقومہ ۱۶ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۴۶ عیسوی

چونکہ دربار لاہور نے اور سرداران و رئیسان ملک نے صاف صاف درخواست سرکار انگریزی سے کی ہے کہ گورنر جنرل بہادر درباب قیام انتظام ملک تا صغرسنی مہاراجہ دلیپ سنگھ مدد دہی کریں اور اس امر کو نہایت ضروری بنابر قیام سلطنت ظاہر کیا اور چونکہ گورنر جنرل بہادر نے شرائط چند اپنی رضامندی بیچ دینے مدد مطلوبہ کے بیان کی تو شرائط عہدنامہ ذیل بترمیم شرائط عہدنامہ منعقدہ بمقام لاہور بتاریخ ۱۱ ماہ مارچ گذشتہ ساتھ صاحبان ذیل کے قرار پایا یعنی منجانب سرکار انگریزی ساتھ فردرک کری صاحب سکرٹری گورنمنٹ ہند اور لفٹنٹ کرنیل ہنری منٹگمری لارنس صاحب سی. بی ایجنٹ گورنر جنرل سرحد شمالی و مغربی باختیارات عطیہ رائٹ ہنوربل وائکونٹ ہارڈنج جی سی بی گورنر جنرل اور منجانب مہاراجہ دلیپ سنگھ ساتھ سردار تیج سنگھ سردار شیر سنگھ دیوان دینا ناتھ فقیر نورالدین رائے کشن چند سردار رنجودھ سنگھ مجیٹھیہ سردار عطر سنگھ کالانوالہ بھائی ندہان سنگھ سردار گلاب سنگھ مجیٹھیہ سردار شمشیر سنگھ سردار ارجن سنگھ انگر سنگھ کے جو باتفاق رائے اور مرضی رئیسان و سرداران ملک کے بمقام لاہور جمع ہوئے —

شرط اول

تمام شرائط صلحنامہ جو فیمابین سرکار انگریزی اور دربار لاہور کے بتاریخ ۹ ماہ مارچ سنہ ۱۸۴۶ع قرار پایا ہے باستثنا اوسقدر مضمون کے جو براے چند در باب شرط پانزدہم عہدنامہ مذکور اس عہدنامے سے ترمیم ہوا ہے واجب التعمیل سرکارین ہونگے —

شرط دوم

ایک افسر انگریزی مع کافی صاحبان اسسٹنٹ گورنر جنرل بہادر واسطے رہنے لاہور کے مقرر کرینگے اور اس افسر کو کل اختیار تمام امور ریاست مین رہیگا جسطرح چاہین ہدایت اور حکم اجراے کار کا نافذ کرین —

شرط سوم

ہر طرح کا لحاظ بیچ اجراے کار ملک کے بنسبت طبائع باشندگان وحفاظت رسم ورواج ملک وقیام وواجبی حقوق ہر قسم رعایا مرعی رہے گا —

شرط چہارم

طریق انتظام ملک مین تبدیلی حتی الامکان نہوگی مگر البتہ جب ضروری واسطے حصول مراد مندرجہ دفعہ بالا متصور ہوگی اور نیز جب واسطے حاصل کرنے رقوم واجبی سرکار لاہور کے ضروری متصور ہوگی کارہاے مفصل مثل حال اہلکاران ہندوستان ماموره کونسل اجنسی یعنی مجمع سربراہان کار ریاست جو رئیسان وسرداران کلان کا ہوگا کرینگے اور یہی سردار اونکے نگران رہینگے — اور صاحب رزیڈنٹ انگریزی اس مجمع سرداران کلان پر اپنا حکم جاری کیا کرینگے اور اونکو ہدایت دیا کرینگے

شرط پنجم

اشخاص مفصلہ ذیل فی الحال کونسل اجنسی یا مجمع سربراہ کاران مین مقرر ہونگے یعنی سردار تیج سنگہ سردار شیر سنگہ اٹاری والہ دیوان دینا ناتھ فقیر نور الدین سردار رنجور سنگہ مجیٹھیہ بھائی ندہان سنگہ سردار عطر سنگہ کالیانوالہ سردار شمشیر سنگہ سندہانوالہ اور تبدیلی اون اشخاص مین بغیر مرضی صاحب رزیڈنٹ اور حکم گورنر جنرل بہادر نہوگی —

شرط ششم

انتظام ملک کا کونسل اجنسی واسطے ریاست بطریق مقررہ باصلاح صاحب رزیڈنٹ کیا کرینگے

اور صاحب ریزیڈنٹ کو اختیار حاصل رہیگا کہ ہدایت اور حکم ہر قسم کے کام مین اونکے نام جاری کرین —

شرط ہفتم

فوج انگریزی اوسقدر اور اون مقامات لاہور مین رہا کریگی جسقدر اور جس جگہ گورنر جنرل بہادر مناسب واسطے حفاظت مہاراجہ و امنیت ملک کے تصور کرینگے —

شرط ہشتم

گورنر جنرل بہادر کو اختیار حاصل ہوگا کہ جس قلعہ یا گڈہی وغیرہ لاہور مین کو وسکو مناسب واسطے حفاظت لاہور و امنیت ملک کے متصور معلوم ہو فوج انگریزی مقرر کرین —

شرط نہم

دربار لاہور واسطے صرف اس فوج کے اور دیگر ضروریات کے بائیس لاکھ روپیہ سالانہ سرکار انگریزی کو دینگے اور یہ روپیہ دو اقساط مین ادا ہوا کریگا یعنی ۱۳ لکھ ماہ مئی و جون مین اور ۹ لکھ ماہ نومبر اور دسمبر مین —

شرط دہم

چونکہ یہ مناسب ہے کہ مہارانی یعنی والدہ مہاراجہ دلیپ سنگہ کے واسطے خرچ معقول مقرر ہو لہذا ڈیڑھ لاکھ روپیہ سالانہ اونکے واسطے جدا رکھا جائیگا کہ وہ جس طرح چاہین اس روپیہ کو صرف کرین —

شرط یازدہم

شرائط اس عہدنامے کے تا سن بلوغت مہاراجہ دلیپ سنگہ کے تعمیل ہونگے اور جب مہاراجہ سولہ سال کی عمر کو پہونچین کے یعنی بتاریخ ۴ ماہ ستمبر ۱۸۵۴ع تو یہ موقوف ہو جاینگے مگر یہ باختیار گورنر جنرل بہادر ہوگا کہ قبل اوس تاریخ کے یعنی قبل سن بلوغ مہاراجہ اس عہدنامہ کو منسوخ کرین جب گورنر جنرل بہادر اور دربار لاہور کو اطمینان حاصل ہو کہ امداد سرکار انگریزی در باب انتظام ملک مہاراجہ کے ضرورت نہین

یہ عہدنامہ گیارہ شرائط کا تجویز ہو کر افسران فریقیان و سرداران مذکورہ بالا سے بمقام لاہور بتاریخ ۱۶ ماہ دسمبر ۱۸۴۶ع قرار دیا —

دستخط ایف کری

دستخط ایچ ایم لارنس

دستخط سردار تیج سنگھ (مہر)

دستخط سردار شیر سنگھ (مہر)

دستخط دیوان دینا ناتھ (مہر)

دستخط فقیر نور الدین (مہر)

دستخط رای کشن چند (مہر)

دستخط سردار رنجور سنگھ مجیٹھیہ (مہر)

دستخط سردار عطر سنگھ کالنوالیہ (مہر)

دستخط بھائی ندہان سنگھ (مہر)

دستخط سردار کہان سنگھ مجیٹھیہ (مہر)

دستخط سردار شمشیر سنگھ (مہر)

دستخط سردار لال سنگھ (مہر)

دستخط سردار کھڑک سنگھ سندھانوالہ (مہر)

دستخط سردار ارجن سنگھ رنگڑنگلیہ (مہر)

دستخط ہاروچ (مہر)

دستخط دلیپ سنگھ (مہر)

تصدیق کیا رایٹ ہونریبل گورنر جنرل بہادر نے بمقام بھیرون وال گھاٹ واقع کنارہ چپ دریائے بیاسہ تاریخ ۲۶ ماہ دسمبر ۱۸۴۶ء

دستخط ایف کری

سکرٹری گورنمنٹ ہند

نمبر ۶۸

شرائط جو مہاراجہ دلیپ سنگہ کو دی گئین اور مہاراجہ نے منظور کین

شرائط جو مہاراجہ دلیپ سنگہ بہادر کو دی گئین منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی معرفت ہنری میور ایلیٹ صاحب فورین سکرٹری گورنمنٹ ہند اور لفٹننٹ کرنیل سر ہنری منٹگمری لارنس کے سی بی رزیڈنٹ باختیارات عطیہ رائٹ ہنوربل جیمس ارل اوف ڈلہوسی نایٹ اوف دی موسٹ اینشنٹ موسٹ نوبل اوردر اوف دی تھسل اون اوف ہر مجسٹی موسٹ ہنوربل پریوی کونسل گورنر جنرل ماموره ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی بنابر اجرا و سرانجام امور ہند اور جو منجانب مہاراجہ منظور ہوئین معرفت راجہ تیج سنگہ راجہ دینا ناتھ بھائی ندہان سنگہ فقیر نورالدین گندا سنگہ ومختار سردار شیر سنگہ سندہانوالہ و سردار لال سنگہ ومختار وولد سردار عطر سنگہ کالسیان والہ اہالیان کونسل ایجنسی مذکور باختیارات عطیہ مہاراجہ

شرط اول

مہاراجہ دلیپ سنگہ منجانب اپنے اور اپنے ورثا اور جانشینون کے کل حقوق واستحقاق ودعوی حکومت پنجاب اور جسقدر حکومت کسی قسم کی ہو ترک کرینگے۔

شرط دوم

تمام اسباب ریاست جس قسم کا ہو اور جہان دستیاب ہو ضبط سرکار ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی بیچ ادائے قرضہ ملکی سرکار لاہور جو سرکار انگریزی کا اوسکے ذمہ ہے اور بابت اخراجات جنگ کے ہوگا۔

شرط سوم

جواہر کوہ نور جو مہاراجہ رنجیت سنگہ نے شاہ شجاع الملک سے لیا تھا مہاراجہ لاہور ملکہ انگلستان کو دینگے۔

شرط چہارم

مہاراجہ دلیپ سنگہ بابت اپنے اخراجات اور پرورش اپنے رشتہ داران وملازمین کے ہنوربل کمپنی سے ایک پنشن سالانہ جو چار لاکھ سے کم اور پانچ لاکھ سے زیادہ نہو گا لیا کرینگے

شرط پنجم

مہاراجہ کی عزت اور توقیر ہوا کرے گی اور اوسکا لقب مہاراجہ دلیپ سنگھ بہادر قائم رہیگا اور وہ اپنے حین حیات اوسقدر روپیہ اپنے خرچ ذات کے واسطے منجملہ اوس پنشن کے لیا کرینگے جسقدر اونکی ذات کے واسطے مقرر ہوگا بشرطیکہ وہ مطیع الحکم سرکار انگریزی رہینگے اور جہان گورنر جنرل تجویز کرینگے اوسی مقام مین رہینگے —

— یہ شرائط دی گئین اور منظور ہوئین بمقام لاہور بتاریخ ۲۹ ماہ مارچ سنہ ۱۸۴۹ء اور تصدیق کیا رائٹ ہنوربل گورنر جنرل نے بتاریخ ۵ ماہ اپریل سنہ ۱۸۴۹ء

دستخط مہاراجہ دلیپ سنگھ — مہر

دستخط راجہ تیج سنگھ — مہر

دستخط ڈبلیو بی — مہر

دستخط راجہ دینا ناتھ — مہر

دستخط ایچ ایم ایلیٹ — مہر

دستخط بھائی ندہان سنگھ — مہر

دستخط ایچ ایم لارنس — مہر

دستخط فقیر نور الدین — مہر

دستخط گندا سنگھ مختار سردار شیر سنگھ سندہانوالہ — مہر

دستخط سردار لال سنگھ مختار وولد سردار عطر سنگھ کالیانوالہ — مہر

علاقجات این روی ستلج دہلی

ازروی رپورٹ گورنمنٹ پنجاب واصل کوانند دفتر فورین گورنمنٹ

حکومت انگریزی کا قایم ہونا علاقجات این روی ستلج مین تاریخ عہدنامہ رنجیت سنگہ مرقومہ ۲۵ ماہ اپریل سنہ ۱۸۰۹ء سے ہوسکتا ہے کیونکہ ازروی شرط دوم کے رنجیت سنگہ نے وعدہ کیا تھا کہ وہ دست درازی اوپر علاقجات وحقوق رئیسان بجانب کنارہ چپ دریای ستلج نکریگا بتاریخ ۳ ماہ مئی سنہ ۱۸۰۹ء ایک اشتہار نمبر ۶۹ جاری ہوا تھا جسکا منشا یہ تھا کہ حفاظت سرکار انگریزی کی رئیسان سرہند وما لوا کو بغیر مطالبہ خراج کے دی جائیگی اس شرط پر کہ وہ وقت جنگ خدمت گزاری کرین اور اوسمین بیان واسطہ ملک محفوظہ کا نسبت گورنمنٹ انگریزی کے کیا گیا تھا عام مطلب اشتہار سنہ ۱۸۰۹ کا یہ تھا کہ رئیسون کو اون علاقجات پر قایم رکھا جاوے جو اونکے پاس قبل از آنے نیچے حفاظت انگریزی کے تھے جب کسیطرح اونکو اندیشہ رنجیت سنگہ کا نرہا تو قوی رئیسون نے ضعیفون پر دست درازی شروع کی اور بماہ اگست سنہ ۱۸۱۱ء یہ امر ضروری متصور ہوا کہ دوسرا اشتہار نمبر ۷ جاری ہوا اور اوسمین اشتہار دیا جاوے کہ جو علاقہ اسطرح رئیسان قوی نے قبضے مین کرلیا ہے وہ واپس دین اور آیندہ ایسی دست درازی سے بازرہین —

بعد جنگ اول سکہان کے واسطہ سرکار انگریزی ساتھہ رئیسان این روی ستلج کے بالکل تبدیل ہوگیا باستثنا نو رئیسان کلان یعنی پٹیالہ جیہند نابہہ کلسیا مالیرکوٹلہ فریدکوٹ دیال گڑھ ممدوٹ رای کوٹ کے تمام سرداران سے حکومت شاہانہ چھین لی گئی اور بعوض خدمت ہنگام جنگ جواونپر فرض تھی اونسے ایک ٹکس تعدادی دو آنہ فی روپیہ یعنی ۱۲½ فیصدی اونکی آمدنی پر لینا شروع ہوا اور علاقجات دیال گڑھ اور رای کوٹ بعدازان سرکار انگریزی مین آگئے اور انتظام ممدوٹ کا بھی سرکار نے اس وجہ سے اپنے اختیار مین کرلیا کہ نسبت اپنے سردار کے وہ بدوضعی کرتے تھے اور منجملہ علاقہ جو سنہ ۱۸۰۹ء مین زیر حفاظت دیا تھا علاقہ جمعی مولہ لاکہہ روپیہ بعوض لاوارث ہونے وارثون کے ضبط سرکار ہوگیا اور علاقہ جمعی بارہ لاکہہ روپیہ کا ضبط سرکار ہوا اور اس قدر علاقہ ضبط شدہ مین سے جاگیرات تعدادی مبلغ ... روپیہ سالانہ کی عطا ہوئین —

پٹیالہ

یہ سب سے کلان ریاست سکھان ہے بانی اس خاندان کا ملک مانجھا سے آیا تھا اور اوسنے قریب سو برس گذرے ایک علاقہ اپنے واسطے درست کیا یہ مہاراجہ قوم کا جاٹ ہے مگر مذہب سکھہ اوسنے اختیار کیا ہے خاندان حال کا بزرگ چودہری پھول نامے تھا اوسنے ایک موضع اپنے نام کا علاقہ نابہہ مین آباد کیا ہے اوسکے دو بیٹے تلوکا اور راما نامے بانی خاندان راجہ ہوے مہاراجہ حال خاندان راما سے ہین یہ خاندان بطور راجہ قریب پانچ پشت سے این روی ستلج مین قائم ہوا ہے —

درمیان جنگ نیپال کے رئیس پٹیالہ نے سرکار انگریزی کی مدد اپنی فوج سے کی تھی اور بعد اختتام جنگ مذکور سناد نمبر ۱۷ و ۲۷ اوسکو ملین جنکی روسے جزو علاقہ کیونتھل و بگھات جمعی مبلغ سالانہ کا بعوض دو لاکھہ اسی ہزار روپیہ کے جو اوسنے سرکار کو دیا عطا ہوا —

بیچ ۱۸۳۰ء کے علاقہ کوہی شملہ بعوض تین مواضع پرگنہ ترولی کے پٹیالہ سے لیا گیا بعد ازان کوئی امر بزرگ نسبت گورنمنٹ انگریزی و پٹیالہ کے واقع نہین ہوا مگر بموسم سرما سنہ ۱۸۴۵ و ۱۸۴۶ء جب فوج خالصہ نے علاقہ این روی ستلج پر حملہ کیا اس موقع پر مہاراجہ کو بعوض اوسکی خدمات اس مہم کے علاقہ منضبطہ راجہ نابہہ جو باعث بدوضعی راجہ مذکور کے ضبط سرکار ہوا تھا عطا ہوا —

۱۸۴۷ء مین حسب درخواست مہاراجہ ایک سند نمبر ۴۳ اونکو عطا ہوئی جسکی روسے تمام حقوق علاقہ قدیم اور علاقہ عطیہ کے اونکو واسطے ہمیشہ کے عطا ہوے مہاراجہ کو ہدایت ہوئی کہ وہ انصاف سے درنگذرے اور رعایا کو حکم ہوا کہ وہ مہاراجہ کو اپنا حاکم اور مالک تصور کرین مہاراجہ نے منجانب اپنے اور اپنے ورثا کے استحقاق تحصیل محصول راہداری چھوڑدیا اور وعدہ کیا کہ وہ ستی ہونے دیگا اور دختر کشی اور بردہ فروشی کی ممانعت کریگا اور اگر کوئی دشمن اگر علاقہ این روی ستلج پر حملہ آور ہوگا تو وہ خود مع اپنی فوج کے مقابلہ آرا ہوگا اور سرکار انگریزی نے تمام دعوی خراج و مالگذاری و خرچہ فوج وغیرہ معاف کیا اس سال مین مہاراجہ نے ایک علاقہ منضبطہ دربار لاہور جمعی مبلغ سالانہ کا واسطے ہمیشہ کے بالعوض اوسکے چھوڑ دینے پر مبلغ محصول کے پایا مہاراجہ کو یہ تفہیم کی گئی کہ سزاے قطع عضو اوسکے علاقے مین ہونی پاوے —

بیچ بلوہ سنہ ۱۸۵۷ء کے مہاراجہ نرندر سنگہ نے سرکار انگریزی کی مدد فوج سے کی یہ فوج دہلی گئی
اور ڈاک راستے پر اسنے قائم رکھی اوسکی فوج گوالیار اور دہولپور بھی گئی اور روپیہ سے بھی اوسنے
مدد سرکار کی کی بالعوض ان خدمات کے کہا اور اسے اور انعامات کے اونکو پرگنہ نارنول واقع علاقہ
جہجہر جمعی دو لاکہ سالانہ واسطے ہمیشہ کے اس شرط پر ملا ہے کہ جب اندیشہ عظیم یا مفسدۂ عام
برپا ہو تو وہ فوج اور مشورے سے مدد دے ماسوا اسکے سرکار انگریزی نے مہاراجہ کو حکومت
علاقہ بہدور بھی دی اور اونکو اختیار ضبط کرنے اور مسترد کرنے جائداد عطیہ کا اور تحصیل ٹکس
تعدادی [illegible] سالانہ کا دیا —

سنہ ۱۸۶۰ء مین ایک سند جدید نمبر ۴ مہاراجہ کو عطا ہوئی جسکی رو سے مہاراجہ اور اونکے
ورثا کو حکومت کاملہ اپنے علاقہ قدیم اور علاقہ جدید کی دی گئی اور تمام باغیان اور اون لوگون کو
جنکو زمین بابت خدمت ہنگام جنگ کے دی گئی تھی حکم ہوا کہ وہ اطاعت مہاراجہ کی کرین اور سرکار
انگریزی نے وعدہ کیا کہ وہ کسیطرح کا خراج بالعوض مالگزاری یا خدمت یا کسی اور حیلے سے طلب
نکریگی اور سرکار نے مہاراجہ کو اختیار متبنیٰ کرنے کا بھی دیا درصورتیکہ کوئی اولاد صلبی موجود نہو
درحالیکہ رئیس لاولد مر جائے اور کسیکو متبنیٰ بھی اوسنے اپنے حین حیات نکیا ہو تو نذرانہ سرکار
انگریزی کو دینا ہوگا اور اختیار زندگی اور مرگ کا مہاراجہ کو اونکی رعایا پر دیا گیا اور اگر کوئی دشمن آتا ہو
تو مہاراجہ پر فرض ہے کہ وہ شریک فوج انگریزی ہوکر باربرداری اور رسد وغیرہ بھی بہم کردین
اور اونکو یہ بھی چاہیے کہ وہ اسباب ضروریہ ریلوے اور ریل یعنی تار برقی بہم کردین اوسکی قیمت
اونکو دیجائیگی اور زمین بلامعاوضہ اس کام کے واسطے دین —

عرصۂ قلیل گذرا کہ جزو پرگنہ کنود واقع علاقہ جہجہر اور تعلقہ کہاؤن مہاراجہ کے ہاتھ واسطے
ہمیشہ کے بالعوض زر قرضہ جو اونکا ذمہ سرکار انگریزی کے تھا اور بالعوض زر سود کثیر جو بابت
لون کے اونکو ملتا تھا فروخت ہوا اس بیع کے بابت بھی ایک تتمہ سند نمبر ۷ اونکو دی گئی
علاقہ مہاراجہ کا رقبہ ۱۲۳۶ میل مربع ہے اور باشندگان اوسمین ۶ لکہ نفری ہین
اور مالگزاری مشخصہ [illegible] لکہ ہے اسمین سب علاقہ قدیم اور علاقجات عطیہ سرکار انگریزی شامل ہین
مہاراجہ نرندر سنگہ کو بتاریخ یکم ماہ نومبر ۱۸۶۱ء تمغہ موسٹ اکزالٹڈ اور دراوف دی سٹار

اوف انڈیا عطا ہوا اور بتاریخ ۵ ماہ مارچ ۱۸۶۲ء استحقاق تبنیت کرنے کا جو ازروی سند عطیہ تاریخ ۵ ماہ مئی ۱۸۶۰ء ملا تھا بذریعہ سند نمبر ۷۶ منظور ہوا مہاراجہ اتفاقاً بتاریخ ۱۴ ماہ نومبر ۱۸۶۲ء بیکنٹھ باش ہوئے یعنی فوت ہوئے اور اونکا فرزند اور جانشین بارہ سال کی عمر کا ہے —

مہاراجہ سو نفر سوار بطور کنٹنجنٹ کے واسطے کارروائی حکام کے دیتے ہین اور اونکی سلامی سترہ ضرب کی ہوتی ہے —

جہیند

راجہ اس ملک کا بھی اوسی فرقے کا ہے جسکا مہاراجہ پٹیالہ ہے اور اوسی مورث اعلی کی اولاد مین سے ہے جسکا مہاراجہ ہے اور مثل مہاراجہ یہ بھی سکھ مذہب کا ہے اور یہ خاندان قریب سو برس سے حاکم یہان کے ہین یہ راجہ اور اوسکے مورث ہمیشہ سے رفیق سرکار انگریزی کے رہے ہین بعد شکست فوج مرہٹا کے سب سے اول اور سب سے زیادہ وفادار سرکار انگریزی کا تھا اوسکا نام بھاگ سنگہ راجہ جہیند تھا اسکی خدمت ہمراہ لارڈ لیک صاحب نامی تھی جب صاحب موصوف تعاقب ہولکر مین تا بہ دریاے بیاس آگئے تھے یہ رئیس مامور رنجیت سنگہ راجہ لاہور کا تھا لارڈ لیک صاحب نے استحکام حکومت راجہ اوس جاگیر مین کیا جو اوسکو بادشاہ دہلی یا سیندہیا سے ملی تھی اور بطور خاص انعام کے علاقہ کہرکندا رہوانی جسکی جمع سالانہ علیحدہ علیحدہ قریب پچیس ہزار روپیہ کے تھی اور اس راجہ کو شمول بھائی لال سنگہ کیتھل والے کے علاقہ پرگنہ فریدپور واقع پانی پت جسکی جمع ... روپیہ کا ملا یہ علاقہ تا حین حیات ملا تھا اور عرصہ چند سال کا گذرا کہ ضبط سرکار ہوگیا بعد مہم ستلج کے گورنر جنرل بہادر نے راجہ جہیند کو بعوض اوسکی خدمات کے کچھ علاقہ اور دیا سالانہ جسکی تین ہزار ...

بیچ ۱۸۴۷ء کے سرکار انگریزی سے اوسی قسم کی سند نمبر ۷۷ راجہ جہیند کو ملی تھی جیسی مہاراجہ پٹیالہ کو عطا ہوئی تھی اس سال مین اور بھی علاقہ منضبطہ دربار لاہور جمعی ... روپیہ سالانہ واسطے ہمیشہ کے بلحاظ اوسکے معاف کردینے محصول پرمٹ وغیرہ کے دیا گیا —

بیچ ۱۸۵۷ء کے راجہ جہیند اول شخص تھا جو بمقابلہ مفسدین دہلی کے آگے گیا اسکی فوج بہادر

دیتی گارد یعنی فوج مقدم کوچ کرتی تھی اور ہمراہ فوج انگریزی کے بمقام دہلی رہی جب تک کہ دہلی
سر ہوئی اور تھوڑی فوج اوسکی بغیر ایک حملہ بھی ہوئی تھی بعوض ان خدمات کے اوسکو ایک علاقہ
جسکی بابت [illegible] سالانہ اس شرط پر جاگیر مین ملا کہ وہ ہمیشہ وفادار رہے اور خدمت وقت ضرورت و
اندیشہ کے کیا کرے اور مشورہ دیا کرے —

سنہ ۱۸۶۰ء مین اوسکو ایک سند جدید نمبر ۵۰ بشکل سند مہاراجہ پٹیالہ ملی جسکی رو سے اختیار
متبنی کرنے کا دیا گیا اور یہ استحقاق دوسری سند نمبر ۷۹ کی رو سے مستحکم کیا گیا ازروئے سند نمبر ۸۰
کے راجہ کو اختیار دیا گیا کہ وہ جزو علاقہ تحصیل کنوڑ واقع علاقہ جھجر بادائے نذرانہ خرید کرے —

یہ راجہ پچاس سوار بطور کنٹنجنٹ واسطے کار سرکار کے دیتا ہے اور اوسکی سلامی گیارہ ضرب کی ہوتی ہے —

قبضہ علاقہ جھیند کا رقبہ [illegible] میل مربع ہے اور باشندے تین لاکھ گیارہ ہزار آدمی ہین
اسمین قبضہ قدیم خاندان و جاگیرات حال عطیہ سرکار انگریزی ہین اور مالگزاری [illegible] لکھ روپیہ سالانہ
راجہ سابق راجہ سنگت سنگھ لاولد مر گیا اور راجہ حال بعد تکرار گدی نشین ہوا ایک مرتبہ اوسکا دعوی
نامنظور ہوا تھا اور علاقہ قابل ضبطی مگر آخرکار اوسکا حق بابت تمام علاقہ خاندان مقبوضہ راجہ
گجپت سنگھ مورث اعلی اگرچہ درست نہ تھا منظور ہوا مگر تمام علاقہ جو بعدہ راجہ بھاگ سنگھ و راجہ گجپت سنگھ
نے حاصل کیا تھا اور قریب ڈیڑھ حصہ تھا ضبط سرکار ہوا لہذا راجہ سروپ سنگھ کے پاس تمام
علاقہ خاندان کا نہین ہے مگر اوسیقدر ہے جو سابق راجہ گجپت سنگھ نے اول حاصل کیا تھا اور
وہ علاقہ جو بعدہ سرکار انگریزی نے عطا کیا ہے —

نابھا

راجہ نابھا اوسی خاندان کا ہے جسکا راجہ جھیند ہے مگر اولاد اکبر کے خاندان سے ہے
تب سے دوستی سرکار انگریزی اور اس راجہ کی ہوئی اوسوقت سے مہم اول سکھان تک
کوئی امر قابل بیان وقوع مین نہین آیا مگر اس وقت مین راجہ دیوندر سنگھ راجہ حکمران نے
رسد بند کر دی تھی اور متواتر احکام اجنٹ گورنر جنرل کا عدول کیا راجہ اس سبب سے برخاست کیا گیا

اور ایک پنشن [illegible] سالانہ کا مالگزاری نابھا سے اوسکے واسطے مقرر ہوا راجہ معزول اب مقام لاہور میں نظربند رہتا ہے اور اوسکا پسر کلان راجہ مقرر ہوا تمام محصول معاف ہوا باستثنا محصول پرمٹ خاص شہر نابھا جمین اہلکاران مقام مذکور با اختیارات کلی قائم رہے چہارم علاقہ سوائے [illegible] کے ضبط سرکار ہوا اور ایک جزو اوسکا فیمابین مہاراجہ پٹیالہ و راجہ جھیند بحصص مساوی بالعوض اونکی خدمات کے تقسیم ہوا تمام امور خاندان میں راجہ حال کو کل اختیار دیا گیا بشرطیکہ اوسکا طریق اچھا ہو اور انتظام بھی اوس سے اچھا ہے —

بعد ازیں کوئی اور تبدیلی سنہ ۱۸۵۷ تک نہیں ہوئی مگر اس سال میں راجہ حال بھرپور سنگھ نے سرکار انگریزی کی خدمات لائقہ کیں اور بالعوض اونکے اوسکو علاقہ جمعی ایک لاکھ چھ ہزار روپیہ سالانہ کا علاقہ جھجر میں سے دیا گیا بشرطیکہ وہ وقت فساد و اندیشہ خدمت فوج سے کرے اور مدد پولیٹیکل میں دیا کرے —

جب گورنر جنرل بہادر پنجاب تشریف لے گئے تھے اوسوقت میں راجہ نابھا کو بھی ویسی ہی سند نمبر ۱ عطا ہوئی جیسی مہاراجہ پٹیالہ اور راجہ جھیند کو ملی تھی جسکی رو سے اختیار متبنی کرنیکا اوسکو دیا گیا ایک اور سند نمبر ۲ بعد اسکے حق متبنی دی گئی بعد ازیں راجہ کو اجازت ہوئی کہ بالعوض زر قرضہ دادنی سرکار انگریزی اور یافتنی مہاراجہ مذکور جزو علاقہ تحصیل کنود ضلع جھجر خرید کرے اور اس بارہ میں سند نمبر ۳ اوسکو عطا ہوئی —

یہ راجہ سوار کنٹنجنٹ واسطے کار سرکار کے نہیں دیتا اونکی تنخواہ کا روپیہ اس جزو علاقہ میں شامل ہے جو بعد مہم ستلج ضبط ہوا تھا اوسکی سلامی گیارہ ضرب کی ہوتی ہے —

علاقہ نابھا کا رقبہ [illegible] میل مربع کا ہے اور باشندگان [illegible] نفری اور مالگزاری [illegible] لاکھ روپیہ ہے —

کلسیا

اس خاندان کی اصل کلسیا موضع ناجہا سے ہے جب حفاظت انگریزی ایں روئے ستلج میں مشتہر ہوئی تھی تو قبل اشتہار مجریہ سر ڈی اوکٹرلونی جودھ سنگھ حاکم مقام مذکور کے

پاس اس سبب سے مرض غشی میں ہوئی تھی کہ اوسکا میلان نسبت سرکار انگریزی سے کے مشتبہ تھا اور یہ تجویز ہوئی تھی کہ اگر رئیس مذکور حفاظت انگریزی کی پروا نکرے اور متفق رنجیت سنگہ سے رہے تو وہ دشمن قرار دیا جائیگا اور اوسکا ملک ضبط ہوگا بعد عرصہ دو مہینے کے رئیس مفسد نے بھی پیروی اور دوستی کی اور اطمینان حفاظت اوسکو دی گئی۔

سردار سوبھا سنگہ تباریخ ١٤ ماہ فروری ١٨٥٨ مرگیا اور سرکار انگریزی نے اوسکے فرزند بھاگ سنگہ کو اوسکا وارث اور جانشین منظور کیا اوسکو بھی ایک سند نمبر ١٠ ملی ہے جسکی رو سے اوسے اختیار متبنی کرنے کا دیا گیا ہے۔

مالگزاری علاقہ کلسیا کی مبلغ [illegible] ایک لاکھ روپیہ سالانہ ہے اور رقبہ [illegible] میل مربع اور باشندے [illegible] نفری ہین۔

اس رئیس کو مبلغ [illegible] سالانہ بابت نقصان محاصل پرمٹ وغیرہ سرکار انگریزی سے ملتا ہے اور یہ واسطے ہمیشہ کے دیا گیا ہے۔

مالیر کوتلا

یہ خاندان دراصل کابل سے آیا تھا بزرگ رئیس حال کے اچھے معتبر علاقجات پر منجانب شاہان مغلیہ ضلع سرہند مین مامور تھے اور رفتہ رفتہ جب سے سلطنت مغلیہ کو تنزل ہوا یہ لوگ خودسر ہوگئے یہ خاندان نسبت خاندان پٹیالہ و جھیند و نابھا جنکا ملک چہار طرف اس علاقے کے ہے قدیم تر ہے سردار اس علاقہ کا لارڈ لیک صاحب کے شامل ہوا تھا اور حفاظت انگریزی اوسپر بھی اوسیوقت ہوئی جسوقت اور سرداران کی نسبت مقرر ہوئی تھی رئیس حال اس علاقہ کا نواب سکندر علیخان نامی ہے اور بجاے اپنے والد کے ١٨٥٩ مین جانشین ہوا تھا اوسکی اولاد نہین ہے مگر اوسکو اطمینان بذریعہ سند نمبر ١٠ حاصل ہوئی کہ جو جانشین اوسکا مستحق ریاست ازروے شرع محمدی کے ہوگا ہر امر مین اوسکا لحاظ رکھا جائیگا رشتہ داران قریب اس سردار کے علاقہ خاندانی مین ایک حصہ پر مالک ہین اور وہان اونکا اختیار کل ہے مگر ماتحت نواب کے ہین۔

یہ علاقہ پچیس سوار بطور کنٹنجنٹ واسطے سرانجام کار سرکار دیتا ہے اور اسکی عوض سرکار سے ایک ۔۔۔ روپیہ سالانہ پاتا ہے یہ رقم اوسکو واسطے ہمیشہ کے بابت ترک کرنے محصول وغیرہ کے دیجاتی ہے اس رئیس کی سلامی نو ضرب کی ہوتی ہے

رقبہ مالیر کوٹلا کا ۔۔۔ میل مربع ہے اور آبادی ۔۔۔ نفری اور زر مالگزاری ایک لاکھ روپیہ سالانہ

فریدکوٹ

علاقہ فریدکوٹ دو حصون مین منقسم ہے ایک خاص فریدکوٹ اور دوسرا کوٹ کپورا

یہ علاقہ بجانب جنوب و مغرب ضلع فیروزپور کے واقع ہے اور سرحد جنوبی و مشرقی ملحق پٹیالہ سے ہے اسکا رقبہ ساڑھے ۔۔۔ میل مربع کے ہے اور آبادی قریب ۔۔۔ ہزار نفری اور مالگزاری غالباً قریب ۔۔۔ روپیہ سالانہ کی ہے رئیس اس علاقہ کا قوم برار جاٹ سے ہے ایک اوسکے بزرگ بہامن نام عہد اکبر شاہ مین ذی رتبہ ہوگیا اور اوسکے سبب یہ خاندان بزرگ ہوا اوسکے برادرزادہ نے ایک قلعہ کوٹ کپورا نام تعمیر کیا اور حاکم جو دوسرا اوسکا ہوا شروع صدی حال مین پرگنہ کوٹ کپورا کا قبضہ بحکم چند دیوان دربار لاہور نے کیا اور ہنگام مہم سکھان ۱۸۴۶ء مین سرکار انگریزی نے ضبط کیا مگر باعث اسکے کہ رئیس فریدکوٹ نے شریک سرکار انگریزی ہوکر جنگ کی ہین یعنی مہم ستلج ۱۸۴۵ و ۱۸۴۶ء مین خدمت لائقہ کی اوسکو خطاب راجگی عطا ہوا اور علاقہ مذکور و فی کوٹ کپورا جاگیر مین بلا بالعوض ترک کرنے محصول پرمٹ وغیرہ کے سرکار انگریزی نے اقرار کیا کہ وہ راجہ مذکور کو مبلغ ۔۔۔ روپیہ سالانہ دیا کرینگے اور چونکہ اوسوقت مین اکثر قطعات معافی علاقہ کوٹ کپورا مین ایسے تھے کہ وہ ضبط سرکار ہوچکے تھے لہذا ایک تجویز عمل مین آئی جس سے جو قطعہ زمین معافی ضبط ہوتے تھے حوالہ راجہ کے ہوتے تھے اور اوسکے بدلہ روپیہ کی تخفیف زرمعاوضہ پرمٹ وغیرہ مین ہوتی تھی

کچھ کنٹنجنٹ فوج وہ نہین دیتا اور نہ کچھ مالگزاری سرکار انگریزی مین کرتا ہے مگر راجہ اپنے پاس بچاس ۔۔۔ سوار اور ۔۔۔ پیادہ سے موجود ۔۔۔ ہے

بالعوض خدمات لائقہ جو اوسنے بلوے مین کین تعین خدمت دس سوارون کی جو وہ دیتا معاف ہوئی اوسکی سلامی گیارہ ضرب کی ہوتی ہے اور ازروے سند نمبر ۱۰ اسکے اختیار متبنی کرنے کا بھی اوسکو حاصل ہے۔

بالفعل فریدکوٹ تحت حکومت صاحب کمشنر بہادر قسمت لاہور کے ہے

رئیسان خورد این روے ستلج

جب رئیسان خورد علاقہ این روی ستلج سے اختیارات حکومت چھن گئے تو انتظام پولیس سرکار انگریزی نے اپنے اختیار مین رکھا اور تمام محاصل پرمٹ وغیرہ بلا معاوضہ معاف ہوے صرف باستثنا نواب کنجپورہ و منیر کوٹھار باقی رئیس سب بطور جاگیردار ہو گئے مگر بلحاظ ان تبدیلات عظیمہ کے چند رئیسون کو کچھ حقوق بنسبت اونکی ذات خاص اور جاید اد کے دیے گئے۔ جو مقدمات قبل تاریخ ۲۰ ماہ جون ۱۸۴۹ء واقع ہوے تھے اونکی سماعت کا اختیار عدالتہاے دیوانی مال کو نہین دیا گیا اور بیچ مقدمات فوجداری کے جو قبل ماہ جنوری ۱۸۴۷ء واقع ہوے تھے رئیس صرف تابع حکم صاحبان کمشنر بحیثیت پولیٹکل اجنٹ قرار دیے گئے اور بیچ مقدمات فوجداری موقوعہ ماہ جنوری ۱۸۴۷ء رئیس تاحین حیات گرفتاری سے بری متصور ہوے اور اونکے مکانات سکنی مداخلت پولیس سے بری کیے گئے مگر مقدمات سنگین یا قتل مین جو بنسبت کسی شخص یا جاید اد کے واقع ہوے ہون وہ لوگ صرف صاحبان کمشنر کے جوابدہ رہے اور بیچ مقدمات دیوانی کے رئیس گرفتاری سے بری اور اونکے مکانات قرقی سے بری کیے گئے اور اونکا علاقہ درصورت موجود ہونے وارث ذکور کے ضبط سرکار اور بالعوض زر ڈگریات دیوانی تاحین حیات قابض حال قرق سرکار ہوگا تمام علاقجات جو درمیان بے اختیار اور با اختیار رئیسون کے منقسم تھے سب زیر حکم عدالت دیوانی و مال و فوجداری سرکار انگریزی قرار دیے گئے مگر ایسے مشتہر کے اسناد کی تبدیلی ممکن ہے

۱۸۵۷ء تمام ان سردارون نے خدمت سرکار انگریزی کی کی اور بطریق انعام سرکار نے تخفیف اکیس ہزار چار سو سولہ ۲۱۴۱۶ روپیہ سالانہ کی بیچ تیئیس علاقون کے دی یہ تخفیف اوس روپیہ کی تھی

وہی گئی جو بابت خدمات ذاتی کے ادا ہوتا تھا

عرصہ قلیل گذرا کہ منجملہ ان سرداروں کے سترہ سرداران نامی کو اختیارات مجسٹریٹی اونکے اپنے علاقجات مین دیے گئے اور بعض موقع پر یہ اختیارات اونکو دیہات ملحقہ سرکاری کے بھی عطا ہوئے

جانشینی ان علاقجات مین حسب قواعد ذیل ہوتی ہے

اول. کوئی بیوہ جانشین نہو

دوم وارث غیر ذکور جانشین نہو

سوم درحالت موجود ہونے وارث درست کے وارث بعید بھی جانشین ہوسکتا ہے درصورتیکہ مورث رئیس مرحوم اور مورث وارث بعید قابض کسی حصہ علاقہ پر ۱۸۱۵ء مین اور بعد ازان رہے ہون

فہرست جاگیرات مع جمع آمدنی و جمع ادائی سرکار - بعض جاگیرات مین ایک ہی واحد حاکم ہے اور بعضے مین گروہ خاندان جنکے حصص فرداً فرداً بہت کم مقدار کے ہین اور بعض مین ملازم اور متوسلین رئیس جنکے خاندان اب بالکل معدوم ہوگئے ہین

نمبر	نام	تعداد زر آمدنی	تعداد زر مالگزاری سرکار
۱	باگریان	[illegible]	[illegible]
۲	بیدوان { سوہانا	[illegible]	[illegible]
	بیدوان { بنک ماجرا	[illegible]	[illegible]
۳	پرلیال	[illegible]	[illegible]
۴	بیجا داولون	[illegible]	[illegible]
۵	بلاسپور	[illegible]	[illegible]
۶	بھروگ	[illegible]	[illegible]

نواب فرخ نگر و راجہ بلبہ گڑھ منجملہ انکے رئیسان جھجر و بلبہ گڑھ اور فرخ نگر کو پھانسی ہوئی اور اونکے علاقجات ضبط سرکار ہوئے بابت بلوہ سنہ ۱۸۵۷ء کے اور علاقجات دادری اور بہادر گڑھ کئی ضبط سرکار ہوئے اور رئیس کو ایک پنشن تعدادی ایک ہزار روپیہ کی واسطے پرورش کے دی گئی —

راجہ بلبہ گڑھ کے پاس کوئی سند موروثی عطیہ سرکار انگریزی نہ تھی اور علاقجات دادری و بہادر گڑھ اول جزو علاقہ جھجر تھے اور سند نمبر ۵۸ میں جسکی رو سے علاقہ مذکور عطا ہوا تھا شامل تھی

روحانا

اس خاندان افغان کو یہ علاقہ بشرط وفاداری سرکار انگریزی اور خدمت ہنگام جنگ کے عطا ہوا تھا اول سند لارڈ لیک صاحب نے تا حین حیات عبد الصمد خان اور اوسکے چار بیٹوں کو دیا تھا لیکن بتاریخ ۴ ماہ مئی ۱۸۰۶ء گورنر جنرل بہادر نے سند دوامی نمبر ۶۰ دی اور اکثر علاقجات ہریانا شامل اس علاقہ کے ہو کر رئیس روحانا کو ملے اور بعد ازاں علاقجات ہریانا تبدیل ہو کر عوض میں دیہات روحانا اور سمانا واقع روہتک دیے گئے —

سنہ ۱۸۲۵ء میں عبد الصمد خان کا جانشین اوسکا بیٹا دوندے خان ہوا اور یہ بھی سنہ ۱۸۵۰ء میں فوت ہوا اور اسکی عوض فرزند اکبر حسن علیخان نامے حاکم علاقہ ہوا —

لوہارو

احمد بخش خان اول مورث اس خاندان کا تھا اور وہ وکیل راجہ الور کا تھا یہ علاقہ اوسکو بعوض خدمت جو اوسنے بیچ صلح کرانے کے راجہ اور لارڈ لیک صاحب کے کی تھی واسطے دوام کے راجہ نے دیا تھا اور پرگنہ فیروزپور بموجب نمبر ۷۰ لیک صاحب نے دیا اس شرط پر کہ وہ وفادار رہے اور وقت جنگ خدمت کرے اصل موہوب احمد بخش خان نے سنہ ۱۸۲۷ء میں وفات پائی اور اوسکا بیٹا شمس الدین خان اوسکا جانشین ہوا سنہ ۱۸۳۵ء میں شمس الدین خان بجرم قتل مسٹر فریزر صاحب ایجنٹ دہلی پھانسی دیا گیا اور پرگنہ فیروزپور ضبط سرکار ہوا اور پرگنہ لوہارو

اونسکے برادران امین الدین خان اور زین الدین خان سکے سپرد ہوا یہ دونون بھائی ہنگام عصیان دہلی ۱۸۵۷ء مین اندر شہر کے تھے اور بعد فتح دہلی وہ قید ہوئے تھے مگر آخر کار رہا ہوے اور دوبارہ اپنے علاقے پر قائم کیے گئے امین الدین خان کا رملک کرتا ہے اور اوسکا برادر کوچک نصف آمدنی نقد پاتا ہے کل بکاسی اس علاقہ کی قریب ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ ہے —

پٹودی

اصل مورث فیض طلب خان برادر نجابت علیخان نواب جھجر کا ہے اوسکو ایک شکست بمقابلہ فوج ہولکر لگا تھا اسواسطے حسب سند نمبر ۸۵ پرگنہ پٹودی بطور جاگیر دوامی اوسکو عطا ہوا ۱۸۲۹ء مین اوسنے وفات پائی اور اکبر علیخان اوسکا جانشین ہوا بتاریخ ۳۱ ماہ مارچ ۱۸۶۲ء اسنے بھی وفات پائی اور اوسکا فرزند محمد علی تقی خان جانشین ہوا آمدنی اس علاقے کی پینتالیس ہزار روپیہ سالانہ ہے —

نواب روجانا اور نواب پٹودی اور نواب امین الدین خان لوہارو کو سند نمبر ۹۴ عطا ہوئی جسکی روسے اطمینان دی گئی کہ جو وارث حسب شرع محمدی اوسکا ہوگا وہ منظور اور مقبول کیا جائیگا —

نمبر ۶۹

ترجمہ اطلاعنامہ بنام رئیسان ملک مالوہ و سرہند این روے دریاے ستلج مرقومہ ۳ ماہ مئی ۱۸۰۹ء یہ امر روشن تر از آفتاب ہے اور یقینی زیادہ بنسبت پہلے وہ گذشتہ کے کہ فوج کشی انگریزی اس جانب دریاے ستلج کے کلیۃً مطابق درخواست اور خواہش سرداران کے ہے اور صرف بنظر لحاظ دوستانہ انگریزی گورنمنٹ کے جو سبب قیام ریاست رئیسان کے ہے وقوع مین آئی ہے ایک عہدنامہ بتاریخ ۲۵ ماہ اپریل ۱۸۰۹ء فیمابین مٹکاف صاحب منجانب سرکار انگریزی اور مہاراجہ رنجیت سنگہ کے حسب الحکم رایٹ ہنریبل گورنر جنرل بہادر

با جلاس کونسل منعقد ہوا اور بہم نہایت خوشی سے واسطے اطمینان سرداران ملک مالوہ سرہند کے بتجویز اور رضامندی سرکار بدفعات ہفتگانہ ذیل مشتہر کرتے ہین —

شرط اول

ملک سرداران مالوہ و سرہند زیر حمایت و حفاظت سرکار انگریزی آیا لہذا حکومت و حکمرانی مہاراجہ رنجیت سنگھ سے بموجب شرائط عہدنامہ بری متصور ہونا چاہیے —

شرط دوم

ملک رئیسان جو اس طرح زیر حفاظت آیا ہے تمام قسم کے محاصل زر سے بری ہے یعنی سرکار انگریزی کوئی محصول اوس سے نلیگی —

شرط سوم

سرداران مذکورین کو وہی اختیارات اور حقوق حاصل رہینگے جو اونکے قبضے مین قبل اونکے زیر حمایت آنے کے تھے —

شرط چہارم

جب کبھی فوج انگریزی واسطے بہبود عام کے اون سرداروں کے علاقہ مین سے گذر کرے تو ہر ایک سردار کو لازم ہوگا کہ اپنے اپنے علاقے مین رسد و غلہ و دیگر ضروریات اونکی بہم پہنچاوے —

شرط پنجم

اگر کوئی دشمن کسی جانب واسطے فتح کرنے اس ملک کے آوے تو مقتضائے دوستی و اتفاق و بہتری باہمی اسی مین ہے کہ سب رئیس فوج انگریزی کے متفق ہو کر کوشش بیج دفع کرنے دشمن مذکور کے عمل مین لائین اور بانتظام و فرمانبرداری کاربند رہین —

شرط ششم

اسباب انگریزی جو تجاران اضلاع شرقی سے واسطے فوج کے لائین اوس سے کوئی تقاضا نہ دار اور رئیس ان علاقجات کا مزاحم نہو اور نہ اوسے محصول شئے مذکور طلب کرے —

شرط ہفتم

تمام گھوڑے جو واسطے رسالہ کے سرہند مین یا کسی اور مقام مین خرید کیے جائین اور سوداگران اسپ کے پاس پروانہ راہداری دستخطی و مہری صاحب رزیڈنٹ بہادر دہلی یا صاحب افسر کمانڈنگ سرہند کا ہو تو سب سردار ایسے گھوڑون کو بلا مزاحمت یا مطالبہ محصول اپنے اپنے علاقے مین گذر کرنے دین —

نمبر ۷

اشتہار بنام سرداران سکھ وغیرہ مرقومہ ۲۲ ماہ اگست ۱۸۱۱ء

بتاریخ ۳ ماہ مئی ۱۸۰۹ء ایک اطلاعنامہ سات شرائط کا بحکم سرکار انگریزی جاری ہوا تھا اس مراد سے کہ ملک سرداران سرہند و مالوا زیر حفاظت سرکار آگیا لہذا صاحب منشاء عہدنامہ رنجیت سنگھ کچھ علاقہ علاقجات سرداران مذکورہ بالا سے نہین رہا اور سرکار انگریزی کا ارادہ نہین کہ مطالبہ پیشکش یا نذرانہ کرین اور سرداران اپنے اپنے علاقے پر حاکم اور قابض رہین گے اور غرض اجرائے اطلاعنامہ مذکور سے یہ تھی کہ سرداران مذکورین کی اطمینان ہو کہ سرکار کی نیت حکمرانی کی نہین ہے اور جسکے پاس جو علاقہ ہے وہ اوسپر قبضہ رکھے اور با اطمینان اوسکا خط اوٹھاوے

چونکہ اکثر زمینداران و رعایا ملک سرداران مذکورین نے پیشگاہ افسران انگریزی استغاثہ پیش کیے مگر اونھون نے بنظر شرائط اطلاعنامہ مذکور کچھ توجہ اوسپر نہین کی اور نہ ارادہ ہے کہ آیندہ اوسپر لحاظ کرین مثلاً بتاریخ ۱۵ ماہ جون ۱۸۱۱ء دلاور علیخان سمانا والے نے نالش پیشگاہ صاحب رزیڈنٹ دہلی بنام اہلکاران راجہ صاحب سنگھ پیش کی کہ اونھون نے اوسکے جواہر اور دیگر اسباب چھین لیا اسپر صاحب موصوف نے حکم دیا کہ قصبہ سمانا عملداری راجہ صاحب سنگھ مین ہے لہذا یہ عرضی نالش اوسکے پاس مرسل ہو —

اور بتاریخ ۱۱ ماہ جولائی ۱۸۱۱ء وسوندا سنگھ و گورکھہ سنگھ نے پیشگاہ کرنیل اوکٹرلونی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر کے بنام سردار جسپت سنگھ کے نالش دائر کی کہ سردار مذکور نے اونکی جایداد وغیرہ کا حصہ لیا ہے بعد ملاحظہ اسکے ظہر عرضی پر حکم تحریر ہوا کہ چونکہ تین سال سے کوئی دعویٰ

سردار کے بھائیونکی طرف سے پیش نہین ہوا اور نہ کسی شریک کا نام مذکور ہے اور چونکہ اطلاع نامہ
مین جو سردارونکو دیا گیا ہے یہ مشتہر ہوچکا ہے کہ ہر ایک سردار اپنے علاقے مین بلا دقت رہے
اور کل اختیار رکھے لہذا اس عرضی نالش پر کچھ حکم نہین ہوسکتا ہے اس قسم کے حکم اور استغاثون کے
حکم سند رکھتے ہین اور نیز یہ مراد ہے کہ ہر ایک زمیندار اور رعایا کے دلمین نقش ہو کہ دادرسی اونکی
اونکے رئیسون سے ہوگی اور وہ کوئی دقیقہ فرمانبرداری بنسبت اونکے فروگذاشت نکرین لہذا امر اوپر
راجگان وسرداران این روی ستلج فرض ہے کہ وہ اسے بخوبی ذہن نشین اپنی رعایا کے کردین اور
اونکا اطمینان حاصل کرین اور یہ بھی اونپر ظاہر کرین کہ استغاثہ روبروے افسران انگریزی کچھ کارآمد
نہوگا اور وہ صرف اپنے سردارون کو منبع الانصاف تصور کرین اور برضا وخوشی اونکی اطاعت قبول اور منظور کرین

اور چونکہ بموجب منشاء اشتہارنامہ سابق کے یہ ارادہ سرکار انگریزی کا نہین کہ علاقجات سرداران
ملک ہذا مین مداخلت کرین مگر بغرض بہبودی رعایا اس امر کی اطلاع عام دینی ضرور ہے کہ اکثر سردارون
نے بعد فتح کشتی آخر راجہ رنجیت سنگہ کے علاقجات دیگران پر قبضہ کرلیا ہے اور اونکے موروثی
علاقجات چھین لیے ہین اور پیچ واپس کردینے اونکے یہان تک درنگ اور تساہل ہوا کہ جب تک
فوج انگریزی نے اونکو مجبور واپس دینے پر نکیا اونھون نے واپس نہین دیا جیسا مقدمات رانی زیرہ
مین اور سکھان جو یہان ہین اور تعلقجات قرولی وچھبوندی اور موضع چینا مین ہوا ہے اور وجہ درنگ
اور تساہل سے نفع آمدنی اور نقصان لاعلاج مالکان متحمل ہوسکتا ہے لہذا حسب الحکم سرکار
انگریزی اشتہار دیا جاتا ہے کہ اگر کسی سردار نے یا کسی اور شخص نے زبردستی علاقہ دوسرے کا لیا ہو
یا کسیطرح نقصان رسانی اصل مالک کی کی ہو تو یہ واجب ہے کہ قبل دائر ہونے نالش کے مالک کو
راضی کردین اور واپسی مین توقف کسیطرح کا نکرین اور اگر اسمین توقف ہوگا اور ضرورت مداخلت سرکار
انگریزی کی ہوگی تو زر آمدنی اوس تاریخ سے جس سے اصل مالک بیدخل ہوا ہے مع دیگر نقصانی
کے جو رعایا علاقہ مذکور کا باعث گذرنے فوج کے ہوگا بلا شبہہ مجرم سے طلب ہوگا اور باعث
نافرمانبرداری حکم ہذا آجتک سزاے فہمائش موافق حیثیت جرم اور مجرم کے دیجائیگی اور یہ سب
حسب فیصلہ سرکار انگریزی کے عمل مین آئیگا ۔ المرقوم ۲۲ اگست سنہ ۱۸۱۱ع

دستخط ڈی اوکٹرلونی اجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۷۱

سند بنام راجہ کرم سنگہ راجہ پٹیالہ بابت پرگنہ مہیلی وغیرہ بمہر و دستخط ہز اکسیلنسی گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل۔

چونکہ تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا اور چونکہ راجہ کرم سنگہ نے نہایت مستعدی سے اتفاق ساتھ فوج کے جنگ گذشتہ مین کیا ہے لہذا سند ہذا دیجاتی ہے جسکی رو سے پرگنہ جات ذیل راجہ کرم سنگہ اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے عطا ہوتے ہین یعنی پرگنہ مہیلی و پرگنہ کلجون پرگنہ بلتھیرا پرگنہ کوسالا پرگنہ جبروت پرگنہ کہلی پرگنہ ہری ہر پرگنہ ساگر پرگنہ توراسنکا پور پرگنہ جوبل پرگنہ ملاکوتی مع سائر تمام پرگنہ جات کے اور تمام حقوق وغیرہ اونکے بالعوض نذرانہ ڈیرہ لاکھہ روپیہ کے اور جب یہ روپیہ خزانہ سرکار مین بابت اقساط مقررہ داخل ہوجائیگا تو کسی سبب سے اور مطالبہ زر نہوگا سرکار انگریزی ہمیشہ مدد اور حفاظت راجہ مذکور اور اوسکے ورثا کا اوسکے علاقے مین کریگی راجہ اس سند کو کامل اور جائز تصور کرکے فوراً قبضہ پرگنہ جات مذکورہ بالا کا کریگا مگر اوسکو لازم نہین کہ سوائے حدود مقررہ پرگنہ جات مذکور کسی اور زمین پر قبضہ کرے اور وقت جنگ کے راجہ کو لازم ہوگا کہ حسب الطلب حکام انگریزی سپاہی و بیگاری فوج کو دیگا جو فوج واسطے حفاظت کوہستان کے مامور ہوگی وہ کوئی دقیقہ دقائق انصاف کا اور بہبودی رعایا کا فروگذاشت نہ کریگا اور رعایا اوسکی راجہ کو اپنا مالک اور حاکم ذی حق تصور کرکر فرمانبرداری اوسکی کرینگے اور حسب معمول مالگزاری ادا کرینگے اور ہمیشہ ساعی بیچ ترقی آبادی زمین کے رہینگے اور اپنی نمک حلالی اور فرمانبرداری ظاہر کرینگے۔

المرقوم ۲۰ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۱۵ء

نمبر ۷۲

سند بنام راجہ کرم سنگہ راجہ پٹیالہ بابت ٹھکرائی بگھات و جگت گڈہ بمہر و دستخط ہز اکسیلنسی گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل۔

چونکہ تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا اور چونکہ راجہ کرم سنگہ نے نہایت مستعدی

اتفاق ساتھ فوج انگریزی کے بیچ جنگ گذشتہ کے کیا ہے لہذا حسب الحکم رایٹ ہنوریبل گورنر جنرل
بہادر کے یہ سند بنام راجہ مذکور کے دیجاتی ہے جسکی رو سے پرگنجات مفصلہ ذیل راجہ کو اور اوسکے
ورثا کو واسطے دوام کے دیئے جاتے ہیں یعنی پرگنہ بکہات مشہور ٹکسال مع قلعہ قدیم سکہ چین پاید
و تنخواہ مالی جو تابع پابار ٹکسال واقع ہے اور قلعہ تنارد گڑھ اور پرگنہ پارلیک ا مع قلعہ اجیرگڑھ و پرگنہ
کمانپتن مع قلعہ راج گڑھ اور پرگنہ لچھرنگیا اور پرگنہ بزدلی مع سب پرگنات و پانچ منزل قلعہ کورہ
وسائر تعدادی ایک ہزار آٹھ سو روپیہ یہ سب ٹھکورائی بکہات میں شامل ہیں اور دوم قلعہ جگت گڑھ
مع پرگنہ جگت گڑھ و محقات جو جبومیرکا مع تمام حقوق وغیرہ اوسکے بالعوض مبلغ ایک لاکھ بتیس ہزار روپیہ کے
اور جب یہ روپیہ داخل خزانہ سرکار ہوگا تو اور مطالبہ ہرگز کسی سبب سے راجہ پر کیا جائیگا سرکار
انگریزی ہمیشہ حفاظت اور امداد راجہ مذکور کی ان علاقجات میں کیا کریگی اور راجہ اس علاقے پر
قبضہ کریگا اور دوسرے کے علاقے پر قبضہ نکریگا اور وقت جنگ فوج راجہ کی جو واسطے حفاظت
ان علاقجات کے مامور ہوگی ساتھ فوج انگریزی کے شامل ہوا کریگی راجہ بہبودی رعیت میں
کوشش کریگا اور رعیت راجہ کو اپنا مالک اور حاکم ذی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرینگے
اور حسب معمول مالگذاری ادا کرینگے اور ہمیشہ ساعی بیچ آبادی زمین کے رہینگے اور اپنی نمک حلالی
اور فرمانبرداری ظاہر کرینگے — المرقوم ۲۰ اکتوبر سنہ ۱۸۱۵ع

نمبر ۱۴۷

سند بنام مہاراجہ پٹیالہ المرقوم ۲۲ ستمبر سنہ ۱۸۴۸ عیسوی کے

رایٹ ہنوریبل گورنر جنرل بہادر نے حکم دیا کہ بعض علاقجات راجہ پٹیالہ کو بعوض اوسکی اتحاد اور دوستی
و خدمتگذاری سرکار کے بیچ جنگ گذشتہ لاہور کے دیجائے اور راجہ پٹیالہ نے درخواست کی کہ
اوسکو سند واسطے اطمینان حفاظت و عطائے حقوق علاقجات قدیم دیجائے گورنر جنرل بخوشی اطمینان
مطلب حسب ذیل بذریعہ سند دیتے ہیں تاکہ مہاراجہ اور اوسکے ورثا باطمینان تمام کارروائی اپنے
علاقے میں حسب دستور قدیم کرتے رہیں —

مہاراجہ کے علاقجات قدیم بموجب فہرست منسلکہ کے واسطے ہمیشہ کے بیچ قبضہ اوسکے

اور اوسکے جانشینون کے مع تمام حقوق حکومت لوپس و مال وغیرہ حسب دستور قایم رہینگے
اور مہاراجہ کی حمایت میں اور وہ لوگ جو علاقہ بشرط ہمراہی ہنگام جنگ کے پاتے تھے متعلقین اور متوسلین حسب دستور
قدیم اونکے ہمراہ اور مدد دینگے مہاراجہ کوشش کرینگے کہ داد دہی اور بہبودی و رفاہ رعایا عمل مین آوے
اور وہ لوگ راجہ کو اپنا مالک اور حاکم ذی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی اور اوسکے ورثا کی کیا
کرینگے اور حسب معمول مالگذاری ادا کرینگے اور ہمیشہ ساعی بیچ ترقی آبادی زمین کے رہینگے
اور اپنی نمک حلالی اور فرمانبرداری ظاہر کرینگے مہاراجہ نے اپنی طرف سے اور اپنے ورثا کیطرف سے
تمام محصول چونگی و راہداری وغیرہ واسطے ہمیشہ کے معاف کئے ہین پس یہ محاصل تمام علاقہ
پٹیالہ مین معاف ہوا اور مہاراجہ اپنی طرف سے اور اپنے ورثا کیطرف سے یہ بھی وعدہ کرتے
ہین کہ وہ انسداد ستی ہونے اور دختر کشی اور بردہ فروشی کا اپنے علاقے مین کرینگے اگر اہلکاران
مہاراجہ کی عملداری مین کوئی شخص مجرم ان جرائم کا ہوگا تو ہنگام ثبوت مجرم کو مہاراجہ ایسی سزا سخت
دینگے کہ اورونکو عبرت ہوگی سرکار انگریزی ہرگز مہاراجہ سے یا اونکے ورثا و متوسلین ندکوئی بالا
کوئی رقم بنام نذرانہ و مالگذاری یا محصول یا معاوضہ خرچ سپاہ وغیرہ طلب نکرینگے بشرطیکہ مہاراجہ مثل
سابق بدل خدمتگذاری اور خیرخواہی سرکار مین مصروف رہینگے حکام انگریزی کوئی نالش رعایا
مہاراجہ کی یا اونکے ملازمین کی سماعت نکرینگے اور نہ مداخلت بیچ انتظام ملک کے کرینگے اگر کوئی
دشمن کسی طرف سے اس جانب دریای بیاسہ یا ستلج کے بارادہ فتح کرنے اس ملک کے آوے
تو مہاراجہ مع اپنی فوج کے شامل فوج انگریزی ہوکر بموجب تمام دشمن کو دفع کرینگے اور باستلزام فرمانبرداری
کارروائی کرینگے اور وقت جنگ تمام پیداواری اپنے ملک کی باختیار سرکار انگریزی کردینگے
مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ وہ معرفت اپنے اہلکاران کے شارع عام جو اوسکے علاقے مین
واسطے آمد و رفت فوج انگریزی کے انبالہ سے دیگر مقامات تک اور فیروزپور تک بنیگا وہ اوسکو
بنوا دینگے اور اوسکی مرمت کیا کرینگے اور اس راستہ کا عرض و بلندی حسب تجویز صاحبان انگریز
مامورہ سڑک ہوگی اور مہاراجہ فرودگاہ واسطے افواج انگریزی کے حسب ضابطہ ہی مقامات مجوزہ بنوادینگے
تاکہ آیندہ کوئی دعوی بابت نقصانی زراعت کے واقع نہو—

نمبر ۴۷

ترجمہ سند بنام مہاراجہ پٹیالہ عطیہ ہز اکسیلنسی ویسرائی و گورنر جنرل بہادر المرقومہ مقام شملہ

تاریخ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ع

جب سے حکومت انگریزی ہندوستان مین قائم ہوئی ہے مہاراجہ حال پٹیالہ اور اونکے مورث ہمیشہ مستحکم بیچ دوستی کے رہے ہین اونکو اکثر انعام مین بالعوض اونکی وفاداری کے تزائد توقیر و مرتبہ و علاقہ عطا ہوئی ہے عرصہ قلیل گذرا کہ مہاراجہ حال پٹیالہ اپنے بزرگون کی کارروائی پر باعث استقلال اور دلاوری کے جو اونھون نے بیچ بلوہ سنہ ۵۸-۱۸۵۷ع ظاہر کی سبقت لیگئے یادگار اس لاجواب اور عمدہ نمک حلالی کے ہز اکسیلنسی ویسرائے اور گورنر جنرل بہادر ہند نے زیادہ توقیر اور علاقہ واسطے دوام کے مہاراجہ اور اونکے ورثا کو عطا کیا اور بخوشی درخواست مہاراجہ بدین مضمون منظور کی کہ ایک سند مجددا بمہر و دستخط ویسرائی ممدوح اس مضمون کی عطا ہو کہ مہاراجہ اپنے علاقے قدیم اور عطیہ سرکار انگریزی مین قبضہ بلا واسطہ غیر سے رکھین لہذا حکم ہوتا ہے کہ—

شرط اول

مہاراجہ اور اونکے ورثا واسطے دوام کے اختیارات راجگی اوپر اونکے علاقہ قدیم اور علاقہ عطیہ کی بموجب فہرست کے رکھین گے اور تمام حقوق و استحقاق وغیرہ جو مہاراجہ اپنے علاقہ قدیم مین رکھتے ہین وہی حقوق وغیرہ علاقہ جدید جو اونکو سرکار سے ملا ہے رکھین گے اور رعیت اور متوسلین وغیرہ اونکے ہر قسم کی متابعت مہاراجہ لازم تصور کرین —

شرط دوم

باستثنا مندرجہ دفعہ سوم کے سرکار انگریزی ہرگز مہاراجہ سے یا اونکے ورثا یا رعیت یا واسطہ دار یا متوسلین سے کسی قسم کی رقم بنام نذرانہ یا مالگزاری یا خدمت یا کسی اور حیلہ سے طلب نکریگی

شرط سوم

سرکار انگریزی بدل چاہتے ہین کہ خاندان عالی پٹیالہ دوام رہے اور اس سبب سے مہاراجہ اور اونکے ورثا کو ہمیشہ جب کوئی وارث ذکور موجود نہو اختیار متبنیٰ کرنے کا خاندان پھولکیان سے دیتے ہین اگر کسیوقت کوئی مہاراجہ وفات کرے اور کوئی متبنیٰ بھی اوسنے

کیا ہوتا ہے راجہ نابھا اور راجہ جیند کو اختیار حاصل ہوگا کہ باتفاق صاحب پولیٹکل ایجنٹ سرکار انگریزی
کے کوئی جانشین خاندان پھولکیان سے تجویز کریں مگر اس حال میں نذرانہ ایک ثلث ریاست کی علاقہ
پٹیالہ کی سرکار انگریزی کو دینا ہوگا —

شرط چہارم

سنہ ۱۸۴۷ء میں سرکار نے مہاراجہ کو اختیار دیا ہے کہ باتفاق رائے صاحب کمشنر جالندھر کے
سزائے قصاص دیا کریں اب یہ روک بھی موقوف ہوتی ہے مہاراجہ کو کل اختیار موت
حیات اپنی رعایا کا دیا جاتا ہے در باب سزا دہی رعایائے انگریزی جو ان سے جرم مہاراجہ
کے علاقے میں کیا ہوا اور گرفتار ہوئے ہوں مہاراجہ حسب ہدایت مراسلہ آنریبل کورٹ آف
ڈائرکٹرز بنام گورنمنٹ ہند نمبر ۳ مرقومہ یکم جون ۱۸۳۶ء کاربند ہونگے مہاراجہ کوشش
بیچ دادرسی کے کرینگے اور بہبودی و خوشی رعایا مد نظر رکھیں گے اور وعدہ کرتے ہیں کہ
ممانعت ستی ہونے کی اور دختر کشی اور بردہ فروشی کی اپنے علاقے میں کرینگے اور جو مجرم
ان جرائم کا ثبوت ہوگا اوسکو سزائے سخت دینگے —

شرط پنجم

مہاراجہ ہرگز نمک حلالی و خیرخواہی شاہ انگلستان سے انحراف نکرینگے —

شرط ششم

اگر کوئی فوج دشمن سرکار انگریزی اس نواح میں رونما ہوگی مہاراجہ ہمراہ فوج انگریزی کے
ہوکر اوسکا مقابلہ کرینگے اور بہمہ تن کوشش کرینگے جسقدر ساربان باربرداری اور رسد وغیرہ کی ضرورت
ہوگی بہم پہنچا دینگے —

شرط ہفتم

سرکار انگریزی سماعت نالشات رعایائے مہاراجہ خواہ معافیدار خواہ جاگیردار
خواہ رشتہ دار خواہ متوسل خواہ ملازم خواہ اور کوئی ہو نکرینگے —

شرط ہشتم

سرکار انگریزی انتظام خانگی و خانہ داری مہاراجہ کا انتظام نکرینگے اور اوسمیں مداخلت

کرنے سے اجتناب کرینگے۔

شرط نہم

مہاراجہ مثل سابق اب بھی حسب شرح حال معرفت اپنے اہلکاران کے اسباب و مصالح طیاری راستہ ریل و مقامات ریل و شارع عام و پل وغیرہ کا سرانجام کردینگے اور زمین بلا معاوضہ واسطے طیاری راستہ ریل و شارع عام کے دینگے۔

شرط دہم

مہاراجہ اور اونکے ورثا وغیرہ اوسی طریق وفاداری و نمک حلالی سرکار انگریزی پیش نظر رکھینگے اور سرکار انگریزی ہمیشہ آمادہ بجا رکھنے توقیر اور مرتبہ مہاراجہ اور خاندان مہاراجہ کے رہینگے۔

فہرست علاقجات مہاراجہ پٹیالہ

علاقہ موروثی	علاقہ موروثی
پرگنہ پٹیالہ خاص دستور۔	تعلقہ بھنگی۔
تعلقہ مروان پور۔	تعلقہ بنور۔
تعلقہ گونتور۔	تعلقہ بھوانی گڑھ عرف دودا۔
تعلقہ رائی مرچہ	تعلقہ بوہا۔
تعلقہ امرگڑہ	تعلقہ سرور گڑھ عرف روہال۔
تعلقہ چہار تھل۔	تعلقہ وکال گڑہ یا موننگ۔
تعلقہ سونام۔	تعلقہ کرم گڑھ یا عکیانول دربا۔
تعلقہ راج پورہ۔	تعلقہ بھان گڑھ یا ترونا۔
تعلقہ اٹالا گڑھ یا پرنالا۔	تعلقہ منجور۔
تعلقہ شیر پور۔	تعلقہ گوبند گڑھ یا بٹھندا

علاقہ موروثی

تعلقہ رام گڑھیا کہو رام —

تعلقہ صاحب گڑھیا پائل

علاقہ یافتہ جدید

تعلقہ امرالا —

تعلقہ کوہنی گکھات —

تعلقہ کوہی کپورتھل —

تعلقہ چکوٹیان —

فہرست رفقا

سکھان بہدا

سکھان لوہاری —

سکھان بھیت کوٹ —

سکھان کورجہاکیا —

سکھان رارا —

سکھان کوٹلا —

سکھان بلارابلاری —

سکھان بدالی بہائی —

سکھان بیرسنگھ —

سکھان رام پور —

سکھان کوٹ پونا —

علاقہ موروثی

تعلقہ فتح گڑھیا سرہند —

تعلقہ عالم گڑھیا نند پور کلور —

علاقہ یافتہ جدید

پرگنہ بستی ملک چندر —

پرگنہ فلا جھونیر —

پرگنہ مہلا

پرگنہ نارنول

فہرست رفقا

جاگیرداران بہدور

جاگیرداران جھونڈان —

جاگیرداران ذیل تاحین حیات تاسخت مہاراجہ پٹیالہ کے رہیں مگر ٹکس خدمتگزاری سرکار انگریزی کو دیتے ہیں —

جاگیرداران کھاڈن —

جاگیرداران تلاکور —

جاگیرداران دہنی اوری —

جاگیرداران لکاوتور —

بھائی روپا — بشراکت نابھا و جھیند ہے

نمبر ۵

ترجمہ سند بابت جزو پرگنہ کنور و پور وانا ضلع جھجر و بابت علاقہ کھاؤن ضلع انبالہ جو مہاراجہ پٹیالہ کو ہز ایکسلنسی ارل کیننگ جی سی بی وائسرائے و گورنر جنرل ہند نے عطا کیا —

تمہید

چونکہ اطاعت اور وفاداری مہاراجہ پٹیالہ اور اونکے بزرگوں کی ہمیشہ جب وقت سے سلطنت انگریزی ملک ہند میں قائم ہوئی ہے بہت رہی اور مرضی ہز ایکسلنسی دی رائٹ آنریبل وائسرائے اور گورنر جنرل کی مقتضی اسکی ہوئی اپنی قدردانی ظاہر کرے اس نظر سے جزو پرگنہ کنور اور پور وانا واقع ضلع جھجر یعنی ایک سو دس مواضع حسب فہرست فارسی جمعی [illegible] سالانہ مہاراجہ کو عطا ہوتا ہے اور نذرانہ مبلغ [illegible] کا قبول کرتے ہیں اور بعلاوہ اسکے ہز ایکسلنسی مہاراجہ کو علاقہ کھاؤن بھی واقع ضلع انبالہ مع تکس خدمت اور استحقاق ضبط کرنے کا دیتے ہیں اور نذرانہ ایک لاکھ قبول کرتے ہیں لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہے —

شرط اول

علاقجات مذکورہ بالا مہاراجہ اور اونکے ورثا کو واسطے دوام کے دیے گئے

شرط دوم

مہاراجہ اور اونکے ورثا وہی اختیارات اور حقوق وغیرہ ان اضلاع نو یافتہ میں رکھینگے جو وہ اپنے قدیم علاقے میں حسب منشاء سند مرقومہ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ع مع دستخطی ہز ایکسلنسی ارل کیننگ وائسرائے و گورنر جنرل ہند کے رکھتے ہیں —

شرط سوم

مہاراجہ اور اونکے ورثا اوس طرح کی نمک حلالی نسبت سرکار انگریزی کے رکھینگے اور وہی فرائض بباعث ان علاقجات جدید کے اوپر عائد ہونگے جو حسب منشاء سند مرقومہ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ع نسبت علاقجات قدیم کے اوپر قائم ہیں —

نمبر ۷۶

بنام فرزند خاص دولت انگلشیہ منصور زمان امیر الامرا مہاراجہ دہراج راجیشور مہاراجہ راجگان نرندر سنگھ مہندر بہادر پٹیالہ نائٹ اوف دی موسٹ ایگزالٹڈ اورڈر اوف دی سٹار اوف انڈیا — المرقوم ۵ ماہ مارچ سنہ ۱۸۶۲ع

چونکہ یہ خواہش ملکہ معظمہ کی ہے کہ ریاستہائے رئیسان و سرداران ہند جو اب اپنے اپنے علاقے میں حکمران ہیں دوام کے واسطے قائم رہیں اور اونکے خاندان میں شان و شوکت بنی رہے میں بذریعہ اس تحریر کے اوس خواہش کو منظور کرکے تمکو وہ اطمینان دیتا ہوں جو میں نے بذریعہ سند دستخطی اپنی مرقومہ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ع تمکو دی ہے یعنی درحالت نہ موجود ہونے وارثان کے تمکو اور تمہارے ملک کے راجگان آئندہ کو اختیار دیا جاتا ہے کہ اپنا متبنیٰ خاندان پھولکیان سے جس خاندان سے تمہارا خاندان ایک جزو ہے مقرر کریں اور وہ متبنیٰ منظور سرکار ہوگا اور اگر درحالیکہ کوئی راجہ لاولد مرجاوے اور اوسنے متبنیٰ بھی اپنے حین حیات نکیا ہو تو باہم اجازت دیجاتی ہے کہ راجہ نابھا اور راجہ جھیند باتفاق صاحب کمشنر اور پولیٹکل ایجنٹ سرکار انگریزی کسی شخص کو خاندان پھولکیان سے جانشین مقرر کریں وہ بھی منظور ہوگا مگر اس حالت میں ایک نذرانہ ایک ثلث محاصل علاقہ پٹیالہ کا سرکار میں بطور جرمانہ ادا کرنا ہوگا —

اطمینان رکھو کہ کوئی امر مخل اس عہد کا اوسوقت تک نہوگا جسوقت تک تمہارا خاندان نمک حلال تخت و تاج سرکار رہیگا اور جسوقت تک شرائط عہدناموں و سندات و عطانامجات و اقرارنامجات کی جنکی رعایت سرکار انگریزی کو ملحوظ رہے گی تعمیل بدل ہوگی —

دستخط کیننگ

نمبر ۷۷

سند بنام راجہ جھیند مرقومہ ۲۲ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۴۷ع عیسوی

رائٹ ہنوریبل گورنر جنرل بہادر نے تجویز کی کہ بعض علاقجات راجہ جھیند کو بنظر قدردانی و اشتہار وخدمت گزاری راجہ جو جنگ لاہور میں بنسبت سرکار انگریزی کے اونسے ظہور میں آئی اور راجہ

چھینڈ نے یہ درخواست دی کہ اوسکو دوبارہ اطمینان ملے کہ اوسکے حقوق علاقہ قدیم مین
جو ہین اونکی حفاظت اور اونکا قیام سرکار کرینگے لہذا گورنر جنرل بہادر بخوشی تمام یہ اطمینان اونکو
بذریعہ سند ذیل دیتے ہین تاکہ مہاراجہ اور اونکے ورثا باطمینان تمام وہی حقوق اور حکومت اپنی
اوس مین متصور کرین جو اونکو سابق حاصل تھی۔

مہاراجہ کے قدیم علاقجات حسب فہرست ملفوفہ واسطے ہمیشہ کے اونکے اور اونکے ورثا
کے قبضہ اختیار مین رہینگے اور کل اختیار انتظام پولس و تحصیل مال مین مثل سابق اونکا رہیگا
مہاراجہ کے خاندان اور رفیق اور رشتہ دار اور ملازمین پر فرض ہے کہ اتفاق راجہ سے
مثل سابق رکھین اور اونکی اطاعت کرین اور مہاراجہ کوشش کرینگے کہ داد دہی اونکی ہوا کریگی
اور بہبودی و بہتری رعایا بھی وقوع مین آویگی اور رعایا راجہ کو اپنا حقیقی اور حقدار مالک تصور
کرکے اونکی اور اونکے ورثا کی فرمانبرداری کرینگے اور مالگزاری حسب معمول ادا کرتے رہینگے
اور بدل متوجہ ہوکر ترقی آبادی مین کرینگے اور اپنی نمک حلالی اور وفاداری ہر امر مین ظاہر کرینگے
مہاراجہ نے اپنی طرف سے اور اپنے ورثا کی طرف سے واسطے ہمیشہ کے حق تحصیل
محصول پرمٹ وغیرہ ٹکس کا ترک کیا اور اب تمام علاقہ چھینڈ مین یہ محصول معاف ہوگیا اور
مہاراجہ اپنی طرف سے اور اپنے ورثا کی طرف سے یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ اپنے علاقہ مین
دہ رسم ستی و دختر کشی و بردہ فروشی کی مخالفت کرینگے اگر اعلی اہلکاران مہاراجہ مین کوئی مرتکب
جرائم مذکورہ بالا کا ہوگا بعد ثبوت اوسکو سزا سخت دیجائیگی تاکہ اورون کو عبرت ہو سرکار
انگریزی مہاراجہ اور اونکے ورثا اور متوسلین مذکورہ بالا سے ہرگز کسی قسم کا مطالبہ بنام [illegible]
مالگزاری یا محصول یا معاوضہ فوج وغیرہ اس وجہ سے نہ لینگے کہ مہاراجہ مثل سابق آمادہ خدمتگزاری
و خیرخواہی سرکار رہینگے حکام انگریزی سماعت استغاثہ رعایا و متوسلین مہاراجہ کی نکرینگے
اور نہ حکومت مہاراجہ مین مداخلت کرینگے اگر کوئی دشمن اپنی رو سے دریا سے بیاسہ یا ستلج اس
سمت سے رونما ہوگا کہ وہ اس ملک کو آکر فتح کرے تو راجہ شامل فوج انگریزی ہوکر کوشش بلیغ
مع اپنی فوج کے بیچ اندفاع دشمن مذکور کے کرینگے اور کارگزاری باقاعدہ و فرمانبرداری کرینگے
اور بہنگام جنگ تمام پیداوار ملک مثل رسد وغیرہ باختیار سرکار انگریزی کردینگے راجہ یہ بھی وعدہ

کرتے ہین کہ وہ استثنہ کلان واسطے آمد ورفت انگریزی کے مقام انبالہ و دیگر مقامات سے تا نہر نو
جسقدر اونکے علاقے مین پڑیگا معرفت اپنے اہلکاران کے بنوا دینگے اور اوسکی مرمت کرینگے
اور عرض اور بلندی اوسکی مطابق تجویز صاحب انجنیر بامورہ سرکار کے ہوگی اور مہاراجہ مقامات نشانہ مین
مقام فرودگاہ بھی مقرر کردینگے اور اونکے نشانات قائم کیے جاینگے تاکہ آیندہ کوئی استثنا نہ کرے
نقصانی زراعت کا واقع نہو —

نمبر ۸۷

سنہ ۱۸۶۰ع

ترجمہ سند بنام راجہ جہیند عطیہ ہزاکسیلنسی وایسرای وگورنر جنرل بمقام شملہ بتاریخ ۵ ماہ مئی
جب سے حکومت انگریزی ہندوستان مین قائم ہوئی ہے راجہ حال جہیند اور اوسکے مورث ہمیشہ
مستحکم بیچ دوستی کے رہے ہین اونکو اکثر انعام مین بالعوض اونکی وفاداری کے اکثر توفیر و قصبہ
و علاقہ عطا ہوا ہے عرصہ قلیل گذرا کہ راجہ حال جہیند اپنے بزرگون کی کارروائی پر باعث استقلال
اور دلاوری جو اونھون نے بیچ بلوہ ۱۸۵۷ع کے ظاہر کی سبقت لیگئے بپاداش اس ثبات
اور نمک حلالی کے ہزاکسیلنسی وایسرای اور گورنر جنرل ہند نے زیادہ توفیر اور علاقہ واسطے
دوام کے راجہ اور اونکے ورثا کو واسطے ہمیشہ کے عطا کیا اور بخوشی درخواست راجہ بدین مضمون
منظور کی کہ ایک سند مجددا مہر و دستخط وایسرای ممدوح کے اس مضمون کی عطا ہو کہ راجہ اپنے علاقہ
قدیم اور عطیہ سرکار انگریزی مین قبضہ بلا واسطہ غیر کے رکھین لہذا حکم ہوتا ہے —

شرط اول

مہاراجہ اور اونکے ورثا واسطے دوام کے اختیارات راجگی اوپر اونکے علاقہ قدیم
اور علاقہ عطیہ کے موجب فہرست کے رکھینگے اور تمام حقوق و استحقاق وغیرہ جو مہاراجہ
اپنے علاقہ قدیم مین رکھتے ہین وہی حقوق وغیرہ علاقہ جدید مین جو اونکو سرکار سے ملا ہو رکھینگے
اور رعیت اور متوسلین وغیرہ ہر قسم کی متابعت راجہ لازم تصور کرینگے —

شرط دوم

باستثنا اشار دفعہ سوم کے سرکار انگریزی ہرگز راجہ سے یا اونکے ورثا یا قرابتیان یا اولاد

یا متوسلین سے کسی قسم کی رقم بنام نہاد نالگزاری یا خدمت یا کسی اور حیلے سے طلب نکرینگے۔

شرط سوم

سرکار انگریزی بدل چاہتے ہین کہ خاندان عالیہ جھیند دوام رہے اور اس سبب سے راجہ اور اونکے ورثا کو ہمیشہ جب کوئی وارث ذکور موجود نہو اختیار متبنی کرنے کا خاندان پھولکیان سے دیتے ہین اگر کسیوقت کوئی راجہ جھیند لاولد وفات پائے اور کوئی متبنی بھی اوسنے نکیا ہوتا ہے مہاراجہ پٹیالہ اور راجہ نابھا کو اختیار حاصل ہوگا کہ باتفاق صاحب پولیٹکل ایجنٹ سرکار انگریزی کے کوئی جانشین خاندان پھولکیان سے تجویز کرین مگر اس حال مین نذرانہ ایک ثلث زر محاصل علاقہ جھیند کا سرکار انگریزی کو دینا ہوگا۔

شرط چہارم

سنہ ۱۸۴۷ء مین سرکار انگریزی نے راجہ کو اختیار دیا ہے کہ باتفاق رای صاحب کمشنر بہادر کے سزاے قصاص دیا کرین اور یہ روک بھی موقوف ہوتی ہے راجہ کو کل اختیار موت وحیات اپنی رعایا کا دیا جاتا ہے درباب سزادہی رعایاے انگریزی جنھون نے جرم مہاراجہ کے علاقہ مین کیا ہو اور گرفتار ہوے ہون راجہ حسب ہدایت مرسلہ ہنوریبل کورٹ اوف ڈایرکٹر بنام گورمنٹ مندراس نمبر ۳ مرقومہ یکم جون سنہ ۱۸۳۶ء کاربند ہونگے راجہ کوشش بیچ دادرسی کے کرینگے اور بہبودی اور خوشی رعایا مدنظر رکھینگے اور وہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ ممانعت ستی ہونے کی اور دختر کشی اور بردہ فروشی کی اپنے علاقے مین کرینگے اور جو مجرم ان جرائم کے ثبوت ہونگے اونکو سزاے سخت دینگے۔

شرط پنجم

راجہ ہرگز نمک حلالی وخیرخواہی شاہ انگلستان سے انحراف نکرینگے۔

شرط ششم

اگر کوئی فوج دشمن سرکار انگریزی اس نواح مین رونما ہوگی راجہ ہمراہ فوج انگریزی کے ہوکر اوسکا مقابلہ کرینگے اور ہمہ تن کوشش کرکے جسقدر باربرداری اور رسد وغیرہ کی ضرورت ہوگی بہم پہونچاوینگے

شرط ہشتم

سرکار انگریزی سماعت نالشات رعایاے راجہ خواہ معافیدار ہو خواہ جاگیردار خواہ رشتہ دار

خواہ متوسل خواہ ملازم خواہ اور کوئی ہونگے رہینگے۔

شرط ہشتم

سرکار انگریزی انتظام خانگی وخانہ داری راجہ کا لحاظ رکھینگے اور اوسمین مداخلت کرنے سے اجتناب کرینگے۔

شرط نہم

راجہ مثل سابق اب بھی حسب نرخ حال معرفت اپنے اہلکاران کے اسباب ومصالح وغیرہ طیاری راستہ ریل ومقامات ریل وشارع عام وغیرہ کا سرانجام کردینگے اور زمین بلامعاوضہ واسطے طیاری راستہ وشارع عام کے دینگے۔

شرط دہم

راجہ اور اوسکے ورثا وغیرہ اوسی طریق وفاداری ونمک حلالی سرکار انگریزی پیش نظر رکھینگے اور سرکار انگریزی ہمیشہ آمادہ بجا رکھنے توقیر اور مرتبہ راجہ اور خاندان راجہ کے رہیگی۔

نقل فہرست علاقجات راجہ جھیند

علاقجات قدیم

۱ پرگنہ جھیند ودیہات معروف بنام حلقہ شیخ کراون
۲ پرگنہ سفیدون۔
۳ پرگنہ کھوانہ۔
۴ پرگنہ بالیوالی
۵ پرگنہ بھکر واسع دیہات مہلان وکھابدان۔
۶ پرگنہ بازید پور مع موضع لالودا۔
۷ حصہ موضع بھائی روپا۔

علاقجات جدید یافتہ

موضع دائم والہ (اب شامل پرگنہ جھیند ہوگیا ہی)
موضع بردوا۔
موضع بسینی۔
موضع کماتلا۔
(یہ مواضع شامل پرگنہ سفیدون ہوگئی ہین اور بموجب سند ۲۲ ستمبر سنہ ۱۸۴۷ع دستخط وایکونٹ ہارڈنج گورنر جنرل کے عطا ہوے۔)
پرگنہ دادری
موسوم پرگنہ کولارام (بموجب چٹھی سکرٹری گورنمنٹ ہند مرقومہ ۱۰ ماہ جون سنہ ۱۸۵۹ع نمبر ۱۵۴۹ اسکے عطا ہوے)

جاگیرداران رفیق یعنی جو جاگیردار جنگ مین ہمراہ رہتی ہین
سکھان دیال پورا۔

نمبر ۹۷

بنام فرزند دلبند راسخ الاعتقاد دولت انگلشیہ راجہ سروپ سنگھ بہادر راجہ جیند

المرقومہ ۵ ماہ مارچ سنہ ۱۸۶۲ء

چونکہ یہ خواہش ملکہ معظمہ کی ہے کہ ریاستہائے رئیسان و سرداران ہند جو اب اپنے اپنے علاقے مین حکمران ہین دوام کے واسطے قائم رہے اور اونکے خاندان کی شان و شوکت بنی رہے مین بذریعہ اس تحریر کے اوس خواہش کی تعمیل کرکے بکرر تمکو وہ اطمینان دیتا ہون جو مین نے بذریعہ سند دستخطی اپنی مرقومہ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ء تمکو دی ہے یعنی درحالت موجود ہونے وارث کے تمکو اور بختیار سے مالک کے راجگان آیندہ کو اختیار دیا جاتا ہے کہ اپنا متبنی خاندان پھولکیان سے جس خاندان کا تمھارا خاندان ایک جزو ہے مقرر کرین اور وہ متبنی منظور سرکار ہوگا اور اگر درحالیکہ کوئی راجہ لاولد مر جاوے اور اوسنے متبنی بھی اپنے حین حیات نکیا ہو تاہم اجازت دیجاتی ہے کہ مہاراجہ پٹیالہ اور راجہ نابھا باتفاق صاحب کمشنر اور پولیٹکل اجنٹ سرکار انگریزی کسی شخص کو خاندان پھولکیان سے جانشین مقرر کرین وہ بھی منظور ہوگا مگر اس حالت مین ایک نذرانہ ایک ثلث سالانہ محاصل علاقہ جیند کا سرکار مین بطور جرمانہ ادا کرنا ہوگا —

اطمینان رکھو کہ کوئی امر مخل اس عہد کا اوسوقت تک نہوگا جسوقت تک تمھارا خاندان نمک حلال تخت و تاج سرکار رہیگا اور جسوقت تک شرائط عہدنامجات و عطانامجات و اقرارنامجات کہ جنکی رعایت سرکار انگریزی کو ملحوظ رہے گی تعمیل بدل ہونگے —

دستخط کیننگ

نمبر ۹۸

ترجمہ سند بابت حدود پرگنہ لودوا یا ضلع جھجر جو راجہ جیند کو ہزاکسیلنسی ارل کیننگ جی سی بی ویسرای و گورنر جنرل ہند نے عطا کیا —

تمہید

چونکہ اطاعت اور وفاداری راجہ جیند اور اونکے بزرگون کی ہمیشہ جسوقت سے سب حکومت

انگریزی ملک ہند مین قائم ہوئی سے بہت رہی اور مرضی ہز اکسیلنسی وائسرای اور گورنر جنرل کی مقتضی اسکی ہوئی کہ اپنی قدردانی ظاہر کرے اس نظر سے جزو پرگنہ واقع ضلع جہلم اونیس مواضع حسب فہرست فارسی جمعی مع عاملات سالانہ راجہ کو عطا ہوتا ہے اور نذرانہ ہوسکے لگ ہو قبول کرتے ہین لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہے۔

شرط اول

علاقجات مذکورہ بالا راجہ جیند اور اونکے ورثا کو واسطے دوام کے دیے گئے۔

شرط دوم

راجہ اور اونکے ورثا وہی اختیارات اور حقوق وغیرہ ان مواضع نویافتہ مین رکھینگے جو وہ اپنے قدیم علاقہ مین حسب منشا سند مرقومہ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ع دستخطی ہز اکسیلنسی ارل کیننگ وائسرای و گورنر جنرل ہند کے رکھتے ہین۔

شرط سوم

راجہ اور اونکے ورثا اسیطرح کی نمک حلالی نسبت سرکار انگریزی سے کر رکھینگے اور وہی فرائض بباعث ان علاقجات جدید کے اوپر عائد ہونگے جو حسب منشا سند مرقومہ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ع بسبب علاقجات قدیم کے اوپر قائم ہین۔

نمبر ۱۸

ترجمہ سند بنام راجہ نابھا عطیہ ہز اکسیلنسی وائسرای و گورنر جنرل بہادر

المرقوم مقام شملہ تاریخ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ع

جب سے حکومت انگریزی ہندوستان مین قائم ہوئی ہے راجہ حال نابھا اور اونکے مورث ہمیشہ مستحکم بیچ دوستی کے رہے ہین اونکو اکثر انعام مین بالعوض اونکی وفاداری کے تزائد توقیر اور مرتبہ اور علاقہ عطا ہوا ہے عرصہ قلیل گذرا کہ راجہ حال نابھا اپنے بزرگوان کی کارگزاری پر بباعث استقلال اور دلاوری جو اونھون نے بیچ بلوہ سنہ ۱۸۵۷ء اسکے ظاہر کی سبقت لے گئے بیادگار اس لاجنب اور عمدہ نمک حلالی کے ہز اکسیلنسی وائسرای اور گورنر جنرل ہند نے

زیادہ توفیر اور علاقہ واسطے دوام کے راجہ اور اونکے ورثا کو واسطے ہمیشہ کے عطا کیا
اور بخوشی درخواست راجہ بدین مضمون منظور کی کہ ایک سند مجددًا بمہر اور دستخط وایسرائی ممدوح
کے اس مضمون کی عطا ہو کہ راجہ اپنے علاقہ قدیم اور عطیہ سرکار انگریزی مین قبضہ بلا واسطہ غیرے
رکھین لہذا حکم ہوتا ہے کہ

شرط اول

راجہ اور اونکے ورثا واسطے دوام کے اختیارات راجگی اوپر اونکے علاقہ قدیم اور
علاقہ عطیہ کے بموجب فہرست کے رکھین گے اور تمام حقوق و استحقاق وغیرہ جو راجہ اپنے
علاقہ قدیم مین رکھتے ہین وہی حقوق وغیرہ علاقہ جدید جو اونکو سرکار سے ملا ہے رکھین گے
اور رفیق اور متوسلین وغیرہ ہر قسم کی متابعت راجہ کی لازم تصور کرین —

شرط دوم

باستثناء منشاء دفعہ سوم کے سرکار انگریزی ہرگز راجہ سے یا اونکے ورثا یا رفیق یا واسطہ دار
یا متوسلین سے کسی قسم کی رقم بنام نہاد مالگذاری یا خدمت یا کسی اور حیلے سے طلب نکرینگے

شرط سوم

سرکار انگریزی بدل چاہتے ہین کہ خاندان عالیہ نابھا دوام رہے اور اس سبب سے
راجہ اور اونکے ورثا کو ہمیشہ جب کوئی وارث ذکور موجود نہو اختیار متبنی کرنے کا خاندان پھولکیان
سے دیتے ہین اگر کسی وقت کوئی راجہ نابھا لاولد وفات کرے اور کوئی متبنی بھی اوسنے
نکیا ہو تا ہم مہاراجہ پٹیالہ و راجہ جھیند کو اختیار حاصل ہوگا کہ باتفاق صاحب پولیٹکل ایجنٹ سرکار
انگریزی کے کوئی جانشین خاندان پھولکیان سے تجویز کرین مگر اوس حالت مین نذرانہ ایک ثلث
زر کل سالانہ علاقہ نابھا کا سرکار انگریزی کو دینا ہوگا —

شرط چہارم

۱۸۶۰ع مین سرکار انگریزی نے راجہ کو اختیار دیا ہے کہ باتفاق رای صاحب کمشنر بہادر
سزاے قصاص دیا کرین اب یہ روک بھی موقوف ہوتی ہے راجہ کو کل اختیار موت و حیات
اپنی رعایا کا دیا جاتا ہے درباب سزادہی رعایاے انگریزی جنہون نے جرم راجہ کی علاقے مین

کیا ہو اور گرفتار ہوں راجہ حسب ہدایت مراسلہ ہنوریبل کورٹ اوف ڈائرکٹرز بنام گورنمنٹ ہندوستان نمبر ۳ مرقومہ کلیم جون ۱۸۴۶ کاربند ہونگے راجہ کوشش بیچ دادرسی کے کرینگے اور بہبودی اور خوشی رعایا مدنظر رکھینگے اور وہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ ممانعت ستی ہونیکی اور دختر کشی اور بردہ فروشی کی اپنے علاقے مین کرینگے اور جو مجرم ان جرائم کا ثبوت ہوگا تو اوسکو سزاے سخت دینگے۔

شرط پنجم

راجہ ہرگز نمک حلالی و خیرخواہی شاہ انگلستان سے انحراف نہ کرینگے۔

شرط ششم

اگر کوئی فوج دشمن سرکار انگریزی اس نواح مین رونما ہوگی راجہ ہمراہ فوج انگریزی کے ہوکر اوسکا مقابلہ کرینگے اور ہمہ تن کوشش کر کے جسقدر باربرداری اور رسد وغیرہ کی ضرورت ہوگی بہم پہونچائینگے۔

شرط ہفتم

سرکار انگریزی سماعت نالشات رعایاے راجہ خواہ معافیدار ہو خواہ جاگیردار خواہ رشتہ دار خواہ متوسل خواہ ملازم خواہ اور کوئی ہو نکرینگے۔

شرط ہشتم

سرکار انگریزی انتظام خانگی و خانہ داری راجہ کا لحاظ رکھینگے اور اوسمین مداخلت کرنے سے اجتناب کرینگے۔

شرط نہم

راجہ مثل سابق اب بھی حسب نرخ حال معرفت اپنے اہلکاران کے اسباب مصالح وغیرہ طیاری راستہ ریل و مقامات ریل و شارع عام وغیرہ کا سرانجام کردینگے اور زمین بلا معاوضہ واسطے طیاری راستہ و شارع عام کے دینگے۔

شرط دہم

راجہ اور اوسکے ورثا وغیرہ اوسی طریق وفاداری و نمک حلالی سرکار انگریزی کا پیش نظر

رکھین گے اور سرکار انگریزی ہمیشہ آمادہ سجار رکھنے توقیر اور مرتبہ راجہ اور خاندان راجہ ہمیشہ کے

فہرست علاقجات راجہ نابھا

علاقجات قدیم	علاقجات قدیم
پرگنہ نابھا خاص	پرگنہ دہنولا
پرگنہ املون	پرگنہ پھول مع دیالپورہ
پرگنہ بہارسون	پرگنہ جیتول
پرگنہ کٹور گنج	پرگنہ لوتھدی
حصہ پرگنہ بھائی	اختیار انتظام وحق عالی اوپر معافیداران

علاقہ نویافتہ

پرگنہ کانتی پرگنہ بادل	ازروے چٹھی سکرٹری گورنمنٹ ہند مرقومہ ۲ ماہ جون سنہ ۱۸۶۰ عیسوی نمبری ۱۵۴۹ دوامی عطا ہوے

علاقہ رفیقان وما لگذاران

سکھان سونٹھی

سکھان رام داس بھونگران والہ

لودہ کرٹیا گوستی والہ

نمبر ۸۲

بنام فرزند ارجمند عقیدت پیوند دولت انگلیسیہ برار بنس سرمور راجہ بھرپور سنگہ مہندر بہادر راجہ نابھا

المرقومہ ۵ ماہ مارچ سنہ ۱۸۶۲ء

چونکہ یہ خواہش ملکہ معظمہ کی ہے کہ ریاستہاے رئیسان وسرداران ہند جو اب اپنی اپنے علاقے مین حکمران ہین دوام کے واسطے قائم رہے اور اونکے خاندان کی شان وشوکت بھی ہمیشہ رہے مین بذریعہ اس تحریر کے اوس خواہش کی تعمیل کرسکنے کو تمکو وہ اطمینان دیتا ہون جو مین نے

بذریعہ سند دستخطی اپنی مرقومہ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ء کے تمکو دی ہے یعنی درحالت موجود ہونے وارث کے تمکو اور تمہارے ملک کے راجگان آیندہ کو اختیار دیا جاتا ہے کہ اپنا متبنی خاندان پھولکیان سے جس خاندان کا تمہارا خاندان ایک جزو ہے مقرر کرین اور وہ متبنی منظور سرکار ہوگا اور اگر درحالیکہ کوئی راجہ لاولد مرجائے اور اوسنے متبنی بھی اپنے حین حیات نکیا ہو تاہم اجازت دیجاتی ہے کہ مہاراجہ پٹیالہ اور راجہ جھیند باتفاق صاحب کمشنر اور پولیٹکل اجنٹ سرکار انگریزی کے کسی شخص کو خاندان پھولکیان سے جانشین مقرر کرین وہ بھی منظور ہوگا مگر اس حالت مین ایک نذرانہ ایک ثلث سکانسی علاقہ نابھا کا سرکار مین بطور جرمانہ ادا کرنا ہوگا—

اطمینان رکھو کہ کوئی امر مخل اس عہد کا اوسوقت تک نہوگا جب تک تمہارا خاندان نمک حلال تخت و تاج سرکار رہیگا اور جس وقت تک شرائط عہدنامجات و عطانامجات و اقرارنامجات کے جنکی رعایت سرکار انگریزی کو ملحوظ رہے گی تعمیل بدل ہونگے—

دستخط کیننگ

نمبر ۱۳۸

ترجمہ سند بابت جزو پرگنہ کنورا و پوردانا مضلع جھجھر جو راجہ نابھا کو ہز اکسیلنسی ارل کیننگ جی سی بی وایسرای و گورنر جنرل ہند نے عطا کیا—

تمہید

چونکہ اطاعت و فرمانبرداری راجہ نابھا اور اونکے بزرگ راجہ جسونت سنگہ نے ہمیشہ جسوقت سے حکومت گورمنٹ انگریزی ملک ہند مین قائم ہوئی ہے بہت رہی اور مرضی ہز اکسیلنسی والسرای اور گورنر جنرل کی متقضی اسکی ہوئی کہ اپنی قدردانی ظاہر کرین اس نظر سے جزو پرگنہ کنورا و پوردانا واقع ضلع جھجھر بیالیس مواضع حسب فہرست فارسی جمعی ۱۰۶۷۶۳ سالانہ راجہ کو عطا ہوتا ہے اور نذرانہ ۔۔۔۔ قبول کرتے ہین لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہے

شرط اول

علاقجات مذکورہ بالا راجہ نابھا اور اونکے ورثا کو واسطے دوام کے دیئے گئے—

شرط دوم

راجہ اور اونکے ورثا وہی اختیارات اور حقوق وغیرہ ان مواضع نویافتہ مین رکھینگے جو وہ اپنے قدیم علاقے مین حسب منشا سند مرقومہ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ء دستخطی ہز اکسیلنسی ارل کیننگ ویسرای اور گورنر جنرل کے رکھتے ہین —

شرط سوم

راجہ اور اونکے ورثا اسیطرح کی نمک حلالی بنسبت سرکار انگریزی کے رکھینگے اور وہی فرائض بباعث ان علاقجات کے اونپر عائد ہونگے جو حسب منشا سند مرقومہ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ء بنسبت علاقجات قدیم کے اونپر قائم ہین —

نمبر ۴۸

بنام نواب سکندر علیخان رئیس مالیر کوتلا —

المرقوم ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ء

چونکہ یہ خواہش ملکۂ معظمہ کی ہے کہ ریاست ہاے رئیسان و سرداران ہند جو اپنے اپنے علاقے مین حکمران ہین واسطے دوام کے قائم رہے اور اونکے خاندان کی شان و شوکت بھی رہے مین بتعمیل اوس خواہش کی کرکے یہ سند دیکے تمکو اطمینان دیتا ہون کہ اگر کوئی اصلی وارث موجود نہوگا تو سرکار انگریزی اوس شخص کو تمھارے علاقے کا رئیس منظور کرینگے جو از روے شرع محمدی حق وراثت کا رکھتا ہوگا —

اطمینان رکھو کہ کوئی امر مخل اس عہد کا اوسوقت تک نہوگا جبوقت تک تمھارا خاندان نمک حلال تاج و تخت انگلشیہ کا رہیگا اور جبوقت تک شرائط عہدنامجات و عطانامجات و اقرارنامجات کے جنکی رعایت سرکار انگریزی کو ملحوظ رہے بدل تعمیل ہوگی —

دستخط کیننگ

اسیطرح مضمون کے اسناد نواب رامپور اور نواب پٹودی اور نواب امین الدین خان

لونا ریووالہ کو عطا ہو تین —

نمبر ۸۵

بنام اسد الدولہ نجابت علیخان بہادر المرقومہ ۴ ماہ مئی ۱۸۰۶ عیسوی

بنظر قدردانی تمھاری خدمات اور طریق کارگذاری کے رایٹ ہنوبل جنرل لارڈ لیک صاحب سپہ سالار نے تمکو شروع فصل ربیع ۱۲۱۳ فصلی مطابق ماہ ستمبر ۱۸۰۵ء سے علاقہ مفصلہ ذیل بطور جاندادخرچ رسالہ وبطور جاگیر خرچ ذاتی تمھارے اور تمھارے متوسلین کے مع کل مالگذاری وحصول پرمٹ وغیرہ باستثناے ایسے باغات وجاگیر آئمہ دیوتا رتھہ ومعافی اور سواے اوس روزانہ خرچ کے جو بطور خیرات مقرر ہے اس شرط پر عطا ہوے کہ تم طالب مدد سرکار انگریزی نہوگے اور تم اپنے محالات کا انتظام اپنی فوج سے کروگے اور بوقت ضرورت اگر درخواست کیجاے گی تم چارسو سوار سرکار کو دوگے اور تم ہمیشہ راسخ اتحاد سرکار انگریزی مین رہوگے اور کوشش خیرخواہی مین کرتے رہوگے یہ سند منظور سرکار ہوتی ہے اور بنظر اونکے اتحاد اور خیرخواہی سرکار کے جسکا حال رایٹ ہنوبل سپہ سالار بہادر نے تحریر کیا ہے سرکار اپنی خوشی سے علاقجات مذکور واسطے دوام کے تمکو اور تمھارے خاندان کو پشت درپشت عطا کرتے ہین —

سرکار انگریزی کچھ سروکار ان علاقجات سے نرکھین گے اور وہ تمھارے قبضے مین رہین گے —

اس عنایات شاہان کی شکرگذاری مین تم ہمیشہ اظہار اور اثبات اپنے اتحاد کا نسبت سرکار انگریزی کے کرتے رہو اور خیرخواہی مین کوشش بلیغ عمل مین لاؤ کہ اسمین تمھاری بہتری اور بہبودی متصور ہے —

فہرست علاقجات منسلکہ سند

علاقجات جو اسد الدولہ نجابت علیخان بہادر کو مع کل مالگذاری وغیرہ کے دیے گئے

جھجھر — کونٹی

بادلی — نارنول

کنوڈہ — بادل

ایضاً جو فیض طلب خان کو جاگیر میں ملے —

تپوری مع کل مالگزاری و سایر —

ایضاً جو محمد اسمعیل علیخان و فیض محمد خان کو ملے —

بطور جائداد خرچ رسالہ محمد اسمعیل علیخان و فیض محمد خان بشرطیکہ وہ فرمانبردار نجابت علیخان رہینگے

بموجب تفصیل ذیل

دادری مع بہو و باہر و جھجال —

پودوانا

جاگیر محمد اسمعیل خان — بہادر گڑھ

جاگیر فیض محمد خان — تپوری

المرقوم ۴ ماہ مارچ ۱۸۰۶ء مطابق ۱۳ ماہ صفر ۱۲۲۱ ہجری

نمبر ۹۶

ترجمہ سند جو بنام عبدالصمد خان المرقوم ۴ ماہ مئی ۱۸۰۶ء عیسوی

بنظر قدردانی تمہاری خدمات اور طریق کارگزاری کے رایٹ ہونریبل جنرل لارڈ لیک صاحب سپہ سالار نے تمکو شروع فصل ربیع ۱۲۱۳ فصلی مطابق ماہ ۱۸۰۵ء سے علاقہ مفصلۂ ذیل بطور جائداد خرچ رسالہ و بطور جاگیر خرچ ذاتی تمہارے مع کل مالگزاری و محصول پرمٹ وغیرہ باستثناء ایسے باغات و جاگیر آئمہ و تارتقہ و معافی اور سوا اوس روزانہ خرچ کے جو بطور خیرات مقرر ہے آتی بشرطیکہ عطا کی کہ تم طالب مدد سرکار انگریزی ہو گے اور تم اپنے محالات کا انتظام اپنی فوج سے کرو گے اور وقت ضرورت اگر درخواست کیجاوے گی تو تم دو سو سوار سرکار کو دو گے الہ بخش خان

راسخ اتحاد سرکار انگریزی مین رہوگے اور کوشش خیر خواہی مین کرتے رہوگے اور یہ سند منظور سرکار ہوتی ہے اور بنظر اونکے اتحاد اور خیر خواہی سرکار کے جسکا حال رابٹ ہنوربل سپہ سالار بہادر نے تحریر کیا ہے سرکار اپنی خوشنودی سے علاقجات مذکور واسطے دوام کے تمکو اور تمھارے ورثا کو عطا کرتے ہین —

سرکار انگریزی ان علاقجات سے کچھ سروکار نہ رکھتے ہین اور نہ رکھینگے اور وہ تمھارے اور تمھارے ورثا کے قبضہ مین رہینگے —

اس عنایات شایان کی شکرگزاری مین تم ہمیشہ اظہار اور اثبات اپنے اتحاد کا بنسبت سرکار انگریزی کے کرتے رہو اور خیر خواہی مین کوشش بلیغ عمل مین لاؤ کہ اسمین تمھاری بہتری اور بہبودی متصور ہے —

فہرست علاقجات واقع ہریانہ وغیرہ حسب ذیل —

محال ہانسی مع قلعہ	محال سروالا
محال حصار	محال بہال
محال مہم	محال جمال پور
محال تشام	محال اگروہا

دو ایضاً مشتمل روہتک شامل بابری و دوبلدی —

بہور — دناجر — وجہال متعلق پرگنہ دادری

المرقوم ۴ ماہ مارچ سنہ ۱۸۰۶ء مطابق ۲۴ صفر سنہ ۱۲۲۱ہجری

نمبر ۷۸

ترجمہ مسودہ پروانہ بنام احمد بخش خان بہادر المرقوم ۴ ماہ مارچ سنہ ۱۸۰۶ء

بنظر قدردانی تمھاری خدمات اور خیر خواہی سرکار کے رابٹ ہنوربل جنرل لارڈ لیک صاحب سپہ سالار علاقجات تمکو بطور جاگیر استمراری یعنی محالات فیروزپور و جھرکہ اور پٹہ جات ساکرس ولوہا پانا و نگینا مع

سائر شا مالگذاری باستثنا ہوا ایسے بانعامات وجاگیر ائمہ وغیرہ تا رتھہ ومعافی جو بدرست سے جدا ہین اور دیگر اخراجات معمول وروزانہ وغیرہ اس شرط پر عطا ہوئی کہ تم طالب مدد سرکار انگریزی نہو گے اور تم اپنے محالات کا انتظام اپنی فوج سے کرلو گے اور تمکو واسطے گذارہ اور مدد خرچ مسمی کھانجانا و دیگر متوسلین مرزا نصیر اللہ بیگ خان مرحوم کے دینا ہوگا اور نیز یہ کہ بروقت ضرورت تمکو مدد سرکار پچاس نفر سوار سے کرنی ہوگی اور تم ہمیشہ راسخ اتحاد سرکار انگریزی مین رہو گے اور کوشش خیر خواہی مین کرتے رہو گے —

سرکار انگریزی تمھاری سیرت اور مزاج اور لیاقت خدمت وخیر خواہی سے بذریعہ تحریر آنریبل سپہ سالار بہادر کے مطلع وآگاہ ہوکر اب بخوشی در وجہ انعام تمھاری خدمات کے تمکو اور تمھارے ورثا کو واسطے دوام کے پشت در پشت تمام محالات مذکورہ بالا مع کل مالگذاری وسائر وباستثنا درجوہات مفصلہ بالا شروع فصل ربیع سنہ ۱۲۱۳ فصلی مطابق ماہ ستمبر سنہ ۱۸۰۵ع سے عطا کرتے ہین اوسوقت سے سرکار انگریزی کچہ سروکار اون محالات سے نرکھینگے اور وہ ہمیشہ تمھارے قبضے مین اور تمھاری اولاد کے قبضے مین رہینگے اور چونکہ اون علاقجات مین بابت ضرور کرنی ہوگی لہذا باشندگان علاقجات مذکور کے استغاثہ کی سماعت نہو گی —

اس عنایات شایان کی شکر گذاری مین تم ہمیشہ اظہار اور اثبات اپنے اتحاد کا نسبت سرکار انگریزی کی کرتے رہو اور خیر خواہی مین کوشش بلیغ عمل مین لاؤ کہ اسمین تمھاری بہتری اور بہبود کا متصور ہے —

المرقوم ۴ ماہ مئی سنہ ۱۸۰۶ع مطابق ۱۴ ماہ صفر سنہ ۱۲۲۱ ہجری

علاقجات کوہستان

از روئے رپورٹ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر شملہ

قبل از جنگ نیپال ۱۸۱۴ء میں گورکھا کی فوج نے بجانب مغرب تا دریائے ستلج فتح کر لیا تھا از روئے شرط پنجم عہدنامہ ۱۸۱۵ء نیپالیون نے تمام دعوی ملک مغرب دریائے کالی کا چھوڑ دیا اور قبضہ انگریزی میں تمام علاقہ گھاگرہ سے ستلج تک آگیا اضلاع کماون و دیرہ دون شامل علاقہ انگریزی کیے گئے اور باقی علاقہ باستثنا سباتھو و زین گڑھ و سندوچ و چند دیگر مقامات چھاونی فوج اونہی سرداران گری کے سپرد کیے گئے جنسے نیپالیون نے چھین لیے تھے یہ سب راجہ تحت حکومت و حفاظت سرکار انگریزی کے آگئے اور ریاستوں میں اونکے وہی رسوم بھی قائم رہے جو اونمین قبل از اونکی مغلوبی کے جاری تھے —

۱۸۴۷ء میں محصول ترنزٹ ان علاقجات میں معاف ہوا اور مبلغ [illegible] سالانہ بعوض اوسکے سرکار ادا کرتی ہے —

سرمور معروف ناہن

جب گورکھا کوہستان سے نکال دیے گئے اوسوقت میں کرم پرکاش راجہ حکمران تھا مگر وہ بباعث اوسکے ضعف عقل کے خارج کیا گیا اور حکومت وہان کی اوسکے پسر فتح پرکاش کو دی گئی —

سند نمبر ۹۰ بنام راجہ ۲۱ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ء کی ہے اسکی رو سے اوسکا علاقہ قدیم اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے عطا ہوا مگر قلعہ و پرگنہ موری مع جاگیر سلطان [illegible] مذکورہ بباعث اوسکی خدمت لائقہ بمقابلہ دشمن کے دیا گیا اور کیاردادون جو بعد ازین ۱۸۳۳ء میں حسب منشا سند نمبر ۹۱ بعوض ادائے [illegible] روپیہ نذرانہ کے دوبارہ دیا گیا اور ایک قطعہ زمین کوہی بجانب شمال دریائے گری [illegible] سے کوٹ متصل [illegible] و پرگنہ جونسار و بھونڈر [illegible] وغیرہ دون شامل علاقہ انگریزی ہوئے —

راجہ حال دہانکا شمشیر پرکاش نامے ۲۲ سال کی عمر کا ہے بجلدوی خدمات جو اوسنے
بلوہ ۱۸۵۷ع میں کین اوسکو خلعت [illegible] روپیہ کا عنایت ہوا اور اوسکی سلامی سات ضرب کی مقرر
ہوئی خاندان اسکا راجپوت ہے آمدنی سرمور کی تخمیناً لاکھ روپیہ سالانہ کی ہے راجہ کو ڈہائی سو
سپاہی اچھے قواعد کردہ رکہنے لازم ہیں باشندے بموجب خانہ شماری گذشتہ [illegible] نفر
ہیں راجہ کچھ مالگذاری سرکار میں ادا نہیں کرتا مگر خدمت سپاہ کا اوس سے وعدہ ہوا ہے —

کہلور معروف بلاسپور

راجہ کہلور کا علاقہ دونوں جانب دریای ستلج کے ہے مگر ازروے سند نمبر ۹۰ جو بہ راجہ
مہر چند کو سنہ ۱۸۱۵ع میں دی گئی تھی صرف علاقہ شرقی اوسکو ملا تھا ایک دوسری سند نمبر ۹۱ سنہ ۱۸۴۷ع
میں راجہ کہلور کو عطا ہوئی اوسکی رو سے وہ علاقہ بھی اوسکو ملا جو بجانب کنارہ راست دریای
مذکور واقع تھا اور اس وقت تک ماتحت دربار لاہور کے تھا موقوفی محصول نذرانہ بھی منجملہ نمبر ۹۱ سند کی
اور درخواست راجہ بابت امداد وصنہ نامنظور گورنر جنرل بہادر ہوئی ایک وجہ نامنظوری کی یہ ہوئی
تھی کہ بباعث منتقل ہونے علاقہ آنروے ستلج ساتھ سرکار انگریزی کے راجہ کو اب وہ مالگذاری
قریب چار ہزار روپیہ کے نہیں دینی پڑتی جو وہ دربار لاہور کو دیتا تھا راجہ کچھ مالگذاری سرکار کو
ادا نہیں کرتا مگر خدمت سپاہ کا اوس سے وعدہ ہوا ہے —

نام راجہ حال کا ہیرا چند ہے عمر [illegible] سال خاندان راجپوت سے بجلدوی خدمت جو
اوسنے بلوہ ۱۸۵۷ع میں کی راجہ کو خلعت [illegible] روپیہ کا عطا ہوا اور سلامی سات ضرب کی
مقرر ہوئی آمدنی اس علاقے کی [illegible] روپیہ سے کم نہیں ہے اور باشندے تخمیناً
[illegible] نفر ہیں —

ہندور معروف نالاگڑھ

راجہ ہندور خاندان راجپوت سے ہے راجہ رام سنگہ اوس وقت میں راجہ تھا جب سند نمبر ۹۲
سنہ ۱۸۱۵ع میں عطا ہوئی تھی بجلدوی اسکے اس سند کے یہ بیان کرنا لازم ہے کہ ہشتنا رفیع جیسے

فیض اللہ پورہ شرط ضروری نہین ہے ایک قطعہ زمین برابر اسکے نصف حصہ کے سنہ ۱۸۱۲ء مین شامل علاقہ سرکار انگریزی برضامندی راجہ ہنڈور سرکار انگریزی کیا گیا —

دوسری سند نمبر ۹۳ راجہ کو دی گئی جسکی رو سے ٹھکرائی بنولی کی بالعوض قلعہ ملاؤن کے جو مقام واسطے چھاونی فوج انگریزی کے لیا گیا تھا دی گئی سنہ ۱۸۴۶ء مین بسند نمبر ۹۴ کے یہ قلعہ دوبارہ واپس ہوا۔

راجہ بیجے سنگھ ولد راجہ رام سنگھ سنہ ۱۸۵۷ء مین لاولد مرگیا کوئی وارث اصلی اوسکا نہ تھا لیکن بنظر خدمات لائقہ والد کے مہاراجہ اگر سنگھ کو جو ولد عیر سنگھ چچہ سے تھا سرکار نے حکمران مقرر اور منظور کیا اور مبلغ پانچہزار روپیہ کا مطالبہ بطور خراج اگر سنگھ سے حسب تحریر سند نمبر ۹۵ جو اوسکو بتاریخ ۱۹ ماہ جنوری سنہ ۱۸۶۱ء دی گئی تھی کیا گیا اور اوسکے بھائیون کی جاگیر کا وعدہ ہوگیا

راجہ چھپن سال کی عمر کا ہے اور باشندے ہنڈور مین حسب نقشہ خانہ شماری گذشتہ ... نفر ہین اور آمدنی مبلغ ساٹھ ہزار ہے —

بسہر

جو سند نمبر ۹۶ راجہ مہندر سنگھ راجہ بسہر کو دی گئی تھی اوسکی رو سے مبلغ ... روپیہ سالانہ بطور مالگزاری مقرر ہوا یہ صرف ایک علاقہ منجملہ علاقجات کے ہے جو راجہ ہائے کوہستان کو واپس ہوئے اور جسمین مالگزاری مقرر ہوئی سنہ ۱۸۴۷ء مین یہ رقم مالگزاری معاوضہ نقصانی موقوفی محصول ترانزٹ کم ہوکر ... باقی رہی ہے —

اکثر قلعجات واسطے قیام فوج کے قبضے مین رکھے گئے تھے مگر بعد ازان واپس بسہر کو دیئے گئے راوین واقع کنارہ چپ دریائے ستلج کیونتھل کو دیا گیا اور ٹھکرائی کوٹ گڈھ اور کہارسین بسہر کی ماتحتی سے علٰحدہ ہو گئی —

نام راجہ حال کا شمشیر سنگھ ہے خاندان راجپوت سے اور اکیس سال کی عمر کا ہے باشندے بسہر کے ... نفر ہین اور آمدنی ...

کیونتھل

بعد از جنگ گورکھا ایک خمسہ علاقہ کیونتھل کا دوبارہ راجہ پٹیالہ کے ہاتھ فروخت کیا گیا اس سبب سے راجہ کیونتھل کچھ مالگذاری بابت باقی علاقے کے سرکار انگریزی کو ادا نہیں کرتا اور یہ علاقہ باقیماندہ اوسکو از روے سند نمبر ۹ کے سنہ ۱۸۱۵ء مین دیا گیا۔

اس راجہ کے پاس ایک اور سند نمبر ۹ مرقومہ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۱۵ء موجود ہے اوسکی از رو اوسکو اور اوسکے ورثا کو حکومت دوامی اوپر علاقہ جات خرد تھوگ و کوٹی و گوند و کہیاری کے دی گئی ان علاقہ جات کے سردار راجہ کیونتھل کو اپنا مالک تصور کرتے ہین اور حسب ذیل مالگذاری دیتے ہین یعنی تھوگ [illegible] کوٹی [illegible] گوند [illegible] کہیاری [illegible] —

ایک سند سوم نمبر ۹۹ اس راجہ کو عطا ہوئی جسکی رو سے پونر اوسکو اور اوسکے ورثا کو دیا گیا تاریخ اس سند کی پنجم ماہ اپریل سنہ ۱۸۲۳ء ہے گو انتقال کا حکم سنہ ۱۸۲۰ء مین ہوا تھا وجہ اس عطا کرنے کی یہ ہین کہ پونر غیر آباد تھا باشندے اوسکے تندخو اور بدمزاج تھے اور خواہش گورنمنٹ کی یہ تھی کہ کوہستان مین علاقہ تزاید کرین اور خواہش یہ بھی تھی کہ کیونتھل کو کچھ فائدہ ہو —

راجہ حال کا نام مہندر سنگہ ہے خاندان راجپوت سے ہے اور [illegible] لائق ہے کہ خدمت سپاہ سے کرے سنہ ۱۸۵۷ء مین والد راجہ حال کو راجہ کا خطاب دیا گیا تھا اور اوسکو خلعت دس ہزار روپیہ کا بصلہ دینے خدمات جو اوسنے بلوے مین کی تھین عنایت ہوا تھا آمدنی اس علاقہ کی تیس ہزار روپیہ ہے اور آبادی حسب نقشہ خانہ شماری گذشتہ [illegible] نفر کی ہے —

باگھل

سند نمبر ۱ جو یہان کے سردار کو ملی ہے تاریخ اوسکی ۴ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۱۵ء ہے صرف ترمیم اوسمین اسقدر ہوئی کہ بالعوض بیگار کے مبلغ [illegible] سالانہ حساب سے [illegible] روپیہ بطور [illegible] منظور ہوا نام راجہ حال کا کشن سنگہ ہے عمر بیس سال کی اور یہ راجہ ولد شیو سرن سنگہ کا ہے جسکو سند سنہ ۱۸۱۵ء مین دی گئی تھی خاندان راجپوت سے ہے آمدنی مبلغ [illegible] اور آبادی [illegible] نفری

جوبل

یہ علاقہ اول مین شامل سرمور کے تھا مگر بعد از جنگ گورکھا یہ راج بھی سرخود کیا گیا اور
رانا پورن سنگہ کو لارڈ میرا صاحب نے سند نمبر ۱۰۱ بتاریخ ۱۸ ماہ نومبر ۱۸۱۵ء عطا کی اس رانا نے
اپنے ملک کا انتظام اچھا نہین کیا اور ۱۸۳۲ء علاقہ سپرد سرکار انگریزی کے کردیا مگر بعد ازین
اس حرکت کا اوسکو افسوس ہوا اسلئے اوسنے لینے مبلغ [illegible] سالانہ سے جو اوسکے
واسطے مقرر ہوا تھا انکار کیا بعد از تحریرات بسیار ۱۸۴۰ء مین یہ تجویز ہوئی کہ علاقہ اوسکو واپس
دیا جاوے مگر اس سال مین رانا مرگیا اور سرکار نے یہ فیصلہ کیا کہ علاقہ اوسکے فرزند اور وارث
کرم چند کو واپس دیا جاوے اگر وہ لائق حکمرانی کے بروقت پہونچنے سن بلوغ کے ہو
بیچ عرصہ اوسکی صغرسنی کے ۱۸۵۴ء تک سرکار نے اوسکے علاقے کا انتظام اپنے طور پر رکھا
آمدنی اس علاقے کی [illegible] ہزار ہے اور آبادی [illegible] نفری رانا مبلغ [illegible] خراج
دیتا ہے اور خدمت سپاہ [illegible] کرنے کا وعدہ ہوگیا ہے

بھجی

رانا رودرپال کو ۱۸۱۵ء مین سند نمبر ۱۰۲ ملی تھی ۱۸۴۲ء مین اوسنے علاقہ اپنے پسران
بہادر سنگہ کے نام کردیا راجہ خرد بتاریخ ۲۵ ماہ اپریل ۱۸۴۲ء کے گدی نشین کیا گیا حسب سند
نمبر ۱۱۰ کے بیگار کی عوض مبلغ [illegible] مقرر ہوا۔ رانا [illegible] سال کی عمر کا ہے
آمدنی [illegible] ہے اور آبادی [illegible] نفری

کمہارسین

یہ علاقہ کہ سابق ماتحت بسہر کے تھا بعد جنگ نیپال سرخود کیا گیا سند نمبر ۱۰۴ کی تاریخ
۱۶ ماہ فروری ۱۸۱۶ء سے جسکے روسے رئیس علاقہ اور اوسکے ورثا پر فرض ہے کہ خدمت
سرکار سپاہ [illegible] سے کرین بیگار کی عوض مبلغ [illegible] سالانہ مقرر ہوا۔
رانا کہر سنگہ ۱۸۳۹ء مین لاولد مرگیا اور بنظر اوسکے اتحاد سابقہ درمیان [illegible] گورکھا کے

گورنمنٹ جنرل بہادر نے ٹھکرائی مسمی پریم سنگہ کو جو وارث اصلی نہ تھا اس شرط پر دی کہ وہ مالگزاری بلکہ زیادہ ادا کیا کرے کچھ فساد خود اوسوقت مین پیدا ہوا اس سبب سے یہ حکم ملتوی رہا مگر بعد ازان بتاریخ ۲۳ ماہ جون سنہ ۱۸۲۰ء اس حکم کی تعمیل ہوئی اور سند راجہ پرتھی سنگہ کو عطا ہوئی شرائط اسکے ہر طرح ویسے ہی ہین جیسی اصل سند مین تھین صرف اسقدر تفاوت ہوئی کہ بجای مبلغ ... کے مبلغ ... روپیہ سالانہ ادا کیا کرے۔

رانا حال کا نام بہوانی سنگہ ہے عمر ... سال کی ہے آمدنی ... آبادی ... نفری خاندان راجپوت مگر بڑے خاندان مین سے ہین —

کوٹھار

سند نمبر ۱۰۵ جو بابت اس علاقہ کے ہے مرقومہ ۳ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۱۵ء کے ہے جسکی رو سے علاقہ قدیم موروثی رانا بھوپ سنگہ اور اوسکے ورثا کے نام قائم ہوا اس شرط پر کہ خدمت سپاہ سے کرے اور چالیس بیگاری دیا کرے بعد ازان تعداد بیگاری کم ہوکر تیس نفر مقرر ہوے اور معاوضہ اوسکا مبلغ ... سالانہ سے ہوا —

رانا حال ایک لڑکا اٹھارہ سال کی عمر کا ہے نام اوسکا جی چند ہے آمدنی ... آبادی ... نفری خاندان راجپوت —

دہامی

یہ قدیم علاقہ راجپوت ماتحتی کہلور سے بعد جنگ گورکھا بری کیا گیا ایک سند نمبر ۱۰۶ رانا گوبردہن سنگہ کو بتاریخ ۴ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۱۵ء دی گئی جسکی رو سے شرط خدمت کرنے کی سپاہ سے اور اپنے جانشین بیگاری کے قائم ہوئی تھی او بیگاری کے عوض مبلغ ... بعد ازان مقرر ہوا سنہ ۱۸۵۵ء مین کہلور سے خدمت ... ہوا اور سنہ ۱۸۵۷ء بلوہ میں ... کا ... مبلغ ... باقی رہا —

راجہ حال گوبردہن سنگہ بوقت شکست گورکھا صغرسن تھا اور اب پچاس سال کے

عمر کا نہے آمدنی یہان کی مبلغ ... ہے اور آبادی ... نفری

بگھات

درمیان جنگ نیپال کے طریق رانا مہندر سنگھ کا دوستانہ تھا اور بعد دوبارہ قائم ہونے امن کے تین ربع علاقہ بگھات کا بابت ... روپیہ کے مہاراجہ پٹیالہ کے پاس فروخت ہوا اور باقی ایک ربع حسب سند نمبر ۱۰۷ رانا مہندر سنگھ کو اور اوسکے ورثا کو ملا بتاریخ ۱۱ ماہ جولائی سنہ ۱۸۳۹ء یہ رانا لاولد فوت ہوا علاقہ ضبط سرکار متصور ہوا اور پنشن تا بتعداد مبلغ ... واسطے خاندان کے مقرر ہوئی —

سنہ ۱۸۴۲ء مین یہ علاقہ لارڈ ایلنبارا صاحب نے مہندر سنگھ کے بھائی بجے سنگھ کو دیا چھاونی کسولی کی اوسوقت مین اس علاقے مین سمار ہو گئے تھے اور بجے سنگھ نے کہا کہ جس پہاڑ پر چھاونی مذکور ہے وہ پہاڑ وہ سرکار انگریزی کو دیتا ہے مگر یہ امر نامنظور ہوا بجے سنگھ سنہ ۱۸۴۹ء مین مرگیا اور کوئی وارث اصلی اوسکے بعد نہ تھا دعویدار قریب تر برادرزادہ امید سنگھ نامی تھا اور گورنمنٹ نے دوبارہ اس علاقہ کو ضبط سرکار تصور کیا سنہ ۱۸۶۱ء مین لارڈ کیننگ صاحب نے منظوری امید سنگھ کے نام کی حاصل کر کے اوسکو علاقہ سپرد کیا مگر قبل اسکے کہ سند اپنے علاقے کی تیار ہو امید سنگھ نے وفات پائی اور اوسکی درخواست آخر یہ تھی کہ اوسکا فرزند دلیپ سنگھ نامی وارث علاقہ بگھات منظور ہو ماہ جنوری سنہ ۱۸۶۳ء سند نمبر ۱۰۸ بنام دلیپ سنگھ جاری ہوئی جسکی رو سے علاقہ اوسکو اور اوسکے ورثاے اصلی کو واسطے دوام کے بچند شرائط عطا ہوا —

بلسن

یہ علاقہ دراصل متعلق سرمور کے تھا صرف خدمت سرمور کی سپاہ سے وقت جنگ کرتا تھا مگر ایک سند نمبر ۱۰۹ علیحدہ اوسکو ماہ ستمبر سنہ ۱۸۱۵ء عطا ہوئی اور بالعوض چالیس بیگاری کے مبلغ ... سالانہ مقرر ہوا —

ٹھاکر جگ راج رئیس حال سنہ ۱۸۵۸ء مین رانا بنایا گیا بجلدوے اوسکے خدمات کے جو اوسنے

دعوی کیا اور اپنی جانب بہت آدمی کر لیے —

اسپر ایک تکرار بہت طول طویل واقع ہوئی آخرکار جھوبو کو حکم ہوا کہ اپنے پسر سیام سنگہ کے نام علاقہ کر دے —

انتظام بھی بہت مدت تک اس سبب سے نہ ہوا کہ سیام سنگہ لیاقت نہین رکھتا تھا اور جھوبو اور رنجیت سنگہ تدابیر ترتیب ترک کرتے تھے حتّے کہ ۱۸۴۱ مین یہ امر ضروری متصور ہوا کہ سیام سنگہ کو برخاست کر کے علاقہ جوبل مین شامل کر دین —

ترابچ کا انتظام معرفت اہلکاران انگریزی کے ۱۸۴۳ع تک رہا جب دعوی رنجیت سنگہ کا منظور ہوا اور سند نمبر ۱۱۳ مرقومہ ۲۷ ماہ جون ۱۸۴۳ اوسکو عطا ہوئی جسکی رو سے علاقے واسطے دوام کے اوسکو اور اوسکے ورثا کو بشرائط معمولی تابعداری اور ادائے مبلغ [illegible] بابت بیگار عطا ہوا —

ٹھاکر حال رنجیت سنگہ تینتالیس برس کا ہے آمدنی [illegible] ہے اور آبادی [illegible] نفری ہے

کوٹھار

سند نمبر ۱۱۵ اس رئیس کی مرقومہ ۴ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ ہے اور اوسمین شرائط معمولی تابعداری اور پانچ بیگاری کی جسکی عوض مبلغ [illegible] سالانہ قرار پایا ہے مندرج ہین —

ٹھاکر حال کا نام کشن چند ہے عمر اوسکی پینتالیس سال کی ہے آمدنی [illegible] اور آبادی [illegible] نفری کی ہے —

منگل

منگل قدیم ماتحت کہلور کے تھا بوقت اخراج گورکھا وہ سرفراز کیا گیا سند نمبر ۱۱۶ ماہ [illegible] ۱۸۱۵ عطا ہوئی اسمین شرائط معمولی مندرج ہین دو بیگاری قرار پائے اور اونکی عوض مبلغ [illegible] سالانہ تجویز ہوا —

رانا جیت سنگہ ار تیس سال کی عمر کا ہے آمدنی [illegible] اور آبادی [illegible] نفری کی ہے

درکوتی

یہ ریاست خورد بموجب حکمنامہ نمبر ۱۱۶ کے جو بنام سیتارام کے اجنٹ لفٹنٹ راس صاحب اجنٹ گورنر جنرل نے جاری کیا ہے قبضہ قابض مین ہے شرائط اوسمین یہ ہین کہ وہ تابعدار سرکار انگریزی کی کرے اور کچھ مالگزاری اوسپر مقرر نہین ہے اور نہ کسیطرحکا مطالبہ زر کا ہے رئیس حال پچیس سال کی عمر کا ہے آمدنی ... اور آبادی ... نفری کی ہے

از روے سند نمبر ۱۵ کے استحقاق متبنی کرنے کا جمیع رئیسان کوہستانی مذکورہ بالا کو عطا ہوا ہے —

نمبر ۱۹

ترجمہ سند بنام راجہ فتح سنگہ راجہ ناہن المرقومہ ۲۱ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ عیسوی

چونکہ گورکھا کی فوج ان اضلاع سے خارج ہوئی اور تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا لہذا حسب الحکم گورنر جنرل بہادر یہ سند راجہ فتح سنگہ کو عطا ہوتی ہے جسکی روسے علاقہ سرمور مع تمام حقوق وغیرہ علاقہ مذکورہ کے راجہ کو اور اوسکے ورثا کو دی گئی —

قلعجات مٹی و جگت گڑھ اور دون کیاردہ اور اضلاع جوسر و بوزر مولا کی راج سرمور سے علحدہ ہوکر شامل قبضہ سرکار انگریزی سے کیے گئے اور قلعجات کرچری و بہر مع اراضی متعلقہ بجانب مغرب دریاے گری ندی ٹھکرائی کیونتھل مین شامل کی گئی اور قلعجات گھاٹ وسلہر بجانب مشرق دریاے مذکور شامل راج سرمور ہوے —

یہ مناسب ہے کہ فتح سنگہ باداے شکر گزاری عنایات سرکار انگریزی جو علاقہ اوسکو ملا ہے اوسپر قبضہ کرے اور ہرگز خیال دعوی اوس علاقہ مذکورہ بالا کا نکرے جو سرمور سے علحدہ ہوکر کچھ شامل علاقہ سرکار انگریزی ہوا ہے اور کچھ ٹھکرائی کیونتھل مین شامل ہوا ہے —

اور اسکے اوسکو مناسب ہے کہ کوئی دیوان یا منتظمی واسطے انتظام راج سرمور کے بغیر اطلاع اور مشورہ و صلاح اوس حاکم انگریزی کی جو وہان مقرر ہو گا نکرے راجہ عہود مذکورہ بالا کے

مطابق کاربند ہوگا اور سرکار انگریزی کی متابعت حکم کرے گا ہنگام جنگ حسب الحکم شامل فوج انگریزی ہو کر کار لائقہ و دست جمعی کرے گا اور وہ راستہ بھی بارہ فٹ چوڑا اپنے کل علاقے میں طیار کرا دیگا

۵ اگر راجہ کسی شرط مذکورہ بالا کی جو کہ درج ہوئی ہیں تعمیل نکریگا یا دست اندازی دوسرے کے علاقے پر کریگا تو وہ نارضامندی سرکار انگریزی کا مورد ہوگا اور بیدخل کیا جائیگا راجہ کو مناسب ہے کہ اس تحریر کو جائز او معتبر تصور کرے اور بموجب شرائط بالا جو علاقہ اوسکو ملا ہے اوس پر قابض ہو اور بہبودی رعیت اور ترقی زراعت اور نصفت دہی رعایا اور حفاظت راستہ میں کوشش کرے اور وعدہ سے زیادہ رعیت سے نہ لے اور قصہ مختصر تمام لوگوں کو راضی اور خوش رکھے رعایا پر فرض ہوگا کہ وہ فتح سنگہ کو اپنا مالک اور ذی حق تصور کرے اور اوسکے حکم کی متابعت کرینگے

نمبر ۸۹

سند بنام راجہ فتح پرکاش راجہ ناہن

چونکہ راے نوبل گورنر جنرل باجلاس کونسل بخوشی خاطر فتح پرکاش راجہ ناہن اور اوسکے ورثا و جانشینون کو واسطے ہمیشہ کے علاقہ معروف کہار دادون حسب دستور عطا کرتے ہین واضح ہو کہ علاقہ مذکور یعنی علاقہ کہار دادون فتح پرکاش اور اوسکے ورثا و جانشینون کو واسطے ہمیشہ کے حسب شرائط مذکورہ ذیل عطا ہوتا ہے۔

شرط اول

فتح پرکاش اور اوسکے جانشین لحاظ حقوق باشندگان رکھینگے اور انصاف دہی بلا پاسداری احدے ہر ایک فرقہ و مذہب کے لوگون کی کرینگے۔

شرط دوم

فتح پرکاش اور اوسکے جانشین کسی قسم کی اجناس تجارت پر جو اوسکے علاقے میں گذر کرے اور اوسکے علاقے میں آئے یا جائے کسی اور جگہ جائے محصول تجارت نہ لینگے۔

شرط سوم

فتح پرکاش مذکور اور اوسکے جانشین اون راستون کی ترتیب رکھینگے جو اب اونکے

علاقے مین موجود ہین اور جو اور رستہ بعد ازین سرکار انگریزی وقتاً فوقتاً طیار کرانا مناسب بتصور کریگی اونکی طیاری اور مرمت مین مدد حسب ہدایت کرینگے۔

شرط چہارم

فتح پرکاش اور اوسکے جانشین پولس معقول قایم رکھینگے اور مقامات پولس پر تھانون پر بفاصلہ مناسب واسطے حفاظت مسافران و تجاران جو علاقہ کیاردادون مین گذر کرین طیار کرینگے

شرط پنجم

فتح پرکاش اور اوسکے جانشین ہرگز کسی حیلے سے اپنی رعایا سے نذرانہ وغیرہ جسکو نذرانہ ردہالی کہتے ہین نلینگے اور نہ کسیطرح کا جرمانہ یا زیادہ ستانی اونپر کرینگے۔

مہر و دستخط رایٹ ہونربل گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل بتاریخ پنجم ماہ ستمبر سنہ ۱۸۳۳ع عطا ہوئی

(مہر) دستخط ڈبلیو سی بنٹینک

دستخط سی ٹی مٹکاف

دستخط اے روس

نمبر ۹۰

سند بنام راجہ مہاچند راجہ بلاسپور مرقومہ ۶ ماہ مارچ سنہ ۱۸۱۵ع

چونکہ راجہ مہاچند بلاسپور نے بدیانت واری و دلی تابعداری سرکار انگریزی کی قبول کی اور تابع سرکار انگریزی ہوا اور کچھ تعلق اپنا گورکھا سے نہین رکھا لہذا حسب محواے مضمون اشتہار جو حسب الحکم ہز اکسلنسی گورنر جنرل بہادر کے بتاریخ ۱۷ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۱۴ع جاری ہوا تھا راجہ اپنے علاقہ قدیم کہلور مین جو درحقیقت اوسکے قبضہ مین اس جانب دریاے ستلج کے ہے بشرائط ذیل قایم اور مستحکم کیا جاتا ہے یعنی راجہ ہرگز ظاہر یا باطن گورکھا سے یا کسی دشمن ہونربل کمپنی سے اتفاق اور سازش نہین رکھیگا مگر جاوے فرمانبرداری احکام سرکار انگریزی مین ثابت قدم رہیگا ہر وقت مع فوج کے آمادہ خدمتگذاری فوج انگریزی رہ کر رسد وغیرہ اور بیگاری واسطے باربرداری کے دیگا اور جو کام اوسکے تفویض ہوگا سرانجام کریگا جو احکام اوسکو بابت [illegible] ملینگے

یا بعد ازین اوسکے نام جاری ہونگے تعمیل کریگا خصوصاً جسوقت فوج کشتی انگریزی کسی جانب دشمن پر ہوگی اوسوقت حتی المقدور والامکان وفاداری اور اتفاق سرکار انگریزی سے انحراف نکریگا سوای شرائط مذکورۂ بالا کے سرکار انگریزی براہ عنایت و فیاضی دلی کسیطرح کا محصول یا زر نقصانی نلینگے اور اگر گورکھا سے صلح ہوگی تو درصورت اطاعت اور خدمتگزاری راجہ کوئی امر ایسا سرکار انگریزی نسبت راجہ کے مسموع نکرینگے جو منافی شرائط حفاظت راجہ ہوگا اور اسکے جوابات سوالات راجہ دستخطی میجر جنرل اوکٹرلونی صاحب مرقومہ ۱۸ ماہ فروری ۱۸۱۵ء گورنر جنرل بہادر نے تصدیق اور منظور کیے اب راجہ کو یہ لازم ہے کہ قائم اور مستحکم اپنے راج مین ہوکر اس جانب سے اطمینان رکھے اور اندیشہ دل سے دور کرکے ہمہ وقت مصروف ترقی خوشی و آسایش رعایا رہے اور اس سند کو اپنے علاقے کی نسبت جائز اور کامل تصور کرے —

ترجمہ تفصیل سوالات جو مختار راجہ مہاچند نے پیش کیے اور جوابات میجر جنرل اوکٹرلونی صاحب مرقومہ ۱۸ ماہ فروری ۱۸۱۵ء

سوالات	جوابات
اول چونکہ مین نے اپنا تعلق بالکل گورکھا سے علاحدہ کرلیا اور سرکار انگریزی سے اتفاق کیا اور اس اتفاق کو مین مثل اپنی آبرو اور جان کے تصور کرتا ہون لہذا مجھے امید ہے کہ مین اپنے علاقہ قدیم مین قائم رہونگا اور میرا علاقہ محفوظ ہنوز بل کمپنی تصور کیا جاویگا اور اگر کبھی گورکھا اطاعت حکومت انگریزی منظور کرین اور وہ کوئی امر منافی بہ نسبت میرے اپنی بابت میرے ترک کرنے اونکی دوستی کے پیش کرین تو وہ منظور نہو —	اگر راجہ نے درحقیقت اور بالتحقیق گورکھون سے اپنا تعلق جدا کرلیا ہے اور وہ سرکار انگریزی سے اتفاق رکھیگا تو وہ بے شبہہ اپنے علاقہ قدیم کہلور مین جو اس جانب دریای ستلج کے واقع ہے حسب منشاء اشتہار جو حسب الحکم گورنر جنرل بہادر بتاریخ ۷ ماہ اکتوبر گذشتہ جاری ہوا ہے قائم رکھا جائیگا اور اوسکا علاقہ بطرح محفوظ سرکار انگریزی تصور کیا جائیگا اور درصورتیکہ فیمابین سرکار انگریزی و گورکھا دوستی ہوجاوے تو کوئی امر منافق راجہ جو خلاف شرائط حفاظت ہوگا اور گورکھا

اوسمین گفتگو کرینگے منظور نہوگا مگر درباب پہنچنے
علاقہ کہلور کے تحریر گورنر جنرل بہادر کو کیجائیگی

دوم

یہ بخوبی روشن ہے کہ قلعجات فتحپور و ہندگرھ و بہادرپور و رتن پور میرے بزرگون کے تعمیر کردہ ہین اور میرے قبضے مین تھے مگر اتفاقاً راجہ رام سرن نے اونپر قبضہ کرلیا اور اوسکا قبضہ سات مہینے رہا بعد ازان ہمین نے واپس لیے اسلیے اب مجھے امید ہے کہ دیگر تمام مقبوضات قدیم میرے مجکو ملتے ہین تو یہ قلعجات بھی مجھے ملینگے

دوم

مجھے بھی معلوم ہے کہ قلعجات فتحپور و ہندگرھ و بہادرپور و رتن پور قدیم سے متعلق علاقہ کہلور کے ہین اگر راجہ گورکھا سے علیحدہ ہوکر متفق سرکار انگریزی سے ہوگا تو یہ قلعجات مثل سابق اوسکے پاس رہینگے

سوم

درباب بارہ ٹھاکرون کے اگرچہ وہ قدیم سے متعلق ماتحت میری ہین مگر بباعث میرے ضعف کے کبھی وہ ماتحت سرمور کے ہوئے اور کبھی راجہ رام سرن نے اونکو اپنے قبضے مین رکھا جب گورکھا یہان آئے تو اونھون نے مجھے دوبارہ اونپر حاکم کیا یعنی وہ بارہ ٹھاکر پھر میرے قبضے مین آئے جب گورکھا قلعہ کانگڑہ سے واپس چلے گئے تو اونھون نے مجھے کہا کہ چند ٹھاکر منجملہ بارہ کے واسطے خرچ فوج کے جدا کرنے ضرور ہین بسبب بیر اوزیرون کے اتفاق سے گرا اونپر چپال اپنے

سوم

ہر ایک درخواست راجہ کی نسبت بارہ ٹھاکرونکا کے نادرست ہے کیونکہ اصل حال اسکا مختلف ہے اگرچہ مجھے قطعی نامنظوری اس درخواست کی کرنی مناسب ہے کیونکہ جب وقت بندوبست بارہ ٹھاکرونکا آویگا اوسوقت اصلی حقدار کو حق ملیگا مگر درصورتیکہ راجہ خدمات لائقہ کا نسبت سرکار انگریزی کے متعہد ہوگا اور بالکل تعلق اپنا گورکھا سے چھوڑ دیگا تو میرے نزدیک ویسا ہی لحاظ اوسکی نسبت سرکار انگریزی مرعی رکھینگی جو گورکھا نسبت اوسکی درباب دو ایک ٹھاکرون کے رکھتے تھے

منصف کے اور اپنے عہدہ برا نہو سکیگے
درصورت انکار کے مین نے اونکو اوٹھا کر
اونکو دیدیے اور تین میرے قبضے مین رہے
یعنی ٹھاکران دہامی بھجی و کوٹی اور وہ اب
میرے قبضے مین ہین مین نے یہ صرف اطلاعا عرض
کیا ہے ورنہ بہرحال مجھے اطاعت حکم سرکار
انگریزی اس معاملے مین منظور ہے اور اونکے
حکم کی تعمیل باعث میری خوشی کا ہے —

چہارم

گورکھا نے مجھے سواے میرے اصلی
علاقے کے اور بہت مقامات دیے تھے
اور میجر جنرل صاحب کو بھی اب وہی اختیار
حاصل ہے جو اونکو تھا جو صاحب حکم دینگے
اوسکی تعمیل مین میری عین خوشی ہے ازراہ
مہربانی مجھپر نظر مہربانی رکھو یا جب مین خدمات
لائقہ سرکار کی کرونگا اوسوقت نظر الطاف
میری نسبت ہو میجر جنرل صاحب میرے دوست
اور مربی ہین منجانب سرکار انگریزی —

چہارم

کوئی دعوی نسبت اون مقامات کے جو گورکھا نے
دیے تھے سواے علاقہ قدیم کہلور کے سماعت نہوگی
حسب منشاء اشتہار مجریہ ۷ ازماہ اکتوبر کسیطرح کا
مطالبہ زرشل محصول وغیرہ راجہ سے نہوگا بعوض
اون تمام فائدون کے جو راجہ کو نصیب ہونگے
سرکار انگریزی صرف اسقدر چاہتی ہے کہ جبتک
جنگ گورکھا سے جاری ہے راجہ باتفاق
فوج انگریزی کام کرے اور جب آئندہ کسیوقت
فوج انگریزی بمقابلہ کسی دشمن کے اس نواح مین
آئے تو راجہ ہر قسم کی مدد حتی الامکان دیگا
یعنی رسد وغیرہ دیگا اور شرائط وفاداری فرمانبرداری
بجا لائیگا —

نمبر ۹۱

ترجمہ سند جسکی رو سے علاقہ کہلور معروف بلاسپور راجہ جنگ چند کو عطا ہوا المرقومہ ۲۱ اکتوبر سنہ ۱۸۴۷ء

چونکہ از روے عہدنامہ جو فیمابین سرکار انگریزی اور سرکار لاہور کے بتاریخ ۹ ماہ مارچ سنہ ۱۸۴۶ء قرار پایا کل علاقہ کوہی قبضہ ہنورابل کمپنی مین در آیا اور چونکہ راجہ جنگ چند کہلور والی نے ہمیشہ فرمانبرداری حکام انگریزی کی سرکار اب واسطے ہمیشہ کے راجہ جنگ چند اور اوسکے ورثاے ذکور متولد راہی کو علاقہ کہلور اون حدود تک باختیارات کل انتظام کے دیتے ہین جو شروع حکومت انگریزی بیچ علاقجات ترودی دریاے ستلج سے اوسکے قبضے مین ہین اگر کوئی وارث اصلی حیثیت مذکورہ بالا کا موجود نہوگا تو علاقہ مع اختیارات کل کسی اوسکے نزدیک رشتہ دار ذکور کو جو وارث قریب راجہ کا ہوگا دیا جائیگا مگر یہ امر واضح رہے کہ اگر کوئی اوسکا جانشین نالائق انتظام امور ریاست ہوگا تو سرکار انگریزی کو اختیار حاصل رہیگا کہ وہ ایسے نالائق جانشین کو برخاست کرکے کسی دوسرے قریب کے رشتہ دار لائق کو علاقہ تفویض کردینگے اور جو کوئی اس طرح جانشین راجہ قرار دیا جائیگا اوسکے پاس علاقہ بشرائط مندرجہ عہدنامہ ذیل جو راجہ نے لکھا ہے بلا مزاحمت رہیگا —

شرط اول

یہ کہ وہ تمام محصول ترنزٹ اپنے علاقے مین موقوف کرے اور اپنے اوپر فرض گردانے کہ وہ حفاظت صرافان و تجاران و دیگر اہل حرفہ علاقہ کی کرے —

شرط دوم

یہ کہ وہ راستہ اپنے علاقے مین جو بارہ فٹ سے کم عرض مین نہونگے بنائیگا اور اونکی مرمت وقت ضرورت کریگا —

شرط سوم

یہ کہ ہنگام جنگ حسب الحکم وہ شریک فوج انگریزی مع اپنے تمام ہمراہیوں کے اور بیگاریوں کے رہیگا اور آمادہ تعمیل احکام حکام انگریزی رہیگا اور حتی الامکان اپنے رسد وغیرہ کا سرانجام کریگا —

شرط چہارم

یہ کہ ہر ایک تنازعہ جو فیمابین راجہ کٹیلور اور کسی دوسرے رئیس کے واقع ہوگا وہ سپرد عدالت انگریزی ہوگا —

شرط پنجم

یہ کہ وہ کوئی جزو اپنے علاقہ کا بلا اطلاع اور استرضا سرکار کے علیحدہ یا رہن نکریگا

شرط ششم

یہ کہ وہ اپنے علاقے مین رسم بردہ فروشی و ستی و دختر کشی کو موقوف کرا دیگا اور نیز رسم جلا دینے یا غرق آب کرنے بیمار مجذوم کی بھی موقوف کر دیگا کیونکہ یہ امر خلاف آئین سرکار ہین اور وہ ایسے حکم سخت بنسبت انسداد ان جرائم کے جاری کریگا کہ کوئی مرتکب جرائم مذکورہ بالا کا نہوگا —

راجہ اپنی سرحد سے باہر کسی دوسرے علاقے پر دست اندازی نہین کریگا اور اس سند کو جائز اور معتبر تصور کرکے شرائط مندرجہ کی تعمیل مین کوشش کریگا اور بہبودی باشندگان اور بہتری علاقہ مین سعی کریگا اور وہ تدابیر بروے کار لائیگا جس سے ترقی زراعت اور داد رسی مظلومان و بحالی حقوق جائزہ و امنیت شارع عام متصور ہو وہ اپنی رعایا سے اخذ بیجا نکریگا بلکہ اونکے ساتھ مہربانی سے پیش آئیگا تاکہ وہ اوسکے شکر گزار رہین اور رعایا پر فرض ہے کہ وہ اوسکو اور بعد اوسکے اوسکے ورثا کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے مالگزاری واجبی کے ادا کرنے مین قاصر نہون اور ہمیشہ اوسکے مطیع الحکم رہین اور خوش وقتی سے بسر کرین —

نمبر ۹۲

سند راجہ رام سنگھ عرف رام سرن بابت علاقہ ہندور

چونکہ تمام علاقہ کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین درآیا اور چونکہ راجہ رام سنگھ نے اس جنگ مین کارہاے دوستانہ بنسبت سرکار انگریزی کے کیے خود مع اپنی فوج کے شامل فوج انگریزی رہا اور واسطے صفائی راستہ کے اور دیگر امور ضروری کے بیگاری دیے لہذا حسب الحکم رائٹ ہنوربل

گورنر جنرل بہادر یہ سند راجہ ہندور کو عطا ہوتی ہے جسکی رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے
دوام کے علاقہ ہندور وغیرہ سات پرگنجات اور بھٹولی مع بارہ موضع متعلقہ کے اور مجھولی مع چار
مواضع متعلقہ کے (باستثنا نصف حصہ فیض اللہ پورہ واقع پرگنہ خاص ہندور و قلعہ ملون مع شش
مواضع موضع ملون چاکران جو قلعہ کوہ ملون پر واقع ہین اور مواضع مادمور جلبند واری جالہ وغیرہ
جن سات مواضع کی جمع مبلغ ماہ؎ نقد اور ما؎ غلہ ہے) مع تمام حقوق متعلقات اونکے
اور سائر اور استحقاق دادرسی رعایا بلا بیگار و خدمت سرکار و نذرانہ جو اب موقوف ہو گئے ہین عطا
ہوتا ہے جسقدر بیگاری ہنگام جنگ راجہ دیگا اونکی اجرت سرکار سے بحساب للعہ ماہواری فی کس
ملے گی مگر راجہ جب شریک فوج انگریزی ہوگا تو اوسکو اور اوسکی فوج کو کچھ تنخواہ وغیرہ ندی جائیگی
راجہ اس سند کو جائز اور معتبر واسطے اپنے اور اپنے ورثا کے تصور کر کے کوشش بلیغ بیچ ترقی
بہبودی رعایا بین کریگا اور دوسرے کے علاقے پر دست درازی نکریگا اور شکرگزاری عنایات
سرکار انگریزی بیچ دوستی کے ثابت رہیگا اور شرائط سند ہذا کے موافق کاربند ہوگا —
رعایا پر یہ فرض ہوگا کہ وہ راجہ کو اپنا مالک ذی حق تصور کرین اور مالگزاری بروقت ادا کرین
اور اوسکے احکام کی تعمیل کرین اور کوشش کر کے ترقی زراعت اور آمدنی راجہ کی کرین —

المرقوم ۲۴ ماہ اکتوبر ۱۸۱۵ عیسوی

نمبر ۹۳

سند بنام رام سنگ معروف رام سرن بابت ٹھکرائی بروٹی

چونکہ تمام علاقہ کوہستان قبضہ سرکار انگریزی بین آگیا اور اکثر رئیسون کو اونکا علاقہ دوبارہ عطا ہوا
اور چونکہ قلعہ ملون مع چھ مواضع کے جنکی جمع ما؎ نقد اور ما؎ غلہ ہے راجہ سے
علیحدہ کر کے واسطے قیام فوج انگریزی کے لیے گئے لہذا بنظر معاوضہ قلعہ مذکور و شش مواضع
کے یہ سند حسب الحکم جناب ہنوربل گورنر جنرل بہادر دیجاتی ہے جسکی رو سے ٹھکرائی بروٹی کی
مع تمام متعلقات و سائر راجہ کو اور اوسکے ورثا کو عطا ہوتی ہے راجہ مذکور اس سند کو جائز اور
معتبر تصور کر کے اور چار موضع واسطے رانی ٹھکرائی مذکور چھوڑ کر باقی کا قبضہ کرے ہنگام جنگ

راجہ پر فرض ہوگا کہ وہ بیگاری اور سپاہی دے اور نذرانہ حسب تفصیل ذیل ادا کرے راجہ کو راستہ ہر طرف ٹھکرائی ہذکور کے بنانے ہونگے اور ہوش رکھے کہ کسی دوسرے کے علاقہ پر دست اندازی نکرے رعایا کی بہبود مین کوشش کرے اور سرکار انگریزی کی اطاعت بدل کرتے اور شکرگذاری عنایات سرکار کرتا رہے اور رعایا پر یہ امر فرض ہوگا کہ وہ راجہ کو اپنا مالک دلی حق تصور کرین و مالگذاری بر وقت ادا کرین اور اوسکے احکام کی تعمیل کرین اور کوشش کر کے ترقی زراعت اور آمدنی راجہ بروے کار لائین —

تفصیل مذکورہ بالا

بیگاری کلیتہً موقوف نذرانہ موقوف راستہ ہر طرف گرد ٹھکرائی کے طیار رہون

المرقوم ۲۰ اکتوبر سنہ ۱۸۴۶ع

نمبر ۹۴

ترجمہ سند جسکی روسے قلعہ بلون مع مواضع متعلقہ و دو ضرب توپ وسامان وغیرہ راجہ رام سنگہ بالاگڑھ والے کو عطا ہوا — المرقوم ۲۹ اکتوبر سنہ ۱۸۴۶ع

چونکہ راجہ رام سنگہ راجہ بالاگڑھ ہمیشہ اتحاد اور خیر خواہی سرکار انگریزی مین ثابت قدم رہا ہے اور چونکہ یہی صرف رئیس این روے ستلج تھا جسنے اپنی وفاداری ساتہ حاضر ہونے کی بخدمت گورنر جنرل بہادر بمقام لشکری خان کی سرای کے شروع مہم لاہور مین ظاہر کی جبکہ فوج سکھ عبور دریاے ستلج کرتی تھی لہذا قلعہ ناگول مع چھہ دیہات متعلقہ و دو ضرب توپ اٹھارہ پنی و دیگر سامان موجودہ قلعہ مذکور سرکار انگریزی نے راجہ کو نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن بشرائط مندرجہ اقرارنامہ ذیل دیا —

شرط اول

راجہ اپنے طرف سے اور اپنے ورثا کیطرف سے وعدہ کرتا ہے کہ وہ رعایا کو بسلاف عطیہ حال کی نسبت ساتھ نصفت پیش آئیگا تاکہ اون لوگون کو تکلیف بباعث تبدیلی حکومت یعنی اونکی حکومت انگریزی سے باہر ہو کر حکومت راجہ مین داخل ہونے کی نہو —

شرط دوم

راجہ اوسکا استحقاق اپیل کرنے کا بخلاف سختی و ناانصافی کے صاحب اجنٹ انگریزی کی پیشگاہ مین منظور کرتا ہے —

شرط سوم

راجہ ہمہ تن مصروف تعمیل مصالح و تجویز کے جو صاحب اجنٹ انگریزی نسبت رعایا کے ظاہر کرین لگے رہیگا ورنہ سزا سے ضبطی عطیات کا متحمل ہوگا راجہ کو لائق ہے کہ اس سند کو کامل اور بااثر تصور کرے اور بالعوض اس عنایت کے ہمیشہ ثابت قدم نمک حلالی سرکار انگریزی مین رہے —

موضع بالون چاکران موضع بالون بلہو موضع جبلاروان والہ موضع سوبرگہاتی موضع بالون موضع بیج

المرقوم ۲۹ اکتوبر ۱۸۴۶ء مطابق دہم کاتک سمبت ۱۹۰۳

ترجمہ اقرارنامہ راجہ امر سنگہ راجہ بالاگڑہ المرقوم ۲۹ اکتوبر ۱۸۴۶ء

چونکہ سرکار انگریزی نے از راہ عنایت قلعہ بالون مع دیہات متعلقہ مندرجہ سند اور دو ضرب اٹھارہ پنی توپ اور سامان موجودہ قلعہ مذکور بذریعہ سند کے نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن عطا کیا مین یہ اقرارنامہ لکھکر تعمیل اوسکی اپنے اوپر اور اپنے ورثا کے اوپر لازم اور فرض گرداتا ہون

شرط اول

مین اوس رعایا پر جو میری حکومت مین بذریعہ سند مذکور آئے ہین انصاف اور رعایت کے ساتھ حکمرانی کرونگا تاکہ وہ سرکار انگریزی کی حکومت سے حکومت ہندو رہین آنے سے کسیطرح کی تکلیف نہ اوٹھائین —

شرط دوم

مین اونکے استحقاق اپیل کو بخلاف سختی و ناانصافی پیشگاہ اجنٹ انگریزی کے منظور کرتا ہون —

شرط سوم

مین وعدہ کرتا ہون کہ اگر مین ہمہ تن مصروف تعمیل مصالح و تجاویز صاحب اجنٹ انگریزی

نسبت اُس رعایا کے ہوون تو یہ علاقہ عطیہ میرا ضبط ہو —

نمبر ۹۵

ترجمہ سند جسکی رو سے علاقہ بالاگڑھ و خطاب راجگی راجہ اگرسنگہ کو عطا ہوا —

المرقوم ۱۹ ماہ جنوری سنہ ۱۸۱۶ع

چونکہ راجہ بجے سنگہ خلف الصدق راجہ رام سنگہ راجہ بالاگڑھ نے لاولد وفات پائی اور کوئی وارث ذکور اوسکی وضع کا موجود نہین لہذا علاقہ بالاگڑھ ضبط سرکار انگریزی ہوگیا اور اب اوسکے اختیار مین ہے مگر بنظر وفاداری راجہ رام سنگہ اور بلحاظ اوسکی خدمات لائقہ کے جو جنگ گورکھا مین سنہ ۱۸۱۴ع وقوع مین آئی ہین سرکار کا منشا یہہ ہے کہ علاقہ بالاگڑھ جو قبضہ راجہ مرحوم مین تھا اگرسنگہ ولد غیر منکوحہ راجہ رام سنگہ کو عطا ہو لہذا سرکار انگریزی علاقہ بالاگڑھ مع خطاب راجگی اگرسنگہ اور اوسکی ورثا ذکور صلبی کو عطا فرماتی ہے

واضح ہو کہ راجہ اگرسنگہ اور اوسکے ورثا پانچ ہزار روپیہ سالانہ خراج کا سرکار انگریزی مین داخل کیا کرینگے اور سرکار انگریزی راجہ اگرسنگہ کے بھائیون کی جاگیر کا بھی وعدہ کرتے ہین اور راجہ اجازت عام دیگا کہ رعایاے انگریزی خواہ ہندوستانی ہون خواہ یورپ زاد اوسکے علاقے مین بلا مزاحمت آمد و رفت کرین تجارت کرین اور اونکو بھی اپنی رعایا کی برابر شمار کریگا اور سرکار نے بنا ناشرک کا درمیان علاقہ بالاگڑھ کے اپنے اختیار مین رکھا ہے —

یہ بھی واضح ہو کہ یہ عطیہ اس شرط پر ملا ہے کہ وہ نیک وضع رہے اور وقت اندیشہ فساد کے فوج اور تدبیر سے خدمت سرکار کی کرے —

نمبر ۹۶

[illegible] نامہ [illegible] سنگہ [illegible]

بباعث مغلوب ہونے حکومت گورکھا کوہستان مین تمام یہ ملک اختیار سرکار انگریزی مین آگیا لفٹنٹ راس صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل حسب منشا ہدایت جنرل مسر داکٹر اوکٹرلونی صاحب کے جو ایجنٹ گورنر جنرل باختیارات عطایہ جناب نواب گورنر جنرل بہادر [illegible] سنگہ

راجہ اگرسنگہ اور اوسکی اولاد کو راج بسہر اوسیقدر علاقہ اندر حدود ذیلین جو بیچ عہد پر سمبت ١٨٦٨ مطابق سنہ ١٨١١ء کے تھا قائم کرتے ہین بشرائط و مستثنیات مفصلہ ذیل یعنی

شرط اول

ریاست بسہر واسطے نذربندی کی یعنی اخراجات فوج کے واسطے جو سرکار انگریزی کو واسطے قائم رکھنے امنیت اور حفاظت علاقہ کوہستان کے رکھنے کی پندرہ ہزار روپیہ کلدار بموجب شرح باقی سکہ انگریزی و سکہ رائج الوقت بسہر و چھاونی متصلہ انگریزی کے سال بسال تین اقساط حسب مصرحہ ذیل ادا کیا کرینگے —

اول ماہ پوس یعنی دسمبر و جنوری — [illegible]

دوم بیساکھ یعنی اپریل و مئی — [illegible]

سوم ساون یعنی جولائی و اگست — [illegible]

شرط دوم

قلعہ رائن گرگھ مع اوس ضلع کے جسمین وہ واقع ہے یعنی قسمت پرگنہ رائن واقع برکنارہ چپ دریاے پابر اور پرگنہ صندوق مع قلعہ سیلی دان اور قلعہ درتو جو اوسمین واقع ہین اور قلعہ باگی واقع کرن گول یا کوئی اور مقام گرد و پیش اوسکے جسکی تجویز بعد ازین ہوگی سرکار انگریزی واسطے قیام اپنی فوج محافظ کے اپنے قبضے مین رکھینگے —

شرط سوم

ٹھکرائی ولیٹو اور الکیٹو اور کرانگٹو کی در اصل بہت سال پیشتر مہم گورکھا سے شامل راج بسہر ہوگئی تھی انکی نسبت وہی امر جاری رہیگا جو عہد راجہ اوگرسنگہ مین تھا اور وہی پرورش وہان کے ٹھاکرون کی اولاد کی ہوگی جو اوس وقت مین تھی اور ٹھکرائی کوٹگڈہ اور کارسین اسلیہ باتحت کسیکے نہین رہی صرف حکومت عامہ سرکار انگریزی کی مطیع رہینگے

شرط چہارم

ہنگام جنگ فوج بسہر شامل فوج انگریزی کے ہوکر حسب ہدایت کاربند ہوگی

شرط پنجم

ریاست مسہر جب کبھی سرکار اونکی علاقہ مین طیار ہوگی، بیگاری دینگے—

مقام ارجن پور ۲۳ کاتک سمبت ۱۸۷۲ مطابق ۶ نومبر ۱۸۱۵ء

نمبر ۹۷

ترجمہ سند بنام راجہ کنسار سنگہ بابت ایک قسط ٹھکرائی علاقہ کیونٹہل

چونکہ گورکھا ان اضلاع سے کلیتہً خارج ہوئے اور تمام علاقہ کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا لہذا حسب الحکم جناب آنریبل گورنر جنرل بہادر یہ سند رانا سنسار سنگہ کو عطا ہوئی جسکی رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے ہمیشہ کے پرگنجات کلہانج مع آٹھہ پرگنجات کے اور سایر وغیرہ دیے گئے راجہ اس سند کو جائز تصور کرکے پرگنجات مذکورہ بالا پر قبضہ اپنا کرے اور سرکار انگریزی کے ساتھہ بدل اتفاق رکھے اور اپنی رعایا کی خیرسگالی مین کوشش کرے اور دیگر پرگنجات کیونٹہل پر دست تصرف دراز نکرے اور دوسرے پرگنجات پر ہرگز اپنا دعوی پیش نکرے اور ہنگام جنگ راجہ مع اپنی فوج کے شامل فوج انگریزی ہوگا—

اور رعایا اور ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہے کہ وہ رانا سنسار سنگہ کو اپنا مالک و حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرین اور اپنی اپنی مالگزاری بروقت اوسکو ادا کیا کرین—

اگر راجہ فرمانبرداری سرکار مین کمی کرے یا وقت جنگ شریک فوج سرکاری نہو تو جسقدر علاقہ اس سند کی رو سے اوسکو ملا ہے وہ ضبط سرکار ہو جائیگا—

المرقوم ۶ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ عیسوی

نمبر ۹۸

ترجمہ سند بنام رانا سنسار سنگہ

چونکہ گورکھا ان اضلاع سے کلیتہً خارج ہوئے اور تمام علاقہ کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا لہذا حسب الحکم گورنر جنرل بہادر یہ سند رانا سنسار سنگہ کو عطا ہوئی جسکی رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے ہمیشہ کے ٹھکرائی جھوک اور کوٹی اور اکہندا اور کیاری کی جو قدیم سے

شامل راج کیونتھل ہین اور راج مذکورہ کے ماتحت اور راناراج مذکور کے ہمیشہ سے ہر ایک ٹھکرائی مذکورہ بالا سے نذرانہ پاتے رہتے ہین لہذا کبھی رانا سے مذکور رقم نذرانہ سال بسال ٹھکرائی مذکور سے دو اقساط مین حسب تفصیل ذیل لیا کرینگے —

ٹھکرائی جھڑک سے — حا سہ

ٹھکرائی کوتی سے — حا سہ

ٹھکرائی گھنڈ سے — ۱۸ صہ

ٹھکرائی کیاری سے — ۱۸ صہ

اور رانا سے مذکور ترقی رفاہ رعایا و حفاظت ٹھکرائیہا سے مذکور مین مصروف رہینگے اور رانا حسب الطلب سرکار انگریزی بیگاری اور سپاہی ہر ایک ٹھکرائی مذکورہ بالا سے حاضر کرینگا اور سب کی دادرسی کرینگے اور ٹھکرائی مذکور سے مرمت سڑک کرایا کرینگے اور اس سند کو برقرار تصور کرکے ہمیشہ شکرگزار سرکار انگریزی کے رہینگے اور حسب شرائط مندرجہ سند کاربند ہونگے اگر ان ٹھکرائی مذکور رانا کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرینگے اور نذرانہ مذکور حسب تعداد مصرحہ بالا ادا کرینگے اگر انھین کی ایک بھی شرط مین اونکی طرف سے کمی ظاہر ہوگی تو جسکی طرف سے کمی ہوگی وہ خارج کیا جائیگا لہذا اونکو لازم ہے کہ شرائط مذکورہ بالا کی تعمیل کرین اور کسی دوسرے کے علاقہ پر دست درازی نکرین —

المرقوم ۱۱ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ع

نمبر ۹۹

ترجمہ سند جسکی روسے پرگنہ پونر رانا سنسار سنگہ کیونتھل والے کو بمہر و دستخط کپتان رابرٹ راس صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ علاقہ سرہند و کوہستان دیا گیا —

المرقوم ۵ ماہ اپریل ۱۸۴۳ع

چونکہ بعنایات ایزدی گورکھا اس ملک سے کلیتہ خارج ہوے اور تمام علاقجات اس ملک کے قبضہ سرکار انگریزی مین آ گئے لہذا پرگنہ پونر بجمیع حقوق کلیتہ جو از روے حکم گورنمنٹ منظور

۲۰ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۱۶ء مجریہ جنرل سر ڈیوڈ اکٹرلونی صاحب رانا سنسار سنگہ کہونتھل والے کو واسطے
ہمیشہ کے عطا ہوا تھا اب بذریعہ اس سند کے شامل ٹھکرائی کہونتھل کیا گیا رانا ے مذکور کو لازم
ہے کہ اس سند کو جائز تصور کر کے پرگنہ مذکور اپنے قبضے مین رکھے اور دوسرے کے
علاقے پیوست اندازی نکرے اور رعایا کی بہبود مدنظر رکھے اور مظلومان کی دادرسی کرے
اور احکام سرکار کی تعمیل تہ دل او مستعدی سے کر کے اپنی وفاداری نسبت سرکار انگریزی کے
ظاہر کرتے اور اس عنایت سرکار کا شکرگزار رہے اور جب کبھی کسی سے سرکار انگریزی کی
جنگ ہو تو وہ مع اپنے ہمراہی کے شامل فوج انگریزی ہو اور وقت ضرورت جب سرکار بیگاری
طلب کرے او تعمیل حکم سرکار مین پہلوتہی نکرے اور اپنے اوپر فرض سمجھے کہ جہان فوج خیمہ زن
ہون وہان راستہ لائق گذرنے گاڑی کے تیار کرے اور ماسوا اسکے فرائض مذکورہ بالا اور
کوئی امر مثل نذرانہ وغیرہ اوسپر عائد نہوگا —

رعایا سے پرگنہ پونہ پر فرض ہوگا کہ وہ رانا سنسار سنگہ کو اور اوسکے ورثا کو اپنا مالک حقیقی
تصور کر کے فرمانبرداری اونکی کرتے رہین —

المرقوم ۵ ماہ اپریل سنہ ۱۸۲۶ء مطابق ۲۲ رجب سنہ ۱۲۴۱ھ

نمبر ۱۰۰

ترجمہ سند بنام رانا جنگ سنگہ باگہل المرقوم ۳ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۱۵ء

چونکہ گورکھا ان اضلاع سے بکلی خارج ہوئے اور تمام علاقہ کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین
آگیا لہذا حسب الحکم رائٹ ہونربل گورنر جنرل بہادر یہ سند راجہ جنگ سنگہ کو عطا ہوئی جسکی
رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے ہمیشہ کے ٹھکرائی باگہل کی مع جمیع حقوق اوسکے
بشرط ادا کرنے نذرانہ مشروطہ واسطے اخراجات فوج حافظ ملک کے دی گئی اور اس شرط
کہ وہ بیگاری اور سپاہ حسب تفصیل ذیل بوقت ضرورت سرکار کو دے راجہ کو لازم ہے کہ ترقی بہبود
رعایا کی اور زراعت و کاشتکاری کی کریگا اور حفاظت راستہ کریگا اور نذرانہ معمولی کی ادا ہونے
کی ضرورت ہو واسطے اخراجات فوج کے مقرر ہوا ہے قائم کریگا اور حسب الطلب بیگاری اور

سپاہی مصرحہ ذیل لیکر خود ہمراہ سرکار رہے گا اور فرمانبرداری احکام سرکار مین ہمہ تن مصروف رہیگا اور اپنے حدود علاقہ کے باہر دست اندازی نہوگا اگر کسیوقت رانا جنگ سنگہ مذکور سے کوئی شرط مذکورہ بالا مین سے سرانجام نہوگی تو وہ خارج علاقہ سے کیا جائیگا اس سند کو جائز تصور کرکے شرائط ہذا کے مطابق کاربند ہوگا اور رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ رانا جنگ سنگہ کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرینگے اور اپنی اپنی مالگزاری اوسکو بروقت معمول ادا کرینگے —

تفصیل

ایک سو نفر بیگاری بمقام سپاٹو پاس کپتان راس صاحب کے حاضر رہیگا اور وقت جنگ خود مع اپنی سپاہ کے شامل فوج سرکاری رہیگا اور راستہ یعنی سڑک اپنی ٹھکرائی مین بارہ فٹ عریض طیار کریگا — نذرانہ معاف ہوا

نمبر ۱۰۱

ترجمہ سند جسکی روسے ٹھکرائی جوبل کی رانا پورنچند جوبل والے کو بمہر و دستخط کپتان راس صاحب کے دی گئی — المرقومہ ۱۶ ماہ نومبر ۱۸۱۵ء

چونکہ بروقت اخراج گورکھا تمام علاقہ کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا لہذا یہ سند حسب الحکم رائٹ ہنربل گورنر جنرل بہادر لارڈ میرا صاحب جو معرفت جنرل سر ڈیوڈ اوکٹرلونی صاحب کے جاری ہوا رانا پورنچند کو عطا ہوئی جسکی روسے ٹھکرائی اور علاقہ جوبل کا جو اوسکے قبضہ مین واسطے ہمیشہ کے رہیگا اوسیطرح اوسکو دیا گیا اور اوسکے قبضہ مین رہیگا جسطرح عہد گورکھا مین اوسکے پاس تھا رانا سے مذکور کوشش کرکے خدمتگزاری سرکار حسب تفصیل ذیل کریگا

شرط اول

یہ کہ وہ ستر نفر بیگاری ہمیشہ خدمت سرکار مین موجود رکھیگا —

شرط دوم

یہ کہ کچھ نذرانہ اوس سے طلب نہوگا —

شرط سوم

یہ کہ سپاہی جوبل کے وقت جنگ شامل فوج انگریزی کے رہا کرینگے اور کسی اور حاکم کی متابعت نکرینگے —

جب واسطے طیاری سڑک وغیرہ کے بیگاری مطلوب ہونگے تو وہ بیگاری دیگا

المرقوم ۳ ماہ اگہن سمبت ۱۸۷۲ مطابق ۱۸ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ع

نمبر ۱۰۲

ترجمہ سند بنام رودرپال کھچی والہ - المرقوم ۴ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ عیسوی

چونکہ گورکھا اس علاقہ سے کلیۃً خارج ہوے اور تمام علاقہ کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا لہذا حسب الحکم رائٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر یہ سند رودرپال کو دیگئی جسکی رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے ہمیشہ کے ٹھکرائی جوبل کی مع تمام حقوق اوسکے اس شرط پر عطا ہوئی کہ وہ نذرانہ سالانہ بابت اخراجات فوج کے جو واسطے حفاظت علاقے کے ہیگی دیا کرے اور اگر حکم ہوگا تو وہ خود مع بیگاری و سپاہ حسب مصرحہ ذیل حاضر رہیگا اور رودرپال مذکور بہبودی رعایا کی ترقی کریگا اور کاشتکاری کی ترقی ملحوظ رکھیگا اور حفاظت رستہ مین کوشش کریگا اور صورت اوا سے نذرانہ سالانہ کی جو واسطے اخراجات فوج انگریزی کے مقرر ہوا ہے قائم کریگا اور جب حکم ہوگا فوراً مع بیگاری و سپاہ حسب تفصیل مصرحہ ذیل حاضر ہوگا اور بدل فرمانبرداری احکام سرکار کریگا اور اپنے علاقے کی حدود سے باہر دست درازی نکریگا اور اگر کسیوقت رودرپال مذکور سر انجام شرائط ہذا مین پہلوتہی کریگا تو وہ خارج کیا جائیگا اس سند کو جائز تصور کرکے اسکی شرائط کے موافق تعمیل کریگا اور رعایاے ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ رودرپال مذکور کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرین اور اپنی اپنی مالگزاری حسب معمول بروقت ادا کرتے رہین —

تفصیل

چالیس نفر بیگاری بمقام سپاتہو حاضر رہین اور وقت جنگ اونکی فوج کے شامل رہین اور سڑک اپنے ٹھکرائی تک میں

درست رکھے نذرانہ معاف ۔

نمبر ۱۰۴

نقل سند جسکی روسے ٹھکرائی بھجی کی رانا رن بہادر سنگہ کو تاریخ ۱۰ ماہ جولائی ۱۸۴۸ء کو عطا ہوئی

چونکہ بتاریخ ۲۷ ماہ کاتک سمبت ۱۹۰۹ مطابق ۱۰ ماہ نومبر ۱۸۴۲ء ٹھاکر ردر پال رئیس بھجی نے اپنی رضامندی اور خوشی سے انتظام علاقہ بھجی سپرد اپنے فرزند رانا رن بہادر سنگہ کو کردیا اور چونکہ ایک نقل درخواست ٹھاکر مذکور بذریعہ رپورٹ نمبر ۱۶ ایجنٹ مسٹر فینک صاحب سکرٹری اعظم استدعائی حکم رائٹ انریبل گورنر جنرل لارڈ السنبورو صاحب بہادر مرسل ہوئی تھی اور جواب اوسکا مرقومہ ۱۲ ماہ نومبر ۱۸۴۲ء نمبری ۱۱۰۶ دستخطی صاحب سکرٹری مندرج منظوری درخواست ٹھاکر ردر پال آیا لہذا یہ سند رانا رن بہادر سنگہ کو عطا ہوئی جسکی روسے اوسکو واسطے ہمیشہ کے ٹھکرائی مذکور مع حقوق متعلقہ عطا ہوئی اس شرط پر کہ وہ سال بسال فصل بفصل نذرانہ ایکہزار چارسو چالیس روپیہ بالعوض بیگاری کے ادا کریگا اور وہ خود مع بیگاری و سپاہی مرقومہ ذیل کے جب حکم ہوگا حاضر ہوگا اب اوسکو لازم ہے کہ بہبودی رعایا کی اور کاشتکاری کی ترقی کرے اور حفاظت راستون کی رکھے اور نذرانہ حسب قسط ادا کرے اور جب ضرورت ہو تو خود مع بیگاری و سپاہی کے حاضر ہو اور فرمانبرداری احکام سرکاری کرے اور دوسرے کے علاقہ پر دست درازی نکرے اور جب ضرورت ہو اور حکم اوسکے نام جاری ہو تو حسب تعداد بیگاری و سپاہی مطلوب ہون اوسقدر حاضر کرے اور نبانا رستہ کا اپنے تمام علاقہ مین اپنے اوپر فرض سمجھے ۔

رعیت پر یہ فرض ہوگا کہ وہ رانا رن بہادر سنگہ کو اپنا مالک وہی حق تصور کرکے اوسکے احکام کی تعمیل مین انحراف نکرین ۔

تفصیل

ایک نذرانہ نقدی ایک ہزار چارسو چالیس روپیہ سالانہ کا باقساط ادا کرنے ۔

وقت جنگ وہ خود مع اپنی سپاہ کے شامل فوج انگریزی ہوگا ۔

اپنے علاقے مین چار گز زمین برائے تھانہ دے

المرقوم ۱۰ ماہ جولائی ۱۸۴۶ء مطابق ۱۳ ماہ رجب ۱۲۶۲ھ مطابق ۹ ماہ ساون سمت ۱۹۰۳

نمبر ۱۰۳

ترجمہ سند جسکی روسے ٹھکرائی کمارسین کی رانا کیہر سنگھ کو بمہر و دستخط جنرل سر ڈیوڈ اوکٹرلونی صاحب کے دی گئی — المرقوم ۲ ماہ فروری ۱۸۱۶ء

چونکہ علاقجات کوہستان سے گورکھا کلیتہ خارج ہوئے اور تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا لہذا یہ سند حسب الحکم رایٹ ہنوربل گورنر جنرل لارڈ میرا صاحب بہادر بمہر و دستخط میرے رانا ے مذکورہ بالا کو عطا ہوئی جسکی روسے واسطے دوام کے ٹھکرائی کمارسین کی مع جملہ حقوق وغیرہ متعلقہ اس شرط پر دی گئی کہ وہ نذرانہ سالانہ مشروطہ واسطے اخراجات فوج انگریزی کے جو واسطے حفاظت علاقہ کے مقرر ہے دیا کرے اور اگر حکم ہوگا تو وہ مع بیگاری سپاہ اپنی کے حسب مصرحہ ذیل حاضر ہوگا رانا ے مذکور کوشش بلیغ بیچ تزاید بہبودی رعیت و کاشتکاری اراضی کے کریگا اور حفاظت رستون کی مین سعی کریگا اور اطمینان ادای نذرانہ سالانہ واسطے اخراجات فوج کے جو حفاظت ملک کوہستان کیواسطے معین ہوگی کردیگا اور بموجب تحریر ذیل کے جو حکم ہوگا خود مع بیگاری وہمراہیون کے حاضر ہوگا اور فرمانبرداری سرکار انگریزی کی بلاتفاوت کریگا اور دوسرے کے علاقے پر دست اندازی نہین کریگا اگر کسیوقت وہ سرانجام شرائط ہذا مین پہلو تہی کریگا تو سرکار اوس سے ناراض ہوگی اور وہ خارج اس علاقہ علیہ سے ہوگا اس سند کو جائز تصور کرکے انتظام امور علاقہ مین موافق شرائط کے کاربند ہوگا —

رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ رانا ے مذکور کو اور بعد اوسکے اوسکی اولاد کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے اپنی مالگزاری بروقت ادا کرینگے اور اوسکی حکومت کی متابعت کرینگے اور جو حکم مناسب اوسکا ہوگا اوسکی تعمیل سے انحراف نکرینگے —

تفصیل

چالیس نفر بیگاری واسطے کار سرکار کے تمام سال دیگا (اور سند سنہ ۱۸۴۳ء مین درج ہے کہ بجائے بیگاری بوقت جنگ خود مع اپنی ہمراہی کے خدمت سرکار کریگا) مبلغ دو ہزار روپیہ سالانہ حسب تفصیل ذیل فی یا کہ بیگا یعنی اپنے علاقہ مین جا بجا گذر عبور راستہ طیار کریگا — نذرانہ لیا جائیگا —

بماہ اپریل	۶۶۶ روپیہ ۱۰ آنہ ۸ پائی
بماہ اگست	۶۶۶ روپیہ ۱۰ آنہ ۸ پائی
بماہ دسمبر	۶۶۶ روپیہ ۱۰ آنہ ۸ پائی

المرقوم ۷ ماہ فروری سنہ ۱۸۱۶ء

نمبر ۱۰۵

ترجمہ سند بنام رانا بھوپ سنگھ کوٹھار والہ

المرقوم ۱۴ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۱۵ عیسوی

چونکہ گورکھا ان اضلاع سے کلیتہً خارج ہوئے اور تمام علاقہ کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا لہذا حسب الحکم رایٹ ہونریبل گورنر جنرل بہادر یہ سند رانا بھوپ سنگھ کو عطا ہوتی ہے جسکی رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے ٹھکرائی کوٹھار کی مع جملہ حقوق وغیرہ متعلقہ اس شرط پر دی گئی کہ وہ نذرانہ مقررہ سال بسال واسطے اخراجات فوج کے جو واسطے حفاظت کے معین ہوگی ادا کریگا اور اگر حکم ہوگا تو وہ مع بیگاری وہمراہی کے حسب بیان ذیل حاضر ہوگا رانا بھوپ سنگھ مذکور افزایش وبہبودی اوعیت اور کاشتکاری اراضی کرے گا اور راستون کی حفاظت کریگا اور اطمینان دوبارہ ادائے نذرانہ بنا بر صرف اخراجات فوج انگریزی کر دیگا اور جب حکم ہوگا خود مع بیگاری اور ہمراہی کے حسب تصریح ذیل حاضر رہیگا اور فرمانبرداری بدل سرکار انگریزی کی کریگا اور اپنے علاقے کے حدود سے باہر دست اندازی نہین کریگا اور اگر کسیوقت رانا بھوپ سنگھ مذکور کسی شرط کی تعمیل مین پہلوتہی کرے گا جنکا ذکر یہان ہوتا ہے تو وہ خارج علاقے سے کیا جائیگا اس سند کو جائز تصور کرکے رانا سے مذکور تعمیل شرائط کی کرے گا اور رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ رانا بھوپ سنگھ کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرینگے اور اپنی مالگذاری اوسکو ہر وقت

ادا کرتے رہین گے —

تفصیل

چالیس نفر بگاری اور طیاری راستہ بیچ اپنی ٹھکرائی کے اور وقت جنگ خود مع جملہ فوج کے شامل فوج انگریزی ہونا —

نذرانہ بالکل معاف

نمبر ۱۰۶

ترجمہ سند بنام گوبردھن سنگہ دھامی والہ

المرقوم ۳ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۴۸ عیسوی

چونکہ ان اضلاع سے گورکھا کلیتہً خارج ہوئے اور تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا لہذا حسب الحکم رائٹ ہونربل گورنر جنرل بہادر یہ سند گوبردہن سنگہ کو عطا ہوئی جسکی رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے ٹھکرائی دھامی کی مع جملہ حقوق وغیرہ متعلقہ اس شرط پر دی گئی کہ وہ نذرانہ مشروطہ سال بسال واسطے اخراجات فوج کے جو بنا پر ضمانت معین ہوگی ادا کرے اور وہ مع بگاری وہمراہی سپاہ اپنی کے حسب تصریح ذیل اگر حکم ہو حاضر ہو گوبردہن سنگہ مذکور افزایش بہبودی رعیت وزراعت کریگا اور حفاظت راستون کی کریگا اور اطمینان بابت ادای نذرانہ واسطے صرف فوج انگریزی کے کردیگا اور جب حکم ہوگا خود مع بگاری اور سپاہ کے حسب مندرجہ ذیل حاضر ہوگا اور سرکار انگریزی کی بدل فرمانبرداری کریگا اور اپنے علاقے کے حدود کے باہر دست اندازی نہین کریگا اگر کسیوقت گوبردہن سنگہ مذکور کبھی شرط مذکورہ بالا کے سرانجام مین پہلوتہی کریگا تو علاقے سے خارج کیا جائیگا اور اس سند کو جائز تصور کرکے جملہ شرائط کی تعمیل کریگا اور رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ گوبردہن سنگہ کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے اوسکی فرمانبرداری کرین اور اپنی مالگذاری بروقت ادا کرتے رہین —

تفصیل

بیس نفر بیگاری بمقام سپاٹو اور اپنے علاقے مین رستہ بارہ فٹ عریض تیار کرنا۔
نذرانہ معاف اور وقت جنگ خود مع فوج کے شریک ہونا۔

نمبر ۱۰۷

ترجمہ سند بنام مہندر سنگہ

چونکہ گورکھا ان اضلاع سے کلیتہً خارج ہوے اور تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا اور چونکہ بباعث اسکے کہ مہندر سنگہ جنگ گورکھا مین شامل سرکار نہین ہوا تھا تمام علاقہ بگہات ضبط سرکار انگریزی ہوگیا تھا اب سرکار جسکی عظم وشان ذاتی مشہور ہے خوش ہوکر براہ عنایت و پرورش چاہتی ہے کہ مہندر سنگہ کو دوبارہ پرگنجات کسولی اور بوچیچ و بیولی و گولی تامل چار پرگنہ بگہات کے عطا کرین لہذا حسب الحکم رائٹ ہنوریبل گورنر جنرل بہادر یہ سند عطا ہوتی ہے جسکی روسے چار پرگنہ مذکورۂ بالا مہندر سنگہ اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے دیے جاتے ہین پس اب یہ اوسکو ضرور ہے کہ بمقام دھرم پورہ سکونت پذیر ہوکر پرگنجات مذکورہ کا قبضہ کرے اور افزایش بہبودی رعایا اور دادرسی سب کی کرے۔

واضح ہو کہ اوسکو یہ نچاہیے کہ حدود قدیم ہر چار پرگنجات مذکورہ سے باہر دست اندازی کسی اور پرگنہ بگہات پر کرے اور ہرگز کسی اور پرگنہ کا دعوی پیش نکرے اور نہ دعوی رقم سائر بگہات کا جو مبلغ اسقدر ہے کرے کیونکہ یہ مہاراجہ کرم سنگہ کو دیا گیا ہے اوسکو چاہیے کہ اتفاق سرکار انگریزی کے ساتھ رکھے اور ہنگام جنگ جسقدر فوج اوس سے جمع ہوسکے سب کو ہمراہ لیکر شریک فوج انگریزی ہو اور سوا اسکے بیس بیگاری ہمیشہ ہمراہ حاکم مقام سپاٹو کے حاضر رکھے۔

اگر کسیوقت وہ ان شرائط سے انحراف کریگا تو وہ فوراً اس علاقہ سے جو اوسکو ملا ہے خارج کیا جائیگا اور رعیت علاقہ مذکور پر فرض ہے کہ وہ مہندر سنگہ کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے مالگزاری بروقت اور بلا تفاوت ادا کرین اور اوسکی حکومت کا ادب کرین۔

المرقوم ۴ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ع

نمبر ۱۰۸

سند بنام ونیپ سنگہ بگہات وال

المرقوم ۳۰ ماہ جنوری سنہ ء

بہنگام وفات بیجا سنگہ رئیس سابق بگہات جو لاولد مرگیا علاقہ منضبط سرکار انگریزی ہو گیا مگر یہ ارادہ سرکار شاہ انگریزی تھا کہ علاقہ واسطے دوام کے اوسکے ہمشیرہ زادہ سردار امید سنگہ کو اور اوسکی اولاد کو بہ چند شرائط دیا جاے مگر قبل وقوع مین آنے اس ارادہ کے امید سنگہ نے وفات پائی اور اب مین بذریعہ اس تحریر کے تمکو جو وارث و فرزند اصلی اوسکے ہو اور تمہاری اولاد اصلی کو واسطے دوام کے علاقہ بگہات بشرائط ذیل دیتا ہون —

شرط اول

یہ کہ علاقہ بگہات پر مالگزاری بمبلغ ا —— روپیہ سالانہ بیجا — گی —

شرط دوم

یہ کہ اوسقدر علاقہ بگہات (مع اوس علاقہ کے جو اراکین میجر جنرل ساحب نے) جسکی تخمینی مبلغ ا —— روپیہ سالانہ ہے سرکار انگریزی واسطے دوام کے بالعوض اس خراج کے اپنے قبضہ مین رکھینگے —

شرط سوم

یہ کہ باقی علاقہ ادای مالگزاری سے محفوظ اور مرفوع رہیگا —

اطمینان رکھو کہ جب تک تم اور تمہارے جانشین تاج شاہی کے نمک حلال رہینگے اور جو شرائط اور فرائض بنسبت سرکار انگریزی کے واجب اور مقرر ہین باستمالدہی ادا ہوتے رہینگے اوسوقت تک علاقہ بگہات تمہارے خاندان مین بطور قبضہ دوامی رہیگا —

نمبر ۱۰۹

ترجمہ سند بنام ٹھاکر جوگراج بلسن والہ

المرقوم ۱۲ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ عیسوی

چونکہ ان اضلاع سے گورکھا کلیتہً خارج ہوئے اور تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا لہذا حسب الحکم رایٹ ہنوریبل گورنر جنرل بہادر یہ سند ٹھاکر جوگراج کو دی جاتی ہے جسکی رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے ٹھکرائی بلسن کی مع جملہ حقوق وغیرہ متعلقہ اس شرط پر عطا ہوتی ہے کہ وہ ہر سال نذرانہ مشروط جو واسطے ادائے خرچ فوج محافظ ملک کے مقرر ہوا ہے ادا کرے اور اگر حکم ہو تو وہ مع بیگاری اور اپنی سپاہ حسب تفصیل ذیل کے حاضر ہوئے ٹھاکر جوگراج مذکور افزایش بہبودی رعیت و زراعت کریگا اور رستون کی حفاظت بھی کریگا اور اطمینان بابت ادائے زر نذرانہ مقررہ صرف فوج انگریزی کے کریگا اور جب حکم ہوگا خود مع بیگاری و سپاہ کے حاضر ہوگا اور فرمانبرداری سرکار انگریزی کی کریگا اور اپنی حدود کے باہر دست اندازی نہین کریگا اگر کسی وقت ٹھاکر جوگراج مذکور کسی شرط کے سرانجام کرنے سے انحراف کریگا جنکی تفصیل بیان بھی درج ہے تو خارج کیا جائیگا اس سند کو جائز تصور کرکر مطابق شرائط کے کاربند ہوگا اور رعیت ٹھکرائی مذکورہ پر یہ فرض ہوگا کہ وہ ٹھاکر جوگراج کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرینگے اور اپنی مالگزاری بروقت اوسکو دیا کرینگے

تفصیل

تیس نفر بیگاری بمقام سپاٹھو ہنگام جنگ خود مع اپنے فوج کے حاضر رہے —

راستہ بارہ فٹ عریض تیار کرے — نذرانہ معاف —

نمبر ۱۱۰

ترجمہ سند بنام ٹھاکر سنسار و میلوگ دالہ

المرقومہ ہم ماہ ستمبر ۱۸۱۵ عیسوی

چونکہ ان اضلاع سے گورکھا کلیتہً خارج ہوئے اور تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا لہذا حسب الحکم رایٹ ہنوریبل گورنر جنرل بہادر یہ سند ٹھاکر سنسار کو دی جاتی ہے جسکی رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے ٹھکرائی میلوگ کی مع جملہ حقوق وغیرہ متعلقہ اس شرط پر عطا ہوئی کہ وہ نذرانہ سالانہ مشروط جو واسطے اخراجات فوج انگریزی محافظ

ملک کے مقرر ہوا ہے ادا کرے اور جیسا ذیل میں درج ہے وہ مع بیگاری اور سپاہ کے
حاضر رہے اگر اوسکو حکم حاضری دیا جاوے ٹھاکر سنسار ونڈ کور افزایش بہبودی رعیت و زراعت
کریگا اور حفاظت راستوں کی کریگا اور اطمینان بابت ادائے زر نذرانہ فوج انگریزی کر دیگا اور
جب حکم ہوگا مع بیگاری اور اپنی فوج کے حسب تفصیل ذیل حاضر ہوگا اور فرمانبرداری سرکار انگریز
بدل کریگا اور اپنی حدود سے باہر دست اندازی نہیں کریگا اگر کسیوقت ٹھاکر سنسار ونڈ کور کسی
شرط کے سر انجام کرنے سے پہلو تہی کریگا جنکی تفصیل یہاں بھی درج ہے تو وہ بیدخل کیا جاویگا
اس سند کو جائز تصور کر کے مطابق شرائط کے کاربند ہوگا رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ
ٹھاکر سنسار و کو اپنا مالک ذی حق تصور کر کے فرمانبرداری اوسکی کرینگے اور اپنی مالگذاری بلا تفاوت
ادا کرینگے —

تفصیل

چالیس نفر بیگاری — نذرانہ معاف — راستوں کی طیاری — ہنگام جنگ خود مع فوج کے
شریک فوج انگریزی ہونا —

نمبر ۱۱۱

ترجمہ سند بنام بال چند بیجاہ والہ

المرقوم ۴ - ماہ ستمبر ۱۸۱۵ء

چونکہ ان اضلاع سے گورکھا کلیتہً خارج ہوے اور تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی میں
آگیا لہذا حسب الحکم رایٹ ہونربل گورنر جنرل بہادر کے یہ سند بال چند کو عطا ہوتی ہے جسکی
رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے ٹھکرائی بیجاہ کی مع جملہ حقوق وغیرہ
متعلقہ اسی شرط پر دی جاتی ہے کہ وہ نذرانہ سالانہ مشروطہ بنابر ادائے صرف فوج انگریزی محافظ
ملک ادا کرے اور حسب تصریح مندرجہ ذیل مع بیگاری و سپاہ کے حسب حکم ہو حاضر رہے بال چند
مذکور افزایش بہبودی رعیت و زراعت کریگا اور حفاظت راستوں کی کرے گا اور اطمینان بابت
ادائے نذرانہ فوج انگریزی کر دے گا اور آمادہ رہے گا جب حکم ہو خود مع بیگاری اور اپنی فوج

حسب تفصیل ذیل کے حاضر ہوا اور فرمانبرداری سرکار انگریزی بدل کریگا اور اپنی حدود سے باہر دست اندازی نہین کریگا اور اگر مال چند مذکور کسیوقت کوئی شرط منجملہ شرائط کے جو بالا مذکور ہوئی بجا نلائیگا جنکی تفصیل یہان بھی درج ہے تو وہ بیدخل کیا جائیگا اس سند کو جائز تصور کرکے مطابق شرائط کے کاربند ہوگا اور رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ مال چند کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے اوسکی فرمانبرداری کرینگے اور اپنی مالگزاری بلاتفاوت ادا کرینگے —

تفصیل

پانچ نفر بیگاری — نذرانہ معاف — ہنگام جنگ خود مع اپنی سپاہ کے شامل فوج انگریزی ہو

نمبر ۱۱۲

ترجمہ سند جسکی رو سے ٹھکرائی تروج کی ٹھاکر چھوبو ولد ٹھاکر لگو چند کو بمہر و دستخط کپتان راس صاحب کے ملی — المرقوم ۱۳ ماہ جنوری سنہ ۱۸۱۹ء

چونکہ گورکھا ملک کوہستان سے کلیۃً خارج ہوے اور تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا اور چونکہ رانا سے مذکور اوسوقت موجود نہ تھا جب حکم رائٹ ہنوریبل گورنر جنرل لارڈ میرا صاحب بہادر کا واسطے بندوبست علاقہ کوہستان کے صادر ہوا تھا اسواسطے عطاے سند ٹھکرائی تروج ملتوی رہی تھی اب شروع سال سنہ ۱۸۱۹ء مطابق سنہ ۱۲۳۴ ہجری و سمبت ۱۸۷۵ سے چونکہ رانا سے مذکور حاضر آیا یہ سند بمہر و دستخط میرے اوسکو عطا ہوئی جسکی رو سے اوسکو واسطے دوام کے ٹھکرائی تروج کی مع جملہ حقوق وغیرہ متعلقہ اس شرط پر دی گئی کہ وہ نذرانہ سالانہ واسطے اخراجات فوج انگریزی محافظ ملک کے ادا کرے اور جب حکم ہو مع بیگاری اور ہمراہیون کے حسب تفصیل ذیل حاضر ہوا و فرمانبرداری سرکار انگریزی کی کرے اوسکو لازم ہے کہ اپنے علاقہ کے انتظام مین کوشش کرے اور اپنے تئین مطیع الحکم سرکار تصور کرے اور کسی دوسرے کا تابع نسمجھے اور کسی دوسرے کے علاقے پر دست اندازی نکرے افزائش بہبودی رعیت و زراعت کرے اور حفاظت راستون کی کرتا رہے اگر کسیوقت مین وہ کوئی شرط انجام نکریگا تو وہ بیدخل کیا جائیگا اس سند کو جائز تصور کرکے مطابق شرائط بالا کے انتظام علاقے کا کرے

اور رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ رانا ے مذکور اور اوسکی اولاد کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرینگے اور اپنی مالگذاری بروقت اور بلاتفاوت اوسکو اداکرینگے

تفصیل

آٹھ نفر بیگاری ہروقت حاضر رکھےگا —

نذرانہ اوس سے نہ لیا جاوےگا —

وہ اپنے علاقے مین راستہ تیار کریگا —

جب کبھی جنگ ہوگی تو وہ خود مع اپنے ہمراہیون اور بیگاریون کے افسران انگریزی کے شریک رہیگا — المرقوم ۳۱ ماہ جنوری ۱۸۱۹ء مطابق یکم ربیع الثانی ۱۲۳۴ ہجری

نمبر ۱۱۳

ترجمہ سند جسکی روسے ٹھکرائی ترُوچ کی ٹھاکر رنجیت سنگہ ولد ٹھاکر رام سنگہ کو بمہر و دستخط ہنوریبل جان ارسکن صاحب کمشنر و سپرنٹنڈنٹ سرحد شمالی و جنوبی ملی —

المرقوم ۲۷ ماہ جون ۱۸۴۳ع

چونکہ بمضمون چٹھی صاحب سکرٹری گورنمنٹ نمبر ۴ مرقومہ ۶ ماہ جولائی ۱۸۴۲ع اور نیز دفعات ۳۰ سے ۳۴ تک چٹھی ہنوریبل کورٹ اوف ڈائرکٹرز نمبر ۱۵ مرقومہ ۱۳ ماہ اگست ۱۸۴۲ع ٹھکرائی ترُوچ کی ٹھاکر مذکورہ بالا کو عطا ہوئی ہے لہذا یہ سند بمہر و دستخط میرے دی جاتی ہے جسکی روسے ٹھکرائی مذکور واسطے دوام کے مع جملہ حقوق وغیرہ متعلقہ دی گئی ہے اوسکو لازم ہے کہ مطیع الحکم سرکار انگریزی اپنے تئین تصور کرے اور دوسرے کا مطیع اپنے تئین نسمجھے اور افزایش بہبودی رعیت و زراعت کرے اور راستون کی حفاظت مدنظر رکھے اور اپنے علاقے مین راستہ تیار کرے اور جب حکم ہو خود مع بیگاری اور ہمراہیون کے جسقدر ممکن ہو حاضر ہو اور مبلغ ما مدست سالانہ تین اقساط مین خزانہ سرکاری مین داخل کیا کرے روپیہ سابق بھی دیا جاتا تھا اور سوا اسکے مبلغ ما صد واسطے سیام سنگہ ٹھاکر سابق ترُوچ کے داخل کرے اور ہرگز شرائط بڈا سے انحراف نکرے جو اس دفتر مین بابت انتظام علاقہ و حفاظت رعایا

درج ہوکر رکھے گئے ہین —

رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ اوسکو اور بعد اوسکے اوسکی اولاد کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے مالگزاری بلاتفاوت ادا کرین اور فرمانبرداری اوسکی کرین اور کسی حکم واجبی کی تعمیل مین اوس سے انحراف نکرین —

المرقوم ۲۷ ماہ جون سنہ ۱۸۴۴ عیسوی —

نمبر ۱۱۴

ترجمہ سند بنام ٹھاکر منگرے دیو کوٹھار والہ

چونکہ ان اضلاع سے گورکھا کلیتہ خارج ہوئے اور تمام ملک کوہستان قبضۂ سرکار انگریزی مین آگیا لہذا حسب الحکم رایٹ آنریبل گورنر جنرل بہادر یہ سند ٹھاکر رای منگرے دیو کو عطا ہوئی جسکی رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے ٹھکرائی کوٹھار کی مع جملہ حقوق وغیرہ متعلقہ اس شرط پر دیے گئے کہ وہ نذرانہ سالانہ مشروط واسطے خرچ فوج انگریزی محافظ ملک کے ادا کرے اور حسب تصریح ذیل مع بیگاری و سپاہ کے حسب حکم ہو حاضر رہے ٹھاکر رای منگرے دیو افزایش بہبودی رعیت و زراعت و حفاظت راستہ کریگا اور اطمینان بابت ادا سے زر نذرانہ اخراجات فوج انگریزی کردیگا اور جب حکم ہوگا خود مع بیگاری اور اپنی سپاہ کے حسب تفصیل ذیل حاضر رہیگا اور فرمانبرداری سرکار انگریزی کی کریگا اور اپنی حدود سے باہر دست اندازی نہین کریگا اگر کسیوقت ٹھاکر رای منگرے دیو کسی شرط کے سر انجام مین جنکی تفصیل یہان بھی درج ہے پہلوتہی کریگا تو خارج کیا جائیگا اس سند کو جائز تصور کرکے مطابق شرائط کے کاربند ہوگا اور رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ ٹھاکر رای منگرے دیو کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے اوسکی فرمانبرداری کرینگے اور اپنی مالگزاری بلاتفاوت اوسکو ادا کرینگے

تفصیل

پانچ بیگاری — راستہ بارہ فٹ عریض تیار کرے — نذرانہ معاف — اور مع اپنی فوج کے شامل فوج انگریزی رہے —

نمبر ۱۱۵

ترجمہ سند جسکی رو سے ٹھکرائی منگل رانا بہادر سنگہ منگل والے کو بمہر و دستخط کپتان برش راس صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ سرہند و علاقجات کوہی کے ملی —

المرقوم ۲۰ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۱۵ع

چونکہ بہنگام اخراج گورکھا ملک کوہستان سے تمام علاقجات قبضہ سرکار انگریزی مین آگئے لہذا یہ سند رانا بہادر سنگہ کو بموجب حکم رایٹ ہنوربل گورنر جنرل لارڈ میرا صاحب بہادر کے جو بذریعہ جنرل سر ڈیوڈ اوکٹرلونی صاحب کے وصول ہوا عطا ہوئی جسکی رو سے اوسکو ٹھکرائی منگل کی دی گئی وہ اس علاقے کو واسطے دوام کے اوسیطرح اپنے قبضہ مین رکھے کہ جسطرح عہد گورکھا مین رکھتا تھا اور مطابق شرائط ذیل کے کاربند ہوگا یعنی —

شرط اول

یہ کہ وہ بیگاری واسطے خدمت سرکار کے ہمیشہ دے گا —

شرط دوم

نذرانہ اور معاملہ اوس سے نلیا جاے گا —

شرط سوم

ہنگام جنگ وہ مع اپنے ہمراہیون کے شامل فوج انگریزی کے رہیگا —

شرط چہارم

حسب الطلب وہ بیگاری اپنے علاقے سے واسطے بنانے سڑک کے دیگا اور تعمیل احکام حکام انگریزی بدل و بجو دی کریگا —

المرقوم ۲۰ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۱۵ع مطابق ۶ ماہ پوس سمبت ۱۸۷۲

نمبر ۱۱۶

ترجمہ سند جسکی روسے ٹھکرائی درکوتی کی رانا ستیس رام کو بمہر و دستخط کپتان ابرٹ راس صاحب کے ملی —

المرقوم ۱۰ ماہ اگھن سمت ۱۸۷۲

چونکہ تمام رانایان علاقہ کوہستان و قرب وجوار کے زیر حکم سرکار انگریزی ہین اور نیز ٹھاکر درکوتی مطیع اوس سرکار کا ہے لہذا کپتان راس صاحب حکم دیتے ہین کہ رانا ستیس رام درکوتی والہ ہمیشہ زیر حکم سرکار انگریزی رہے گا اور کسی دوسری حکومت کی اطاعت نکریگا و دیگر رانایان کچہ سروکار درکوتی سے نرکھین گے اور تنازعہ کسیطرح کا دربابِ حق رانا ستیس رام کے پیدا نکرینگے —

بہاولپور

از روے اصل کواغذ دفتر فوریں ڈیپارٹمنٹ پنجاب گورنمنٹ

حاکم بھاولپور اوسوقت سے سرخود حاکم ہوا جب سے تنزل قوت سلطنت دُرانی مین بعد اخراج شاہ شجاع کے کابل سے واقع ہوا تھا جب رنجیت سنگھ نے قوت پکڑی نواب بھاول خان نے چند مرتبہ درخواست سرکار انگریزی سے کی تھی کہ عہدنامہ حفاظت اوسکے ساتھہ کیا جاوے اوجو از روے عہدنامہ لاہور اوسکی حفاظت سرکار کے اختیار مین تھی کیونکہ عہدنامہ مذکور سے سرحد ملک رنجیت سنگھ کنارہ راست دریاے ستلج تک محدود ہوگئی تھی مگر سرکار انگریزی نے انکار کیا

اول عہدنامہ ساتھہ بھاولپور کے ۱۸۳۳ع مین نمبر ۱۱۷ اوسوقت قرار پایا جب عہدنامہ رنجیت سنگھ کے ساتھہ درباب انتظام تجارت دریاے سندہ منعقد ہوا تھا اسکی روسے نواب اختیار کلی اپنے ملک مین حاصل ہوا تھا اور تجارت دریاے سندہ اور ستلج مین باداے محصول مقررہ مقامات متصل کوٹ اور ہری کے جاری ہوئی تھی ۱۸۳۵ع مین محصول کشتیون پر از روے عہدنامہ نمبر ۱۱۸ بجاے محصول سابق مقرر ہوا ۱۸۳۸ع مین فہرست محصول کی ترمیم نمبر ۱۱۹ کی روسے ہوئی اور پھر ۱۸۴۰ع مین حسب منشاء نمبر ۱۲۰ اسکے اور پیچ ۱۸۴۳ع کو بموجب عہدنامہ نمبر ۱۲۱ محصول نصف ہوا اور ایک تفصیل محصول کی اوپر اسباب تجارت کے جو علاقہ بھاولپور مین براہ خشکی گذر کرے قرار پائی ۱۸۴۷ع مین نواب نے بصلاح صاحب رزیڈنٹ بہادر لاہور تمام محصول کشتیان اپنے علاقے مین معاف کیا اور معاوضہ لینے سے انکار کیا ۱۸۵۵ع مین جب حاکمان ڈاک علاقہ سندہ نے تجویز مقرر کرنے ڈاک شتران علاقہ بھاولپور مین کی نواب نے محصول خشکی کم کیا اور عرصہ قلیل کے بعد محصول بحری دریاے ستلج جو سابق محصول پر سٹ تھا کم کرکے اوسقدر رکھا جسقدر مزدوری آمد ورفت مسافران و اسباب دریا پر ہوسکتا تھا —

جب تدبیر دوبارہ قائم کرنے شاہ شجاع کی ۱۸۳۸ع مین قرار پائی تو عہدنامہ نمبر ۱۲۲ نواب سے قرار پایا جسکی روسے نواب نے اپنے تئین زیر حکم و خدمتگذار سرکار انگریزی قرار دیا اور اونکی حفاظت کی حمایت مین رہکر خودسر حاکم اپنے ملک کا منظور سرکار ہوا بیچ مہم افغانستان کے نواب نے بیچ رسد رسانی و گذرنے فوج کے مدد دی جسکے صلہ مین اضلاع سبزلکوٹ و بہونگ بارا بطور انعام

نواب کو عطا ہوئی —

بہ تعمیل منشاء ایکٹ ۱۸۴۳ع کے جب حکام نے چاہا کہ لین پہٹ انگریزی کی ستلج تک قائم ہو تو اس امر کے واسطے نواب نے ۱۸۴۷ع میں جسقدر زمین درکار تھی بلامعاوضہ دی ۱۸۴۸ع میں نواب بہاول خان نے خدمتگزاری مہم ملتان میں بدل کی جسکے عوض اوسکو انعام میں لاکھ روپیہ سالانہ تاحین حیات مقرر ہوا اور یہ روپیہ جب سے حکومت پنجاب قبضہ سرکار میں آئی اوس روز سے شروع ہوا —

۱۸۵۸ع میں نواب نے تجویز کی کہ بجاے فرزند اکبر کے ولد ثالث اوسکا اوسکی جگہ جانشین ہو اس بارہ میں گورنر جنرل بہادر نے یہ فیصلہ کیا کہ سرکار انگریزی ہند مجاز مداخلت امور جانشینی میں نہیں ہیں جب بہاول خان نے وفات پائی تو اوسکا فرزند ثالث جانشین اوسکا ہوا مگر فرزند اکبر کی ہمدردوں اور دیوتروں نے اوسکو برخاست کرکے خود قابض ہوا جب نواب کو یہ دقت عائد ہوئی تو اوسنے مدد بخلاف اپنے برادر کلاں کے سرکار انگریزی سے چاہی گورنر جنرل نے یہ فیصلہ کیا کہ سرکار انگریزی نے حسب منشاء عہدنامہ بہاولپور یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ مدد نواب کی بمقابلہ دشمن بیرونی کے کرینگے مگر اونپر فرض نہیں کہ تنازعات باہمی میں وہ مداخلت کریں برادر کلاں جو فتحیاب ہوکر جانشین ریاست ہوا تھا وعدہ کیا کہ جو عہدنامجات فیمابین سرکار انگریزی اور علاقہ بہاولپور کے منعقد ہیں اونکو وہ منظور کرتا ہے لہذا اوسکی جانشینی منظور سرکار ہوئی اور نواب معزول کو بسفارش سرکار انگریزی سولہ سو روپیہ ماہواری بہاولپور سے مقرر ہوا اس شرط پر کہ وہ دعوی ریاست بہاولپور بنام اپنے اور اپنی اولاد کے ترک کرے گا عہدنامہ نمبر ۱۲۳ تجویز ہوکر منظور سرکار انگریزی ہوا —

مگر ایک سال کے عرصے میں نواب معزول نے عہدشکنی کی اوسنے ایک درخواست بخدمت صاحب چیف کمشنر بہادر پنجاب اس مراد سے گذرانی کہ اوسکے مقدمہ کی نظرثانی فرمائی جاے اور بیان کیا کہ وہ ہرگز تاحین حیات دعوی ریاست نہیں چھوڑے گا اور مستطلب اجازت واسطے جانے اور دوبارہ چھین لینے مسند بہاولپور کے کی بلحاظ عہدنامہ جو طرفین پر فرض ہے گورنر جنرل بہادر نے حکم دیا کہ نواب معزول نظربند رہے وہ اب قلعہ لاہور میں نظربند ہے

اور صرف نصف تنخواہ اوسکی اوسکو ملتی ہے اور باقی نصف خزانہ لاہور میں اس غرض سے امانت ہے کہ آیندہ اگر وہ مستحق اوسکے پانیکا ہوگا تو اوسکو دیا جائیگا۔

نواب محمد فتح خان نے بتاریخ ۳ ماہ اکتوبر ۱۸۵۸ع وفات پائی اور اوسکا پسر اکبر رحیم یار خان بخطاب بہاول خان مسند نشین ہوا۔

نمبر ۱۱۷

عہدنامہ فیمابین ہنوریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و نواب بہاول خان رئیس بہاولپور مرقومہ ۲ ماہ فروری ۱۸۳۳ع بفضل خدا واسطے یکجہتی فیمابین ہنوریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و رئیس بہاولپور جو ہنگام تشریف بری ہنوریبل الفنسٹن صاحب مقام کابل ۱۸۰۹ع میں منعقد ہوا تھا اب تک بلا تفاوت قائم ہے اور اب کہ کپتان سی ایم ویڈ صاحب پولیٹکل اجنٹ لدھیانہ منجانب رائٹ ہنوریبل لارڈ ولیم سی بینٹنگ جی سی بی اور جی سی ایچ گورنر جنرل ہند جو اسواسطے بمقام بہاولپور تشریف لائے کہ یہ واسطہ یکجہتی مستحکم ہو اور تجارت دریاے سندھ اور ستلج جاری ہو تاکہ تجارت کی ترقی ہو جو امر موجب رضاے خدا اور باعث بہبود ملک گرد و نواح ہے شرائط ذیل بواسطہ صاحب موصوف فیمابین ہنوریبل ایسٹ انڈیا کمپنی ایک فریق اور نواب رکن الدولہ حافظ الملک مخلص الدولہ محمد بہاول خان عباسی نصرت جنگ بہادر رئیس داؤد پوترہ فریق ثانی بنا بر استحکام دوستی سرکارین اور اجراے تجارت بیچ دریاہاے مذکورہ بالا کے اور واسطہ ترتیب انتظام متعلقہ تجارت منعقد ہوئیں جنکی تعمیل عمل میں آویگی۔

شرط اول

دوستی اور اتحاد دوامی فیمابین ہنوریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و نواب محمد بہاول خان اور اوسکے ورثا و جانشینون کی قائم رہیگی۔

شرط دوم

ہنوریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اقرار کرتے ہین کہ وہ ہرگز دست اندازی علاقہ موروثی یا مقبوضہ سرکار بہاولپور مین نکرینگے۔

شرط سوم

درباب انتظام ملک واختیارات وحقوق ملکی جو نواب کے اوسکی رعایا کی بنسبت اونکے ہین اومین نواب مختار ہے کسیکا محتاج نہین —

شرط چہارم

جو عہدہ دار منجانب سرکار انگریزی واسطے رہنے دربار نواب کے مقرر ہوگا وہ حسب منشاء شرط بالا انتظام نواب مین مداخلت کرنے سے محتاط رہیگا اور ہمیشہ لحاظ قیام دوستی سرکارین کا رکھیگا —

شرط پنجم

ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی نے جو درخواست آمدورفت دریای سندھ اور ستلج کی اور راستہ ہاے علاقہ بھاولپور واسطے تجاران ہند وغیرہ ممالک کے کی سرکار بھاولپور اقرار منظوری کا کرتے ہین کہ اوسکے علاقے مین تجاران مجاز آمدورفت کرنے کے ہین بشرطیکہ روینہ اونکے پاس موجود ہو —

شرط ششم

سرکار بھاولپور اقرار کرتے ہین کہ باتفاق راے سرکار انگریزی محصول مناسب ووہی اشیاے تجارت پر جو راستہ ہاے مذکورہ بالا مین گذرین مقرر کرینگے اور اوسمین کمی و بیشی نہوگی مگر برضامندی دونون فریق کے —

شرط ہفتم

یہ بھی وعدہ ہوتا ہے کہ فہرست محصول حسب بیان گذشتہ تجویز ہوگا واسطے اطلاع عام کے مشتہر کیا جاویگا اور اہلکاران پرمٹ ومستاجران مالگزاری علاقہ بھاولپور کو ہدایت قطعی ہوگی کہ تجاران گذران کو بعد لینے محصول مقررہ کے ہرگز کسی حیلے سے مزاحم نہون یعنی بہانہ محصول حکم جدید وکسی اور حیلے سے سدراہ اونکے نہون —

شرط ہشتم

جو محصول واسطے لین دریاے مذکورہ بالا کے مقرر ہوگا وہ صرف متعلق اوسی اشیاء

بتجارت سے ہوگا جو اوس راستے گذر کرینگے اوسکو کچھ مداخلت اوس محصول سے نہوگی جو واسطے گذر کرنے ایک کنارے سے دوسرے کنارہ دریا تک قائم ہے جو بجو گھاٹ خشکی پر لیا جاتا ہے الغرض یہ دونوں قسم کے محاصل مثل سابق قائم اور برقرار رہینگے —

شرط نہم

جو تجاران گذر لیں مذکورہ میں کریں اونکو لازم ہے کہ جب تک علاقہ نواب میں رہیں اوس وقت تک حکم حسب نواب صاحب کا بہت لحاظ رکھیں اور کوئی امر خلاف انتظام ملک و مذہب ساکنان ملک کے ظہور میں نہ لاویں —

شرط دہم

جسقدر محصول کا استحقاق نواب کا ہوگا وسقدر معرفت اوسکے اہلکاران کے مقامات مقررہ پر تحصیل ہوگا —

شرط یازدہم

جو اہلکار واسطے تلاشی اشیا کے اور تحصیل محصول کے بجانب سرکار بہاولپور مامور ہونگے وہ مقامات مقابل مٹھن کوٹ اور بہری کے قیام رکھینگے اور سوائے مقامات مذکورہ کے اور کسی مقام پر کشتیاں روکی نجاینگی اور نہ تلاشی اسباب کی ہوگی —

شرط دوازدہم

جب اشخاص ہمراہی کشتیاں اپنی خوشی سے کسی مقام پر قیام کریں تاکہ کچھ اسباب اپنا وہاں اوتاریں یا اسباب جدید خرید کرکے بار کریں تو ایسے اسباب پر محصول سرکار بہاولپور قبل اسباب کے بار ہونے کے اور بعد اسباب کے اوتارے جانے کے حسب منشاء شرط ہشتم لیا جائیگا —

شرط سیزدہم

جو سپرنٹنڈنٹ بمقام مقابل مٹھن کوٹ قیام رکھیگا وہ اسباب کی تلاشی لیکر اور محصول تحصیل کرکے رسید دیگا اور اوس میں تفصیل اسباب و سواری وغیرہ کی درج ہوگی جب وہ کشتی بمقام بہری کے پہونچیگی تو سپرنٹنڈنٹ مقام مذکورہ کا مقابلہ رسید کا ساتھ اسباب کے

کریگا اور جو اسباب رونہ سے زیادہ برامد ہوگا اوسپر محصول مقررہ لیا جائیگا اور باقی اسباب جسکا
محصول مقام متھن کوٹ لیا گیا ہے وہ بلا اداے محصول روانہ آیندہ ہوگا —

شرط چہاردہم

یہی طریق بنسبت اوس اسباب کے مرعی رہیگا جو مقام ہری سے بجانب متھن کوٹ جائیگا

شرط پانزدہم

درباب محافظت تجاران جو آمد و رفت اس راستہ پر کرین اہلکاران نواب اونکی حفاظت حتی المقدور
کرینگے اور تجار کسی مقام پر شب باش ہونگے تو اونکو لازم ہے کہ وہ رونہ تھانہ واہر یا کسی اور
اہلکار ذی اختیار کو دکھا دین اور اوس سے طلب حفاظت کی کرین —

شرط شانزدہم

شرائط عہدنامہ ہذا کے من کل الوجوہ خواہ بنابر انتظام ملک نواب اور خواہ درباب تجارت
جو ہین سب کا لحاظ سرکارین کو رہیگا اور وہ سب واسطہ استحاد ابدی فیما بین سرکارین کے
ہونگے —

المرقوم مقام بہاولپور تاریخ ۲۲ ماہ فروری سنہ ۱۸۳۳ عیسوی

مہر کمپنی

دستخط ڈبلیو سی بینٹنک

تصدیق کیا گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل نے بتاریخ ۱۳ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۳۳ عیسوی کے

نمبر ۱۱۸

شرائط تتمہ عہدنامہ فیما بین ہنوریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و سرکار بہاولپور

چونکہ شرط ششم عہدنامہ منعقدہ فیما بین ہنوریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور سرکار بہاولپور مرقومہ
تاریخ ۲۲ ماہ فروری سنہ ۱۸۳۳ عیسوی یہ مشروط ہے کہ محصول مناسب وہ اجبی باصلاح سرکارین اوپر اشیاے
تجارت دریاے سندھ و ستلج کے قرار پائیگا اب سرکارین ممدوحین کی راے مین بباعث
ناتجربہ کاری باشندگان ممالک کے بیچ ایسے امور کے طریق تحصیل محصول جو اوسوقت مین

تجویز ہوا تھا (یعنی محصول اوپر قیمت اشیا کے) خالی از تکرار باہمی و نزاع کے نہین پس مناسب تصور ہوا کہ بنظر رفع تکرار باہمی محصول کشتیون پر بجاے قیمت اشیا کے مقرر کیا جاوے اور کچھ لحاظ اسباب محمولہ کشتی کا نکیا جاوے لہذا شرائط ذیل بطور تتمہ عہدنامہ سابق تجویز ہو کر منظور ہوئین اور سرکارین یہ وعدہ کرتے ہین کہ مطابق اسکے محصول لیا جائیگا اور تعداد محصول مین ہرگز کمی بیشی نہوگی مگر برضامندی فریقین —

شرط اول

محصول تعدادی پانچسو ستر کا جامعی بابت کشتی محمولہ اسباب تجارت جو آمدورفت دریای سندھ و ستلج مین کرین کنارہ سمندر سے تا بمقام روپر بلا لحاظ مقدار کشتی و وزن و قیمت اسباب لیا جائیگا اور زر محصول مذکورہ بالا درمیان ریاستون کے بقدر علاقہ جو ہر ایک کا کنارہ دریاہاے مذکور پر واقع ہے تقسیم ہوگا —

شرط دوم

منجملہ زر محصول مذکورہ بالا جو ریاست بہاولپور کا حصہ مبلغ ۱۲ ۳ ۱۱ کم ہے وہ بمقام مقررہ مقابل متھن کوٹ کے اون کشتیون پر جو سمندر سے بجانب روپر جائین لیا جائیگا اور جو کشتیان مقام روپر سے بجانب سمندر گذر کرینگی اونکا محصول حصہ بہاولپور بمقام ہری کے لیا جائیگا اور کسی مقام پر سواے ان دونون کے تحصیل محصول نہوگی —

شرط سوم

بنظر تسہیل تحصیل محصول ریاستہاے متفرقہ اور نیز بخیال فوراً تصفیہ مناسب ہونے تکرار و مقدمات کے جو درباب حفاظت تجارت و بہبودی تجاران مسافران ریاستہاے مذکورہ بالا واقع ہون ایک افسر انگریز بمقام متھن کوٹ اور ایک ہندوستانی اجنٹ بمقام ہری کے منجانب سرکار انگریزی مقرر ہوگا یہ دونون افسر مطیع الحکم صاحب اجنٹ لدہیانہ کے رہینگے اور جو اہلکاران منجانب دیگر ریاست کے مامور ہونگے وہ اپنے کار مفوضہ مین باتفاق ان دونون افسرون کے کاربند رہینگے —

شرط چہارم

سرکار انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ جو صاحب متصل متھن کوٹ کے رہیگا وہ تجارت مین شریک کسی سے نہوگا اور حسب منشاء شرط چہارم عہدنامہ سابق مداخلت کسیطرح کی انتظام ملک سرکار بہاولپور مین نکریگا۔

شرط پنجم

بنظر انسداد فریب کے جو تجاران گم شدہ کے مال کا جو اونکے پاس کبھی نہ ہو عذر کرین تجاران کو لازم کہ جب وہ روانہ اپنے اسباب تجارت کا حاصل کرین اوسیوقت ایک فہرست اپنے اوس اسباب کی داخل کرین اوسکی تصدیق ہوکر ایک نقل اوسکی ہمردیف رہداری کے لگادی جائیگی۔

شرط ششم

اوسقدر مضمون شرائط ششم و ہفتم و یازدہم و سیزدہم و چہاردہم عہدنامہ ۲۲ ماہ فروری ۱۸۳۳ء جو متعلق قرارداد محصول اوپر مقدار جنس کے اور طریق تحصیل کے ہے اس تحریر سے منسوخ ہوا اور شرائط مذکورہ بالا عہدنامہ ہذا کے اونکے عوض قائم ہوے بموجب اونکے اور شرائط تمہید عہدنامہ کے محصول تحصیل ہوگا۔

نقل بہ تطابق صحیح ہے

دستخط سی ڈبلیو ویڈ

پولیٹکل اجنٹ

(مہر کمپنی) دستخط ڈبلیو سی بینٹنگ

تصدیق کیا گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل نے بتاریخ ۵ ماہ مارچ ۱۸۳۵ عیسوی

نمبر ۱۱۹

مفصل شرح محصول جو علاقۂ بہاولپور مین بابت کشتیون کے جو آمد و رفت دریائے سندھ و ستلج مین کرین تحصیل ہوگا۔

چونکہ ازروی عہدنامہ مرقومہ ۲۷ ماہ شعبان ۱۲۵۹ ہجری مطابق ۲۹ ماہ دسمبر ۱۸۴۳ع سرکار بہاولپور اپنے تمام علاقے کے واسطے بمقامات مقررہ مبلغ [illegible] محصول کشتی محمولہ اشیاء تجارت جو روپڑ سے بجانب سمندر یا سمندر سے بجانب مقام روپڑ آمد و رفت کرین مجاز لینے کے ہین یہ قائم اور برقرار رہیگا مگر چند کشتی ایسی ہونگی کہ وہ کل علاقہ بہاولپور سے گذر نکرینگی بلکہ مقامات اثناء راہ مین وہ اپنے مال کو فروخت کرین یا اور اسباب خرید کرینگی یا ایسے ہی مقامات سے اسباب اپنا لیکر روانہ ہون گی لہذا اقرار کیا جاتا ہے کہ ایسے کشتیون کا محصول مطابق فاصلہ مقامات مذکورہ کے اون مقامون سے جہان وہ اپنا اسباب چھوڑکر آگے روانہ ہون یا جہان سے وہ اپنا اسباب فروخت کرکے واپس اپنے مقام کو جائین حسب تفصیل ذیل لیا جائیگا —

اول جو کشتی مع اسباب تجارت سرحد شرقی علاقہ بہاولپور کے پرسے سے خیرپور شرگیا تک یا خیرپور شرگیا سے سرحد شرقی علاقہ بہاولپور سے پرسے تک جائین سرکار بہاولپور مجاز لینے محصول بحری بابت آمد و رفت کے اسقدر ہین — [illegible]

ایضاً ایضاً سرحد شرقی کے پرسے سے بہاولپور تک یا بہاولپور سے سرحد شرقی کے پرسے تک — . . . . [illegible]

ایضاً ایضاً سرحد شرقی کے پرسے سے مقام چکرام تک یا چکرام سے سرحد شرقی کے پرسے تک — [illegible]

ایضاً ایضاً سرحد شمالی و مشرقی کے پرسے سے سرحد جنوبی و مغربی تک یا سرحد جنوبی و مغربی سے سرحد شمالی و مشرقی کے پرسے تک — [illegible]

دوسم اسیطرح جو کشتی مع اسباب تجارت سرحد جنوبی و مشرقی کے پرسے سے مقام چکرام تک یا مقام چکرام سے سرحد جنوبی و مشرقی کے پرسے تک جائین سرکار بہاولپور مجاز لینے محصول بحری بابت آمد و رفت کے اسقدر ہین — [illegible]

ایضاً ایضاً سرحد جنوبی و مغربی کے پرسے سے مقام بہاولپور تک یا مقام بہاولپور سے سرحد جنوبی و مغربی کے پرسے تک — [illegible]

ایضاً ایضاً سرحد جنوبی و مغربی کے پرے سے مقام خیرپور تک

یا مقام خیرپور سے سرحد جنوبی و مغربی کے پرے تک —

ایضاً ایضاً سرحد جنوبی و مغربی کے پرے سے سرحد شمالی و مشرقی تک

یا سرحد شمالی و مشرقی سے سرحد جنوبی و مغربی تک —

سوم جو کشتی مع اسباب تجارت دریاہاے پنجاب سے ستلج یا سندھ میں بمقابل معبر باکری آئین اگر وہ معبر مذکور سے سرحد جنوبی و مغربی علاقہ بہاولپور سے پرے تک جائین یا سرحد جنوبی و مغربی علاقۂ بہاولپور کے پرے سے معبر باکری تک جائین تو سرکار بہاولپور مجاز لینے محصول بحری مطابق بعد مسافت ہو او سکے علاقے میں کشتی مذکور طے کرے اسقدر روپیہ کے ہین —

ایضاً ایضاً جو کشتی معبر باکری سے سرحد شمالی و مشرقی کے پرے علاقۂ غیر مین جائین یا علاقہ غیر واقع آنحد سے سرحد شمالی و مشرقی سے معبر باکری تک جائین —

چہارم جو خالی کشتی کنارے سرکار پر جائے اوس پر محصول نلیا جائیگا

پنجم جس مقام پر علاقہ بہاولپور مین تجار مقام کر کے اسباب اپنا تیار مین یا فروخت کرین تو حسب منشار عہدنامۂ سابق اونکو محصول مقررہ مقام مذکور بروقت خرید و فروخت اسباب دینا ہوگا —

دستخط الف میکنیین

منظور کیا گورنر جنرل بہادر ہند نے بتاریخ ۱۱ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۴۸ء

نمبر ۱۲۰

شرح مجوزہ محصول تجارت دریاے ستلج و سندھ جو کشتیہاے محمولہ اسباب تجارت (باستثناے تجاران و رعایاے نواب بہاول خان) بروقت سفر علاقہ بہاولپور لیجائیگی

شرط اول

غلہ و ہیزم یعنی لکڑی و چونہ مثل علاقہ لاہور بلا اداے محصول آمد و رفت کرینگے۔

شرط دوم

باستثنا تین جنس مذکورہ بالا کے اور سب اجناس تجارت پر محصول مطابق مقدار کشتی جو تین قسم کا قرار دیا گیا ہے لیا جاے گا۔

شرط سوم

جس کشتی مین ۸ صد من سے زیادہ اسباب نہین آ سکتا اور جو رود حالن یا ستھن کوٹ سے دامن کوہ یا روپڑ یا لدھیانہ وغیرہ تک جائین یا روپڑ یا لدھیانہ سے تا بستام رود حالن یا ستھن کوٹ جائین — [illegible]

جس کشتی مین ۸ صد من سے زیادہ ہوگا اور چار من سے زیادہ نہوگا — [illegible]

جس کشتی مین چار من سے زیادہ ہوگا — [illegible]

شرط چہارم

ہر کشتی پر نمبر ۱ و ۲ و ۳ جلی حروف مین لکھے جائین تاکہ معلوم ہو کہ کس قسم کی کشتی ہے۔

المرقوم ۵ ماہ اگست سنہ ۱۸۴۰ء مطابق ۵ جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۶ ہجری

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جارج کلارک

اجنٹ گورنر جنرل

منظور کیا گورنر جنرل ہند با اجلاس کونسل نے بتاریخ ۳۱ ماہ اگست سنہ ۱۸۴۰ء

نمبر ۱۲۱

اقرارنامہ درباب تشخیص محصول تجارت درمیان علاقہ بہاولپور کے (باستثنا تجاران و کشتی داران خاص رعایاے علاقہ بہاولپور) بشرائط ذیل فیمابین سرکار انگریزی و سرکار بہاولپور قرار پائی ہے۔

شرط اول

بابت تمام کشتیون جو براہ دریا علاقہ بہاولپور مین آمد و رفت کرین بضمنت محصول مقررہ ہے لیا جاے گا۔

شرط دوم

بابت اوس اجناس تجارت کے جو براہ خشکی آمد و رفت کرے سواے محصول مندرجہ کے اور محصول اوسپر نلیا جائیگا۔

گاڑی محمولہ اشیاے تجارت ـــ عما

شتر ایضاً ایضاً ـــ عہ

قاطر یا یابو یا گاو یا خر ـــ ۸ر

شرط سوم

جس تجارکے پاس رودہ حسب نمونہ ملحقہ عہدنامہ ہذا ہوگا وہ بلا مزاحمت و بغیر دینے تلاشی اہلکاران مامورہ چوکیات راستہ کے گذر کرے گا۔

شرط چہارم

اگر کوئی سوداگر کسی مقام اثناے راہ پر خرید و فروخت کریگا اوسکو محصول مقررہ مقام مذکور ادا کرنا ہوگا۔

شرط پنجم

اگر بہاولپور سے مقام سرسا تک پختہ چاہات اور سراے واسطے آرام مسافران موجود ہونگے تو سرکار بہاولپور اپنے علاقے مین ہر منزل پر پختہ چاہات اور سراے واسطے آرام مسافرون کے طیار کر دینگے اور سڑک بھی بنا کر اوسکی مرمت رکھینگے۔

شرط ششم

یہ عہدنامہ براہ دوستی جو فیمابین سرکارین جاری ہے اور نیز بنظر اسکے کہ تجاران باطمینان و اعتبار تمام تجارت مین مشغول ہون تحریر ہوا۔

المرقوم ۱۵ ماہ شعبان سنہ ۱۲۵۹ ہجری مطابق ۱۱ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۴۳ع

ترجمہ صحیح ہے

مہر نواب

دستخط آر این سی میکناٹن

کلکتہ گزٹ مین حسب الحکم گورنر جنرل بہادر ہند با جلاس کونسل بتاریخ ۲۸ ماہ اکتوبر ۱۸۳۸ع مشتہر ہوا—

نمبر ۱۲۲

عہدنامہ فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی انگریزی و نواب بہاول خان بہادر نواب بہاولپور منعقدہ لفٹنٹ میکنس صاحب منجانب ہنوربل کمپنی باختیارات عطیہ رایٹ ہنوربل جارج لارڈ اوکلنڈ جی سی بی گورنر جنرل بہادر ہند و منشی چوکس راے منجانب نواب بہاول خان بہادر حسب اختیارات عطیہ نواب موصوف—

شرط اول

دوستی و اتفاق و یکجہتی فیمابین ہنوربل کمپنی اور نواب بہاول خان بہادر اور اوسکے ورثا اور جانشینون کے جاری رہے گی اور دوست اور دشمن ایک فریق کے دوست اور دشمن دوسرے فریق کے تصور کیے جاوینگے—

شرط دوم

سرکار انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ دار الریاست اور ملک بہاولپور کی حفاظت کرینگے—

شرط سوم

نواب بہاول خان اور اوسکے ورثا و جانشین مطیع الحکم سرکار انگریزی رہینگے اور حکومت اعلی کو تسلیم کرینگے اور کسی اور رئیس یا حکومت سے اتفاق نہین کرینگے

شرط چہارم

نواب اور اوسکے ورثا اور جانشین کسی رئیس و حکومت غیر سے بلا اطلاع و منظوری سرکار انگریزی دوستی و اتفاق نہین کرینگے مگر معمولی تحریرات دوستانہ اپنے دوست

اوریکا نون سے جاری رکھینگے

شرط پنجم

نواب اور اوسکے ورثا اور جانشین کسی پر زیادتی نہین کرینگے اگر اتفاقاً کسی سے کوئی تکرار واقع ہوگی تو وہ سپرد ثالثی و بقبضہ سرکار انگریزی کی جائیگی —

شرط ششم

نواب بہاولپور حسب الطلب فوج سے حتی الامکان مدد سرکار انگریزی کی کریگا —

شرط ہفتم

نواب اور اوسکے ورثا اور جانشین حاکم کل اپنے ملک کے رہینگے اور انتظام انگریزی اوس علاقے مین داخل نہوگا —

شرط ہشتم

یہ عہدنامہ سات شرائط کا منعقد ہوکر اوسپر مہر و دستخط لفٹنٹ مکیسن صاحب اور منشی چوکس رایکے ہوئے اور تصدیق اور منظوری اوسکی رائٹ ہونربل گورنر جنرل بہادر اور نواب بہاول خان بہادر کے آج کی تاریخ سے چالیس روز کے عرصے مین ہوکر فیمابین دی جائیگی —

المرقوم مقام احمدپور تاریخ ۵ ماہ اکتوبر ۱۸۳۸ء مطابق ۱۴ ماہ رجب المرجب ۱۲۵۴ھ

مہر گورنر جنرل — دستخط اوکلنڈ

تصدیق اور منظور کیا رائٹ ہونربل گورنر جنرل بہادر نے بمقام شملہ بتاریخ ۲۲ اکتوبر ۱۸۳۸ء

نمبر ۱۴۳

شرط اول

محمد صادق یار معروف محمد صادق خان اپنی طرف سے اور اپنی اولاد کی طرف سے پشت در پشت اقرار کرتا ہے کہ وہ دعوی تخت بہاولپور کو ترک کرتا ہے —

شرط دوم

محمد صادق خان اقرار کرتا ہے اور وعدہ کرتا ہے کہ وہ اپنے حین حیات اور بعد اوسکے
اوسکی اولاد آیندہ کبھی بغیر اجازت نواب فتح خان بہادر کے ملک بہاولپور مین
قدم نرکھینگے —

شرط سوم

محمد صادق خان اقرار کرتا ہے کہ وہ بغیر اجازت حاکم بہاولپور کے خطوط یا پیغام
کسی اہلکار یا مختار ریاست بہاولپور کے پاس نہ بھیجیگا اور نہ کسی سے ظاہر یا قصد ملاقات
کریگا اور اگر برعکس اسکے وہ کرے تو اوسکو جوابدہی اسکی روبروے سرکار انگریزی
کرنی ہوگی —

شرط چہارم

محمد صادق خان اقرار کرتا ہے کہ جب وہ علاقہ انگریزی مین آجائیگا بعد اوسکے وہ کبھی
بغیر اجازت حاکم بہاولپور کے کسیوقت حال یا استقبال مین کسی ملازم یا رعیت ریاست بہاولپور
کو خواہ ملازم ہو خواہ برخاست شدہ اپنے پاس رہنے نہ دیگا —

شرط پنجم

محمد صادق خان اقرار کرتا ہے کہ وہ اپنا استحقاق ہمراہ لیجانے اپنے ملازمین یا
متوسلین کا چھوڑ دیتا ہے اور اقرار کرتا ہے کہ سواے بیگمات اور خدمہ کے جو دس نفر سے
زیادہ نہونگی کسیکو اپنے ہمراہ نہ لیجائیگا —

شرط ششم

محمد صادق خان اقرار کرتا ہے اور منظور کرتا ہے کہ وہ کبھی حاکم بہاولپور کے اوپر
دعوی حکومت بہاولپور کا کسی عدالت سرکار انگریزی ہندوستان و انگلستان کے دائر
نہین کریگا اور وہ کبھی کوئی نالش اوپر حاکم بہاولپور کے نہین کریگا اور اوسکا دعوی
اس اقرارنامے کی رو سے ناجائز اور عدم سماعت کے قابل متصور ہوگا —

شرط ہفتم

محمد صادق خان بخوشی منظور کرتا ہے کہ کسی جایداد علاقہ بہاولپور مین اوسکا دعوی

نہین ہے صرف اسقدر روپیہ پیدا ہوسکتا بالعوض اسباب و جواہرات وغیرہ کے جو دیا گیا اور صرف مبلغ للعہ ماہواری تنخواہ ذاتی جسکا نصف مبلغ للعہ ہوتا ہے۔

شرط ہشتم

سرکار بہاولپور اقرار کرتی ہے کہ وہ معرفت افسران انگریزی کے خزانہ ملتان مین ماہ بماہ تا حین حیات محمد صادق خان کے تنخواہ ماہواری اوسکی داخل کیا کرے گی اور سوائے اسکے جو اخراجات نہایت ضروری ہون گے وہ بھی دیے جاوینگے مگر سوائے اسکے اور کچھ اوسکو نہین ملیگا اور بعد وفات محمد صادق خان کے اوسکے ورثا کو نصف تنخواہ ماہواری یعنی مبلغ للعہ دیا جاویگا۔

شرط نہم

سرکار انگریزی تجویز کرکے وعدہ کرتے ہین کہ شرائط مذکورہ بالا کی پابندی محمد صادق خان کریگا اور کسیطرح کا ارتکاب خلل اندازی نسبت فتح خان اور اوسکے ورثا کے نکرے گا اور نواب محمد فتح خان بہادر تخت بہاولپور پر برضامندی سرکار انگریزی تخت نشین رہیگا۔

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ولیم سین کار

کشمیر و دیگر ریاستہای آنروی ستلج

ازروی رپورٹ گورنمنٹ پنجاب و مسل گورنمنٹ دفتر فورین

کشمیر

بعد ختم ہونے مہم ستلج کے عہدنامہ لاہور مرقومہ ۹ ماہ مارچ سنہ ۱۸۴۶ء کی روسے تمام ملک کوہستان وسطح زمین یعنی میدان مابین دریاے بیاسہ وستلج کے اور تمام کوہستان مابین دریاہای بیاسہ وسندھ کے مع اضلاع کشمیر اور ہزارا کے قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا۔ اوسی عہدنامہ مین سرکار انگریزی نے وعدہ کیا کہ وہ راجہ گلاب سنگہ کو بجلدوے خدمات جو اوسنے دربار لاہور کے دربارہ دوبارہ قائم کرنے واسطہ دوستی کے عمل مین لائین بطور انعام علاقہ کوہستان دیا جائیگا اور اوس علاقے مین وہ حاکم سرخود رہیگا اور وہ مجاز عہدنامہ علیحدہ کا ہوگا۔

گلاب سنگہ اوائل مین ایک سوار رسالہ فوج زیر حکم جمعدار خوشحال سنگہ کا تھا یہ خوشحال سنگہ اوسوقت مین جمعدار ڈیوڑھی رنجیت سنگہ کا تھا بعد ازین ترقی ہوکر وہ خود سردار فوج ہوا اور بیچ گرفتاری اکبر خان رئیس راجوری کے اوسنے بڑا نام پیدا کیا اس خدمت کے جلدو مین علاقہ جموں واسطے بود و باش اوسکے خاندان کے اوسکو دیا گیا اب گلاب سنگہ نے سکونت جموں کی اختیار کی اور راجپوتان قرب وجوار پر اپنی حکومت درپردہ اور ظاہر مین براے نام حکومت باب لاہور کی قائم کرنی شروع کی اور رفتہ رفتہ لداخ تک پہونچا بیچ ان تبدیلیون کے جو قبل وقوع مہم ستلج واقع ہوئین تھین یہ بھی ایک رکن خالصہ قرار دیا گیا تھا اور اوسنے بڑی کوشش بیچ صلح کے جو بعد جنگ سبراؤن وقوع مین آئی کی تھی۔

ایک عہدنامہ علیحدہ نمبر ۱۲۳ اوسکے ساتھ بمقام امرتسر بتاریخ ۱۶ ماہ مارچ سنہ ۱۸۴۶ء منعقد ہوا اس عہدنامہ کی روسے تمام ملک کوہستان مع متعلقات درمیان دریاے سندھ وراوی کے بیچ علاقہ چمبا و باستثنا علاقہ لاہول بالعوض مبلغ [illegible] لاکہ روپیہ کے اوسکو دیا اور اوپر لازم آیا کہ تمام تنازعات جو علاقہجات قرب وجوار کے ساتھ واقع ہون اوسکو سپرد ثالثی سرکار انگریزی کرے اور جب فوج انگریزی کوہستان مین کسی کے ساتھ جنگ آرا ہو تو فوج اپنی تمام

فوج کے در بیس کار کریں اور بتعین امور باہمی اونکے بنسبت سرکار انگریزی کے یہ کریں منجملہ رعیت پرگنہ چمبا جو بعد منہدم سکھان سنہ ۱۸۴۶ء کے تھے بسبب پرگنہ این بروی راوی اور بعض پرگنہ آنروسے راوی واقع ہیں بعوض پرگنات چمبا واقع این روسے راوی سرکار انگریزی سے مہاراجہ گلاب سنگھ کو تعلقہ لکھمپور واقع دامن کوہ آنروسے راوی جسکی جمع [illegible] سالانہ تھی دیا اسطرح دریاے راوی سرحد کوہستان سرکار انگریزی کا رہا۔

مالگزاری سالانہ جو راجہ چمبا سرکار انگریزی اور مہاراجہ گلاب سنگھ کو دیتا تھا [illegible] کی تھی اسکا نصف روپیہ حصہ سرکار انگریزی کا بابت پرگنجات این روسے دریاے راوی ہوتا ہے اور جو فوج کنٹنجنٹ رئیس جمو سابق لیتا تھا اب اوسکا نصف بھی سرکار انگریزی کو ملنا چاہیے

جب یہ معاملات صلح ہو رہے تھے ایک سوال درباب اوس ملک کوہی کے جو بنام بھدرواہ مشہور ہے پیدا ہوا راجہ چمبا نے دعوی کیا کہ وہ اوسکو مہاراجہ رنجیت سنگھ نے سنہ ۱۸۲۱ء میں عطا کیا تھا اور مہاراجہ گلاب سنگھ کا دعوی چودہ یا پندرہ سال کے قبضہ بذریعہ فتح کے تھا مگر سکھوں نے بیچ عہد راجہ ہیرا سنگھ کے بھدرواہ کو راجہ چمبا سے لے لیا تھا اور یہ اب جزو اوس علاقہ کا تھا جو حسب منشاء شرط چہارم عہدنامہ لاہور مرقومہ ۹ ماہ مارچ سنہ ۱۸۴۶ء سرکار انگریزی کو ملا تھا اور سرکار انگریزی نے از روے عہدنامہ امرتسر گلاب سنگھ کو دیا تھا۔

سنہ ۱۸۴۷ء میں ایک انتظام ایسا گلاب سنگھ کے ساتھ قرار پایا کہ جس سے اوسنے اپنا دعوی تمام علاقہ چمبا کا جو دونوں جانب دریاے راوی کے واقع ہے چھوڑ دیا اس غرض سے کہ بھدرواہ اوسکو ملے اور تعلقہ لکھمپور اوسکے پاس نام ہو جاے اس طرح ملک چمبا پھر تمام و کمال زیر حکم سرکار انگریزی کے آگیا اس بارے میں کوئی عہدنامہ خاص نہیں ہوا۔

جیسے عہدنامہ امرتسر ختم ہوا معاملہ سرکار انگریزی کا ساتھ کشمیر کے نام ختم کار ہوا سنہ ۱۸۵۷ء میں مہاراجہ گلاب سنگھ نے وفات پائی اور اوسکا فرزند رنبیر سنگھ جانشین اوسکا ہوا اختیار متبنی کرنے کا مہاراجہ کو از روے سند نمبر ۱۲۵ عطا ہوا بتاریخ ۱۱ ماہ مارچ سنہ ۱۸۶۲ء

مہاراجہ کو خطاب اور تمغہ موسٹ ایگزالٹڈ آرڈر آف دی سٹار آف انڈیا کا عنایت ہوا—

کپورتھلہ

ریاست کپورتھلہ ایک وقت مین علاقجات این روے اور آنروے ستلج اور نیز دواب باری اپنے قبضہ مین رکھتا تھا جو متفرق مقامات دواب باری مین اوسکے قبضے مین تھے وہ اوسنے بزور شمشیر حاصل کیے تھے اور اوائل مین سردار جسا سنگھ نے جو بانی اس خاندان کا تھا حاصل کیے تھے اونمین ایک علاقہ آلو بھی تھا جسکے نام سے خاندان مشہور ہوا علاقجات آنروے ستلج بھی بزور شمشیر حاصل ہوے تھے اور اونمین کپورتھلہ تھا جسکے نام سے خاندان کا خطاب ہوا اور علاقجات این روے ستلج مین سے چند بزور شمشیر حاصل ہوے تھے اور چند مہاراجہ رنجیت سنگھ نے قبل ماہ ستمبر ۱۸۰۸ء کے دیے تھے کل جمع علاقجات این روے ستلج کی تخمیناً لاکھ ہے

جمع	لاکھ
رقبہ میل مربع	میل
نفری باشندگان	لاکھ
خراج ادائی	لاکھ

ازروے عہدنامہ مرقومہ ۲۵ ماہ اپریل ۱۸۰۹ء کے سردار کپورتھلہ نے وعدہ کیا کہ جو فوج انگریزی علاقجات این روے ستلج مین گذر کرے یا چھاونی بنا کرے اوسکی رسد رسانی وہ کریگا اور ازروے دفعہ پنجم اشتہار مرقومہ ۶ ماہ مئی ۱۸۰۹ء اوسپر فرض اور واجب آیا کہ وہ مع فوج کے ہنگام جنگ شریک فوج انگریزی ہوگا—

۱۸۲۶ء مین سردار فتح سنگھ زیادتی رنجیت سنگھ سے بھاگ کر زیر حمایت سرکار انگریزی علاقجات این روے ستلج مین چلا گیا اور حمایت اوسکی دی گئی اور یہ مشتہر ہوا کہ سردار آلو والہ زیر حفاظت سرکار انگریزی بباعث اوسکے علاقجات موروثی واقع مشرق ستلج کے ہے مگر جو علاقجات اوسکو سرکار لاہور سے قبل ماہ ستمبر ۱۸۰۸ء ملے ہین اونکی وجہ سے وہان وہ زیر حکم دربار لاہور کے ہے مگر حفاظت سرکار انگریزی دونون جانب ملحوظ ہے—

اول جنگ سکھہ مین فوج کپورتھلہ مقابلہ فوج انگریزی بمقام آلیوال ہنگام جنگ آ دہ ہو ... بنا بر عہد شکنی کے اور نیز اسوجہ سے کہ سرداران مذکور فوج سرکار کو علاقجات این روے ستلج مین

بسبب رسد پہونچانے کا ہوا اسکے علاقجات واقع اس پار دریائے ستلج ضبط سرکار ہوئے جب جالندھر
دوآب سنہ ۱۸۴۶ء میں تسلط سرکار انگریزی میں آیا علاقجات آنروئے ستلج سردار آلووالہ کے اس شرط
پر قائم اور بحال رہے کہ سردار نقد روپیہ بالعوض اوس خدمت کے جو وہ دربار لاہور کی کرتا تھا
سرکار انگریزی کو دے۔ جمیع علاقجات جالندھر کے تخمیناً مبلغ ۔۔۔ تھا شرائط جنکی رو سے قیام
علاقہ بنام سردار مذکور کے رہا مفید بحق سردار اور اوسکے ورثا اصلی کے تھا ان شرائط پر کہ وہ نیک
رویہ رہیں اور انتظام اچھا کریں اور کسی قسم کا محصول نیا کریں اور راستہ اور سڑک اپنے علاقے
میں طیار کرے اور اونکی مرمت رکھے —

بعد وضع خدمتگذاری دوآب جالندھر ایک لاکھ اٹھتیس ہزار روپیہ تعین ہوا اگر بعد ازین
اسمین مبلغ ۔۔۔ روپیہ کی تخفیف ہوئی اسوجہ سے کہ جب تشخیص مالگذاری سرکار راجہ نے کی تھی اوس وقت
میں جاگیر نور محل شامل علاقہ کپورتھلہ تھی اور بعد ازان اوس سے علیحدہ کی گئی علاقجات باری
دوآب جنکی تشخیص جمع ۔۔۔ کی تھی مگر بعد ازان جمع اوسکی ۔۔۔ قرار پائی سردار نہال سنگھ کو
تا میعاد حیات واگذار ہوئے مگر حکومت انگریزی اونمین رہی —

سنہ ۱۸۴۹ء میں سردار نہال سنگھ کو خطاب راجگی عطا ہوا بماہ ستمبر سنہ ۱۸۵۲ء اوسنے وفات پائی
اوسکے بعد رندھیر سنگھ راجہ حال جانشین ریاست ہوا بیچ بلوہ سنہ ۱۸۵۷ء کے اور بعد ازان سنہ ۱۸۵۸ء
میں بیچ ملک اودھ کے راجہ رندھیر سنگھ نے خدمت سرکار انگریزی کی بلحاظ خدمتگذاری جو
اوسنے اوسوقت دوآب جالندھر میں کی تھی سرکار نے جہان اور انعام بخشے ایک سال کی مالگذاری
بھی معاف کی اور واسطے دوام کے پچیس ہزار روپیہ مالگذاری سے کم کر دیے راجہ نے
درخواست دی کہ جو جاگیر موروثی اوسکی واقع باری دوآب جو ہنگام وفات راجہ نہال سنگھ کے سنہ ۱۸۵۲ء
میں ضبط سرکار ہو گئی ہے کوئی الحال فائدہ بخش نہیں مگر بالعوض اوس معافی مالگذاری کے اوسکو
عطا ہو۔ یہ درخواست راجہ کی منظور ہوئی اور وہ جاگیر مذکور بنام راجہ واسطے دوام کے واگذار ہوئی مگر حکومت
سول اور پولیس اوس علاقے کی باختیار حکام انگریزی کے رہی اسوجہ سے مالگذاری راجہ کی بمقدار سابق
ایک لاکھ اکتیس ہزار روپیہ سالانہ ہے —

بجلدوے خدمتگذاری راجہ کپورتھلہ کے اودھ میں راجہ کو علاقہ بونڈی اور بھٹولی واسطے دوام کے

نصف جمع پر حاصل ہوے بموجب نمبر ۱۲۶

بموجب سند نمبر ۱۲۷ اسکے راجہ کو اختیار متبنی کرنے کا عطا ہوا —

منڈی

یہ قدیم ریاست خاندان ہندو راجپوت کی قبضہ سرکار انگریزی مین ازروے عہدنامہ لاہور مورخہ ۹ ماہ مارچ ۱۸۴۶ء کے آئی کل حکومت بموجب نمبر ۱۲۸ اسکے راجہ بلبیر سین اور اوسکے ورثا کو اور اوسکے اون بھائیونکو حسب قاعدہ بزرگی ملی بشرطیکہ سرکار انگریزی خاص کر اوسکو باعث نالیاقتی یا بدوضعی کے علیحدہ نکرین راجہ حال بجے سین کا ہے اور خورد سال ہے ہنگام وفات راجہ بلبیر سین کے ۱۸۵۱ء مین ایک کونسل اجنٹی کی مقرر ہوئی کہ تا عرصہ صغر سنی راجہ حال جو اوس وقت مین صرف چار سال کی عمر کا تھا اجراے امور ریاست کرین —

رقبہ	ایک ہزار میل مربع
آبادی	ایک لاکھ [illegible] ہزار نفر
جمع	[illegible] لاکھ روپیہ
مالگزاری سرکار	ایک لاکھ روپیہ

اختیار متبنی کرنے کا ازروے سند نمبر ۱ اسکے راجہ کو عطا ہوا

چنبا

یہ قدیم ریاست ہندو راجپوت کے خاندان کی قبضہ سرکار انگریزی مین ۱۸۴۶ء مین آئی اور ایک جزو اوسکا مہاراجہ گلاب سنگھ کو دیا گیا تھا — ازروے عہدنامہ مہاراجہ کشمیر ۱۸۴۷ء کے چنبا بھی تمام و کمال زیر حکم سرکار انگریزی آیا اور سند نمبر ۱۲۹ راجہ سری سنگھ کو عطا ہوئی جسکی روسے علاقہ چنبا اوسکو اور اوسکے ورثا اصلی کو جنکا استحقاق ازروے شاستر کے ہو دیا گیا اور اگر کوئی وارث اصلی نہو تو ورثا سے برادران حسب قاعدہ بزرگی عطا ہوا اگر کسی راجہ کے وقت مین بدنظمی علاقہ مین واقع ہو تو سرکار اوسکو خارج کرکے دوسرے شخص خاندان راجہ کو اوسکی جگہہ جانشین کرسکتے ہین —

رقبہ	[illegible] میل مربع
آبادی	[illegible] نفوس
جمع	[illegible]
مالگزاری سرکار	[illegible]

۱۸۶۷ء مین چھاونی گدہی ڈلہوسی واقع علاقہ چنبا راجہ نے سرکار کو اس شرط پر دیا کہ وہ ہزار

روپیہ اوسکی زرمالگزاری سالانہ سے تخفیف ہوا جواب بمبلغ عہ ہے —
سند نمبر ۱۰ راجہ کو ملی جسکی روسے اوسکو اختیار متبنی کرنیکا عطا ہوا

سوکیت

یہ قدیم ریاست ہندو راجپوت تھی قبضہ سرکار انگریزی مین ازروی عہدنامہ لاہور آئی بیچ سنہ ۱۸۴۶
کل حکومت بموجب سند نمبر ۱۲۰ اسکے راجہ او گرسین راجہ حال اور اوسکے ورثا اور اون بھائیون کو
حسب قاعدہ بزرگی دیا گیا بشرطیکہ سرکار خاص کر بباعث نالیاقتی یا بدوضعی کے علیحدہ نکردین —
اختیار متبنی کرنے کا راجہ کو ازروی سند نمبر ۱۰ کی عطا ہوا

سند نمبر ۱۲۱ جسکی روسے اختیار متبنی کرنے کا حاصل ہوا سردار شمشیر سنگہ سندھان والہ اور راجہ
تیج سنگہ کو بھی عطا ہوئی یہ جاگیر دار عام قسم کے ہین اونکو اختیارات فوجداری اور مال کے اپنے علاقے
مین حاصل ہین مگر اختیار انتظام ملک کا نہین ہے عرصہ قلیل گذرا کہ راجہ تیج سنگہ نے وفات پائی —

نمبر ۱۲۴

— عہدنامہ فیمابین سرکار انگریزی ایک فریق اور مہاراجہ گلاب سنگہ جموواله فریق ثانی منعقدہ
منجانب سرکار انگریزی معرفت فردرک کری صاحب اور بروٹ میجر ہنری منٹگمری لارنس صاحب جو
کارروائی حسب الحکم رائٹ ہنوربل سرہنری ہارڈنج جی سی بی اون اوف ہر میجسٹیز پریونگ کونسل ممبر موسٹ
ہنوربل پراوی کونسل گورنر جنرل مامورہ ہنوربل کمپنی بنابر ہدایت وانضباط امور ہند کرتے ہین اور
مہاراجہ گلاب سنگہ بذات خود —

شرط اول

سرکار انگریزی واسطے دوام کے بلا مداخلت غیری مہاراجہ گلاب سنگہ اور اوسکے ورثا
ذکور اصلی کو تمام ملک کوہستان مع متعلقات واقع بجانب شرق دریای سندھ اور بجانب مغرب
دریای راوی مع علاقہ چمبا و باستثنای علاقہ لاہول جو جزو اوس علاقہ کا ہے جو دربار لاہور نے

سرکار انگریزی کو حسب منشار دفعہ چہارم عہدنامہ لاہور مرقومہ ۹ ماہ مارچ ۱۸۴۶ء سپرد کیا گیا ہے ہین

شرط دوم

سرحد شرقی علاقہ جو بموجب شرط مذکورہ بالا مہاراجہ گلاب سنگہ کو دیا گیا کمشنران ماموری سرکار انگریزی اور مہاراجہ گلاب سنگہ قرار دینگے اور اوسکی تفصیل علیحدہ عہدنامہ مین بعد پیمایش تحریر ہوگی

شرط سوم

بالعوض اِس انتقال علاقے کے جو اوسکو اور اوسکے وُرثا کو حسب منشار شرط مذکورہ بالا دیا گیا مہاراجہ گلاب سنگہ سرکار انگریزی کو مبلغ [illegible] روپیہ نانک شاہی ادا کرینگے منجملہ اوسکے مبلغ [illegible] بروقت تصدیق ہونے عہدنامہ ہذا کے اور باقیماندہ [illegible] بتاریخ یکم اکتوبر سنہ حال یعنی ۱۸۴۶ء یا قبل اوسکے ادا ہوگا۔

شرط چہارم

حدود علاقہ مہاراجہ گلاب سنگہ ہرگز بلا اتفاق راے سرکار انگریزی کی تبدیل نہوگی۔

شرط پنجم

اگر کوئی تنازعہ فیما بین مہاراجہ گلاب سنگہ اور دربار لاہور کے یا کسی اور ریاست قرب و جوار کے پیدا ہوگا تو مہاراجہ اوسکو سپرد ثالثی سرکار انگریزی کرینگا اور جو فیصلہ سرکار انگریزی کردیگی اوسکے مطابق تعمیل کریگا۔

شرط ششم

مہاراجہ گلاب سنگہ اپنی طرف سے اور اپنے وُرثا کیطرف سے اقرار کرتے ہین کہ وہ مع اپنی تمام فوج کے شامل فوج انگریزی ہونگے جب فوج انگریزی کسی علاقہ کوہی یا علاقہ متصلہ علاقہ مہاراجہ مین جنگ آور ہوگی۔

شرط ہفتم

مہاراجہ گلاب سنگہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ کسی رعایاے انگریزی کو یا کسی اور رعایا کے یورپ اور امریکا کو بلا استرضاے گورنمنٹ انگریزی ملازم نرکھینگے۔

شرط ہشتم

مہاراجہ گلاب سنگھ وعدہ کرتے ہیں کہ درباب علاقہ متعلقہ کے وہ منشاء دفعات ۵ و ۶ و ۷ عہدنامہ جداگانہ کا جو فیمابین سرکار انگریزی اور دربار لاہور کے بتاریخ ۱۱ ماہ مارچ ۱۸۴۶ء ہوا ہے لحاظ رکھینگے۔

شرط نہم

سرکار انگریزی مہاراجہ گلاب سنگھ کی مدد بمقابلہ دشمن غیر کے بیچ حفاظت اوسکے ملک کے کرینگے۔

شرط دہم

مہاراجہ گلاب سنگھ حکومت سرکار انگریزی کی قبول کرتے ہیں اور باعتراف حکومت سرکار انگریزی کو ایک گھوڑا اور بارہ شاخ بز پشمی چھ نر اور چھ مادہ اور تین جوڑی شال پشمینہ کی دیا کرینگے

یہ عہدنامہ دس شرائط کا آج کی تاریخ فریڈرک کری صاحب اور برویٹ میجر ہنری منٹگمری لارنس صاحب نے حسب ہدایت رائٹ ہنربل سر ہنری ہارڈنج جی سی بی گورنر جنرل منجانب سرکار انگریزی اور مہاراجہ گلاب سنگھ نے اصالتاً فراہم کیا اور عہدنامہ ہذا آج کی تاریخ بمہر رائٹ ہنربل سر ہنری ہارڈنج جی سی بی گورنر جنرل بہادر کے تصدیق ہوا۔

المرقوم بمقام امرتسر تاریخ ۱۶ ماہ مارچ ۱۸۴۶ء مطابق ۱۷ ربیع الاول ۱۲۶۲ ہجری

(مہر) دستخط ایچ ہارڈنج

دستخط ایف کری

دستخط ایچ ایم لارنس

حسب الحکم رائٹ ہنربل گورنر جنرل بہادر ہند

دستخط ایف کری

سکتری گورنمنٹ ہند

ہمراہ گورنر جنرل

نمبر ۱۳۵

کشمیر

بنام مہاراجہ رندھیر سنگھ بہادر نایٹ اوف دی موسٹ ایگزالٹڈ اوردر اوف دی سٹار اوف انڈیا

المرقوم ۵ ماہ مارچ سنہ ۱۸۶۲ع

ملکۂ معظمہ کی یہ خواہش ہے کہ حکومت راجگان اور سرداران ہند کی جو اب اپنے ملک میں حکمران ہین دوام رہنے اور شان و شوکت اونکے خاندان کی قائم رہے مین بذریعہ اسکے اوس خواہش شاہی کو پورا کرنیکے سبب وہ اطمینان آپ کو دوبارہ دیتا ہون جو مین نے دربار سیالکوٹ مین ماہ مارچ سنہ ۱۸۶۰ع دیے تھے یعنی درصورت نہونے اصلی وارث کے متبنٰی کرنا وارث کا آپکے خاندان سے بموجب رسم و آئین کے سرکار انگریزی کو بخوشی منظور و مقبول ہوگا —

اطمینان رکھو کہ کوئی امر مخل اس عہد کا نہوگا جو تمسے کیا جاتا ہے جب تک آپکا خاندان نمک حلال تاج شاہی اور وفادار شروط عہدنامجات و عطانامجات و اقرارنامجات کا جنکا لحاظ سرکار انگریزی کرتے ہین رہے گا —

دستخط کیننگ

نمبر ۱۲۶

ترجمہ سند جسکی رو سے علاقہ بونڈی و بھولی راجہ رندھیر سنگہ بہادر کپورتھلہ کو عطا ہوا —

المرقوم ۱۵ ماہ اپریل سنہ ۱۸۵۹ع عیسوی

چونکہ از روے رپورٹ صاحب چیف کمشنر بہادر اودہ ظاہر ہوا کہ درمیان بلوہ کے راجہ رندھیر سنگہ بہادر آلووالیہ بباعث نمک حلالی سرکار انگریزی کی خود بسرکردگی اپنی فوج کے لکھنؤ مین آیا اور خدمات لائقہ کین مین بطور علامت خوشنودی مزاج راجہ رندھیر سنگہ بہادر کے زمینداری بونڈی و بھولی کی بنصف جمع پر استمرار اس شرط پر دیتا ہون کہ ہنگام وقت و اندیشہ کے راجہ خدمت جنگ و پولیٹکل کرینگے — واضح ہو کہ اس عطیہ سے راجہ کو صرف وہ استحقاق عطا ہوے ہین جو سابق مالک زمینداری مذکور کو حاصل تھے اور کوئی حق نہین دیا گیا ہے —

خلعت قیمتی دس ہزار روپیہ کا راجہ کو دیا جاوے —

نمبر ۱۲۷

بنام فرزند دلبند راسخ الاعتقاد راجہ راجگان راجہ رندہیر سنگہ بہادر کپورتھلہ

ملکہ معظمہ کی یہ خواہش ہے کہ حکومت راجگان وسرداران ہند کی جو اب اپنے علاقے مین حکمران ہین دوام رہے اور شان وشوکت اونکے خاندان کی قائم رہے مین بذریعہ اسکے اوس خواہش کو پورا کرنیکے سبب یہ اطمینان دیتا ہون کہ اگر کوئی وارث اصلی نہوگا تو متبنی تمھارا یا تمھارے بعد کسی اور راجہ ریاست کا جو موجب دہرم شاستر ورسم خاندان کے کیا ہوگا منظور اور مقبول ہوگا۔

اطمینان رکھو کہ کوئی امر مخل اس عہد کا نہوگا جو تمسے کیا جاتا ہے جب تک کہ تمھارا خاندان نمک حلال تاج شاہی اور وفادار شرائط عہدنامجات وعطانامجات واقرارنامجات کا جنکا لحاظ سرکار انگریزی کرتے ہین رہے گا۔

دستخط کیننگ

نمبر ۱۲۸

ترجمہ سند گورنر جنرل جسکی روسے علاقہ منڈی راجہ بلبہیر سین منڈی والے کو عطا ہوا

المرقوم ۲۴ ماہ اکتوبر ۱۸۴۶ء عیسوی

چونکہ ازروے عہدنامہ منعقدہ فیمابین سرکار انگریزی اور دربار لاہور بتاریخ ۹ ماہ مارچ ۱۸۴۶ء ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا اور چونکہ راجہ بلبہیر سین راجہ ذیشان منڈی نے اتحاد وخیرخواہی سرکار انگریزی ظاہر کی لہذا علاقہ منڈی اوسیقدر حدود مین جسقدر بروقت تسلط انگریزی وہ تھا مع اختیارات کا انتظام علاقہ مذکور اب سرکار انگریزی اوسکو اور اوسکے ورثاے اصلی کو پشت در پشت دیتے ہین درصورت موجود نہونے وارث اصلی کے جو کوئی قریب رشتہ دار راجہ سرکار انگریزی کے نزدیک ثابت ہوگا وہ علاقہ مع اختیارات کل حاصل کریگا۔

راجہ کو یہ بھی واضح ہو کہ سرکار انگریزی کو اختیار حاصل رہیگا کہ جو کوئی نالائق ثابت ہوگا یا جس سے انتظام علاقہ بخوبی نہوسکے گا اوسکو وہ گدی منڈی سے برخاست کرکے دوسرے

کسی رشتہ دار قریب راجہ کو جو ذی حق اور لائق ہوگا اوسکی جگہ مقرر کرینگے اور راجہ یا جو کوئی بطریق مذکورہ بالا مقرر ہوگا اوسکو متابعت شرائط ذیل کی کرنی ہوگی —

شرط اول

راجہ سال بسال خزانہ شملہ و سپاٹو مین ایک لاکھ روپیہ نذرانہ دو قسطون مین ایک تاریخ یکم جون مطابق ماہ جیٹھ اور دوسری تاریخ یکم نومبر مطابق ماہ کاتک داخل کریگا —

شرط دوم

وہ کوئی محصول اشیاے در آمد و برآمد پر نلیگا بلکہ اپنے اوپر حفاظت مہاجنان و تجاران فرض تصور کریگا —

شرط سوم

وہ سڑک اپنے علاقہ مین جو بارہ فٹ عرض سے کم نہوگی تیار کریگا اور اوسکی مرمت رکھیگا

شرط چہارم

وہ قلعہ کملا گڑھ اور آنندپور وغیرہ کو مسمار کرکے برابر زمین کے کردیگا اور پھر کبھی ارادہ دوبارہ تعمیر کرنے کا نکریگا —

یہ شرط درباب قلعہ کملا گڑھ کے بعد ازین ترمیم ہوئی اور راجہ کو اجازت دیگئی کہ وہ اون مکانات کو جو عبادتگاہ اور شوالے ہین محفوظ رکھے مگر دیگر تعمیر کو جو متصل شوالہ وغیرہ کے نہین ہون اور جیسے قبور وغیرہ کو مسمار کردے اور قلعہ مین بیس سپاہی اور چھہ ضرب توپ خرد واسطے سلامی کے رکھے

شرط پنجم

ہنگام فساد وہ مع اپنی فوج اور بیگاریون کے جہان ضرورت ہوگی فوج انگریزی مین جاکر شامل ہوگا اور جو حکم حکام انگریزی اوسکے نام جاری کرینگے اوسکی تعمیل کریگا اور رسد حتی الامکان بہم پہنچاتا رہیگا —

شرط ششم

جو کوئی تکرار اوسمین اور کسی اور رئیس مین واقع ہوگی اوسکو وہ سپرد عدالت انگریزی کریگا —

شرط ہشتم

در باب محصول کان آہن و نمک کے جو علاقہ منڈی میں ہیں قواعد بعد مشورہ صاحب سپرنٹنڈنٹ علاقجات کوہستان بعد ازین تجویز ہونگے اور اوس سے خلاف ورزی نہوگی۔

شرط ہشتم

راجہ کسی قدر زمین علاقہ مذکور کی بلا منظوری و استرضائے سرکار انگریزی فروخت نکریگا اور نہ بطور رہن علیحدہ کرے گا۔

شرط نہم

وہ اصطلاح انسداد بردہ فروشی و ستی و دختر کشی و ضائع کرنے مجذومونکا کریگا کہ کوئی اور آیندہ ارتکاب ان امور قبیحہ کا نکرے راجہ کو لایق ہے کہ اپنے علاقے کے حدود سے باہر کبھی دوسرے علاقے پر دست اندازی نکرے مگر مطابق منشاء سند کے کاربند ہو اور وہ تدابیر بروے کار لائے جس سے بہبودی باشندگان و بہتری ملک و زمین متصور ہو اور وہ انتظام کرے کہ جس سے انصاف و عدل مظلومان کو پہونچے اور حقوق اونکے اونکو ملیں اور راستوں کی حفاظت رہے وہ اپنی رعایا پر زیادہ ستائی نکریگا بلکہ اوسکو ہمیشہ خوش رکھیگا۔ رعایاے علاقہ منڈی راجہ اور اوسکے ورثا کو مالک کل علاقہ کا تصور کرینگے اور کبھی مالگذاری کے اداکرنے میں انکار نکرینگے بلکہ ہمیشہ فرمانبردار اور مطیع الحکم اوسکے رہینگے۔

نمبر ۱۲۹

ترجمہ سند گورنر جنرل بہادر جسکی رو سے علاقہ چمبا راجہ سری سنگھ کو عطا ہوا

المرقوم ۶ ماہ اپریل سنہ ۱۸۴۸ عیسوی

چونکہ تمام شمالی و مشرقی ملک کوہستان درمیان دریاے ستلج اور سندھ کے جو سابق شامل ملک پنجاب تھا از روے عہدنامہ ۹۔ مارچ سنہ ۱۸۴۶ جو فیما بین ہنوربل کمپنی و دربار لاہور منعقد ہوا قبضہ سرکار انگریزی میں منتقل ہو گیا لہذا ملک چمبا جو ہنگام انعقاد عہدنامہ مذکور قبضہ راجہ چمبا میں تھا اب بذریعہ اس سند کے راجہ مذکور اور اوسکے ورثا کو جوازروے

وہہم تمامتر استحقاق وراثت کا رکھتے ہونگے واسطے دوام کے دیا گیا درصورتیکہ راجہ کوئی اولاد ذکور نچھوڑے تو اوسکا بھائی جو باقیماندہ برادران مین کلان ہوگا اوسکا جانشین ہوگا اور راجگان چمبا کلی اختیار انتظام ملک بموجب شرائط ذیل کے رکھینگے یعنی —

شرائط اول

راجہ ہر سال خزانہ کانگڑہ مین بارہ ہزار روپیہ نذرانہ دو اقساط مین ادا کیا کریگا اول قسط ماہ چیت مین اور دوسری ماہ ماگھہ مین واجب ہوگی —

شرط دوم

راجہ بکمال سخت رسم ستی و دختر کشی و بردہ فروشی و قطع اعضا کا اپنے علاقے مین انسداد کلی کرینگے —

شرط سوم

راجہ حفاظت تجاران اور مسافران کی اپنے علاقہ مین کرینگے اور محصول تجارت مثل پرمٹ وغیرہ موقوف کرینگے —

شرط چہارم

راجہ اپنے علاقے مین سرتہہ بارہ فٹ عریض تیار کرینگے اور اوسکی مرمت رکھینگے —

شرط پنجم

بوقت جنگ راجہ شامل فوج انگریزی ہوگا اور رسد رسانی کریگا اور سپاہی پانچ روپیہ ماہوار اور بیگاری چار روپیہ ماہواری پر بہم پہونچائیگا اگر کوئی راجہ چمبا بدنظمی اپنے علاقے مین کریگا تو سرکار انگریزی اوسکو برخاست کر کے کسی اور شخص کو اوسی خاندان سے اوسکی عوض جانشین راج کرینگے یہ غرض سرکار انگریزی کی نہین ہے کہ ملک چمبا اپنے قابو مین کرین صرف مطلب یہ ہے کہ خوش انتظامی اور دادرسی سے باشندگان امان مین اور خوش رہین —

شرط ششم

اگر کسیطرح کی تکرار یا نزاع فیمابین راجہ چمبا اور کسی اور رئیس سے پیدا ہو تو مقدمہ سپرد کمشنر انگریزی کے ہوگا اور جو فیصلہ سرکار انگریزی کرینگے اوسکی پابندی راجہ کریگا بغیر استرضا سرکار انگریزی کے

راجہ کسی دوسرے رئیس سے خط کتابت یا اتفاق نکریگا مگر اپنے ملک مین راضی رہے گا اور کوشش بلیغ افزایش رفاہ و خوشی باشندگان کریگا اور جہد کامل افزایش کاشتکاری و دادرسی عوام عمل مین لائیگا۔

نمبر ۱۴۰

ترجمہ سند گورنر جنرل جسکی رو سے علاقہ سوکیت راجہ اوگرسین کو عطا ہوا

المرقوم ۲۴ ماہ اکتوبر ۱۸۴۶ء

چونکہ از رو ئے عہدنامہ منعقدہ فیمابین سرکار انگریزی و دربار سکھ بتاریخ ۹ ماہ مارچ ۱۸۴۶ء ملک کوہستان قبضہ میں بلکمپنی مین آگیا اور چونکہ راجہ اوگرسین راجہ ذیشان و شوکت نے اپنی دوستی اور خیرخواہی نسبت سرکار انگریزی کے ظاہر کی لہذا علاقہ سوکیت اوسیقدر حدود مین جسقدر وقت تسلط سرکار سکھ تھا مع کل اختیارات کے اب سرکار انگریزی راجہ مذکور کو اور اوسکے ورثا ئے اصلی جورانی سے پیدا ہوئے ہون اونکو پشت در پشت عطا کرتے ہین درصورت نہونے ایسے وارث کے کوئی اور شخص جو نزدیک سرکار انگریزی کے راجہ کا قریب رشتہ دار ہوگا یہ علاقہ مع اختیارات کلی کے پائیگا۔

راجہ کو واضح ہو کہ سرکار انگریزی کو اختیار حاصل ہوگا کہ وہ ایسے شخص کو جو بدوضع یا نالائق انتظام امور علاقہ ثابت ہوگا اوسکو خارج از گدی کرکے دوسرے نزدیک رشتہ دار مستحق وراثت کو جو لئیق اور قابل انتظام علاقہ کے ہوگا اور استحقاق جانشینی کا رکھتا ہوگا بجائے اوسکی گدی نشین کرین راجہ یا جو کوئی بطور مذکورہ بالا گدی نشین ہوگا اوسکو تعمیل شرائط ذیل کی کرنی واجبات سے ہوگی۔

شرط اول

راجہ ہر سال خزانہ شملہ و سباتھو مین گیارہ ہزار روپیہ نذرانہ دو قسط مین داخل کریگا ایک قسط بتاریخ یکم جون مطابق ماہ جیٹھ اور دوسری بتاریخ یکم نومبر مطابق ماہ کاتک واجب ہوگی

شرط دوم

وہ محصول اجناس تجارت آمد و برامد پر نلیگا اور اسپر اور پر حفاظت مہاجنان و تجاران
اپنے علاقے مین فرض تصور کرے گا۔

شرط سوم

وہ ریاست اپنے علاقے مین جو بارہ فٹ سے کم عرض مین ہو سڑکیں تیار کرائے گا اور
اونکی مرمت رکھیگا۔

شرط چہارم

ہنگام وقوع فساد کے وہ مع اپنی سپاہ اور بیگاریون کے جہان ضرورت ہوگی شامل فوج
انگریزی ہوگا اور جو حکم اوسکو حکام انگریزی دینگے اونکی تعمیل مین آمادہ رہے گا اور حتی الامکان
رسد رسانی کریگا۔

شرط پنجم

جو تکرار فیما بین اوسکی اور دوسرے رئیس کے پیدا ہوگی وہ سپرد عدالت انگریزی واسطے
تصفیہ کے لیجاے گی۔

شرط ششم

راجہ کوئی جزو علاقہ اپنا بغیر اطلاع اور استرضا گورنمنٹ انگریزی کے جدا نکرے گا اور نہ
بطور رہن علیحدہ کریگا۔

شرط ہفتم

وہ اسطرح انسداد رسم ستی و دختر کشی و بردہ فروشی و جلانے اور غرق کرنے مجذوم کے
کریگا کہ کوئی اور ارتکاب اوسکا کرے۔

راجہ کو مناسب ہے کہ اپنے حدود علاقہ سے باہر کسی دوسرے کے علاقے پر دست اندازی
نکرے بلکہ مطابق اس سند کے کاربند ہو اور ایسے تدابیر عمل مین لائے جن سے رفاہ
باشندگان و بہبودی ملک و بہتری زمین متصور ہو اور داد رسی مظلومان یکسان ہو اور حقوق ذیحق کو بطین
اور حفاظت رستہ عمل مین آئے وہ اپنی رعایا پر زیادہ ستانی نہین کرے گا بلکہ اوسکو ہمیشہ
خوش رکھیگا اور رعایا سے علاقہ سو کیت راجہ کو اور اوسکے ورثا کو مالک کل علاقے کا تصور کرکے

ادائے مالگذاری سے انحراف نکرینگے بلکہ فرمانبردار اوسکے رہکر تعمیل اوسکے احکام واجبی کی کرینگے —

نمبر ۱۴۱

نقل سند بنام سردار شمشیر سنگہ سندھانوالہ

ملکہ معظمہ کی یہ خواہش ہے کہ تمام راجگان و رئیسان ہندوستان جواب اپنے ملک مین حکمران ہین واسطے دوام کے رہین اور شان و شوکت اونکے خاندان کی قائم رہے یہ سند اوس خواہش شاہی کے پورا کرنے کے سبب تمکو دی جاتی ہے تاکہ تمکو اطمینان ہو کہ درصورت موجود نہونے اصلی وارث کے سرکار انگریزی تمکو اجازت دیگی اور اوسکو منظور کریگی جو تم یا بعد تمہارے کوئی رئیس تمہارے علاقے کا کسی ایسے شخص کو اپنا متبنی کریگا جو از روے شاستر و رسم خاندان کے واجب اور لائق متبنی کرنے کا ہوگا —

اطمینان رکھو کہ کوئی امر مخل اس عہد کا نہوگا جو تمسے کیا جاتا ہے جب تک تمہارا خاندان نمک حلال تاج شاہی اور وفادار شرائط عہدنامجات و عطانامجات و اقرارنامجات کا جنکا لحاظ سرکار انگریزی کرتے ہین رہیگا —

اسی مضمون کی سند راجہ تیج سنگہ کو عطا ہوئی

سرحد پشاور

ازروی رپورٹ صاحب کمشنر بہادر قسمت پشاور

موہمند

موہمند ایک بڑی قوم ساکن کوہستان بجانب شمال و مغرب سرحد پشاور کے متصل باجور اور کوہڑ کے بجانب شمال و ضلع ننگرہار بجانب مغرب کے ہے اور اوسکی حد جنوبی پر دریاے کابل واقع ہے وہ امیر کابل سے اتفاق رکھتے ہین اور امیر اونکے سردارون کو نقد روپیہ دیتا ہے اور آمدنی بعض اضلاع جانب جلال آباد تعدادی قریب ساٹھ ہزار روپیہ کی اونکو دی ہوئی ہے اس قوم کے سترہ ہزار آدمی ہین اور چھ فرقون مین منقسم ہین ہمیشہ اکثر امیر کابل کی وفاداری بہت کرتے ہین اور امیر کابل نے بعد فتح پنجاب کے ہماری سرحد پر بہت فساد اور دقت ان موہمند کے سبب کی تھی اور اوسکا سردار سعادت خان بھی ہمسے اسوجہ سے دشمنی رکھتا تھا کہ جب ہم کابل مین سنہ ۱۸۴۰ء مین تھے تو اوسکے ہمشیرہ زادہ طرہ باز خان کو اوسکی جگہ رئیس مقرر کیا تھا مگر جب ہم وہان سے چلے آئے تو وہ اپنی سرداری قائم نرکھ سکا یہ قوم بہت آسانی سے دق کر سکتی ہے کیونکہ جو دور دست کابل کے ہین وہ اونکے علاقے مین سے جاتے ہین —

تین فرقے ان موہمند کے ہماری سرحدی اضلاع سے ہمسوانہ ہین اونکا نام ترکزئی حلیم زئی اور بندیالی موہمند ہے اور یہ تینون فرقے چند علاقجات ضلع پشاور مین رکھتے تھے جمع اونکی یکجائی قریب دس ہزار روپیہ سالانہ ہے اسوجہ سے اونکا اتفاق سرکار انگریزی سے بھی ہے اور امیر سے سنہ ۱۸۵۰ و ۱۸۵۱ مین اونکے غارتگری و دزدی کثرت سے تھی گروہ اوسکے جوق جوق پہاڑ سے نیچے آکر ہمارے دیہات تاریکی شب غارت کرتے تھے اور باشندون کو قتل کرتے تھے اور گرفتار کر کے بھی لیجاتے تھے اور اونکو بعد لینے روپیہ کے جو اونکے لواحق اور دوست اونکی عوض جمع کر دیتے تھے رہائی دیتے تھے ہمارے دیہات کی چراگاہ عین دامن مین موہمند کے پہاڑون کے واقع ہے اور آخرکار یہ نوبت پہونچی تھی کہ کوئی روز نہین گذرتا تھا کہ چند مویشی اونکے غارت نجاتے ہون —

ضلع اس سبب سے تباہ ہوتا تھا لہذا سنہ ۱۸۵۱ء کے ماہ اکتوبر مین سر کولن کیمبل صاحب کے

نام جو بجناب لارڈ کلائیڈ مشہور ہین اور اوسوقت مین فوج پشاور کی کمانڈنگ تھے احکام گورنمنٹ
ہو پہنچے کہ بمقابلہ اقوام مذکورین کے روانہ ہون حسب الحکم صاحب موصوف میدان جنگ مین فوج
گران لیکر صف آرا ہوے اور اقوام ترکزئی یعنی مچنی اور ہلیم زئی پر حملہ آور ہوے تمام اقوام اونکے
مقابلے پر بسرکردگی سعادت خان آئے اور جنگ تین مہینے تک جاری رہی اس عرصہ مین اونکے
دیہات جو سرحد پر واقع تھے سب تباہ کر دیے گئے اور برج اوڑا دیے گیے اور اکثر صف جنگ
مین اونکے آدمی مقتول ہوے اقوام کی شکستگی ہوئی اور جب قلعہ مچنی کا کلیتہ محاصرہ ہوگیا اور
سرحد پر چوکیات پولس قائم ہو گئین اور برج خبر رسانی کے قائم ہوے فوج واپس آئی یہ امور ختم ہو
چکے تھے کہ ماہ اپریل ۱۸۵۲ء مین قوم مذکور نے دوبارہ باہم شریک ہوکر عزم جنگ کیا اس مرتبہ بھی
سرکولن کیمبل صاحب نے حملہ کرکے اونکو شکست فاش دی اسکے بعد کبھی قوم مذکور گروہ باندھکر
ہمارے مقابلے پر نہین آئے اور تینون اقوام سرحدی کو لڑنے واسطے آپ ہی کوشش کرنے دی
یعنی پھر اونکے شریک اور قوم نہین ہوئی—

قوم ہلیم زئی نے مع اپنے رئیس احمد شیر نامے کی تابعداری اختیار کی اور عہدنامہ نمبر ۱۴۲
قبول اور منظور کیا اونکو اجازت ہوئی کہ دوبارہ جاکر اپنے دیہات مین آباد ہون اور دو سو روپیہ
سالانہ بطور خراج ادا کیا کرین اور نمک حلال اور خدمتگذار رہین اس شرائط کی پابندی اونھون نے
نہایت مضبوطی کے ساتھ رکھی اور ۱۸۵۸ء مین وہ ایسے خدمتگذار رہے کہ اونکے سردار
احمد شیر کو معافی سالانہ معاوضہ خدمتگذاری عطا ہوئی—

مومند ترکزئی فوراً حاضر نہین ہوے بلکہ تعمیر قلعہ مین جو اونکے انسداد کے واسطے
طیار ہوتا تھا بہت ہرج ڈالا مگر جب اونکو دریافت ہوا کہ کوئی اور قوم اونکی مدد کو نہین آتی اور
جنگ [illegible] سمجھا ہمارے اونکا اتنا نقصان بہت ہوتا ہے اونھون نے بھی آخرکار تابعداری
اختیار کی اور اونکو اجازت ہوئی کہ اپنی دیہات مین جاکر آباد ہون اور مبلغ [illegible] بطور خراج ادا کیا
کرین اونکا سردار احمد نامی تھی اور شریر تھا اوسکی ترغیب سے اونھون نے پھر امور ممنوع
اختیار کیے اور اپنے دیہات واقع ضلع سرکاری سے فرار ہوکر کوہستان مین بمخالفت سرکار
۱۰ اگست ۱۸۵۷ء مین چلے گیے فوج سرکاری بسرکردگی سر سولی کوٹن صاحب کے بمقابلہ اونکے

روانہ ہوئی صاحب موصوف نے دو جانب سے براہ دیاسے کابل اوپر حملہ کیا اور اونکے دیہات
کلان شاہ موسی خیل اور سدن کو تباہ کردیا اس مرتبہ اونکا نقصان بہت سخت ہوا اور نصیحت بھی
اونکو اسمرتبہ کامل ہوئی وہ لوگ بلاشرط حاضر ہوے وہ لوگ جو منافق ہو گئے تھے اونکو اجازت ہوئی
کہ اپنے دیہات مین آباد ہوں اور اونکی زمین پر محصول لگایا گیا اس قسم کا محصول تین ہزار روپیہ
سالانہ قرار پایا اور جو لوگ نمک حلال رہے تھے وہ اپنی معافی باداے محصول مقررہ قائم رہے کوئی
تحریری عہدنامہ اونکی ساتھ منعقد نہین ہوا مگر یہ بندوبست اونکے ساتھ ایسا مفید پڑا کہ یہ قوم بھی
مثل دیگران تابعدار رہی ـ

قوم بیزیالی مومند مدت تک خلاف رہے مگر آخرکار دس برس کے جنگ و جدل سے
تنگ آکر اونھون نے بھی معافی اور امن چاہی اور بماہ نومبر سنہ ۱۸۶۱ء اونکی سردار نواب خان نے
تابعداری بلاشرط قبول کی اوسکے قصور معاف ہوے جب اوسنے معاوضہ نقصان ہماری
رعایا کا جو اونکی دزدی وغیرہ سے ہوا تھا کیا اور جو اور کچھ نقصان اوسکی قوم نے کیا تھا
اوسکا بھی عوض اوسنے دیا ـ

رانی زئی

فوج انگریزی ہنوز میدان جنگ سے بعد شکست مومند واپس نہین آئی تھی کہ اونکو خبر
پہونچی کہ دوسری طرف ضلع مذکور کے ایک سخت واردات وقوع مین آئی ـ
دیہہ کلان تنگی واقع برلب دریاے سوات مسکن ایک رئیس قوی رجون خان نامی
کا تھا یہ محض چالاک اور مغرور اور خودراے تھا جزو کلان اس موضع کا اوسکے پاس معاف تھا
مگر وہ چاہتا تھا کہ کل موضع معاف ہوا ور وہ طلبی عدالت سے بری رہے اہلکاران مال
و پولیس کی مداخلت اوسکے دیہہ مین نہو ـ
دریافت کرکے کہ یہ درخواست اوسکی قابل منظوری نہین اوسنے وہ طریق اختیار کیا
جو عہد درانی اور سکھہ مین عام تھا یعنی کوہستان کو چلا گیا اور وہان آدمی جمع کرکے اونکی
سرداری مین دیہات سرکاری مین غارتگری شروع کی اس امید پر کہ گورنمنٹ ایسے اوسکی

حرکات سے تنگ آکر اونسکی درخواست منظور کرینگے اور سکونت اپنے دیہات اوتمان خیل مین جو بجانب شمال ضلع سرکاری سے واقع ہے اختیار کی اور سند خان سواتی نے اوسکو چند دیہات سرحد پر جاگیر مین دیے کیونکہ وہ عزم برخلافی سرکار رکھتا تھا لہذا ایسے مفرورین کو بخوشی اوسنے جگہ دی اور اپنی سرحد پر رکھا تاکہ اول وہی برسر مقابلہ آئین اکثر ہمارے علاقے کی خان اسیطرح اوسکے پاس فرار ہوکر گئے اور وہان اونکی پرورش ہوئی جو دیہات اونکو دیے گئے وہ علاقہ انگریزی سے جدا تھے درمیان مین ضلع قوم رانی زئی تھا جو ایک سطح زمین بجانب گوشۂ شمال و مشرق علاقہ یوسف زئی واقع ہے اور جسمین سے یہ برخلاف لوگ گذر کر دیہات انگریزی مین آکر غارتگری کرتے تھے —

عرصۂ قلیل گذرا کہ ایک گروہ فوج گائڈ کو پر بمقام گوجر گڑھی ان آدمیونکی ایک گروہ نے بسرگردگی نگرم خان مفرور کے حملہ کیا بشب تاریخ ۲۰ ماہ اپریل سنہ ۱۸۵۲ع اور جون خان مع دو سو سوار کے موضع چار سدہ پر جو مقام تحصیل ہشت نگر تھا حملہ آور ہوا تحصیلدار جو سید تھا قتل ہوکر پارہ پارہ ہوا اور چند دیگر اہلکار اسی قسم سے قتل ہوے اور خزانہ تحصیل کو اونسنے لوٹ لیا تمام علاقہ ہشت نگر مین اندیشہ اور وسواس پیدا ہوا ان سب وارداتون مین اصل ممدان سرکشونکا سید شاہ سورت تھا اور مددگار اور ترغیب دہندہ اقوام اوتمان خیل اور رانی زئی تھی —

— واسطے قرار واقعی سزادہی ان اقوام کے پانچ ہزار آدمی جمعیت متصلہ مقام تنگی بر لب دریاے سوات جمع ہوے اور سر کولن کیمبیل صاحب سپاہ سے بمقابلہ اوتمان خیل جو تین ہزار بندوقچی تھے روانہ ہوے اونھون نے اول خوب مقابلہ کیا مگر آخر کار بہ نقصان کثیر اپنے مقامات مضبوط سے فرار ہوے اور اونکے اصلی دیہات پرانگھرا اور نوروم بالکل مسمار کیے گئے فوج یہان سے رانی زئی کو روانہ ہوئی اور اونکے سردارون کو گرفتار کیا —

کوئی عہدنامہ اوتمان خیل کے ساتھ اوسوقت مین نہین ہوا مگر اونکی شکست پرانگھر نے اونکو مستیقن کیا کہ وہ ہماری برابری نہین کرسکتے اور بعد ازین اونھون نے کوئی امر بخلاف ہمارے نہین کیا سرداران رانی زئی نے عرصۂ قلیل کے بعد تابعداری اختیار کی اور چاہا کہ وہ رعایاے انگریزی ہوجائین یہ درخواست اونکی منظور نہین ہوئی مگر اونکو کرنل میکیسن صاحب نے

جو اوسوقت کمشنر پشاور کے تھے اجازت دی کہ دوبارہ آکر شرائط مندرجہ نمبر ۱۳۱ آباد ہوں اور
ان شرائط کی پابندی اونھوں نے باستقلال و استحکام رکھی اثنا عرصہ مین ایک قلعہ عبّاسم
سپوری برلب دریاے سوات تعمیر ہوا تاکہ ان اقوام کا انتظام ہو نتیجہ اس مہم کا یہ نکلا کہ ضلع ہشتنگر
مین انتظام اور امنیت دوبارہ قایم ہوا اور سرداران و اہلکاران کی معذوری موقوف ہوئی —

حسن خیل و عاشو خیل

دو درّہ کلان اثناے راہ پشاور و کوہاٹ مین واقع ہین ایک درّہ کوہاٹ اور دوسرا
درّہ جواکہ اس درّہ جواکہ مین قوم جواکہ آفریدی رہتے ہین مگر گردہ جو پشاور کی جانب سے اس
درہ تک آیا ہے اوسپر دیہات حسن خیل جنا خور و کوئی نامی واقع ہین درمیان ان دونون درون کے
جو پہاڑ ہین اونمین عاشو خیل رہتے ہین تمام خیل جنکا ذکر اوپر ہوا ہے وہ قوم آدم خیل کے انقسام
ہین دیہہ پوری واقع جواکہ عہد سکھہ مین مشہور مسکن غارتگرونکا تھا جو راستہ اٹک پر غارتگری کرتے
تھے بعد شمول ملک پنجاب اونکی شہرت اور زیادہ ہوئی اور چونکہ مقام اونکا درہ کے سر پر
بہت استحکام کے ساتھہ واقع تھا جہان پشاور و راولپنڈی کا درمیان مامن تھا اور وہان سے
غارتگری کرتے اور مقامات مین جاتے تھے اسواسطے ضروری متصور ہوا کہ اوس مقام پر فوج کشی
کیجاے سر جان لارنس جو اوسوقت مین چیف کمشنر تھے اس فوج کے ساتھ گئے اور فوج
مقام درمیان دونون درون کے گیا تحقیقات سے دریافت ہوا کہ حسن خیل اور عاشو خیل بروبرو
قوم جواکہ چندان قوت نہین رکھتے تھے مگر موجودگی فوج انگریزی اونکو تابعدار ہونے کا ملا اور
اونھون نے عہدنامہ اپنی طرف سے نمبر ۱۳۴ منظور کیا حسن خیل کے لوگ نو سو بندوقچی ہین اور
عاشو خیل کے آٹھہ سو بعد عہدنامہ کے اونھون نے مضبوطی اپنے عہد کو قایم رکھا —

جواکہ پوری

فوج اب واسطے حملہ کرنے جواکہ کے اونکے مقامات مضبوط موضع پوری مین گئی یہان لڑائی
مشکل تھی اور بسبب مقام قلب کے ہمارا نقصان بہت ہوا مگر موضع مذکور اور اونکے تمام برج

مسمار کیے گئے اور تمام مقامات سے جو اکہ بلخی لدے گئے مسماری پوری کا نتیجہ حسب دلخواہ ہوا
اور بعد دو مہینے کے سرداران نے تابعداری اختیار کی اور بتاریخ ۱۴ ماہ جنوری ۱۸۵۳ء عہدنامہ
نمبر ۱۳۵ قرار دیا اسمین یہ امر مشروط ہوا کہ وہ لوگ آیندہ غارتگری نہین کرینگے اور دو مہینے کے
عرصے مین تمام غارتگران پناہ گزین کو نکال دینگے یہ دونون عہود اونھون نے بموافقی پورے کیے
جو اکہ ایک ہزار بندوقچی ہین اس مہم کے بعد قاعدہ بیکیش درمیان دونون درون کے زمین
مسطح تقسیم ہوا اور چوکی پولس شمس نٹو نامے جس سے درہ جو اکہ پر حکومت قایم رہی سبیچے مع
راستہ درہ موج الحاق —

درہ کوہاٹ آفریدی

اس درہ مین قوم گکامین اقوام آدم خیل آفریدی سکونت رکھتے ہین باشندا موضع اکہی
جو راستہ پشاور پر واقع ہے جو متعلق حسن خیل کے ہے یہ قوم بارہ سو بندوقچی کی ہے یہ گھاٹی
نزدیک حمل چبوترہ سے جو میدان پشاور مین واقع ہے بارہ میل تک ہے پھر راستہ کوہ پر پیچ
کھاکر جاتا ہے قلعہ جسکا سرحد کلا آفریدی اور بنگش کی قوم کا ہے یہ قوم بنگش کوہاٹ کی گھاٹی
مین رہتے ہین اس قلعہ کوہ سے کوہاٹ تک فاصلہ قریب سات میل کا ہے اکثر یہ راستہ پہاڑ سے
نشیب مین جاتا ہے اور اس راستے مین آبادی کسی قوم کی نہین ہے —

بعد شمول پنجاب ان آفریدیون نے فساد کرنا شروع کیا اور کابل کے دربار سے انکو
ترغیب بذریعہ پیغام کے ہوئی کہ حرکات خلاف قانون عمل مین لائین اونکو اس سے بھی شک پیدا
ہوا جب راستہ کوہاٹ سے گورنمنٹ تک بننے لگا اور بباعث قوانین نمک کے جو دریاے کابل سے
تا کنارہ دریاے سندھ جاری ہوے تھے وہ لوگ ناراض ہوگئے تھے —

بتاریخ ۲ ماہ فروری ۱۸۵۰ء ایک گروہ سفر مینا راستہ مذکورہ بالا قریب تین میل کے فاصلے پر
کوہاٹ سے بناہی تھی کہ آفریدیون نے اونپر حملہ کیا اور سب کو مقتول یا مجروح کیا سر چارلس نپیر
سپہ سالار فوج اوسوقت مین مقام پشاور تھے اونھون نے حکم جاری کیا کہ فوج درہ مین جاے
دو سبب سے ایک تو یہ کہ کوہاٹ کو زیادہ طاقت پیدا ہوگی اور دوسرے یہ کہ آفریدیون کی ہی سزا د

ہنو کی یہ امر تاریخ ۱۰ سے ۱۳ فروری تک سر انجام ہوا مگر ہمارا اسمین کچھ نقصان بھی ہوا وہیات
درہ کچھ کچھ مسمار ہوے اور دیگر رجمنٹ سواران اور دیگر پیادگان کے کوہاٹ مین چھوڑ دی گئین
بماہ اپریل حرکات وحشی کی پھر ہونے لگین اور ایک کمپنی پیادگان کوہاٹ کو حکم ہوا کہ
قلعہ پر جاگزین رہے مگر دریافت ہوا کہ قابل قیام کرنے کے نہین اور کمپنی کو حکم واپسی ہوا بعد ازین
ارادہ ہوا کہ راستہ فوج سے بند کرائے جائین اس سے آفریدی لوگ پشاور اور کوہاٹ مین جانے
سے تنگ ہوے اور نہ کاروبار اونکا اون دونون مقامون مین ہونے پایا۔
بماہ اپریل ۱۸۴۹ء آفریدیان درہ نے اقرار کیا تھا کہ وہ آمد ورفت جاری رکھینگے اگر
اونکو پانچ ہزار سات سو روپیہ سالانہ ملا کرے اور اوسمین سے تین ہزار دو ملکون کو دینگے اور
دو ہزار سات مین وہ تینتالیس آدمی بعض مقامات درہ مین تعینات کرینگے مگر بوجہ حرکت اونکون نے
بعد ازین کی اوس سے یہ اقرارنامہ باطل ہوگیا تھا اور بعد مسدودی راہ صاحب ڈپٹی کمشنر پشاور نے
ایسا ہی عہدنامہ ملکان درہ جواکہ سے کیا اسپر سختی اور وقت مسدودی راہ دوبالا ہوئی تو کلہ آفریدیون
نے چاہا کہ اونکے قدیم شرائط جو اونکے ساتھہ سابق ہوئین تھین دوبارہ قائم ہون اسکا انجام
سپرد رحمت خان رئیس قوم اورک زئی ہوا اور اوسکو دو ہزار روپیہ سالانہ اس کام کے واسطے
دینا کیا اور ہدایت ہوئی کہ وہ سو آدمی قلعہ کوہ پر رکھے اونکو پانچ روپیہ ماہواری فی کس دیا جائیگا
کل خرچہ اس انتظام کا حسب تفصیل ذیل ہوا —

تنخواہ ملکان درہ	[illegible]
محافظان	[illegible]
رحمت خان	[illegible]
سو سپاہی اورک زئی	[illegible]
میزان کل	[illegible]

یہ انتظام آخر ۱۸۵۵ء تک رہا جب بباعث بدوضعی مداحی آفریدی اسکا تبدیل کرنا ضرور پڑا

منظور ہوا صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کوہاٹ نے تجویز کی کہ راستہ کوہاٹ سے قلعہ کوہ تک بنگش کی
قوم سے کیا ہو اور کاہا آفریدی اپنی گھاٹی کی حفاظت کرین مگر آفریدیون نے اسکو نمانا اور دعوی کیا کہ
قلعہ کوہ اونکا ہے بنگش واسطے قبضہ کرنے قلعہ کوہ کے گئے مگر ہٹادیے گئے اور واپس آکر
اونھون نے بیان کیا کہ وہ برابری آفریدیون کی نہین کرسکتے اسوقت مین وہ فوج جسنے موضع بوری
کو مسمار کیا تھا قریب تھی لہذا یہ تجویز ہوئی کہ دونون طرف سے ایک مرتبہ درہ پر فوج کشی کی جاوے
جب کہ آفریدیون نے یہ دیکھا تو وہ خائف ہوکر راضی ہوے اور دعوی قلعہ کوہ کا چھوڑ دیا اور
سرکار کو اختیار دیا جسطرح چاہے بندوبست راستے کا کرے پس مطابق اسکے بتاریخ یکم ماہ دسمبر سنہ ۱۸۵۳ع
اونھون نے عہدنامہ نمبر ۲۳ منظور کیا اور اقرار کیا کہ وہ بموجب شرائط سابق کے راستہ حمل جو درہ
سے جو بجانب پشاور واقع ہے وہان کوہ تک قائم اور جاری رکھینگے اور اونھون نے تین سو
روپیہ بھی جو واسطے بستی خیل کے اونکو ملتا تھا چھوڑ دیا یہ قوم کوہ متصلہ شرقی درہ پر سکونت رکھتے
ہین اس انتظام کا خرچہ جو اب تک قائم ہے حسب تفصیل ذیل ہے

تنخواہ مالکان درہ	اسے للعہ
محافظان	اسے للعہ
بستی خیل	سلعہ
میزان کل	صہ للعہ

تیزوقی و فیروز خیل

اب اسکا انتظام باقی رہا کہ حفاظت راستہ قلعہ کوہ سے کوہاٹ تک کیا جاوے اس انتظام کی ازروے
انتظام ماہ نومبر سنہ ۱۸۵۳ع یہ راستہ سپرد رحمت خان اورکزئی کے بابت سالانہ کی
کیا گیا تھا جب بنگش مقابلہ آفریدی اپنا قیام قائم نکرسکے تو اونھون نے اقوام قرب وجوار کو اپنی
مدد کے واسطے طلب کیا اور اپنی تنخواہ مین سے اونکو بھی حصہ دیکر جو واسطے واسطے بلغ

سو ضلع شاہو خیل علاقہ انگریزی کو لوٹا فوج انگریزی بسرکردگی برگیڈیر جنرل چیمبرلین صاحب کے مقابلہ اونکے روانہ ہوئی اور بتاریخ یکم ستمبر ۱۸۵۵ء اونکے مقامات کوہ سمانا پہ قبضہ کرلیا اور اونکا نہایت نقصان جان و مال کیا بعد ازین وہ فوراً مطیع ہوئے اور بتاریخ ۲۰ ماہ ستمبر ۱۸۵۵ء اونھون نے اقرارنامہ نمبر ۱۴۸ واسطے نیک رویگی آیندہ کے داخل کیا اور اوسکے مطابق بعد ازان تعمیل کرتے رہے—

اکاخیل

یہ بڑی قوم آفریدیون کی ہے اور ایک ہزار پانچ سو آدمی ہین اور موسم گرما مین یہ لوگ کوہستان تیراہ مین رہتے ہین اور موسم سرما مین وہ لوگ کوہستان ملحقہ ضلع پشاور مین جو درمیان درہ کوہاٹ اور دریاے بارہ کے واقع ہے آجاتی ہین یہان وہ غارہا کوہ مین رہتے ہین اور اپنے مویشی میدان مین چراتے ہین وہ اکثر غارتگری مویشی متصل درہ کوہاٹ کے کرتے تھے مگر یہ قوم اوسیقدر دشمن ہین جسقدر اور اقوام ہین بیچ موسم خزان ۱۸۵۴ء کے جب لفٹننٹ ہملٹن صاحب انجنیر ضلع بمقام بڈابیر خیمہ زن تھے اور رستہ پشاور و کوہاٹ تیار کراتے تھے ایک گروہ اکاخیل کے لوگون کا قریب تین سو آدمی کے آیا اور بلا شور و غل کے گرد مقام ندکور کے محاصرہ کرکے پڑے رہے اور شب کو مشعل روشن کرکے حملہ آور ہوے قریب تمام آدمی جو سوتے تھے مقتول ہوے لفٹننٹ ہملٹن صاحب مجروح ہوئے خیمہ گاہ کو اونھون نے لوٹا اور بعد ازان خیمہ کو جلا دیا جزوی فوج اوسیوقت بسرکردگی کرنیل کریگی صاحب روانہ ہوئی اور کوہ اکاخیل مین جاکر جسقدر ہوسکا قوم ندکور کا نقصان کیا اوسیوقت اونکا راہ آمد و شد بند کیا جسکی نسبت اونکا اور زیادہ تر نقصان ہوا کیونکہ موسم سرما وہ لوگ محتاج پشاور کے تھے اس سبب سے کہ وہ اس موسم مین لکڑی پشاور مین جاکر فروخت کرتے تھے اور وہان سے اشیاے خوردنی خرید کرکے بسر کرتے تھے فوج اونکے مقابلے پر رہی اور کئی آدمی اور مویشی اونکے ہمارے ہاتھ لگے اور اکثر لڑائی مین مارے گئے مگر اس موسم مین اونھون نے تابعداری اختیار نہین کی اور مثل سابق شروع فصل بہار مین کوہستان تیراہ مین

جا کر آباد ہوے پھر موسم خزان ۱۸۵۵ع مین جو وہ پھر اپنے مقام سرمائی مین آگئے تھے تدابیر
عمل مین آئین جنسے اونکی راہ آمد و رفت مسدود ہوئی جب وہ اسطرح مجبور ہوے تو اونھون
نے صلح چاہی اور آخرکار اقرار کیا کہ وہ مبلغ [illegible] بطور جرمانہ ادا کرینگے اور علاقہ انگریزی مین
آکر غارتگری نکیا کرینگے اور اول سرکار مین بدین غرض داخل کرینگے کہ وہ آئندہ نیک رویہ
رہینگے ایک اقرارنامہ اس مضمون کا نمبر ۱۴۱ بتاریخ ۱۱ ماہ جنوری ۱۸۵۶ع اونکے ساتھ تحریر ہوا

کوکی خیل

یہ ایک بڑی قوم اقوام خیبری سے ہے اسکے چھہ ہزار آدمی ہین اور درہ خیبر مین ناکہ
مقام علی مسجد سکونت رکھتے ہین اور امیر دوست محمد خان سے اونکو کچھ نقدی ملتی ہے
اور یہ لوگ براے نام مطیع امیر ممدوح ہین جب سے پنجاب شامل ہوا ہے اوس وقت سے
یہ لوگ خود غارتگری نہین کرتے مگر مجرمان و مفرورین کو پناہ دیتے ہین اور چونکہ اونکی بسر اوقات
ہماری چھاونی مین ہیزم فروخت کرنے سے ہوتی ہے اسواسطے ہمکو اکثر موقع اونکی سزادہی
کا حاصل رہتا ہے ایسی ایک واردات ماہ جنوری ۱۸۵۸ع مین ہوئی جب دوست محمد خان پشاور مین
مقیم تھا اور جب اونکی ملاقات سر جان لارنس صاحب سے جنکا خیمہ چند میل کے فاصلے
پر پشاور سے قائم تھا چند صاحبان سوار ہوکر امیر کے خیمے سے آگے درہ مین گئے تھے
اونپر کوکی خیل والون نے بندوقین سر کین ایک صاحب لفٹنٹ ہیبٹ نامے اسقدر مجروح
شدید ہوا کہ وہ شب کو مر گیا یہ جرم اس قوم پر ثابت ہوا اونکا راہ آمد و شد بند کی گئی اور
اکثر اونمین کے ہمارے ہاتھ سے لگے اس زد و ضرب مین بلوہ بند ہوگیا مگر تمام اونکا راستہ
بند رکھا گیا اور قوم مذکور کو ایسی دقت ہوئی کہ اونھون نے تین ہزار روپیہ جرمانہ داخل کیا اور
اقرارنامہ نمبر ۱۴۲ تحریر کیا —

اوتمان خیل

ضلع کوہاٹ کے چہار طرف اقوام سرحد آباد ہین اور کچھ دقت واسطے باشندگان علاقہ

انگریزی سے رکھتے ہین خاص واردات دشمنی کی چند اقوام مذکورہ کے ساتھہ درمیان مین آئی ہین جنکا ذکر اوپر بیان ہوچکا ہے مگر مصلحت یہ قرار پائی کہ کوئی تدبیر باطنا اونکے ساتھہ عمل مین آئی کیونکہ ہماری آمد و رفت اونکے ساتھہ بوجوہ ظاہری نہین ہوسکتی تھی جسطرح پشاور مین ہوئی ہے ایک اقرارنامہ مضمون معمولی اونکے ساتھہ ہوا جسمین جو اونسے نسبت رعایای انگریزی کے مطلوب تھا اوسقدر تحریر ہوا جن اقوام کے ساتھہ اس قسم کا اقرارنامہ ہوا تھا اونکی تفصیل ذیل مین درج ہوتی ہے —

اول اوتمان خیل قوم ادرک زئی جنکے چار سو پچاس اشخاص آدمی ہین —

دوم زیمشت جو کوہستان میران زئی مین سکونت پذیر ہین اور پانچ ہزار آدمی ہین —

سوم شیخاوہ قوم ادرک زئی جنکے دو ہزار پانچ سو آدمی ہین —

چہارم علی شیر زئی جنکے تین ہزار آدمی ہین —

پنجم اکاخیل جنکے پانچ ہزار آدمی ہین —

ششم علی خیل قوم ادرک زئی جنکے تین ہزار آدمی ہین اور بجانب شمال ہنگو سکونت رکھتے ہین

ہفتم مشتی جو بجانب شمال ابراہیم زئی رہتے ہین اور تین ہزار آدمی ہین —

ہشتم ممو زئی جو بجانب شمال ہنگو رہتے ہین اور تین ہزار آدمی ہین —

یہ اقرارنامجات مختلف اوقات مین ہوے مگر مضمون سب کا ایک ہی ہے لہذا صرف ایک اونمین کا جو اوتمان خیل کے ساتھہ ہوا تھا جسکا نمبر ۱۴۳ اور تاریخ ۲ - اگست ۱۸۵۵ع ہے یہان تحریر ہوتا ہے —

اقوام کجوری

بجانب شمال دریاے بارہ کے سرحد پشاور پر ایک کوہستان بنام کجوری واقع ہے موسم سرما مین ان پہاڑ پر گروہ اقوام سپاہ و کموری و ملک دین خیل و کمبر خیل آکر رہتے ہین یہ سکونت مشترکہ نہایت تکلیف دہ تھی کیونکہ اوسکے سبب اکثر اقوام والے اونکے پہاڑ مین سے گذر کر غارتگری وغیرہ کرنے جاتے تھے اور ذمہ داری کسیکی ثابت نہین ہوتی تھی اس سبب سے وہ اکثر عذر ذمہ داری کا کرتے تھے مگر شروع سنہ ۱۸۶۱ع مین ایک گروہ باشندگان دہات انگریزی

جو متصل اونکے مویشی چراتے تھے اونپر دخاخیل والے جو گھوڑی مین رہتے تھے آکر حملہ آور ہوئے
اور ایک کو قتل اور تین کو مجروح کیا اور مویشی اونکے غارت کر کے لیگئے چند گھوڑی والے گرفتار
ہوئے اونکو دہمکایا کہ اگر وہ فوراً معاوضہ نقصانی غارتگری نکرینگے اور ایک عہدنامہ واسطے
ذمہ داری آیندہ کے نکرینگے تو اونپر تدابیر بخلاف اونکے عمل مین آئینگی اقوام مذکورہ نے اپنے
مختار پشاور روانہ کیے اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ داخل کیا اور اقرارنامہ لکھا جسکی رو سے تدابیر
بخلاف دخاخیل و دیگر اقوام غارتگران باقی رہین اقرارنامہ جو اقوام سپاہ اور گھوڑی کے ساتھ
ہوا اوسکا نمبر ۱۴۳ اور تاریخ ۱۳ ماہ اپریل ۱۸۶۱ء ہے اور ملک دین خیل اور کمبر خیل کے ساتھ
چند روز بعد ہوا اگرچہ اوسی مضمون کا جسکا سپاہ اور گھوڑی کے ساتھ ہوا۔

زیدون

اس قوم کے آدمی ضلع ہزارہ مین بھی رہتے ہین اور وہان وہ رعایاے انگریزی متصور
ہین مگر حصہ بڑا سے اونکین کے قلعہ دجبال کوہ مہابن مین جو بجانب کنارہ مغربی دریاے
سندھ واقع ہے رہتے ہین جب سے پنجاب شامل ہوا ہے اوسوقت سے یہ لوگ دوستانہ
طریق پر ہمیشہ رہتے ہین مگر اونکے قریب آبادی ستھانا کی ہے جہان کے باشندے
ہمیشہ غارتگری اور چوری اور قتل علاقہ انگریزی مین آکر کرجاتے ہین اسمین زیدون والے بھی
شریک گردانے گئے کیونکہ اونکے علاقے مین سے گذر کر یہ لوگ غارتگری کرنے جاتے تھے
اور نیز اوتمان زئی پٹھان کیا وکبل دو دیہات واقع سطح میدان درمیان کوہستان زیدون
دریاے سندھ واقع ہے شامل کروانے گئے۔

۱۸۵۸ء مین فوج سر سڈنی کاٹن صاحب بمقابلہ ستھانا روانہ ہوئی اور جاکر اوسکو
تباہ کیا اسوقت زیدون بجاے خود رہے اور اوتمان زئی ہمارے ہمراہ رہے بعد ازین وہ
لوگ پھر آکر متصل ستھانا آباد ہوئے اور غارتگری شروع کی شروع ۱۸۶۱ء مین قرار پایا کہ اونکے
خلاف تدابیر مناسبہ کرنی ضرور ہین اور زیدون اور اوتمان زئی سے جواب طلب ہوا کہ اونھون نے
کیون اونکو دوبارہ آباد ہونے دیا اور وہ کیون اونکو اپنے علاقہ سے واسطے غارتگری

گذر کرنے دیتے ہین اور غارتگری دیہات علاقہ انگریزی کرکے اوسکو بھی اپنے مقام پہاڑیون اپنے علاقے مین سے جانے دیتے ہین انسداد از راہ آئندہ اونکا کیا گیا اور بعد ازین ان اقوام نے اپنی رضامندی ظاہر کی کہ وہ جو شرائط منظور سرکار ہین اوسپر آمادہ ہین عرصہ قلیل کے بعد اقرارنامجات نمبر ۱۴۵ و نمبر ۱۴۶ اقرار پایا اوسمین وعدہ ہوا کہ وہ ایک ہزار روپیہ جرمانہ دینگے اور ستہانا والون کو اور غارتگرون کو اپنے علاقے مین نہ آنے دینگے اور جو بعض بعض محصول غیر جائز وہ تجاران دریای سندھ سے جو اس دریا مین آمد و رفت کرتے ہین لیتے ہین وہ موقوف کرینگے —

نمبر ۱۳۲

اقرارنامہ قوم ہلیم زئی من اقوام مومند

میان احمد شیر و نور گل ملک و حبیب رحیم داد و دیگر ملکان قوم ہلیم زئی اقرار کرتے ہین کہ وہ دو سو روپیہ خراج ہر سال ادا کیا کرینگے اور وعدہ کرتے ہین کہ وہ مطیع اور خدمتگزار سرکار رہینگے اور اگر کوئی قصور بنسبت اونکے ثابت ہوگا تو وہ سزایاب ہو سکتے ہین وہ لوگ سرکار کے دوستون کو اپنا دوست اور سرکار کے دشمنون کو اپنا دشمن سمجھینگے اس غرض سے اونھون نے یہ اقرارنامہ بتاریخ ۱۲ ماہ جولائی سنہ ۱۸۵۵ع لکھدیا —

نمبر ۱۳۳

چونکہ جرگہ رانی زئی آجکی تاریخ میرے پاس آئی اور عفو قصورات سابقہ چاہی اور درخواست کی کہ اونکو اجازت اپنے ملک کے آباد ہونے کی شرائط ذیل پر عطا ہو یعنی —

شرط اول

اگر سرکار اونسے خراج طلب کرے گی تو وہ ادا کرینگے —

شرط دوم

اگر سرکار چاہتی ہین کہ قلعہ رانی زئی مین بنائین اوسکو اختیار ہے —

شرط سوم

اگر اونکو اجازت از خود آباد ہونے کی ملے گی وہ مطابق اوسکے کرینگے —

شرط چہارم

خوانین اقرار کرتے ہین کہ وہ ہمیشہ آمادہ خدمتگذاری کار سرکار رہینگے اور وہ اپنے ملک مین
کسی بدمظنہ کو رہنے نہ دینگے اور نہ اپنی زمین سے اوسے گذر کرنے دینگے —

شرط پنجم

اگر کوئی فوج دشمن قوی تر اونپر آئے گی جسکا مقابلہ وہ خود نہین کر سکتے تو وہ علاقہ
انگریزی مین مع اپنے خانمان کے چلے آئینگے —

یہ شرائط سنکر اونکو اطلاع دی گئی سرکار انگریزی کی یہ مرضی نہین ہے کہ وہ اپنا ملک اور بڑھاوین اور
نہ یہ منشا ہے کہ رانی زئی سے خراج لین مگر یہ سرکار انگریزی پر فرض ہے کہ وہ اپنی سرحد زیادتی
رانی زئی و دیگر اقوام سے محفوظ رکھین اس نیت سے کہ اونکی رعایا بامنیت رہ کر اپنے
کاروبار مین مصروف رہین اگر ایسی کوئی واردات ہوگی تو اوسکی سزا ضرور دی جائیگی —

خوانین رانی زئی کو بذریعہ اس تحریر کے اجازت دی جاتی ہے کہ وہ بامنیت اپنے
دیہات مین آکر آباد ہون کوئی اونسے مزاحم نہوگا اگر کسیطرح وہ اپنی شرائط کا انفساخ کرینگے
تو اونکو مثل سابق اطلاع نہ دیجائیگی بلکہ فوراً فوج انگریزی اونکی گرفتاری اور سزادہی کیواسطے
تعینات ہوگی —

ملکان لوندخور نے بہ نمک حلالی پیش ہوکر امداد بیچ رانی زئی کے دوبارہ آباد ہونے مین
کی اسواسطے امید یہ ہے کہ خوانین اپنی شرائط کو بسبب حفظ آبروے ملکان پورا کرینگے اور اونکی
سفارش سے جرمانہ پانچ ہزار روپیہ کا معاف ہوا اور قیدیان رانی زئی رہا کیے جائینگے اب اوسکو
لازم ہے کہ شکر گذار سرکار بابت اس عنایت اور معافی کے رہین —

اسپر دستخط بتاریخ ۱۲ ماہ اگست سنہ ۱۸۵۲ء ہوے

نمبر ۱۴۳

اقرارنامہ جو روبرو صاحب سپرنٹنڈنٹ کمشنر بہادر پنجاب ملکان جانا خوزا اور کوری اور کندرہ

کیہدر واقبحبل و گادہا و شہ ولی و سوسی درہ نے کیا —

چونکہ ہم لوگون نے جنکے دستخط نیچے ہین اجازت حاصل کی ہے کہ حسب مرضی اپنی آمد و رفت علاقہ سرکار انگریزی مین کیا کرین لہذا ہم شرائط ذیل منظور کرتے ہین —

شرط اول

ہم خود اور نہ کوئی ہمارے دیہات کا بعد ازین غارتگری دزدی یا جرم علاقہ انگریزی مین کرینگے مگر بلا مزاحمت و تردد تجارت و دیگر کاروبار علاقہ مذکور مین کیا کرینگے —

شرط دوم

ہم بد وضع یا دزد یا بد منظنہ شخص کو خواہ آفریدی ہو خواہ اور کوئی ہو جو ارادہ گذر کرنے کا ہمارے علاقے مین اس نیت سے رکھتا ہو کہ علاقہ انگریزی مین جاکر کوئی جرم کرے اپنے علاقے مین سے گذر کرنے نہ دینگے اور نہ ہم اون دزدان وغیرہ کو گذر کرنے دینگے جو علاقہ انگریزی سے مال مسروقہ یا مغرورہ لیکر گذر کرین —

شرط سوم

اگر کوئی مجرم یا قاتل علاقہ انگریزی سے اگر پناہ چاہے گا ہم اوسکو پناہ نہ دینگے بلکہ ایسے مجرمان و قاتلان کو اپنی آبادی سے خارج کر دینگے —

شرط چہارم

ہم کسی بد وضع یا بد منظنہ شخص کو بذریعہ پروانہ جو ہمکو ملیگا علاقہ انگریزی مین آمد و رفت نکرنے دینگے —

شرط پنجم

اگر شرائط بالا کا انفساخ ہم سے یا کسی باشندے ہماری آبادی سے سرزد ہوگا تو سرکار کو اختیار ہے جو چاہے ہماری نسبت کرے —

دستخط اپیر ہو می بتاریخ ۱۵ ماہ نومبر ۱۸۵۳ء

نمبر ۱۳۵

ترجمہ اقرارنامہ جو اکہ آفریدی سالیان پوری - المرقوم ۱۱ ماہ جنوری ۱۸۸۶ع

ہم ملکان موسی خان و اعظم میر و فتح شیر و محمد امین و مجید خان وغیرہ ملکان پوری قوم جو اخیل اپنی طرف سے اصالتاً اور تمام جرگہ سفید ریشان قوم کیطرف سے مختار ہو کے جنکا علاقہ ہم سرحد علاقہ سرکار انگریزی سے بذریعہ اس تحریر کے بخوشی خاطر اپنے روبرو سے کپتان کوک صاحب ڈپٹی کمشنر کوہات کے بعد تامل و غور مراتب مجوزہ اقرار کرتے ہین -

شرط اول

ہم اقرار کرتے ہین کہ فساد و غارتگری یا کوئی اور جرم جو ہمارے قوم کے لوگ علاقہ انگریزی مین سابق کرتے تھے تمام موقوف ہوگا -

شرط دوم

اگر کوئی مجرم سرکاری ہمارے پاس آکر پناہ چاہے گا ہم اوسکو نکال دینگے اور جو کچھ اسباب یا سرقہ اوسکے پاس ہوگا وہ ہم واپس دینگے جب اوسکا نام اور تعداد کی کیفیت ہمارے پاس آئیگی -

شرط سوم

اگر کوئی ہماری قوم کا یا باشندہ ہمارے علاقے کا سرکار انگریزی مین جا کر کسی جرم کا مجرم ہو کر وہان گرفتار ہوگا ہم اوسکی رہائی کی کوئی تدبیر نہین کرینگے اور اگر ایسا مجرم وہان سے فرار ہو کر ہمارے علاقے مین آئیگا ہم وعدہ کرتے ہین کہ جو کچھ اسباب وہ لایا ہوگا وہ ہم واپس کر دینگے اور ہم اوس مجرم کو اپنی آشنائی جماعت سے بموجب جرمانہ بھی دینگے اور پھر اوسے دوبارہ اوس قسم کا جرم علاقہ انگریزی مین نہ کرنے دینگے -

شرط چہارم

اگر کوئی مفرور یا ہلاکی وغیرہ جسنے آنر و سے دریا سندھ سے آکر پناہ ہمارے پاس لی ہوگی اوسکو اجازت ہوگی کہ وہ جیسے کہ رہتے ہین ہمارے حدود کو باہر چلا جاوے -

شرط پنجم

ہم اقرار کرتے ہین کہ جب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کوہات کو ضرورت مدد و اور نیز کوتل اور اقوام جواکہ کی ہوگی ہم بھی اوسی قبیل سے سرکار کی خدمت مین حاضر رہینگے -

شرط ششم

اکثر خاندان قوم محمدی جو نام کبھی مشہور ہین ہمیشہ ہمارے شریک رہے ہین اور ہمارے ساتھ بود و باش رکھتے ہین ہم ہر طرح اونکی حمایت منظور کرتے ہین اور امید سرکار سے یہ ہے کہ اونکے قصورات ماضیہ معاف کیے جائین اور ایسے لوگ اقوام آفریدی کے جو ہماری حدود مین رہتے ہین اونکی بھی حمایت ہم کرتے ہین اور چاہتے ہین کہ ان سب کو بھی اجازت آمد و رفت علاقہ انگریزی کی مثل ہمارے ہو جاوے —

شرط ہفتم

واسطے اطمینان تعمیل شرائط بالا کے ہم اپنی طرف سے ضامن تمام جوا کہ ملکان تیراہ وغیرہ سید میر مبارک شاہ نائب محمد سعید خان گومیت والہ و بہادر شیر خان کو دیتے ہین اگر خلاف شرائط واقع ہو تو وہ ذمہ دار ہمارے واسطے ہونگے —

شرط ہشتم

بروقت تصدیق ہونے شرائط بالا کے ہم چاہتے ہین کہ صاحب ڈپٹی کمشنر کوہاٹ صاحب ڈپٹی کمشنر پشاور کو اس بارہ مین تحریر کرین تا کہ ہم لوگون کو اجازت وہان جانے کے واسطے امور قانونی کے حاصل ہو اور ہم یہ بھی چاہتے ہین کہ مضمون بالا کے پانچ پروانے ہمکو دیے جائین اور نیز ایک حکم اس مضمون کا ہمکو ملے جسکے سبب ہمکو کوئی آر روے دریاے سندھ ضلع راولپنڈی مین گرفتار نکرے —

شرط نہم

سات آدمی ہماری قوم کے پانچ کوہاٹ مین اور دو پشاور مین قید ہین ہم چاہتے ہین کہ بروقت تصدیق ہونے اس عہدنامے کے صاحب ڈپٹی کمشنر کوہاٹ اونکی رہائی کی تجویز کریں

شرط دہم

ہم تعہد کرتے ہین کہ ہم احمدی کو جو سرکار کا دشمن ہے اپنے ساتھ علاقہ انگریزی مین نہ لیجاینگے اور نہ کسی اور ایسے بد آدمی کو لیجاینگے

یہان [illegible]

نمبر ۱۴۶

ترجمہ اقرارنامہ جو اکبر آفریدیون یا آفریدیان کوہاٹ نے بتاریخ یکم دسمبر ۱۸۵۳ء منظور کیا

ہم ملکان جنکے دستخط نیچے ہین یعنی خان محمد و امیر و پوری و میر و تاج خان و یوسف و میران و میر شکار و مظفر خان و سید خان و جمعہ و جعفر خان ارغون خیل و پائندہ خان گل خان و میان شیر احمد خان و دوست محمد ملکان شرکی و ملا خان و اکرام و شیراز و گلستان ملکان چار خیل جو نسبت کوتل کوہاٹ پر جمع ہین بعد دعا کرنے و غور کرنے احکام محررہ کپتان کوک صاحب جو ہمارے ہوئے ہین بخوشی خاطر اقرارنامہ ذیل سرکار انگریزی کے ساتھ کرتے ہین —

شرط اول

سرکار انگریزی نے دعوی کیا کہ کوتل کوہاٹ سرحد بنگش مین ہے اور ہمنے عذر کیا تھا اب ہم اپنے عذر سے باز رہ کر کوتل مذکور بنگش رعایا سے سرکار کو دیتے ہین سرکار کو اختیار ہے جو انتظام دونون جانب کوتل مذکور کے جو بنام پنیا و سویری مشہور ہے مناسب تصور کرین وہ عمل مین لائین اور جہان کوتل مذکور پر مقامات رہنے کے لائق مناسب سمجھین وہان مقامات مقرر کرین —

شرط دوم

جو کچھ اسباب سرکار کا یا اوسکے ملازمین یا رعایا کا ہمارے ہاتھ آیا ہے ہم وعدہ کرتے ہین کہ ہم اوسکو واپس دینگے اور جو ہمارے پاس نہوگا تو اوسکی نسبت قسم کرینگے —

شرط سوم

جو اسباب تجاران درہ فیما بین ارغون خیل و پستی خیل وغیرہ کے سرقہ کیا ہوگا اور پوری خیل دونون نے لیا ہوگا وہ واپس دیا جائیگا اور جو دزدی وغیرہ بیغون خیل والون نے کی ہوگی اوسکی نسبت بھی یہ ہی امر جائز رہیگا مگر یہ ممکن نہوگا کہ میوہ جات وغیرہ جو تلف ہوگئے ہونگے واپس دیے جائین لہذا ہم جانتے ہین کہ ایسے اشیا کی نسبت سرکار ہمکو معاف کریگی اگر ارغون خیل والون نے کوئی شے فروخت کر دی تھی تو اوسکی قیمت واپس دیجائیگی اور قول و قسم دربارہ قیمت اسکے لیا جائیگا —

شرط چہارم

بعد ازین درحالیکہ کوئی وزدی شارع عام یا سرقہ درمیان حمل جو بڑہ بجانب پشاور اور سوبری کوتل کے وقوع مین آئے اور صاحب ڈپٹی کمشنر کوہاٹ احکام مع فہرست اسباب مسروقہ یا مغصوبہ جاری کرین اور پندرہ روز کی مہلت دیجاسے تو ہم وعدہ کرتے ہین کہ بیچ عرصہ موعودہ کے اسباب مذکور واپس دینگے یا قیمت نقصانی کی پوری کردینگے۔

شرط پنجم

ہم تمام وعدہ کرتے ہین کہ اگر کوئی ہماری قوم کا کسی پہرہ فوج سرکاری پر یا مقام پولیس پر یا اوسکے مقامات ملحقہ پر جو ضلع پشاور یا کوہات مین ہو بندوق چلائیگا اور جرم بخوبی ثابت ہو تو جواول ہم دیتے ہین اونکو سرکار جہان مناسب تصور کرے جلاوطن کردے اور ہمسے جرمانہ لے کیونکہ یہ عہدنامہ کسی ہماری قوم کے آدمی کی ایسی حرکت سے فسخ ہوجاتا ہے۔

شرط ششم

بعد از تصدیق ہونے اس قرارنامہ کے اگر کوئی قاتل یا دزد یا بزانی وغیرہ علاقہ انگریزی سے مفرور ہوکر ہماری پناہ چاہیگا ہم اوسکو اپنی حدود سے باہر کردینگے اور اگر کوئی قبل اسکے اگر ہمارے پاس رہتا ہو تو ہم اوسکو بھی حاضر کردینگے اگر صاحب ڈپٹی کمشنر کوہاٹ کی مرضی ہو کہ وہ بھی حاضر ہوکر عہدوپیمان کرین اور جو ایسے لوگ اسپر بھی ہمارے پاس رہینگے اونسے پھر علاقہ سرکار انگریزی مین یا نسبت رعایا سے سرکار کی ایسی حرکت ہم ہونے دینگے ہم اونکے ضامن ہونگے۔

شرط ہفتم

اگر کوئی ہماری قوم کا علاقہ انگریزی مین جاکر جرم قتل کرے ہم اوسکو فوراً اوسکے گانوں سے نکال دینگے اور اوسکا گھر جلاکر خاک سیاہ کردینگے اور اگر کوئی مجرم گرفتار سرکار ہوا اوسکی سزا دہی مثل اور مجرمان کے حسب مرضی سرکار ہوگی۔

شرط ہشتم

اگر کوئی رعایا سے سرکار کچھ مال مسروقہ ہمارے علاقے مین لائیگا بشرط اطلاع پانے ہم مال مذکور واپس کرینگے اور مجرم کو نکالدینگے۔

شرط نہم

ہم وعدہ کرتے ہین کہ چوکیات وغیرہ جو سابق کرنیل جی لارنس صاحب اور کپتان سے مقرر کیگئین ہین جسقدر مقرر کیگئین تھین اور جسقدر سپاہی رکھے گئے تھے اوسیقدر ہم پھر واسطے حفاظت مسافران درہ کے حسب تفصیل ذیل مقرر کردینگے —

آخور والا مین چوکی پچیس سپاہی کی یعنی پندرہ سپاہی محل چبوترہ ہزار اباغ دورسک پر اور پانچ اوسکے بودورسک پر —

شرقی ارغون خیل اور زغارجو والا مین چوکی بیس سپاہی کی یعنی دس سپاہی رنجوتنگی پر پانچ سندلیستا پر اور درمیان شرقی اور کوتل کے پانچ —

شرط دہم

سرکار تین چوکی کا بندوبست کوتل پر دوست خیل اور جوالا اور بنگش سے کرلین اور اگر کوئی منجملہ دو فریق مذکورہ بالا سے ہمارے علاقے مین غارتگری کرے اگر متعلق فرقہ بنگش کے ہوگا تو بنگش اوسکا بندوبست کرینگے اور اگر متعلق کسی فرقہ درہ سے ہوگا تو ہم اوسکا بندوبست کرینگے اور اگر جرم کسی ہماری قوم کے لوگون سے وقوع مین آئے تو ہم ذمہ دار ہین —

شرط یازدہم

ہم اقرار کرتے ہین کہ کوئی ہماری قوم کا دزدی یا کوئی اور جرم علاقہ انگریزی مین نہین کریگا اور اگر ایسا ہوگا اور مجرم گرفتار ہوگا تو قانون اوسکی نسبت جاری ہوگا اگر مجرم اور مال ہمارے علاقے مین پہونچیگا تو مال واپس ہوگا —

شرط دوازدہم

ہماری درخواست یہ ہے کہ سرکار از راہ مہربانی درباب رہائی ہماری قوم کے قیدیون کے جو پشاور یا کوہاٹ مین ہون یا روانہ آنزدی سندھر ہوگئے ہون ہدایت جاری کرین بشرطیکہ مجرمان مذکورین نے جرم قتل نکیا ہو اور ہم چاہتے ہین کہ اسباب و مویشی مفروقہ کبھی واگذا کیے جائین —

شرط سیزدہم

بعد تصدیق اس اقرارنامہ کے ہم چاہتے ہیں کہ صاحب ڈپٹی کمشنر ایک حکم بنام جمیع اہلکاران سرکاری اس مضمون کا جاری فرمائیں کہ ہماری قوم کے لوگ بلا مزاحمت آمد و رفت علاقہ انگریزی میں واسطے تجارت اور دیگر امور جائز کے مثل رعایا ے انگریزی بشرط نیک اطواری کے کرسکتے ہیں

شرط چہاردہم

واسطے اطمینان لتعمیل اقرارنامہ ہذا منجانب ہمارے ہم وعدہ کرتے ہیں کہ آدمی بطور ارکان تفصیل سے سرکار میں دینگے شرقی اور ارغون خیل سے ایک ایک نفر اجوری سے دو نفر یہ لوگ ہمیشہ زیر نگاہ سرکار علاقہ سرکاری میں رہا کرینگے اور کبھی کبھی اونکے عوض اور آدمی منظور شدہ جایا کرینگے اور وہ اپنے گھر آیا کرینگے —

شرط پانزدہم

سابق ہمکو مواجب [illegible] روپیہ سالانہ ملا کرتا تھا صاحب چیف کمشنر بہادر نے [illegible] روپیہ سالانہ بھی خیل کے عوض کر دیا اسمین بھی ہم راضی ہیں بعد تصدیق اس اقرارنامہ کے تاریخ واگذار ہونے درہ کے سے ہم مبلغ [illegible] حسب تفصیل ذیل لیا کرینگے —

ملکان کو — [illegible]

چوکیداران کو — [illegible]

میزان کل

[illegible]

تحریر ہوا اوپر کوتل کوہاٹ کے بتاریخ یکم ماہ دسمبر ۱۸۵۳ء
یہاں دستخط سبکے ہوے

نمبر ۱۴۲

اقرارنامہ اقوام زرغونی و شیر وزی خیل

بعد عنوان معمولی —

ہم اپنی رضامندی اور خوشی خاطر سے مضمون ذیل منظور کرتے ہیں

شرط اول

سرکار از راہ مہربانی ہمکو دو ہزار روپیہ سالانہ بالعوض ہماری خدمت گزاری اور چوکی درہ کے عنایت فرماتے ہین لہذا ہم شرائط ذیل منظور کرتے ہین —

شرط دوم

ہم ایک چوکی بارہ سپاہیون کی بیچ بیچ واقع فرازدرہ جو ہمارے سپرد ہوا ہی قائم کرینگے

شرط سوم

اگر کوئی فساد فرازدرہ پر پیدا ہوگا تو ہم مع فوج بانگ بنگش والون کی مدد کرینگے —

شرط چہارم

ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم کوئی امر قبیحہ یا جرم علاقہ انگریزی مین نہین کرینگے اگر کوئی ہماری قوم کا ایسا کریگا اور پھر ہمارے پاس آئے گا تو ہم اوسکو سزا حسب قاعدہ دینگے اور نگرانی اس امر کی کرینگے کہ وہ دوبارہ ایسی حرکت نکرین —

شرط پنجم

چونکہ قوم اوتمان خیل ہمارے شریک ہوکر قدیم دولت زئی مشہور ہوتے ہین مگر اونہون نے اب تک کوئی خدمت سرکار نہین کی ہے اور نہ حاضر ہوئے ہین مگر درصورتیکہ وہ آیندہ ایسا کرین تو ہم باہم تنصیف حصص سالانہ مبلغان دو ہزار روپیہ کرلینگے اور جب باہم بندوبست اوتمان خیل کے ساتھہ کرلینگے تو اوسکے بعد ہم ذمہ دار اونکے نیک روش کے ہونگے —

شرط ششم

چونکہ ہمارے علاقے ممالک سرکار سے ملحق ہے اگر کوئی مجرم ہمارے پاس آئیگا تو ہم مال سرکار جو اوسکے پاس ہوگا واپس سرکار مین کردینگے اور اپنی آبادی سے اوسکو خارج کردینگے —

شرط ہفتم

اگر کوئی نقصان قرارداد پر واقع ہوگا تو ہم باتفاق بنگش جسقدر ہمپر عائد ہوسکتا ہوگا ذمہ وار و جوابدہ رہینگے —

شرط ہشتم

ہم ذمہ دار اس امر کی ہونگے کہ کوئی شخص جرم زدہ کی علاقہ انگریزی مین کرنے کے ہمارے علاقے مین سے گذر نکر سکیگا —

شرط نہم

ہم کسی اپنی قوم کے آدمی کو اجازت ندینگے کہ درہ مین درمیان حدود آدم خیل کوئی امر ممنوع کرے اور اگر ایسا ہوگا تو ہم ذمہ دار اوسکے ہونگے —

شرط دہم

ہم اپنی طرف سے بطور ضامن مسمیان بہادر شیر خان اور ملک مرغولہ خان و خطاب خان صاحبزادہ کو دیتے ہین —

دستخط ہوا بتاریخ ۳ — ماہ دسمبر ۱۸۵۳ء

نمبر ۱۳۸

ترجمہ اقرارنامہ جواکہ آفریدی مرقومہ ۳ ماہ دسمبر ۱۸۵۳ عیسوی

ہم کہ ملکان سراج و قاسم و شاہ ولی و شکی قوم قاسم خیل و سجری و سکراج محب اللہ و محمد و سراج آمرابے قوم اسمعیل خیل جمیع ملکان ترکی شیردین خان گل و نامدار ہوار ملکان جمعہ شیر یار صاحب خان یار محمد محمد محبیب ملکان بدیشان ملکان عزیا تمام قوم ما بیتہ پتیا و جواکہ آفریدی جو ہم سرحد علاقہ انگریزی کے ہین کوتل کوہات پر روبرو کے کپتان کوک صاحب ڈپٹی کمشنر کوہات جمع ہوے اور بعد سماعت کرنے اور بخوبی غور کرنے مرضی سرکار پر بذریعہ اس تحریر کے بخوشی خاطر اقرارنامجات ذیل منظور کرتے ہین —

شرط اول

بباعث دوستی سابق جو نکش سے تھی ہم اونکی مدد کے واسطے بمقابلہ آفریدیان درہ کوہات دربابت تنازعہ حدود و علاقجات فریقین کے آئے ہم اب اقرار کرتے ہین کہ ہم شرائط چہارگانہ ذیل منظور کرتے ہین یعنی

شرط اول

ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم ایک چوکی بارہ سپاہیان مسلح کی اپنی سرحد کوتل پر ایک برج بناکر ہمیشہ موجود رکھینگے

شرط دوم

اب جو ہم واسطے امداد بنگش کے آئے اور شرط بالا منظور کی تو ہم اقرار کرتے ہین
کہ اگر کوتل پر پھر تنازعہ برپا ہوگا تو ہم پھر مع اپنی فوج کے واسطے اونکی مدد کے آئینگے۔

شرط سوم

ہم بالاتفاق بنگش کے ذمہ دار اوس حرکت مجرمانہ یا نقصان کے ہونگے جو کوتل مین واقع ہوگا

شرط چہارم

اگرچہ ہم سابق اقرار کرچکے ہین کہ ہم کوئی جرم مثل قتل و دزدی شارع عام و دزدی وغیرہ
علاقہ انگریزی مین نہین کرینگے اب ہم پھر اوسی اقرار کا اعادہ کرتے ہین کہ اگر کوئی ہماری قوم کا مجرم
کسی جرم کا علاقہ انگریزی مین ہوگا ہم تمام قوم یکجائی ذمہ دار اور جوابدہ اوسکے ہونگے۔

شرط پنجم

بنظر اسکے کہ بطمینان تعمیل شرط بالا ہو ہم اپنا ضامن میر مبارک شاہ اور بہادر شیر خان کو کرتے ہین کہ کبھی
پہلو تہی ظہور مین آوے تو سرداران مذکورہ بالا جو علاقہ انگریزی مین سکونت پذیر ہین جوابدہی اوسکی اپنے ذمہ کرینگے

شرط ششم

بمنظوری صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ہم بعد ازین بلحاظ اقرارنامہ ہذا اپنا حصہ اجب کا جو بنگش کو تنہا سابق عنایت ہوتا تھا مبلغ دو ہزار روپیہ لینگے

شرط ہفتم

اگر کوئی ہماری قوم کا کوئی جرم درہ کوہاٹ مین کریگا ہم حسب شرط بالا ذمہ دار اوسکے
ہونگے اور بذریعہ اسکے یہ بندوبست ہوتا ہے کہ ہمارا حصہ مواجب کا تعدادی دو ہزار روپیہ
سالانہ ہمکو بلا توقف وقت ملتا رہیگا جب تک کہ اقرارنامہ ساتھ آفریدیان درہ کے قائم رہیگا

سہان دستخط سبکے ہوئے

نمبر ۱۳۹

اقرارنامہ سپاہ آفریدی متعلق انتظام درہ کوہاٹ بتاریخ ۱۶ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۵۳ عیسوی

ہم جنکے دستخط نیچے ہوے ہیں یعنی مسمیان سینکل محمد شاہ و ضابطہ خان و مراد خان و صفدر علی شاہ و رستم علی وابو حسن و حیدر علی و شاہ ولی و ترم خان و جواہر علی و احمد شیر و غلام جمیع مالکان قوم سپاہ سرحدی ضلع کوتل پر موجود ہوے اور کپتان کوک صاحب ڈپٹی کمشنر سے گفتگو کی اور بخوبی سمجھا گیا ہمسے مطلوب ہے لہذا اقرارنامہ ذیل سرکار انگریزی سے کرتے ہیں منتقل اول قوم بنگش کی تکرار آفریدیان درہ کوہات کے ساتھ درباب سرحد کے ہوئی اور تکرار بمقام منجمر بفسا د ہوئی اور ہم قوم سپاہ بباعث دوستی سابق جو بنگش کے ساتھ تھی حسب درخواست اونکے اونکی مدد کو آئے اور بعد اختتام فساد کوتل مین ہمنے اقرارنامہ بنگش کے ساتھ چار شرائط ذیل پر کیا

شرط اول

دو آدمی ہمارے قوم کے ہمیشہ بنگش کے برج سرحدی پر رہا کرینگے —

شرط دوم

بیچ تمام مقدمات کوتل مین اور اوسکی حفاظت مین ہم ہمیشہ جانب داری بنگش کی کیا کرینگے اور بوقت ضرورت اپنی کل فوج سے اونکی مدد کرینگے —

شرط سوم

درصورت واقع ہونے کسی نقصان یا فساد کے بمقام کوتل ہم بھی بنگش کے ساتھ جوابدہ اوسکے اوسیقدر تک رہینگے جسقدر ہمارے آدمی وہان موجود ہونگے —

شرط چہارم

اگرچہ ہمنے سابق زبانی وعدہ کیا ہے کہ آیندہ کوئی ہماری قوم کا دزدی و دزدی شارع عام و قتل و دیگر جرائم قبیحہ علاقہ انگریزی مین نہین کریگا مگر اب ہم اس تحریری اقرارنامے کو مشتہر کرتے ہین کہ اگر کوئی ہماری قوم کا مجرم کسی جرم مذکورہ بالا کا علاقہ انگریزی مین ہوگا ہم سب اتفاقا جوابدہ اوسکے رہینگے اور بہ اورا اسکے مال مسروقہ واپس کردینگے اور مجرم بجرم قتل یا دزدی کو حسب قاعدہ افغانان سزا دہی اوسکی گھر جلا دینگے اور خارج از وطن کردینے کرینگے اگر مجرم علاقہ انگریزی مین گرفتار ہوگا تو اوسکی سزا جیسا سرکار مناسب متصور کرینگے ہوگی ہم اوسکے بارہ مین کچھ دخل نہ دینگے یا گفتگو نہ کرینگے ہم کلیتہ اور بخوشی خاطر ان چار شرطوں

منظور کرتے ہیں —

دوم بالمقابل تعمیل شرائط بالا ہماری طرف سے ہم سید حسین علیشاہ اور سید میر حسین علیشاہ ساکنان میر سے علاقہ انگریزی کو اور ملک لنڈ بار خان علی زئی ساکن ایضاً کو اپنا ضامن اس امر کا دیتے ہیں کہ اگر ہم ان شرائط کو جو روبرو سے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بنگش کے ساتھ ہوئے ہیں سرانجام نکریں تو ضامنان مذکورہ جوابدہ اوسکے رہینگے اور ہمسے معاوضہ اوسکا کرائینگے —

سوم قوم بنگش نے اقرار کیا کہ مبلغ پانچ سو روپیہ سالانہ وہ ہمکو اپنے حصہ موجب کوتل سے بالعوض اس اقرارنامہ کے جو روبرو سے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ہوا ہے دینگے —

چہارم اگر کوئی ہماری قوم کا کوئی جرم درہ کوہاٹ میں مثل دزدی یا کوئی اور امر ممنوع کریگا ہم ذمہ کرتے ہیں کہ ہم سرکار کی رضامندی کر دینگے ہمارا حصہ مبلغ جو اسکا ہمکو بلاتفاوت اوسوقت تک ملا کرے جبتک انتظام درہ کوہاٹ قائم ہے صحیح ہوا بتاریخ ۱۰ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۵۵ء

یہان دستخط سبکے ہوئے

نمبر ۱۴۵

اقرارنامہ سرداران قوم رانیا خیل

چونکہ قصورات سابقہ ہمارے معاف ہوئے اور ہمنے وعدہ کیا کہ آیندہ علاقہ سرکار میں کوئی جرم نکرینگے لہذا ہم برضا و رغبت شرائط ذیل منظور کرتے ہیں —

شرط اول

ہم تمام مویشی جو ہمارے پاس اب مغروقہ رعایا سے سرکار انگریزی موجود ہیں واپس کر دینگے اور جو کوئی بعد ازین ہمارے پاس ثابت ہوگا اوسکو بھی واپس دینگے اگر سرکار مطالبہ اون مویشی کا کرے جو بنگام جنگ ہمراہ فوج کے چلے گئے ہیں —

شرط دوم

ہم آیندہ کوئی جرم یا زیادتی بخلاف مال و جان رعایا سے سرکار انگریزی نکرینگے اور ہم ذمہ کرتے ہیں کہ اگر کوئی اور قسم مال و اسباب علاقہ انگریزی سے چرا کر ہمارے علاقہ میں

گذر کرے گی وہ اسباب بھی ہم لیکر واپس کر دینگے اگر وزد ہماری قوم کا ثابت ہوگا تو ہم اوسکو علاوہ برین جرمانہ بھی دینگے لینگے اگر مال مسروقہ ہمارے پاس ثابت نہوگا مگر صرف شبہہ مجرم پر ہوگا ہم اوس شخص مشتبہ سے قسم لینگے اور اگر وہ قسم نہ کھائینگے تو معاوضہ مال کا لیا جائیگا۔

شرط سوم

ہم پانچ آدمی اپنی قوم کے بطور اول صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی خدمت مین حاضر رکھینگے اور اونکی تبدیلی وقتاً فوقتاً ہوا کرے گی۔

دستخط ہوے بتاریخ ۲۰ ماہ ستمبر ۱۸۵۵ء

نمبر ۱۴۸۱

اقرارنامہ اکاخیل

چونکہ بباعث ہمارے قصورات سابقہ کے ہماری راہ آمدورفت سرکار نے بند کی ہم افسوس اپنے حرکات قبیحہ کا کرتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ ہم دو ہزار چھہ سو ستر روپیہ جرمانہ سرکار مین داخل کرینگے اور آیندہ ایسے حرکات کے ارتکاب سے اجتناب کرینگے اور اگر کوئی ہماری قوم کا علاقہ انگریزی مین خون کریگا ہم اوسکو سپرد سرکار کر دینگے اور اگر وہ مفرور ہوجائیگا تو ہم اوسکی جایداد ضبط کر لینگے اور ہرگز اوسکو اپنے علاقے مین بغیر اجازت سرکار کے آنے نہین دینگے۔

شرط اول

اگر سرکار ہمسے خونبہا چاہے گی تو ہم دینگے۔

شرط دوم

اگر کوئی ہماری قوم کا رعایاے سرکار کو مجروح کرے گا ہم جرمانہ جسقدر سرکار تجویز کرے گی ادا کرینگے۔

شرط سوم

اگر کوئی ہماری قوم کا کسی رعایاے سرکار کا مال چوری کرے گا اور گرفتار ہوگا

ہم اوسکے باب مین گفتگو کچہ نکرینگے اور اگر وہ ہمارے علاقے مین آئیگا اور جرم اوسپر ثابت ہوگا تو معاوضہ مال مسروقہ کا ہم کردینگے اور مجرم سے جرمانہ لینگے —

شرط چہارم

اگر کوئی ہماری قوم کی عورت مفرور ہوکر علاقہ انگریزی مین چلی جائے تو ہم ایک جرگہ سفید ریش اور معتبر آدمیوں کا واسطے تحقیقات مقدمہ کے بھیجینگے اور اگر وہ راضی ہوگی تو اوسکو واپس لائینگے اور سرکار مین ضمانت اوسکی حفظ جان کے لکھدینگے —

شرط پنجم

اگر کوئی ہماری قوم کا شرارت سے کسی دشمن سرکار کو علاقہ انگریزی مین سے لے آئے اگر وہ دشمن گرفتار ہو ہم پچاس روپیہ جرمانہ ادا کرینگے اور دربارہ دشمن مذکورہ کے کچہ گفتگو نکرینگے

شرط ششم

اگر کوئی مجرم ہمارے علاقے مین آئیگا جسقدر اسباب مسروقہ اوسکے پاس ہوگا وہ ہم لیکر واپس کردینگے اور اوسکو اپنی آبادی سے خارج کردینگے —

شرط ہفتم

ہم کسی مجرم کی مدد بیچ اوسکے فرار ہونے قبضہ گرفتار کنندہ سے جسنے اوسکو باہر ہمارے مقامات سے گرفتار کیا ہو نکرینگے —

شرط ہشتم

ہم ایک شخص ذی عزت ہر ایک خاندان کو بطور اول اسرکار کے پاس رکھینگے —

شرط نہم

جبتک مبلغ دو ہزار چھہ سو ستھتر روپیہ جرمانہ کا تمام وکمال داخل سرکار نہوگا اوسوقت تک ہم شہر پشاور مین نجائینگے اور اگر جائین تو گرفتار کیے جائین ہم روپیہ تھانہ خدا میرین داخل کرینگے

شرط دہم

اگر کوئی منجملہ ان شرائط کے فسخ ہو تو سرکار ہمکو ایک مہینہ کی مہلت دے کہ اس عرصے مین حسب خواہش سرکار کار بند ہونگے اور اگر اس عرصے مین یہ نہوا تو سرکار کو اختیار ہوگا کہ

کہ ہماری اول کو چاہین ہندوستان کو روانہ کرین یا جو چاہین اوسکا کرین —

شرط یازدہم

اگر ہم کچھ زیادتی وعدہ کوہات مین کرین تو ہماری تنخواہ سابق چھ سو روپیہ کی موقوف ہو —

شرط دوازدہم

اگر شبہہ ہماری نسبت سرکار کو یا رعایاے سرکار کو پیدا ہو تو ہم جوابدہی اوسکی بروقت تحقیقات اوسیطرح کرینگے جسطرح رعایاے سرکار کرتی ہے —

شرط سیزدہم

اگر کسی ہمارے آدمی کو سزادہی تجویز ہوگی تو ہم ایک افسر انگریزی کو اجازت دینگے کہ وہ بروقت موجود رہین تاکہ سرکار کو اطمینان سزادہی ہو —

شرط چہاردہم

اگر ہمکو کوئی الزام یا دعوی نسبت رعایاے سرکار کے ہوگا ہم خود اوسکا معاوضہ لینگے مگر کیفیت اوسکی افسران انگریزی کے پاس بھیجینگے تاکہ جسطرح دعوی رعایاے سرکار تحقیقات ہوتی ہے اوسیطرح اوسکی بھی تحقیقات ہو —

شرط پانزدہم

درباب اون عورات کے جو علاقہ انگریزی سے ہمارے علاقے مین آئین وہی بندوبست مرعی رہیگا جو ہمیشہ درباب عورات جو ہمارے علاقے سے ملک سرکار مین جائین منظور کیا گیا

شرط شانزدہم

قصورات ماضیہ معاف ہون اور ہمارے اون لوگون کے جو بدام سرکار کے پاس رہینگے قسم اول تا ادا کے زرجرمانہ سرکار مین دینگے اور یہ لوگ بعد ادا کے جرمانہ رہا ہو کر واپس چلے آئینگے —

دستخط ہوا بتاریخ ۱۱ ماہ جنوری سنہ [illegible] ع

نمبر ۱۴۲

اقرارنامہ سرداران آفریدیان اکاخیل

چونکہ ہماری قوم باعث قتل ایک افسر انگریزی کے علاقہ انگریزی سے خارج ہوئی اور ہم قاتلان مفرورین کو پیدا نہین کرسکتے ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم تین ہزار روپیہ بابت اوس جرم کے داخل سرکار کرینگے اور سواے ازین شرائط ذیل بخوشی منظور کرتے ہین

شرط اول

ہم بعد ازین علاقہ انگریزی مین کوئی جرم نکرینگے —

شرط دوم

ہم کسی قوم کے آدمی کو جو دشمن سرکار ہوگا اپنے ہمراہ علاقہ انگریزی مین نہین لاینگے

شرط سوم

اگر کوئی چور یا مجرم جرم قتل ہماری قوم کا علاقہ انگریزی مین گرفتار ہوگا ہم اوسکی نسبت گفتگو نہین کرینگے —

شرط چہارم

اگر ایسا چور یا مجرم ہمارے پاس مفرور ہوکر آئیگا اور جرم ثابت ہوگا ہم اوسکے گھر کو تباہ کردینگے اور اپنی آبادی سے اوسکو خارج کردینگے اور قیمت مال مسروقہ کی ادا کردینگے اگر کوئی گواہی اوسکی خلاف ہوگی تو وہ اپنی صفائی پانچ گواہون کی گواہی قسمیہ سے کرسکتا ہے —

شرط پنجم

اگر کوئی منکوحہ یا غیر منکوحہ عورت ہمارے دیہات مین مفرور ہوکر آئیگی ہم اوسکو پناہ دینگے مگر جو کچھ اسباب اوسکے پاس ثابت ہوگا کہ وہ لیکر آئی ہے وہ البتہ واپس کیا جائیگا اگر اوسکے دوست یا اولواحق اوکے بندوبست کرینگے تو ہم اوسکو اونکے سپرد کردینگے یا جرگہ سفید ریشان کے سپرد کردینگے —

شرط ششم

اگر کوئی چور یا ملازم سرکار علاقہ انگریزی سے مفرور ہوکر ہمارے علاقے مین آئیگا

ہم اونکو خارج علاقے سے کر دینگے اور اگر اونکے پاس مال مسروقہ ہوگا تو ہم اوسکو واپس کر دینگے

شرط ہفتم

اگر ہمکو کوئی دعوی بابت روپیہ کا منسبت رعایائے سرکار انگریزی کے ہوگا تو ہم اوسپر حسب ضابطہ عدالت مین نالش کرینگے اور ہم جوابدہی بھی عدالت مین کرینگے اگر ہماری نسبت کوئی دعوی پیش ہوگا اور فرار ہوئے کا دعوی پیش کرینگے ہم اپنا طریق معاوضہ لینے کا علاقہ انگریزی مین جاری نہین کرینگے مگر اپنے علاقے مین ہمکو اختیار اسکا حاصل رہیگا اور کسی قوم دشمن کے ساتھ ہم مقابلہ سرکار اتفاق نہین کرینگے —

شرط ہشتم

جب ہمکو حکم ہوگا ہم ایک مختار اپنی طرف سے ہمراہ حاکم وقت انگریزی کے رکھینگے اور حاکم کو اختیار رہیگا کہ اگر کوئی غفلت سرزد ہو تو اوس سے جواب طلب کرین —

شرط نہم

چونکہ اکثر آفریدی ملازم سرکار ہین اگر کسیکو ہمارے اوپر دعوی ہوگا تو اوسکا فیصلہ جرگہ سفید ریشان کے روبرو ہوگا —

شرط دہم

ہم اپنا ضامن ارباب محمد امیر خان اور ارباب عبدالمجید خان کو بابت ادای زر جرمانہ وتقسیم سسہ الہ ہزار کے دیتے ہین اور بالعوض اسکے سرکار ہمارا اسباب اور قیدی جو اونکے قبضے مین ہین رہا کر دینگے —

دستخط ہوا تاریخ ۱۴ ماہ اگست سنہ ۱۸۵۵ء

نمبر ۱۴۳

اقرارنامہ اوتمان خیل

ہم جنکے دستخط ذیل مین ہین اقرار کرتے ہین

شرط اول

ہم کسی ساکن علاقہ انگریزی کی نسبت کوئی جرم نہین کرینگے

شرط دوم

اگر کوئی ہماری قوم کا علاقہ انگریزی مین خون کرے اور گرفتار ہو ہم اوسکی نسبت کچھ گفتگو نہین کرینگے اور اگر وہ ہمارے پاس آوے اور جرم اوسکی نسبت ثابت ہو ہم اوسکو خارج از وطن کرینگے اور اوسکی جایداد ضبط کرینگے اور بغیر اجازت سرکار اوسکو دوبارہ آباد ہونیکی اجازت نہین دینگے —

شرط سوم

اگر کوئی ہماری قوم کا مجرم دزدی شارع عام و دزدی گرفتار ہوگا ہم اوسکے باب مین کچھہ گفتگو نہین کرینگے اور اگر وہ مفرور ہوکر ہمارے دیہات مین آوے اور جرم اوسکی نسبت گواہان ایسے جو ہماری قوم کے دشمن نہونگے ثابت ہوگا تو یا تو ہم مال مسروقہ واپس کرینگے یا اوسکا معاوضہ مالک کو ادا کرینگے اور سوائے ازین مجرم کا مکان خراب اور تباہ کرینگے اور اگر اوسکے خلاف کوئی وجہ ثبوت نہین ہے تو سرکار کی اطمینان دو شخص کی گواہی قسمیہ سے کر دینگے —

شرط چہارم

اگر کوئی اور مجرم علاقہ انگریزی سے ہمارے علاقے مین آویگا اور مال مسروقہ اوسکے پاس ہوگا تو ہم مال مسروقہ اوس سے لیکر واپس کرینگے اور اوسکو خارج اپنے حدود سے کر دینگے

شرط پنجم

ہم کسی بدمعاش آدمی کو اپنے ہمراہ ملک انگریزی مین نہین لیجاینگے اور اگر ہم ایسا کرین اور وہ گرفتار ہو تو ہم اوسکے باب مین کچھ گفتگو نہین کرینگے —

شرط ششم

اگر کوئی شخص عورت کو ہمارے علاقے مین بھگا کر لاوے اور اسباب بھی اوسکے ساتھ ہو تو ہم اسباب واپس کر دینگے مگر درصورتیکہ وہ اسباب سے انکار کرے تو ہم عورت اور مرد دونون کو

قسم دینگے مگر ہم عورت کو واپس نہیں کرینگے ہم ایسی تجویز کرینگے کہ جرگہ کے ذریعہ سے کچھ بندوبست ہوجائے اگر کوئی عورت ہمارے علاقے میں اپنے والدین یا ولی کو چھوڑ کر آ جائے اگر جرگہ سفید ریشان کا اوسکے لینے کو آئے اور بندوبست کرے گا تو ہم اوسکو عورت واپس دینگے

شرط ہفتم

اگر کسی ساکن علاقہ انگریزی کو دعوی روپیہ کا نسبت کسی ہماری قوم کے ہوگا اور سرکار مین نالش دائر کریگا تو ایک حکم ہمارے نام جاری ہو کہ ہم جرگہ جمع کرکے داد دہی اوسکی کرین یا مدعا علیہ کو روانہ کرین کہ عدالت مین جوابدہی کرے —

شرط ہشتم

اگر کسی ہماری قوم کے آدمی کو کوئی دعوی روپیہ کا نسبت کسی رعایائے انگریزی کے ہوگا ہم اوسکا معاوضہ اپنے طور پر نہین لینگے مگر نالش اپنی پیشگاہ حکام انگریزی دائر کرینگے —

شرط نہم

ہم کسی اقوام کوہستانی کی مدد بیچ نافرمانی سرکار کے نہین کرینگے اگر کوئی ہماری قوم کا ایسا کریگا اور یہ امر ظاہر ہوگا تو ہم اوسکا مکان خاک سیاہ کردینگے اور اوسکو اپنے علاقے سے خارج کرینگے اور دوبارہ آکر آباد ہونے کی اجازت اوسکو بغیر حکم سرکار کے نہین دینگے

شرط دہم

اگر کوئی ہماری قوم کا شرکت کسی گروہ قزاقان غیر قوم کے ساتھ کریگا کہ علاقہ سرکاری مین جا کر قزاقی کرین تو سرکار ہمکو ذمہ وار اوس شخص کا نہ گردانے بلکہ جوابدہی اسکی اوسکی قوم سے کرے جسکے گروہ نے ساتھ اوسکے اتفاق کیا ہو —

شرط یازدہم

اگر کوئی ہماری قوم کا کسی غیر قوم سے کوئی مویشی جو مسروقہ ملک انگریزی ہو خرید کرے یا امانتاً اپنے پاس رکھے ہم اوسکو واپس کردینگے —

شرط دوازدہم

ہم تعمیل ہر ایک حکم تحریری سرکار کی کرینگے جو ہمارے نام جاری ہوگا —

شرط سیزدہم

اگر کوئی قرضدار ہمارے علاقے مین بھاگ آئے ہم کوشش کرکے اونکا تصفیہ بصورت جبرکہ کے کرینگے اگر ہمسے ایسا نہو سکیگا تو ہم فریقین کو روانہ عدالت کرینگے اس شرط پر کہ قرضدار قید نہو بلکہ بندوبست ادائی قرضہ کا باقساط ہو جاوے —

شرط چہاردہم

ہم اپنا ضامن ملکان بزروتی کو دیتے ہین اگر ہمسے کسی شرط کا سرانجام نہو تو سرکار اونسے جواب طلب کرین —

شرط پانزدہم

سرکار نے ہمارے قصورات ماضیہ بشرط ادائی مبلغ ایک سو چھپتر روپیہ معاف کردیا ہین ہمسے اب بابت اونکی جواب طلب نہوگا اور ہمکو اجازت ہوگی کہ ہم اپنی خوشی سے جب چاہین آمدورفت علاقہ انگریزی مین رکھین —

شرط شانزدہم

درباب برج وورہ کے ہم وعدہ کرتے ہین کہ ہم اونکو اوسی شرط پر رکھینگے جو بتاریخ دوم ماہ اگست ۱۸۵۰ء بزروتی و فیروز خیل کے ساتھ ہوئی ہے اور علی شیرزئی کے ساتھ قرار پائی ہے

نمبر ۱۴۴

اقرارنامہ ملکان قوم سپاہ و کھوری

ہم اپنے طرف سے اور اپنی قوم کی طرف سے برضا ورغبت شرائط ذیل منظور کرتے ہین

شرط اول

درمیان چھ مہینے موسم سرما کے جب ہم علاقہ کھوری مین رہتے ہین ہم جوابدہ رہین اگر کوئی واردات چوری یا کوئی اور جرم بنسبت کسی رعایاے انگریزی کے ہماری قوم کے آدمی سے یا خیل یا کسی اور قوم کے آدمی سے جو علاقہ کھوری مذکور مین سے گذرکرے گا سرزد ہوگا —

شرط دوم

جب تک کہ دخاخیل منحرف سرکار سے رہینگے ہم اوس قوم کے کسی آدمی کو علاقہ کچوری مین رہنے نہین دینگے —

شرط سوم

ہم ذمہ دار اس امر کے ہین کہ جب اقوام ملک دین خیل اور کمبر خیل اپنے مقامات کرمانی سے مراجعت کرینگے اوسوقت وہ اپنے مختار حکام سرکار کے پاس روانہ کرینگے —

المرقوم ۲۴ ماہ اپریل ۱۸۸۱؁ء عیسوی

نمبر ۱۴۵

اقرارنامہ جو فرقع پٹھانان ادتمان زئی کھیل وکماہ نا سے فی ویتہ سالار آبادی سند هویدوہزن نے سرکار انگریزی کے ساتھ کیا —

شرط اول

ہم بذریعہ اس تحریر کے بالاشتراک و فرداً فرداً عہد کرتے ہین کہ ہم اجازت سیدان ستھانا کو جو سابق وہان رہتے تھے یا ہندوستانیان متعصب و دیگران کو جو اونکے شامل ہین اور جو اب ملک واقع علاقہ اثاری مین یا دیگر مقامات مین رہتے ہین بلکہ سیکوا وغیرہ سے یا کسی اور دشمن سرکار انگریزی کو یا کسی اور کو جسنے بخلاف سرکار کوئی امر یون کیا ہو یا ارادہ کرنے کا رکھتا ہو یا کسی اور شخص کو باشندہ ادتمان زئی پٹھانان کھیل وکناہ اور اونکے فرار علیحدہ کی اجازت نہ دینگے کہ ستھانا یا اوسکے متعلقان مین یا کسی مقام پر اندر حدود ہمارے علاقے کے آکر آباد ہوین اور اگر وہ کوشش کرکے یہ امر کیا چاہین تو ہم سب شامل ہوکر اونکو اس سے باز رکھینگے یا خارج کردینگے اور اگر کوئی فریق عہدنامہ ہذا بخلاف شرائط کاربند ہوگا تو وہی فریق ملزم قرار دیا جاویگا بشرطیکہ باقی فریق اوس حالت مین اوسکو ایک دشمن تصور کرین اور حتی المقدور شرائط اقرارنامہ ہذا کے تعمیل مین جہد بلیغ کرین —

شرط دوم

ہم دوست سرکار انگریزی کو اپنا دوست اور دشمن کو اپنا دشمن گردانینگے اور دوسرا ایکہ سنہ
آئندہ سنہ [illegible] فریق اس عہدنامے کا جنمین سے سرکش رہے تو ہم جہانتک کہ مطابق
اقرارنامہ ہذا کے مقتضی ہوگا اوسکے مقابلہ رہینگے اور ایسے امور مین جو سرکار انگریزی
منظور نسبت [illegible] کرے گی وہ خلاف اونکے سرکار کو ہم دینگے اور جسقدر فوج اونکی سزادہی کو مامور
ہوگی اوسکو اپنے علاقے مین راستہ دینگے —

شرط سوم

اگر کوئی شخص ساکن ہمارے علاقے کا (مع [illegible] یا متعلقات اونکے) علاقہ
سرکار انگریزی مین جاکر کوئی امر قبیح کریگا ہم وعدہ کرتے ہین کہ ہم اوسکے ذمہ دار ہونگے یا اوس
شخص کو اپنے علاقے سے خارج کردینگے یا جو سرکار حکم دیگی وہ کرینگے اور علاوہ اسکے ہم
کسی شخص علاقہ غیر کو جو ہماری سرحد سے باہر رہتا ہوگا اور ارادہ رکھتا ہوگا کہ علاقہ انگریزی مین جاکر
کچھ نقصان رسانی کرے اپنے علاقے سے گذر کرنے نہ دینگے اور نہ اوسکو جو علاقہ انگریزی سے
نقصان رسانی کرکے ادہر سے اپنے مقام مامن یا بود و باش مین جاتا ہوگا اور اگر ہم سے
ایسا وقوع مین نہ آوے تو جو سرکار ہماری نسبت تجویز کرے اوسکی تعمیل ہم کرینگے بشرطیکہ ہر ایک
عہد کے انفساخ کے واسطے ہر ایک قوم ملزم علیحدہ علیحدہ جوابدہ رہے —

شرط چہارم

ہم کسی اپنے علاقے سے گذر کرنے نہ دینگے جو روپیہ یا اسلحہ یا سامان جنگ یا کسی قسم کی
مدد واسطے ہندوستانیان متعصب مذکور کے لیجاتا ہوگا —

شرط پنجم

ہم کسی مفرور یا مجرم قتل یا دزد یا چور کو جو علاقہ انگریزی سے یہ جرائم کرکے آیا ہوگا پناہ
یا مدد نہ دینگے اور نہ ہم اوسکو اجازت دینگے کہ آکر ہمارے علاقے مین آباد ہو اور اگر وہ ایسا
ارادہ کریگا تو ہم اوسکو فوراً خارج کردینگے بشرطیکہ ہر ایک عہد کے انفساخ کیواسطے ہر ایک
قوم ملزم علیحدہ علیحدہ جوابدہ رہے اور جو اوسکے [illegible] تجویز ہو وہ ادا
کرے —

شرط ششم

درصورتیکہ کوئی رعایاے انگریزی ہمارے علاقے میں آکر کوئی امر نقصان رسانی کا کرے ہم اوسکا معاوضہ اپنے طور پر نہیں لینگے بلکہ دعویٰ دادرسی عدالت انگریزی سے کرینگے

شرط ہفتم

ہم شرط کرتے ہیں کہ ہم استحقاق مستثنا ہونے بعض شرائط عہدنامہ ہذا سے بعذر نا اتفاقی باہمی نہیں ہوسکنگے اور نہ واسطے تمام مطالبات وسکے ہم ذمہ وار حرکات تمام ساکنان ہمارے علاقے کے بلا لحاظ اقوام فریق عہدنامہ اقوام غیر کے رہینگے —

شرائط متذکرہ حوالہ متعلقہ کی تعمیل کیا کرینگے ساتھ ہوے

شرط ہشتم

ہم کسی شخص کو جو ساکن ہمارے علاقے کا ہو یا نہو تمباکو تازہ آنرہ دریاے سندھ علاقہ انگریزی میں اپنے علاقے سے لیجانے نہ دینگے —

شرط نہم

چونکہ معبر کھیل دریاے سندھ پر قائم ہوا ہے اور سرکار انگریزی نے ایک کشتی ہمارے آرام کے واسطے وہاں تعینات کی ہے ہم بذریعہ اسکے بیان کرتے ہیں کہ ہم اوسکو دیکھینگے اور اوس سے منتفع ہونگے اون شرائط پر جو سرکار انگریزی ہمارے واسطے تجویز کرے اور باوراے اسکے ہم کسی اپنے علاقے کے باشندے کو یا کسی اور کو عبور دریاے سندھ وقت شب اوپر گھر نائی کے کرنے دینگے اور وہی لوگ صرف وقت روشن گھرنائی پر عبور کرسکے مجاز ہونگے جنکو اجازت بضامنی معتبر مالکان کے سرکار انگریزی سے حاصل ہوئی ہوگی —

شرط دہم

چونکہ ہمکو اجازت حاصل ہے کہ آمد و رفت علاقہ سرکار انگریزی میں بلا مزاحمت و بلا ادائے محصول کیا کریں لہذا ہم بذریعہ اس تحریر کے تمام عمومی محصول اوپر مال تجارت تجاران علاقہ انگریزی جو ہمارے علاقے میں گذر کریں ترک کرتے ہیں اور نیز محصول لکڑی کا جو اب تک تجاران سے بابت لٹھا ہائے لکڑی کے جو دریاے سندھ سے وہ لوگ لیجاتے تھے لیا جاتا تھا ہم معاف

کرتے ہین اور بالعوض حمایت اور حفاظت کے جو ہم علاقہ انگریزی مین پاتے ہین ہم اقرار کرتے ہین کہ
ہم بھی حفاظت حتی المقدور تمام تجاران وغیرہ کی جو علاقہ انگریزی سے یہان آکر تجارت کرتے ہین
یا اس راستے سے جاتے ہین کرینگے اور ہم حتی الامکان دزدان وغیرہ کا انسداد کرینگے کہ وہ
مزاحمت کسیطرح کا روپیہ ناجائز طور پر ہمارے علاقے مین اونسے لینے پاوین —

شرط یازدہم

ہم بطور مالک زمین ستھانا کو اپنے قبضے مین رکھینگے اور ہم خود بندوبست اور انتظام
اوسکی زراعت وغیرہ کا کرینگے اور ہم ہرگز قبضہ اوسکا یا کسی جزو اوسکا بعذر کاشتکاری یا کسی اور
وجہ سے سیدان سابق ستھانا یا ہندوستانیان متعصب یا اونکے ہمراہیون کو نہ دینگے —

بمقام ایبٹ آباد سالار پتہ زیدون نے بتاریخ ۱۲ ماہ ستمبر ۱۸۶۱ع تحریر کیا

بمقام ایبٹ آباد کھیل وگیاہ فرمع اوتمان زئی پٹھانان نے بتاریخ ۱۷ ماہ ستمبر ۱۸۶۱ع تحریر کیا

نمبر ۱۴۶

اقرارنامہ جو منصور پتہ آنروی سدہو زیدون نے ساتھ سرکار انگریزی کے کیا —

چونکہ کھیل وگیاہ فرمع قوم اوتمان زئی اور سالار پتہ آنروی سدہ زیدون نے بتاریخ
۱۲ ماہ ستمبر ۱۸۶۱ع و ۱۷ ماہ ستمبر ۱۸۶۱ع اپنی اپنی طرف سے اقرارنامہ ساتھ سرکار انگریزی کے کیا
اور اوسکے شرائط آج کی تاریخ میجر ایڈم صاحب ڈپٹی کمشنر ہزارہ نے ہمارے روبرو پڑھے
اور ہمکو بخوبی سمجھا دین چنانچہ بذریعہ اس تحریر کے منجانب تمام منصور پتہ کے اقرار کرتے ہین کہ ہم اور
تمام ہماری قوم پابند شرائط عہدنامہ مذکور مندرجہ شرائط ۱ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ کے اوسیطرح
اور اوسیقدر رہیگی جسقدر سالار پتہ زیدون اور درباب شرط ۲ کے جسکا ذکر اوپر فروگذاشت
ہوا ہے ہم دوست سرکار کو اپنا دوست اور دشمن کو اپنا دشمن تصور کرکے اقرار کرتے ہین کہ در
صورتیکہ کوئی پتہ یا جزو پتہ کسی فریق معاہدہ کا انفساخ منشار عہدنامہ کرے اور سرکش ہوجاوے تو ہم
جہان تک کہ مطابق اقرارنامہ ہذا کے مقتضی ہوگا اوس سے علحدہ رہینگے اور ان دیگر
امور مین جو سرکار انگریزی مناسب تصور کریگی وہ مدد بخلاف اوس پتہ یا جزو پتہ کے سرکار انگریزی

ہم دینگے اور جسقدر قیمت اونکی سرکار کو معلوم ہوگی اوسکو اپنے علاقے میں رہنے دینگے۔

اور اسکے بابت سرانجام جمیع شرایط اقرارنامہ ہذا کے ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم جوابدہ اور ذمہ وار بابت مواضع جو کہ بقبضہ اخون خیل میں ہے اور سرکار کو سپرد کرینگے جو بقبضہ سیدان میں ہین ہوتے ہین کیونکہ ہم جانتے ہین کہ وہ ہمارے دست نگر ہین اور بغیر ہماری مدد اور رضامندی کے وہ کوئی امر بسبب اس عہدنامہ متعلق نہین کر سکتے۔

بمقام ایبٹ آباد بتاریخ ۲ ماہ اکتوبر سنہ [illegible] عیسوی کے تحریر ہوا۔

ایک سال مین کوئی جرم بایدوصفی منجانب فرقہ شامم خیل محسود کے علاقہ انگریزی مین سرزد ہو گا تو یہ دونون آول بعد انقضا سے اوس مدت کے قابل رہائی کے ہونگے اور اگر اس عرصہ مین کوئی امر انفساخ عہد کا ظہور مین آوے یا کوئی جرم جسکے عوض معاوضہ حسب شرح بالا منظور ہوا ہے وقوع مین اوے تو اس حالت مین رکھنا یا رخصت کرنا دونون آول کا منحصر اوپر راے سرکار کے رہیگا —

جو ہمنے منجانب فرقہ شامم خیل قوم محسود وزیری کے مختارگی منظور کیا ہے کہ مطابق ان شرائط کے تعمیل ہوگی ہم فرداً فرداً و کلیتہً اس کاغذ اقرارنامہ پر اپنی نشانی کرتے ہین امید کہ سرکار اس اقرارنامے کو ہماری طرف سے منظور کرے گی —

یہان دستخط اور نشانی سب کی ہوئی

تتمہ یادداشت

یہ اقرارنامہ جسکا ترجمہ اوپر تحریر ہے بمقام بنو بتاریخ ۱۹ ماہ جون سنہ ۱۸۶۱ء میرے روبرو دستخط اور صحیح ہوا نواب شاہنواز خان تانک والا اور سلطان محمود خان تحصیلدار بھی موجود تھے تمام محسود جاگون مین جمع ہوے اور آیات قرآنی قبل و بعد دستخط ہونے کے زبان پر لاے اس کاغذ کی تصدیق صاحب کمشنر بہادر قسمت دیرہ جات نے بتاریخ ۲۷ ماہ جون ۱۸۶۱ء بمقام تانک کی —

ایسے مضمون کے اقرارنامجات اسیوقت اور اوسی مقام پر ثانی دو فریق محسود نے یعنی علی زئی اور بہلول زئی نے بھی دستخط کیے علی زئی کیطرف سے ملک عمر خان و یار خان و شیر گل و مبین و دراز محمد و علی خان و شجاع و ولایت خان و طوطی خان و دوک خان و سوال خان و راضی خان و ولی خان و کلان و عربی گل و علی ہیبت و بیدل و گل شاہ بھی اور منجانب بہلول زئی ملک تاج محمد ملک لاتی خان و گل شیر خان و یار محمد و مشک و گدھی و ہادی خان و حاکم و برخوردار و رانی خان و لشکر خان و بہوچر و مہرات و خواجہ احمد و بدہا و قلندر شاہ و نانا زئی جمال الدین و منجانب زبردست و سید خان و سٹے بہٹی و اخلاص و شاہباز و فتح خان و دیگر ملکان غیر حاضر بہلول زئی مختارگی موجود تھے —

یہ بھی حکم ہوا تھا کہ جو چھ شخص بطور آول یعنی دو ہر ایک فریق کی طرف سے ہونگے وہ

فرزند یا برادر یا برادر زادہ بلکان ہون اور منجملہ اونکے تین ہنوز مین رہینگے اور تین تا نانک جین اور انکو خرچہ خوراک وغیرہ سرکار سے ملیگا ــــ

دستخط اے ای منٹر لفٹنٹ
قائم مقام ڈپٹی کمشنر

کابل

شروع صدی حال مین سلطنت درانی ہرات سے کشمیر تک اور بلخ سے سندھ تک تھی اور یہ ممالک احمد شاہ ابدالی نے حاصل کی تھی اور اوسکے بنیرہ یعنی پوتہ زمان شاہ کے عہد تک یکجا رہے یعنی منقسم نہین ہوے اس زمان شاہ نے خاندان بارکزئی کو جو خاندان اعلی تھا خفہ اور ناراض کیا اسوجہ سے اوسکے بھائی محمود نے اوسکو بمدد فتح خان اور بارکزئی لوگون کے تخت سے اوتار کر نابینا کیا اور آخرکار یہ زمان شاہ بمقام لدھیانہ پنشن خوارہی سرکار انگریزی مین گیا سنہ ۱۸۰۳ مین شاہ محمود کو شجاع الملک برادر کوچک زمان شاہ نے خارج کرکے خود تخت نشین ہوا اور یہ شاہ شجاع سنہ ۱۸۰۹ تک جب الفنسٹن صاحب بسفارت گئے تھے احمد شاہ کے سلطنت کو یکجا اپنے پاس رکھتا تھا —

یہ سفیر اس نیت سے بھیجا گیا تھا کہ شاہ شجاع کے ساتھہ اتفاق کرکے تدبیر حفاظت افغانستان و ہندوستان جسپر فوج ایران کا بسازش فرانس اندیشہ حملہ آور ہونیکا تھا عمل مین آئین اس سفیر کی نہایت خاطرداری ہوئی اور ایک عہدنامہ نمبر ۱۴۴ قرار پایا جسکو لارڈ منٹو صاحب نے بتاریخ ۱۷ ماہ جون سنہ ۱۸۰۹ منظور کیا اوسوقت یہ تصور ہوا تھا کہ فقط ایک شرط دوم یہ تھا کہ سرکار انگریزی صرف اوسوقت مدد شاہ شجاع کی کرینگے جب فرانس اور ایران دونون متفق ہوکر بارادہ افغانستان و ہندوستان حملہ آور ہونگے مگر اوس حالت مین نہین کرینگے جب صرف ایران افغانستان پر بغیر ارادہ مذکورہ بالا کے بباعث دشمنی سابق و تکرار حال حملہ آور ہون —

الفنسٹن صاحب جب کابل سے روانہ ہوے اوسیوقت شاہ محمود نے باعانت فتح خان شاہ شجاع کو خارج کردیا شاہ شجاع چند سال تک آوارہ پھرتا رہا کبھی کشمیر مین گرفتار ہوا کبھی رنجیت سنگہ کے پاس لاہور مین مقید ہوا مگر آخرکار بماہ ستمبر سنہ ۱۸۱۶ اوسکو پناہ علاقہ انگریزی مین بمقام لدھیانہ ملی

اب فتح خان بارکزئی جو اصل مدار شاہ محمود کا تھا مورد عتاب شاہی ہوا اور شاہ نے اوسے نابینا کرکے قتل کیا قتل فتح خان باعث غصہ و لینے انتقام خاندان بارکزئی کا ہوا —

پچاس نو بھائی فتح خان کے دوست محمد خان برادر کوچک واسطے لینے انتقام قتل کے

مستقر تھا شاہ محمود تمام علاقہ سے خارج کیا گیا مگر ہرات اوسکے پاس رہا تمام افغانستان برادران
بارکزئی میں منقسم ہوا اور بوقوع بے انتظامی کے بلخ کو بخارا والے نے دبا لیا اور دیرہ جات کو
رنجیت سنگھ نے لیا اور علاقہ سندھ کہ علیحدہ سب علاقے سے تھا سرخود ہو گیا بیچ انقسام افغانستان
کے غزنی دوست محمد کے قبضہ میں آیا مگر اوسنے بہت جلد اپنی حکومت کابل میں بھی قائم کی
اور اس وجہ سے سب سے بڑا سردار بارکزئی کا ہوا —

شاہ شجاع کو جسکے رفیق اب بھی کابل میں بہت تھے ہرگز ناامیدی دوبارہ لینے سلطنت سے
نہین ہوئی تھی اس ارادے سے اوسنے ۱۸۳۳ع میں عہدنامہ رنجیت سنگھ کے ساتھ کیا (وہ
(اس عہدنامے کا حال پنجاب کے حال میں درج ہے) اور فوج لیکر سندھ کے راستے سے روانہ
ہوا اور امیران سندھ کو شکست دیکر قندھار کو روانہ ہوا اور بہ اسے چندے قابض ہوا یہان اوسکو
شکست فاش دوست محمد خان نے دی لاچار ہو کر یہ اپنی جاے پناہ لدھیانے میں آیا اس فساد میں
جو ایسے امور جنگ کا نتیجہ ہوتا ہے رنجیت سنگھ نے پشاور اپنے قبضے میں کر لیا اس زیادتی سکھان
سے غصہ ہو کر دوست محمد خان نے چاہا کہ جنگ مذہبی سکھون کے ساتھ کرے اوسنے اپنا
خطاب اس جنگ میں امیر المومنین رکھا اور تمام پیروان محمد سے درخواست کی کہ اگر شامل اوسکے ہون اور
فوج کثیر جمع کر کے بجانب پشاور روانہ ہوا مگر رنجیت سنگھ نے تخم دغا اونکے کمپو میں بویا اور تمام فوج
منتشر ہو گئی پس پشاور امیر کے ہاتھ سے جاتا رہا —

یہ تجویز مدت سے سرکار انگریزی کی تھی کہ کوئی سد راہ ایران میں قرار دی جاوے تاکہ فرانس اور
روس بجانب مغرب ہندوستان پر حملہ نکر سکین اور یہ تدبیر عمل میں آئی تھی جس سے قدر انگلشیہ کی
دربار طہران میں زیادہ ہو روس نے بباعث عہدنامہ ترکمان چی کے جو ۱۸۲۸ء میں منعقد ہوا تھا
فتوحات شمالی کی قوت اور توقیر ایران میں حاصل کی تھی اور اوسنے بہت ترغیب دی کہ دعوی ایران کا
اوپر ہرات اور مغربی افغانستان کے واجب ہے جب ۱۸۳۷ء میں فوج ایران بمقابلہ ہرات آئی
دوست محمد خان کی مرضی یہ ہوئی کہ اوس سے صلح کرے کیونکہ اوسکو امید تھی کہ وہ اوسکی مدد بمقابلہ
سکھان کرینگے اور پشاور دوبارہ دلوا دینگے —

اسی عرصے میں لارڈ اوکلنڈ نے کپتان برنس صاحب کو پیغام لیکر کابل روانہ کیا پیغام [illegible]

سرحد ڈیرہ جات

از روی رپورٹ صاحب کمشنر بہادر قسمت ڈیرہ جات

اقوام سرحد ڈیرہ جات شمال سے جنوب تک بتفصیل ذیل ہیں

اقوام پٹھان

وزیری:
- ۱ احمدزئی
- ۲ اتمان زئی
- ۳ محسود
- ۴ بیٹنی

- ۵ شیرانی
- ۶ استرانا معروف استرانی

بلوچ پٹھان

- ۷ کسرانی
- ۸ کھیتران

اقوام بلوچ

- ۹ بزدار
- ۱۰ لونڈ
- ۱۱ کھوسا
- ۱۲ لغاری
- ۱۳ گورچانی
- ۱۴ مزاری

باستثنا محسود وزیری کے اور کسی قوم سرحدی ڈیرہ جات سے تحریری اقرارنامہ نہیں ہوا محسود وزیری کئی سال تک برخلاف سرکار انگریزی رہے اور گروہ ہائے ناجائز اقوام متفرقہ وزیری سے ہماری سرحد کے برابر بیٹھے تھے جمع کر کے قریب جوار کے دیہات علاقہ انگریزی میں غارتگری و لوٹ کرتے تھے مگر ان حرکات کی تکلیف ہمکو اس وجہ سے کم معلوم ہوتی تھی کہ یہ غارتگری وغیرہ سرحد ٹانک پہ ہوتی تھی اور انتظام ٹانک کا متعلق سرکار کے تھا وہاں نواب شاہنواز خان خوشدل تدابیر [illegible] حفاظت کی کرتا تھا اور یہ تدابیر کو قابل

البتہ ان چیزون مگر اونکی موقوفی بھی قرین مصلحت متصور نہین ہوئی آخرکار صدمہ اونپر آیا یعنی جب
نواب اور اصل حکام فوجی و ملکی موجود نہ تھے قوم مسعود نے بسر کردگی اونکے مشہور ملک کا ارادہ
غارت کرنے شہر ٹانک کا کیا اونکو شکست فاش ایک گروہ سواران پنجابی اور چپڑاسیان
پولس نے دی اسکے بعد ایک مہینے کے عرصے مین کوہستان وزیری پر فوج کشی ہوئی
اونکے مقام خاص کی عوض خراج لیا گیا اور باقی دوسرا مقام کلان غارت کیا گیا تمادی ایام سے
دریافت ہوا کہ اس مہم کا نتیجہ حسب دلخواہ پیدا ہوا تھا گو اول مین مسعود وزیری متوجہ تابعداری
نہین ہوے فوج مذکور بماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ع واپس آئی اور بماہ مارچ سنہ ۱۸۶۱ع بعد منقضی ہونے ایک
سال امن وامان کے سرداران قوم آکر خواستگار صلح ہوے شرائط اونسے کہین گئین مگر اونھون نے
کہا کہ وہ ان شرائط کو منظور نہین کرسکتے لہذا واپس اپنے کوہستان کو چلے گئے

بعد ازین اونھون نے جسقدر فساد اور تکلیف دہی ممکن تھی کی مگر بجاے نقصان ہمارے
کے نقصان اونکا ہوتا رہا بماہ جون سنہ ۱۸۶۲ع اونھون نے پھر درخواست شرائط صلح کی کی چونکہ
سابق اونکو ہدایت ہوئی تھی کہ بہیئت مجموعی صلح کرین اس مرتبہ اونکو حکم ہوا علیحدہ علیحدہ اقرارنامہ
داخل کرین کیونکہ تین تفرقہ اس قوم مین تھے یہ منتہمات سے منظور ہوا اور عہدنامہ نمبر ۱۴۳ ظاہرا
برنامہ مندی فریقین [illegible] طرفین قائم ہوا اسکی رو سے سرکار کو اختیار حاصل ہوا کہ اگر کوئی فریق نقصان
رسانی کرے تو سرکار اوسکا معاوضہ بفروخت اشیا تجارت فریق ملزم وصول کرے دو مہینے
بھی نہین گذرے تھے کہ بعہد اونھون نے ایک گروہ بھیجا اونکو قتل کرکے فتح کیا مشہور ہے
کہ یہ فعل بغرض ایک ملک کے ظہور مین آیا تھا جو فریق اونکا شامل عہدنامہ تھا دو فریق اس
قتل مین شریک تھے لہذا تمام اونکی قوم کے آدمی اور اسباب گرفتار ہوا اور قوم مذکور کو علاقہ
انگریزی سے خارج کردیا یہ اخراج اونکا وسط ماہ اکتوبر تک رہا جب سرداران قوم حاضر آئے
اور مبلغ چہار ہزار پانچ سو روپیہ جو ازروی عہدنامہ اون پر جرمانہ ہوا تھا ادا کیا اسطرح امن دوبارہ
قائم ہوا یہ قوم اب برملا بیان کرتی ہے کہ اونکی عین خواہش یہ ہے کہ امن رہے اور اونھون
نے وفاداری اپنی اب تک ظاہر کی ہے اونھون نے یہ بھی بیان کیا کہ اونھون نے
اب تک تمام اقوام کو اس امر پر قائم نہین کیا مگر اونکو امید ہے کہ وہ جلدی سب کو

اور دوستی و صلح پر قائم رہینگے اور وہ وعدہ معاوضہ نقصان کا بھی کرتے ہیں —

ایک فوج کنٹنجنٹ بلوچ کی ڈیرہ غازیخان پر واسطے حفاظت سرحد کے تعینات کی گئی ہے بلکہ اصل مطلب اوس سے یہ ہے کہ سرداران قوم جانبدار سرکار کے ہو جاویں سوار بھی کسی قدر مقامات سرحدی پر مامور ہوئے ہیں اور ایسے سوار تعینات ہوئے ہیں جنکا علاقہ قریب تر مقام معینہ سے تھا اور تنخواہ اس کنٹنجنٹ کی شامل خرچ پولیس ضلع کی گئی ہے اور سرداران بلوچ جو ہمارے علاقے میں رہتے ہیں ذمہ وار درہ کے ہیں جو اونکے علاقے کے متصل کوہ میں واقع ہے اور بالعوض اس خدمت کے اونکو سرکار سے تنخواہ ملتی ہے یہ تنخواہ سب قریب پانچ ہزار دو سو روپیہ سالانہ کے ہے —

نمبر ۱۴۷

ترجمہ اقرارنامہ جو فرقہ سالم خیل قوم محسود وزیری نے ساتھ کپتان منرو صاحب ڈپٹی کمشنر بنوں کے بمقام بنوں روز چہارشنبہ تاریخ ۱۹ جون ۱۸۶۱ء مقرر کیا —

ہم سب جنکے دستخط نیچے ہیں ملکان فرقہ سالم خیل قوم محسود وزیری یعنی بیرگل خان و صاحبخان و اللہ داد خان و قمر الدین خان و منیر الدین خان و ساوی خان و سید امین و عادل شاہ و عباس خان و زین الدین خان و سرکند خان و منصب خان و خواجہ میر خان و اللہ یار خان و سید میر خان کے از جانب اپنے اصالتاً و منجانب شیر علیخان و پیر دل خان و خداداد و حسین و غیرہ ملکان خیل جو موجود نہیں ہیں مختارہ ہیں خواہش ہے سرکار انگریزی کے ساتھ صلح ہو جاوے لہذا اقرارات ذیل کرتے ہیں —

شرط اول

ہم آیندہ سرکار انگریزی کے ساتھ مراتب دوستی قائم رکھینگے —

شرط دوم

اگر کوئی قوم سالم خیل محسود کا مجرم کسی جرم کا جو باغیانہ و صریحاً بخلاف سرکار انگریزی ہوگا ہم اوسکے ذمہ وار ہونگے ہم قومی سے اسکے نکالینگے اور سرکار اوس مجرم کا معاوضہ ہمارے قوم والے کو گرفت کرکے

در باب عہدنامہ تجارت کے تھا مگر باطنا یہ تجویز تھی کہ ایران آگے نہ آسکین اور صلح دوست محمد خان اور رنجیت سنگہ مین قایم ہو دوست محمد خان کو اس سفیر سے اطمینان کلی نہوئی کہ انگریز اوسکی مدد بیچ دوبارہ حاصل کرنے پشاور کے کرینگے لہذا اوسنے میل بجانب روس کیا جنسے اوسکو توقع زیادہ بہ نسبت دوستی انگریزی سے تھی —

تدبیر گورنمنٹ انگریزی کی واسطے قایم رکھنے آزادی افغانستان کے اسطرح معرض شگفتگی مین آئی یہ یقین کلی تھا کہ گروہ کثیر کابل مین جو لوگ ناراض حکومت بارکزئی سے ہین شاہ شجاع کا آنا غنیمت سمجھینگے لہذا دوبارہ قایم کرنا شاہ معزول کا مصمم قرار پایا اور اس نیت سے عہدنامہ تین فریق کا ماہ جون سنہ ۱۸۳۸ع فیما بین سرکار انگریزی اور رنجیت سنگہ اور شاہ شجاع کے قرار پایا (اسکا حال بھی پنجاب کے حال مین درج ہے) بتاریخ ۹ ماہ مئی سنہ ۱۸۳۹ع شاہ شجاع کو قندھار مین تخت نشین کیا اور عرصۂ قلیل کے بعد دوست محمد خان حاضر ہوا اوسکو ہندوستان مین لائے مگر جو خیال تھا کہ شاہ شجاع کے جانے سے اکثر لوگ خوش ہونگے وہ نہوا اوسکی اعانت صرف فوج انگریزی کرتی تھی سرکشی اکثر پیدا ہوئی جسکی سرداری مین محمد اکبر فرزند ثانی دوست محمد رہا کرتا تھا اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ فوج انگریزی کابل مین تباہ ہوئی اور شاہ شجاع قتل ہوا ان حرکات و تباہی کا عوض جنرل پالک صاحب اور جنرل نوٹ صاحب نے لیا یہ دونون صاحب مع فوج کابل مین قلع قمع کرتے ہوے آئے ایک صاحب تو براہ خیبر اور دوسرا صاحب براہ قندھار و غزنین — اسطرح حرمت انگریزی قایم رکھکر فوج نے افغانستان کو خالی کر دیا دوست محمد خان کو رہا کر کے اجازت ہوئی کہ کابل واپس جاے اور افغانون کو اختیار ہوا کہ جسکو چاہین اپنا حاکم مقرر کرین —

درمیان جنگ ثانی پنجاب کے دوست محمد کابل سے پھر آیا اور پشاور پر قابض ہوا مگر بعد شکست سکھان جنگ گجرات مین امیر خیبر سے آگے بھاگ گیا جب فوج انگریزی قریب آئی بعد ازین چند سال تک کسیطرح کی رسم فیما بین سرکار انگریزی اور امیر کے جاری نہین ہوئی اور ترغیب دینی اقوام سرحدی پشاور سے واسطے ہمیشہ تنگ کرنے سرکار انگریزی کی بارہا سنہ ۱۸۵۰ع مین امیر نے بلخ کو شامل اپنے ملک کے کر لیا سنہ ۱۸۵۵ع مین جب اوسنے دریافت کیا کہ بباعث نزاع اوسکے برادران قندہاری کے اوسکی قوت مین ضعف آیا اور ایرانیان نے

مداخلت کرنی شروع کی اوسنے اپنے فرزند غلام حیدر خان کو روانہ پشاور کیا جہاں بتاریخ ۳۰ ماہ مارچ ۱۸۵۵ع
عہدنامہ نمبر ۴۹ قرار پایا جسکی رو سے صلح فیما بین سرکار انگریزی اور امیر کے قرار پائی اس مضمون سے
کہ امیر ایک [illegible] دوست سرکار کے ملک کا لحاظ رکھیگا اور دوست اور دشمن سرکار انگریزی کو دوست
اور دشمن کابل کے متصور ہونگے —

بعد از صحیح ہونے اور دستخط ہونے عہدنامے کے غلام حیدر خان نے اطلاع دی کہ
اوسکے والد کا ارادہ یہ ہے کہ فوج بھیجکر جبال درہ پر قابض ہو مع دیگر اراضی این روئے آنروے
دریای سندھ شاہ شجاع نے دربار سکھ کو دی تھی اور بعد اشتمال پنجاب کے سرکار انگریزی کا حق
اوس کوہ اور اراضی کا تھا مگر اس استحقاق کا اظہار نہیں ہوا تھا اور گورنر جنرل نے اپنی استرضا
درباب امیر صاحب کے قبضہ کے لیئے جبال مذکور کے ظاہر کی —

۱۸۵۶ع میں جب ایران کے ساتھ لڑائی شروع ہوئی جاالاہرات نے امیر صاحب کے دلمین
اندیشہ پیدا کیا اسلیے اوسنے مشورہ سرکار انگریزی سے کیا اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک اور عہدنامہ
نمبر ۵۰ بتاریخ ۲۶ ماہ جنوری ۱۸۵۷ع منعقد ہوا جسکی رو سے استحکام عہدنامہ ~~۱۸۵۵ع کا ہوا اور یہ~~
وعدہ ہوا کہ سرکار انگریزی فوج لکھی امیر صاحب کو دینگے تا کہ سرحد اوسکی مضبوط ہو اور جب تک جنگ
ایران قائم رہے اوسوقت تک افسران انگریزی قندھار مین رہین اور نگران رہین کہ فوج کسکی
کار مفوضہ اچھی طرح کرتی ہے یا نہین اور نیز یہ قرار پایا کہ ایک سفیر کابل مین منجانب سرکار
انگریزی اور ایک سفیر پشاور مین منجانب دربار کابل رہا کرے —

عرصہ قلیل گذرا کہ ہرات والون نے جو علاقہ کابل پر حملہ کیا تھا اور اوسکا نتیجہ پیدا ہوا تھا
کہ امیر نے جا کر محاصرہ اوس شہر کا کیا تھا اس سے نہایت تفکر درباب آیندہ حال کابل کے پیدا
ہوا اسمین کچھ شبہہ نہین کہ یکجا رہنا اس ملک کا صرف بباعث ذاتی صفات امیر کے ہے اور
وہ اب بہت مسن ہو گیا تفصیل ذیل غالب نفری سپاہ امیر صاحب سے ہے جو میجر لمسدن صاحب نے
جو بعد ختم ہونے عہدنامہ ماہ جنوری ۱۸۵۷ع قندھار کو روانہ کیے گئے تھے تحریر کی ہے فوج
آئین اوسکے سولہ رجمنٹ پیادگان کے فی رجمنٹ برائے نام آٹھ سو نال بندوق کی اور تین رجمنٹ
سواران فی رجمنٹ تین سو سواروں کے اور نو پلٹنے مین ایک عبارہ پانچ توپہاے کلان چھیتر

ہونگے اور اونکو اپنے ملک سے خارج کردینگے اور ہندوستان تک اونکو پہونچنے نہین دینگے

شرط دوم

اگر فرانس اور ایران متفق ہوکر شاہ کابل کے ملک مین بہ نیت فساد آوینگے تو سرکار انگریزی بدل اونکے اخراج مین کوشش کرینگے اور جو خرچ اس کام مین ہوگا اوسکے متحمل خود ہونگے اور جب تک سازش فرانس اور ایران کی جاری رہے گی یہ عہدنامہ بھی قائم رہیگا اور تعمیل اسکی فریقین کرتے رہینگے —

شرط سوم

ان دونون سلطنتون مین دوستی اور اتفاق واسطے دوام کے رہیگا اور پردہ جدائی درمیان سے اوٹھا لیا جائیگا اور ممالک باہمی مین ہرگز دست اندازی کوئی نہین کریگا اور شاہ کابل کسی فرانس والے کو اپنے ملک مین آنے نہ دیگا —

ملازمین دونو وار سرکارین نے جو عہدنامہ منظور کیا اور شرائط منظوری اور تصدیق سرانجام ہوچکین اور اس سند پر مہر اور دستخط رایٹ ہنوربل گورنر جنرل اور ہنوربل ممبر سوپریم گورنمنٹ ہند کے ہوئے بتاریخ ۱۷ ماہ جون ۱۸۰۹ء مطابق — سنہ ۱۲۲۴ھ

نمبر ۱۴۹

عہدنامہ فیمابین سرکار انگریزی اور امیر دوست محمد خان والی کابل و دیگر مقامات افغانستان جو اب اوسکے قبضے مین ہین جسمین منجانب گورنمنٹ انگریزی جان لارنس صاحب چیف کمشنر پنجاب باختیارات عطیہ موسٹ نوبل جیمس اینڈرو مارکوئس ڈلہوسی کی بی گورنر جنرل بہادر ہند اور منجانب دوست محمد خان امیر کابل سردار غلام حیدر خان باختیارات عطیہ امیر صاحب کارکن تھے —

شرط اول

فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور امیر دوست محمد خان والی کابل و غیرہ ملک مقبوضہ افغانستان اور اوسکے ورثا کی صلح و دوستی جاوید رہے گی —

شرط دوم

منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی باختیارات عطیہ رایٹ ہنوربل چارلس جان وائکونٹ کیننگ گورنر جنرل ہند باجلاس کونسل —

شرط اول

چونکہ شاہ ایران نے بخلاف عہد جو اوسنے سرکار انگریزی کے ساتھہ کیا تھا قبضہ ہرات پر کرلیا اور اب ارادہ دست اندازی کرنے اوپر مقامات مقبوضۂ حال امیر دوست محمد خان رکھتا ہے اور اب فیما بین سرکار انگریزی اور ایران کے جنگ واقع ہے لہذا ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی واسطے اعانت امیر دوست محمد خان کے بنابر حفاظت قبضہ مقامات بلخ و کابل و قندہار کے ازراہ دوستی وعدہ کرتے ہین کہ جب تک جنگ ایران قائم رہیگی مبلغ ایک لاکھہ روپیہ ماہواری بموجب شرائط ذیل وہ امیر صاحب کو دینگے —

شرط دوم

امیر صاحب جسقدر اب سوار اور توپخانہ ہے اوسکو قائم رکھین اور اٹھارہ ہزار پیادگان سے کم موجود نہ رکھین اور منجملہ انکے تیرہ ہزار آئین فوج ہوگا اور تیرہ رجمنٹ مین منقسم ہوگی —

شرط سوم

امیر صاحب روپیہ لینے کا بندوبست خزانہ انگریزی سے خود کرین اور اوسکے لیجانے کا اپنے علاقے مین انتظام خود کرینگے —

شرط چہارم

افسران انگریزی مع عملہ وارولی حسب مرضی گورنمنٹ انگریزی کابل یا قندہار یا بلخ کو یا اون مقامون کو یا جہان ایک فوج انگریزی بمقابلہ ایرانیان جمع ہوگی بھیجے جاوینگے ان افسرون کا کام یہ ہوگا کہ وہ نگرانی رکھینگے کہ جو کمک دی گئی ہے وہ کار لائقہ میں لایا جاوے سرکار کو وہان کے حالات سے اطلاع دیتے رہینگے وہ کچھہ مطالب تقسیم رکھینگے یا یہ کہ دربار کابل کو کسی بارہ مین مشورہ دین اور وہ کسی حالت مین انتظام ملک مین مداخلت نہین کرینگے اون افسرون کی حفاظت اور خاطرداشت جب تک وہ اوسکے ملک مین رہین امیر صاحب ذمہ وار ہونگے اور اسکا بھی امیر صاحب کا ذمہ ہوگا کہ وہ اونکو تمام حالات جنگ سے اطلاع دیا کرینگے

تھی کا جسکی روسے امیر کابل وعدہ کرتا ہے کہ وہ دوست دوستوں کا اور دشمن دشمنوں کا آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کا ہوگا اور امیر کابل بمنشاء عہدنامہ مذکور کے وعدہ کرتے ہیں کہ وہ سرکار انگریزی کو اطلاع دینگے اگر وہ کوئی پیغام ایران یا ہندوستان ایران سے پاوینگے اوسوقت تک جنگ جاری رہے گی یا اوسوقت تک جبتک فیمابین کابل اور سرکار انگریزی کے دوستی قائم رہے گی ۔

شرط دوازدہم

بلحاظ دوستی کے جو فیمابین سرکار انگریزی اور امیر دوست محمد خان کے قائم ہے سرکار انگریزی وعدہ کرتے ہیں کہ وہ چشم پوشی قصورات ماضیہ اقوام افغانستان سے کرینگے اور کسیطرح اونکو سزا نہ دینگے ۔

شرط سیزدہم

چونکہ امیر صاحب چاہتے ہیں کہ چار ہزار نال بندوق اونکو دیجاوے سوائے اون چار ہزار کے جو سابق اونکو دی گئی ہیں یہ وعدہ ہوتا ہے کہ چار ہزار نال بندوق سرکار انگریزی مقام تل تک بھیجدینگے وہاں سے امیر صاحب کے آدمی باربرداری لاکر لیجاوینگے ۔

(مہر) دستخط جان لارنس
(مہر) چیف کمشنر
(مہر) دستخط ہربرٹ بی
کمشنر قسمت پشاور